ھو العلی الکبیر

ترجمہ کبیر

جلد دوم

یعنی

شرح اسباب کا ترجمہ

از

حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر کلیہ طبیہ (طبیہ کالج) دہلی و مدیر رسالہ المسیح

طبع اوّل سنہ ۱۹۱۶ء
طبع دوم سنہ ۱۹۲۵ء
طبع سوم سنہ ۱۹۳۱ء
طبع چہارم سنہ ۱۹۳۵ء

ملنے کا پتہ: دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی

قیمت چار روپیہ

مطبوعہ خواجہ پریس دہلی

تعداد طبع چہارم (۱۵۰۰)

مطبوعات دفتر المسیح

اور طبیہ کالج دہلی کے نصاب کی جدید کتابیں

کلیات

افادہ کبیر (داخل نصاب تعلیم) ترجمہ و شرح موجز القانون مع علمی تنقیح و اختلافی مسائل و مباحث ضروری۔ ۱۲ر

ترجمہ و شرح کلیات قانون (داخل نصاب تعلیم) قانون شیخ کے حصہ کلیات کا سلیس ترجمہ و شرح جس کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک کالم میں اصل عربی عبارت ہے، اور دوسرے کالم میں اسکا ترجمہ۔ یہ دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے، قیمت حصہ اول ۵؎ حصہ دوم ۳؎،

مباحث ضروری کلیات طب یونانی کے اہم مباحث بہ صورت سوال و جواب، امتحانات میں زیادہ تر اسی قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں۔ ۸ر

ترجمہ موجز القانون (باتصویر) (داخل نصاب تعلیم) یہ صرف موجز القانون عربی کا ترجمہ ہے، اور اسکی خصوصیت یہ ہے کہ ایک کالم میں عربی ہے، اور اس کے بالمقابل دوسرے کالم میں اسکا ترجمہ۔ ۱۲ر

تشریح و منافع

تشریح کبیر (داخل نصاب تعلیم) تشریح انسانی کی سب سے واضح معتبر درسی کتاب، دو جلدوں میں، قیمت جلد اول طبع سوم ۳؎، قیمت جلد دوم (طبع دوم) ۳؎، جلد دوم بلا تصویر ۳؎،

تشریح صغیر (باتصویر) اس میں تمام اعضائے مفردہ و مرکبہ کی مختصر تشریح سادہ اور سلیس اردو میں لکھی گئی ہے۔ ۱۲ر،

تشریحی تصاویر خرد اس میں اندرونی اعضاء و احشاء کی تقریباً ستر تصاویر ہیں۔ قیمت ۱۲ر

رنگین تشریحی نقشہ نمبر ۱ مطب میں آویزاں کرنے کے لئے دفتر المسیح نے ولایتی طرز کے رنگین تشریحی نقشے چھپوانے کا سلسلہ شروع کیا ہے، چنانچہ ایک نقشہ چھپ چکا ہے جس میں دماغ، حرام مغز، آنکھ، کان اور زبان کی تصاویر ہیں ۱۲ر

تشریح اعضائے نسواں (داخل نصاب تعلیم) (مؤلفہ حکیم عبدالرزاق مرحوم) اس میں عورتوں کی مخصوص اعضاء کی تشریح بیان کی گئی، یہ تعلیم القابلہ کا پہلا حصہ ہے۔ ۱۲ر

منافع الاعضاء (داخل نصاب تعلیم) کلیات قدیم و جدید کا تقابل علم افعال الاعضاء (فزیالوجی) کی بہترین اور عام فہم کتاب۔ قیمت ۱۲ر

علم الادویہ

علم الادویہ (نفیسی) (داخل نصاب) یہ علم الادویہ نفیسی کا ترجمہ ہے، جس کے ساتھ آخر میں نہایت ضروری ادویہ کا ضمیمہ لگا دیا گیا ہے۔ قیمت مع ضمیمہ ۳؎،

کتاب الادویہ (مخزن مفردات) ادویہ مفردہ کا جدید اور معتبر مخزن ہے، اس میں تمام مروجہ دواؤں کی ماہیت مقام پیدائش، مزاج، افعال و خواص، استعمال اور مقدار خوراک بطرز جدید لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۳؎،

رسالہ مدار اس رسالہ میں مدار (آکھ) کے افعال و خواص اور اسکے مجرب مرکبات لکھے گئے ہیں۔ ۵ر

رسالہ کچلہ کچلہ کے مفصل افعال و خواص مع مجرب مرکبات۔ ۸ر

هُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ

ترجمۂ کبیر

جلد دوم

شرح اسباب کا ترجمہ

مترجمہ

حکیم محمد کبیر الدین

شیخ جامعہ طبیہ دہلی

طبع چہارم

طبع اول ۱۹۱۶ء — طبع دوم ۱۹۲۵ء

طبع سوم ۱۹۳۰ء — طبع چہارم ۱۹۳۵ء

دفتر المسیح، قرول باغ، دھلی

تعداد طبع چہارم (۱۵۰۰) — مطبوعہ خواجہ برقی پریس باہتمام منشی جمال الدین دہلی — قیمت چار روپیہ (للعہ)

فہرست عنوانات

(۸) طبقۂ مشیمیہ کے
عروق و اعصاب
(برائے صفحہ ۲۹۵)
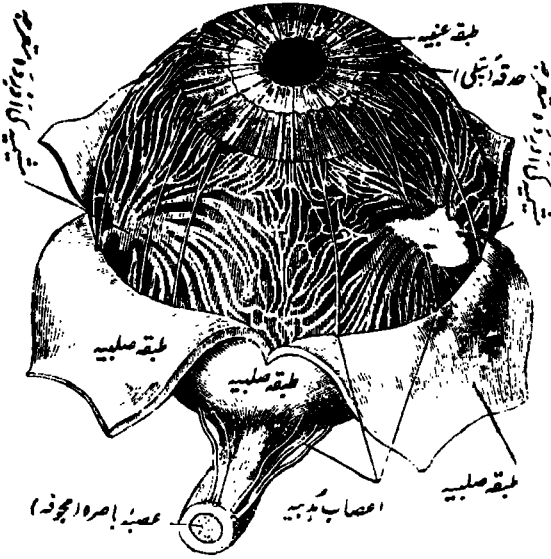
(۹) طبقۂ شبکیہ، بقعہ
صفراء اور قرص بصری
(برائے صفحہ ۲۹۷)

(۱۰) کرۂ چشم اور
پپوٹے سامنے سے
(برائے صفحہ ۳۳۶)

(۷ . طبقات و رطوبات چشم (کرہ چشم کو افقی طور پر کاٹا گیا ہے)
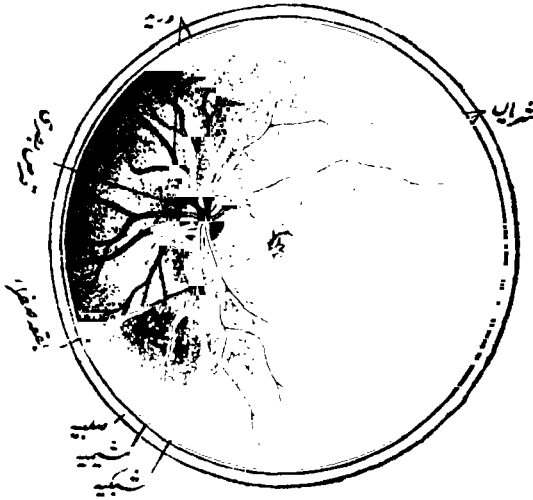
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم

امراض چشم

امراض طبقۂ صُلبیّہ

طبقۂ صُلبیّہ وہ (ریشہ دار مضبوط) پردہ یا طبقہ ہے، جو دماغی موٹی جھلی سے پیدا ہوا ہے۔ یہ جھلی بینائی کے پٹھے پر لپٹی ہوئی یا اس سے متصل ہوتی ہے (یہ طبقہ تمام طبقات سے باہر ہوتا ہے، سامنے کی طرف اسی طبقہ سے قرنیہ بنجاتا ہے، جو تقریباً چھٹا حصہ ہوتا ہے) + بعض اطبار اس طبقہ کو طبقہ شمار نہیں کرتے، بلکہ ایک جھلی کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے طبقات چشم چھ ہوتے ہیں (مگر اس کو طبقہ نہ کہنا غلط ہے) +

طبقات چشم کے شمار میں شرحین کا اختلاف عرصہ سے چلا آرہا ہے: بعض اطبار انہیں تین کہتے ہیں، بعض پانچ، اور بعض چھ۔ علاوہ ازیں بعض ایک، یا دو، یا چار، یا سات بھی کہتے ہیں، مگر حقیقت میں پہلے تین اقوال کی توجیہ درست ہو سکتی ہے، اور پچھلے تینوں اقوال کی تاویل موجہ طور پر ہرگز نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ یہ اختلاف محض طرز بیان کا اختلاف ہے، ورنہ طبقات چشم میں ہر ایک شرح نے اپنے طرز بیان سے سب کو بیان کیا ہے؛ مثلاً جو لوگ تین طبقات کہتے ہیں، وہ طبقہ صلبیہ اور قرنیہ کو ایک سمجھتے ہیں، علیٰ ہذا وہ طبقہ مشیمیہ اور عنبیہ کو ایک کہتے ہیں؛ کیونکہ طبقہ قرنیہ صلبیہ کا بڑھاؤ ہے، اور طبقہ عنبیہ، طبقہ مشیمیہ کا بڑھاؤ ہے +

مگر چونکہ طبقہ قرنیہ میں بعض صفات (مثلاً شفافیت اور رگوں سے خالی ہونا) ایسے پائے جاتے ہیں جو طبقۂ صلبیہ میں نہیں ہوتے، اسی طرح طبقہ عنبیہ کی ساخت چونکہ طبقہ مشیمیہ کی ساخت سے کسی قدر مختلف ہے، اس لئے ان لوگوں نے ان کو الگ الگ طبقات شمار کیا ہے، کیونکہ ہر شخص اپنے طرز بیان کا مالک ہے +

ربن طبری مؤلف فردوس الحکمت کا قول ہے: آنکھ کے طبقات پیچھے کی طرف تین ہیں: اول شبکیہ، اسکے بعد مشیمیہ، اسکے بعد صلبیہ؛ اور سامنے کی طرف بھی تین ہیں؛ عنبیہ، قرنیہ

اور ملتحمہ کے متقدمین کے اقوال میں سب سے زیادہ مجھے یہی قول پسند آیا ہے +

ورم طبقۂ صلبیہ

گاہے اس طبقہ میں خاص طور پر یا دوسرے طبقات کے تعلق سے ورم پیدا ہوجاتا ہے +

علامات: {آنکھیں باہر نکلی ہوتی ہیں} کیونکہ ورم کے باعث اور اسلئے کہ ورم کرۂ چشم کو آگے کی طرف دباتا ہے، کرۂ چشم (آنکھ کے ڈھیلے) کی مقدار بڑھ جاتی ہے + اور تفرق اتصال[1] کے باعث {مریض آنکھوں کی گہرائی میں درد محسوس کرتا ہے}، کیونکہ یہ طبقہ بھی اندر ہی ہے، مگر یہ اسوقت ہوسکتا ہے، جبکہ ورم خاص اسی طبقہ میں ہو} +

{اگر ورم **خونی** ہو تو باوجود درد اور آنکھ باہر نکل جانیکے تمدد (تناؤ) اور خارش بھی ہوتی ہے} کیونکہ اس خونی اور ورم پیدا کرنے والے مادے سے غلیظ، گندے، اور جلد نہ تحلیل ہونے والے بخارات اٹھتے ہیں، جن کو خارش اور تکلیف کے باعث طبیعت کھجلی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے {مگر مریض یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اپنی آنکھ کے کس مقام کو کھجلائے} کیونکہ وہ تو آخری طبقہ میں بند ہوتا ہے۔ اِس لئے حیرت ہوتی ہے کہ آنکھ کے کس مقام کو کھجلائے :

علاج: {نصد قیفال کریں، خفیف اور ہلکے حقنوں سے تلیین دیں} جو بنفشہ، نیلوفر، خطمی، عناب، سپستاں، کوٹے ہوئے جو سے روغن کنجد اور شکر سرخ میں پکا کر تیار کئے گئے ہوں} {اور معمولی جوشاندوں سے مسہل دیں} جو عناب، سپستاں، آلو بخارا، نیلوفر، خطمی، دھنیا خشک سے ترنجبین کے ساتھ تیار کئے گئے ہوں، کیونکہ قوی حقنے اور جوشاندے اخلاط میں جوش پیدا کرتے اور انھیں بخار کا ذریعہ بنا کر ان سے بخارات صعود کرتے ہیں، جس سے ورم کے زیادہ ہونے کا خوف ہوتا ہے، کیونکہ آنکھیں کمزور اور مادوں کو قبول کرنے کیلئے مستعد رہتی ہیں + اور جب مادوں کے گرنے کا خوف نہ رہے اور سر صاف ہوجائے، تو {آنکھوں میں شیاف ابیض ڈالیں} جو نشاستہ، گوند ببول، کتیرا، ہر ایک ۲ ماشہ، سفیدہ ۱۲ ماشہ، افیون ۱ ماشہ سے سفیدی بیضہ میں ملا کر تیار کئے گئے ہوں {شیاف مذکور کو جوش دیئے ہوئے اور صاف شدہ خشک دھنیا کے پانی (سردی پیدا کرنے اور مادوں کو لوٹانے کیلئے) اور مکو کے پانی میں گھول لیں} پانی کو جوش اسلئے دیں کہ لیس کی وجہ سے مسامات بند نہ کردے اور مکو گرم اورام کو تحلیل کرنے کے باوجود مقوی بصر ہے + مگر جب آنکھوں میں رطوبتیں اتر آئیں تو اس قسم کی لیسدار اور سدے ڈالنے والی چیزوں کا استعمال جائز نہیں ہے، کیونکہ ان سے سخت درد پیدا ہوتا ہے، اِس وجہ سے کہ جو رطوبتیں آنکھوں کی طرف بہتی ہیں، ان سے آنکھوں کے طبقات تن جاتے ہیں، اور گاہے سخت تناؤ سے پھٹ جاتے ہیں +

{اگر ورم **صفراوی** ہو تو درد اور آنکھوں کے باہر نکلنے کے ساتھ جلن اور سوزش ہوتی ہے} +

علاج {بدن سے بذریعہ ہلکے جوشاندہ کے صفراء خارج کریں} اسی غرض کے لئے جو پہلے مذکور

---

[1] تفرق اتصال، عضو کے اجزاء کا جدا ہونا +

ہو چکا ہے {اور آنکھوں میں وہ پانی ڈالیں جس میں ذیل کی دوائیں جوشدی گئی ہوں: جو مقشر (چھلے ہوئے)} اس سے سردی اور لیس پیدا ہوتا ہے {بہدانہ شیریں} بہدانہ سے سردی اور نضج حاصل ہوتا ہے {اور بہدانہ چھلا ہوا نہ ہو} کیونکہ لعاب چھلکے ہی میں ہوتا ہے، جو نضج اور لیس پیدا کرتا ہے {نیم کوفتہ چاکسو} کیونکہ چاکسو کو آنکھوں کے ساتھ خصوصیت ہے۔ {اور کسی قدر انزروت} کیونکہ انزروت آنکھوں کے ورم کے لئے نافع ہے، اور آنکھوں کی طرف بہنے والی رطوبت کو کاٹ دیتا ہے ؛ اور انزروت قلیل مقدار میں اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ اس کی زائد مقدار گاہے اپنی تیزی سے آنکھوں میں سوراخ کر دیتی ہے {دوہرے برتن میں جوش دیں} یعنی ایک ہانڈی میں پانی ڈالکر اس پانی میں دوسرا برتن رکھیں، جوش سے دواؤں کی قوت پورے طور پر لعاب میں چلی آتی ہے {اور اچھے طور پر جوش دیں} تاکہ جنگلی دھواں اندر نہ ہو جائے + {اور آنکھوں پر انار کے گودے، کاسنی کی شاخ، روغن گل کے ہمراہ لیپ لگائیں} یہ تمام دوائیں سردی پہنچانے اور اخراج مادہ کے لئے استعمال کی جاتی ہیں +

{اور اگر ورم بلغمی ہو تو درد اور آنکھوں کے باہر نکلنے کے ساتھ پلکوں میں بوجھ اور ڈھیلا پن ہوتا ہے} کیونکہ پلکوں کے اعصاب اس رطوبت سے تر ہو جاتے ہیں +

علاج: حقنے اور جوشاندوں سے {رطوبت بلغمی کو بدن سے خارج کریں، روغن مصطگی، مشک اور آب زوفا ناک میں ڈالیں، مر، کلونجی بریاں، زعفران کو باریک پیسکر چھینکیں لائیں} یہ سب تدابیر رطوبات کو کھینچنے اور دماغ کو صاف کرنے کی غرض سے ہیں +

صلبیہ کی خشکی

{گاہے اس طبقہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے}

علامات: {گہرائی میں درد ہوتا ہے} کیونکہ خشکی سے اجزاء سکڑ جاتے ہیں، اور جدھر سے سکڑتے ہیں وہاں تفرق و انفصال پیدا ہو جاتا ہے، {طبقہ پیچھے کو کھنچتا ہوا معلوم ہوتا ہے} کیونکہ جو اعصاب اس طبقہ سے متصل ہوتے ہیں وہ سکڑ جاتے ہیں اور پھیل نہیں سکتے ہیں +

علاج: کھانے اور پینے کی چیزوں سے {مزاج میں رطوبت پیدا کریں} علی الخصوص دماغ اور آنکھوں کے مزاج میں، {سر پر دودھ دوہیں، دودھ اور روغن بنفشہ آنکھ میں ٹپکائیں، آنکھوں کو باندھ دیں} تاکہ حرکت اور بیرونی ہوا سے جو باعث تحلیل ہیں، گرمی پیدا ہو کر خشکی اور زیادہ نہ ہو جائے +

بیضۂ چشم

{گاہے یہ طبقہ دردسر بیضہ کی بیماری میں مانجس نامی دماغ کے اندرونی پردہ کا شریک ہو جاتا ہے، جس وقت مادۂ مرض دماغ کے اندرونی پردہ میں ہوتا ہے} نہ کہ دماغ کے بیرونی پردہ میں جو کھوپڑی پر محیط ہے +

علامات: {آنکھ کی گہرائی میں درد کا ہونا، آنکھوں کا باہر نکل آنا} کیونکہ بخارات کی کثرت سے آنکھوں میں اندر سے دباؤ پہنچتا ہے {آنکھوں میں سرخی کا نہ ہونا} کیونکہ اس طبقہ میں درد تعلق اور قرب کی وجہ سے ہوتا ہے، نہ یہ کہ اس طبقہ میں مادہ ہوتا ہے +

علاج: {صداع بیضہ کا علاج کریں} جو گزر چکا ہے +

التواء صلبیہ

{اس طبقہ صلبیہ کی بیماریوں میں سے التواء (کسی ایک طرف کو پھر جانا) بھی ہے، جس کی وجہ یا سمی ہوائیں اور لوئیں ہوتی ہیں، جو آنکھوں میں لگ کر رطوبت زجاجیہ[1] کو خشک کر دیتی ہیں} جو رطوبت جلیدیہ اور شبکیہ کے درمیان واقع ہے۔ پھر اور خلا کی وجہ سے رطوبت جلیدیہ طبقہ شبکیہ اور مشیمیہ کے ساتھ طبقہ صلبیہ پر پڑ جاتی ہے} اسوجہ سے طبقہ صلبیہ کسی ایک طرف کو لازماً مڑ جاتا ہے، کیونکہ یہ طبقہ ہڈی سے متصل ہے اور اسکے بعد کوئی جوف اور وسعت نہیں ہے، جس طرف رخ کرے {جس سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے}

یا التواء کی وجہ آنکھوں کو سخت دباؤ کے ساتھ باندھنا ہے، جس سے آنکھ اپنے سارے طبقات اور رطوبات کے ساتھ طبقہ صلبیہ پر پڑ جاتی ہے} جس سے طبقہ مذکور مڑ جاتا ہے، یا کسی ایک طرف کو پھر جاتا ہے۔

علامات: {انسان اپنی آنکھ کو اس طرح معلوم کرتا ہے گویا اس کی آنکھیں کسی ایک طرف کو پھر گئی ہیں، ساتھ ہی اس کے تناؤ کے مانند درد ہوتا ہے} اور یہ تناؤ اس طرف کو ہوتا ہے جس طرف سے آنکھیں کھنچ جاتی ہیں۔

علاج: {مزاج میں رطوبت پہونچائیں} پہلی قسم میں رطوبت پہونچانے کی وجہ ظاہر ہے اور دوسری قسم میں رطوبت اس غرض سے پہونچائی جاتی ہے کہ وہ نرم ہو کر اصلی حالت پر بآسانی عود کر آئے {کھانے اور پینے کی اصلاح کریں، آبزن یعنی نطول، حمام، اور مالش وغیرہ} یعنی طلا اور نشوق (ناک میں سڑکنے والی دوا) {استعمال کریں}

استرخاء طبقۂ صلبیہ

{طبقہ صلبیہ کے امراض میں سے اوسکا ڈھیلا ہو جانا بھی ہے} جس کی وجہ اس طبقہ کی رطوبت ہے۔

علامات: {انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس کی آنکھیں نیچے اُلٹی جا رہی ہیں} کیونکہ آنکھیں بوجھل اور اعصاب (وعضلات) ڈھیلے اور کثرتِ رطوبت سے ضعیف ہو جاتے ہیں، اور آنکھیں نیچے کی طرف مائل رہتی ہیں، حتی کہ گا ہے اعصاب کی کمزوری اور استرخاء کے باعث آنکھیں اوپر کی طرف مڑ نہیں سکتیں، اور چھت کی طرف نظر کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ {اور درد بالکل نہیں ہوتا، بشرطیکہ سادہ رطوبت ہو} یعنی رطوبت بغیر مادہ کے ہو، کیونکہ سوء مزاج رطب سادہ نہ ذاتی طور پر، اور نہ کسی دوسری عارضی وجہ سے درد پیدا کرتا ہے، اسلئے کہ رطوبت ایک کیفیت منفعلہ (اثر کو قبول کرنے والی) ہے؛ {اور درد بھی ہوتا ہے، بشرطیکہ رطوبت کے ساتھ تمدد (تناؤ) بھی ہو} یعنی اگر سوء مزاج مادی ہوتا ہے تو تمدد اور تفرق اتصال پیدا ہوتا ہے۔

علاج: تنقیہ کے بعد گولیوں اور ایارج سے {بدن اور دماغ کو صاف کریں، غرغرہ اور چبانے کی دوائیں} مثلاً مصطگی، علک الانباط[2]، وج تنہا یا مویزمنقیٰ کے ساتھ {خشک غذائیں} مثلاً بھنے ہوئے

---

[1] رطوبت زجاجیہ، آنکھ کی سب سے پچھلی رطوبت کا نام ہے، جس کی مقدار تینوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

[2] انبیخ: ایک قسم کا گوند ہے۔ (مترجم)

تلیئے اور پرندوں کے مطنجن[1] یا تورے (استعمال کریں + اگر درد بھی ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مادہ فرو
ہے، اس لئے فصد کر کے مسہل دیں) مادہ دموی ہونے کی صورت میں تو فصد ظاہر ہے، اور اگر
مادہ بلغمی ہو تو بھی فصد مفید ہے، بشرطیکہ مزاج، قوت، عمر، اور موسم سب موافق ہوں، کیونکہ
خون تمام خلطوں سے مرکب ہوتا ہے، اس لئے فصد سے بلغم بھی خارج ہوتا ہے، جس سے بدن
اور دماغ خشک ہوتے ہیں، اسی وجہ سے علما رعلم طب فالج کی ابتدار میں فصد کرا دیتے ہیں،
اور بعض اطبار کی رائے یہ بھی ہے کہ ایسے امراض میں مسہل سے پہلے فصد کرنا بہتر ہے، تاکہ
رگوں میں مسہل دینے کے وقت مادوں کی حرکت کے لئے وسعت پیدا ہو جائے +

امراض طبقۂ مشیمیہ

طبقۂ مشیمیہ: دماغ کی باریک جھلی (اُم رقیق) کے ریشوں اور ورید و شریان سے
بنا ہوا ہے + اس کا نام مشیمیہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ طبقہ طبقۂ شبکیہ پر اس طرح حاوی ہے،
جس طرح جنین کا پردہ (مشیمہ) جنین کو لپیٹے ہوتا ہے۔ مگر بعض لوگوں نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ یہ
طبقہ جنین کے پردہ مشیمہ سے وریدوں اور شریانوں کی کثرت میں مشابہ ہے (یہ پردہ صلبیہ کے
نیچے اور شبکیہ کے اوپر ہوتا ہے، آنکھ کے پچھلے پانچ سدس پر اس کا احاطہ ہوتا ہے، اور اس کے
اگلے حصہ سے پردہ عنبیہ بنتا ہے + یہ پردہ سیاہ رنگ سے رنگین ہوتا ہے، جو روشنی میں
اعتدال پیدا کرتی ہے) +

اس کی اندرونی سطح جو نہایت سیاہ نظر آتی ہے، طبقہ شبکیہ سے پیوستہ ہے۔
سامنے کی جانب صلبیہ اور قرنیہ کے اتصالی مقام پر یہ طبقہ خم کھا کر اندر کو
مڑ جاتا ہے۔ ان حمیدہ سلوٹوں اور چنٹوں کو خمل کہتے ہیں، جو تعداد
میں تقریباً اسّی ہوتی ہیں۔ یہ پردہ سامنے کی بہ نسبت پچھلی جانب دبیز ہوتا ہے
اور پچھلی جانب عصبۂ باصرہ کے لئے ایک سوراخ پایا جاتا ہے۔ یہ پردہ
اندرونی و بیرونی دو پرتوں سے مرکب ہے۔ چنانچہ اندرونی پرت، جو در اصل
عروق دمویہ سے بنا ہے، دو حصوں میں پھر منقسم ہو جاتا ہے۔ (۱) بیرونی حصے میں
بڑی بڑی رگوں کا جال ہے، جس کے اندر سیاہ رنگین مادہ پایا جاتا ہے۔ (۲)
اندرونی حصے میں، جسکو گاہے درمیانی پرت بھی کہتے ہیں، ایک نہایت دبیز و
باریک عروق شعریہ کا جال پایا جاتا ہے۔ اندرونی پرت نازک اور رنگین
ہوتا ہے۔ مرض جہر یعنی روز کوری کے مریضوں میں یہ رنگین مادہ مفقود ہوتا
ہے (مترجم) +

---

[1] مطنجن اس غذا کو کہتے ہیں جو روغن میں بھونی جاتی ہے (مترجم) +

{اس پردہ میں علی العموم خون کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، کیونکہ وریدیں (اور شریانیں بھی) اس میں زیادہ ہیں} اسلئے کہ یہ پردہ (آنکھ کے زیادہ حصے کیلئے) غذا کا راستہ ہے، اور طبقۂ شبکیہ اس سے اپنی غذا لیکر باقی حصہ زجاجیہ کی طرف بھیجدیتا، اور رطوبت زجاجیہ اپنا حصہ لیکر باقی جلیدیہ کیطرف روانہ کردیتی ہے {اسلئے اس میں خون ہی گرا کرتا ہے} جو اسکے مزاج کو خراب کرکے رطوبت جلیدیہ کے مزاج کو بھی بگاڑ دیتا ہے، کیونکہ رطوبت جلیدیہ کی غذا اسی طبقہ سے آتی ہے + گاہے اس طبقہ میں ورم پیدا ہوجاتا ہے، جس سے عصبہ مجوفہ پر دباؤ پڑتا اور ضعف بینائی پیدا ہوجاتا ہے

علامات: {طبقہ مشیمیہ کے امراض کی علامت یہ ہے کہ سرخی آنکھ کے نچلے حصے میں مشیمیہ کے کناروں کے پاس نمودار ہوتی ہے} کیونکہ مشیمیہ کے باقی حصے نظر اور حس سے غائب ہیں، اور تمدد کی وجہ سے {درد بھی وہیں (یعنی مشیمیہ کے پاس آنکھ کی گہرائی میں) پایا جاتا ہے} +

علاج: {فصد کریں، سنگیاں کھچوائیں، رفع قبض کریں} یہ سب تدابیر اس لئے ہیں کہ مادہ دوسری طرف کو مائل ہوجائے، اور وہ کم بھی ہوجائے، {اور آنکھوں آب برگ اسپغول، آب برگ بارتنگ، آب برگ عنب الثعلب، اچھی طرح جوش دیکر اس میں قدرے رسوت اور قدرے شیاف ابیض گھول کر ٹپکائیں} قدرے شیاف مذکور اس لئے شامل کیا گیا ہے کہ خون کی تیزی کم ہوجائے، اور مادہ کو کچا نہ کرے، اور مسامات میں چپک جائے (ورنہ شیاف کی زیادتی سے دونوں باتیں ہوسکتی ہیں) {اور شگوفہ خرما کو کوٹ کر اسپغول، قدرے سرکہ اور روغن گل ملاکر آنکھوں میں لیپ کردیں} کیونکہ طلع (شگوفہ خرما)[1] مقوی اعضاء ہے، اعضاء میں مادہ کے گرنے کو روکتا ہے، لعاب اسپغول حرارت کو بجھاتا اور گرم ورموں کو نفع دیتا ہے، سرکہ مادوں کے گرنے کو روکتا اور جریان خون کو بند کرتا اور دوا کے اثر کو گہرائی تک پہونچا دیتا ہے، اور روغن گل حرارت بجھاتا، گرم مادوں کے گرنے کو روکتا اور درد و سوزش کو ساکن کرتا ہے +

امراض طبقۂ شبکیہ

طبقۂ شبکیہ وہ (عصبی حساس، بینائی کا) طبقہ ہے جو عصبہ مجوفہ کے کناروں سے پیدا ہوا ہے، اور رطوبت زجاجیہ و جلیدیہ کو پیچھے سے اوس مقام تک گھیرے ہوئے اور محیط ہے جو رطوبت جلیدیہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان واقع ہے، جس طرح شکار پر جال محیط ہوتا ہے اسی وجہ سے اسکا نام شبکیہ (جال کے مانند) رکھا گیا ہے + بعض لوگوں نے اس نام کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ دماغ کی باریک جھلی سے اس طبقہ میں کثرت سے رگیں جاکر اس طرح بنی ہوئی ہیں، جس طرح شبکہ (جال) کی بناوٹ ہوتی ہے +

[1] شگوفۂ خرما: خرما کی پیدائش کی ابتدا میں ظاہر ہوتا ہے (مترجم) +

یہ خیال غلط ہے، ام رقیق کی رگیں اس میں نہیں آتی ہیں، بلکہ اس میں شریان خفی کی شاخیں پھیلتی ہیں جو عصبہ مجوفہ کے جوہر میں نفوذ کرکے آتی ہے، اور وہ شریان العین کی شاخ ہے + مترجم

عصبہ باصرہ (مجوفہ) سے طبقہ شبکیہ کے پیدا ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس عصب کے ریشے جب صلبیہ اور مشیمیہ کو چھید کر اندر آتے ہیں، تو اس کے الیاف چاروں طرف پھیل کر ایک جھلی کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ تمام بیرونی اشیاء کی صورتیں اور عکس اسی طبقہ پر چھپتے ہیں۔ اس کی بیرونی سطح مشیمیہ سے، اور اندرونی سطح رطوبت جلیدیہ سے پیوستہ ہوتی ہے۔ اس کی پچھلی جانب زیادہ دبیز ہے، اور عصبہ باصرہ کا مدخل تقریباً اس کے وسط میں نظر آتا ہے۔ سامنے کی جانب یہ پردہ عضلۂ ہدبیہ تک پھیلتا ہے، اور یہاں پر اس کے آخری ریشے اور اگلے کنارے جھالردار سے ہو جاتے ہیں، جنکو حافۂ مُسَنَّنَہ (دندانہ دار کنارا) کہتے ہیں۔ یہ پردہ اصلی حالت میں نرم، ڈھیلا، اور نیم شفاف ہوتا ہے، مگر بعد میں دھندلا، تاریک، اور سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ شبکیہ کے ٹھیک وسط میں یعنی عصبہ باصرہ کے مدخل کے ذرا بیرونی جانب ایک گول زردی مائل ابھار (زرد نقطہ) نظر آتا ہے جو محور چشم کے مقابل ہوتا ہے، اور اس نقطہ کے بیچ میں ایک نشیب ہے، جہاں طبقہ شبکیہ اسقدر رقیق ہوگیا ہے کہ طبقہ مشیمیہ اسکے اندر نظر آتا ہے: اسکو حفرہ کا مرکز یہ کہتے ہیں +

بعض اطباء اس طبقہ کو طبقات میں شمار نہیں کرتے، کیونکہ طبقہ کی تعریف اونکے نزدیک یہ ہے کہ طبقہ اُس شئے کی حفاظت کرے جس پر وہ محیط ہو، اور شبکیہ میں یہ صفت موجود نہیں ہے، اسلئے انکی رائے پر طبقات چشم چھ ہوتے ہیں (مگر جمہور اطباء نے اسکو طبقات میں شمار کیا ہے، جو صحیح ہے۔ مترجم) {اس کی بیماریوں کے مقابلہ میں آنکھ کی کوئی بیماری سخت نہیں ہے} کیونکہ دوا خواہ اندر سے پہونچائی جائے یا باہر سے، دوا کی قوتیں مشکل ہی سے اس مقام تک پہونچتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ طبقہ عصبی ہے، اس کی حس تیز ہے، وریدیں اور شریانیں اس میں بہ کثرت ہیں، جن کے ذریعہ سے مواد بہ کثرت آسکتے ہیں، رطوبت جلیدیہ قریب ہے، عصبۂ مجوفہ (عصبۂ باصرہ) سے متصل ہے، جس میں روح اور نور نفوذ کرتا ہے +

{اس طبقہ کی مخصوص بیماریاں چار ہیں}

(۱) یرقان

{جو آنکھوں میں آنسو کے ساتھ ہوتا ہے، کیونکہ یرقان جب بغیر آنسو کے ہوتا ہے تو وہ دراصل فقط طبقہ ملتحمہ کا رنگین ہو جانا ہے} نہ کہ دوسرے طبقات کا۔ {اور اس رنگت کی وجہ وہ غذا ہے جو صفراء سے ملکر آتی ہے} جس طرح بدن کے دوسرے حصوں میں یہی غذا رجاتی ہے + اور یہ آنسو کے بغیر اس لئے ہوتا ہے کہ اس کی تیزی خون کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے ٹوٹ جاتی ہے، نیز اس کے ساتھ عفونت نہیں ہوتی ہے، اسی وجہ سے بخار بھی نہیں ہوتا ہے {اور جب یرقان آنسو کے ساتھ ہوتا ہے تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی قدر صفراء طبقہ شبکیہ کی

ـــــــــــ

[۱] بعض نسخوں میں آنکھ کی بیماریوں کی جگہ رمد (آشوب چشم) آیا ہے (مترجم) +

طرف چلا آیا ہے، اور طبقہ شبکیہ نے} اپنی تیزیٔ حس اور شدتِ اذیت کے باعث [اس صفر
رطوبت جلیدیہ کی طرف دفع کر دیا ہے، جس طرح جلیدیہ کی طرف غذا کو دفع کیا کرتا ہے] اس
سارے طبقات میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے، اور سارے رنگین ہو جاتے ہیں، کیونکہ رطوبت
سے یہ صفرا سارے طبقات کی طرف مترشح ہو جاتا اور پھیل جاتا ہے، ایسی حالت میں اشک کا
ہونا ضروری ہے، کیونکہ اِس میں سوزش اور جلن ہوتی ہے +

علاج {اگر ضرورت ہو تو قیفال کی فصد کھولیں، پھر جوشاندۂ ہلیلہ سے تلیین کریں، ا
مادہ کے بعد عورت کے دودھ میں شیاف ابیض حل کرکے آنکھوں میں ٹپکائیں} تاکہ ماد
تیزی اور سوزش کم ہو جائے {اور اسپغول، آبِ کاسنی، سفیدیٔ بیضہ اور روغن گل کا ا
کریں} جالینوس نے کہا ہے کہ سفیدیٔ بیضہ کا رقیق یا لطیف حصہ تمام لیسدار دواؤں سے
ہے، کیونکہ یہ تمام تیز رطوبتوں کو دھو دیتی اور آنکھوں کو چکنا کر دیتی ہے. علاوہ ازیں مس
اور باریک سوراخوں میں دوسری دواؤں کی طرح چپکتی نہیں ہے، اور نہ خشکی پیدا کر
اسی وجہ سے کسی صورت میں درد پیدا نہیں کرتی {اور لطافت پیدا کرنے والی اور تری لانے
بوٹیوں کے پانی سے بپھارہ لیں} کیونکہ پہلی صفت سے مادہ تحلیل ہوتا ہے، اور دوسری
سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ مادہ کا لطیف حصہ تحلیل ہو کر غلیظ حصہ باقی نہیں رہتا، جیسے بنفشہ، خطمی} بابونہ، ا

(۲) شبکیہ کا سدہ

{طبقہ شبکیہ کی دوسری بیماری سُدّے کا ہے؛ جو اس کے
اُس کی وریدوں) میں پیدا ہو جاتا ہے، جس سے رطوبت
اور جلیدیہ کی غذا بند ہو جاتی ہے} کیونکہ غذا پہلے مشیمیہ سے شبکیہ میں آتی ہے، پھر یہا
اِن دونوں رطوبتوں میں جاتی ہے +(طبقہ شبکیہ کی رگیں عصبہ مجوفہ کے اندر سے نفوذ کرتی
اور عصبۂ مجوفہ طبقہ صلبیہ اور مشیمیہ دونوں کو چھید کر اندر آتا ہے، اور شبکیہ بناتا ہے. متر

علامات {آنکھیں گہری اور خشک ہوتی ہیں، آنسو کم جاری ہوتے ہیں} کیونکہ غ
رطوبتیں جو آنکھوں کو پُر کرتی ہیں، آنکھوں میں کم پہونچتی ہیں {آنکھوں میں قبض (سکڑنے) کے
ہوتا ہے، کیونکہ طبقات سمٹے اور اکٹھے ہوتے ہیں، اور آنکھیں اندر کو گھس جاتی ہیں} کیونکہ
سے خلا پیدا ہوتی ہے، اور خلا کا باقی رہنا محال ہے (اس لئے آنکھیں اندر گھستی ہیں)

علاج {فصد کریں، قبض کھولنے والی اور سدہ زائل کرنے والی دوائیں پلائیں}
سکنجبین بزوری جو سدہ کھولتی ہے {جب سُدے کھل جائیں اور آنکھوں کی حالت خشکی کے
ہونے سے درست ہونے لگے تو آنکھوں میں وہ دوائیں ٹپکائیں جو اس کے مزاج میں رطوبت بڑھ
تاکہ اُن سے خشکی دُور ہو جائے {اور تمام بدن کے لئے بھی ایسے تدابیر عمل میں لائیں، جن سے رطو
پیدا ہو} تاکہ آنکھوں میں بھی اُس کے حصۂ غذا سے رطوبت پہونچے، مگر سدہ کھلنے سے پہلے رطوب
بالکل فائدہ مند نہیں ہوتی، بلکہ گاہے مرض کو بڑھا کر اُس کی تکلیف کو زیادہ کر دیتی ہے، ا

سدہ کے مادہ سے زیادہ رگیں پر ہو کر تن جاتی ہیں +

(۳) وردتیخ اور ینغ

{طبقہ شبکیہ کی تیسری بیماری بچوں میں وردینج اور بڑوں میں ینغ کہلاتی ہے؛ یہ طبقہ ملتحمہ کا ایک بڑا ورم ہے، جو حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے} حتی کہ مریض آنکھیں کھولنے پر قادر نہیں رہتا {آنکھوں کی سفیدی بڑھکر آنکھوں کی سیاہی کو ڈھانک لیتی ہے} اور گاہے اس کے ساتھ ہی ورم ایک پپوٹہ یا دونوں پپوٹے میں ہوتا ہے، اور مریض آنکھ کھول نہیں سکتا +

سبب {اس کا یہ ہوتا ہے کہ طبقہ شبکیہ کی متصلہ رگوں کا کوئی منہ کھل جاتا ہے جس سے بہت زیادہ خون بہ جاتا ہے} اور یہ خون طبقہ ملتحمہ کی طرف، یا پلکوں کی طرف، یا دونوں کیطرف گر کر ورم پیدا کر دیتا ہے، اسی وجہ سے اس مرض کو بعض لوگوں نے امراض جفن میں اور بعض نے امراض ملتحمہ میں شمار کیا ہے۔ اس کو طبقہ شبکیہ میں شمار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سبب اس کا اسی طبقہ میں ہوتا ہے مگر یہ خالی از اعتراض نہیں + یہ مادہ طبقہ عنبیہ اور طبقہ قرنیہ کی طرف نہیں گرتا ہے، ورنہ سفیدی چشم ان دونوں کو نہ ڈھانک سکتی۔ {گاہے وردینج طبقہ ملتحمہ کی کسی باریک رگ کے پھٹ جانے سے پیدا ہوتا ہے، جس سے ملتحمہ کی طرف مادہ گرتا ہے، اور یہ متورم ہو جاتا ہے +} اور گاہے پپوٹوں کی باریک رگ کے پھٹنے سے} جس سے پپوٹہ میں ورم ہو جاتا ہے +

علامات: ملتحمہ کے متورم ہونے کی صورت میں {آنکھوں کی سفیدی متورم معلوم ہوتی ہے اور پپوٹوں کے متورم ہونے میں پپوٹے پھولے ہوئے اور باہر کی طرف الٹے ہوئے ہوتے ہیں، حتی کہ مریض آنکھیں بند کرنے پر اور کھولنے پر قادر نہیں ہوتا} کیونکہ ورم بڑا ہوتا ہے، نیز یہ بھی ناممکن ہے کہ آنکھیں معلوم ہو سکیں {پپوٹے اندر سے پھٹ جاتے ہیں} تناؤ کی زیادتی اور اندرونی جھلی کے رقیق ہونے کی وجہ سے {خون بکثرت خارج ہوتا ہے} گاہے اس مرض میں جبکہ مادہ تیز ہوتا ہے، پپوٹے میں پھنسیاں بھی نکل آتی ہیں +

{ علی العموم یہ بیماری بچوں کو اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ بچوں کے بدن میں مواد کی کثرت ہوتی ہے} کیونکہ اون کا مزاج مرطوب ہے، کھاتے زیادہ ہیں، ہاضمہ ان کا خراب ہوتا ہے {آنکھیں انکی کمزور ہوتی ہیں} اسی وجہ سے آنکھوں کی طرف مادہ گرتا ہے، اور آنکھیں اوس کے پھیر دینے پر قادر نہیں ہوتیں + {وردینج فقط گرم مادہ، مثلاً خون یا خون صفراوی کو پیدا نہیں ہوتا، بلکہ بلغمی اور سوداوی مادہ سے بھی ہوتا ہے +

علاج: اگر مناسب ہو تو {فصد کریں} جوشاندہ ہلیلہ، املی، اور ترنجبین سے {چند مرتبوں میں رفع قبض کریں} تاکہ قوتیں ضعیف نہ ہو جائیں {مادہ کو لوٹانے والے اور محلل شیاف اور ذرور (چھڑکنے کی دوا) آنکھ میں ڈالیں} مثلاً ذرور ملکایا، ذرور اصفر صغیر، ذرور اغبر اور مثلاً شیاف احمرلین، اور مثلاً وہ شیافات جو انہیں ذرورات کے اجزا سے تیار کئے گئے ہوں

مگر بہتر یہ ہے کہ تین چار دن تک فقط دودھ ٹپکائیں، پھر وہ شیاف جو ذرور ملکایا سے تیار کیا گیا ہو دودھ یا لعاب اسپغول میں حل کر کے ٹپکائیں، کیونکہ اس میں باوجود مادہ کو لوٹانے کے نضج دینے کی طاقت بھی ہے، یا لعاب بہدانہ میں حل کر کے کیونکہ یہ زیادہ منضج ہے + ذرور ہیوٹے کے علاوہ آنکھوں پر ہرگز نہ چھڑکنا چاہیئے {اور مندرجہ ذیل چیزوں کا لیپ کریں: پوست بیرون پستہ،} کیونکہ یہ سردی پہونچانے کے باوجود مادہ کو گرنے سے روکتا ہے {مسور} کیونکہ یہ خون کی حدت کو کم کرتی ہے، خون کو غلیظ کرتی، آنکھوں کی رطوبتوں کو خشک کرتی، اس کے گرم ورموں کو نافع ہے اور اپنی قوت قابضہ سے مادہ کو گرنے سے باز رکھتی ہے {رسوت} کیونکہ اس میں باوجود قوت تحلیل کے کسی قدر قبض بھی ہے {انار کا گودہ} کیونکہ یہ عام اعضا خصوصاً آشوب والی آنکھوں کی طرف مادہ کو جانے سے روک دیتا ہے، اور ایسا ہی اسکا پوست بھی ہے {برگ کاسنی} یا تخم کاسنی {ان ساری دواؤں میں روغن گل ملایا گیا ہو} +

(۴) صداع حدقہ[1] و شقیقۃ العین

{طبقہ شبکیہ کی چوتھی بیماری صداع حدقہ (آنکھ کے ڈھیلے کا درد) اور شقیقۃ العین (آنکھ کا شقیقہ) کے نام سے مشہور ہے. یہ ایک قسم کی ٹیس ہے، جسے انسان آنکھ کی گہرائی میں محسوس کرتا ہے} جب کہ مادہ شریانوں کے ذریعہ اس مقام پہ پہونچ جاتا ہے، جیسا کہ سر کے شقیقہ میں اسکا ذکر آچکا ہے {گویا اس میں چبھن ہوتی ہے} کیونکہ شبکیہ جھلیوں کی قسم سے ہے، جب اس میں کوئی مادہ اس کی چوڑائی میں تناؤ پیدا کرنے والا اور اوس کے اتصال و پیوستگی کو علیحدہ کرنے والا آجاتا ہے، تو اس میں چبھن جیسی حالت پیدا ہو جاتی ہے {یا دبائی جا رہی ہے} کیونکہ اوس کے مقام میں تنگی جیسی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے بیمار یہ خیال کرتا ہے کہ کوئی شئے اُسے چاروں طرف سے دبا رہی ہے {کبھی ٹیس دائمی ہوا کرتی ہے کسی خاص وقت میں ہوتی ہے} سر کے درد شقیقہ کی طرح؛ {یہ درد ہوا کرتا ہے اس سدہ سے پیدا ہوتا ہے جو شبکیہ کی متصلہ رگوں (شریان مرکزی، اور ورید مرکزی) میں پیدا ہو جاتا ہے} جس سے خون رُک کر گرم، ردی، بخارات بن جاتے ہیں، اور طبیعت ان کو دُور کرنے اور روح کو ان سے صاف کرنے کے لئے شریانوں کی حرکت کو بڑا کر دیتی ہے +

علاج: اس کا علاج یہ ہے کہ حب ایارج کے ذریعہ مادہ کا استفراغ کریں اور کنپٹیوں پہ جونکیں لگائیں {ہوا کرتا ہے خون کی گرمی سے پیدا ہوتا ہے} جس سے گرم بخارات پیدا ہوتے ہیں۔ **علاج:** سردی پہونچائیں اور اگر ممکن ہو تو خون نکالیں +

{ہوا کرتا ہے شریانوں کے فضلات ہوتے ہیں} یہ فضلات قلب کی غذا سے پیدا ہوتے ہیں، یا وریدوں کی اُن شاخوں (عروق شعریہ) سے آتے ہیں، جو وریدوں اور شریانوں کے درمیان واقع

[1] صداع حدقہ: حدقہ، کرہ چشم، آنکھ کا ڈھیلہ +

ہیں {جن میں کچھ حصہ خون کے ساتھ شریان کی شاخوں میں چلا جاتا ہے} کیونکہ شریانوں کے دوطبقہ[1] ہونے اور سخت ہونے کے باعث یہ فضلات تحلیل نہیں ہو سکتے، اور یہ شبکیہ میں چلے جاتے ہیں، اور شبکیہ میں جاتے سے پہلے سر میں شقیقہ اور کنپٹیوں میں ٹیس پیدا کرتے ہیں +

{ اکثر اس بیماری (یعنی صداع الحدقہ) کے ساتھ شقیقہ بھی ہوتا ہے} جبکہ فضلات اسقدر کثیر ہوتے ہیں کہ شریانوں کی شاخوں میں کسی قدر جانے کے باوجود بھی شریانوں میں زیادہ رہ جاتے ہیں +

علاج {اس مرض کا اور سر کے شقیقہ کا ایک ہی علاج ہے، بشرطیکہ شقیقہ شریانوں کے بخارات سے ہوا ہو} یا اُن اخلاط سے ہوا ہو، جو شریانوں کے ذریعہ چڑھتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں علاج ایک ہی ہے، اِسلئے مخصوص طور پر فقط بخارات کا ذکر بیفائدہ امر ہے۔ {اور وہ علاج یہ ہے کہ فصد اور اسہال کے ذریعہ مادہ کا استفراغ کریں} کنپٹی کی یا کان کے پیچھے کی شریانوں میں سے {جس شریان سے مواد چڑھ رہے ہوں، اُسے عمل بتر[2] کے ذریعہ کاٹ دیں} جس شریان سے مواد چڑھ رہے ہوں اوسکی پہچان یہ ہے کہ جسے زیادہ تڑپتی ہوئی دیکھیں، اوسے سمجھ لیں کہ مواد اسی سے چڑھ رہے ہیں {اور کاٹنے میں دیر نہ کریں، کیونکہ آنکھوں میں مواد کے آجانے کے وقت گاہے آنکھیں مواد کے بھر جانے سے پھٹ جاتی ہیں} جس سے روح باصرہ پراگندہ و منتشر ہو جاتی اور بینائی قطعاً جاتی رہتی ہے، اور گاہے نزول الماء (موتیا بند) کی، اور مرض انتشار (پُتلی کا پھیل جانا) کی نوبت پہونچ جاتی ہے، جیسا کہ سر کے شقیقہ میں ذکر ہو چکا ہے، اور گاہے رطوبت بیضیہ کے مکدر ہو جانیکی نوبت آجاتی ہے، کیونکہ شریانوں کی شاخوں سے فاسد رطوبت بیضیہ میں آکر ملجاتی ہیں؛ اسی طرف مصنف اشارہ کر رہا ہے کہ {اس بیماری کے بعد رطوبت بیضیہ کا مکدر ہو جانا اور موتیا بند کا اور مرض انتشار کا پیدا ہو جانا یہ ایسی حالتیں ہیں کہ تھوڑے ہی مریض اس سے بچے رہتے ہیں} اسی وجہ سے جلدی کرنا ضروری اور سستی کا ترک کرنا واجب ہے۔ {لال ساگ کا پانی، شیاف ماميثا، رسوت، سفیدی بیضہ، اور عورت کا دودھ جوش دیکر اور ان پر روغن گل ٹپکا کر آنکھوں میں ٹپکائیں} تاکہ درد میں تسکین ہو، گرمی دفع ہو، اور مواد لوٹ جائیں۔ {اور کنپٹیوں پر لزاق الصدغین[3] کا لیپ کریں} تاکہ شریانوں کو ٹیس (ضربان) سے اور سر کی طرف مواد اور بخارات کے چڑھنے سے روک دے بشرطیکہ وہ سر کی طرف چڑھ بھی رہے ہوں +

نسخہ لزاق الصدغین: تخم کاسنی، تخم کاہو، ہر ایک، ماشہ، مُرمکی، ۳۰ ماشہ، رسوت، ۱۰ ماشہ، افیون ۱ ماشہ، پیسکر اسپغول کے لعاب میں ملا کر دو دھجیوں پر، جو درہم قدر[4] ہوں

[1] شریانوں کے طبقات تین ہیں: صاحب کامل کا قول یہی ہے، جو درست بھی ہے + مترجم

[2] بتر: شریان کا کاٹنا تفصیل دیکھو بیان شقیقہ سر میں۔ مترجم +

[3] لزاق کے معنے چپکانے کی شے اور صدغین کے معنے کنپٹیاں +

[4] قدر درہم: ہتیلی کے گڑھے کے برابر جس کے اندر پانی جمع ہو جاتا ہے۔ مترجم +

لگاکر کنپٹیوں پر چپکا دیں، اور خشک ہونے دیں +

گلہے اس طبقہ میں تفرق اتصال پیدا ہوجاتا ہے، جس سے روح باصرہ، جو اس طبقہ کے اندر بند ہوتی ہے، تمام آنکھ میں منتشر ہوجاتی اور رطوبتوں کے ساتھ ملجاتی ہے، جس سے دفعتہً بینائی جاتی رہتی ہے۔ اس بیماری کا نام "ساری آنکھ میں روح باصرہ کا پھیل جانا" ہے، اور یہ لاعلاج ہے +

رطوبت زجاجیہ کے امراض

رطوبت زجاجیہ ایک صاف، گاڑھی، سفید، قدرے سرخی مائل، (نہیں بلکہ شفاف)، پگھلے ہوئے زجاج (شیشہ یا کانچ) کے مانند ہے، اسی وجہ سے اوسکا نام زجاجیہ (زجاج: کانچ) رکھا گیا ہے، رطوبت زجاجیہ رطوبت جلیدیہ کے پچھلے نصف حصہ پر اوسکے بڑے دائرہ تک حاوی ومحیط رہتی ہے، تاکہ جلیدیہ کو غذا دے، اور اوس کی پرورش کرتی رہے، کیونکہ جلیدیہ نہایت سفید صاف اور روشن رطوبت ہے، خون کا فوراً ایسی صاف رطوبت کی طرف بدل جانا (یعنی اُس رطوبت جیسا صاف ہوجانا) ناممکن ہے، اسلئے کسی ایسی درمیانی شے کی ضرورت پڑی، جو جلیدیہ اور خون کے درمیان ہو، اور ایسی درمیانی شئے رطوبت زجاجیہ ہے، کیونکہ خون کی نسبت یہ زیادہ سفید اور صاف ہوتی ہے، صاف تو اس لئے ہے کہ وہ ایک صاف رطوبت جلیدیہ کو غذا پہونچاتی ہے، اور سرخ اسلئے ہے کہ اسکی پیدائش جوہر خون سے ہوتی ہے، (زجاجیہ میں سرخی نہیں ہوتی ہے۔ مترجم) اور گاڑھی اسلئے ہے کہ وہ بہہ نہ جائے، اور پراگندہ نہوجائے + اور جلیدیہ کے پیچھے اِسلئے اسے رکھا گیا ہے کہ اس کی مدد غذائی طبقہ شبکیہ کے ذریعہ دماغ ہی سے آتی ہے (جو کہ پیچھے واقع ہے) اِس لئے مناسب یہی ہوا کہ زجاجیہ جلیدیہ کے پیچھے ہی رہے، تاکہ یہ مرکز غذا (دماغ) سے قریب رہے +

رطوبت زجاجیہ کی مقدار تمام رطوبتوں سے زیادہ ہے، آنکھ کے جوف کے چار خمس (۴/۵) اسی سے بھرتے ہیں۔ یہ رطوبت جلیدیہ اور پردۂ شبکیہ کے درمیان مناسب فاصلہ پیدا کرتی ہے، تاکہ عکس اچھی طرح چھپ سکے (مترجم) +

{رطوبت زجاجیہ کے امراض علاج کے لحاظ سے تمام امراضِ چشم سے مشکل ہیں} کیونکہ دوا کا اثر اندر اور باہر سے اس رطوبت تک پہونچنا نہایت بعید ہے، اور اس لئے کہ ان امراض کا علم کافی معلومات کے بغیر دشوار ہے {اِس رطوبت میں دو مرض مخصوص طور پر پیدا ہوتے ہیں} +

مرض اول: عدم غذا

{اول: اس رطوبت کی غذا نہ رہنا (عدم الغذاء) اس کا سبب (۱) یا یہ ہوتا ہے کہ غذا لانے والی رگیں غذا (خون) سے

لہ مثلاً پھٹ جانا۔ مترجم +

؎۲ جو چیز گیند کی طرح گول ہوتی ہے، اس کا بیچ کا دائرہ سب دائروں سے بڑا ہوا کرتا ہے۔ مترجم +

خالی ہو جاتی ہیں} اور ان رگوں کے خالی ہونے کی وجہ یا تو عام بدن کے شدید استفراغات[1] ہوتے ہیں، یا خاص سر کے استفراغات ؛ یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ استفراغ کے بغیر مثلاً روزہ کے باعث اور ترک غذا کے سبب غذا کی رطوبت کے ماٹے (جن سے رطوبت غذائی تیار ہوتی ہے) بند ہو جائیں {جس سے رطوبت زجاجیہ میں خشکی زائد ہو جاتی ہے}، اور (۲) یا اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان رگوں میں} جو غذا لاتی ہیں {سُدّے پڑ جاتے ہیں، اور اس رطوبت تک غذا نہیں پہونچ سکتی} *

علامات {مریض آنکھوں کو گردش دینے پر قادر نہیں رہتا ہے} کیونکہ جب آنکھوں میں خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے، تو آنکھوں کے حرکت دینے والے عضلات اور اعصاب بھی خشک ہو جاتے ہیں، اسلئے یہ اعصاب وغیرہ قوت محرکہ کے موڑنے اور حرکت دینے سے نہ مڑتے، اور نہ حرکت کرتے ہیں {اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آنکھ میں کانٹا یا کنکری پڑی ہوئی ہے} کیونکہ رطوبت زجاجیہ میں خشکی غالب ہو جاتی، اور اس سے غذار کی مدد رُک جاتی ہے، تو اس کے ساتھ جلیدیہ بھی خشک اور کھردری ہو جاتی ہے، کیونکہ آخر جلیدیہ کی غذا ربھی تو زجاجیہ ہی سے آیا کرتی ہے، اور جلیدیہ کی نرمی اور چکنا پن جاتا رہتا ہے، اسلئے یہ طبقہ عنکبوتیہ سے رگڑ کھاتی ہے، جو خود بھی خشک اور سخت اور کھردرا ہو گیا ہے، اسلئے کانٹا اور کنکر سا معلوم ہوتا ہے {اور کیا مجال کہ دھوپ میں آنکھیں کھول سکے} کیونکہ زجاجیہ کی غذار کی کمی کے باعث روح تو پہلے ہی کم اور رقیق ہوتی ہے، جو دھوپ کی روشنی میں پراگندہ ہو جاتی، اور اُس سے تکلیف پاتی ہے {اور آنکھیں گڑھے میں چلی جاتی ہیں} کیونکہ جب زجاجیہ سے غذا رُک جائیگی تو جس طرح جلیدیہ خشک ہو جائے گی رطوبت بیضیہ بھی خشک ہو جائیگی، کیونکہ بیضیہ تو جلیدیہ ہی کی غذا کے فضلہ سے غلیظ اور گاڑھی ہوتی ہے، اس لئے آنکھ کی بھرنے والی رطوبتیں کم ہو جائینگی (اور وہ چھوٹی ہو کر گڑھے میں چلی جائے گی) {آنسو نہیں بہتے، ہاں اگر سدہ سے ہو تو بے ترتیبی سے گاہ بگاہ آنسو نکل پڑتے ہیں} کیونکہ رگیں جب پر ہو جاتی ہیں تو بند رطوبتیں کچھ آنکھوں کی طرف چلی جاتی ہیں، یا غیر مسدود اور کھلی رگوں سے بہ آتی ہیں، یا سدہ والی رگوں سے ترشح کے طور پر دریسکر بہ آتی ہیں {گاہے کانوں میں پیپ جیسی کوئی شئے پھوٹ پڑتی ہے، یا مریض اپنے منہ میں چپکی چپکی سی آتی ہوئی کوئی شئے معلوم کرتا ہے} کیونکہ آنکھوں کی غذا جب رُک جاتی ہے تو اس کا حصہ دماغ میں جمع رہتا، اور دماغ اس سے پُر ہو جاتا ہے تو طبیعت انہی مذکورہ بالا راستوں سے دفع کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے {اور جب یہ مرض رگوں کے خالی ہونے سے پیدا ہوتا ہے، تو آنکھوں میں خشکی اور گرانی ہوتی ہے، اور مذکورہ بالا باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوتی ہے} نہ آنسو بہتے، نہ کانوں سے رطوبت پھوٹتی، اور نہ کوئی شئے منہ میں کھنچکر آتی ہے *

علاج {اگر یہ مرض سدہ سے ہو تو ایسا جوشاندہ پلائیں جو مسہل ہونیکے ساتھ سدہ کھولنے والا بھی

[1] استفراغ : بدن سے مواد کا خارج کرنا خواہ بصورت دست ہو، یا خون، یا قے وغیرہ۔ مترجم

ہو گئی اور یہ بھی سدہ والے مادہ کے موافق، مثلاً اگر مادہ سرد ہو تو بادیان، بیخ اذخر، افسنتین، تخم کشوث کا جوشاندہ ہمراہ شربت دینار، اور اگر مادہ گرم ہو، جوشاندہ وہی سدہ پیدا کر سکتا ہے، تو تخم کاسنی، مکوء منقی، اور شاہترہ کا جوشاندہ ہمراہ سکنجبین سادہ {آنکھوں پر ضماد برگ خبازی، برگ خطمی ہمراہ سفیدی بیضہ اور روغن بنفشہ لگائیں، اور شیاف ابیض عورتوں کے دودھ کے ساتھ سُرمہ کے طور پر استعمال کریں، اور روغن بنفشہ ناک میں سٹر کیں} یہ ساری باتیں رطوبت پیدا کرنے کی غرض سے کی جاتی ہیں {اگر خشکی اسوجہ سے ہو کہ رگوں میں غذا نہ رہ گئی ہو، تو سر پر دودھ دوہیں، روغن بنفشہ سٹر کوائیں، لطیف غذائیں خوب کھلائیں} کیونکہ ایسی غذائیں زیادہ رطب ہوتی ہیں، اسلئے جو خون ان سے پیدا ہوتا ہے، وہ زیادہ رقیق، اور اُس میں زیادہ پانی ہوتا ہے +

مرض دوم {اس رطوبت کا دوسرا مخصوص مرض یہ ہے کہ بغیر ورم کے آنکھیں باہر نکل آتی ہیں، اور مریض محسوس کرتا ہے کہ آنکھوں کی حرکت سست ہے} جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنکھیں مواد سے پُر ہو جاتی ہیں {اور اُسے ایسا خیال ہوتا ہے کہ آنکھیں اندر سے باہر کی طرف ڈھکیلی جا رہی ہیں} اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ اس رطوبت میں پیچھے سے مواد بکثرت آ جاتے ہیں، اسلئے اس پر پیچھے دباؤ پہونچتا ہے + یہ حالت بینائی میں اسوجہ سے مضر ہے کہ ڈھیلے میں (یا رطوبت جلیدیہ میں) چپٹا پن (جس کی ضرورت ہے) نہیں رہتا ہے +

سبب (۱) {اس مرض کا سبب یا (۱) یہ ہے کہ غذا لانے والی رگیں پھیل جاتی ہیں} جیسا کہ گلا گھٹنے، غصہ کرنے، چیخنے چلانے، قے کرنے اور سخت دردِزہ اور اُن حالتوں میں جن میں سانس بند کرنا پڑتا ہے، ہو جایا کرتا ہے {اس لئے وہ ضرورت سے زیادہ غذائیں اس طرف لے آتی ہیں جس سے یہ رطوبت زجاجیہ تر ہو جاتی اور اپنی جگہ سے ٹل کر باہر کی طرف آ جاتی ہے} +

علامات {آنسو جو نکلتے ہیں اُن میں کسیقدر غلظت اور لزوجت (لیس) ہوتی ہے} جسکی وجہ یہ ہے کہ مادہ آنکھوں میں بند رہتا ہے، جس سے اس کا لطیف و رقیق حصہ تو اُڑ جاتا ہے، اور غلیظ حصہ باقی رکر غلیظ اور لیسدار ہو جاتا ہے + {اور یا (۲) اس مرض کا سبب یہ ہے کہ کثرتِ غذا کے باعث اس رطوبت کے اردگرد کے طبقات موٹے ہو جاتے ہیں} جیسا کہ عورتوں کو بھی حمل وغیرہ کی حالت میں خون حیض بند ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے {یہ آخری قسم کوئی شدید مرض نہیں ہے} اور اسے امراض رطوبت زجاجیہ میں شمار کرنا بھی کچھ یونہی سا ہے +

علاج: فصد کرکے، سنگیاں لگا کر، مسہل دوائیں پلا کر، اور تیز حقنے کر کے {استفراغ کریں، اور سر کا تنقیہ کریں، آنکھوں میں ایسی دوائیں لگائیں جو لگتی ہوں اور آنسو بہاتی ہوں} تاکہ خاص کر آنکھوں سے وہ رطوبتیں خارج ہو جائیں، جو آنکھوں کو باہر نکالتی ہیں {مثلاً ہڑ، بہیل، وغیرہ} جیسے پیاز کا پانی، بادیان کا پانی، کرفس کا پانی، اور شیافِ سماق + ان تدبیروں کے ساتھ غذا بھی کم کر دینی چاہیئے، تاکہ اس سے مواد نہ پیدا ہو جائیں، جو آنکھوں کی طرف اس درد کی وجہ سے کھنچکر چلے جائیں، جو ان

لگنے والے سرموں سے پیدا ہوجائیگا ؛ اور تاکہ غذا ر کا حصہ آنکھوں کی طرف کم پہونچے +

امراض رطوبت جلیدیّہ

رطوبت جلیدیہ رطوبات چشم میں سے درمیانی رطوبت ہے، جس کا نام جلیدیہ (اولہ کے مانند) اسلئے رکھا گیا ہے کہ یہ رطوبت (اولہ کے مانند) جمی ہوئی اور صاف ہوتی ہے + اسکا نام بَرَدِیَہ (اولہ کے مانند) بھی اسی وجہ سے رکھا گیا ہے، اس رطوبت کی شکل (مسور کی طرح) گول سی ہے، مگر اس کی اگلی سطح، جس میں عکس چھپا کرتا ہے[1]، چپٹی سی بنائی گئی ہے، تاکہ عکس ایک بڑے حصے میں چھپ سکے، اور اس کا پچھلا حصہ کسی قدر لمبا سا بنایا گیا ہے، تاکہ عصبۂ مجوفہ میں مضبوطی کے ساتھ جم جائے[2]. اس رطوبت کو وسط میں اسلئے رکھا گیا ہے کہ اجزا چشم میں اس کا مرتبہ اشرف و اعلیٰ ہے؛ کیونکہ بینائی اسی سے متعلق ہے، اور دوسرے اجزا چشم اسکے خادم ہیں، جو مثلاً اسکی حفاظت کرتے اور اسکو آفتوں سے بچاتے، یا اسکی طرف (غذا وغیرہ کی قسم سے) مفید چیزیں پہونچاتے ہیں + اور درمیانی مقام حفاظت و نگہبانی کے لحاظ سے تمام مقامات کے مقابلہ میں اشرف و اعلےٰ ہے +

امراض شرکی قسم اول

{اس رطوبت کے امراض شرکی تو بہت ہیں، مگر مرض خاص صرف ایک ہی ہے. امراض شرکی} کی چار قسمیں ہیں (۱) قسم اول، وہ مرض جو اس رطوبت کے مقام میں واقع ہوتا ہے (جس سے یہ اپنے مقام سے ہٹ جاتی ہے)، اس کی پھر چھ صورتیں ہیں، کیونکہ یہ رطوبت یا پیچھے ہٹ جائیگی، یا آگے، یا دائیں، یا بائیں، یا اوپر، یا نیچے؛ صورت اول {کی مثال اس رطوبت کا اندر دھنس جانا ہے، جیسا کہ رطوبت زجاجیہ کے کم ہوجانے کی صورت میں ہوسکتا ہے} اس کا ذکر ہو چکا ہے {یا جیسا کہ طبقۂ شبکیہ نے سدوں سے غذا کے نہ پہنچنے کے باعث ہوسکتا ہے؛ اسکا ذکر بھی طبقۂ شبکیہ کے مرضوں میں ہوچکا ہے}. دوسری صورت کی مثال اس رطوبت کا باہر او بھر آنا ہے، جیسا کہ رطوبت زجاجیہ کے تر ہوجانیکی حالت میں ہوجاتا ہے جس کا ذکر ہو چکا، یا ان عضلات کے ڈھیلے ہوجانیکی حالت میں ہوسکتا ہے، جو اس رطوبت کے علاوہ اور رباطات کی حفاظت کرتے ہیں، جس سے آنکھ مقدار میں بڑی ہونے کی بغیر باہر نکل آتی ہے (شاید ان عضلات سے عضلۂ ہدبیہ کے ریشے مراد ہوں. مترجم) اس کا علاج وہی ہے، جو مرض استرخا کا علاج ہے + باقی چار صورتوں کی مثال یہ ہے کہ {مثلاً یہ رطوبت اپنی جگہ سے دائیں یا بائیں طرف ٹل جائے} اور یہ بینائی میں کوئی ضرر نہیں پہونچاتا {یا اوپر کی طرف یا نیچے کی طرف ٹلجائے}[3] اور یہ بھی بینائی میں کوئی ضرر نہیں پیدا کرسکتا. بشرطیکہ دونوں آنکھیں ایک ہی طرف کو ٹل گئی ہوں؛ اور

---

[1] عکس دراصل شبکیہ پر چھپتا ہے، جس میں قوت بینائی ہے. مترجم +

[2] یہ امر سر غلط ہے، کیونکہ عصبۂ مجوفہ اور جلیدیہ کے درمیان خاصا فاصلہ ہوتا ہے: درمیان میں زجاجیہ کی بڑی مقدار حائل ہوتی ہے. مترجم

[3] یہ امر قابل غور ہے کہ جلیدیہ اپنی جگہ سے ٹل جائے اور بینائی میں فتور نہ آئے. مترجم +

اگر دونوں دوسری طرف کو ٹل گئی ہوں، مثلاً ایک اوپر یا نیچے اور دوسری اس کے برخلاف نیچے کو چلی گئی ہو، یا اپنی طبعی حالت پر قائم رہی ہو تو اس سے ایک چیز دو نظر آیا کرتی ہے (اسی کو بھینگا پن (حَوَل) کہتے ہیں) ایک سے دو نظر آنے کی وجہ یہ ہے کہ جو نور دونوں آنکھوں سے نکلتا ہے، مخروطی[1] شکل پر نکلتا ہے؛ اور مخروطی شکل وہ شکل ہے، جس کا زاویہ تو تنگ اور قاعدہ کشادہ اور موٹا ہوتا ہے۔ مخروطی شکل کا قاعدہ در اصل ایک دائرہ ہوتا ہے، جس کا ایک مرکز ضرور نکلتا ہے۔ پس فرضی خط رطوبت جلیدیہ سے (یعنی اس مخروط کے زاویئے سے) اس دائرہ کے مرکز تک جاتا ہے، وہ سہم (تیر) یا محور کہلاتا ہے، اور جو نور آنکھوں سے نکلتا ہے، اوسکی زیادہ تاثیر اس مخروط کے وسط میں ہوتی ہے، جس کا نام محور ہے (یعنی بینائی وسط میں تیز ہوتی ہے، کیونکہ محور یا سہم طبقہ شبکیہ کے وسط کے مقابل ہوتا ہے، جہاں طبقہ شبکیہ زیادہ حساس اور نازک ہے، اور جہاں ایک نقطہ پایا جاتا ہے، جس کے مرکز میں ایک نشیب ہوتا ہے۔ مترجم) اور یہ امر بدیہی و ظاہر ہے کہ ایک چیز کیطرف دیکھنے کیوقت دونوں آنکھوں سے دو مخروط اور دو محور نکلتے ہیں، بیرونی اشیاء کی طرف بڑھتے ہیں، جسے دیکھنے کا قصد کیا جاتا ہے۔ پس اگر دو چیزیں ہوں، ایک نزدیک اور دوسری دور، اور سہم بینائی کو نزدیک والی چیز پر ڈالیں تو دونوں سہم (محور) اس نزدیک کی شے پر پڑینگے اور مخروط کے کنارے دور کی شی پر پڑینگے۔ اور جب دونوں آنکھوں میں سے کوئی ایک آنکھ اپنی جگہ سے دائیں یا بائیں طرف کو ٹل جائیگی، تو اس سے لازمی طور پر حول (بھینگا پن) پیدا ہو جائیگا، اور جس طرف کو وہ آنکھ ٹل گئی ہے، اوس کے موافق یہ بیرونی شئے کسی ایک طرف کو ہٹی ہوئی معلوم ہوگی؛ اور جب دونوں میں سے کوئی ایک آنکھ اوپر یا نیچے اور دوسری اسکے برخلاف کو ٹل جائے، یا اپنی جگہ پر قائم رہے، تو ایک چیز دو نظر آئیں گی؛ کیونکہ اس حالت میں اس مخروط کے دونوں محور کسی خاص ایک شئ پر نہ پڑینگے، بلکہ ایک دوسرے سے بلند رہیگا۔ ایسی حالت میں انسان کو یہ خیال گزرنا ضروری ہے کہ اوپر والی آنکھ سے جو چیز دکھائی دے رہی ہے، وہ بلند ہے، اور نیچے والی آنکھ سے جو دکھائی دے رہی ہے، وہ نیچے ہے، کیونکہ نور (اور شعاعی مخروط) برابر نہیں رہتے ہیں، اِسلئے انسان کو یہ وہم ہوتا ہے کہ یہ چیز دو ہے۔ اور اگر وہ شخص بہ تکلف دونوں محوروں کو ایک جگہ ملا کر اوس شئے پر ڈال سکے تو اوسے ایک ایک ہی نظر آئیگا۔ اسی کو حَوَل (بھینگا پن) کہتے ہیں (اس کا
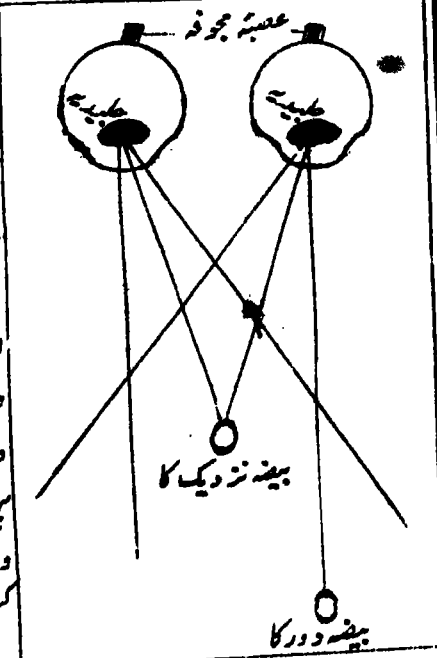
عصبۂ مجوفہ
جلیدیہ
جلیدیہ
بیضہ نزدیک کا
بیضہ دور کا

[1] شکل مخروطی: گاجر کی شکل مخروطی ہی ہوتی ہے، مثلاً یہ شکل زاویہ، سہم یا محور، قاعدہ

ذکر مع علاج اس کے بعد علیحدہ آئے گا } +

دوسری قسم وہ مرض ہے جو کیفیت میں واقع ہوتا ہے (جس سے اسکی کیفیت بدل جاتی ہے)۔ اس کی صورتیں تین ہیں: (۱) اس کے رنگ کا سرخی، زردی، سفیدی، یا سیاہی کی طرف اخلاط کے شمار کے مطابق بدل جانا، جس سے ہر ایک شے اسی رنگ پر دکھائی دینے لگتی ہے۔
(۲) رطوبت زجاجیہ کے تعلق سے اس رطوبت پر تری یا خشکی کا غالب ہو جانا، جس کا ذکر ہو چکا +
(۳) {اس رطوبت کا کھردرا ہو جانا} جس سے بینائی کمزور ہو جاتی ہے، کیونکہ اس رطوبت میں عکس اسی وقت چھپ سکتا ہے، جبکہ اسکی سطح صیقل، ہموار اور چکنی ہو، اور جب اس میں تغیر آ جائیگا اور اس کے بعض اجزاء اوپر اور بعض تلے ہو جائینگے تو اس میں عکس نہ چھپ سکیگا {اس رطوبت کے کھردرے ہونیکی وجہ عصبۂ مجوفہ کا کھردراپن ہوتا ہے، جو اس رطوبت جلیدیہ کی طرف نور بھیجتا ہے} کیونکہ یہ پٹھہ نرم اور چکنا پیدا کیا گیا ہے، تاکہ روشنیاں، شکلیں، اور تمام رنگ اس میں آسانی چھپ سکیں، اور تاکہ اس میں نور مسلسل (بلا رکاوٹ) اور سیدھے طور پر نکل سکے، اوس کے نکلنے میں کچھ تغیر اور کچھ رگڑ نہ واقع ہو۔ رطوبت جلیدیہ اس پٹھہ کے کھردرے ہونے سے یوں کھردری ہو جاتی ہے کہ یہ پٹھہ رطوبت جلیدیہ کو گھیرے ہوئے ہے، اور اوسکے نصف حصے سے لگا ہوا ہے[ا] {اور عصبۂ مجوفہ کے کھردرے ہونیکی وجہ کوئی لذاع (لگنے والی)، قابض، تیز، اور خشک خلط ہوتی ہے، جو دماغ کے بطون سے رس کر عصبۂ مجوفہ پر آتی ہے} اور پہلے پہل آنسو بہاتی ہے} کیونکہ یہ خلط لگتی، اور لذع وسوزش پیدا کرتی ہے {پھر جلیدیہ کو کھردرا کر دیتی ہے} کیونکہ اس سے وہ رطوبت کم ہو جاتی ہے، جو جلیدیہ کو نرم اور چکنا رکھتی ہے +

علامات {انسان آنکھ کے ڈھیلے میں آنکھ گھماتے وقت بہت زیادہ کھردراپن محسوس کرتا ہے[ب]} کیونکہ اس وقت جلیدیہ طبقۂ عنکبوتیہ سے رگڑ کھاتی ہے، اور گاہے عنکبوتیہ اس مادہ کی تیزی سے پھٹ بھی جاتی ہے، جس کا کوئی علاج نہیں ہے +

علاج {تنقیۂ سر کے لئے اوسط درجہ کی گرم چیزیں استعمال کریں} کیونکہ زیادہ گرم چیزوں سے مادہ کی تیزی بڑھ جاتی ہے، اور سرد چیزوں سے چشم کے اجزاء سکڑ جاتے اور روح باصرہ کثیف وغلیظ ہو جاتی ہے۔ وہ اوسط درجہ کی چیزیں مثلاً افسنتین، گل سرخ، مصطگی، اور ایلوا ہیں {معتدل غذائیں کھلائیں، اور روغن بنفشہ، عورت کا دودھ، اور سفیدی بیضہ سر کوائیں، روغن گل اور گلاب میں گدی تر کرکے آنکھ پر رکھیں} +

[ا] یہ محض غلط اور سراسر بے بنیاد امر ہے، یہ پٹھہ اگر متصل ہے تو رطوبت زجاجیہ سے متصل ہے۔ کہاں عصبہ مجوفہ اور کہاں جلیدیہ، با نقشۂ چشم کو غور سے دیکھو تو اس کلام کی کمزوری عیاں ہو جائے گی (مترجم) +

[ب] آنکھ جب گھومتی ہے تو اس کے سارے اجزاء، خصوصاً ڈھیلے کے اندر کی تمام رطوبتیں اور پردے یکساں گھوم جاتے ہیں، پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جلیدیہ طبقۂ عنکبوتیہ سے رگڑ کھائے، اور اس سے کم و بیش کھردراپن کا احساس ہو۔ +

تیسری قسم (ضَغطہ) وہ مرض ہے جو رطوبت جلیدیہ کی ہیئت اور شکل میں دوسرے آس پاس کے اعضاء کی شرکت کے باعث پیدا ہوتا ہے، جسکی طرف مصنف اِس قول سے اشارہ کر رہا ہے، کہ {انہیں امراض شرکی میں سے وہ مرض ہے جو ضغطہ (دباؤ) کے نام سے مشہور ہے، اور یہ وہ حالت ہے کہ مریض آنکھوں میں اِس قسم کا درد معلوم کرتا ہے، گو اوس کی آنکھیں حقیقت میں دبا دی گئی ہیں} +

سبب {اس کا یہ ہوتا ہے کہ حمالیق کے اندر ورم ہو جاتا ہے} حمَالِیق حِملاق کی جمع ـ حِملاق پپوٹے کی اندرونی سطح کو کہتے ہیں {یا طبقاتِ چشم کے اندر ورم ہو جاتا ہے} جس سے جلیدیہ کی جگہ تنگ ہو جاتی، اور اس طرح ہو جاتی ہے، گویا ہر طرف سے یا کسی خاص طرف سے دبا دی گئی ہے اور اوس کے اجزاء سمٹ کر باہم ملجاتے ہیں، جس سے دباؤ کا احساس ہوتا ہے {اور اوسکے ساتھ سخت درد ہوتا ہے، اور آنکھیں اِدھر اُدھر پھر نہیں سکتیں} کیونکہ جب کوئی ایسی فضاء جو کسی عضو پر محیط ہو، ورم کی وجہ سے بھر جاتی ہے، تو اس عضو کا مکان تنگ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کسی عضو کی مقدار ورم کی وجہ سے بڑھجاتی ہے، تو وہ فضاء بھی بھر جاتی ہے، جس میں وہ عضو حرکت کیا کرتا ہے {آنکھ میں چیپڑ (ریم) ہوتی اور آنسو بہتے ہیں} انکا سبب یہ ہے کہ ورم کا کچھ مادہ خارج ہو جاتا ہے +

علاج {ورموں کا علاج کریں} جو عنقریب رمد (آشوب چشم) میں آنے والا ہے +

گاہے رطوبت جلیدیہ میں تفرقِ اتصال (مثلاً پھٹ جانا) رطوبت زجاجیہ[1] کے تفرق اتصال سے پیدا ہو جاتا ہے، اور رطوبت زجاجیہ کا تفرق کسی تیز مادہ سے واقع ہوتا ہے +

چوتھی قسم وہ مرض ہے جو رطوبت جلیدیہ کی کمیت یعنی مقدار میں پیدا ہوتا ہے (جس سے اسکا مقدار بدل جاتی ہے) اسکی دو صورتیں ہیں: (۱) جلیدیہ طبعی مقدار سے زجاجیہ کے امتلاء کے باعث بڑی ہو جائے، جس سے تمام چیزیں اصلی حالت سے زیادہ چھوٹی نظر آئینگی، کیونکہ روحِ باصرہ رطوبت جلیدیہ میں پھیل جاتی اور منتشر ہو جاتی اور طبعی طور پر خارج نہیں ہو سکتی ہے (۲) رطوبت جلیدیہ طبعی مقدار سے چھوٹی ہو جائے، جس سے تمام چیزیں بڑی معلوم ہوتی ہیں کیونکہ اس حالت میں روح باصرہ جلیدیہ کی مقدار کے لحاظ سے زیادہ ہوتی ہے، اور وہ لطافت و توت سے خارج ہو سکتی ہے + لیکن جب جلیدیہ بہت ہی زیادہ چھوٹی ہو جاتی ہے، تو بینائی کمزور ہو جاتی ہے

مرض خاص {وہ مرض جو جلیدیہ کے ساتھ مخصوص ہے، وہ اسکا خشک ہو جانا ہے} جب یہ اصلی حالت سے زیادہ خشک ہو جاتی اور پھر مکدر ہو جاتی ہے + کیونکہ خشک ہونے سے جلیدیہ غلیظ ہو جاتی، اور اس کے اجزاء سکڑ جاتے ہیں، جس سے یہ صیقل اور شفاف

[1] مقام تامل و غور ہے کہ زجاجیہ جیسی سیال رطوبت میں تفرقِ اتصال کس طرح ہو سکتا ہے، جلیدیہ تو بیشک ایک جمی ہوئی اور سخت رطوبت ہے، مگر زجاجیہ تو بالکل سیال صورت میں ہے (مترجم) +

نہیں رہتی ہے {اور اسکے مکدر ہونے سے وہ روشنی عصبۂ مجوفہ تک داخل نہیں ہو سکتی، جس کے اندر چیزوں کے عکس ہوتے ہیں اور نور باصرہ بھی مکدر ہو جاتا ہے} کیونکہ اس کی جگہ یعنی رطوبت جلیدیہ بھی مکدر ہو جاتی ہے، اسلئے نور باصرہ میں مقابل چیزوں کے عکس نہیں چھپتے {جس طرح آئینہ کے مکدر ہونے کی حالت میں} (چیزوں کے عکس نہیں چھپتے) + مگر یہ مثال کچھ زیادہ اچھی نہیں ہے[1] +

سبب (۱) {اس کا سبب یا یہ ہوتا ہے کہ تمام بدن میں} روزوں، فاقوں، اور استفراغ کی کثرت کے باعث {خشکی پیدا ہو جاتی ہے} +

علاج {تمام بدن کے مزاج میں رطوبت پیدا کریں} جس کی صورت یہ ہے کہ کھانے اور پینے کی چیزیں کشادہ دلی سے دیں، مالش اور حمام کرائیں، حرکت و ریاضت، بھوک، فاقہ، اور جماع اور دوسری محلل چیزیں چھوڑا دیں +

سبب (۲) {یا اوس کا سبب صرف آنکھوں کی (نہ کہ تمام بدن کی) خشکی ہوتی ہے، جو موسم گرما اور سخت دھوپ میں سفر کرنے اور گرد و غبار لگنے سے پیدا ہو جاتی ہے} +

علاج {دماغ میں رطوبت پیدا کریں} کیونکہ رطوبت آنکھوں تک دماغ ہی سے پہونچتی ہے {اور خاص آنکھوں میں بھی رطوبت پہونچائیں، ناک میں دوائیں سٹر کوائیں، آنکھ میں نرم اور ہلکی دوائیں ڈالیں} مثلاً لعابات اور دودھ {تر چیزیں سنگھائیں} مثلاً بنفشہ اور نیلوفر {اور دوسری تدابیر کام میں لائیں} مثلاً تریڑے، طلائیں، اور روغنوں کا استعمال کریں +

طبقۂ عنکبوتیہ کے امراض

طبقۂ عنکبوتیہ تارِ عنکبوت (مکڑی کے جالے) کے مانند نہایت باریک جالہ ہے، اسی وجہ سے اس کا نام عنکبوتیہ (جالہ کے مانند) رکھا گیا ہے۔ یہ پردہ طبقۂ جلیدیہ کے اگلے نصف حصہ پر ڈھکا ہوتا ہے، اور اس کی پیدائش طبقۂ شبکیہ کے کناروں (کے ریشوں) سے ہوتی ہے جس میں طبقۂ مشیمیہ کے کچھ باریک باریک ریشے بھی جاتے ہیں + یہ پردہ رطوبت جلیدیہ اور بیضیہ کے درمیان حائل رہتا ہے، کیونکہ بیضیہ (قدیم خیال کے مطابق) در اصل رطوبت جلیدیہ کی غذاؤں کا فضلہ ہے، اور فضلات سے ہر وقت ملا رہنا بلا شک و شبہہ مُضر ہی ہوتا ہے + یہ پردہ باریک اسلئے بنایا گیا ہے تاکہ اُس روشنی کو جس کے اندر چیزوں کے عکس ہوتے ہیں، جلیدیہ تک جانے سے نہ روک سکے، یا اوس شعاعی جسم کو نہ روک سکے، جو جلیدیہ سے خارج ہوا کرتا ہے + بعض لوگ اسے طبقات چشم میں اسلئے شمار نہیں کرتے ہیں کہ یہ پردہ در اصل طبقۂ شبکیہ کا ایک جزو ہے، اور شبکیہ پردوں میں داخل نہیں ہے، لہذا یہ بھی پردہ نہ ہونا چاہئے۔ ان لوگوں کے نزدیک طبقات

[1] یہ شارح کی رائے ہے، مگر یہ مثال بالکل درست ہے، اور بعض نسخوں میں شارح کی یہ عبارت ہی نہیں ہے؛ اگر ایسا ہو تو اچھا ہے، جلیدیہ ہی کے تکدر کا نام نزول الماء (موتیا بند) رکھا جاتا ہے + مترجم

چشم پانچ ہی ہونگے +

امراض شرکی (ورم) {ان امراض میں سے جو اس پردہ میں اور دوسرے پردوں میں مشترک طور پر پیدا ہوسکتے ہیں وہ ورم ہے} (جس کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں (۱) ورم خاص اسی طبقہ عنکبوتیہ ہی میں ہو (۲) اس میں بھی ہو، اور دوسرے طبقات میں بھی ساتھ ہی ہو۔

علامات: {اس امر کی علامت کہ ورم محض طبقہ عنکبوتیہ میں ہے، دوسرے طبقات اس ورم میں شریک نہیں ہیں، یہ ہے کہ بینائی نہایت باریک و ضعیف ہو جاتی ہے} کیونکہ یہ پردہ نہایت متخلخل (پولا) اور سخت باریک ہے، جب اس میں ورم پیدا ہو جاتا ہے، تو اس کی باریکی اور تخلخل کم ہو جاتا ہے، اور یہ کثیف اور موٹا ہو جاتا، اور جلیدیہ کی طرف روشنی کو اچھی طرح جانے سے، یا شعاع کو اچھی طرح خارج ہونے سے روک دیتا ہے {اور فضلات (میل) اسی طبقہ میں جمع ہو جاتے ہیں} دوسرے طبقات میں نہیں ہوتے، اس کا علم اس طرح ہوتا ہے کہ وہ علامات نہیں ہوتے، جو ان طبقات کے ورموں میں ذکر کئے گئے ہیں {اور اس امر کی علامت کہ ورم اس طبقہ عنکبوتیہ اور دوسرے طبقاتِ چشم میں مشترک طور پر موجود ہے، یہ ہے کہ بینائی (یعنی آنکھ) دب جاتی ہے} کیونکہ ورم سے طبقات کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لئے جگہ تنگ ہو جاتی اور آنکھ دب جاتی ہے {اور مریض سامنے سے زیادہ دائیں اور بائیں طرف دیکھنے پر قادر ہوتا ہے} کیونکہ اس وقت عنکبوتیہ کی حالت ایسی ہو جاتی ہے، گویا وہ ہر چہار طرف سے دبا دی گئی ہے، جس سے وہ وسط میں پتلی کے مقابل کثیف ہو کر سیدھے طور پر نور کو خارج ہونے سے روک دیتا ہے[لے] اور نور نکلنے کی کوشش کرتا ہے، اس لئے وہ سیدھے طور پر نہیں نکلتا، بلکہ دائیں یا بائیں طرف سے خارج ہو جاتا ہے، {اور آنکھیں نیچے کھنچتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں} کیونکہ ورم کا بوجھ ہوتا ہے، اور بالطبع نیچے کی طرف اس کا میلان ہوتا ہے +

علاج: {مواد کو خارج کریں، ورم کو تحلیل کریں} جس کی صورت آشوب چشم میں آتی ہے +

مرض خاص (تشنج) {وہ مرض جو خاص اس طبقہ میں پیدا ہوتا ہے، تشنج و تقلص (اس کا تن جانا) ہے} +

علامات {مریض بینائی میں کمزوری اور اختلاج (پھڑکن) محسوس کرتا ہے} اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ طبقہ جس طرح رطوبت بیضیہ اور جلیدیہ کے درمیان حائل رہتا، اور طبقہ مشیمیہ اور شبکیہ سے جو غذا اس طبقہ تک آتی ہے، وہ جلیدیہ کی طرف رسا کرتی ہے، اسی طرح یہ پردہ رطوبت بیضیہ کی حفاظت میں (جو کہ جلیدیہ کا محافظ ہے)، امداد بھی کرتا ہے، تاکہ جلیدیہ پر تیز روشنیاں نہ پڑیں، اگر زیادہ تحلیل ہو کر اذیت پاسکے، بلکہ روشنیاں بتدریج اور باہستگی اس پر پڑیں۔ پس جب یہ پردہ اپنے مبدأ و مرکز کی طرف، یعنی آنکھ کے کناروں کی طرف کھنچتا ہے، تو اس کا وسط پتلی کے مقابل باریک

[لے] یہ سارا بیان اول سے آخر تک قابل غور ہے (مترجم) +

ہوجاتا ہے، جس سے یہ پردہ پہلے کی طرح جلیدیہ پر روشنی پڑنے سے نہیں روک سکتا، اسلئے روح رقیق و تحلیل ہوکر بینائی کمزور ہوجاتی ہے ۔۔۔ اور بینائی میں اختلاج (پھڑکن) اسلئے پیدا ہوجاتی ہے کہ شعاعی خطوط (یا شعاعی تاریں) جو آنکھ سے بیرونی چیزوں تک بڑھتے ہیں، روح کی رقت کے باعث اور اسلئے کہ جلیدیہ کی روشنی کے باعث منتشر ہوجاتی ہے، مضطرب ہوتی، اور ٹھٹھرتی اور بیرونی چیزوں تک سیدھے طور پر نہیں بڑھتی ہے، بلکہ روشنی اُسے حرکت (دیکر پھیر) دیتی ہے؛ اور اگر رطوبت بیضیہ اپنی سلامتی کے ساتھ جلیدیہ پر تیز روشنی پڑنے سے نہ روک سکتی تو روح بالکل تحلیل ہوجاتی اور بینائی قطعاً زائل ہوجاتی ٭ {اور بینائی کبھی تو کم ہوجاتی ہے} مثلاً بھوک میں، دھوپ کے وقت، اور دوپہر کو {اور کبھی زیادہ ہوجاتی ہے} مثلاً کھانے کے بعد، سایہ میں، اور صبح کے وقت {اور آنکھوں میں کانٹا چبھتا ہوا معلوم ہوتا ہے} کیونکہ یہ پردہ عنکبوتیہ (جوکہ دراصل ایک جھلی ہے) اپنے کناروں کی طرف کو اس طرح کھنچتا ہے، گویا اسکے اتصال میں تفرق آرہا ہے {یا کوئی شئی تودہ (تناؤ) پیدا کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے} اس کا سبب تو بدیہی ہے ٭ **علاج** {اگر تشنج خشکی سے ہو تو تر اور نرم کرنے والی چیزیں ناک میں سڑکوائیں} مثلاً لڑکی والی عورت کا دودھ، روغن بنفشہ، روغن کدو {اسی طرح تر اور نرم کرنیوالی چیزوں کے جوشاندوں سے بھپارہ کرائیں} مثلاً جوشاندہ بنفشہ، برگ خطمی، برگ کدو، برگ سمسم (تل) ٭ خلاصہ یہ ہے کہ مزاج میں تری پیدا کریں ٭ {اگر تشنج مادی ہو تو ایارجات سے مواد خارج کریں اور خشکی پہونچائیں} اور اس غرض سے غرغرے کرائیں، اور آنسو بہانے والے سرمے لگائیں ٭

رطوبت بیضیہ کے امراض

رطوبت بیضیہ ایک رطوبت ہے جو بیاضِ بیض (سفیدی بیضہ) سے رنگت، صفائی اور قوام میں مشابہ ہوتی ہے، اسیوجہ سے اس کا نام بیضیہ رکھا گیا ہے۔ اسے جلیدیہ کے سامنے اسلئے رکھا گیا ہے کہ تیز روشنیوں کو دفعتہً جلیدیہ پر پڑنے سے روک دے اور تیز روشنیاں جلیدیہ پر بتدریج پڑیں، تاکہ جلیدیہ زیادہ گرم ہوکر اذیت نہ پائے۔ رطوبت بیضیہ کو جلیدیہ کے سامنے رکھنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بیضیہ چونکہ جلیدیہ کو تر رکھتی ہے، اسلئے بیرونی ہوا کے اثر سے رطوبت جلیدیہ خشک بھی نہیں ہوسکتی ہے۔ نیز رطوبت بیضیہ کا یہ فائدہ بھی ہے کہ یہ جلیدیہ اور طبقہ عنبیہ کے درمیان حائل ہے، جس کے باعث جلیدیہ طبقہ مذکور کی سختی اور اس کے کھردرے پن سے اذیت نہیں پاتی ہے؛ (نیز رطوبت بیضیہ قرنیہ کو بلند اور محدب بنا دیتی ہے، اور قرنیہ کو عنبیہ سے الگ کر دیتی ہے مترجم)

ملہ یعنی بینائی میں پھڑکن تو اسوقت پیدا ہوتی ہے، جبکہ صرف پردۂ عنکبوتیہ باریک ہوجاتا ہے اور بیضیہ سالم اور درست رہتی ہے، اگر بیضیہ بھی خراب ہوجائے، اور دونوں یک سخت اپنے کام چھوڑ دیں، اور تیز تیز روشنیاں جلیدیہ پر پڑنے دیں تو انسان سراسر اندھا ہوجائے ٭ مترجم

{رطوبت بیضیہ کی تین بیماریاں ہیں: (۱) اس کا زیادہ ہو جانا، (۲) اس کا گھٹ جانا، (۳) اس کا مکدر اور غلیظ ہو جانا} اس کے زائد ہو جانے سے نقصان یہ پہونچتا ہے کہ اگر یہ بہت زیادہ ہوگئی ہو تو رطوبت جلیدیہ اور باہر کی روشنی کے درمیان حائل ہو کر آڑ بنجاتی ہے، جس سے بینائی جاتی رہتی ہے، اور جس طرح زیادہ گہرا پانی تاریک ہوتا ہے، اسی طرح اس سے بھی آنکھوں کے اندر تاریکی اور اندھیرا پیدا ہو جاتا ہے + اور اگر اتنی زیادہ نہ ہوگئی ہو تو اسکی صفائی اور شفافیت میں کم از کم کمی تو ضرور آجاتی ہے، اسلئے جلیدیہ پر تمام چیزوں کے عکس اچھی طرح چھپا نہیں کرتے، یا یہ کہ شعاعیں آنکھ سے اچھی طرح خارج نہیں ہو سکتیں +

رطوبت بیضیہ کے زیادہ ہو جانے سے قرنیہ کی تحدیب میں زیادتی ہو جاتی ہے، اسلئے اس کا تحدب اعتدال سے زیادہ ہو کر بینائی میں خرابی پیدا کرتا ہے، جس کا علاج یہ ہے کہ مقعر شیشہ آنکھوں کے سامنے لگایا جائے (مترجم) +

اور رطوبت بیضیہ کے گھٹ جانے سے یہ نقصان پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ رطوبت بہت زیادہ گھٹ گئی ہو تو بینائی زائل ہو جاتی ہے، جس کی وجہیں چند ہیں: اول یہ کہ بینائی کی روح جو دماغ سے آنکھوں کی طرف آتی ہے، وہ اس میں جمع نہیں رہتی، بلکہ ثقبہ عنبیہ یعنی پتلی کے راستے جلد خارج ہو کر پراگندہ ہو جاتی ہے[1] + دوم یہ کہ بیضیہ کی کمی کے باعث جلیدیہ خشک ہو جاتی اور وہ چیز قائم نہیں رہتی ہے، جو جلیدیہ پر تیز روشنیوں کے پڑنے سے روکا کرتی ہے + سوئم یہ کہ بیضیہ کی کمی کے باعث جلیدیہ خشک ہو جاتی ہے، کیونکہ بیضیہ کے باعث جلیدیہ تر رہا کرتی ہے۔ اور اگر رطوبت بیضیہ بہت زیادہ نہ گھٹ ہو گئی ہو تو اسوقت اس سے نقصان یہ پہونچتا ہے کہ بینائی کمزور ہو جاتی ہے، جسکے وجوہ یہی ہیں جو ابھی ذکر کئے گئے +

اس کے مکدر و غلیظ ہونے سے یہ ضرر پہونچتا ہے کہ اگر زیادہ مکدر نہ ہوگئی ہو، بلکہ مکدر کم ہو تو دور کی چیزیں دکھائی نہیں دیتی ہیں، اور نزدیک کی چیزیں بھی اچھی طرح نظر نہیں آتی ہیں + اور اگر بہت زیادہ مکدر ہو گئی ہو، اور تکدر بھی ساری رطوبت میں ہو تو بینائی بالکل جاتی رہتی ہے + اور اگر تکدر ساری رطوبت میں نہ ہو بلکہ اس کے بعض حصوں میں ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں، (۱) اگر اس کے بیچ کے اجزاء میں ثقبہ عنبیہ یعنی پتلی کے پاس اور اسی کے برابر ہو تو بھی بینائی جاتی رہتی ہے، اور اس کی حالت مرض نزول الماء یعنی موتیابند جیسی ہو جائے گی، بلکہ بعض لوگوں نے تو اسی کو نزول الماء کہا ہے + (۲) اگر تکدر پتلی سے کم اور چھوٹا ہو، اور اس کے چاروں طرف یعنی ارد گرد دکھلا ہوا ہو، تو ہر جسم میں ایک گڑھا نظر آئیگا (۳) اگر یہ تکدر بیچ میں نہ ہو، بلکہ وسط کے چاروں طرف (ارد گرد) ہو تو دفعۃً بہت سی چیزوں کا دیکھنا ناممکن ہو جائے گا، بلکہ ہر ایک شئے کو الگ الگ دیکھنے کی ضرورت پڑیگی، کیونکہ اس قسم کے تکدر سے پتلی تنگ ہو جاتی ہے، اس لئے

---

[1] یہ دعویٰ قابل غور ہے (مترجم) +

شعاعی مخروط جو آنکھوں سے خارج ہوا کرتا ہے، چھوٹا خارج ہوگا، یا یہ عکس کے چھپنے کا راستہ تنگ ہو جائیگا، اس لئے بہت سی چیزوں کا عکس یکبارگی نہ جا سکے گا + (۴) اگر یہ تکدر ایک جگہ نہ ہو، بلکہ متفرق طور پر ہو تو جیسی شکلیں ان مکدر اجزا کی ہوں گی، ویسی طرح شکلیں باہر معلوم ہوں گی، مثلاً مچھر، بال، مکھی وغیرہ جیسی شکلیں، جس طرح نزول الماء والوں کو نظر آیا کرتی ہیں +

فرق صرف اسقدر ہے کہ نزول الماء میں مختلف رنگتیں ہوتی ہیں، اور یہ ہمیشہ سفید رہتی ہیں، اور دوسرا فرق یہ ہے کہ جو شکلیں بیضیہ کی خرابی سے نظر آتی ہیں، وہ مدت دراز تک رہتی ہیں، مگر بینائی میں کوئی بڑی آفت نہیں پیدا ہوتی، بلکہ ایک جیسی حالت پر قائم رہتی ہے، اور نزول الماء میں بینائی بتدریج تاریک اور مکدر ہوتی چلی جاتی ہے، حتی کہ نزول الماء پیدا ہو جاتا ہے +

(۱) رطوبت بیضیہ کی زیادتی

{اس کی علامت یہ ہے کہ مریض جب اپنا سر جھکاتا ہے تو اپنے سامنے ایسا معلوم کرتا ہے کہ گویا ٹھہرا ہوا پانی موجود ہے، اور ایسا نظر آنیکی وجہ یہ ہے کہ رطوبت بیضیہ ایک سیال یعنی بہتی ہوئی اور حرکت کرنے والی رطوبت ہے، پس انسان جب اپنا سر زمین کی طرف جھکاتا ہے تو یہ رطوبت بہ کر نیچے چلی جاتی ہے، اور طبقہ عنبیہ پر جا کر ٹھہر جاتی ہے، اسلئے اس رطوبت بیضیہ اور طبقہ عنکبوتیہ کے درمیان کسیقدر خلاء یا وسعت پیدا ہو جاتی ہے، اسلئے روح باصرہ جب جلیدیہ سے نکلتی ہے، تو اس خلاء وفضاء کی وجہ سے، جو پردہ عنکبوتیہ اور اس رطوبت کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے، یہ رطوبت ٹھہرے ہوئے پانی کی طرح نظر آنے لگتی ہے} برخلاف اس کے اگر یہ رطوبت پردۂ عنکبوتیہ سے متصل ہوتی اور درمیان میں فضاء یعنی وسعت پیدا نہ ہو جاتی، تو اس وقت اس کا دیکھنا ناممکن ہوتا (کیونکہ یہ مان لیا گیا ہے کہ جب تک روح باصرہ اور اس شئے کے درمیان، جسے وہ دیکھنا چاہتی ہے، کسی قدر فاصلہ نہ ہو، اوس وقت تک اوسکا دکھائی دینا محال ہے.) +

مگر یہ خیال کہ رطوبت بیضیہ کی کثرت ہونیکی حالت میں انسان جب سر جھکائے گا، تو بیضیہ اور عنکبوتیہ کے درمیان خلاء پیدا ہو جائے گی، قابل غور ہے، اس لئے کہ طبقۂ صلبیہ و قرنیہ سے جو فضاء بنتی ہے، وہ معمولی حالت میں بھی رطوبتوں سے پُر رہتی ہے، چہ جائیکہ رطوبت بیضیہ کی کثرت ہو، اور کثرت ہونیکے بعد وہاں خلاء پیدا ہو (مترجم) +

{اور وہ رطوبت ایسی معلوم ہوتی ہے، گویا زمین پر نزدیک ہی پانی ٹھہرا ہوا ہے، اور بینائی ہر وقت ایک حال پر قائم نہیں رہتی ہے} بلکہ کھانا کھانے اور سونے کے بعد بینائی کی کمزوری بڑھ جاتی ہے، اور بھوک میں اور دوپہر کے قریب کسی قدر بینائی تیز ہو جاتی ہے {اور دور کی چیزیں بہ نسبت قریب کے زیادہ دکھائی دیتی ہیں} کیونکہ روح باصرہ رطوبت بیضیہ کی کثرت کے باعث غلیظ اور کثیف ہو جاتی ہے، اور اوس کی صفائی میں کمی آجاتی ہے، اس لئے جب وہ دور تک حرکت کر کے جاتی ہے تو اوس کی غلظت رقت سے بدل جاتی، اور اوس کا قوام

درست ہو جاتا ہے، اس لئے چیزیں اچھی طرح نظر آنے لگتی ہیں +
یہ ثابت اور محقق ہے کہ آنکھوں سے شعاعیں خارج نہیں ہوتی ہیں، بلکہ بیرونی اشیاء کے اشباح وعکس اندر جاتے ہیں، اور رطوبت جلیدیہ سے گزر کر طبقۂ شبکیہ پر چھپتے ہیں، اور یہ کہ دور کی چیزوں کے دیکھنے کے لئے رطوبت جلیدیہ کے تحدب میں کمی آجاتی ہے اور نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے وقت اس کا تحدب زیادہ ہو جاتا ہے (مترجم) +

علاج {بدن سے مواد خارج کرنے کی غرض سے سادہ جوشاندہ پلائیں} سادہ جوشاندہ سے مراد وہ جوشاندہ ہے، جسپر کوئی دوا، چھڑکی نہ گئی ہو، جسے سرداروج کہتے ہیں + سادہ جوشاندہ پلانے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سرداروج کی ضرورت ہی نہیں ہے {حب ایارج کھلائیں کانجی کو شہد وغیرہ کے ساتھ جوش دیکر غرغرے کرائیں} تدابیر میں لطافت پیدا کریں (مثلاً غذائیں ہلکی دیں) +

(۲) رطوبت بیضیہ کا گھٹ جانا

{اس کی علامت یہ ہے کہ انسان جب سر جھکاتا ہے تو اُسے اپنی آنکھوں کے سامنے کنواں یا گڑھا دکھائی دیتا ہے، اس طرح دکھائی دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ رطوبت جب کم ہو جاتی ہے تو اسکے اور پردۂ عنکبوتیہ کے درمیان ایک وسعت پیدا ہو جاتی ہے، تو جب انسان سر جھکاتا ہے تو اُسے خلاء جیسی کوئی شے نظر آتی ہے، جسے وہ کنواں یا گڑھا سمجھتا ہے} +

اعتراض: مصنف کی اِس دلیل میں چند اعتراضات ہیں +

پہلا اعتراض یہ ہے کہ مصنف کی اِس دلیل سے یہ لازم آتا ہے کہ اِس رطوبت کے بڑھ جانے کی صورت میں پانی کسی کنوئیں یا گڑھے کے اندر نظر آئے (حالانکہ مصنف نے اسکے علامات میں یہ نہیں بتایا ہے اور نہ ایسا ہوا کرتا ہے) +

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ فعل بصر خواہ عکس کے چھپنے سے مانا جائے، یا آنکھوں سے شعاع کا خارج ہونا تسلیم کیا جائے، بہرحال مخروطی[1] شکل پر ہوتا ہے، جس کا زاویہ راس یا سر جلیدیہ کے پاس ہوتا ہے، اور اس کا قاعدہ یا چوڑا حصہ بیرونی اشیاء کی سطحوں سے ملا ہوتا ہے + جو سطحیں دکھائی دیتی ہیں، وہ حقیقت میں اس مخروط کا وتر ہوتی ہیں، پھر یہ سطحیں مخروط کے زاویہ سے جس قدر قریب ہوتی ہیں، اسی قدر اس مخروط کی ساقیں یعنی ضلع چھوٹے ہوتے ہیں، اور اس کا زاویہ بڑا ہوتا ہے، اور جس قدر یہ سطحیں دور ہوتی ہیں، اُسی قدر ساقیں یعنی
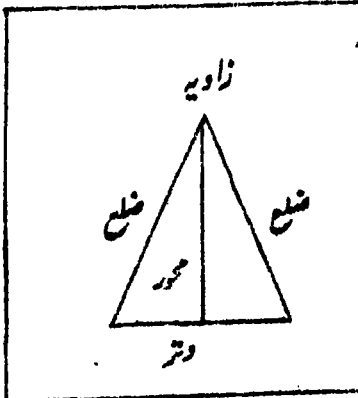
[1] مخروطی شکل: گاجر کی شکل جیسی ہوتی ہے (مترجم)

ضلع لمبے ہوتے ہیں، اور زاویہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اب غور کرو کہ یہ کس قدر واضح امر ہے کہ یہ خلاء یا فضاء جو رطوبت کے کم ہونے سے پیدا ہو گی، وہ جلیدیہ سے کس قدر قریب اور پاس ہوگی (اور مخروط کا وجود کس طرح ہو سکے گا) اسلئے یہ فضا ہرگز دکھائی نہ دے گی، اور اگر نظر بھی آئیگی تو ایسی خلاء کی طرح کہ جس کا کوئی قطر اور حد نہ ہو، نہ کنوئیں اور گڑھے کی شکل میں (جنکے حدود معین ہوتے ہیں)۔

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ اس فضاء کا دیکھنا سر گھمانے پر کیوں موقوف ہے۔

صحیح یہ ہے کہ جب رطوبت بیضیہ گھٹ جاتی ہے، تو خشکی کیوجہ سے وہ کسی ایک مقام پر یا متفرق طور پر چند مقامات سے سمٹ جاتی، اور اکٹھی ہو جاتی ہے، اسلئے وہ صاف اور شفاف نہیں رہتی، اور انسان کو ہر شے میں ایک گڑھا یا چند گڑھے نظر آتے ہیں۔ گاہے یہ رطوبت خشکی سے نہ صرف ایک مقام یا متفرق مقامات سے سمٹتی ہے، بلکہ اسکے سارے اجزاء اکٹھے ہو جاتے ہیں، اس صورت میں بینائی یک لخت زائل ہو جاتی ہے۔
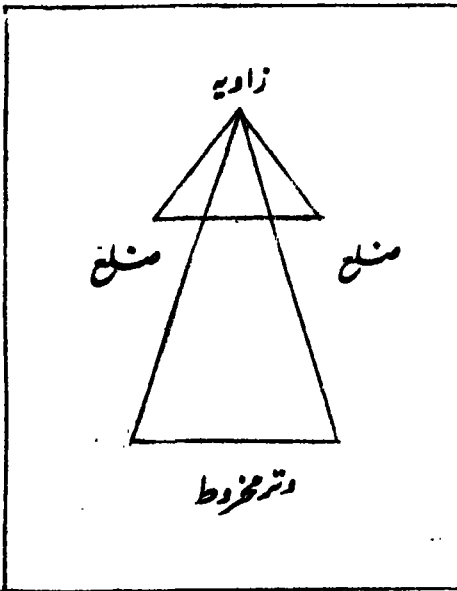
زاویہ
ضلع ضلع
وتر مخروط

علاج {بدن میں فربہی پیدا کرنے کی کوشش کریں} اور اس غرض سے اچھی اچھی غذائیں کھلائیں، ریاضت اور زیادہ ورزش نہ کرنے دیں، حمام مرطب ہمیشہ کرائیں، اور دوسرے مفید تدابیر کام میں لائیں۔ {عورت کا دودھ اور سفیدی بیضہ ناک میں سڑکوائیں، بنفشہ اور نیلوفر سنگھائیں، روغن گل سے سر کو غرق کریں (جس کی تدبیر درد سر کے بیان میں گزر چکی ہے)۔ خلاصہ یہ ہے کہ دماغ کے مزاج میں رطوبت پیدا کریں}۔

رطوبت بیضیہ کا مکدر اور غلیظ ہو جانا {یہ دراصل نزول الماء (موتیابند) کی علامتوں میں سے ہے} یعنی موتیابند کے واقع ہونیکی خبر دیتا ہے جیسا کہ صاحب تذکرہ نے جالینوس سے نقل کیا ہے، مگر اس میں اعتراض ہے (شاید اعتراض کی وجہ یہ ہو کہ رطوبت بیضیہ کی کدورت سے موتیابند کو کیا تعلق ہے) {اور نزول الماء کا بیان آگے آتا ہے}

طبقہ عنبیہ کے امراض

طبقہ عنبیہ کی تشریح: عنبیہ ایک دبیز پردہ ہے، جسکا بیرونی حصہ سخت ہے،

کیونکہ یہ طبقہ قرنیہ جیسے سخت پردہ سے (اپنے کناروں کے قریب) ملا رہتا ہے، اور اندرونی حصہ اسفنج جیسے گوشت کی طرح نرم ہے، جس میں جنٹیں اور کھردراپن پایا جاتا ہے۔ ان جنٹوں کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ عمل قدح کے وقت، جو نزول الماء میں کیا جاتا ہے، اس کا پانی ان جنٹوں کے ساتھ متعلق ہو جائے، اور پتلی کی طرف دوبارہ نہ لوٹے[1]۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آنکھ کی طرف جو فضلات و مواد وغیرہ جاتے ہیں، یہ جنٹیں انہیں پتلی تک جانے سے روک دیتی ہیں۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ بیضیہ کو روکے تھامے رکھتی ہیں، تاکہ وہ پھیل نہ جائے۔

اس طبقہ کی (اگلی سطح کی) طبعی رنگت ارسطو کے نزدیک سیاہ یا سُرمئی ہے، کیونکہ ایسا رنگ بینائی کو اکٹھا کرتا اور قوی کرتا ہے، اور روشنیوں کو درست اور معتدل بناتا ہے۔ اور جالینوس کے نزدیک اس کا طبعی رنگ نیلا یا آسمانی ہے، کیونکہ سیاہ رنگ روح کو مکروہ طور پر کثیف و غلیظ کرتا اور نہایت شدت کے ساتھ اسے اکٹھا کرتا ہے، اور نیلے رنگ میں چونکہ کسی قدر سفیدی ہوتی ہے، اس لئے وہ روح کو پھیلاتا، اور اس کے مادہ میں زیادتی کرتا ہے، جس سے بینائی میں قوت آتی ہے۔ شیخ کا قول اس مقام میں عجیب ہے، اس نے ان دونوں صحیح اور غلط باتوں کو ملا دیا ہے (جس سے کسی مذہب کے صحیح ہونے کا پتہ نہیں چلتا) وہ کہتا ہے کہ "جالینوس نے جو نیلے رنگ کی زیادہ تعریف کی ہے، اور سیاہ رنگ کی برائی کی ہے اسکی وجہ محض یہ ہے کہ اسکی آنکھیں بہت نیلی تھیں، اور ارسطو کی آنکھیں سیاہ اور کم نیلی تھیں"۔

اس طبقہ کے وسط میں رطوبت جلیدیہ کے مقابل ایک سوراخ ہوتا ہے، جس کی راہ روشنی نفوذ کرتی ہے۔ چونکہ یہ سوراخ انگور کے اُس سوراخ سے مشابہ ہوتا ہے، جو اس کے تنکے کو الگ کرنے کے وقت پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے اس سوراخ کا نام **ثقبۂ عنبیہ** (انگور کا سا سوراخ) رکھا جاتا ہے۔

طبقہ عنبیہ کی اگلی سطح کی رنگت مختلف اقوام اور ممالک میں مختلف ہوتی ہے۔ مگر اس کی پچھلی سطح کی رنگت سیاہ ہوتی ہے۔ عنبیہ کی ساخت میں کچھ ایسے متحرک ریشے ہیں کہ انکے سکڑنے اور پھیلنے سے مختلف اوقات میں ثقبۂ عنبیہ یعنی پتلی چھوٹی اور بڑی ہو جاتی ہے، تیز روشنی میں دیکھنے اور نزدیک کی چیزوں کے دیکھنے کے وقت پتلی چھوٹی ہو جاتی ہے، اور دور کی چیزوں کے دیکھنے اور تاریکی میں دیکھنے کے وقت پتلی پھیل کر بڑی ہو جاتی ہے (مترجم)۔

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ بعض لوگ شبکیہ اور عنکبوتیہ کو طبقات چشم میں شمار نہیں کرتے ہیں، اور یہ بھی میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ ملتحمہ کو بھی یہ لوگ طبقہ نہیں شمار کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ اس

---

[1] یہ فائدہ بالکل لغو اور اصول تشریح سے بہت ہی دور ہے۔ کیونکہ موتیا بند کی حقیقت یہ ہے کہ رطوبت جلیدیہ، جو ایک سخت رطوبت ہے، مکدر ہو جاتی ہے (مترجم)۔

طبقہ عنبیہ کو بھی ان کے ساتھ طبقہ نہیں سمجھتے، اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ طبقہ مشیمیہ سے پیدا ہوتا ہے، اس لئے یہ دونوں ملکر ایک طبقہ ہونگے۔ اس لحاظ سے ان کے نزدیک طبقات چشم محض تین رہ جاتے ہیں +

یہ بالکل صحیح ہے کہ عنبیہ دراصل مشیمیہ سے پیدا ہوا ہے، اسلئے دونوں کے ملنے سے ایک طبقہ بنے گا۔ اسی طرح یہ بھی ایک حد تک درست ہے کہ عنکبوتیہ اور ملتحمہ طبقہ نہیں ہیں، مگر شبکیہ کو اگر طبقہ شمار نہ کیا جائے، تو طبقات چشم تین بھی نہیں ہوسکتے، کیونکہ صلبیہ اور قرنیہ ملکر ایک طبقہ بناتے ہیں (مترجم) +

{اس طبقہ میں مخصوص طور پر پانچ امراض پیدا ہوتے ہیں} +

(۱) زخم {زخم جو اس طبقہ عنبیہ میں پیدا ہوجاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ سیاہی کے مقابل پھنسی نمودار ہوتی ہے} سیاہی کے مقابل پھنسی اس لئے نمودار ہوتی ہے کہ یہ طبقہ سیاہی سے آگے بڑھتا ہی نہیں ہے۔ یہی فرق اس کی پھنسی اور طبقہ ملتحمہ کی پھنسی میں ہے۔ {یہ پھنسی رنگت میں سرخ ہوتی ہے} برخلاف اس کے قرنیہ کی پھنسی سفیدی مائل ہوتی ہے، کیونکہ پردہ عنبیہ کا رنگ (خواہ سیاہ ہو یا نیلا) اس کے نیچے چھپ جاتا ہے {اس میں سرخ سرخ رگیں بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں} کیونکہ اس طبقہ میں رگیں بکثرت ہیں، اس لئے کہ یہ طبقہ دراصل طبقہ مشیمیہ کا ایک حصہ ہے، اور جب یہ رگیں گرم مواد سے پُر ہوجاتی ہیں تو پھول جاتی ہیں، اور سرخ سرخ بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں {گاہے یہ پھنسی پردہ قرنیہ کو چیر دیتی ہے} جس سے پردہ عنبیہ قرنیہ سے باہر نکل آتا ہے، مگر یہ اُس وقت ہوتا ہے؛ جبکہ دانہ بڑا ہوکر قرنیہ میں سخت کھچاوٹ پیدا کرے {اور گاہے نہیں بھی چیرتی ہے، بلکہ جو کچھ مواد اس میں پیدا ہوتے ہیں، وہ تحلیل ہوجاتے ہیں}

علاج {زخم کا علاج آگے آتا ہے} اور گاہے یہ پردہ عنبیہ پھٹ جاتا ہے جس سے رطوبت بیضیہ اس پردہ سے باہر آجاتی ہے، اور اس سے تین باتیں پیدا ہوجاتی ہیں: (۱) نور یعنی روح باصرہ آنکھوں میں نہیں ٹھہرتی، بلکہ جلدی سے منتشر و پراگندہ ہوجاتی ہے؛ (۲) روح باصرہ متفرق پراگندہ ہوجاتی ہے، کیونکہ تیز روشنیوں کو روکنے والی کوئی شئے باقی نہیں رہتی ہے؛ (۳) جلیدیہ خشک ہوجاتی ہے، کیونکہ اس کی تر رکھنے والی شئی جاتی رہتی ہے، جیسا کہ ہم بیضیہ کی کمی میں ذکر کرچکے ہیں +

(۲) اس طبقہ کا ایسی رطوبت سے پُر ہوجانا جو اس کے جوہر میں داخل ہوکر اسکی دبازت کو فربہی کے طور پر بڑھا دے (ورم کی صورت واقع نہ ہو) {جس سے یہ پردہ اسقدر تن جاتا ہے کہ آنکھ کی پتلی پھیلنے لگتی ہے} اور گاہے پھیل بھی جاتی ہے، جیسا کہ شیخ نے صاف کہا ہے {اور آنکھوں کی مقدار زیادہ ہونے کے باعث وہ ایسی ہوجاتی ہیں، کہ گویا ان میں ورم پیدا ہوگیا ہے، جس سے بینائی کمزور ہوجاتی ہے} پتلی کے کشادہ ہونے کے وقت بینائی کا کمزور ہوجانا تو ظاہر ہے؛ لیکن اگر پتلی

کشادہ نہوئی ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ روح باصرہ اس رطوبت کی وجہ سے، جو اس طبقہ میں بھر جاتی ہے، اور اس طبقہ کے مزاج کے خراب ہونے کی وجہ سے غلیظ اور مکدر ہو جاتی ہے، اور اس کا مزاج بدل جاتا ہے۔ {اور جب انسان مریض کی آنکھوں کی طرف دیکھتا ہے تو اس کی ایک آنکھ دوسری سے بڑی معلوم ہوتی ہے} لیکن ایسا اسوقت ہوتا ہے، جبکہ ایک ہی آنکھ میں رطوبتوں کی کثرت ہو، یا جبکہ ایک آنکھ میں بمقابلہ دوسری آنکھ کے رطوبت زیادہ ہو {اور مریض دونوں آنکھوں میں تمدد اور تناؤ سا محسوس کرتا ہے} جس کی وجہ مواد کی کثرت اور امتلاء ہے +

اس مرض میں اور ورم میں فرق درد اور سُرخی سے ہو سکتا ہے {یہ مرض موتیا بند یعنی نزول الماء جداگانہ ہے} کیونکہ فی الحقیقت اس میں پتلی نہیں پھیلتی ہے، اور اگر اسکا پھیلنا مان بھی لیا جائے تو پھیلاؤ فقط پتلی ہی میں کسی قدر ہوتا ہے، بینائی کے بیٹھنے میں بالکل نہیں ہوتا، اور نزول الماء اسی وقت ہوتا ہے جبکہ بینائی کا پٹھہ پھیل گیا ہو +

علاج {بدن سے مواد خارج کریں، مسہل کی گولیاں اور ایارج کھلائیں} غرغرے وغیرہ کرائیں {پرہیز ہمیشہ رکھیں} علی الخصوص غلیظ اور تر غذاؤں سے مثلاً گائے کے گوشت اور فربہ بھیڑ کے گوشت سے، تاکہ بدن میں مواد کی کثرت نہ ہو {ایسی چیزیں سُرمہ کے طور پر لگائیں، جو آنکھوں کی رطوبتوں کو چوس لیں، اور ان میں جو مواد ہوں انہیں تحلیل کر دیں} مثلاً بادیان کا پانی، شہد، ہینگ، سیاہ مرچ، سکبینج، اشق +

(۳) اس طبقہ کا اپنی جگہ سے ٹل جانا {اس کا سبب ورم ہوتا ہے، جو خاص اس طبقہ میں، یا اس کے آس پاس کے طبقات میں پیدا ہو کر تمدد اور تناؤ پیدا کرتا ہے، اس لئے ورم سے دباؤ پیدا ہو کر یہ طبقہ اپنی جگہ سے ٹلجاتا ہے} +

علامات {اس کی علامات یہ ہیں کہ درد ہوتا ہے، آنسو جاری ہو جاتے ہیں} آنسو جاری ہونیکی وجہ اول درد ہے، دویم قوت ماسکہ کا ضعف ہے (جو آنسو کو روکے رکھتی ہے)، سویم فضول اور مواد کی کثرت (جو آنسو بنکر نکلتے ہیں) {ان باتوں کے ساتھ مریض کو بوجھ کا احساس ہوتا ہے؛ چیزیں سیدھے طور پر نظر نہیں آتی ہیں} کیونکہ ثقبہ عنبیہ یعنی پتلی اپنی جگہ سے ٹلجاتی ہے {بینائی خراب ہو جاتی ہے} کیونکہ قوت باصرہ ضعیف ہو جاتی، اور بینائی کا راستہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے {گا ہے آنسو بہتے ہیں} کیونکہ آنسوؤں کے روکنے والی قوت درد کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے ___

اعتراض: مصنف کا یہ قول پہلے قول کے مخالف ہے (کیونکہ اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ آنسو گاہے بہتے ہیں، اور پہلے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ آنسو کا بہنا اس مرض میں علامت کے طور پر ہمیشہ

[1] نزول الماء میں عنبیہ مجوفہ نہیں پھیلتا ہے (مترجم) +

[2] یہ دونوں آخری چیزیں گوند کی قسم سے ہیں۔ اور اسی نام سے ملتی ہیں (مترجم) +

پایا جاتا ہے) [دونوں پپوٹے بند نہیں ہوتے] کیونکہ ورم کے باعث آنکھ کا ڈھیلا بڑا ہو جاتا
اور ابھر آتا ہے [طبقہ قرنیہ دیکھنے سے اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اوس کے دو حصے ہو گئے ہیں
ایک حصہ تو اپنی حالت پر صاف ہے، اور دوسرا مکدر اور میلا ہو گیا ہے] صاف حصہ تو وہ ہے
جس کے نیچے سے طبقہ عنبیہ نہیں ہٹا ہے، اور میلا وہ حصہ ہے جس کے نیچے سے وہ ہٹ گیا ہے
مثلاً جب طبقہ عنبیہ دائیں طرف کو ہٹ جاتا ہے، تو میلاپن قرنیہ کے بائیں نصف حصہ میں ظاہر
ہوتا ہے اور اسی طرح اس کے برعکس +

علاج [: مادہ ورم کے موافق مسہل دوائیں پلائیں، اگر مناسب سمجھیں تو فصد کریں،
پھر سرمہ کے طور پر ایسی چیزیں لگائیں جو آنکھوں کی رطوبت کو چوسیں اور ان سے آنسو بہائیں،
اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ آنکھ کا بقیہ مادہ خارج ہو جائیگا [آنکھو پر گدیاں باندھیں جس پر ایک
سیسہ آنکھ کی شکل کے موافق بنا کر رکھدیں] تاکہ آنکھ کو اندر کی طرف ڈھکیلے، آنکھ کی طبعی شکل کی
نگہداشت کرے، اسکو زیادہ ٹیڑھا ہونے سے روکدے، اور اپنی جگہ سے زیادہ ٹلنے نہ دے ہاں یہ
کہ اوسے آنکھ کی شکل پر کیوں ہونا چاہئے؟ اسلئے کہ اگر وہ گول ہو، یا اوس کی سطح ہموار ہو تو اپنی
سختی سے آنکھوں میں رگڑ پیدا کر کے تکلیف پہونچائیگا [اوس سیسہ کے وسط میں ایک سوراخ کر دیں]
تاکہ مریض اس سوراخ سے دیکھ سکے۔ چنانچہ جب مریض اس سوراخ سے بہ تکلف سیدھا دیکھنے
کی کوشش کریگا، تو آنکھ اپنی اصلی حالت پر لوٹ آئے گی، نیز اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ مختلف جانب
آنکھیں نہ دیکھ سکیں گی، اور حرکت نہ کر سکیں گی، اور زیادہ حرکت سے چونکہ مواد کھنچ آتے ہیں،
اس لئے ورم زیادہ ہو جاتا ہے + گاہے قرنیہ کے اوبھر جانے سے بھی طبقہ عنبیہ اپنی جگہ سے
ٹلجاتا ہے، جس کا ذکر مرض سورسج میں آئیگا +

(۴) [انتشار، یعنی ثقبہ عنبیہ کا پھیل جانا (۵) ضیق یعنی پتلی کا تنگ ہو جانا] ان
دونوں امراض کا ذکر الگ آتا ہے +

امراض طبقہ قرنیہ

طبقہ قرنیہ: ایک سخت اور شفاف پردہ ہے، جس کی حالت اوس چھلے ہوئے سینگ
کی سی ہوتی ہے جو چھیل چھیل کر اور تراش تراش کر بالکل باریک کر لی گئی ہو، اسی وجہ سے اس کا
نام قرنیہ رکھا گیا ہے (قرن: سینگ) + اس کی پیدائش طبقہ صلبیہ کے کناروں سے ہوتی
ہے۔ قرنیہ سے ان طبقات و رطوبات کی حفاظت ہوتی ہے، جو اس کے نیچے رکھے ہوئے ہیں،
اسی وجہ سے سخت اور سینگ کی طرح چار پرتوں سے مرکب بنا دیا گیا ہے، تاکہ اگر کسی ایک
پرت میں کوئی آفت پہونچے تو دوسرے پرت سالم اور محفوظ رہیں + چنانچہ بعض لوگوں کا
قول ہے کہ اس کا نام قرنیہ رکھنے کی وجہ بھی یہی ہے + اس کے تمام اجزاء میں سے زیادہ سخت

حصہ وہ ہے جو سیاہی کے سامنے واقع ہے، کیونکہ یہ مقام ایسا ہے کہ اگر اس پر چوٹ لگے تو اس سے پیچھے کوئی ایسی شے نہیں ہے، جس پر اس کا سہارا ہو۔ اس کو صاف شفاف اسلئے بنایا گیا ہے کہ اس میں شعاعیں نفوذ کر سکیں ۔ جلیدیہ کے سامنے اس کی مثال ایسی ہے، جیسے قندیل (یا فانوس) کے شیشے کی مثال جلتے ہوئے چراغ کے لئے، کہ قندیل کا شیشہ چراغ کو بیرونی آفتوں سے مثلاً ہوا وغیرہ سے محفوظ بھی رکھتا ہے، اور اوسکی روشنی کو خارج ہونے سے روکتا بھی نہیں ہے (یا اس کی اچھی مثال گھڑی کا شیشہ ہے)۔ بعض لوگ طبقۂ عنبیہ اور دوسرے مذکورہ طبقات کے ساتھ اسے بھی طبقاتِ چشم میں شمار نہیں کرتے اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ اس کی پیدائش طبقۂ صلبیہ سے ہوتی ہے، اس لئے ان دونوں طبقات کو ایک شمار کرنا چاہئے، (اور یہ بالکل درست اور صحیح ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ اگلے حصہ کو شفاف ہونے کی وجہ سے قرنیہ کہتے ہیں، اور پچھلے حصہ کو صلبیہ) ۔ اس بنا پر طبقاتِ چشم بجائے سات کے صرف دو ہی رہجاتے ہیں ۔

(۱) خشونت قرنیہ

اس طبقہ کی مخصوص بیماری، خشونت ہے، جس میں یہ طبقہ کھردرا ہوجاتا ہے؛ کھردرا ہونے کا سبب یا (۱) خشکی ہوتی ہے { جس سے یہ پھٹ جاتا، اور اس کی سطح کہیں سے بلند اور کہیں سے پست ہو کر مختلف ہوجاتی ہے، کیونکہ وہ رطوبت جو اس کے خلاء اور مسامات کو بھرتی، اور اسے چکنا رکھتی ہے، وہ خشکی سے معدوم ہوجاتی ہے؛ اس لئے اس طبقہ سے چھلکے سے اوترتے ہیں، اور اس کی چمک اور شفافیت جاتی رہتی ہے، جس سے یہ روشنیوں اور عکس کو قبول کیا کرتا تھا } (۲) اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس پر کوئی تیز یا شور خلط گرتی ہے؛ جو اسے چھیل دیتی ہے { جس طرح یہ صورت بری قسم کی خارشوں میں اسی قسم کے مواد سے ہوا کرتی ہے ۔ { اور یا (۳) اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس طبقہ کا اصلی مزاج تیز دواؤں کے باعث بدل جاتا ہے } ۔

علامات { مریض جب آنکھیں کھولتا اور بند کرتا ہے تو کھردراپن اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے بالائی پپوٹے کسی خشک اور چبھتی ہوئی شے پر گزر رہے ہیں، جس سے گاہے آنسو بہ جاتے ہیں، علاوہ ازیں خشکی اور کھردراپن آنکھوں سے نظر بھی آتا ہے } **علاج** { اس مرض کے تمام اقسام میں مزاج میں رطوبت اور تری پیدا کریں } تاکہ خشکی اور کھردراپن زائل ہوجائے، اور سوزش و تیزی میں سکون آجائے { اور اگر خشکی پیدا کرنیوالا کوئی مادہ ہو تو بنفشہ، مغز املتاس، اور ترنجبین کے ذریعہ مواد کا استفراغ کریں، اور آنکھوں میں سرمہ کے طور پر سیسہ کا میل اس طرح لگائیں کہ روغن بنفشہ کے ہمراہ سیسہ کو ہاتھ پر گھسیں } (اور کچھ دیر تک گھسنے کے بعد آنکھوں میں پھیر دیں) یہ دوا اپنی خاصیت سے طبقۂ قرنیہ کے گڑھوں اور پستیوں کو بھر دیتی ہے { اور اسی طرح لعاب بہدانہ ہمراہ کتیرا اور روغن بنفشہ یا کبوتر کے بچوں کا خون لگا سکتے ہیں { کبوتر کے بچے کے بازو کے کسی پر کو اوکھیڑیں، اوس سے جو کچھ خون نکلے اُسے آنکھوں میں ٹپکائیں، یا اوس کے بازو کے نیچے کی رگوں میں سے کسی رگ میں فصد کر کے خون کو آنکھوں میں ٹپکائیں ۔

(۲) نتوء قرنیہ (ابھر آنا) {اس طبقہ کا دوسرا مرض نتوء ہے، جس میں طبقہ قرنیہ ملتحمہ سے اس قدر بلند ہو جاتا ہے کہ آنکھوں سے صاف معلوم ہوتا ہے}

جس طرح مرض وَسُرْدِقْنِیْخ میں طبقہ ملتحمہ قرنیہ سے اوپر ہو جاتا ہے، جسکی وجہ یہ ہے کہ اسکے نیچے غلظ ریاحی داخل ہو کر باہر کی طرف ابھر آتی ہے} +

علاج {غلیظ اور لیسدار سوادسے، جن سے ریاح پیدا ہوا کرتے ہیں، بدن کو پاک کریں، محلل سرمے آنکھوں میں لگائیں} مثلاً ذرور اصفر اور شیاف احمر {اور گرم جوشاندوں کا بھپارہ لیں} اور ان سے منہ دھلائیں +

{گاہے قرنیہ کے چاروں پرت پھٹ جاتے ہیں، جس سے طبقہ عنبیہ بالکل باہر نکل آتا ہے اس کا نام موسرج رکھا جاتا ہے} جس کا بیان آگے آئیگا + اور گاہے قرنیہ کے بعض بیرونی پرت پھٹ جاتے ہیں، جس سے خود قرنیہ باہر نکل آتا ہے + —— **فرق**: جس صورت میں خود قرنیہ ابھر آتا ہے، اس میں اور قرنیہ کے دانوں میں، فرق یہ ہے کہ ابھرنے کی صورت میں یہ اسقدر سخت ہوتا ہے کہ سلائی سے نہیں دبتا، اور اگر دانہ ہو تو آنسو بہتے ہیں، ٹیس ہوتی ہے، اور سلائی سے دب جاتا ہے، اور اس کا رنگ سفیدی مائل سُرخ ہوتا ہے + اور گاہے طبقہ قرنیہ میں قروح (زخم) اور بیاض (سفیدی) پیدا ہو جاتے ہیں، جن کا ذکر آگے آتا ہے +

سرطان قرنیہ {گاہے اس میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے، سرطان ایک قسم کا سخت ورم ہے جو اس طبقہ میں اس سودا سے پیدا ہوتا ہے، جو صفراء کے جلنے سے بنتا ہے}

علامات {درد سخت ہوتا ہے} کیونکہ اس کا مادہ تیز اور ردی ہے، جو سخت تمدد پیدا کرتا ہے، اور اس لئے کہ آنکھ ایک نرم اور نازک عضو ہے، جس کی حس تیز ہوتی ہے، اور اس میں رگیں بکثرت ہوتی ہیں، اور دماغ سے بھی قریب ہے {آنکھ کی رگیں پھولی ہوتی ہیں} کیونکہ اس ورم کا کچھ مادہ تو رگوں کے اندر اور کچھ رگوں کے باہر ہوتا ہے (بہرحال رگوں میں [illegible]ور رہتا ہے) {سُرخی ہوتی ہے، جس کا میلان سیاہی اور نیلے پن کی طرف ہوتا ہے} سرخی کی وجہ تو یہ ہے کہ آنکھوں کی طرف درد کی وجہ سے خون کھنچ آتا ہے، اور سیاہی کی وجہ یہ ہے کہ مادہ جلکر سیاہ ہو جاتا ہے {سخت چبھن ہوتی ہے} کیونکہ آنکھ ان اعضاء میں سے ہے، جو جھلیوں سے مرکب ہوتی ہیں، اور جب ورم اور تمدد جھلی کے اعضاء میں ہوتا ہے، تو وہ عضو چوڑائی میں کھنچتا ہے، اور اس کا درد پھیل جاتا ہے، اس لئے چبھن محسوس ہوتی ہے {اور یہ چبھن کنپٹیوں تک پہونچتی ہے} کیونکہ اس طبقہ کی پیدائش دماغ کی سخت جھلی سے ہے، جو دماغ کو گھیرے رہتی ہے +

ملاحظہ ابوقوہ شارح اسے صحیح کہہ رہا ہے، حالانکہ شہور قرنیہ (قرنیہ کے دانے) کے علامات میں مصنف نے صاف لکھا ہے کہ بعض صورتوں میں اسکا رنگ سیاہ، بعض میں سفید اور بعض میں خاکی ہوتا ہے، صحیح کہ بجائے بیان گرسیاہ کہا جائے تو کسیقدر بات جاتی ہے مگر اس دماغی جھلی کا تعلق کنپٹی سے نامعلوم ہے (مترجم) +

{علی الخصوص سخت حرکت اور ریاضت کے وقت یہ چبھن زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ حرکت سے
حرارت بڑھ جاتی ہے، سوادجوش میں آجاتے ہیں، اوران کی مقدار پھیل جاتی ہے، جس سے اسکی
تیزی اور گرمی اور مقدار بڑھ جاتی ہے (اور چبھن زیادہ ہوجاتی ہے) {اس کے ساتھ درد پیدا
ہوجاتا ہے} کیونکہ طبقہ قرنیہ کا تعلق اور اس کی شرکت دماغ کی موٹی اور سخت جھلی سے ہے + درد
کی شدت سے {بھوک مرجاتی ہے} جیساکہ ذکر آچکا ہے کہ درد تو ایسی بری شئے ہے کہ طبیعت کے
(بڑے بڑے) خاص کاموں کو روک دیتی ہے، حتیٰ کہ تنفس کے اعضاء کو تنفس سے بھی روک دیتی ہے
جو تازیست لابدی اور ضروری ہے. جب یہ حال ہے تو بھوک ماردینا کونسی بڑی بات ہے +

یہ مرض لاعلاج ہے، چنانچہ علی ابن عیسٰی اس کے نہ اچھے ہونے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس
مرض سے زیادہ قوی کوئی دوا ہی موجود نہیں ہے، حالانکہ مرضوں کے علاج میں ضروری ہے
کہ دوا کی قوت مرض کی قوت سے زیادہ رہے، لیکن باوجود اس کے بہرحال علاج کرنا چاہئے
تاکہ درد میں سکون اور مرض ٹھہرا رہے +

علاج {فصد کیجئے قوت کی برداشت کے مطابق خون نکالیں} ماء الجبن اور سکنجبین افتیمون کے
ذریعہ {ہلکے دست لائیں، اگر مادہ میں تیزی اور درد میں شدت ہو تو سرمہ کے طور پر شیاف ابیض
سفیدی بیضہ کے ہمراہ لگائیں} اور تیز دواؤں سے قطعاً پرہیز کریں، ورنہ ان سے ناقابل برداشت درد
پیدا ہوجائیگا {برگ خطمی، برگ خبازی، مکو کوٹ کر روغن بنفشہ کیساتھ آنکھ پر ضماد کے طور پر لگائیں}

بثور قرنیہ (قرنیہ کے دانے اور پھنسیاں) گاہے اس کے چاروں پرتوں میں مادہ جمع ہو کر
دانے پیدا کردیتا ہے، اور اس کی علامت رنگ، درد، اور دوسرے عوارض کے
لحاظ سے مختلف ہوتی ہے، جس میں چند امور کو دخل ہے: (۱) مادہ کی کیفیت کی خرابی کے لحاظ سے {
مثلاً یہ کہ مادہ گرم اور تیز ہو، یا نمکین اور شور ہو، یا مادہ سادہ ہو، اس میں تیزی وغیرہ نہ ہو} (۲) مادہ کے
قوام کی خرابی کے لحاظ سے} مثلاً یہ کہ وہ رقیق ہے، یا غلیظ {(۳) مادہ کی کمی اور بیشی کے لحاظ سے}
چنانچہ مادہ جب سادہ اور مقدار میں تھوڑا ہوتا ہے، تو درد کم ہوتا ہے، اور جب مادہ مقدار میں زیادہ
قوام میں رقیق، اور کیفیت میں تیز ہوتا ہے تو درد سخت ہوتا ہے، اور تکلیف بڑی ہوتی ہے، کیونکہ
مادہ کی کثرت تمدد پیدا کرتی اور مادہ کی تیزی سوزش بڑھاتی ہے {(۴) مادہ کے مقام کے لحاظ سے
(بھی اسکی حالتیں مختلف ہوتی ہیں)، چنانچہ اگر مادہ اس بیرونی سطح کے نیچے یعنی پہلے پرت کے نیچے
ہو تو دانہ سیاہ اور صاف نظر آتا ہے، کیونکہ اس دانہ کا مادہ اور اسکی رطوبت، جس سے یہ پیدا ہوتا ہے
چونکہ صاف ہوتی ہے اس لئے عنبیہ کو دیکھنے سے روک نہیں سکتی ہے} اور عنبیہ کی اصلی سیاہی نظر آتی
ہے + اور چونکہ یہ پہلا پرت جس کے اندر دانہ کا مادہ ہے، رقیق ہوتا ہے، اسلئے بینائی اس پرت کے نیچے
مادہ تک پہونچنے سے نہیں رکتی، اور یہ مادہ صاف نظر آتا ہے {اور اگر مادہ زیادہ اندر پہنچ کر دوسرے
یا تیسرے پرت کے نیچے ہو تو پردہ عنبیہ دکھائی نہیں دیتا، بلکہ یہ مادہ اس کے دیکھنے سے روک

دیتا ہے، کیونکہ اس صورت میں مادہ بیرونی شعاعوں سے دور ہوتا ہے} جس طرح صاف پانی اگر کسی ایسے مقام میں ہو، جہاں آفتاب کی شعاعیں نہ پڑ سکتی ہوں (تو وہ پانی اپنے بعد کی چیزوں کو دیکھنے سے روک دیتا ہے) اس لئے وہ دانہ جو تیسرے پرت کے نیچے ہو، سفید، اور جو دوسرے پرت کے نیچے ہو، وہ سفیدی اور سیاہی کے درمیان دکھائی دیتا ہے +

کتاب تذکرہ کے مؤلف نے اس کی دوسری وجہ بتائی ہے — "پہلے پرت کا دانہ سیاہ اسلئے نظر آتا ہے کہ وہ اندرونی نور سے، جو آنکھوں سے نکلتا ہے، بعید ہوتا ہے (اسلئے سیاہ نظر آتا ہے)، اور تیسرے پرت کا دانہ اس وجہ سے سفید دکھائی دیتا ہے کہ نکلنے والی روشنی سے قریب ہوتا ہے)، اور دوسرے پرت کا دانہ چونکہ بیچ میں واقع ہے، اس لئے یہ سفیدی وسیاہی کے درمیان نظر آتا ہے" +

وہ دانہ جو قرنیہ کے بیرونی پرت میں اور پتلی سے الگ پیدا ہو، زیادہ بُرا نہیں ہے، کیونکہ یہ پرت مواد اور رطوبت کی کثرت سے تنگ، یا مادہ کی تیزی سے گل کر اگر پھٹ جائے تو چونکہ یہ پرت دوسرے پرتوں سے سخت بنایا گیا ہے، تاکہ بیرونی صدمات اور آفات کو برداشت کر سکے، اسلئے پھٹتے وقت یہ زیادہ نہیں پھٹتا ہے۔ نیز چونکہ پتلی سے ہٹا ہوا ہوتا ہے، تو بھر نیکے بعد زخم کا اثر بینائی کو نہیں روک سکتا۔ اور وہ دانہ جو تیسرے پرت کے پیچھے اور پتلی کے مقابل ہوتا ہے، وہ نہایت بُرا ہے کیونکہ یہ پرت جب پھٹتا ہے، تو چونکہ یہ زیادہ نرم بنایا گیا ہے، تاکہ اسکی نرمی پردہ عنبیہ کی بیرونی سطح کی نرمی سے مشابہ ہو، اسلئے پھٹتے وقت یہ بہت زیادہ پھٹ جاتا ہے۔ پردہ عنبیہ کی بیرونی سطح اگرچہ کسی قدر سخت ہے، مگر وہ آنکھ کی بیرونی سطح کے (اور طبقہ قرنیہ کے بیرونی پرت کے) مقابلہ میں نہایت نرم ہے + نیز اندرونی پرت کے دانہ میں یہ بھی خوف ہے کہ باقی پرت بھی (مادہ کی تیزی سے) پھٹ جائیں، اور اس سے پردہ عنبیہ ابھر کر باہر نکل آئے۔ نیز جب یہ دانہ بھرتا ہے تو زخم کے بھراؤ کا اثر پتلی کے سامنے ہو کر بینائی کو روک دیتا ہے +

علاج {ورموں اور زخموں کا سا علاج کریں} فصد اور مسہل کے ذریعہ بدن کے مواد میں کمی پیدا کریں، اور نیچے کی طرف جذب کر کے لے آئیں، اوائل میں رادع یعنی مادہ کو پھیرنے والی دوائیں استعمال کریں، اور انتہا میں شیاف ابیض، جس میں کندر بھی پڑا ہو، اور انحطاط میں (جبکہ دانے اچھے ہو چلے ہوں) شیاف احمر لین لگائیں +

مِدّہ کامنہ {پوشیدہ پیپ} طبقہ قرنیہ کے امراض میں سے وہ مرض بھی ہے، جس میں اس پردہ کے نیچے پیپ پوشیدہ رہتی ہے} اور اس کی پیدائش اُس زخم سے ہوتی ہے، جو اس کے نیچے پیدا ہو کر نہ پھوٹے، جس سے پیپ نہ بہ سکے، یا اس کی پیدائش سخت آشوب چشم سے ہوتی ہے، جس کے مواد تحلیل ہونے کی بجائے پیپ بنکر اسی مقام پہ ٹھہر جائے، یا اسکی پیدائش اس مادہ سے ہوتی ہے، جسے طبیعت اس طرف دفع کرے، اور مادہ

یہاں ٹھہر جائے، جیسا کہ گاہے سر کے سخت درد میں ہوتا ہے {اسکی شکل مرض ناخونہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ اس مرض کی بعض قسم میں پیپ قرنیہ کی تھوڑی جگہ میں ہوتی ہے، اور بعض قسم میں پیپ زیادہ جگہ گھیر لیتی ہے} حتیٰ کہ گاہے آنکھ کی پوری سیاہی کو ڈھانک لیتی ہے {دوسری قسم زیادہ بری ہے} +

علاج {ایسی دوائیں لگائیں جو آسانی مواد کو پکا کر تحلیل کر دیں، مثلاً ذرور اصفر} (ذُرُورْ: چھڑکنے کی دوا + اَصْفَر: زرد) + —

نسخہ ذرور اصفر: انزروت ایک درہم (درہم = ۳۰ ماشہ) ایلوہ، زعفران، رسوت ہر ایک، ماشہ، مرکی ۳۰ ماشہ: سب کو اچھی طرح پیسکر اور ریشم کے کپڑے سے چھان کر تیار کریں، {اور عورت کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں} یا لعاب میتھی اور لعاب السی کے ہمراہ لگائیں اور میتھی اور ناخونہ کے نیم گرم جوشاندہ سے گھنٹہ گھنٹہ کے بعد سینک کریں {مار قشیشا (سونا مکھی) اور چاندی کا میل (اقلیمیائے فضہ) کا ذرور پیپ کو خشک کر کے تحلیل کر دیتا ہے} لیکن اگر ان تدابیر سے تحلیل نہ ہو تو جراحی کے ذریعہ علاج کیا جائے، نشتر سے سیاہی چشم کے دائرہ میں چیرا دیں، مگر زیادہ گہرا نہ دیں، پھر اس میں آلہ قدحت (جو کہ موتیابند میں استعمال کیا جاتا ہے) اندر داخل کر کے پیپ نکال لیں، پھر آنکھ کے زخموں کا علاج کریں، حتیٰ کہ بھر جائے +

امراض طبقہ ملتحمہ

طبقہ مُلتَحِمَہ: غضروف یعنی کری کے مانند ایک سخت شفاف اور دبیز پردہ ہے، جو آنکھ کے حرکت دینے والے عضلات سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ یہ پردہ سفید اور چربیدار گوشت سے پُر ہوتا ہے، تاکہ آنکھوں اور پپوٹوں کو نرم رکھے، اور یہ کثرت حرکت اور بیرونی ہوا سے خشک نہ ہو جائیں +

طبقہ ملتحمہ نہ غضروف کی طرح سخت ہے، نہ یہ شفاف ہے، بلکہ یہ دونوں صفتیں ایک حد تک طبقہ قرنیہ کی ہو سکتی ہیں۔ طبقہ ملتحمہ کا ایک حصہ پپوٹے کی اندرونی سطح پر ہوتا ہے، اور دوسرا حصہ آنکھ پر، یہ آنکھ کے لئے ایسی ہی جھلی ہے، جیسے منہ کے لئے منہ کی جھلی (مترجم) +

بقراط کے نزدیک اس کی پیدائش اُس سخت جھلی سے ہوتی ہے جو کھوپڑی کے اوپر سر کی جلد کے نیچے واقع ہے۔ رازی کہتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ اس طبقہ کا ورم شدت کے وقت آنکھ کے آس پاس تک اور گاہے رخساروں تک پہونچ جاتا ہے + مگر ارجیجانس اور روفس کے نزدیک اس کی پیدائش دماغ کی اندرونی سخت جھلی سے ہوتی ہے، جس کی دلیل میں وہ یہ پیش کرتے ہیں کہ سخت آشوب چشم کی صورت میں (جو در اصل اس طبقہ کے ورم کا نام ہے) ذہن میں تغیر آجاتا ہے (یعنی ہوش و حواس مختل و پریشان ہو جاتے ہیں)، اگر اس کی پیدائش دماغ کی بیرونی

جھلی سے چھوتی تو ہوش وحواس اس صورت میں مختل نہ ہوتے"۔ بعض لوگ اس کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ہوش وحواس میں تغیر بیرونی جھلی کے درد کے باعث ہوتا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دماغ سے قریب ہے، جس طرح ہوش وحواس اس صورت میں متغیر ہوجاتے ہیں، جبکہ درد سر چوٹ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے + یہ پردہ طبقہ قرنیہ کے اردگرد ملتحم ہوجاتا یعنی ملجاتا، مگر قرنیہ کو پوشیدہ نہیں کرتا ہے، جس طرح یہ دوسرے طبقات کو پوشیدہ کرلیتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام ملتحمہ (ملنے والا) رکھا گیا ہے +

مگر قرنیہ کی اگلی سطح پر ملتحمہ کا ایک نہایت باریک حصہ آجاتا ہے، جو سبل کی حالت میں رگوں سے بھر جاتا ہے (مترجم) +

بعض لوگ شبکیہ اور عنکبوتیہ کے ساتھ اسے بھی طبقات چشم میں شمار نہیں کرتے ہیں[1]، کیونکہ یہ پردہ آنکھوں کے لئے باہر سے گویا بندش اور رباط ہے، اور جس طبقہ کے ساتھ یہ ملتا ہے اسے دوسرے طبقات کی طرح نہیں ڈھانکتا، اسلئے طبقات چشم اِنکے نزدیک چار ہی ہونگے {اس طبقہ کے وہ امراض جو انہیں اور دوسرے طبقات میں مشترک طور پر پیدا ہوتے ہیں، بکثرت ہیں، مگر اس کی مخصوص بیماریاں چار ہیں:

(۱) **ورم** جو اس طبقہ میں کھلے طور پر دکھلائی دیتا ہے، اور حقیقت میں آشوب چشم (رمد حقیقی) یہی ہے} اسلئے کہ مجازاً رمد آنکھ کی اُس سُرخی کو بھی کہدیا کرتے ہیں، جو بغیر ورم کے گردوغبار، دھوئیں، اور دھوپ وغیرہ کی گرمی سے پیدا ہوجاتی ہے {(۲) **وقہ** (جس کا ذکر آگے آتا ہے) کیونکہ یہ مرض محض اسی طبقہ میں ہوتا ہے (۳) **سبل** (یعنی جالا)} ان سب امراض کا بیان علٰحدہ آتا ہے +

(۴) رگوں کا نمودار ہوجانا

{ملتحمہ کی سُرخی اور ورم کے بغیر اس میں پھولی ہوئی سُرخ رگوں کا ظاہر ہونا، ساتھ اس کے درد کا ہونا} درد کی وجہ مادہ کی تیزی، اور رگوں کا تیز ہو کر پھول جانا ہے {اور اشک بہنا} کیونکہ رگیں پھول جاتی ہیں، اور کانٹوں اور کنکریوں کے مانند آنکھ بند کرنے میں چبھتی ہیں {اس مرض کا سبب خون کا جوش اور اس کا غلیظ ہوجانا ہے} کیونکہ حرارت خون کے رقیق اور لطیف اجزاء کو تحلیل کردیتی ہے، جس سے اس کا تحلیل ہونا دشوار ہوجاتا ہے { تیز خون کا تیز ہونا} پس خون پھیلکر بڑھ جاتا اور اس سے رگیں پھول جاتی ہیں، علی العموم یہ عارضہ گرم آشوب چشم کے بعد ہوتا ہے، جبکہ علاج میں سُرعت نہایت درجہ پہونچائی جائے، اور خون غلیظ وکثیف ہوجائے، اور مسامات بند ہوجائیں + یہ بیماری دراصل سبل کی ایک قسم ہے جیسا کہ آگے آتا ہے +

علاج {فصد کریں اور دست لائیں، شیاف ابیض آنکھ میں لگائیں} تاکہ تیزی اور جوش کم ہوجائے، اس کے بعد ایسی چیزیں استعمال کریں، جو غلیظ مادہ کو لطیف کریں، اور مادہ کو خارج کریں، مثلاً احمرلین، روشنائی، اور زنذروردی +

[1] انکو طبقات چشم میں شمار نہ کرنا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ یہ کرۂ چشم کے بیرونی اجزاء میں سے ہے (مترجم) +

تکدّر {گاہے ملتحمہ میں بیرونی اسباب سے} مثلاً گرد و غبار، دھوپ، اور سخت روشنی کی طرف گہری نظر کرنے سے {گرمی پیدا ہو جاتی ہے} اور تین چار دن کے {بعد انہیں اسباب کے دور ہونے سے دور ہو جاتی ہے} اس لئے سوائے ازالۂ سبب کے اور کچھ نہ کریں۔ یہ بیماری رَمد مجازی (غیر اصلی آشوب چشم) کی ایک قسم ہے، اور اسی کو تکدُّر بھی کہتے ہیں +

علامات {مذکورہ بالا اسباب یا ساتھ ہوتے ہیں، یا پیشتر گذر چکے ہوتے ہیں، اشک بہتے ہیں} کیونکہ آنکھوں میں سوزش ہوتی ہے، اور آنکھوں میں آنیوالی رطوبتیں رقیق ہو کر بہتی ہیں۔ {اور آنکھوں میں کسی قدر سرخی ہوتی ہے} کیونکہ درد سے حرارت پیدا ہو کر خون کو جذب کرتی ہے {کسیقدر سوزش ہوتی ہے} جس کا باعث خون کی تیزی اور جوش ہے +

علاج {ملتحمہ کی چوتھی بیماری کا جو علاج ہے، وہی علاج یہاں بھی کریں} یعنی فصد کریں تاکہ خون آنکھوں سے دوسری طرف چلا جائے، ہلیلہ، آلو بخارا، املتاس، ترنجبین سے دست لائیں جسکی غرض بھی وہی ہے، اور شیاف ابیض لگائیں {بشرطیکہ سبب کے دور ہونے کے بعد بھی یہ قایم رہے} +

رَمد (آشوب چشم)

رَمَدَ الرَّجُلُ عربی مقولہ اُس وقت بولا جاتا ہے، جب کسی شخص کی آنکھ میں جوش پیدا ہو جاتا ہے، اسلئے رمد کا نام اپنی صفت لازمی پر رکھا گیا ہے (کیونکہ رمد میں بھی جوش آجاتا ہے) {رَمد طبقہ ملتحمہ کے ورم کا نام ہے} خواہ گرم ہو، یا سرد، جیسا کہ شیخ اور راوس کے پیروؤں کی رائے ہے، مگر پُرانے حکماء ملتحمہ کے صرف گرم ورم کو رمد اور ملتحمہ کے دوسرے ورموں کو تکدُّر کہتے تھے، گاہے صرف آنکھوں کے دردوں کو بھی رَمَد کہدیا کرتے ہیں +

رمد دموی {یہ ورم گاہے خون سے پیدا ہوتا ہے}

علامات {آنکھیں سخت سُرخ ہوتی ہیں، ورم اور سوجن بہت زیادہ ہوتی ہے، تمدد سخت ہوتا ہے، میل یا کیچ ہوتی ہے} کیونکہ خون ایک تر اور رقیق مادہ ہے، اس لئے اس سے میل بننا آسان ہے {رگیں اُبھری ہوئی اور کنپٹی میں ٹیسیں ہوتی ہیں} کیونکہ کنپٹی ملتحمہ سے اور کنپٹی کی شریانیں آنکھ سے متصل ہیں، اسی وجہ سے کنپٹی کی شریانیں نزول الماء (موتیابند) میں کاٹ دیجاتی ہیں، اسلئے جب ملتحمہ میں ورم گرم پیدا ہو جاتا ہے تو کنپٹی میں درد، شریان کا مزاج گرم، اور خون تیز ہو جاتا ہے، اور شریانیں اِسقدر تڑپنے لگتی ہیں کہ کنپٹیوں میں ٹیسیں لگتی ہیں {نیز غلبۂ خون کی دوسری علامتیں ہوتی ہیں} +

علاج: جس طرف مرض ہو، یا جس طرف درد سخت ہو، اوسی جانب {قیفال کی فصد کریں} تاکہ صحت جلد ہو، اگر فصد ناممکن ہو، مثلاً اگر مریض بچہ ہو تو {سنگھیاں کھچوائیں} ہلیلہ، آلو بخارا، املی،

شاہترہ کے جوشاندہ سے {دست لائیں} تاکہ مادہ کم ہو جائے اور دوسری طرف پھر جائے،
{شیاف ابیض آنکھوں میں ڈالیں} کیونکہ یہ سرد ہے، اور بغیر سخت قبض، کھردراپن، اور سوزش
کے خشکی بھی پیدا کرتا ہے {جسے سفیدی بیضہ میں گھول لیں} کیونکہ سفیدی تیز رطوبتوں کو دھو کر
صاف کر دیتی ہے، اور گرم مواد سے جو کھردراپن پیدا ہوتا ہے، اسے دور کر دیتی، اور نہ خود
چپکتی اور نہ مسامات بند کرتی ہے، اس وجہ سے درد بڑھنے کا کوئی خوف نہیں رہتا ہے، نیز اسکا
لیس دوا کو آنکھوں میں زیادہ دیر تک ٹھہراتا ہے + رازی کہتا ہے کہ اگر سفیدی نہ ملتی تو
ہم اس کی جگہ پانی کا استعمال کرتے {یا اس کے مانند کسی دوسری شئے میں} مثلاً لعاب بہیتی،
کیونکہ یہ باوجود چکنا کرنے اور درد کے ساکن کرنیکے معتدل طور پر محلل بھی ہے، اور مثلاً دودھ
کیونکہ اس میں ان باتوں کے ساتھ جلاء کی قوت بھی ہے {مگر پانی میں نہ گھولیں، کیونکہ یہ ابتداء
میں نقصان دہ ہے} کیونکہ پانی اپنی لطافت کے باعث بہت جلد نفوذ کرکے عصب کو ضرر پہنچاتا
مادہ کو کچا کرتا، آنکھوں کے پردوں کو کثیف بناتا، مادوں کو بند کرتا، اور اپنی قوت قابضہ کیوجہ سے
پردوں کو کھردرا کر دیتا ہے، نیز پانی کی رقت کیوجہ سے دوا آنکھوں میں زیادہ دیر تک ٹھہر
بھی نہیں سکتی، اسلئے باربار دوا ڈالنی پڑتی ہے، جس سے سخت درد پیدا ہو سکتا ہے + بدن اور سر سے
مادہ خارج کرنے سے پہلے ہرگز شیاف ابیض اور لیسدار دوائیں استعمال نہ کرنی چاہئیں، کیونکہ یہ تحلیل
نہیں ہونے دیتے، اور نہ ان کی قوت اس حد تک پہونچتی ہے کہ آنکھوں میں مادہ کو گرنے سے
روک دیں، اسلئے طبقات میں سخت تناؤ پیدا ہوکر شدید درد ہو جاتا ہے، اور گاہے سخت تناؤ
سے طبقات میں ابھار یا پھٹن ہو جاتا ہے (جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے) + اخراج مادہ کے بعد
{صندل، رسوت، اقاقیا، مامیثا ہمراہ آب کشنیز سبز لیپ کریں} تاکہ آنکھیں قوی ہوں، اور مواد
ان سے لوٹ جائیں {ایسی غذائیں دیں جو منعوش (کھٹ مٹھی) ہوں} تاکہ خون کی حدت کم ہو
{اور جو کسیقدر شیریں مائل ہوں} مثلاً انار، زرشک، اور املی، شکر سے شیریں کرکے {کیونکہ
ترشی انکے لئے مضر ہے} کیونکہ ترشی خشکی لاتی، اور آنکھوں کی شفافیت اور چکناپن کو دور
کر دیتی ہے، جس سے آنکھیں روشنی کو قبول کر سکتی ہیں، نیز اسلئے بھی کہ پردۂ ملتحمہ عصبی ہے،
اور تمام ترشیاں عصب کے لئے مضر ترین اشیاء میں سے ہیں، کیونکہ عصب میں اس سے
تیزی اور تکلیف لاحق ہوتی ہے +

رمد صفراوی

{گاہے رمد صفراوی ہوتا ہے} +

علامات {ورم، انتفاخ یعنی سوجن، تمدد یعنی تناؤ، سرخی، میل (کیچ)
اور آنسو کم ہوتے ہیں} کیونکہ صفراء لطیف اور رقیق ہے، اس میں رطوبت کم ہوتی ہے + یہ معلوم
ہونا چاہئے کہ آنسو بحالت آشوب سرد ہوتے ہیں، کیونکہ یہ پختہ نہیں ہوتے، اور بحالت صحت
گرم کیونکہ یہ پکے ہوئے ہوتے ہیں + {مگر درد، چبھن، اور سوزش سخت ہوتی ہے} کیونکہ

صفراء تیز اور سخت گرم خلط ہے ۔

علاج {جو شاندۂ ہلیلہ سے مسہل دیں، سو عصاروں سے لیپ کریں} مثلاً عصارۂ کاسنی، عصارۂ خرفہ، عصارۂ برگ مکو، عصارۂ کشنیز تر {آنکھوں میں لعابات ٹپکائیں} مثلاً لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول {دودھ اور سفیدی بیضہ ڈالیں ۔ اگر درد اور چبھن سخت ہو تو شیاف کافوری اور شیاف افیونی استعمال کریں} تاکہ حس کی ذکاوت مرجائے، اسلئے کہ جو مرض درد کے ساتھ ہوتا ہے، اوس میں اولاً تسکین درد ضروری ہے، کیونکہ (۱) درد سے چونکہ قوتیں تحلیل ہوجاتی ہیں، اسلئے مرض کے دفعیہ سے قوت کمزور ہوجاتی ہے ؛ (۲) چونکہ درد سے عضو ضعیف ہوجاتا ہے، اسلئے اس مرض کی استعداد شدید ہوتی ہے، (۳) چونکہ طبیعت درد کی طرف ہوتی ہے اس لئے اس کی توجہ دفع سے ہٹ جاتی ہے، (۴) چونکہ درد گرمی پیدا کرکے اپنے مقام کی طرف مواد کو جذب کرتا ہے، اسلئے مرض شدید ہوجاتا ہے ۔ مگر یہ ضروری ہے کہ مذکورہ بالا دوائیں ہمیشہ استعمال نہ کریں، کیونکہ اس کے نقصانات شدید ہیں ۔ چنانچہ **جالینوس**، حیلۃ البرء میں کہتا ہے " میں ایک گروہ کو جانتا ہوں، جنہیں طبیبوں نے خوب مخدر دوائیں استعمال کرائیں، اور اونکی بصارت اوسکے بعد اصلی حالت پر نہ آسکی، بلکہ اسوقت سے اونکی بینائی تاریک ہوگئی، اور تھوڑے ہی دنوں میں نزول الماء (موتیابند) ہوگیا، اور بعض لوگوں کی نگاہ کمزور ہوگئی، اور بعض کی آنکھیں خشک ہوگئیں " ۔

رمد بلغمی {گاہے آشوب چشم بلغم سے ہوتا ہے} ۔

علامات {آنکھیں خوب پھولی ہوتی ہیں} کیونکہ مادۂ بلغم کثیر اور غلیظ ہوتا ہے {سرخی کم اور کیچ زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ بلغم میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، نیز جلد نضج کے قابل ہے ۔ {اشک جاری ہوتے، نیند میں آنکھیں چپک جاتی ہیں} کیونکہ کیچ لیسدار ہوتی ہے {بوجھ ہوتا ہے} ۔

علاج {نضج کے بعد ایارج اور گولیوں سے دماغ کو صاف کریں، آنکھوں میں مغسول میتھی کا لعاب ٹپکائیں} یعنی میتھی پر پانی ڈالکر آدھے دن تک چھوڑدیں، پھر چھان کر دوسرا پانی ڈالیں، پھر اگر میتھی ۳۔ ماشہ ہے، تو (اس کا بیس گنا) تقریباً پانچ تولہ پانی ڈال کر جوش دیں، جب آدھا رہ جائے تو چھان لیں {علیٰ ہذا لعاب السی ڈالیں، اور ذرور ابیض چھڑکیں} جس کا نسخہ یہ ہے ؛

نسخۂ ذرور ابیض : انزروت لیکر گدھی یا لڑکی والی عورت کے دودھ میں ملاکر جھاؤ کی لکڑی پر رکھیں، یا ہلکی آنچ کے تنور میں دن بھر رہنے دیں، اور جلنے سے بچائیں۔ پھر یہ ایک حصہ اور نشاستہ چوتھائی حصہ لیکر خوب کھرل کریں۔ کبھی زیادتی قذی (آنکھوں کی کھٹک) اور پلکوں کے چپکنے کے لئے ایک حصہ مصری بھی شامل کیجاتی ہے بعض لوگ انزروت کو دودھ میں پیسکر دھوپ میں (گرد و غبار سے محفوظ) سکھاتے ہیں، اور اسی طرح تین مرتبہ

کرنے کے بعد مرکب کرتے ہیں {ذرور مذکور دو تین روز کے بعد استعمال کریں} باعتبار انتہاء مرض کے کیونکہ یہ ذرور سخت محلل ہے، اور ورم میں زمانۂ انتہار کے بعد ہی محلل کا استعمال جائز ہے {پیشانی اور پلکوں پہ صبر طلا کریں} جالینوس کہتا ہے کہ صبر آنکھوں کے ورموں کے لئے اسوجہ سے مفید ہے کہ آنے والے مادوں کو روکتا اور موجودہ مادہ کو تحلیل کر دیتا ہے {نیز سوت اور مُر طلا کریں} کیونکہ یہ آنکھوں کے مادوں کو بلا سوزش کے تحلیل کرتے، آنکھوں کے پھولے اور تاریکی کو صاف کرتے ہیں {علٰے ہذا اقاقیا اور زعفران لگائیں} کیونکہ یہ آنکھوں کی طرف رطوبتوں کے بہنے کو اپنی قوت قابضہ سے روکتا اور آنکھوں کے جالے کو صاف کرتا ہے +

رمد سوداوی

{گاہے آشوب چشم سوداوی ہوتا ہے} اس کو کحال[1] رمد یابس یا آشوب چشم خشک کہتے ہیں +

علامات {بوجہ سیاہی، خشکی، اور درازی مرض ہوتی ہے} کیونکہ سودا ایک غلیظ خلط ہے، اسلئے دیر میں نضج پاتا ہے + {آنکھوں میں چبھن ہوتی ہے} کیونکہ مادہ سودا اپنی تیزی اور ترشی سے تکلیف دیتا ہے + {آنکھیں چیپڑ کم ہیں} کیونکہ سودا سے کیچ کم بنتی ہے، اور جو بنتی بھی ہے وہ لیس سے خالی ہوتی ہے + {ملتحمہ گاہے اور پپوٹے ہمیشہ سُرخ ہوتے ہیں} کیونکہ پپوٹوں کا جوہر ایک نرم گوشت ہے، اسلئے درد سے جب گرمی پیدا ہوتی، اور اوس طرف خون جذب ہوتا ہے، تو وہ خون کو قبول کر لیتے اور سُرخ ہو جاتے ہیں، مگر ملتحمہ چونکہ کری کے مانند سخت پردہ ہے، اسلئے سودا کے آنے سے اور بھی سخت اور خشک ہو جاتا ہے، اس لئے اُس میں خون نفوذ نہیں کر سکتا +

یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ ملتحمہ کری کے مانند سخت نہیں ہے (مترجم) +

{یہ قسم آشوب بغیر درد سر کے کم ہی ہوتی ہے} کیونکہ اس کا مادہ ردی ہوتا اور زیادہ عرصہ تک قائم رہ کر آنکھوں کے مزاج کو خراب کر دیتا ہے، جس سے آنکھوں کی طرف آنیوالی غذا فاسد ہو جاتی ہے، اسلئے درد شدید ہو جاتا ہے، اور شرکت و تعلق کی وجہ سے دماغی جھلیاں دردناک ہوتی ہیں، علی الخصوص ایسے لوگوں میں جن کا مزاج سوداوی اور جن کا دماغ خشک ہو، کیونکہ یہ مرض ایک عرصہ تک قائم رہتا ہے +

علاج {دماغ میں مرطب غذاؤں سے تری پہونچائیں} جس سے اچھے اخلاط پیدا ہوں، جیسا کہ مالنخولیا میں مذکور ہوئیں {آب جو (ماء الشعیر) پلائیں} + بنفشہ، نیلوفر، برگ خطمی، کدو، کا جوشاندہ اور آش جو {طلا کر سر پہ ڈالیں} اور اس کے بخارات سے بفارہ کریں + {حمام جاری کریں} روغن بنفشہ اور تازہ دودھ {ناک میں ٹپکائیں} لعاب بہدانہ {آنکھ میں ٹپکائیں} یا بونہ بنفشہ، السی، ہمراہ روغن نیلوفر {ضماد کریں}، اور شیاف دینار جون آنکھ میں لگائیں}

[1] کحال: معالج امراض چشم +

نسخہ شیاف دینارجون: سفیدہ، سونا مکھی، ہر ایک ۲۵ ماشہ، افیون ۵ ماشہ، نشاستہ ۲۰ ماشہ، کتیرا ۵ ماشہ: کوٹ کر گولیاں بنالی جائیں + {سودا کی ترطیب سے پہلے اسے بدن سے نہ خارج کریں، اور نہ تحلیل کریں، ورنہ سودا کا غلیظ حصہ خشک ہوکر رہجائیگا}+

رمد ریحی {گاہے آشوب چشم ریح سے ہوتا ہے + (یہ خیال قابل غور ہے۔ مترجم)+

علامات {بغیر بوجھ اور بغیر آنسو کے تناؤ ہوتا ہے، گاہے تناؤ سے درد ہوتا، اور اس سے سُرخی پیدا ہو جاتی ہے}+

علاج {بابونہ، ناخونہ، اور مرزنجوش کے جوشاندہ سے نطول کریں، بھوسی اور باجرہ سے خشک تکمید کریں، تحلیل کرنے والے (گرم) حمام کریں}+

{آشوب کی ایک دوسری قسم ورم دینج نامی ہے، جسکا ذکر امراض طبقہ شبکیہ میں گزر چکا}

رمد یبسی {رمد کی ایک اور قسم بھی ہے جو شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے؛ یہ دراصل ایک قسم کی خشکی ہوتی ہے، اور ناقابل برداشت نہیں ہوتی ہے جس میں نہ ورم، اور نہ سُرخی ہوتی ہے}+ غلبۂ حرارت اور خشکی کے باعث جس کا سبب گرم بخارات کا صعود ہے {سر کی جلد باریک ہو جاتی ہے، جس کے چھونے سے درد ہوتا ہے، نیز کان بجتے ہیں}+

{**اس مرض کا سبب** بدن کی سادہ خشکی اور سر کیطرف گرم و خشک بخارات کا چڑھنا ہے، جس سے کھوپڑی کے اوپر کی بیرونی جھلی} گرمی و خشکی کیوجہ سے اور اسوجہ سے کہ اُسکے نیچے بخارات بند ہوکر اس میں تناؤ پیدا کرتے ہیں {دردناک ہوتی ہے} کیونکہ سر کی جلد خشکی کے غلبہ کے باعث سکڑ جاتی، اور اس کی سختی زیادہ ہوکر مسامات بند ہو جاتے ہیں، اسلئے بخارات بالکل تحلیل نہیں ہو سکتے {اور اس درد میں طبقۂ ملتحمہ شریک ہو جاتا ہے} اور قرب و اتصال کی وجہ سے اس میں تمدد ہوتا ہے {اور ملتحمہ گرم ہو جاتا ہے، نیز اس کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں} جس سے خشکی اور ٹیس پیدا ہوتی ہے +

علاج {بدن اور آنکھوں میں رطوبت پہونچائیں} مذکورہ تدابیر سے یعنی رطوبت پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کرائیں، دماغ سے بخارات کو روکیں + مگر مذکورہ بالا مرض کو اور اگلے مرض کو جس کا ذکر ذیل میں ہے، رمد کی قسموں میں شمار کرنا صحیح نہیں ہے (کیونکہ رمد ملتحمہ کے ورم کا نام ہے)+

گُمنہ {رمد کی ایک دوسری قسم بھی ہے} جسکو گُمنہ کہتے ہیں، جس میں انسان {سونے کے بعد بیدار ہوکر اپنی آنکھوں میں ریگ کے مانند چبھن محسوس کرتا ہے، اور پھر صبح کے وقت یہ دور ہو جاتا ہے}+

{**اسکی وجہ** غلیظ بخارات ہیں، جو بحالت خواب طبقات چشم میں غلیظ ہونے اور حرکت نہ ہونیکے باعث (جو کہ تحلیل کیا کرتی ہے) بند ہو جاتے ہیں، اور بیداری میں آنکھوں کی مختلف حرکات

(کھولنا بند کرنا، اور چاروں طرف دیکھنا) سے تحلیل ہو جاتے ہیں} نیز دن کی روشنی سے بھی تحلیل ہوتے ہیں، دن اور رات کو مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ علی العموم رات کو سونے اور دن کو صبح کے وقت جاگنے کی عادت ہوا کرتی ہے +

علاج {ایسی چیزوں سے جو مزاج مریض کے موافق ہوں، تبخیر پیدا کرنے والے مادوں کو بدن سے خارج کریں، اشک جاری کرنے والے سرمے لگائیں} تاکہ اونکے بخارات تحلیل ہو جائیں، مثلاً احمرلین، احمر حاد، اور باسلیقون بتدریج استعمال کریں +

قسم دیگر مختلف رنگتوں کا نظر آنا

{رمد کی ایک اور قسم بھی ہے، جس میں تمام چیزیں سرخ نظر آتی ہیں، بشرطیکہ اس کا سبب خون ہو، مگر صفراوی میں زرد اور سوداوی میں نیل کے مانند، اور اگر سبب بلغم اور سودا ہو تو آسمانی اور اگر اخلاط مرکب ہوں تو ان کے موافق دوسرے رنگ نظر آتے ہیں} اور گاہے کثرت مواد سے غلظت اور کثافت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے تمام اشیاء دھندلی اور غبار آلود معلوم ہوتی ہیں +

{اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رمد بیرونی طبقات میں جلیدیہ کے سامنے ہوتا ہے} اس کلام میں دو اعتراض ہیں: (۱) رمد تمام بیرونی طبقات میں نہیں ہوا کرتا، (۲) ملتحمہ جلیدیہ کے سامنے بھی نہیں ہے + بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ بیماری یا طبقہ قرنیہ میں ہوتی ہے، جس کی وجہ یا قرنیہ کی طرف آنیوالے مواد کی کثرت ہوتی ہے، جس سے تمام چیزیں غبار یا دھوئیں کے اندر نظر آتی ہیں یا اسکی رنگت بدل جاتی ہے، جس سے وہی رنگ تمام چیزوں میں نظر آتا ہے، یا یہ بیماری رطوبت بیضیہ میں ہوتی ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ یا تمام رطوبت کی رنگت بدل جاتی ہے، جس سے تمام چیزوں میں وہی رنگ نظر آتا ہے، یا اوس کے بعض حصوں کا رنگ بدل جاتا ہے، جس سے سامنے کی چیزیں اسی رنگیں رطوبت کی رنگت اور شکل کے مانند نظر آتی ہیں، یا رطوبت بیضیہ کسی خاص وقت میں متغیر ہو جاتی ہے، جس طرح معدہ سے بخارات کے چڑھنے کے وقت ہوتا ہے۔ اس سے تمام چیزیں انہیں بخارات کے مانند رنگین نظر آتی ہیں + یا یہ بیماری رطوبت جلیدیہ میں ہوتی ہے جس سے اوس کا رنگ چاروں خلطوں کے موافق بدل جاتا ہے، اور وہی رنگ سامنے کی چیزوں میں نظر آتا ہے

{مگر بعض کا خیال ہے کہ یہ عارضہ دماغ کے مزاج (علی الخصوص دماغ کے اگلے حصہ) کے بدلنے سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ جو روح خارج ہوتی ہے، وہ اس رنگ سے رنگین ہوتی ہے} اور یہی رنگ چیزوں میں نظر آتا ہے +

علاج: اگر تغیر سوء مزاج مادی سے ہو تو {مادہ خارج کریں، دماغ کے مزاج کو مناسب طور پر معتدل بنائیں} جن کے تدابیر بارہا گزر چکے ہیں {آشوب چشم کا علاج اوس کی نوعیت کے موافق کریں} +

ماہیت رمد اس مرض میں پپوٹوں کے اندر کی اور آنکھ کے ڈھیلے کے اوپر کی سفید اور جھلی

(ملتحمہ) میں ورم حار اور سرخی ہو جاتی ہے، اور آنکھ سے پانی آنے لگتا ہے +

اسباب مندرجہ ذیل اسباب میں سے بعض آنکھ قبول مرض کے لئے آمادہ کرتے ہیں، اور بعض مادۂ مرض اور مادۂ مورمہ پہونچانے کے باعث ہوتے ہیں، اور بعض بیک وقت دونوں کام کرتے ہیں + آنکھ میں کچھ پڑ جانا، دھوپ یا شدت کی گرمی کا اثر کرنا، بچوں میں دانت کا نکلنا، سرد ہوا کا لگنا، نزلہ وزکام کا ہونا، علی ہذا بعض دیگر امراض مثلاً چیچک، خسرہ، سوزاک، خناق وبائی اور خنازیر کے بعد بھی آشوب چشم ہو جاتا ہے؛ اسی طرح یہ مرض گرمی کے موسم میں بہ نسبت جاڑے کے زیادہ ہوا کرتا ہے، نیز اوائل عمر میں بچوں کو بہ نسبت جوانوں اور بوڑھوں کے زیادہ ہوا کرتا ہے +

علامات: آنکھ کا طبقہ ملتحمہ متورم ہو کر سرخ ہو جاتا ہے، پپوٹے بھی سوج جاتے ہیں، اور اس سے پانی آنے لگتا ہے، اور اس میں کھٹک، جلن، اور درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، آنکھ سے پہلے رقیق رطوبت خارج ہوتی ہے، لیکن بعد میں غلیظ ہو جاتی ہے، مریض روشنی کی طرف دیکھ نہیں سکتا، اور صبح کے وقت نیند سے بیدار ہونے کے بعد آنکھ چپکی ہوئی ہوتی ہے

تشخیص اس کو ورم عنبیہ، ورم قرنیہ، اور ورم صلبیہ سے تشخیص کرنا چاہیئے، چنانچہ ورم عنبیہ میں آنکھ گہری سرخ ہو جاتی ہے، اور قرنیہ کے اردگرد گلابی حلقہ سا معلوم ہوا کرتا ہے، اور پپوٹوں کے اندر کی جھلی (ملتحمہ) سرخ نہیں ہوتی، اگر زیرین پپوٹے کو دبایا جائے تو خون کی باریک باریک رگیں ملتحمہ کے ساتھ حرکت نہیں کرتیں، عنبیہ کا رنگ ہلکا پڑ جاتا ہے؛ پتلی کی حرکت انقباضی وانبساطی میں فرق پڑ جاتا ہے، آنکھ اور سر میں درد ہوتا ہے، جو رات کے وقت شدید ہوتا ہے؛ اور نظر کم ہو جاتی ہے۔ ورم قرنیہ میں سرخی گہری ہوتی ہے، جو عموماً قرنیہ کے اردگرد ہوتی ہے، قرنیہ کسی قدر مکدر ہو جاتا ہے، آنکھ سے آنسو بہت نکلتے ہیں، اور مریض روشنی کی طرف دیکھ نہیں سکتا + ورم صلبیہ میں سرخی عموماً ملتحمہ کے نیچے ہوتی ہے، آنکھ میں درد بہت خفیف ہوتا ہے اور یہ مرض بہت عرصہ تک رہتا ہے +

معمولات مطب اگر آنکھ میں کوئی بیرونی چیز پڑ گئی ہو تو اسے نکال دیں، اگر آنکھ میں درد اور سرخی بہت زیادہ ہو تو ٹکور کرنے کے بعد مندرجہ ذیل ضمادات میں سے کوئی ایک آنکھ کے چاروں طرف نیم گرم دن میں دو تین بار لگائیں:

ٹکور: پوست خشخاش کو پانی میں گرم کرکے اس میں کپڑا بھگو کر نچوڑ لیں اور گرم گرم آنکھ کو سینکیں۔ ٹکور جتنی دیر تک کیا جائیگا، اسی قدر زیادہ فائدہ ہوگا، مثلاً ایک گھنٹہ سے دو گھنٹہ تک +

ضماد: آملہ خشک، لودھ پٹھانی: دونوں کو گائے کے گھی میں بھونیں اور پانی میں

پیسکر آنکھ کے چاروں طرف لگائیں، مگر آنکھ کے اندر نہ جانے پائے +

ضماد دیگر: پھٹکری بریاں، بادہ گجراتی، افیون، زعفران: پانی میں پیسکر آنکھ کے اوپر لگائیں +

دیگر: مکو خشک، صندل سرخ، رسوت: پانی میں پیسکر نیم گرم آنکھ کے چاروں طرف لگائیں +

ضماد کے استعمال کے بعد آنکھ کے اندر ان دواؤں میں سے کسی ایک دوا کو ڈالیں +

نسخہ قطور: پھٹکری، شکر کو باریک پیس لیں اور عرق گلاب میں ملا کر رکھ لیں، اور دن میں چار پانچ مرتبہ آنکھ میں ٹپکوائیں +

قطور دیگر: شیاف ابیض کو لڑکی والی عورت کے دودھ میں حل کر کے آنکھ میں ڈالیں +

نسخہ شیاف ابیض: نشاستہ، سفیدہ کاشغری، کتیرا، صمغ عربی، سب کو لعاب اسپغول میں گوندھ کر شیاف تیار کریں +

اگر ورم حار ہو تو تسکین حرارت کے لئے پینے کے لئے یہ نسخہ دیں +

نسخہ: لعاب بہدانہ، شیرہ عناب، شیرہ مغز تربوز: پانی میں نکال کر صاف کریں اور شربت نیلوفر ملا کر دو تین وقت پلائیں +

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو پھر بیرونی طور پہ استعمال کی دوا بدستور جاری رکھیں مگر پینے کے لئے یہ نسخہ بدل دیں:

نسخہ دیگر: گل بنفشہ، عناب، گاؤزباں، گل نیلوفر، برگ شاہترہ، بادیان، منڈی، رات کے وقت گرم پانی میں ڈال دیں، اور صبح کے وقت مل چھان کر اگر قبض ہو تو خمیرہ بنفشہ ملا کر ورنہ شربت بنفشہ ملا کر پلائیں + اور شب کے وقت اطریفل کشنیزی، یا اطریفل زمانی گرم پانی کے ساتھ دیں +

اگر نزلہ کی وجہ سے، یا سردی کی وجہ سے رمد ہو تو نقوع معتدل میں گل منڈی کا اضافہ کر کے آٹھ دس یوم پلائیں، اور باقی تدابیر ورم حار کے مانند کریں +

اگر سوزاک کی وجہ سے ہو تو سوزاک کی دوائیں پینے کے لئے دیں، جسکا بیان سوزاک میں ہوگا، اور لگانے کے لئے اوپر کی دواؤں میں سے کسی ایک دوا کا استعمال کریں یا اس دوا کا لیپ کریں:

نسخہ: کتھ سفید، رسوت، افیون، پھٹکری بریاں، عرق لیموں کاغذی میں پیسکر چنے کے برابر گولیاں بنائیں، اور رات کے وقت پانی میں گھسکر آنکھ کے چاروں طرف لگائیں، اور شیاف ابیض کا استعمال کریں +

اور اگر چیچک وغیرہ کے سبب سے ہو تو اس کا علاج چیچک میں بیان کیا جائیگا +

غذا: ٹھنڈی تر کاریاں کھلائیں، مثلاً کدو، ٹنڈے، پالک، خرفہ۔ اس مرض میں غذا

سادہ، ہلکی اور زود ہضم ہونی چاہیے، مثلاً بکری کا شوربہ بغیر مرچ کے، مونگ کی دال چپاتی بھی دے سکتے ہیں۔ توری اور پلول بھی مضر نہیں ہے۔ غذاؤں میں مرچ اور گرم مصالح کی بہت ہی کمی کر دینی چاہیے۔ دہی، چھاچھ، اور جملہ اقسام کی ترشیوں، اور بادی، دیر ہضم، اور نفاخ غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

ہدایات: دھوپ میں پھرنے کی اور آگ کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہ دیں، لکھنا، پڑھنا، دماغی اور جسمانی محنت اور حرکت جماع چھوڑا دیں، سرد ہوا میں پھرنے سے روکیں، ٹھنڈے پانی سے غسل نہ کرنے دیں۔ علیٰ ہذا گرد و غبار میں چلنے پھرنے سے، اور دھوئیں سے پرہیز کرائیں، اور ایسے مکان میں قیام کرائیں، جو ہوادار اور کسی قدر تاریک ہو، آنکھ کے سامنے ایک سبز کپڑا لٹکائیں رکھیں۔ آنکھ کو صاف اور سرد پانی سے دھونے کی ہدایت کریں قبض ہو تو برابر رفع کرتے رہیں۔ میلے کپڑے سے آنکھ کو ہرگز نہ پونچھنے دیں، بلکہ صاف اور ہلدی میں رنگے ہوئے کپڑے سے آنکھ کو پونچھا کریں۔ ہر مرتبہ آنکھ پونچھنے میں نرمی، آہستگی، اور احتیاط برتیں، اور حتی الامکان آنکھ کو راحت و سکون بخشیں آنکھوں کو ملنا اور بار بار آنکھ کو صاف کرنا مناسب نہیں ہے۔

رمد زہری (رمد سوزاکی)

ماہیت: آشوب چشم کی یہ ایک متعدی قسم ہے، جس میں مرض سوزاک کا مادہ بطور تعدیہ آنکھ تک پہونچ جاتا ہے، اور تعدیہ کے ایک دو روز بعد پیپ پیدا ہو جاتی ہے، آنکھ میں شدید درد اور ورم ہوتا ہے۔

اسباب: سوزاک کا مادہ یعنی سوزاک کی پیپ، انگلی، رومال، تولیہ وغیرہ کے ذریعہ آنکھ میں لگ جاتی ہے، اگر حاملہ کو سوزاک ہو تو ولادت کے وقت بچہ کی آنکھوں میں سوزاک کی پیپ لگ جاتی ہے، یا دایہ کو اگر سوزاک ہو تو بچہ کی آنکھ میں اس کے مواد لگ کر آشوب چشم ہو جاتا ہے، یہ مرض بچوں اور جوانوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے، چنانچہ جوانوں میں پہلے ایک آنکھ ماؤف ہوتی ہے، اس کے بعد دوسری آنکھ مواد کے لگ جانے سے ماؤف ہو جاتی ہے، لیکن نوزائیدہ بچوں میں شروع سے دونوں آنکھیں مبتلا ہوتی ہیں۔ بچوں کو جب یہ مرض ہوتا ہے، تو پیدائش کے چار پانچ روز کے بعد ہی ہو جاتا ہے۔

علامات: آنکھ سرخ اور متورم ہو جاتی ہے، پانی آنے لگتا ہے، اور شدت کا درد، جلن، اور سوزش ہوتی ہے، مریض آنکھ کھول نہیں سکتا، روشنی اچھی نہیں معلوم ہوتی، دو چار روز کے بعد پیپ پڑ جاتی ہے، پپوٹے سوج جاتے ہیں، بالائی پپوٹا لٹکنے لگتا

ہے، اور آنکھ کھولنے پر پیپ نکلنے لگتی ہے، یہ تکلیف عموماً ایک یا دو ماہ تک رہتی ہے، اس کے بعد علامات میں تخفیف ہو جاتی ، اور مرض مزمن ہو جاتا ہے، لیکن اگر علاج مناسب نہ کیا جائے تو طبقہ قرنیہ اکثر گل کر آنکھ بیکار ہو جاتی ہے +

حفظ ما تقدم: مریض سوزاک کو اس بات کی احتیاط رکھنی چاہئے کہ پیپ آنکھ میں نہ لگنے پائے، جب سو کر اُٹھے تو پہلے ہاتھ کو دھو لیا کرے، اس کے بعد آنکھ وغیرہ کو چھوا کرے، اگر حاملہ کو سوزاک ہو تو وضع حمل کے وقت نیم کے پانی سے اندام نہانی کو دھوئے ، اور جس وقت بچہ پیدا ہو تو پھٹکری ۱ ماشہ عرق گلاب ۳ تولہ میں ملا کر تین چار روز تک دن میں چند بار بچہ کی آنکھ میں ڈالتے رہیں +

علاج: جب ایک آنکھ مبتلا ہو تو مریض آنکھ پر ایک صاف کپڑا یا ایک آنکھ کا چشمہ لگائیں، اور اگر آنکھ میں شدید درد اور ورم ہو تو ٹکور کریں، جس کا تذکرہ آشوب چشم میں ہوا ہے، اور دن میں چند بار گلاب کے پانی سے آنکھ کو دھوئیں، اور دھونے کے بعد پھٹکری کو عرق گلاب میں ملا کر آنکھ میں بطور قطور ڈالدیں، اور ضماد وغیرہ رات کو سوتے وقت لگائیں، جس کا تذکرہ آشوب چشم میں ہو چکا ہے، اور صبح کے وقت نقوع شاہترہ پلائیں، جس میں برادۂ آبنوس، برادۂ شیشم، کا اضافہ کر دیں، شام کے وقت معجون عشبہ ۵ ماشہ یا معجون چوب چینی اول کھلائیں، اوپر سے عرق عشبہ، عرق مرکب فساد خون، شربت عناب ۲ تولہ ملا کر دیں، اور رات کے وقت اطریفل شاہترہ ۱ تولہ گرم پانی کے ساتھ دیں +

نسخہ نقوع شاہترہ: شاہترہ، چرائتہ، سرپھوکہ، عناب، منڈی، ہلیلہ سیاہ، صندل سرخ، (اضافہ: برادۂ آبنوس، برادۂ شیشم) رات کے وقت گرم پانی میں ڈالدیں اور صبح کے وقت مل چھانکر شربت عناب ملا کر پلائیں، پندرہ بیس روز یہ نسخہ پلا کر سفوف مسہل سیاہ کے دو تین جلاب دیں۔ اور مسہلوں کے درمیان تبرید پلائیں +

نسخہ تبرید: خمیرۂ گاؤزباں میں چاندی کا ورق لپیٹ کر اول کھلائیں، اوپر سے شیرۂ عناب، عرق گاؤزباں، عرق شاہترہ، میں نکال کر شربت عناب ملا کر تخم ریحاں چھڑک کر پلا دیں +

اور اگر بچہ کو ہو تو بچہ کی ماں کو مصفی خون ادویہ پلائیں، اور بچہ کی آنکھ کو اسی طریقہ سے دھوئیں اور لیپ لگائیں +

غذاء: معمولی سادہ غذائیں دیں، اور مسہلوں کے درمیان مونگ کی کھچڑی کھلائیں +

پپوٹے (اجفان)

(جفن: پپوٹہ + اجفان: جمع) پپوٹے خانۂ چشم کے دروازہ پر کواڑ کے دو نوں پٹ

کی طرح جلد کی دو باریک چلمنیں ہیں، جو آنکھ کے سامنے واقع ہیں۔ جب یہ دونوں بند ہوتے ہیں تو آنکھ اپنی کوٹھری کے اندر چھپ جاتی ہے، جس سے آنکھ بیرونی اذیتوں سے بچی رہتی ہے، اور نیند جیسی حالتوں میں امن اور سکون کے ساتھ سوئی رہتی ہے۔ دونوں آنکھوں میں بالائی پپوٹہ زیریں سے بڑا ہوتا اور زیادہ حرکت کرسکتا ہے۔ اوپر کے پپوٹہ میں ایک عضلہ بھی زائد ہوتا ہے، جو اسے اوپر اٹھانے اور آنکھ کھولنے کیلئے بنایا گیا ہے + جب دونوں پپوٹے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، یعنی جب آنکھ کھلی ہوئی ہوتی ہے تو پپوٹوں کے بالائی وزیریں کناروں کے مابین ایک بیضوی شکل کی کونے دار جگہ نکل آتی ہے، جس میں آنکھ نظر آتی ہے، جس کے دونوں کونے (زاویے) دونوں پپوٹوں کے اتصال کے مقام پر اندرونی و بیرونی جانب پیدا ہو جاتے ہیں۔ اندرونی جانب یعنی ناک کے پاس کے کونے کو **اندرونی کویہ** (ماق انسی: ماق اکبر) کہتے ہیں، اور بیرونی جانب کے گوشے کو **بیرونی کویہ** (ماق وحشی)، بیرونی گوشۂ چشم بمقابلہ اندرونی کے ذرا تنگ اور چھوٹا ہوتا، اور آنکھ کے ڈھیلے سے زیادہ متصل اور چپکا ہوا ہوتا ہے۔ برخلاف ازیں اندرونی گوشۂ چشم ناک کی طرف اس طرح بڑھتا اور لمبا ہو جاتا ہے کہ دونوں پپوٹے کرۂ چشم سے بذریعہ ایک مثلث خلاء کے کسی قدر جدا ہو جاتے ہیں۔ اس خلاء کے آغاز کے مقابل ہر ایک پپوٹہ میں ایک مخروطی ابھار (**حلمۂ دمعیہ**) نظر آتا ہے۔ اسکے اندر ایک سوراخ (**نقطۂ دمعیہ**) ہوتا ہے۔ بعض لوگ ان دونوں سوراخوں کا نام **کُوَالتَیْن** بتاتے ہیں + آنسو کی نالی (**مجرائے دمع**) کی ابتداء اسی نقطہ سے ہوتی ہے +

پپوٹہ کی ساخت میں مندرجہ ذیل چیزیں پائی جاتی ہیں: سب سے اوپر جلد ہے ؛ اس کے نیچے ایک ڈھیلی ساخت (نسیج واصل) ہے، جو جلد کو اس کے نیچے کی ساخت سے ملاتی ہے ؛ اس کے نیچے آنکھ کا بند کرنے والا گول عضلہ ہے ؛ اس کے نیچے پپوٹہ کی کری اور وہ ریشہ دار جھلی (غشاء لیفی ہے)، جو پپوٹوں کو اپنی جگہ پر قائم رکھنے کے لئے آس پاس کی ہڈیوں سے باندھتی ہے۔ کری کے نیچے باریک باریک موتی کی لڑی کے مانند گلٹیاں (**غدد معقدہ**) ہیں، جن سے ایک قسم کی روغنی رطوبت نکلتی ہے، جو پپوٹوں کو چپکنے سے روکتی ہے ؛ ان کے نیچے **طبقۂ ملتحمہ** کا وہ طبقہ ہے، جو پپوٹہ پر لوٹ کر آتا ہے + نیز پپوٹوں کے اجزاء میں سے پلکوں کے بال بھی ہیں، جو انکے کناروں پر ہوتے ہیں +

لیکن بالائی پپوٹہ میں مذکورہ بالا اجزاء کے علاوہ، آنکھ کا کھولنے والا عضلہ (**مشیلۃ الجفن، یا رافعۃ الجفن**) بھی ہے +

پلکوں کے بال (اَہداب)

(**اَھداب**: ہُدب کی جمع ہے) یہ موٹے موٹے ٹیڑھے بال پپوٹوں کے کناروں سے

(۱۱) کیس الدمع، مجرائے أنف وغیرہ (برائے صفحہ ۳۲۹)

(۱۲) غدد معقدہ (پپوٹہ کی)

(۱۳) عضلات چشم : دائیں چشم خانہ کی قطع سہمی
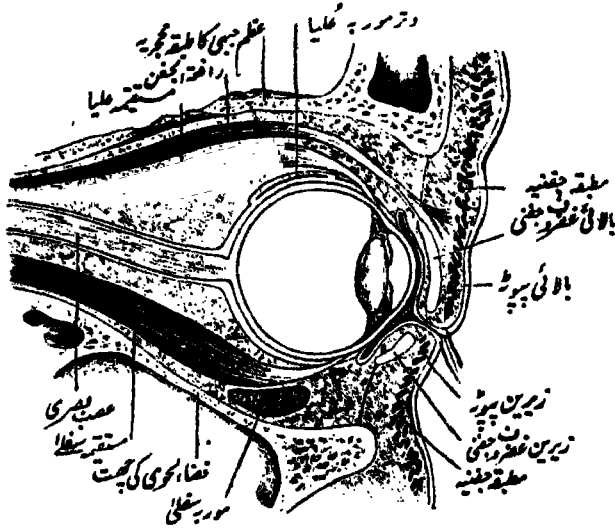
(۱۴) دائیں چشم خانہ کے عضلات : جانبی منظر
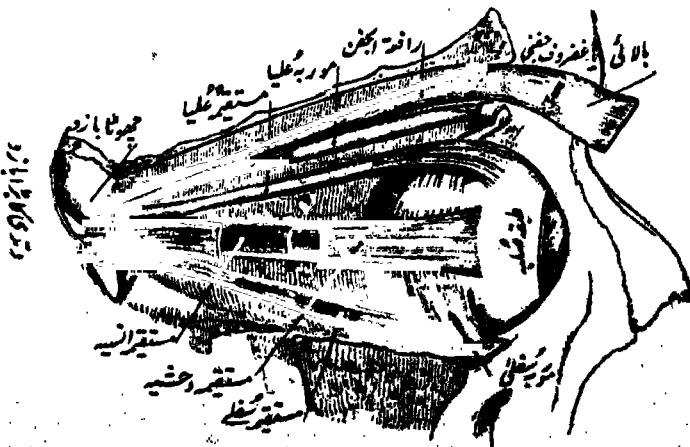
مڑ گئے ہیں، یہ بال بالائی پپوٹہ میں زیریں پپوٹہ سے تعداد اور لمبائی میں زیادہ ہوتے ہیں؛ ان بالوں کی صفیں دو یا تین ہوتی ہیں؛ بالائی پپوٹہ کے بال اوپر کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں، اور زیریں پپوٹے کے نیچے کی طرف، تاکہ دونوں ملکر الجھ نہ جائیں + (مترجم)

استرخاء جفن (پپوٹوں کا ڈھیلا ہو جانا)

{کا ہے آشوب چشم کے ساتھ تمام بالائی پپوٹہ، یا صرف اوس کا پچھلا حصہ ڈھیلا ہو جاتا ہے} صورت اول میں پپوٹہ بالکل اٹھ نہیں سکتا، مگر دوسری صورت میں فقط پچھلا حصہ بند رہتا اور کھل نہیں سکتا {اس مرض کا سبب پپوٹہ کو اوٹھانے والے عضلات کا، غلبۂ رطوبت سے ڈھیلا ہو جانا ہے} مگر یہ صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ آنکھ کو کھولنے کے وقت بالائی پپوٹہ صرف ایک پٹھے عضلے (عضلہ رافعۃ الجفن) سے اوٹھتا ہے، جو چشم خانہ کے بالائی حصہ سے شروع ہو کر پپوٹہ کے درمیانی حصہ تک نیچے اوترتا، اور اوس کا وتر پپوٹہ کے کنارے پر پھیل کر، اوس جسم سے ملجاتا ہے، جو گری کے مانند پلکوں کے بالوں کے نیچے واقع ہے؛ اس کے سکڑنے سے آنکھیں کھلجاتی اور ڈھیلے ہونے سے بند[ط] ہو جاتی ہیں + اس لحاظ سے ناممکن ہے کہ اس عضلہ کے ڈھیلے ہو جانے سے پلک کا پچھلا حصہ ڈھیلا ہو جائے، ہاں کبھی پپوٹہ کے دو عضلوں میں سے، جو ان کو نیچے کھینچتے ہیں، کسی ایک کے سکڑ جانے سے سارا پپوٹہ نہیں اوٹھتا +

علاج {اگر مواد ہوں تو ان سے بدن کو صاف کریں، پھر خاص آشوب کا علاج کریں، اگر آشوب کے بعد بھی ڈھیلاپن باقی رہے، تو نتھنوں کی دونوں رگوں کی فصد کریں} یہ دونوں رگیں نتھنوں کے اندر نہایت باریک ہیں؛ ان کے فصد کی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے سانس کو روک کر دھوپ میں کھڑا ہو جائے، اور نتھنوں کو آفتاب کی طرف کرے، تاکہ یہ رگیں فصد کرنے والے کو دکھلائی دیں، پھر نشتر کے سرے سے، یا کسی دوسرے آلے سے، جو اس غرض کے لئے چیرہ دینے والے اوزار کے مانند بنایا گیا ہو، نشتر لگائیں، تاکہ آنکھ سے خون کے ساتھ رطوبتیں خارج ہو جائیں +

{پپوٹہ اور پپوٹہ کے اوپر قابض اور کثافت پیدا کرنے والے لیپ لگائیں} تاکہ مادہ خشک ہو، اور عضو میں طاقت آئے، اور بہنے والے فضلات کو دفع کرسکے، مثلاً صبر، اقاقیا، مامیثا، زعفران، مگر آب مورد تازہ میں ملا کر + {اشک بہانے والے سرمے لگائیں} تاکہ آنکھ کے فضلات خارج ہو جائیں {اگر اس علاج کے بعد بھی پپوٹہ بند اور بینائی معدوم ہو تو اسے اس طور پہ اوٹھائیں کہ ایک گوشۂ چشم سے دوسرے گوشہ تک بالائی پپوٹہ کو قینچی سے کاٹ کر ایک ٹکڑا بقدر ضرورت

[ط] عضلہ مذکور کا صرف ڈھیلا ہونا پپوٹہ کے بند کرنے کے لئے کافی نہیں ہے، بلکہ پپوٹوں کا بند کرنیوالا ایک دوسرا گول عضلہ (عضلہ طبقیہ جفنیہ) بھی ہے، جسے کو شارح نے اس کے بعد دو عضلہ کہا ہے + (مترجم)

نکال لیں} یعنی پپوٹہ کا زیادہ حصہ ڈھیلا ہو تو بڑا ٹکڑا کاٹ کر نکال لیں {پھر پپوٹہ کو چند مقامات پر سی دیں} تاکہ جلد کے کنارے ملجائیں، پھر ذرور یا صفر چھڑک کر نمک اور زیرہ کو کتان کے کپڑے میں پوٹلی باندھکر چبائیں، اور اوس کا پانی نچوڑ کر آنکھ کے اندر ڈالیں، دوسرے تیسرے دن ٹانکوں کو قینچی سے کاٹ کر نکال لیں، اور مرہم لگائیں، اس طور سے پپوٹے اٹھ جائیں گے، اور آنکھ کھل جائے گی +

{گاہے فالج اور لقوہ کے طور پر پپوٹہ ڈھیلا ہو جاتا ہے، جس کا ذکر گذر چکا ہے} گاہے فصد کرنیوالے کی غلطی سے رگِ پیشانی کی فصد کے وقت اس وتر کے کنارے اور سرے کٹ کر ڈھیلے ہو جاتے ہیں، جو پپوٹ کو اوٹھاتے ہیں، چنانچہ اندلروماخس نے ایک شاہزادی کی فصد کرنے کے وقت وتر مذکور کے کنارے کو کاٹ ڈالا تھا جس سے اوس کی آنکھ بند رہ گئی تھی اور بادشاہ نے اوس کے ہاتھ کٹوا ڈالے تھے، اور پھر ایک طبیب کی غلطی پر اوس کا یہی حکم تھا +

پپوٹوں کا جڑ جانا (التصاق جفن)

{گاہے آشوب چشم سے آنکھیں سخت سرخ ہو جاتی، اور پپوٹے ایسے ہو جاتے ہیں، گویا پھٹ گئے اور چھل گئے ہیں} کیونکہ ورم کے بڑے ہونے کی وجہ سے، یا پپوٹوں کی جلد اور ساخت کے نرم ہونے کے باعث پپوٹے معمولی اسباب (مثلاً آنسو کی تیزی) سے چھل جاتے ہیں {اور زیادہ عرصہ تک بند رہنے کی وجہ سے دونوں پپوٹے چپٹ کر اس طرح ملجاتے ہیں کہ کھولنا سخت دشوار ہوتا ہے} بشرطیکہ کسی ایک گوشہ میں چپٹے ہوں، یا کھولنا بالکل ناممکن ہوتا ہے، جبکہ سارے پلک چپٹ گئے ہوں {ایسا آشوب خون کے مانند گرم خلط سے پیدا ہوتا ہے} جو اعصاب کو ڈھیلا کرکے اور رطوبتوں کو رقیق کرکے اور بہا کر {عضلات کو ڈھیلا کر دیتی ہے، اور پپوٹوں میں پہلے زخم پیدا کرتی، ازاں بعد انہیں چپٹا دیتی ہے + یہ خلط یا دماغ سے آتی ہے، یا تبخیر کے ذریعہ دوسرے اعضاء سے آتی ہے} +

علامات {اگر یہ مرض دماغی مادوں سے ہو تو دردِ سر، سر میں تمدد، اور سخت گرمی محسوس ہوتی ہے} اسی تیز مادہ کے باعث {پیشانی کے پاس سوزش ہوتی ہے} کیونکہ مادہ سر کے اگلے حصہ کی طرف مائل ہوتا ہے، اور اگر دوسرے اعضاء کے مادوں سے ہو تو مریض اوس عضو میں جس سے یہ بخارات اٹھکر آتے ہیں، درد معلوم کرتا ہے، مثلاً معدہ، رحم، حجاب حاجز وغیرہ + یہ روشن ہے کہ اس مقام میں آشوب چشم کے سبب کا اور اوس کے علاج کا ذکر کرنا مناسب نہ تھا، بلکہ زیادہ بہتر ہوتا کہ اس کا ذکر آشوب چشم میں کیا جاتا +

علاج {فصد کریں، مادہ خارج کریں، اور اوس کے بعد سرد چیزوں سے سارے بدن، اور

۱؎ کتان ایک نہایت باریک کپڑا ہے۔ ۲؎ رگ پیشانی کی فصد سے عضلہ رافعۃ الجفن کے وتر کا کٹنا ثابت بعید ہے۔ [illegible]

سر کے مزاج کو بدلیں، نیز [illegible] پپوٹوں کے چپٹنے سے پہلے آنکھوں میں شیاف ابیض اور شیاف آبار ڈالیں} **نسخہ شیاف آبار**: سونا مکھی، توتیا، سفیدہ، سُرمہ، قلعی سوختہ، کندر، ہر ایک ۱ ماشہ، دم الاخوین، افیون ہر ایک ۳۔ ماشہ، انزروت ۵ ماشہ، {وعلی ہذا آنکھوں میں ذرور ابیض ڈالیں، جس کے انزروت کو دودھ میں تدبیر کرلیا گیا ہو} یعنی انزروت میں عورتوں کا دودھ ڈال کر سایہ میں خشک ہوجانے دیں، کیونکہ انزروت میں ایک قسم کی تیزی ہے، جس کی وجہ سے آنکھوں میں چھید ہوجاتے ہیں، اور یہ آنکھ کو چھیل ڈالتا ہے، جس سے پپوٹے بھی چپٹ جاتے ہیں، اور دودھ سے تدبیر کرنیکے بعد یہ خوف جاتا رہتا ہے، اسلئے کہ دودھ اوسے آنکھوں کے ساتھ چپٹنے سے روکتا، اور اوس کی تیزی کو ساکن کردیتا ہے۔

نسخہ ذرور ابیض: انزروت ۲۵ ماشہ، نشاستہ، ۱ ماشہ، مصری، کُندر، بول، افیون ہر ایک ۳۔ ماشہ باریک پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان لیں۔ {جب آنکھوں میں دوا گھل جائے اور آنکھیں اُس سے صاف ہوجائیں تو روغن گل ڈالیں} تاکہ چپٹنے سے باز رہیں {پھر آڑی پٹی باندھیں} تاکہ ایک دوسرے سے ملکر چپٹ نہ جائیں {آشوب چشم کی قسموں میں سوائے اس قسم کے کوئی اور نہیں ہے جس میں روغن کا استعمال جائز ہو} اس لئے ہر ایک آنکھ میں روغن کی دو سلائی لگائیں {گاہے دونوں آنکھ کے پپوٹے ڈھیلے سے چپٹ جاتے ہیں} ملتحمہ سے یا قرنیہ سے یا دونوں کے ساتھ۔ اس کے اسباب یا آنکھ کے زخم ہوتے ہیں، جن سے دونوں پپوٹے عرصہ دراز تک بند رہیں {یا کحال کی غلطی سے قرنیہ، ملتحمہ، یا پپوٹے کی جھلی کا پھٹ جانا ہے، جیسا کہ مرض سَبل میں اس کی رگوں کے اکھیڑنے، ناخونہ میں اس کے چھیلنے، اور رگڑوں میں رگڑنے کے وقت ہوجاتا ہے، بشرطیکہ ان عملوں کے بعد زیرہ اور نمک سے نہ داغیں، اور نہ ضروری امور کی رعایت آنکھوں میں کریں} یہاں تک کہ پپوٹے چپٹ جائیں۔

علاج {جراحی کریں} یعنی پپوٹوں کے نیچے سلائی داخل کرکے اوس میں تمدید کریں (یا کھینچیں) یا ایک کانٹہ یا دو کانٹوں سے اوٹھا کر جہت سے، جو ایک مثلث اور سہ گوشہ شکل کی سلائی ہوتی ہے، مڑے ہوئے مقام کو علٰحدہ کریں، جس طرح ناخونہ میں کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ دوسری چپٹی ہوئی چیزوں سے علٰحدہ ہوجائے۔ اگر آلہ جہت سے نہ ہوسکے تو قینچی سے تراشیں اور قرنیہ کو کٹنے سے بچائیں، ورنہ طبقۂ عنبیہ اندر سے اوبھر آئیگا۔ پھر زیرہ اور نمک چبا کر اوس کا پانی نچوڑ کر آنکھ میں ٹپکائیں، اور پپوٹوں کے نیچے روغن گل میں روئی تر کرکے ڈالیں، تاکہ آنکھوں سے پھر نہ جڑ جائیں۔ اور اسی طرح آپس میں پپوٹوں کے جڑ جانیکا علاج بھی ہے، یعنی اگر ممکن ہو تو سلائی نیچے داخل کریں، ورنہ بیرونی گوشۂ چشم کو سلائی کے داخل ہونے کے برابر چیریں، اور سلائی داخل کرکے اوپر اوٹھائیں، اور قینچی سے تراش دیں، پھر آب زیرہ اور نمک سے دھو ڈالیں اور پپوٹوں

[1] کحال: معالج چشم۔ [2] جہت: ستارا (کانٹا)۔ [3] یعنی اوس کا سر سہ گوشہ ہوتا ہے۔

کے نیچے روغن گل میں روئی ترکرکے رکھیں، اور دوبارہ چپٹ جانے سے نگہبانی کریں +

شترہ (پپوٹوں کا مڑجانا)

شترہ کے اصلی معنے بھی چونکہ پپوٹوں کے مڑنے کے ہیں، اسلئے یہ نام اپنی ماہیت اور حقیقت کا نام کہلا سکتا ہے [شترہ کا پپوٹے کے سکڑ جانے اور باہر کیطرف مڑ جانے کا نام ہے] پہلی صورت زیادہ تر بالائی پپوٹے میں ہوتی ہے، اور دوسری صورت زیریں پپوٹے میں [جس سے دونوں پپوٹے مناسب طور پر آپس میں نہیں ملتے ہیں] اور نہ ساری سفیدی یا کچھ اوس کے حصہ کو ڈھانک سکتے ہیں، خرگوش کے مانند آنکھیں ہو جاتی ہیں، اور ہمیشہ کے گرد و غبار سے آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ نیز اس وجہ سے آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے تھک جانے کے بعد وہ بند نہیں ہو سکتیں، جس سے تاریکی پیدا ہوا کرتی اور روح اکٹھی ہوا کرتی ہے، بلکہ روشنی سے اور بیرونی گرم اور خشک ہوا سے روح ہمیشہ تحلیل ہوتی رہتی ہے +

[یہ مرض گاہے پیدائشی ہوتا ہے] اوس مادہ کی کمی کے باعث جن سے پپوٹوں کی پیدائش ہوتی ہے [اور یہ لاعلاج ہے + گاہے پپوٹوں کے لٹ جانے سے، جیسا کہ بال کے مرض میں کیا جاتا ہے، گاہے پپوٹوں کے غدد] یا زائد گوشت [کے پیدا ہو جانے سے، گاہے پپوٹوں کے زخم کے جڑ جانے سے، اور گاہے بے قاعدہ طور پر پپوٹوں میں ٹانکہ لگانے سے ہو جاتا ہے] +

علاج [تمام قسموں میں دستکاری کریں] جو پپوٹوں کے کٹنے، یا ٹانکہ، یا پپوٹوں کے زیادہ اوٹھانے سے ہوا ہو، تو جڑے ہوئے مقام پر جلد کو چیر کر خون بہنے دیں، پھر چیرے ہوئے مقام میں ایسے فتیلے یا بتیاں رکھدیں، جن میں گوشت بھرنیوالے مرہم لگے ہوں، اس سے چیرے ہوئے مقام کے دونوں لب یا کنارے ہٹ جاتے ہیں، اور اونکے بیچ میں گوشت پیدا ہو جاتا ہے + اگر یہ مرض گلٹی اور زائد گوشت سے ہو تو دو تین کانٹوں کی مدد سے اوٹھائیں، پھر قینچی سے کاٹ کر دواء حاد (تیز دوا) لگا دیں، تاکہ دوبارہ گوشت پیدا نہ ہو جائے + [اور گاہے یہ مرض کھوپڑی کے اوپر کی کسی بیماری سے ہوتا ہے] کیونکہ اس سے پپوٹے ملے ہوئے ہیں، اور یہ سکڑ جاتے ہیں، مثلاً کھوپڑی کی جھلی کے ضرب و زخم +

سبب[۲] [گاہے پپوٹوں کو بند کرنے والے عضلات کے سکڑ جانے سے] بالائی پپوٹے کو حرکت دینے والے عضلات تین ہیں: (۱) چشم خانہ کی اوپر سے شروع ہو کر پپوٹے کے وسط تک اوس کو اوٹھانے کے واسطے آتا ہے، جیسا کہ پہلے بھی گذر چکا ہے (عضلہ رافعۃ الجفن)، (۲-۳) ان دونوں کے وتر چشم خانہ کے اندر سے شروع ہو کر ترچھے طور پر نیچے آتے، پھر دونوں گوشہ چشم سے اوپر چڑھ کر پپوٹے کے ایک کنارے سے مل جاتے ہیں، یہ دونوں عضلات پپوٹے کو یکساں طور

نیچے جذب کرتے ہیں + پس جس وقت پہلا عضلہ سکڑ جاتا ہے، تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں، اور اسی طرح دوسرے دو عضلات کے ڈھیلے ہو جانے میں ہوتا ہے، ہاں اگر ان دو میں سے ایک عضلہ ڈھیلا ہو جائے، تو پپوٹہ کا بھی کنارہ فقط کھلا رہ جاتا ہے، اسلئے بہتر تھا کہ اس طور پر کہتا "کہ پپوٹے کو اٹھانے والے عضلہ کے سکڑ جانے سے (یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے)" +

علامات {تشنج کے علامات ظاہر ہوتے ہیں} یعنی یکبارگی پیدا ہونا، پلکوں میں بوجھ، تمدد، اور امتلاء کی دوسری علامتوں کا پایا جانا، بشرطیکہ تشنج کسی مادہ سے ہو، اگر تشنج یبسی ہو تو مرض کا تھوڑا تھوڑا ظاہر ہونا، پلکوں کی لاغری، اور خشکی لانے والے اسباب کا پیشتر وقوع پانا +

علاج {مادہ کا اخراج کریں} تحلیل کرنے والے {روغن لگائیں} تشنج مادی میں میتھی کے لعاب سے {نطول کریں} اور تشنج کی دونوں قسموں میں ذیل کے تدابیر سے رطوبت پہونچائیں، کیونکہ تشنج مادی میں اگرچہ مادہ ہوتا ہے، مگر پھر بھی رطوبت کی ضرورت ہوتی ہے: کھانے اور پینے کی مرطب چیزوں، چپڑنے کی مرطب چیزوں، اور مرطب نطولوں سے بدن میں {رطوبت پہونچائیں} بنفشہ خطمی، کدو سے ہمراہ شیر عورت {لیپ لگائیں} روغن بنفشہ، روغن کدو کے مانند {تری اور نرمی پیدا کرنے والے روغنوں سے سر میں ترطیب پہونچائیں} +

سبب (۳) {گاہے شترہ مرض سبل[1] کی دستکاری کے وقت پپوٹوں کی بے قاعدہ گرفت سے پیدا ہوتا ہے، جبکہ گرفت کرنیوالا پپوٹوں کو باہر موڑ دے} اور اس کا کچھ حصہ کٹ کر اسی حالت میں جڑ جائے، جس سے وہ باہر کو الٹے رہ جائیں، کیونکہ اس حالت میں زخم کے ملنے سے، یا زائد گوشت کے پیدا ہونے سے تشنج پیدا ہو جاتا ہے {حالانکہ دستکاری کے بعد ان کو اندر کی طرف پھر الٹ دینا چاہیئے تھا} +

علاج {اگر پردۂ ملتحمہ زخم کے بھرنے کے بعد پپوٹہ کے ساتھ جڑ گیا ہو} اور اسی وجہ سے پپوٹہ کھنچا ہوا اور باہر کو مڑا ہوا رہ گیا ہو تو اسے علیحدہ کرنے کی تدبیر کریں، جیسا کہ پہلے پپوٹوں کے جڑنے میں گذر چکا ہے، اور اگر گرہ کی مانند کوئی شئے پیدا ہو گئی ہو تو لعاب میتھی اور لعاب السی کے مانند دوسرے لعابوں، اور داخلیوں سے تحلیل کرنے کی کوشش کریں، اور اگر تحلیل نہ ہو تو دستکاری سے کاٹ ڈالیں +

سبب (۴) {گاہے یہ مرض سر اور پیشانی کی ضرب سے پیدا ہوتا ہے، خصوصاً اگر کوئی ہڈی کبھی ابھر جائے} اس سے کھوپری کی جھلی اور اس کے ساتھ پپوٹے سکڑ جاتے ہیں + ممکن ہے کہ یہ کلام اور پچھلا کلام "گاہے یہ مرض کھوپری کے کسی مرض سے پیدا ہوتا ہے" مکرر ذکر کیا گیا ہو {یہ مرض لاعلاج ہے} + یہ صحیح نہیں ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ لاعلاج اس وقت ہے جبکہ بیہودہ طور پر ہڈی جڑی رہ گئی ہو + {مگر بہر صورت نرمی پہونچائیں} یعنی نرمی پیدا کرنے والے

[1] یہ تشریحی بیان غور و تامل کے قابل ہے مترجم و [2] سبل: عارضی رگوں کا ایک پردہ ہوتا ہے جسکو جالا کہتے ہیں مترجم

روغنوں سے جلد کو نرم کریں، بشرطیکہ زخم کے بھر جانے کے بعد پیدا ہوا ہو، یا نرمی پہونچانے سے مراد تشنج کو نرم کرنا (رفع تبض) ہے، تاکہ مواد نیچے جذب ہوں، اور بیمار عضو میں گر کر ورم اور زیادتی تشنج کا باعث نہ بنیں، بشرطیکہ یہ مرض ابتدائی حالت میں ہو (اور اشک بہانے والی اشیاء سے آنکھوں کو بچائیں) تاکہ آنکھوں کی طرف مواد متوجہ نہ ہوں، اور آنکھیں اپنے ضعف کے باعث انہیں قبول نہ کرلیں، جس سے مرض کے شدید ہونے، اور شترہ سے زیادہ بُری حالت کے پیدا ہونے کا خوف ہے +

سَبَل (جالہ)

سَبَل کے اصلی معنے چونکہ اشک بہنے کے ہیں، جو اس مرض میں لازم ہے، اسلئے اس مرض کا یہ نام اپنے لازم کے نام پر رکھا گیا ہے (سبل آنکھ کا ایک پردہ ہے، جو اوس کی بیرونی رگوں کے پھول جانے سے ملتحمہ اور قرنیہ[1] کی سطح میں پیدا ہو جاتا ہے) یہ بیرونی رگیں یا وہ ہوتی ہیں، جو کھوپڑی کے باہر سے آتی ہیں، انکی علامت یہ ہے کہ ابرؤں اور رخساروں میں سُرخی ہوتی ہے، کنپٹیوں میں سخت ٹیس ہوتی ہے + یا یہ بیرونی رگیں وہ ہوتی ہیں جو دماغ سے آتی ہیں، اس کی علامت یہ ہے کہ چھینکیں آتی ہیں، اور سر میں سوزش اور ٹیس ہوتی ہے (اور اون رگوں کے درمیان دھوئیں کے مانند کچھ بناوٹ ہوتی ہے) اس مرض کی یہ تعریف شیخ نے کی ہے جس پر مصنف اور اضافہ کرتا ہے کہ (پس یہ سفید اور رقیق جھلی کے مانند ہو جاتا ہے) + یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ سَبَل کی دو قسمیں ہیں: (۱) ملتحمہ کی اندرونی رگوں میں ہوتی ہے، جو آنکھوں میں سفید اور باریک جھلی، اور مکڑی کے جالے کے مانند نظر آتی ہے؛ (۲) ملتحمہ کی بیرونی رگوں میں ہوتی ہے، جو آنکھ میں دھوئیں کے مانند سیاہ پردہ نظر آتا ہے، اور یہ بدیہی ہے کہ دھوئیں کے مانند سیاہ پردہ سفید نہیں ہو سکتا + یہ امر معلوم ہونا چاہئے کہ جمہور اطباء کا اتفاق ہے کہ "سبل آنکھ کی اصلی رگوں کے پھول جانے کا نام ہے، جو منی کے اعضاء میں سے ہیں،" مگر بعض لوگ اس کے خلاف بھی معلوم ہوتے ہیں +

فاضل علامہ شرح کلیات میں فرماتے ہیں کہ "اطباء نے اسکے متعلق جو کچھ بھی ذکر کیا ہے، اسکے صحیح ہونے کا گمان بھی نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ اس پر کوئی دلیل قائم ہو سکے۔ ہاں جو لوگ سَبَل کو اصلی رگیں کہتے ہیں، وہ یہ دلیل پیش کر سکتے ہیں کہ (۱) رگیں منی کے مادہ سے پیدا ہوتی ہیں، اسلئے ان کی پیدائش ایک مرتبہ ہو چکنے کے بعد دوبارہ پیدا ہونا ناممکن ہے، (۲) اگر ان رگوں کی پیدائش عارضی تسلیم کی جائے تو چاہئے تھا کہ ساری آنکھ پر ہو، حالانکہ یہ سیاہی چشم ہی کے اردگرد اور چشم کے رگوں کی کناروں پر ہوتی ہیں" +

[1] ملتحمہ اور قرنیہ میں رگیں دماغ ہی سے آتی ہیں (مترجم) +

؎ جو لوگ ان کو عارضی شمار کرتے ہیں وہ یہ حجت پیش کر سکتے ہیں کہ (۱) اگر یہ اصلی ہوتیں تو کاٹنے سے آنکھ کی غذا فاسد ہو جاتی، اور یہ لاغر ہو جاتیں، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا؛ (۲) جب ان کی پوری دستکاری نہیں کی جاتی تو دوبارہ ویسی ہی پیدا ہو جاتی ہیں، حالانکہ اصلی رگیں کٹنے کے بعد دوبارہ نہیں لوٹتی ہیں؛ (۳) یہ رگیں کاٹنے کے وقت ملتحمہ سے علیحدہ ہو کر اُٹھ جاتی ہیں؛ اگر یہ اصلی ہوتیں تو ملتحمہ بھی ان کے ساتھ اُٹھ جاتا۔"

علامۂ مذکور پھر کہتا ہے کہ "ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ رگیں عارضی ہیں اور اصلی رگوں کے مانند ہوتی ہیں، اور آنکھ کے عارضی پردہ میں بن جاتی ہیں۔ اس جھلی کی پیدائش اس طور پر ہوتی ہے کہ ملتحمہ دراصل کثیف جسم ہے، جس کی غذا بھی کثیف ہونی چاہیے؛ کیونکہ غذا عضو کے مشابہ ہوا کرتی ہے، اور کثیف کا فضلہ بھی کثیف ہی ہوتا ہے؛ پس اگر ایسے فضلات کے دفع کرنے سے قوت عاجز ہو جاتی ہے تو تھوڑے تھوڑے جمع ہو جاتے، اور ان سے آنکھوں میں عارضی اجسام پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو فضلے رگوں کی سطح پر ہوتے ہیں، وہ رگیں بن جاتے، اور جو ان سے علیحدہ ہوتے ہیں، وہ جھلی بن جاتے ہیں، جس طرح جنین کے پردہ مشیمہ کا حال ہے"۔

؎ یہ عارضی رگیں طبعی رگوں کے مقابل ہوتی اور سیاہی کو پوشیدہ نہیں کر لیتی ہیں؛ کیونکہ جو مادہ رگوں سے جدا ہوتا ہے، اور رگوں سے چپٹا ہوتا ہے، وریدوں کی شکل اختیار کرنے کے لئے زیادہ مستعد و تیار رہتا ہے؛ اور جو ایسا نہیں ہوتا، وہ جھلی کی شکل اختیار کرنے کے لئے مستعد ہوتا ہے، کیونکہ یہ مادہ ملتحمہ نامی جھلی سے علیحدہ ہوتا ہے؛ ازاں بعد امتلاء کی وجہ سے اور عارضی جھلی کے ساتھ چمٹ جانے کی وجہ سے اصلی رگیں بھی پھول جاتی ہیں؛ کیونکہ یہ جھلی رگوں کو گرم کرتی اور تحلیل ہونے والے بخارات اور حرارت کو روک دیتی ہے، جس سے لطیف خون آ کر ان جسموں میں داخل ہو جاتا ہے، جو رگوں پر پیدا ہو جاتے ہیں، اور انہیں پکڑ دیتا ہے، جس سے یہ اجسام بظاہر رگ معلوم ہوتے ہیں، اور جو اجسام رگوں سے متصل نہیں ہوتے، ان میں یہ لطیف خون بالکل نہیں جاتا، اس لئے یہ خون سے بالکل خالی ہوتے ہیں"۔

عَلّامہ کا یہ قول اگلے اور پچھلے حکماء کی مخالفت میں ناقابل تسلیم ہے۔ علّامہ نے ان رگوں کے عارضی ہونے پر جو تین دلائل پیش کئے ہیں، ان میں سے پہلی دلیل کا جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ ان رگوں کا لاغر ہونا اس وقت ضروری ہے، جبکہ ان کی غذا کی تمام رگیں کاٹ دی جائیں اور ایسا ہوا نہیں کرتا، بلکہ اس کی بعض بیرونی رگیں کاٹ دی جاتی ہیں۔ دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ کٹی ہوئی رگوں کا اصلی حالت پر لوٹ آنا ناقابل تسلیم ہے؛ بلکہ جب کما حقہٗ کاٹی نہیں جاتیں، اور ان کی کوئی شاخ غلیظ فضلات سے بھری ہوئی رہ جاتی ہے، تو ملتحمہ کی طرف جو اچھی غذا روزمرہ آتی رہتی ہے، وہ ان مواد کے ساتھ ملکر خراب ہو جاتی ہے، اسلئے وہ غذا کے قابل نہیں رہتی، اور رگوں میں جمع رہتی ہے، جس سے بیرونی رگوں میں سے کوئی دوسری رگ جو ابتک نہ پھولی تھی، پھول

جاتی ہے + تیسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ دستکاری کے وقت ملتحمہ سے اُن رگوں کے علیحدہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ رگیں بیرونی ہوتی ہیں، اور ملتحمہ[1] گرنی کے مانند سخت جسم ہے، اور اس کے اوپر کوئی دوسرا پردہ بھی نہیں ہے، جو اس کو اور ان رگوں کو پوشیدہ کر لے، اور انکو علیحدہ نہ ہونے دے۔ پس جب یہ رگیں کانٹوں سے اوٹھائی جاتی ہیں تو لازمی طور پر ملتحمہ سے الگ ہو جاتی ہیں، سوائے ان باریک ریشوں کے، جن کے ذریعہ یہ رگیں اندرونی رگوں سے اور بعض بیرونی رگوں سے تعلق رکھتی ہیں +

سَبَل کی رگیں عارضی اور مضر صحت ہونے کے باوجود اصلی رگوں کی افزائش ہیں، اور ان میں تمام اصلی رگوں کی مانند خون کی آمد و رفت ہوتی ہے؛ اس قسم کی طبعی زیادتیوں کی مثال قلب کے لحمی ریشوں اور رحم کے ریشوں میں (بحالت حمل) پائی جاتی ہے۔ یہ پردہ بھی دراصل ملتحمہ ہی کا ایک حصہ ہوتا ہے جو زیادہ دبیز غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے (مترجم) +

سبب {ان رگوں کا خونی مادوں، اور غلیظ بخارات سے بھر جانا} جن کا جلد تحلیل ہونا دشوار ہوتا ہے +

{سَبَل کی تین قسمیں ہیں: (۱) سَبَل رطب، جس کے ساتھ اشک اور پلکوں میں بکثرت رطوبت ہوتی ہے} کیونکہ اس خاص قسم کا مادہ رقیق اور تیز ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کے ساتھ خارش، پے در پے چھینک، اور آنکھوں کے اندر ٹیس ہوتی ہے، {اور اس قسم میں ناممکن ہے کہ رگیں کانٹوں (صِنّاروں) میں پھنسیں، اور کاٹی جا سکیں} کیونکہ اس میں علی العموم ملتحمہ کے اندر کی رگیں پر ہوتی ہیں + "صِنّارہ" لوہے کا ایک آلہ ہے، جس کی شکل مڑے ہوئے تکلے کے مانند ہوتی ہے، جس سے مچھلیوں کا شکار کیا جاتا ہے +

{(۲) سَبَل یابس، جس میں نہ آنسو اور نہ رطوبت ہوتی ہے} کیونکہ اس کا مادہ غلیظ ہوتا ہے {اور سوائے پردۂ سَبَل کی موجودگی کے آنکھیں تندرست آنکھوں کے مانند ہوتی ہیں}+

(۳) {سَبَل مستحکم، جس میں پردہ غلیظ ہوتا، سیاہی چشم سفید ہو جاتی، اور بصارت زائل ہو جاتی ہے} +

علامات سَبَل خفیف {اگر مرض سَبَل نیا اور رقیق ہو تو بصارت کو کم روکتا ہے} کیونکہ جھلی رقیق ہوتی ہے {اور آنکھوں پر چھوٹی چھوٹی سرخ رگوں کی مکڑی کے جالے کے مانند ایک بناوٹ نظر آتی ہے} رگیں زیادہ پُر ہونے کے باعث چھوٹی معلوم ہوتی ہیں +

علاج {قیفال کی فصد کریں} ایارج وغیرہ سے {مسہل دیں} + تنقیہ کے بعد {بھوک کی حالت میں ہمیشہ حمام کرائیں} تاکہ مادہ لطیف ہو جائے {تیز سرمے لگائیں جیسے باسلیقون} باسلیقون کے معنے بادشاہی کے ہیں + **نسخہ باسلیقون**: کفدریا، روپا مکھی، ہر ایک ۳۵ ماشہ، تانبہ سوختہ، نمک لاہوری، تیزپات، سفیدۂ قلعی، گول مرچ، پیپل، سنبل الطیب،

[1] ملتحمہ معمولی ایک نرم پردہ یا جھلی ہے، گرنی جیسا نہیں ہے +

توتیا، ہر ایک ۱ ماشہ، لونگ، اشنہ، ہر ایک ۳ ماشہ، ماميران، ہلدی، ہر ایک ۱۰ ماشہ، پوست ہلیلہ، سفیدہ کاشغری، نمک طعام، عصارۂ مامیثا ہر ایک ۱۷ ماشہ، مشک ۱/۲ ماشہ {یا باسلیقون کے مانند دوسری دوائیں لگائیں} مگر یہ دوائیں بھی تنقیۂ بدن کے بعد استعمال کریں، تاکہ دواؤں کی تیزی اور شدتِ درد سے آنکھوں کی طرف مواد متوجہ نہ ہو جائیں۔

علامات سبل مستحکم {رگیں موٹی موٹی معلوم ہوتی ہیں، اور بینائی بہت کم ہو جاتی ہے}۔

علاج {عمل لقط کریں (یعنی رگوں کو تراش دیں)} جس کی صورت یہ ہے کہ ان رگوں میں بہت سے تاگے پرو کر اوپر اوٹھائیں، پھر قینچی سے تراش ڈالیں، یا اُن کو کانٹوں سے اوٹھا کر تراشیں، زاں بعد نمک اور زیرہ چبا کر پانی نچوڑ کر آنکھوں میں ٹپکائیں، اور مریض سے کہیں کہ وہ برابر آنکھوں کو گھماتا رہے، تاکہ چمٹ نہ جائیں۔

اسباب پرانے روہوں یا پڑبال کی وجہ سے قرنیہ پر متواتر خراش یا رگڑ لگنے سے یہ رگیں بن جاتی ہیں۔

علامات طبقہ ملتحمہ سرخ ہو جاتا ہے، آنکھ میں سرخ رنگ کا رگوں کا جال معلوم ہوتا ہے، آنکھ چندھی ہو جاتی ہے، جب مرض پرانا ہو جاتا ہے، تو خراش کم ہو جاتی ہے، قرنیہ دھندلا سا ہو جاتا ہے، اور اس کی سطح کھردری ہو جاتی ہے، اور معلوم ہونے لگتا ہے کہ قرنیہ پر ایک پردہ چھا گیا ہے، قرنیہ کی چمک زائل ہو جاتی ہے، نظر کمزور ہو جاتی ہے، آنکھ میں درد اور سوزش بہت ہوتی ہے، بالخصوص رات کے وقت پپوٹے اور آنکھ کے چاروں طرف شدت کا درد ہوتا ہے، اور پتلی سکڑ کر بے ڈول ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں اگا ہے قرنیہ پر زخم ہو جاتا ہے۔

معمولات مطب: شروع مرض میں آشوب چشم کے اصول پر علاج کریں، اور اگر مرض پرانا ہو جائے تو اسکا علاج روہے کے طریقہ پر کریں، جس کا بیان آگے آنے والا ہے۔

ہدایات: مریض کو صاف اور تاریک کمرے میں رکھیں، آنکھوں کے آگے سیاہ رنگ یا زرد رنگ کا کپڑا لٹکائیں، سرد ہوا میں چلنے پھرنے سے بچائیں، دماغی محنت کرنے، ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے، آگ کے پاس بیٹھنے، دھوپ میں چلنے سے اور ترش اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرائیں، اگر قبض ہو تو رفع کریں۔

غذا: سادہ اور معمولی غذا کھلائیں، مثلاً بکری کا شوربہ، مونگ کی دال، کدو، ترئی، ٹنڈا، پالک وغیرہ چپاتی یا پھلکے کے ساتھ۔ مرچ اور مصالح کی کثرت ممنوع ہے۔ دہی، چھاچھ، املی، لیموں وغیرہ سے، اور نفاخ اور دیر ہضم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

شرناق (بالائی پپوٹہ کی گلٹی)

{شرناق بالائی پپوٹہ کا ایک ابھار ہے جو چربی دار مادہ سے پیدا ہوتا ہے} بالائی پپوٹہ مندرجہ ذیل اعضاء سے بنا ہوا ہے: اول جلد، پھر جھلی کی پہلی محراب، پھر چربیدار جھلی، پھر عضلہ، پھر دوسری محراب، پھر جلد + چربی دار جھلی دونوں محرابوں کے درمیان اس لئے رکھی گئی ہے۔ تاکہ پپوٹے زیادہ حرکت سے خشک نہ ہوجائیں، یہی جھلی جب بڑی ہوجاتی ہے تو شرناق پیدا ہوجاتا ہے، اسی وجہ سے شرناق رسولیوں کے مانند حرکت نہیں کرتا + {جس سے پپوٹے پورے طور پر کھل نہیں سکتے، بلکہ ڈھیلے سے ہوجاتے ہیں + یہ ابھار پپوٹوں سے چپٹا ہوا ہوتا ہے، اور رسولی (سلعہ) کے مانند نہ عضو سے علیحدہ ہوتا اور نہ حرکت کرتا ہے} بلکہ اوس کے جوہر میں داخل رہتا ہے + اس کی **وجہ** غلیظ رطوبتیں ہوتی ہیں، جو پپوٹے میں چلی جاتی ہیں، اسی وجہ سے یہ علی العموم بچوں اور مرطوب مزاجوں میں ہوتا ہے +

علامات {اگر دو انگلیوں سے شرناق کی بلندی دبائی جائے، پھر دونوں انگلیاں علیحدہ کرلی جائیں، تو بیچ میں بلندی ظاہر ہوگی} کیونکہ یہ چربیدار اور غلیظ ہوتا ہے +

علاج: اگر ضرورت ہو تو فصد کے {ذریعہ اخراج مواد کریں} اقراص بنفشہ کھلائیں {لطیف غذائیں} مثلاً مصنوعی شوربے اور پرندوں کے گوشت {کھلائیں، مزاج کو درست کریں} حمام میں داخل کریں} تاکہ مادہ لطیف اور تحلیل ہوجائے {ایسے پانی سے تکمید کریں، جس میں تحلیل کرنے والی بوٹیاں جوش دی گئی ہوں، باسلیقوں اکبر آنکھوں میں لگائیں + ان تدابیر سے اگر تحلیل ہوجائے تو بہتر ہے} کونسی ایسی سختی ہے، جو پوری احتیاط کے بعد تحلیل نہ ہوسکے؟ سرطان اور خنازیر بھی پوری نگہداشت سے تحلیل ہوجاتے ہیں، چنانچہ علی بن عیسیٰ کا قول ہے کہ "ایک شخص کو مرض شرناق پیدا ہوا تھا، جس کی شدت کی وجہ سے اوسکا علاج دستکاری سے نہیں کیا گیا، بلکہ تحلیل کرنے والے طلاء، اور ذرور اغبر سے اوس کا علاج کیا گیا، جس سے وہ بالکل اچھا ہوگیا" + یہ علاج اس سے بہتر ہے کہ دستکاری سے شرناق کو نکال ڈالیں، کیونکہ یہ چربیدار جھلی پپوٹوں کے بالوں کی حفاظت کرتی، اور اسی کے باعث پپوٹے باہم اچھی طرح بند ہوتے ہیں، اور نکال لینے کے بعد پپوٹے خشک ہوکر ضرورت کے وقت نہایت خوبی سے بند نہیں ہوتے {ورنہ دستکاری کریں} یعنی اس چربیدار مقام کے درمیان میں چوڑائی سے اسقدر کم گہرا شگاف دیں کہ فقط شحمہ (چربی دار جھلی) تک پہونچے (کیونکہ گاہے غلطی سے شگاف پپوٹہ کے اندرونی حصہ اور قرنیہ تک پہونچ جاتا ہے) جب شحمہ معلوم ہو تو کتان کے کپڑے کی مدد سے اسے پکڑیں (تاکہ چکنائی کے باعث ہاتھ سے پھسل نہ جائے)، پھر دائیں بائیں اور اوپر کی طرف

لہ یہ شرح کی قول کلی طور پر قابل غور ہے (مترجم) +

...حرکت دیں، تاکہ بالکل خارج ہو جائے، پھر سرکہ اور گلاب میں کپڑا تر کرکے اس مقام ...مدیں + اگر کسی قدر اوس کا بقیہ رہ جائے تو نمک پیسکر اوس پر چھڑک دیں، تاکہ نمک اوسے ...ڈالے، اور اس میں غفلت بالکل نہ کریں؛ کیونکہ آنکھوں کے لئے یہ شرناق سے بھی زیادہ ...ہے، اس سے درد سخت اور ورم گرم پیدا ہوجاتا، اور پتلی سخت ہوجاتی، اور آنکھوں کو ...سے روک دیتی ہے +

بُوَالْتَیْن (آنسو کے دو قطرے)

{یہ ایک بیماری ہے، جس میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آنسو کے چند قطرے ٹپک کر ...جاتے ہیں} + طبری کا قول ہے کہ اسی وجہ سے اس کا نام بُوَالْتَیْن (پیشاب ...دو قطرے) رکھا گیا ہے +

{سبب اس کا یہ ہے کہ بالائی پپوٹے موٹے اور اس کے اندرونی حصہ میں ابھار ہوجاتا ہے؛ ...بھار آنکھوں کے بند کرنے کے وقت جب دوسرے پپوٹے یا ملتحمہ میں لگتا ہے تو رگڑ سے ...ٹپک پڑتے ہیں + اس مرض کی تکلیف بدن میں مواد کے جمع ہوجانے، یا معدہ کے پُر ہوجانے، ...و شراب پینے، اور بیداری سے بڑھجاتی ہے} کیونکہ شراب سے سر کی طرف غلیظ بخارات ...ت چڑھتے ہیں، جو سر میں اور بھی زیادہ غلیظ ہوجاتے ہیں، اسلئے پپوٹوں کی غلظت اور ...کی بلندی اور ابھار کو بڑھا دیتے ہیں؛ اور بیداری سے ردی بخارات بدہضمی یا غلبۂ ...ت کے باعث چڑھتے ہیں {اور جب پپوٹے ہلکے ہوتے اور بلندی کم ہوتی ہے تو رگڑ ...نے کے باعث آنسو نہیں بہتے ہیں} +

علاج {بدن سے مواد کا اخراج کریں} غلیظ اور تبخیر پیدا کرنے والی غذاؤں سے ...ہیز کریں، غذا کم کردیں} تاکہ مواد کم ہوجائیں {ہاضمہ درست کریں} تاکہ مواد اور غلیظ بخارات ...یدا ہوں {سینک کریں، محلل لیپ لگائیں} مثلاً مامیثا، مُر، زعفران {اشک بہانے والے ...رطوبتوں کو تحلیل کرنے والے سُرمے لگائیں} مثلاً باسلیقون، اور شیاف احمر +

عُقدہ (بالائی پپوٹہ کی گرہ)

چونکہ یہ مرض گرہ سے مشابہ ہوتا ہے، اس لئے اس کا نام عقدہ (گرہ) رکھا گیا ہے {بالائی ...ر پہ جلد کے نیچے پیدا ہوتا ہے اور بالعموم چھونے سے معلوم ہوتا ہے + اس کی وجہ غلیظ مواد کی ...یت ہوتی ہے، جو سرسے پلکوں میں اوتر کر سخت ہوجاتی ہے} کیونکہ اس کا لطیف حصہ جلد کے ...چھونے، اور زیادہ حرکت کرنے کے باعث تحلیل ہوکر باقی حصہ سخت ہوجاتا ہے {اس کی قسمیں ...ہیں} +

قسم اول متحرک { حرکت کرتا اور اپنی جگہ سے دائیں، بائیں، اوپر، نیچے، باسانی ہلجاتا ہے }
کیونکہ یہ قسم رسولی کے مانند ایک جھلی میں ملفوف ہونے کے باعث عضو سے علیحدہ ہوتی ہے +
علاج { اگر گرہ زیادہ گہری نہو تو باہر نکال لیں } یعنی اوس کے اوپر کی جلد کو چوڑائی میں چیر کر اور شگاف کے کناروں کو کانٹوں سے کھینچکر گرہ سے علیحدہ کر ڈالیں، پھر بآہستگی عقدہ کو جھلی سے کھینچ لیں، اور احتیاط رکھیں کہ اس کی جھلی نہ پھٹ جائے، ورنہ پوری دستکاری نہو سکے گی، اور بعض لوگ صلیبی (+) شگاف دیتے ہیں { اور اگر وہ گرہ گہری ہو تو پپوٹہ کو الٹ کر اور اندر سے شگاف دیکر، گرہ نکالیں، پھر چبائے ہوئے زیرہ کا پانی تھوڑی دیر کے لئے بھر دیں } تاکہ پپوٹے چمٹ نہ جائیں +

قسم دوم سخت { سنگریزہ کے مانند نہایت سخت ہوتی، اور اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہلتی ہے }
کیونکہ یہ قسم عضو سے علیحدہ نہیں ہوتی، اور پھوڑے سے بہت مشابہ ہوتی ہے { دستکاری کے ذریعہ اسے نکالنے میں خطرہ ہے } کیونکہ یہ قسم عضو کے اندر داخل ہوتی، اور پہلی قسم کے مانند کسی تھیلی میں ملفوف نہیں ہوتی ہے، اسلئے اس کے مادہ کا بالکل خارج کرنا ناممکن ہے؛ بلکہ اس مادہ کا خمیر (یا بقیہ) رہجاتا ہے، جو مرض کو دوبارہ پیدا کر دیتا ہے؛ ایسی حالت میں اس علاج سے مریض کو غلط طریقہ پر محض تکلیف و عذاب میں مبتلا کرنا ہوگا۔ علاوہ بریں گاہے اس سے بڑا ورم پیدا ہو جاتا ہے { بلکہ مناسب یہ ہے کہ گرم پانی اور قیروطی سے اس کو نرم کریں، اور نرم کرنے کے بعد اخلیون اور لعابوں سے تحلیل کریں } مثلاً میتھی اور السی کا لعاب { اگر تحلیل نہ ہو سکے تو چھوڑ دیں، اور آلات یا تیز دوائیں استعمال نہ کریں } مگر بعض لوگ بدن کی پوری صفائی اور موادِ مرض کو دور کرنے کے بعد قینچی سے تراش دینے کو جائز سمجھتے ہیں، اور تراشنے کے بعد تھوڑی دیر تک خون بہنے دیتے ہیں، تاکہ اس میں ورم نہ پیدا ہو جائے +

(۳) قسم سوم وسیع { جو پھیلا ہوا ہوتا ہے، اس کی دبازت زیادہ نہیں ہوتی، اس کی رنگت جلد میں سرخ توت کے مانند یا بیگنی ہوتی ہے } کیونکہ یہ قسم خون کے جلے ہوئے سوداسے پیدا ہوتی ہے { اس میں رگیں بھی ہوتی ہیں، جو عضو کے ساتھ پیوستہ ہوتی ہیں } کیونکہ اس کا مادہ کسی قدر رگوں میں بھی باقی رہتا ہو { اس میں دستکاری ہرگز نہ کریں } کیونکہ اس کے ہر طرف خون کی رگیں ہوتی ہیں، جنکا بالکل معدوم کر دینا ممکن نہیں ہے؛ بلکہ بعض رگیں رہجاتی اور دوسری گرہ پیدا کر دیتی ہیں + علاوہ ازیں چونکہ اس کا مادہ سرطان متقرح کے مانند نہایت ردی ہوتا ہے، اس لئے پھر یہ شگاف بھرتا نہیں +
علاج { تھوڑے دنوں کے بعد اخراج مواد کیا کریں } تاکہ مواد زیادہ جمع نہو جائیں { غلیظ غذاؤں سے پرہیز رکھیں } +

پڑبال (شعر زائد و شعر منقلب)

بعض لوگ شعر منقلب[1]، اور شعر زائد کو ایک ہی سمجھتے ہیں، جیسا کہ مصنف کے کلام سے پتہ چلتا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ شعر منقلب وہ بال ہیں، جو پپوٹوں کے کناروں پر پیدا ہو کر آنکھ کے اندر کی طرف مڑ جاتے ہیں، اور جب پپوٹے حرکت کرتے ہیں تو یہ بال آنکھ کے ڈھیلے میں چبھتے، اور اس سے اشک رواں ہوتے ہیں۔ اس سے آنکھیں کمزور ہو کر مادوں کے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہیں، اور اس کے ساتھ مرض سبل، روانی اشک، خارش چشم، اور سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شعر زائد کی پیدائش طبعی حالت کے برخلاف پپوٹوں کے کناروں پر نہیں ہوتی، بلکہ آنکھوں کے قرب میں ہوتی ہے، سیدھے ہونے کی صورت میں چبھتے، اور باہر کی طرف مڑے ہوئے ہونے کی صورت میں آنکھوں میں ظاہری نقصان نہیں دیتے، بلکہ آنکھوں پر پڑے ہوئے ہوتے، اور سامنے کی چیزوں میں کالے خطوط نظر آتے ہیں + چنانچہ بعض اگلے اطباء کا قول ہے کہ پلک کے بال جب ضرورت سے زیادہ ہوتے ہیں، اور ان کی پیدائش اصلی جگہ میں نہیں ہوتی تو ماہتاب کی طرف دیکھنے سے ماہتاب اور چراغ کی شعاعیں (جو اوس کی آنکھوں تک پہونچتی ہیں) تاگوں کے مانند پراگندہ اور منتشر نظر آتی ہیں +

سبب {یہ مرض متعفن اور گندہ رطوبت سے پیدا ہو جاتا ہے} جو نہ تیز اور نہ نمکین و شور ہوتی ہے، کیونکہ ایسے مادے اصلی بالوں کو بھی فاسد کر دیتے ہیں، چہ جائیکہ نئے بال ان سے پیدا ہوں {یہ رطوبت پپوٹوں میں اور پپوٹوں کے کناروں میں جمع ہو جاتی ہے} +

علاج {پہلے دماغ کو صاف کریں، پھر ایسے سرمے لگائیں، جو تیز اور پلکوں کے مواد کو پاک کرنیوالے ہوں} مثلاً باسلیقون، شیاف احمر وحاد، شیاف اخضر {پھر بالوں کو اوکھیڑیں، اور اس کے بعد داغ دیں، مگر مناسب یہ ہے کہ ایک بال کو اکھیڑ کر سوئی سے داغ کر اچھے ہونے تک چھوڑ دیں، اسکے بعد دوسرا بال اوکھیڑیں} اور داغنے کے وقت پپوٹوں کو الٹ لیں، تاکہ آنکھوں میں گرمی نہ پہونچے، مگر بعض لوگ آنکھوں کو سرد آٹے سے بھر دیتے، اور داغنے کے بعد آنکھوں میں سفیدی بیضہ ہمراہ روغن گل طلا کرتے ہیں {اور کبھی بغیر داغ کے بالوں کے اکھیڑنے کے بعد سبز دریائی مینڈکوں کا خون، یا کتوں کی چیچڑی (قراد کلب) کا خون، یا چیونٹی کے انڈے یا انجیر کا دودھ لگا دیتے ہیں} قراد کلب (چیچڑی) وہ جانور ہے، جو کتوں کے کان میں چمٹا رہتا ہے، اور جب خون زیادہ پی لیتا ہے تو گر پڑتا ہے + حنین نے اپنی کتاب اختیارات میں لکھا ہے کہ بالوں کے اکھیڑنے کے بعد ہدہد کا پتہ لگا دینا چاہئے، کیونکہ یہ علاج نہایت کافی ہے، دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی {اور اگر بال ایک، یا دو، یا پانچ تک ہوں تو کبھی

[1] منقلب: مڑے ہوئے، الٹے ہوئے +

{یا} مونیج موییزج یا مصطگی، یا انیج کے ذریعہ دوسرے اصلی اور طبعی بالوں کے ساتھ چسپاں کر دیتے ہیں (دبق) حب الآس کے مانند ایک تخم ہے، جس کے اندر نہایت لیسدار رطوبت ہوتی ہے {اگاہے سوئی کے ذریعہ یہ بال پرو دیئے جاتے ہیں، جس کی صورت یہ ہے کہ سوئی کے سوراخ میں یہ زائد بال ڈال کر پپوٹوں کے باہر نکال لاتے ہیں} بشرطیکہ یہ صورت ممکن ہو، ورنہ سوئی کے ناکہ میں ایک بال یا ریشمی تاگہ کا ایک سرا داخل کر کے دونوں سروں کو کھینچ لیں، تاکہ دونوں سرے ملکر اور بٹ کر ایک ہوجائیں، پھر پڑبال کو ملاکر باہستگی تھوڑا تھوڑا یہاں تک کھینچیں کہ پپوٹے کے باہر نکل آئیں + اگر دوبارہ یہی عمل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کسی دوسرے مقام میں کریں، تاکہ سوراخ کشادہ نہ ہوجائے، جس سے بال نہ ٹھہر سکیں گے +

پڑبال اٹھانے کی ترکیب {اگر بال بکثرت ہوں تو پپوٹہ کو کاٹ ڈالتے اور اٹھاتے ہیں} (اسکو **عمل تشمیر** کہتے ہیں) کیونکہ اس صورت میں اس عمل کے سوا دوسرا علاج ناممکن ہے اس عمل کی صورت یہ ہے کہ پپوٹوں کی جلد کو درمیان سے سوئی تاگے کے ذریعہ تین مقامات پر باندھیں، پھر دوسرا مددگار شخص اس کے ذریعہ سے پپوٹوں کو اس قدر اٹھائے کہ پڑبال آنکھوں سے معتدل طور پر اٹھ جائیں، اور اسقدر زیادہ نہ اٹھ جائیں کہ پپوٹے مڑ کر آنکھیں کھلی رہ جائیں، پھر اس جلد کو قینچی سے کاٹ ڈالیں، اور زخم کے دونوں کناروں کو ملاکر چند متفرق مقامات پر ٹانکے لگا کر گرہیں دیدیں، پھر اس پر ذرور اصفر چھڑک دیں، اور تیسرے روز ان ٹانکوں کو قینچی سے کاٹ کر نکال لیں، اور مرہموں سے علاج کریں +

اسکی دوسری صورت یہ ہے کہ پپوٹے کو الٹ کر اس مقام میں شگاف دیں جو جانم کے نام سے مشہور ہے، اور یہ مقام پلک کے کنارے کے قریب ہوتا ہے، پھر زخم کو پر کرنے والی دوائیں استعمال کریں، جس سے زائد گوشت پیدا ہوجاتا ہے {اس سے بال باہر کو مڑ جاتے، اور پپوٹہ چھوٹا ہوجاتا ہے، اس لئے یہ بال نہ آنکھوں میں چبھتے، اور نہ چبھنے کی وجہ سے اشک بہتے ہیں، ہاں اس سے بینائی کمزور ہوجاتی ہے} کیونکہ مرض شترہ کے مانند آنکھ کا ڈھیلہ کسی قدر کھلا ہوا رہ جاتا ہے +

اسباب: پڑبال کے اسباب عموماً مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: رو ہے، آنکھ کے پپوٹوں کا ورم مزمن، پپوٹوں پر چوٹ کا لگنا، آگ یا گرم پانی سے پپوٹوں کا جل جانا۔ یہ مرض سرد ممالک اور سرد زمانہ میں سرد مزاج اور بوڑھوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے +

علامات: آنکھ میں بالوں کی رگڑ سے درد ہوتا ہے، آنسو بہتے ہیں، اور کچھ دنوں کے بعد طبقہ قرنیہ پر زخم یا سفیدی پیدا ہوجاتی ہے +

معمولات مطب: مریض کو کرسی پر بٹھائیں اور اس کے سر کو پیچھے کی طرف جھکائیں اور مریض کے سامنے کھڑے ہوکر موچنے سے ایک ایک بال اکھیڑیں، مگر اکھیڑنے سے

قبل آنکھ میں جوہر بیروج کے چند قطرے آنکھ میں ڈالدیں، تاکہ مریض کو تکلیف نہ ہو، بالوں کو اکھیڑنے کے بعد زعفران، کافور، دونوں کو پانی میں پیس کر لیپ کر دیں + شب کے وقت اطریفل کشنیزی، اطریفل اسطوخودوس، یا اطریفل زمانی گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔ اور روزانہ صبح و شام کحل گل کنجد، کحل کافوری، یا چکنی دوا میں سے کوئی ایک پابندی کے ساتھ لگائیں +

یا نسخہ ذیل میں سے کوئی تیار کر کے استعمال کریں:

نسخۂ کحل: شورہ قلمی، سرمہ سیاہ: دونوں کو باریک پیس کر سرمہ تیار کریں اور رات کو سوتے وقت لگائیں +

نسخۂ کحل دیگر: نوشادر، ایلوا، گیرو، گل چمیلی، صندل، لونگ: سب کو سرمہ کی طرح باریک پیس کر صبح و شام آنکھ میں لگائیں +

غذا و پرہیز: معمولی غذا کم مرچ کی کھلائیں جن میں تیز گرم مصالح بھی نہ ہوں، دھوپ میں چلنے پھرنے سے، اور لکھنے پڑھنے سے، اور گرم غذاؤں سے پرہیز کرائیں +

وَدَقہ (آنکھوں کا دانہ)

{وَدَقہ ملتحمہ کی بلندی (یعنی ورم) ہے، جو سفید دانہ کے مانند ہوتی ہے} بشرطیکہ بلغمی مادہ سے پیدا ہوئی ہو + یہ سفیدی میں {چربی کے مشابہ ہوتی ہے} نہ کہ نرمی میں، کیونکہ یہ سخت ہی ہوتا ہے + اگر خونی مادہ سے اس کی پیدائش ہوتی ہے تو اس کا رنگ سرخ بھی ہوتا ہے + اس مرض کا مقام مختلف ہے: گاہے اندرونی گوشۂ چشم، گاہے بیرونی، گاہے پپوٹوں کے نیچے، اور گاہے سیاہی چشم کے اردگرد، چھوٹے چھوٹے دانے پروئے ہوئے موتیوں کے مانند بکثرت ہوتے ہیں

{وَدَقہ اور مورسرج[1] میں فرق یہ ہے کہ مورسرج قرنیہ کی بیماری، اور ودقہ ملتحمہ کی بیماری ہے جس سے ملتحمہ نہیں پھٹتا، لیکن گاہے اس کے بڑھ جانے اور زیادہ تمدد کے باعث شاذونادر پھٹ بھی جاتا ہے}

سبب {اس مرض کا سبب غلیظ مواد ہوتے ہیں، جو ملتحمہ میں جمع ہو کر ابھار یا بلندی اختیار کر لیتے ہیں} +

علاج: قسم خونی میں {قیفال کی فصد کھولیں} اور قسم بلغمی میں {جوشاندۂ افتیمون اور حب ایارج سے تنقیہ کریں} اور مرض کے دیرینہ ہو جانیکے بعد {شیاف احمر لین آنکھوں میں لگائیں} کیونکہ یہ تحلیل بھی کرتا ہے، اور مادوں کو خوب چھانٹتا بھی ہے +

نسخہ شیاف احمر لین: شادنج ۲۱ ماشہ، گوند ببول، کتیرا: ہر ایک ۱۰ ماشہ

[1] مورسرج میں قرنیہ کے پھٹنے سے بلندی نکل آتی ہے (مترجم) +

تانبہ سوختہ ۱۰ ماشہ، بیخ مرجان، موتی، کہربا، سفیدہ قلعی، شنگرف: ہر ایک ۲۰ ماشہ، دم الاخوین، زعفران: ہر ایک ۱۔ ماشہ، پانی کے ساتھ ملاکر تیار کریں + اگر آنکھیں سرخ بھی ہوں تو شیاف ابیض آنکھوں میں ڈالیں { گلاب میں پٹیوں کو تر کرکے آنکھ پر باندھ کر سلائیں، کیونکہ گاہے پٹیوں کے دباؤ ہی سے یہ مرض زائل ہو جاتا ہے + اگر صحت نہ ہو، اور اس میں ریم جمع ہو جائے، تو پہلے شیاف ابیض ڈالیں، اور پھوٹ جانے کے بعد شیاف آبار اور شیاف کندر ڈالیں } +

نسخہ شیاف کندر: اشق، انزروت، ہر ایک ۱۷۔ ماشہ، کندر ۳۵ ماشہ، زعفران، ماشہ، میتھی کے لعاب میں ملاکر تیار کریں +

طرفہ (سرخ نقطہ)

یہ نام اس طرفہ سے بنایا گیا ہے، جس کے معنے چانٹے (ضرب) کے ہیں، جو آنکھ پر لگ کر ملتحمہ میں سرخی پیدا کر دیتا ہے، لہذا یہ نام بلحاظ سبب کے کہلا سکتا ہے، پھر اسکی مشابہت سے ملتحمہ کی ہر ایک سرخی کو طرفہ کہنے لگے (خواہ ضرب سے ہو یا نہ ہو) { طرفہ ملتحمہ کا سرخ نقطہ ہے جو تازہ سرخ خون، یا دیرینہ، مردہ، سیاہ خون سے پیدا ہوتا ہے، جو آنکھ کی بعض پھٹی ہوئی رگوں سے بہہ کر ملتحمہ میں آجاتا ہے، اور انکے پھٹنے کی وجہ چانٹہ یا ضرب ہوتی ہے } جو آنکھوں پر لگی ہو، اور اس کی بعض باریک رگوں کو پھاڑ دیا ہو، جس سے خون نکل کر ملتحمہ کی سطح پر آجاتا، اور اسکے نیچے ٹھہر جاتا ہے، اور گاہے ضرب سے ملتحمہ بھی ساتھ ہی پھٹ جاتا ہے { یا رگوں کے پھٹنے کی وجہ رگوں کا تیز ہو جانا ہے، جو تناؤ پیدا کرکے ان کو پھاڑ دیتا ہے، یا اس کی وجہ جوش خون اور آنکھوں کی طرف اس کا بہنا ہے } اور بہنے کی وجہ خون کی تیزی، اور جوش و تحلل سے خون کی مقدار کا زیادہ ہو جانا ہے + { یا ورم کے پکنے سے پہلے اس کا پھوٹ جانا ہے + نیز طرفہ کے اسباب میں سے زیادہ چیخنا بھی ہے } چیخنے کی حالت میں چونکہ سانس کو روکنا پڑتا ہے، اسلئے رگیں تن جاتی ہیں، اور دماغ ممتلی ہو جاتا ہے، جس سے رگیں پھٹ جاتی ہیں { علٰے ہذا سخت حرکت بھی اس کے اسباب میں سے ہے } کیونکہ حرکت سے گرمی پیدا ہوتی ہے، اور گرمی اخلاط میں جوش اور پھیلاؤ پیدا کرکے انکی مقدار بڑھا دیتی ہے + علٰی ہذا سخت ابکائی سے بھی گاہے رگیں پھٹ جاتی ہیں، کیونکہ اس حالت میں زور لگانا اور سانس روکنا پڑتا ہے +

علاج: { قیفال کی فصد کھولیں، معمولی دواؤں سے مسہل دیں } مثلاً جوشاندہ ہلیلہ ہمراہ سقمونیا (یا ارج کے بغیر)، مگر مسہل سے حقنہ بہتر ہے { اور گرم گرم دودھ اور لعاب آنکھوں میں ٹپکائیں } تاکہ درد میں سکون اور مادہ میں نضج ہو کر رقیق ہو جائے، اور سفیدی وندوی بیضہ

میں روئی اتھیڑ کر آنکھوں پر باندھیں، اور چت لٹائیں، تاکہ درد میں سکون ہو} جب درد کم ہوجائے تو کبوتر کے بازو کا گرم گرم خون ٹپکائیں، یا ابتدا مرض میں اوس خون کے ساتھ مادہ کی لوٹانے والی دوائیں بھی گرم پانی میں گھول لیں} مثلاً گل ارمنی، گیرو، اور گل قیمولیا} اور آخر مرض یعنی زمانہ انحطاط میں خون کے تحلیل کرنے والی دوائیں} مثلاً کندر، مُر، اشق، زعفران چھتے کی ہڑتال سرخ یا زرد ملائیں} اور مویز سے تخم دور کرکے برگ مکو، تازہ پنیر، اور کسی قدر نمک لاہوری ملا کر آنکھوں پر لیپ لگائیں، اور جوشاندۂ صعتر اور زوفائے خشک سے تکمید کریں +
اِس مرض میں غفلت سے ہرگز کام نہ لیں، کیونکہ گاہے یہ خون سخت ہوکر بالکل تحلیل نہیں ہوتا اور دیکھنے میں نہایت برا معلوم ہوتا ہے، اور گاہے اِردگرد کے اعضاء کو زخمی کرکے زخم پیدا کردیتا ہے، اور دوسرے طبقات تک پھیل جاتا ہے +

پلکوں کا گر جانا (انتشار اہداب)

یہ مرض آنکھوں کے لئے اِس وجہ سے مُضر ہے کہ اس حالت میں گرد وغبار اور سخت تیز روشنی سے حفاظت نہیں ہوسکتی، اِسلئے دھوپ کی روشنی میں بینائی کمزور ہوجاتی، اور بجلی وغیرہ کے چمکنے کی صورت میں بالکل زائل ہوجاتی ہے (یعنی پلک کا کام سیاہی کی وجہ سے روشنی کو جذب کرکے معتدل بنانا ہے) +

سبب (۱) {اس کا سبب یہ ہے کہ صفراء اور سوداء کے ملجانے کی وجہ سے پلکوں کی جڑوں میں ان بالوں کی غذا فاسد، شور اور تیز ہوجاتی ہے} اور چونکہ یہ سبب فقط ایک خاص مقام میں ہی، اِسلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام بدن کے بال گر جائیں + **علامات** {صفرا یا سودا کے غلبہ کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں} ساتھ اس کے سوزش وخارش ہوتی ہے، اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ پپوٹوں میں بالوں کے گر جانیکے علاوہ کوئی ظاہر علامت نمودار نہیں ہوتی، ایسا اُس وقت ہوتا ہے جبکہ مادہ پپوٹوں کے اندرونی حصہ میں ہو +

علاج {صفراء اور سوداء کو خارج کریں، مزاج درست کریں، بال اُگانیوالے سُرمے لگائیں} مثلاً لاجورد، سنگ ارمنی، تخم خرما سوختہ، دخان کندر، پوست صنوبر، سنبل +

سبب (۲) {یا اس کا باعث بالوں کی غذا کی کمی ہے} اِسلئے یہ گر جاتے ہیں، جس طرح بوٹیاں آبپاشی نہ کرنے سے مردہ ہوجاتی ہیں، اور گرنے کے بعد دوبارہ ان کے قائم مقام نہیں اُگتے +
{اور یہ قسم سخت اور تیز امراض کے بعد ہوتی ہے} مثلاً سرسام، وحمی محرقہ +

علاج {عمدہ غذاؤں اور حمام سے قوتوں کو قوی کریں، اور بدن میں رطوبت پہونچائیں اور استفراغ کو بالکل بند کردیں} خلاصہ یہ ہے کہ رطوبت پہونچانے والی چیزیں استعمال کریں اور خشکی لانیوالی چیزوں سے پرہیز رکھیں {پھر ایسے سرمے لگائیں، جو اشک جاری نہ کریں} ورنہ

رطوبتوں کے نکلنے سے خشکی بڑھ جائیگی} بلکہ ایسے سرمے لگائیں، جو بالوں کی جڑونکو گرم کریں تاکہ بال اپنی غذا کو قوت کے ساتھ جذب کر سکیں، مثلاً باسلیقون اور روشنائی} +

نسخہ روشنائی: تانبہ سوختہ، شادنج ہر ایک ۱۰ ماشہ، گول مرچ، پیپل، زعفران، تخم حنظل، ہر ایک ۱ ماشہ، زنگار، صبر، بورہ ارمنی، ہر ایک ۳ ماشہ، سونا مکھی ۷ ماشہ، سبکو خوب باریک کریں +

سبب (۳) {یا اس مرض کا سبب وہ رطوبتیں ہوتی ہیں جو بالوں کی جڑوں کو ڈھیلا اور سوراخوں کو کشادہ کر دیتی ہیں} جس سے بال اوس میں رک نہیں سکتے +

علامات {غلبہ بلغم کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں} +

علاج {ایارج اور گولیوں سے مادہ خارج کریں، خشکی لانے والے تدابیر} مثلاً سخت ریاضت، بیداری اور کمی غذا {عمل میں لائیں، اشک بہلنے والے، اور رطوبتونکو خشک کرنیوالے سرمے لگائیں} تاکہ رطوبتیں خارج ہو جائیں، مثلاً شیاف سرخ تیز، شیاف سبز +

سبب (۴) {کا ہے یہ مرض ایسے اسباب سے پیدا ہوتا ہے} جو بالوں تک غذا کو پہونچنے سے روک دیتے ہیں: یہ سبب یا علیظ اور مسامات میں چپکنے والی خلط ہوتی ہے} جو بالونکے مادہ کو فاسد کر دیتی، اور اُن بخارات کو نفوذ کرنے سے روک دیتی ہے، جن سے بال بنتے ہیں {یہ مرض داء الثعلب (بال خورہ) کے اقسام میں سے ہے} +

علاج {پہلے یہ معلوم کریں کہ یہ مرض کس خلط سے پیدا ہوا ہے} آیا بلغم سے پیدا ہوا ہے، یا سوداء، فاسد خون، یا صفراء محی سے {اور یہ پلکوں کی رنگت سے معلوم ہو سکتا ہے} خصوصاً پھوڑوں کے ملنے کے بعد بانیز اس خلط کا غلبہ اگر سارے بدن میں ہے، تو بھی اس کا علم ہو سکتا ہے} {پھر اسی غالب خلط کو خارج کریں، اور بال خورہ کی قسموں کے لحاظ سے بال خورہ کے طلاء لگائیں} جیسا کہ اس کتاب کے پچھلے حصہ میں آئیگا {پھر بال اوگانے والے سرمے لگائیں} +

{گاہے پلکوں تک غذا کے نہ پہونچنے کا سبب مسامات کا معدوم اور بند ہو جانا ہوتا ہے، جیسا کہ چیچک، زخم، اور جلنے سے ہو جاتا ہے، اور یہ قسم لاعلاج ہے} کیونکہ ان زخموں کے بھر جانے کے بعد جو ساخت پیدا ہوتی ہے، وہ جلد کے مانند نہایت سخت ہوتی ہے (**نسیج ندبی**: زخم بھرنے والی ساخت) جس میں نہ سوراخ اور نہ مسامات ہوتے ہیں، جن سے بال نکل سکیں +

آنکھ کے زخم (قروح العین)

{زخم اگرچہ آنکھ کے تمام طبقات میں پیدا ہو سکتے ہیں، مگر ملتحمہ، قرنیہ، اور عنبیہ کے

علاوہ دوسرے طبقات کے زخم بظاہر معلوم نہیں ہوتے} ہاں اس سے آنکھوں میں نہایت خرابی پیدا ہو جاتی ہے، جسے طبیب آشوب خیال کرتا ہے، ازاں بعد جب خرابی اور بھی بڑھ جاتی، اور ریم زیادہ ہو جاتی ہے، تو یہ ریم طبقات کو چیر کر رطوبتوں میں نفوذ کر جاتی، اور عنبیہ و قرنیہ کو چھید کر باہر بہا کرتی ہے، اور بظاہر کوئی زخم معلوم نہیں ہوتا +

سبب {تیز اور جلے ہوئے اخلاط ہوتے ہیں} جو طبقات میں گر کر تفرق اتصال پیدا کر کے زخم ڈال دیتے ہیں +

علامات {سخت چبھن ہوتی ہے} کیونکہ یہ تفرق و علیحدگی لطیف اور نہایت حس دار جھلی میں ہوتی ہے {سخت ٹیس ہوتی ہے} کیونکہ اس میں شریانیں بکثرت ہیں {اور درد کے ساتھ اشک بھی بکثرت جاری ہوتے ہیں} کیونکہ مادہ کی تیزی و سوزش سے آنکھیں جلتی ہیں +

علامات زخم ملتحمہ {خاص ملتحمہ کے زخموں کی علامت یہ ہے کہ سفیدی چشم میں ایک سرخ نقطہ نظر آتا ہے، جس کی سرخی تمام آنکھ کی سرخی سے زیادہ ہے} رازی کا قول ہے کہ پپوٹہ جس وقت اوٹھایا جاتا ہے تو آنکھوں کے سفید حصہ میں ایک مقام سرخ نظر آتا ہے، یا ساری سفیدی سرخی سے تبدیل ہو جاتی ہے، اور ایک خاص مقام میں بہت زیادہ سرخی ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ملتحمہ دوسرے طبقات کے برخلاف چونکہ گوشت کے مانند ہے، اسلئے اس میں خون بہت زیادہ ہوتا ہے + اس پر اگر کوئی شخص اعتراض کرنا چاہے کہ ملتحمہ کا گوشت تو سفید ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ واقعی ملتحمہ ایسا ہی ہے، مگر جب زخم کے باعث خون کو اپنے مشابہ بنا نہیں سکتا تو خون اپنی اصلی حالت پر سرخ ہی رہتا ہے، اور سارا ملتحمہ، یا خاص زخم کا مقام سرخ ہو جاتا ہے + اس طبقہ کا زخم اگر گہرا ہوتا ہے تو اسے دبیلہ (پھوڑا) ورنہ معمولی عام زخم (قرحہ) کہتے ہیں +

علامات زخم عنبیہ {سیاہی چشم کے مقابل سرخ نقطہ نظر آتا ہے} کیونکہ اس میں خون کی کثرت ہے {جس میں سرخ رگیں بنی ہوتی ہیں} اس میں رگوں کی اس لئے کثرت ہے کہ اس کی پیدائش طبقہ مشیمیہ سے ہوتی ہے {عنبیہ کا زخم گاہے قرنیہ کو پھاڑ دیتا ہے} بشرطیکہ مادہ مقدار میں زیادہ اور کیفیت میں ردی ہو، ایسا مادہ جلد تحلیل نہیں ہوتا، بلکہ قرنیہ میں جا کر قرنیہ سے خارج ہونے کیلئے اسے کھا لیتا، اور اسے پھاڑ دیتا ہے {اور گاہے قرنیہ کو نہیں پھاڑتا، بلکہ اس کا مادہ تحلیل ہو جاتا ہے} مگر ایسا اوسوقت ہوتا ہے، جبکہ مادہ لطیف اور مقدار میں قلیل ہو، اور کیفیت میں فاسد اور ردی نہو +

علامات زخم قرنیہ {سیاہی چشم میں سفید نقطہ نظر آتا ہے} کیونکہ اس کا زخم عنبیہ کو دیکھنے سے روک دیتا ہے، جو اس کے نیچے ہوتا ہے {قرنیہ کا یہ زخم سات قسم کا ہوتا ہے جن میں سے چار قسم کے زخم اسکی بیرونی سطح میں پیدا ہوتے ہیں} اون کا نام جالینوس نے زخم، اور بعض

اگلے حکیموں نے، مثلاً کسانوفیون نے، خشونت اور جرب رکھا ہے + حنین ابن اسحاق نے کہا ہے کہ "ان دونوں میں معنوی اختلاف بالکل نہیں ہے؛ بلکہ فقط یہ اختلاف ناموں میں ہے؛ کیونکہ خشونت اور جرب انحلال فرد[1] کے قسموں میں سے ہیں، جس سے مراد وہ مرض ہے، جو جلد کو چیر دیتا ہے، اس لئے جن لوگوں نے اس کا نام زخم رکھا ہے، علی الخصوص جبکہ یہ آنکھوں میں پیدا ہوتا ہے؛ اس میں انکی غلطی بالکل نہیں ہے" +

{**قسم اول** (۱) دھوئیں کے مانند ہوتی اور بہت سی جگہ کو گھیرے ہوتی ہے، اسکا نام **قتام** (غبار) ہے} اور یونانی میں **اخیلوس** (تاریکی) کہتے ہیں (۲) {یہ قسم پہلی قسم سے گہری، چھوٹی، اور زیادہ سفید ہوتی ہے۔ اس کو **سحاب** (ابر) اور یونانی میں **فافالیون** (ابر) کہتے ہیں}

(۳) {سیاہی چشم کے حلقہ یا کنارے پر پیدا ہو کر سفیدی یعنی ملتحمہ کے کچھ حصے کو بھی گھیر لیتا ہے؛ اس کو اکلیلی[2] کہتے ہیں} اور یونانی میں **ارخیمون** یعنی دو رنگتوں والا کہتے ہیں؛ کیونکہ اس زخم کا وہ حصہ، جو ملتحمہ پر سیاہی چشم کے کنارے سے باہر ہوتا ہے وہ سُرخ، اور جو قرنیہ میں حلقہ سیاہی کے اندر ہوتا ہے وہ سفید نظر آتا ہے +

(۴) {یہ قسم طبقہ قرنیہ کی بیرونی سطح میں ہوتی، اور شاخوں کے مانند، یا اُون کے مانند ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں پر ایک چھوٹا سا اُون کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے} جس کی رنگت سفید، اور اس کی شاخیں ادھر ادھر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں {اس کو **صوفی** (اون کے مانند) کہتے ہیں} نیز اسکو **احتراقی** اور یونانی میں **ابی قوما** (شاخدار) اور **ھفیقاوما** (احتراقی جلی ہوئی) کہتے ہیں +

قرنیہ کے گہرے زخم {قرنیہ کے تین قسم کے زخم قرنیہ کی گہرائی میں ہوتے ہیں: (۱) یہ قسم گہری اور صاف ہوتی، اور اس پر کھرنڈ (خشک ریشہ) تھوڑا ہوتا ہے} اور جاورسیہ[3] سے بہت مشابہت رکھتی ہے؛ اسے یونانی میں **لوفولون** (دانہ) کہتے ہیں +

(۲) {یہ قسم کم گہری اور زیادہ وسیع ہوتی ہے، اس کا نام **حافرکا** (گہرا) اور یونانی میں **قولوما** (گہرا) کہتے ہیں} + (۳) {تیسری قسم میلی اور کھرنڈ کے ساتھ ہوتی ہے، اسے **احتراقی** (جلی ہوئی) کہتے ہیں} اور یونانی میں **ابیقوما**، اور **ھفیقاوما** کہتے ہیں + یہ قسم اس چوتھی قسم کے ہمنام ہوتی ہے، جو قرنیہ کی بیرونی سطح میں پیدا ہوتی ہے، اور یہی قسم جب دیرینہ ہو جاتی، اور اس سے آنکھوں میں رطوبتیں بہتی ہیں، تو جھلیوں کو کھا جاتی، اور آنکھ کو خراب کر دیتی ہے؛ اس کو بعض لوگ "دبیلہ" کہتے ہیں +

---

[1] **انحلال فرد**: عضو مفرد کی ساختوں کی علٰحدگی کو کہتے ہیں، مثلاً ہڈی گوشت و دیگر مفرد اعضاء کا کٹ پھٹ جانا + [2] **اکلیل**: کنارہ سیاہی چشم کا + [3] **جاورسیہ**: باجرے کے سے دانے ہوتے ہیں +

{گاہے آنکھ میں مذکورہ بالا اقسام کے علاوہ شاذونادر طور پر ایک وہ زخم بھی پیدا ہوتا ہے، جس کا نام ذات العروق (رگوں والا) ہے + یہ قسم خواہ آنکھ کے کسی حصہ میں ظاہر ہو، جال کے مانند اس میں شاخیں اور رگیں بنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، اور یہ زخم اکثر طبقات کو شریک کر لیتا ہے} کیونکہ اس کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے {اس کا مادہ خبیثہ سے آتا ہے، اور آنکھیں اس سے صحتیاب نہیں ہوتیں} کیونکہ یہ زخم مادوں کی کثرت، ردائت اور آنکھ کے اکثر حصہ میں منتشر ہونے کے باعث جھلیوں کو کھا جاتا، اور دبیلہ (پھوڑا) بن جاتا ہے {تمام زخموں میں بہتر اور بے خطر وہ زخم ہیں، جو ملتحمہ کی بیرونی سطح پر پیدا ہوتے ہیں} (۱) کیونکہ یہ زخم بآسانی بھر جاتا ہے، اسلئے کہ طبقہ ملتحمہ گوشت کے مانند ہے، اور جو اعضاء گوشت کے مانند ہوتے ہیں، اُن کا زخم اُن سخت اعضاء کی نسبت جو پٹھوں سے مشابہ ہوں جلد بھر جاتا ہے، (۲) اور یہ زخم اس لئے بھی اچھا ہے کہ پتلی سے دور ہوتا ہے، (۳) اور قرنیہ وعنبیہ کے اُبھر آنے سے محفوظ رہتا ہے {اور جن میں درد، بے چینی، اور آنسو کم ہوتے ہیں} کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مادہ کی مقدار بدن میں قلیل ہے، نیز اس میں تیزی اور فساد کم ہے {اور آنکھوں کا بند ہونا ممکن ہوتا ہے} کیونکہ اس میں قرنیہ اور عنبیہ نہیں ابھرتے ہیں۔ {اور جو زخم ان اوصاف کے برخلاف ہوں، وہ زیادہ بُرے ہوتے ہیں} یعنی بدترین زخم وہ ہے، جو ملتحمہ کے بیرونی حصہ میں نہو، بلکہ پوشیدہ ہو، یا قرنیہ پر ہو، اور درد، بے چینی، اور اشک زیادہ ہوں، اور اس سے زیادہ بُرا وہ زخم ہے، جو قرنیہ پر پتلی (ناظر) کے نیچے ہو، کیونکہ اس مقام پر قرنیہ یا عنبیہ بہت جلد ابھر آتے ہیں، اور سب سے بدتر وہ زخم ہے، جو سیاہی چشم میں پتلی کے سامنے ہو، کیونکہ یہ زخم اشک بہاتا اور آنکھوں کو کھولنے نہیں دیتا، جس سے آنکھیں عرصہ تک بند رہتی ہیں، اور اسی بند رہنے، اور اشک رواں ہونے کے باعث آنکھوں پر پردہ پیدا ہو جاتا ہے +

علاج: ہر قسم کے زخموں میں {فصد کر کے بقدر طاقت خون خارج کریں} تاکہ آنکھوں کی طرف وہ مواد اور فضلات نہ جا سکیں، جو زخم کو بھرنے سے روک دیتے ہیں {بدن اور سر کو} جوشاندۂ ہلیلہ اور کسی قدر ایارج فیقرا سے {صاف کریں} اور اگر زخم کے ساتھ شدید درد بھی ہو تو سفیدی بیضہ، یا عورتوں کے دودھ میں {شیاف ابیض حل کر کے آنکھوں میں لگائیں} کیونکہ سفیدی اور دودھ میں باوجود سردی، اور تسکین درد کے جلا کی طاقت بھی ہے {پھر لعابوں کے ذریعہ پکائیں} مثلاً لعاب میتھی، لعاب اسبغول (جو گرد وغبار سے صاف کر لئے گئے ہوں) یہاں تک کہ پیپ ظاہر ہو جائے +

{پھر ریم پیدا ہونے کے بعد اسے شیاف آبار اور ذرور انزروت سے صاف کریں} +

نسخہ ذرور انزروت: نشاستہ ۱۰ ماشہ، انزروت مُدبّر، سفیدۂ قلعی، ہر ایک ۲ ماشہ، سب کو خوب باریک کریں {ریم سے صاف ہونے کے بعد شیاف کندر کے ذریعہ زخم کے بھرنے کی کوشش کریں، اور جب زخم میں میل (ورسخ) پیدا ہو جائے تو آب میتھی، اور شہد آنکھوں میں ڈالیں} تاکہ میل لطیف اور رقیق ہو کر بآسانی خارج ہو جائے + مَیل (ورسخ) غلیظ گدلی

یا کمدرا اور جمی ہوئی شے کو کہتے ہیں +

بیاض (پھولہ یا سفید پردہ)

{بیاض اس رقیق سفیدی کو کہتے ہیں، جو قرنیہ کی بیرونی سطح پر ہوتی ہے} اس کو
اثر، غمام (ابر)، اور سحاب (بادل) کہتے ہیں {یا اوس غلیظ اور گاڑھی سفیدی کو
کہتے ہیں، جو قرنیہ کے اندر ہوتی ہے} اور اسے صرف بیاض (سفیدی) کہتے ہیں +

اسباب {(۱) یہ مرض گاہے زخموں کے بعد زیادہ بند رہنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، یا
اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ زخموں سے آنکھیں کمزور ہو جاتیں، اور ان میں ردی مواد زیادہ گرتے ہیں،
اور آنکھیں اپنے ضعف کے باعث اُن مادوں کو لوٹا نہیں سکتی، جو ان میں گرتے ہیں، اسلئے آنکھوں
میں مواد جمع ہو جاتے، اور حرکت نہ ہونے اور روشنی نہ پہونچنے کے باعث وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں؛
کیونکہ حرکت سے آنکھوں کے مادے تحلیل ہوتے رہتے ہیں} یہ قسم اگر علاج سے اچھی بھی ہو جائے
تو بالکل اچھی نہیں ہوتی؛ بلکہ زخم کے بھر جانے کے بعد جو اثر اور نشان باقی رہ جاتا ہے، وہ بہر حال
قائم رہتا ہے {کیونکہ قرنیہ پٹھوں کے مانند (سخت) ہے، اسلئے جب اُسکے اتصال میں علیحدگی پیدا
ہوتی ہے، تو وہ حقیقی اور اصلی طور پر نہیں ملتی؛ بلکہ زخم کے ملنے کا اثر جلد کے مانند باقی رہتا ہے +
{اور اس نشان کا دور ہونا ناممکن ہے} کیونکہ زخم پر جو شے پیدا ہو جاتی ہے، وہ نہایت سخت
اور جھلی کے مانند ٹھوس ہوتی ہے، اور اپنی کثافت اور عدم صفائی کے باعث عنبیہ کو دیکھنے
سے روک دیتی ہے، جو اس کے نیچے واقع ہے +

{(۲) گاہے یہ مرض آشوب کے بعد پیدا ہوتا ہے} جس کے وجوہ مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:
(۱) {بے قاعدہ علاج کرنا} مادہ کو غلیظ کر دینا، اور تحلیل نہ ہونے دینا، (۲) بے قاعدہ علاج جو تیز
{طبقات چشم میں درد و تکلیف پہونچانا} جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مواد آنکھوں میں بند ہو جاتے
ہیں، اور اس وجہ سے یہ طبقات نہ اپنی غذاؤں کو ہضم کر سکتے، اور نہ اپنے ضعف کے باعث آئے
ہوئے مادوں کو لوٹا سکتے ہیں، (۳) {زیادہ عرصہ تک آنکھوں کا بند رہنا} جس سے مواد جمع
ہو جاتے ہیں +

{(۳) گاہے یہ مرض شقیقہ (آدھا سیسی)، اور سخت درد سر کے بعد ہوتا ہے؛ کیونکہ ایسی صورتوں
میں} شدت درد اور روشنی سے تکلیف ہونے کی وجہ سے {آنکھیں بند رہتی ہیں، اور کھل نہیں سکتیں،
اور آنکھوں کے کھلنے کی حالت میں} چونکہ زیادہ حرکت ہوتی، روشنی پہونچتی، اور ہوا لگتی ہے، اسلئے
{آنکھوں کے مادے تحلیل ہوتے رہتے ہیں، یا اسلئے کہ} ایسے دردوں میں گاہے شدت درد سے
{بیہودہ حرکتیں ہوتی ہیں} جس سے آنکھوں میں مواد جا سکتے ہیں +

علاج {وہ اسباب، جن سے مواد گرتے اور جمع ہوتے ہیں، جب بالکل زائل ہو جائیں،

توجلا پیدا کرنیوالے سُرمے لگائیں} مثلاً ذرور مشک {مگر اس سے پہلے حمام کریں، اور گرم پانی کی بخارات پر انکباب (بھپارہ) کریں} اور اس کے سامنے آنکھوں کو اتنی دیر تک کھول کر رکھیں کہ چہرہ میں پسینہ آجائے، اور سُرخ ہوجائے۔ سرمہ لگانے سے پہلے ایسا کرنیسے فائدہ یہ ہے کہ مواد لطیف اور نرم ہوکر جلا پیدا کرنے والی دواؤں کے اثر کو قبول کرنیکے قابل ہوجائیں {اور اگر ضرورت ہو} یعنی جبکہ مرض دیرینہ ہو، پھولہ نہایت غلیظ، اور مریض فربہ و تیار ہو {تو حزم صغیر اور حزم کبیر اور معسل (شہدی) لگائیں} **حزم صغیر** بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پوست بیضہ کو شیریں پانی میں بھگو کر دھوپ میں رکھیں، جب پانی میں بدبو پیدا ہوجائے تو خوب دھو کر صاف کریں، اور اوس کا اندرونی باریک چھلکا (غرقی) دور کر کے پھر دوسرا پانی ڈال کر دھوپ میں بدبودار ہونے تک رکھیں، پھر دھو کر یہی عمل کریں، یہاں تک کہ پانی میں بدبو نہ پیدا ہو، پھر خشک کر کے باریک پیکر، پسی ہوئی شکر کے ساتھ آنکھ میں لگائیں +

نسخہ حزم کبیر: مذکورۂ بالا پوست بیضہ مدبر لیکر پرانے بانس کی گرہیں، سیپ اور کوڑی کی راکھ، موتی، کفدریا، گوہ کی مینگنی، دہنہ[1]، رو پا مکھی، سونا مکھی، شادنج، خاکستر بازوی کرگس (گدھ)، بیخ مرجان، ہر ایک ایک حصہ، سنگ مسن[2] چوتھا حصہ، شیرزق یعنے چمگادڑ کی مینگنی نصف حصہ، سب کو خوب باریک کریں +

نسخہ حزم معسل: گوہ کی مینگنی، پوست بیضۂ شتر مرغ مُدَبَّر، سیپ سوختہ، کوڑی سوختہ، بیخ مرجان، ابابیل کی بیٹ، بورۂ ارمنی، کھرل کر کے گدھ، اور کلنگ کے پتوں میں ملا کر خشک کر کے دوبارہ پیسیں، اور پتلے شہد میں حل کر کے آنکھوں میں لگائیں +

ماہیت: طبقہ قرنیہ کے طبقات میں زخم پیدا ہونے کے بعد داغ رہ جانے کی وجہ سے آنکھ میں گاہے سفیدی پڑجاتی ہے۔ اگر یہ سفیدی بہت باریک اور دھندلی سی ہو تو اسکو **دھند** کہتے ہیں، اور اگر یہ سفیدی گہری ہو تو اسکو **پھولی یا پھولا** کہتے ہیں اور اگر یہ سفیدی بہت گہری ہو تو اسکو ٹینٹ کہتے ہیں +

اسباب: روہے یا پڑبال کی وجہ سے طبقہ قرنیہ میں ہمیشہ خراش کا پہنچنا، یا اس طبقہ میں ورم کا ہوجانا، یا بثور وغیرہ کا پیدا ہوکر زخم کا ہوجانا۔ علی ہذا بچوں کو زیادہ رونے کی وجہ سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے + لیکن مناسب علاج سے بچوں میں یہ مرض بہ آسانی زائل ہوجاتا ہے، اور بچوں کی نسبت جوانوں اور بوڑھوں میں بدیر اور بمشکل آرام ہوتا ہے +

علامات: آنکھ کے طبقہ قرنیہ پر سفید داغ دھبہ، یا پردہ معلوم ہوتا ہے، بینائی میں کمی محسوس ہوتی ہے، یا بالکل غائب ہوجاتی ہے۔ جب اس طبقہ کے مرکز میں (پتلی کی سیدھ میں) سفیدی ہوتی ہے تو خواہ وہ رقیق ہی کیوں نہ ہو، اس سے بینائی کم ہوجاتی ہے +

[1] دھنہ:- ایک قسم کا پتھر ہے + [2] سنگ مسن: وہ پتھر ہے جس پر چاقو وغیرہ تیز کرتے ہیں، (مترجم)

لیکن جب اس طبقہ کے محیط میں ہو تو خواہ وہ گہری ہی کیوں نہو، اس سے نظر میں کچھ کمی نہیں آتی +

معمولات مطب: اول خراش کو دور کریں: اس کے بعد شیاف دینار جون کو بکری کے دودھ میں گھس کر آنکھ میں (دن کے وقت) لگائیں، اور شب کو سوتے وقت کحل بیاض لگائیں، اور جب عوارض میں کمی معلوم ہو، اور لذع و خراش پہونچانے میں کوئی اندیشہ نہ ہو تو کحل صابون (چکنی دوا) دن میں دو بار لگائیں، اور شب کے وقت کحل بیاض یا کحل گل کنجد یا دونوں ملاکر لگائیں + اور اطریفل کشنیزی صبح و شام پانی کے ساتھ کھلایا کریں +

غذا: ہلکی اور زود ہضم غذائیں دیں، اور قبض کا خیال رکھیں۔ خرفہ، پالک، کدو، ترئی، چپاتی، وغیرہ دے سکتے ہیں۔ نفاخ اشیاء، مثلاً انجیر، لہسن، پیاز، اور دودھ، علی ہذا مچھلی، گوشت گاؤ، مٹھاس کی کثرت، اور دہی چاول سے پرہیز کرائیں +

مورسرج (طبقۂ عنبیہ کا اوبھر آنا)

اصل میں یہ لفظ فارسی مورسرہ (چیونٹی کا سر) ہے { مورسرج وہ بیماری ہے جس میں طبقہ عنبیہ قرنیہ کے پھٹ جانے سے باہر نکل آتا ہے، اور قرنیہ زخم یا پھنسی سے پھٹ جاتا ہے، مگر یہ لفظ مورسرج عنبیہ کے ابھار کو اس وقت کہتے ہیں، جبکہ عنبیہ چیونٹی کے سر کے مانند بہت کم باہر نکلے، لیکن اگر اس سے زائد خارج ہو کر انگور کے مشابہ ہو جائے تو عنبی (انگوری) کہتے ہیں }، اور اگر اس قدر زیادہ نہ ہو، اور مورسرج سے بڑا ہو تو اسے ذبابی (مکھی کے مانند) کہتے ہیں، کیونکہ یہ قسم مکھی کے سر سے مشابہ ہوتی ہے { اگر یہ قسم عنبی سے بڑی ہو، اور پپوٹوں سے آگے بڑھکر پپوٹوں کے کناروں میں رگڑ پیدا کرے، اور آنکھوں کو بند نہ ہونے دے، تو اسے تفاحی (سیب کے مانند) کہتے ہیں، اور جب یہ قسم تفاحی دیرینہ ہو جاتا، اور قرنیہ کے پھٹے ہوئے مقام کے ساتھ ملجاتا ہے تو اسے مسماری اور فلکی کہتے ہیں } کیونکہ مسمار (میخ) کے سرے سے اور تکلے کے فلکہ[1] (دم کرہ) سے مشابہ ہوتا ہے +

{ مورسرج اور قرنیہ کے ڈھلنے میں فرق یہ ہے کہ (۱) مورسرج طبقہ عنبیہ کے رنگ پر سیاہ، کرنجی یا آسمانی ہوتا ہے } یعنی شلاً عنبیہ اگر سیاہ ہو تو مورسرج کی بلندی بھی سیاہ ہوتی ہے، وعلی ہذا دوسرے رنگوں میں، اور تفاحی گرچہ

[1] فلکہ: اس گول چپٹی شے کو کہتے ہیں، جو چرخے میں تکلے کے ساتھ لگی ہوتی ہے، اور اسکو ہندی میں دم کرہ بھی کہتے ہیں +

عنبیہ کے رنگ سے مختلف ہوتا ہے، مگر اس کو کسی قسم کی مشابہت ہی نہیں ہے ⁕ [اوید ۲)
اس بلندی کی جڑ کے اردگرد طراز کے مانند کوئی سفید شئے معلوم ہوتی ہے، اور یہ سفیدی طبقہ قرنیہ
کے پھٹے ہوئے حصہ کا کنارہ یا حلقہ ہوتی ہے} کیونکہ قرنیہ اس حالت میں اپنے اصلی رنگ پر نظر
آتا ہے ⁕ نیز (۳) سود سرج میں سیاہی چشم چھوٹی اور اس کی گولائی دور ہو جاتی ہے ⁕ {اور
قرنیہ کے دانوں میں یہ باتیں نہیں ہوتیں} بلکہ اوس کی رنگت عنبیہ کے رنگ سے مخالف ہوتی
ہے، اور اوس کی جڑ میں سفیدی کا کوئی اثر نہیں ہوتا، اور نہ سیاہی چشم کی گولائی دور ہوتی ہے
{گاہے ایسا بھی اتفاق ہو جاتا ہے کہ قرنیہ کے بعض اندرونی پرت پھٹ جاتے اور بیرونی
پرت نہیں پھٹتا، اس حالت میں بلندی اور ابھار دانوں کے مشابہ ہوتی ہے؛ کیونکہ اس کا
رنگ قرنیہ کے رنگ پر ہوتا ہے} یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ جب قرنیہ کے اندرونی پرت پھٹ
جائینگے تو یہ بدیہی امر ہے کہ بلندی عنبیہ کی ہوگی اور رنگت بھی عنبیہ ہی کی معلوم ہوگی، نہ کہ دانے
کے مانند قرنیہ کی؛ ہاں یہ اس وقت ہو سکتا ہے، جبکہ قرنیہ کا فقط دوسرا یا تیسرا پرت پھٹے اور چوتھا
پرت سالم رہے ⁕ چنانچہ شیخ کہتا ہے کہ "گاہے قرنیہ کے بعض اجزا پھٹ جاتے ہیں، اور
اسی کا بعض حصہ بلند ہو جاتا، اور یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ قرنیہ کے بعض پرت خراب ہو جاتے
ہیں، اور یہ قسم دانوں سے مشابہ ہوتی ہے؛ اور فرق یہ ہے کہ دانوں کی صورت میں طبقہ ملتحمہ کے اندر
سرخی ہوتی ہے؛ ساتھ ہی اس کے اشک بہتے اور ٹیس ہوتی ہے، اور سلائی کے نیچے دب جاتی ہے؛
اس کے برعکس یہ بلندی ایسی نہیں ہوتی ہے" ⁕

شیخ کا یہ کلام صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ طبقہ قرنیہ کا ظاہری پرت پھٹتا، اور خاص قرنیہ کے
زیرین تینوں پرت اُبھر آتے ہیں، یا قرنیہ کا ظاہری پرت اوس کے نیچے کے پرت کے ساتھ پھٹتا ہے
اس حالت میں نچلے دونوں پرت اُبھرتے ہیں، یا بالائی پرت کے ساتھ اس کے نیچے کے دو پرت
پھٹ جاتے ہیں، اس صورت میں صرف چوتھا پرت اوبھرتا ہے، اور ان تینوں صورتوں میں دانے
کے مانند سفید قرنیہ کا رنگ ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ عنبیہ کو دیکھنے سے روک دیتا ہے، مگر اس کے ساتھ
آنکھوں کی سفیدی میں سُرخی نہیں ہوتی، اور نہ ٹیس ہوتی ہے، جس طرح دانوں میں ہوتی ہے، اور
دسلائی سے دبتے ہیں، کیونکہ قرنیہ ایک سخت جسم ہے [اور اس خاص قرنیہ کی بلندی (نتوء القرنیہ)
اور دانوں میں فرق یہ ہے کہ دانوں کے ساتھ سفیدی چشم میں سُرخی ہوتی ہے} کیونکہ ورم کے
باعث خون جذب ہوتا ہے {نیز اس میں ٹیس ہوتی ہے} جس کا باعث گرم ورم ہے، اسلئے کہ
دانے بھی دراصل ورم ہی ہیں ⁕

علاج: اگر سود سرج میں پھٹے ہوئے مقام کے کنارے زیادہ موٹے نہ ہو گئے ہوں تو سوتی اور
گول {پٹیاں آنکھوں پر خوب باندھیں} اور جب وہ پھٹا ہوا کنارہ غلیظ ہو جاتا ہے تو اوس کا
علاج نا ممکن اور بے سود ہوتا ہے ⁕ گاہے پٹیوں میں قلعی کا پتر وزنی ۱۰۱۷ ماشہ (تا ۱۵ ماشہ) رکھ دیا کرتے

[1] طراز: ایک قسم کا پھولدار گوٹا ہے (مترجم) ⁕

ہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ پٹی میں باریک کئے ہوئے سرمہ کی پوٹلی رکھدیں، کیونکہ یہ نرم بھی ہوگا، اور اپنی خاصیت سے آنکھوں کو بھی تقویت دیگا {آنکھوں میں اکسیرین لگائیں} اکسیڈ ین کے معنے بعض لوگوں نے "شفا بخش" اور بعض نے "نفع بخش" کے لئے ہیں + مگر سرا نزی کا قول ہے کہ اس میں تین معانی: نفوذ کرنا، پہونچا دینا، اور شفا بخشنا، جمع ہیں + نسخہ: سرمہ شادنج، ہموزن لیکر خوب کھرل کریں {قابض چیزیں لگائیں} جن میں کھردا پن نہو، تاکہ یہ چیزیں اپنی قوت قبض اور قوت تکثیف کے باعث، اور آنکھوں کے اجزاء کو سکیڑ کر قوی کرنے کے باعث زیادہ نہ پھٹنے دیں، اور نہ عنبیہ کو خارج ہونے دیں {مثلاً شادنج مغسول (دھلا ہوا) روپا مکھی، شنج سوختہ، کوڑی سوختہ +

اس کی قسم مساری اور عنبی اگر دیرینہ ہوجائیں، اور پٹیوں کے باندھنے سے صحت پذیر نہ ہوں، تو کاٹ ڈالے جائیں} تاکہ آنکھوں کی شکل درست ہوجائے، اور بدنمائی نہ رہے +

ناخونہ (ظفرہ)

یہ لفظ ظَفَرہ ہے (اول کے دونوں حرفوں میں زبر)، مگر یہ لفظ ظُفرہ (پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو جزم) بھی آیا ہے، اور طبیبوں میں یہی مشہور ہے، گویا یہ لوگ اس مرض کو ظفرہ (ناخون) کی سفیدی اور سختی سے مشابہ سمجھ کر اسے ظفرہ کہتے ہیں، اسی وجہ سے فارسی میں اس کا نام ناخونہ ہے +

{ظفرہ طبقہ ملتحمہ کی پٹھوں کے مشابہ ایک زیادتی ہے، جو اکثر اندرونی گوشۂ چشم سے شروع ہوتی ہے} اور گاہے بیرونی اور گاہے دونوں طرف سے + یہ مرض آنکھوں کے لئے اس وجہ سے مضر ہے کہ اس سے آنکھوں میں پوری حرکت نہیں ہوسکتی {یہ زیادتی ہمیشہ ملتحمہ پر ہوتی ہے} اور گاہے قرنیہ پر بھی اسقدر چلی جاتی ہے کہ پتلی کو ڈھانک لیتی ہے +

سبب {اس کی پیدائش اس مقام کے لیسدار مادوں کی کثرت سے ہوتی ہے} مگر اس کے ساتھ قوت بھی صحیح ہوتی ہے؛ کیونکہ اگر قوت صحیح نہ ہوتی تو ردی مادوں میں ہرگز کسی قسم کا عمل نہیں کرسکتی، بلکہ اسے اپنی حالت پر چھوڑ دیتی، اور ان مادوں سے غیر طبعی عضو کے پیدا ہونے کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ قوت کمزور رہوتی ہے، بلکہ اس وجہ سے کہ مادہ ردی ہوتا، اور عضو اصلی کے لائق نہیں ہوتا ہے +

قسم اول {ظفرہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) یہ قسم جھلی کے مانند باریک اور سفید ہوتی ہے} بینائی کو نہیں روکتی {اور ملتحمہ کی کسی ایک طرف سے شروع ہوتی ہے، اور یہ ضروری نہیں ہے کہ گوشۂ چشم ہی سے شروع ہو، اسی وجہ سے یہ قسم سبل (جالا) سے بہت مشابہ ہوتی ہے} کیونکہ سبل بھی ایک باریک جھلی کا نام ہے، جس کی ابتدا کسی ایک جانب سے مخصوص نہیں ہے مگر ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سبل آنکھ کے ہر چہار طرف سے قرنیہ کے گردا گرد ہوتا ہے، اور ظفرہ کسی ایک

لہ شنج "سنگ" کا معرب ہے، جو سیپ اور کوڑی کے مانند دریائی جانور کا خول ہے +

معین کنارے سے شروع ہوتا ہے (داہیں، بائیں، اوپر، یا نیچے سے)، اسی وجہ سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ اس کی جڑ ہے اور یہاں سے شروع ہو کر ادھر پھیلا ہے} خواہ کسی طرف سے شروع ہوا ہو +

علاج: اس خاص قسم کا علاج یہ ہے کہ {فصد کریں، ایارج کا مسہل دیں، شیاف دیزج و شیاف دینارجون، اور باسلیقون البر آنکھوں میں لگائیں} مگر حمام کرنے اور ناخونہ کو نرم کر لینے کے بعد، تاکہ دواؤں کا فائدہ ظاہر اور جلد ظاہر ہو + **نسخہ شیاف دیزج** جس کو **شیاف اسود** بھی کہتے ہیں: سرمہ، زنگار، تیز پات، ہر ایک ۵ ماشہ، سونا مکھی، ماشہ، اُشق، سکبینج، پیپل، ہر ایک ۱۔ ماشہ، پرانی شراب میں اشق اور سکبینج حل کر کے دوسری پسی ہوئی دواء ملائیں +

نسخۂ شیاف دینارجون: اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کا رنگ دینار (اشرفی) یعنی سونے سے مشابہ ہوتا ہے، شنگرف، تانبہ سوختہ، کندر، ہڑتال، صمغ، مصری، اُشق ہر ایک ۳۔ ماشہ، زعفران، عروق (ہلدی) ہر ایک ۱ رتی، سب کو کھرل کر کے پانی میں ملا کر شیاف بنائیں +

قسم دوم {اندرونی گوشۂ چشم کے گوشت سے، جس کا نام وَتَد (میخ) ہے، شروع ہو کر سیاہی چشم کی حد تک پہونچ کر ٹھہر جاتی، اور غلیظ ہو جاتی، اور سیاہی کے حلقہ سے تجاوز نہیں کرتی۔ اس قسم کو اگر چھوڑ دیا جائے، اور دستکاری سے کاٹا نہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ یہ قسم بینائی کے لئے مضر نہیں ہوتی} کیونکہ یہ پتلی کو نہیں ڈھانکتی ہے، مگر آنکھوں کے لئے ایک طریقہ سے نقصان دہ ہے؛ وہ یہ کہ آنکھوں کو پوری حرکت کرنے نہیں دیتی؛ نیز آنکھوں میں انقلاب پیدا کرتی ہے {مگر بہتر یہ ہے کہ مذکورہ بالا سرمے لگائیں} تاکہ سیاہی چشم تک بڑھ کر بینائی میں مضرت نہ دے، بلکہ اگر معلوم ہو جائے کہ سیاہی کے حلقہ سے آگے نہیں بڑھے گا تو یہ سرمے بھی نہ لگائیں؛ کیونکہ یہ تیز سرمے آنکھوں میں ضعف پیدا کرنے کے سوا کوئی فائدہ نہیں دیتے +

تیسری قسم {کہ آنکھوں کی سیاہی کو ڈھانک کر بینائی میں ضرر دیتی ہے، بلکہ بینائی کو ایکدم زائل کر دیتی ہے}

علاج {عمل کشط کریں} **عمل کشط** کی صورت یہ ہے کہ کانٹوں کے ذریعہ اسے اوپر اوٹھائیں؛ اگر ملتحمہ سے سخت چسپاں نہ ہو گا تو آسانی اوپر اٹھ آئے گا؛ پھر اس کے نیچے آلہ قدح[۱] (یا کسی پردہ وغیرہ) کی جڑ داخل کر کے حتی الامکان پورے طور پر کاٹ ڈالیں، کیونکہ اگر کچھ بھی باقی رہ جائیگا تو دوبارہ پیدا ہو جائیگا؛ مگر گوشۂ چشم کے گوشت کو کاٹنے کے وقت بالکل نہ چھیڑیں، ورنہ آنسو کی بیماری ہو جائے گی + گاہے اس عمل کے وقت رطوبت بیضیہ بہ جاتی ہے، جس سے بینائی جاتی رہتی ہے + ناخونہ اور اس گوشت میں فرق یہ ہے کہ ناخونہ سفید پٹھوں کے مانند

---

[۱] قدح: ایک قسم کی سوئی ہے، جو نزول الماء کے عمل میں کام آتی ہے +

سخت اور وہ گوشت سرخ و نرم ہوتا ہے {مگر اس عمل سے پہلے بدن کو مواد سے پاک کر لیں} تاکہ درد کے باعث آنکھوں کی طرف کوئی مادہ نہ آجائے {اور اگر یہ ملتحمہ سے چسپاں ہو تو پہلے اس کو علیحدہ کر لیں} تاکہ ملتحمہ نہ کٹ جائے؛ کیونکہ بعض مرض ناخونہ ملتحمہ سے چسپاں ہو کر ایک ہو جاتے ہیں، اور بعض اُس سے علیحدہ رہتے ہیں، جو معمولی طور پر اوٹھا لینے سے کٹ سکتے ہیں، اور قسم اوّل میں پہلے ضرورت پڑتی ہے کہ ناخونہ کے کناروں کو کاٹ ڈالیں، تاکہ اوس آلہ کے داخل ہونے کا مقام پیدا ہو جائے، جس کے ذریعہ اوسے چھیلا جا سکے، اور اس کے نیچے آلہ بہت داخل کیا جا سکے۔ اسے بآسانی ایسے اوزار سے چھیلیں، جس کا سر زیادہ باریک اور تیز نہ ہو ◆

ایک اور قسم {ظفرہ کی ایک دوسری قسم بھی ہے، جو شاذونادر پیدا ہوتی ہے یعنی اسکی صورت بعینہ ابرہ[1] اور استر کے مانند ہوتی ہے؛ ابرہ طبقہ ملتحمہ سے پیدا ہوتا، اور اسی کے ساتھ چسپاں ہوتا ہے؛ اور استر طبقہ صلبیہ سے، جو آنکھوں پر محیط ہے، پیدا ہوتا ہے؛ کیونکہ ظفرہ کے کنارے اندر سے آنکھ کی طرف مڑ جاتے ہیں، اور اس لئے اوس کے کنارے اس مقام پر (یعنی جہاں سے ظفرہ شروع ہوتا ہے) نمایاں ہوتے ہیں۔ اس قسم میں دستکاری ہرگز نہ کرنی چاہئے} کیونکہ اس کے کٹنے سے طبقہ صلبیہ کٹ جاتا ہے، جس میں سخت خطرہ ہے {کیونکہ اس کے کاٹنے سے کزاز[2] پیدا ہو جاتا ہے} کیونکہ طبقہ صلبیہ کی پیدائش دماغ کی موٹی جھلی سے ہے، اور جب یہ طبقہ کٹ جاتا ہے تو اذیت و تکلیف دماغی جھلی تک پہونچتی ہے، جس سے وہ متنفر ہو کر سکڑتی ہے، اور کل دماغی اعصاب بھی اسی کے تابع ہو کر سکڑتے ہیں؛ کیونکہ جتنے دماغی اعصاب ہیں، اُن پر دو جھلیاں لپٹی ہوتی ہیں: (۱) باریک جھلی، جو دماغ سے چسپاں ہوتی ہے؛ (۲) موٹی جھلی جو ہڈی سے ملی ہوتی ہے۔ اس کی مثال درخت کی شاخیں ہیں، جن پر وہی چھلکا ہوتا ہے، جو جڑ پر لپٹا ہوتا ہے {اور کزاز کے پیدا ہونے پر تکالیف شدید ہو جاتے ہیں} کیونکہ کزاز اون سخت اور شدید امراض میں سے ہے، جو چوتھے روز یا دور ہو جاتا، یا مریض کو ہلاک کر کے خود بھی معدوم ہو جاتا ہے ◆

ماہیت: یہ ایک خاص قسم کی کمی اور خونی ساخت ہے، جو طبقہ ملتحمہ میں پیدا ہوتی ہے، عموماً مثلث شکل کی اور پتلی ہوتی ہے، مگر بعض اوقات موٹی ہو کر گوشت کی طرح بھی ہو جاتی ہے۔ اس مثلث کی نوک طبقہ قرنیہ کی طرف بڑھ کر گاہے نصف سیاہی تک پہونچ جاتی ہے، اور ایک دفعہ کاٹنے کے بعد پھر دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے، اور مدتوں تک رہتی ہے ◆

اسباب: یہ مرض اُن ریگستانی مقامات میں بہت ہوتا ہے، جہاں آندھیاں

[1] ابرہ کا وہ کپڑا ہے، جو استر کے اوپر ہوتا ہے ◆ [2] کزاز ایک بڑا خطرناک عصبی مرض ہے جس میں گردن کے عضلات وغیرہ میں شدید تشنج پیدا ہو جاتا ہے (مترجم) ◆

زیادہ چلا کرتی ہیں، اور آنکھ میں گرد و غبار پڑنے کی وجہ سے خراش پہونچتی رہتی ہے۔ گرم ملکوں میں آشوب چشم کی بے احتیاطی کی وجہ سے یا طبقہ قرنیہ کے زخم کے بعد اکثر یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات: طبقہ ملتحمہ پر ایک سرخ کھی مثلث شکل کا پردہ سا پیدا ہو جاتا ہے جس کی جڑ ناک کی طرف اور نوک کنپٹی کی طرف ہوتی ہے۔ یہ پردہ کبھی اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ تمام قرنیہ کو چھپا لیتا ہے جس سے بینائی میں کمی آجاتی ہے۔

معمولات مطب: شیاف ظفرہ دن میں دو بار لگائیں:

نسخہ شیاف ظفرہ: تیزپات، زنگار، روپا مکھی، اشق ہیل سکبینج: اشق اور سکبینج کو پرانی شراب میں کھرل کریں، اور اس کے بعد بقیہ دواؤں کو کوٹ چھان کر اس میں گوندھیں، اور شیاف بنا کر آنکھ میں لگائیں۔

یا یہ شیاف بنا کر آنکھ میں لگائیں:

شیاف دیگر: چاکسو مقشر، سنگ بصری، پھٹکری، نبات سفید، شورہ قلمی: سب ادویہ کو عرق لیموں میں خوب کھرل کر کے شیاف بنائیں۔

نسخہ کحل دیگر: یہ شیاف مذکور کی بجائے استعمال کیا جاسکتا ہے: نوشادر، قلمی شورہ، تخم سرس، مرچ سیاہ، توتیا: ان سب ادویہ کو باریک کر کے سرمہ بنائیں اور سلائی سے ناخونہ پر لگائیں۔

صبح و شام اطریفل شاہترہ، یا اطریفل اسطوخودوس، یا اطریفل زمانی ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلایا کریں۔

غذا اور پرہیز: بیاض کے مطابق جاری رکھیں۔

بھینگاپن (حول)

یہ مرض یا پیدائشی ہوتا ہے، جو لاعلاج ہے، یا پیدائش کے بعد پیدا ہوتا ہے، چنانچہ یہی قسم اکثر بچوں کو پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ اُن کے اعصاب نرم اور بآسانی ہر ایک شکل کو اختیار کر لیتے ہیں تو اس کی وجہ یا مرگی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے دماغی جھلیاں اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے سکڑ کر تن جاتی ہیں، اور بچوں کی آنکھوں کا طبقہ صلبیہ کھنچ جاتا ہے، کیونکہ طبقہ صلبیہ دماغ کی موٹی جھلی سے متصل ہے، نیز طبقہ مشیمیہ کھنچ جاتا ہے، کیونکہ یہ دماغ کی باریک جھلی سے متصل ہے، اور طبقہ شبکیہ بھی کھنچ جاتا ہے، کیونکہ یہ عصبیہ مجوفہ (عصب بینائی) سے متصل ہوتا ہے، اور عصب مجوف دماغ کے سکڑنے سے، اور اس لئے کہ دونوں دماغی جھلیاں اسے گھیرے ہوتی ہیں، سکڑ جاتا ہے، اور اس وقت کسی ایک طرف آنکھیں پھر جاتی ہیں، کیونکہ

پٹھا جس راستے میں دماغ سے نکل کر جاتا ہے، وہ سیدھا نہیں رہتا، اور مرگی کے دورہ ہونے پر آنکھیں اس شکل پر رہجاتی ہیں {یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بچہ کے پرورش کرنیوالے سُلانے یا دودھ پلانے میں بیقاعدگی کریں} مثلاً بچہ کو ایک ہی طرف سُلا کر اُسی طرف سے دودھ پلائیں یا اس حالت میں بچہ گہری نظر سے ماں کو دیکھتا رہیگا، اور اس کی آنکھیں اسی حالت میں رہ جائیں گی {یا اس کی وجہ کوئی ڈرانے والی شئے، یا کسی چیز کا گرنا ہے} جو بچوں کو اپنی طرف متوجہ کریں {پس بچے اس ڈر کی طرف دیکھتے، اور کچھ عرصہ تک اسی حالت پر ڈرانے والی شئے کو معلوم کرنے کے لئے قائم رہتے ہیں، جس سے انکی آنکھیں اسی طرف پھر جاتی اور اسی طرف دیکھنے سے اونہیں آرام ملتا ہے، کیونکہ اون کی شکل ایسی ہی ترچھی ہو جاتی ہے} اور دوسری طرف دیکھنا دشوار ہو جاتا ہے، کیونکہ پٹھے اور جھلیاں کھنچے اور دردناک ہوتے ہیں +

مرض حول میں آنکھ کے پھر جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنکھ کے ایک یا چند عضلات میں غیرمعمولی طور پر تشنج ہوتا ہے، جس سے آنکھ کا ڈھیلا اسی جانب پھر جاتا ہے، اور دونوں آنکھوں کا رُخ بیرونی اشیا پر ایک نہیں رہتا، عصبۂ مجوفہ کے سُکڑنے کو اس میں دخل نہیں ہے (مترجم) +

علاج {کوئی ایسی تدبیر کریں کہ بچہ کی آنکھیں جس طرف مڑ گئی ہیں اُسکے برخلاف دوسری طرف دیکھے} جس کی صورت یہ ہے کہ اسکے مخالف جانب کوئی ایسی شئے باندھ دیں کہ بچہ کے لئے اس کا دیکھنا فرحت بخش ہو} مثلاً اگر کسی ایک گوشہ کی طرف پھر گئیں ہوں، تو بچہ کی ناک کے تئیں اندرونی گوشۂ چشم کے پاس یا کنپٹی یا کان کے ساتھ کوئی سُرخ شئے چپکا دیں {یا بچہ کے چہرہ پر ایک برقعہ ڈالدیں، جس میں سیاہی چشم کے مقابل ایک سوراخ کر دیں} اور اسکی آنکھونکے سامنے چراغ رکھدیں {تاکہ بچہ سیدھا دیکھنے کی کوشش کرے} اس زور کے ساتھ دیکھنے سے آنکھیں درست ہو جاتی ہیں، جس طرح لقوہ کے مریض کا چہرہ چینی آئینہ میں دیکھنے سے درست ہو جاتا ہے + حول کی اس قسم میں غفلت سے ہرگز کام نہ لینا چاہئے، کیونکہ بچوں کے اعضاء مرطوب ہونیکی وجہ سے اس علاج کو بآسانی قبول کر لیتے ہیں + اس پر مشاہدہ یہ ہے کہ دائی (قابلہ) بچوں کے سر کے اردگرد یا اوس کے وسط میں ہاتھ رکھکر گول سر کو لمبا اور لمبے سر کو گول بنا دیتی ہے + اور جب ہڈی اور خصوصاً کھوپڑی کی ہڈی باوجود سخت ہونے کے اس اثر کو قبول کر لیتی ہے تو نرم اعصاب اور نرم جھلیاں کیوں ایسے اثرات کو قبول نہ کر سکیں گے {اور دودھ پلانے والی عورت کو لطیف غذائیں دیں} تاکہ حرارت غریزی اور اصلی قوتیں قوی ہو جائیں، جس سے عضو سیدھا ہو سکتا اور مناسب طور پر کھنچ سکتا ہے {اور تبخیر پیدا کرنے والی غذائیں چھوڑا دیں} جبکہ حول کا باعث مرض صرع ہو +

سبب (۲) {کبھی بڑوں میں بھی آنکھوں کو حرکت دینے والے عضلات کے تشنج سے مرض حول پیدا ہو جاتا ہے} اس تشنج سے آنکھ کا ڈھیلا پھر جاتا اور اسی طرف کو مائل ہو جاتا ہے +

{(۱) اس تشنج کی وجہ یا خشکی ہوتی ہے، جیسا کہ شدید مرضوں کے بعد، اور مرض سرسام گرم میں پیدا ہو جاتا ہے} کیونکہ ان صورتوں میں تحلیل زیادہ ہو جاتی، اور اعصاب و عضلات گرمی سے بھن جاتے ہیں +

علاج: اُن نطولوں (ترنیڑوں) اور روغنوں سے، جو تشنج یابس میں گذر چکے ہیں {نطول بہوئیں} آنکھ میں گدھی کا دودھ اور لڑکی والی عورت کا دودھ ڈالیں +

{(۲) یا اس تشنج کی وجہ رطوبت ہوتی ہے} جو اعصاب و عضلات میں سپر ہو کر انکی چوڑائی میں تناؤ پیدا کرتی ہے، جیسا کہ مرگی کے بعد وقوع پذیر ہوا کرتا ہے +

علامات {تشنج امتلائی (تشنج بلغمی) کے علامات نمودار ہوتے ہیں} **علاج** ہذا

علاج {بھی وہی تشنج امتلائی کا کریں} ایارج کا مسہل دیں، غرغرے کرائیں ہلکی غذائیں دیں

سبب (۳) {گاہے مرض حول اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ان عضلات میں سے کوئی ایک عضلہ ڈھیلا ہو جاتا ہے، جو آنکھوں کو حرکت دیتے ہیں} اور آنکھیں اس عضلہ کے دوسری طرف پھر جاتی ہیں +

علاج {استرخا کا علاج کریں} جیسا کہ گذر چکا ہے +

سبب (۴) {گاہے حول اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ آنکھوں کے طبقے اور رطوبتیں اپنی جگہ سے ٹل جاتے ہیں، جس کا باعث غلیظ اور بمشکل تحلیل ہونے والی ریاح ہوتی ہے} جو مختلف جہتوں کی طرف زیادہ حرکت کرنے سے انکو اپنے مقامات سے زائل کر کے کسی ایک طرف مائل کر دیتی ہے (یہ صورت غور طلب ہے) +

علامات {آنکھیں پھڑکتی ہیں} کیونکہ یہ غلیظ ریاح باہر جانے کی غرض سے حرکت کرتی اور دوسروں کو متحرک بناتی ہے {گاہے آنسو بھی رواں ہوتے ہیں} آنکھوں کے پھڑکنے کی وجہ سے، اور غیر طبعی و پریشان حرکت کرنے کی وجہ سے +

علاج:- ریاح پیدا کرنے والی رطوبتوں سے {دماغ کو صاف کریں} گرم پانی سے تکمید (سینک) کر کے اور مامیران ہمراہ بادیان لیپ کر کے {ان ریاحوں کو تحلیل کریں}، اگر یہ ریاح معدہ سے دماغ کی طرف صعود کر رہے ہوں {تو قے اور دست سے {معدہ کو صاف کریں} اور گرم جوارشوں کے ذریعہ ریاح کو تحلیل کریں +

گاہے آنکھوں میں بھینگاپن اس وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے کہ آنکھوں کے طبقے اور رطوبتیں اپنے مقامات سے غلیظ بخارات کے باعث ٹل جاتی ہیں + یہ بخارات رگوں میں ہوتے ہیں یا پھر طبقہ شبکیہ میں پہونچتے ہیں، جس سے شبکیہ پھول جاتا، اور رطوبت زجاجیہ پر دباؤ ڈالتا ہے، اور یہ زجاجیہ رطوبت جلیدیہ پر دباؤ ڈال کر اسے اپنے مقام سے زائل کر دیتی ہے +

(رطوبت جلیدیہ کے ٹل جانے کا نام حول نہیں ہے) (مترجم)

اسباب حول بعض لوگوں نے حول کے اسباب یکجا اس طرح گنائے ہیں: ضعف بصر، گرانجنی، بخار، کمزوری، امراض معدہ و امعاء بالخصوص کرم امعاء، خوف و غصہ، بچپن کی عمر، بچوں میں دانت کا نکلنا، سر میں پانی کا جمع ہونا: حول کی نقل کرنا۔

گکرے (جرب)

گکروں کی تین قسمیں ہیں:

(۱) جرب منبسط {پھیلے ہوئے گکرے} اس قسم کا سبب شور مادہ ہوتا ہے۔

علامات {پپوٹے کے اندرونی حصہ میں کسی قدر کھردراپن ہوتا ہے} کیونکہ اس کا مادہ غلیظ خشک، اور تیز ہوتا ہے {سُرخی اور خارش ہوتی ہے} کیونکہ مادہ تیز اور شور ہوتا ہے {اس وجہ سے آنسو بہتے ہیں} یعنی اس وجہ سے کہ پپوٹوں کی اندرونی سطح کھردری ہوتی، اور ڈھیلے کو رگڑتی ہے {یہ قسم گرم آشوب چشم کے بعد پیدا ہوتی ہے، جبکہ اس کے علاج میں بیقاعدگی کی جائے} اور سرد چیزیں استعمال کی جائیں {جس سے آنکھوں کے گرم مادہ کا غلیظ حصہ پلکوں کی جھلی کے نیچے، جس میں تیزی اور سوزش ہوتی ہے} اس وجہ سے {باقی رہجاتا ہے} کہ تحلیل کرنے والی دواؤں کے استعمال سے تحلیل نہیں ہوتا۔

علاج {فصد قیفال کریں} خیساندہ ہلیلہ زرد و شکر سے {دست لائیں، روشنائی، شیاف احمر لین، اور شیاف اخضر لین آنکھوں میں لگائیں۔ اگر گکرے غلیظ اور سخت ہوں، تو نشتر (مبضع) سے پچھنے لگائیں} مبضع لوہے کا ایک آلہ ہے، جس سے عروق اور جلد کاٹی جاتی ہے {پچھنے خفیف لگائیں زیادہ گہرے نہوں} کیونکہ اس کا مادہ نہ زیادہ غلیظ اور نہ بہت گہرا ہوتا ہے {اور سلائی سے اسقدر رگڑدیں} کہ اوس کا کھردراپن دور ہوجائے، اور اوس سے خون بہت خارج ہو، اور اصلی حالت کے مانند رقیق ہوجائے {اور پھر} بھی اگر کچھ باقی رہے تو {مذکورہ بالا سرمے لگائیں، اور بار بار حمام کریں} تاکہ حمام بھی خلط کی تحلیل پر معین و مددگار ہوجائے، اور اس عضو کو پورے طور پر صاف ہونے اور دوا کے اثر کو جلدی قبول کرنے کے لئے آمادہ و مستعد کردے۔

(۲) حصفی {پتی کے مانند}: یہ قسم آشوب چشم کے بغیر اور گاہے اس کے بعد بھی ہوتی ہے، جس وقت آشوب کے بغیر ہوتی ہے، اسوقت اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ تیز اور متعفن اخلاط کے بخارات پلکوں کی جھلی کے نیچے جمع ہوجاتے ہیں} کیونکہ یہ جھلی موٹی ہوتی ہے، ان بخارات کے بند ہوجانے سے ان میں شوریت اور تیزی پیدا ہوجاتی ہے {جس سے گکروں کی یہ خاص قسم پیدا ہوتی ہے۔ اس کی صورت پتی کے مانند ہوتی ہے، جس کے دانے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں} کیونکہ یہ بخارات جس وقت جھلی کے نیچے بند ہوجاتے ہیں تو وہاں تیز اور رقیق رطوبتوں کی شکل میں تبدیل ہوجاتے ہیں،

جس سے اس مقام کی جلد میں باریک پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں {ان کے سر سفید ہوتے ہیں} کیونکہ یہ مواد بست جلد پختہ پیپ بن جاتے ہیں {ان دانوں سے خفیف اور باریک چھلکے اوترتے ہیں} کیونکہ ان رطوبتوں کی شوریت، تیزی، اور شدتِ حرارت سے جلد فاسد ہو کر خشک ہو جاتی، اور چلکر چھلکے کے طور پیرا و ترتی ہے {اگر اس کے علاج میں غفلت کی جائے تو آنسو جاری ہو جاتے ہیں} کیونکہ ان بخارات کی تیزی و سوزش زیادہ ہوتی ہے، اور طبقۂ ملتحمہ میں ان کھردرے دانوں کی رگڑ اور چبھن زیادہ ہو جاتی ہے {اور آنکھوں پر پھول آجاتا ہے} کیونکہ ایسی حالت میں آنکھوں کی طرف مواد زیادہ بہتے ہیں، اور یہ اپنی کمزوری کے باعث دفع نہیں کر سکتیں، اس لئے آنکھوں ہی میں بند ہو کر اکٹھے ہو جاتے ہیں {نیز گاہے مرض سبل (جالا) پیدا ہو جاتا ہے} کیونکہ اس حالت میں آنکھ کی رگیں پر ہو کر پھول جاتیں اور ان کے درمیان سبل کی جھلی پیدا ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے ابن تلمیذ نے کہا ہے کہ گکرے اور سبل آپس میں لازم و ملزوم ہیں ۔

علاج {قیفال کی فصد کریں، جو شاندۂ افیتمون سے دست لائیں، اور حتی الامکان نہایت لطیف غذائیں کھلائیں، اور اس قسم کو ہرگز نہ چھیلیں، کیونکہ یہ قسم جھلی کی سطح میں ہوتی ہے، پپوٹوں کے اندر نہیں ہوتی} اس لئے کہ یہ قسم گرم بخارات سے پیدا ہوتی ہے، اور گرم بخارات غلیظ مادوں کے مانند عضو کی گہرائی میں نہیں چلے جاتے، اسی وجہ سے اس قسم میں پپوٹے موٹے نہیں ہوتے {اگر اسے چھیلنگے تو جھلی پھٹ جائے گی، اور پپوٹے خراب ہو جائیں گے، نیز پپوٹوں کو ہرگز اس وقت تک نہیں چھیلنا چاہئے، جب تک کہ کوئی خاص ضرورت پیش نہ آئے} اور دواؤں کی تاثیر سے ناامیدی نہ ہو جائے؛ کیونکہ چھیلنے سے سخت درد پیدا ہوتا، اور آنکھوں میں مواد بکثرت چلے آتے ہیں {نیز اس خاص قسم میں سخت تیز شیافات نہ لگائیں} علی الخصوص استفراغ مواد سے پہلے؛ کیونکہ یہ قسم تیز اور گندہ اخلاط سے پیدا ہوتی ہے، اور یہ شیافات اپنی تیزی کے باعث درد میں اضافہ کر دیتے، اور آنکھوں کی طرف مواد کو کھینچ لیتے ہیں، جس سے سخت آشوب اور زخم پیدا ہو جاتا ہے، اور ایسی حالت میں علاج دشوار ہو جاتا ہے ۔ {اور جب کبھی کوئی تیز شیاف استعمال کریں تو اس کے بعد برود بنفشجی استعمال کرائیں} تاکہ تیز دواؤں سے جو گرمی پیدا ہو جاتی ہے، وہ دور ہو جائے، اور مزاج چشم درست ہو جائے ۔

نسخہ برود بنفشجی: گل بنفشہ، دھنیا سوختہ، کتیرا، ہر ایک ۱۰ ماشہ، سب کو کھرل کر کے سرکہ میں پانچ مرتبہ مدبر کریں، پھر کھرل کر لیں ۔

(۳) تینی {اس قسم کو تینی کہتے ہیں، جو انجیر کے دانوں کے مانند آپس میں چمٹے ہوئے ہوتے ہیں، ان کا نچلا حصہ گول، اور سرے تیز ہوتے ہیں} اسی وجہ سے اس کا نام تینی (انجیر کے مشابہ) اور یونانی میں اس کا نام سوقوسیس (انجیر کے مانند) رکھا گیا ہے؛ کیونکہ "سوقی" یونانی زبان میں انجیر کو کہتے ہیں ۔

ابن سرافیون کہتا ہے کہ اس کا نام تینی (انجیر کے مانند) اسلئے رکھا گیا ہے کہ اس قسم میں

پپوٹوں کے اندرونی حصے اس طرح پھٹ جاتے ہیں، جس طرح، اور جس شکل کے انجیر کے اندر پھٹے ہوئے ہوتے ہیں"۔ مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ پپوٹے انجیر کے چھلکے کے مانند پھٹ جاتے ہیں۔ رازی نے اپنی کتاب "فاخر" میں سرافیون سے یہ نقل کیا ہے کہ ککروں کی اس خاص قسم میں پپوٹوں کے اندر ایسے سوراخ پیدا ہوجاتے ہیں، جس طرح تبن (گیہوں وغیرہ کے مانند گھاس) کے تنکوں اور شاخوں کے نچلے حصوں میں ہوتے ہیں، اور اسی وجہ سے اس کا یہ نام تبنیی (گھاس کے مانند) رکھا گیا ہے"۔ اس کلام سے معلوم ہوا کہ یہ لفظ تبنی (ب کے ساتھ) ہے جس کے معنے "گھاس کے مانند" ہیں۔ مگر یونانی نام اس کلام کی مخالفت کرتا ہے (کیونکہ اس میں انجیر سے تشبیہ دی گئی ہے)۔

سبب { یہ قسم اس وقت پیدا ہوتی ہے، جبکہ خون میں فساد پیدا ہوجائے، اور کسی طرح جلکر تیز ہوجائے، یہ قسم تمام قسموں سے خراب ہے } کیونکہ اس قسم میں کھردراپن، سختی، اور غلظت زیادہ ہوتی ہے، عرصہ دراز تک قائم رہتی، اور اس کا مادہ بدن میں بکثرت موجود ہوتا ہے۔

علاج { نصد کریں، جوشاندہ افتیمون سے چند بار پے درپے مسہل دیں } کیونکہ اس کا مادہ مقدار میں زیادہ اور غلیظ ہوتا ہے، اسلئے ایک ہی دفعہ میں اسکے مادہ کو نکالنا ناممکن ہے۔ اور صفائی کے بعد { شیاف احمر حاد ہمیشہ آنکھوں میں لگاتے رہیں، اسی طرح مصری، اور وردہ نامی آلہ سے بآسانی رگڑیں } تاکہ پپوٹے صحت کی حالت کے مانند رقیق ہوجائیں۔ **وردہ** ایک نشتر ہے جس کا سرا شرنی کے مانند ہوتا ہے { پھر شیاف ابیض، شیاف آبار، اور شیاف دینارج آنکھوں میں لگائیں } تاکہ حرارت بجھ جائے اور چھیلنے سے جو زخم پیدا ہوجاتا ہے، وہ بھر جائے۔

(۴) **جرب اسود** ککرے کی ایک چوتھی قسم بھی ہے، جو سیاہ ہوتا ہے، اس پر کھرنڈ ہوتا ہے، اور یہ قسم تینوں سے شدید اور سخت ہے۔ اس کا یونانی نام "طول خسیس" یعنی خبیث ہے یہ قسم غلیظ اور زیادہ ہونے کی وجہ سے جلدی دور نہیں ہوتی، علی الخصوص جبکہ دیرینہ ہوجائے، اس کا سبب سوداوی گندہ مادہ ہوتا ہے۔

علاج:- مسہل سوداسے بدن کو صاف کریں، پھر گولیوں اور ایارج سے دماغ کا تنقیہ کریں، غذائیں ہلکی کھلائیں، برگ انجیر یا لوہے کے آلہ سے خوب رگڑیں۔

ماہیت: پلکوں کی اندرونی سطح پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوکر خراش پیدا کرتے رہتے ہیں، جس سے برابر غلیظ رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے، اور آنکھیں سرخ رہتی ہیں۔

اسباب: گرد وغبار، دھواں، خراب غذاؤں کا استعمال، کثیف ہوا، اور لذاع ادویہ کا استعمال، اور میلا کچیلا رہنا۔ آشوب چشم کے بعد اکثر یہ مرض ہوتا ہے۔ یہ ایک متعدی مرض ہے، یعنی اگر تندرست آنکھ میں اس کا مادہ چلا جائے تو وہ بھی مبتلا ہوجاتی ہے۔

علامات: دونوں پپوٹوں کی اندرونی سطح پر علیحدہ علیحدہ چھوٹے چھوٹے گول سفیدی مائل دانے پیدا ہوجاتے ہیں، اس کے چاروں طرف ورم بھی ہوتا ہے، آنکھ

سُرخ ہو جاتی ہے، اور ہر وقت پانی بھرا رہتا ہے، اور طبقہ ملتحمہ میں ہر وقت کی لذع و خراش سے پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں، اور ان میں سختی اور کرختگی آجاتی ہے، سختی کی وجہ سے پپوٹے گرے ہوئے رہتے ہیں، اور مریض سویا ہوا سا معلوم ہوتا ہے، آنکھ میں ہمیشہ کھٹک، گرانی، اور چمک محسوس ہوتی ہے، مریض کو روشنی بُری معلوم ہوتی ہے، رات کے وقت آنکھ سے رطوبت نکلکر پلکوں کو چپکا دیتی ہے۔ طبقہ قرنیہ میں ہمیشہ رگڑ پہونچنے کی وجہ سے دھندلا ہو جاتا ہے، اور زخمی ہو کر اس پر جالا بن جاتا ہے، اور کبھی آنکھوں میں خارش بھی ہوتی ہے +

جب مرض مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے تو علامات میں شدت کی بجائے خفت ہوتی ہے، یہ عموماً اسوقت ہوتا ہے جبکہ روہے زیادہ دنوں تک قائم رہیں +

معمولات مطب: اگر ورم کی زیادتی اور درد کی شدت ہو، اور آنکھیں سُرخ ہوں تو مکور کریں، جس کا تذکرہ آشوب چشم میں ہو چکا ہے۔ اسکے بعد پوست ہلیلہ زرد ۲، پوست آملہ، پوست بلیلہ، برگ نیم، کو شب کے وقت پانی یا عرق گلاب میں بھگو دیں، اور صبح کے وقت اس کا زلال لیکر دن میں چند بار آنکھوں کو دھوئیں۔ اس کے بعد کحل گل کنجد، یا کحل برود کافوری، یا کحل کافور لگائیں۔ علی ہذا یہ اکحال شب کو سوتے وقت بھی لگایا کریں +

پینے کے لئے یہ نسخہ دیں:

اطریفل شاہترہ کھلا کر اوپر سے عرق مرکب مصفی خون، عرق شاہترہ، شربت عناب ملا کر صبح و شام پلائیں +

غذاء: معمولی غذائیں کھلائیں، جن میں ترشی، مصالح اور مرچ نہ ہو، مثلاً سبزیوں کے ساتھ بکری کا گوشت، مرغ کا گوشت، تری، پالک، ٹنڈا، خرفہ، لال ساگ، دال مونگ وغیرہ چپاتی کے ساتھ، اور گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں +

ہدایات: آنکھوں کو گرد و غبار، دھوئیں، اور تیز روشنی سے محفوظ رکھیں جس جگہ آندھی بہت چلا کرتی ہو، وہاں مریض کو آندھی کے وقت مکان سے نکلنے نہ دیں +

برده (پلکوں کا اولہ)

{بردہ ایک بلغمی رطوبت ہے، جو بالائی پپوٹے کے اندر غلیظ اور سخت ہو جاتی ہے} اور اکثر پپوٹے کے باہر بھی پیدا ہوتی ہے {سفیدی مائل ہوتی، اور صورت اور سختی میں بردہ (اولہ) سے مشابہ ہوتی ہے} اسی وجہ سے اس کا نام بھی بردہ (اولہ) رکھا گیا ہے {اس میں تیزی بھی ہوتی ہے، اسی وجہ سے گاہے درد ہوتا ہے} اور گاہے خارش ہوتی ہے، جبکہ اندرونی یا بیرونی اسباب سے اس کی تیزی زیادہ ہو جاتی ہے {حتی کہ مریض کو اس کے کھجلانے میں

لذت ملتی ہے} کیونکہ کھجلانے سے یہ مادے لطیف و رقیق ہوکر تحلیل و پراگندہ ہوجاتے ہیں +

علاج {نضج کی غرض سے لعاب میتھی، لعاب السی اور اس کے مانند دوسری دوائیں آنکھ میں ٹپکائیں} افتق، گندہ بیروزہ، راتینج، گوند بطم، سرکہ، روغن زیتون کا میل پیس کر {پلکوں پر} لیپ لگائیں + اگر زیادہ سخت ہونے کے باعث تحلیل نہ ہوسکے تو چیر کر نکال ڈالیں} جس کی صورت یہ ہے کہ پپوٹے کو چوڑائی میں چیر کر سلائی کے چوڑے سرے سے بردہ (اولہ) کو نکال ڈالیں، کیونکہ یہ پپوٹوں سے چسپاں نہیں ہوتا، بلکہ اوس سے الگ ہوتا ہے {پھر} ذرور اصفر کے ذریعہ {اس شگاف کو بھر دیں} اور اگر یہ رطوبت پلکوں کے اندر ہو تو پپوٹوں کو الٹ کر چوڑائی میں چیر دیں +

پپوٹوں کا موٹا اور سخت ہوجانا

پپوٹوں کے سخت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نہ وہ بآسانی کھل سکتے اور نہ بند ہوسکتے ہیں + یہ بالعموم ایک ہی پپوٹے میں اور گاہے دونوں میں ہوتا ہے، اسکے ساتھ درد اور سرخی بھی ہوتی ہے۔ پپوٹوں کے موٹے ہوجانے سے مراد یہ ہے کہ اوپر کا پپوٹہ موٹا ہوجاتا ہے، جس سے گمان ہوتا ہے کہ شاید اس میں ککرے پیدا ہوگئے ہیں، مگر جب پپوٹے الٹ کر دیکھے جاتے ہیں تو ککروں سے بالکل صاف ہوتے ہیں +

سبب {اس کا سبب غلیظ اور خشک بخارات ہوتے ہیں} یہ بخارات صلابت و خشکی میں بہت یابس اور غلظت میں مائل بہ رطوبت ہوتے ہیں[1] {ان بخارات میں تیزی بالکل نہیں ہوتی} ورنہ اس سے سُلاق[2] پیدا ہوسکتا تھا {یہ دونوں مرض اُس وقت پیدا ہوتے ہیں، جبکہ مریض کو چلنے پھرنے کا اتفاق ہو، اور پسینہ خارج ہوجائے، پھر پپوٹوں میں سرد ہوا لگ جائے} کیونکہ چلنے پھرنے اور پسینہ آنے سے جو مواد رقیق اور لطیف ہوجاتے ہیں، سرد ہوا سے پھر غلیظ ہوکر جلد کے ظاہری حصوں میں پہونچکر بند ہوجاتے، اور بہنے اور تحلیل ہونے سے رک جاتے ہیں، خصوصاً جس وقت سرد ہوا سے جلد بھی کثیف ہوجاتی، اور اسکے مسامات بند ہوجاتے ہیں {یا یہ دونوں مرض نیند سے بیدار ہونے کے بعد پیدا ہوتے ہیں} کیونکہ نیند کی حالت میں سر کی طرف بخارات بکثرت صعود کرتے، اور سر میں اس وجہ سے بند ہوجاتے ہیں کہ نیند کی حالت میں بیداری کے حرکات اور شعاع و روشنی نہیں رہتے ہیں، جن کا کام تحلیل کرنا ہے {علی الخصوص موسم سرما کی راتوں میں} کیونکہ اس موسم میں ہوا کی سردی سے بخارات زیادہ غلیظ، جلد کثیف اور مسامات بند ہوتے ہیں، نیز چونکہ اس موسم کی راتیں لمبی ہوتی ہیں، اور ہضم اچھا ہوتا ہے +

[1] یہ جملہ قابل غور ہے +

[2] سُلاق: پپوٹوں کا ایک مرض ہے، جس میں خارش ہوتی اور بال گر جاتے ہیں (بامنی) (مترجم) +

اس لئے بخارات بھی زیادہ صعود کرتے ہیں { گاہے یہ امراض گرُوں کے بعد بھی پیدا ہوتے ہیں } جبکہ گرُوں کے مادے سے لطیف، شورہ، اور تیز اجزاء تحلیل ہو جائیں، اور وہ کثیف اجزاء باقی رہ جائیں، جس میں تیزی نہ ہو { اور گاہے مرض آشوب میں پلکوں پر سرد طلاؤں کے استعمال سے پیدا ہو جاتے ہیں } کیونکہ ان طلاؤں سے مواد غلیظ اور مسامات بند ہو جاتے ہیں +

علاج:- افتیمون اور ہلیلہ کابلی کے جوشاندہ کا { مسہل دیں، مگر اس سے پہلے } نضج دینے والے جوشاندوں سے { مادہ کو نکلنے کے قابل بنالیں، گرم بوٹیوں کے جوشاندہ سے بھپارہ (انکباب) کریں } تاکہ مادہ لطیف اور رقیق ہو کر بہنے کے قابل ہو جائے، عضو میں نرمی آئے، اور مسامات کشادہ ہو جائیں، مثلاً بابونہ، ناخونہ، بنفشہ، برگ خطمی + تنقیہ مواد کے بعد ہاتھ سے { آنکھوں کو ملیں } تاکہ اور مادہ اس طرف نہ متوجہ ہو جائے + ملنے سے چونکہ گرمی پیدا ہوتی ہے، اسلئے مسامات کشادہ، اور پلکوں کے مواد اور غلیظ بخارات تحلیل ہو جاتے ہیں +

سُلاق (بامنی)

{ مرض سُلاق میں پپوٹے تیز اور شور مادہ سے موٹے ہو جاتے، اور انہیں مادوں سے سُرخی بھی ہو جاتی ہے } کیونکہ مادہ کی تیزی کے باعث پپوٹوں میں خون چلا آتا ہے { پپوٹوں کے بال گر جاتے ہیں } کیونکہ اس مادہ کی تیزی اور خرابی کے باعث ان بالوں کی غذا اور انکے اُگنے کے مقامات فاسد ہو جاتے ہیں { حتیٰ کہ آخر میں بالوں کے اُگنے کے مقامات (اشفار) بھی زخمی ہو جاتے ہیں } کیونکہ یہ تیز مادہ انکو کھا جاتا ہے { ازاں بعد جبکہ یہ مرض دیرینہ ہو جاتا ہے تو آنکھیں بھی خراب ہو جاتی ہیں } کیونکہ اس کا مادہ نہایت ردی ہوتا، اور آخر میں ڈھیلے کو کھانے لگتا ہے { اور بسا اوقات آشوب کے بعد } جبکہ بے قاعدگی سے نہایت سرد دوائیں استعمال کی جائیں { یہ مرض پیدا ہوتا ہے } کیونکہ اس سے مادہ غلیظ ہو کر بند ہو جاتا، اور گندہ ہو کر اس میں تیزی آجاتی، اور فساد پیدا ہو جاتا ہے +

{ سلاق کی دو قسمیں ہیں: (۱) ابتدائی اور تازہ (۲) دیرینہ اور غلیظ }+

پہلی قسم ابتدائی سلاق

یہ قسم خفیف ہوتی ہے +

علامات { گوشۂ چشم اور پپوٹوں میں بغیر سخت سُرخی کے خارش ہوتی ہے } +

علاج { معمولی دواؤں سے مسہل دیں } مثلاً آب میوہ جات (رمان، فواکہ) کیونکہ اس کا مادہ ایسا زیادہ غلیظ نہیں ہوتا کہ اس کے مسہل میں اس سے تیز دواؤں کی ضرورت پیش آئے { گلاب میں سماق بھگو کر آنکھوں میں ڈالیں } تاکہ مادہ زائل اور اس کی تیزی دُور ہو جائے { شب کے وقت توفہ، برگ کاسنی، ہمراہ روغن گل خام، یا سفیدی بیضہ ہمراہ روغن گل پلکوں پر }

کسی کپڑے کے ساتھ لپیٹ طور پر لگائیں} اور صبح کو حمام کریں، تاکہ حمام دواؤں کی تیزی اور تحلیل اور دفع سوزش پر مددگار ہو جائے +

(۲) دوسری قسم سلاق مزمن {جو دیرینہ اور غلیظ ہو + **علامات**: پپوٹے سرخ اور پھولے ہوتے ہیں، نیز خارش ہوتی ہے} +

علاج:- رگ قیفال، یا رگ پیشانی کی {فصد کھولیں} پنڈلی، یا دونوں مونڈھوں کے درمیان {سنگیاں کھچوائیں، ہلیلہ اور غاریقون کا جوشاندہ پلائیں، شیاف احمر لین آنکھوں میں لگائیں، گرم پانی سے تکمید کریں، اسکے بخارات کا انکباب کریں} ان کی غرضوں کو پہلے بیان کر چکا ہوں {چھلی سورا ور انار کے گودہ کا لیپ کریں} تاکہ عضو میں کثافت اور قبض پیدا ہو، اور مادہ مادہ غلیظ ہو جائے، ایسا ہونے سے مادہ رگوں میں جاری نہ ہو سکے گا، اور نہ جلد کے بیرونی حصوں میں جا سکے گا + اور تاکہ درد ساکن ہو جائے {ہمراہ شراب میفختج[له]} تاکہ عضو میں جس قدر مادہ گر چکا ہے، وہ تحلیل ہو جائے، اور سوادسے پاک صاف ہو جائے {اگر یہ مرض اس آخری قسم سے بھی زیادہ غلیظ ہو} اور سخت تیزی اور خارش کے باعث {اشک جاری ہوں} اور مادہ کی خرابی سے {پلک بھی جھڑنے لگیں، تو تنقیہ اور پرہیز کے بعد شیاف ویزج، شیاف احمر لین۔ اور شیاف ابیض ملا کر آب بادیان کے ساتھ آنکھوں میں لگائیں} سب دوائیں ملانے کی غرض یہ ہے کہ تیز دواؤں کے استعمال سے مادہ میں تیزی اور خرابی زیادہ نہ بڑھ جائے اس لئے کچھ سرد دوائیں بھی اضافہ کر دیا کرتے ہیں، تاکہ اس کی تعدیل ہو جائے +

کُمنہ

یہ لفظ مشترک طور پر تین معنوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے: (۱) پپوٹوں کا بوجھ، جو غلیظ ریاح سے پیدا ہوتا ہے، اور مریض جب نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اپنی آنکھوں میں ریگ اور خاک کے مانند چبھن محسوس کرتا ہے؛ یہ مرض پپوٹوں کے امراض میں سے ہے +

(۲) طبقہ قرنیہ کے نیچے ریم کا جمع ہو جانا: یہ مرض امراض قرنیہ میں سے ہے، جس کا ذکر ہو چکا ہے +

(۳) تیسرا مرض امراض طبقہ ملتحمہ میں سے ہے، جسکو مصنف اس طرح بیان کرتا ہے کہ {کمنہ ایک حالت ہے، جو آنکھوں میں خشک آشوب کے مانند پیدا ہوتی ہے، اور اس میں بینائی کمزور ہو جاتی ہے} کیونکہ سوداوی بخارات، جو طبقات میں بند ہوتے ہیں۔ بینائی کی روح کے ساتھ مل جاتے ہیں، اسلئے تمام چیزیں اس طرح دھندلی معلوم ہوتی ہیں، جس طرح وہ برس یا دھوئیں کے اندر ہوں + {طبقات چشم کی رنگتیں سرخی، اور سیلے پن کی طرف بدل جاتی ہیں، اور آنکھیں بطئی الحرکت اور سست ہو جاتی ہیں} جس کا باعث غلیظ اور کثیف بخارات ہوتے ہیں {مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی

[له] میفختج: ایک قسم کی شراب ہے، جسکو شراب مثلث بھی کہتے ہیں +

آنکھیں مقدار میں پہلے سے زیادہ بڑی ہوگئی ہیں} کیونکہ اس حالت میں آنکھیں غلیظ بخارات سے بھر کر پھول جاتی ہیں {نیز اس کے ساتھ خارش پیدا ہوتی ہے} کیونکہ سوداوی بخارات میں حرافت کے باعث تیزی پیدا ہوجاتی ہے {اس خارش میں سوائے گرم پانی کے کسی شئے سے آرام نہیں آتا} کیونکہ گرم پانی عضو کو نرم، تر، سرد، اور ڈھیلا کردیتا، مسامات کو کھول دیتا، اور بخارات کی تیزی کو زائل کردیتا ہے +

سبب {اس مرض کا باعث سوداوی اور ردی بخارات ہیں، جو طبقاتِ چشم میں اپنی غلظت کے باعث بند ہوجاتے ہیں، ان میں اتنی زیادہ تیزی نہیں ہوتی کہ آنکھوں میں درد پیدا کریں اور آنسو بہائیں} بلکہ صرف اس قدر تیزی ہوتی ہے، کہ خارش پیدا کرسکتے ہیں +

بخارات کی بجائے اگر مواد کہیں تو زیادہ مناسب ہے (مترجم) +

علاج {ایارجات اور جوشاندۂ افیتمون سے اُن مادوں کو نکالیں} جن سے بخارات اُٹھتے ہیں {غرغرے کرائیں، ذرور کمنہ آنکھوں پر چھڑکیں} **نسخہ ذرور کمنہ** ہیل ۱ ماشہ، ہلیلہ زرد ۳، ماشہ، کفدریا ۳، ماشہ، مامیران ۱ ماشہ، صبر سقوطری ۶ رتی، رسوت، مُر، ہر ایک ۳، ماشہ، کوٹ چھان کر ذرور کے طور پر آنکھوں میں استعمال کریں + گاہے اسے آب بادیان میں ملاکر گولیاں بنالیا کرتے ہیں {لطیف اور تحلیل کرنے والے جوشاندوں سے تکمید کریں} مثلاً میتھی، ناخونہ، بابونہ وغیرہ کا جوشاندہ +

شبکوری (رتوندھی: عشا)

{یہ ایک مرض ہے، جس میں مریض رات کے وقت دیکھ نہیں سکتا} حتیٰ کہ تارے بھی نظر نہیں آتے {اور دن کے وقت دیکھ سکتا ہے، لیکن دن کے آخری حصہ میں} سورج چھپنے کے وقت {بینائی کمزور ہوجاتی ہے} مگر بعض لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ عشا (رتوندی) رات کو نظر آنے کا نام ہے، اور جب یہ مرض نہایت شدید ہوجاتا ہے تو ابر کے دن بھی بینائی جاتی رہتی ہے +

سبب {اس مرض کی وجہ غلیظ بخارات ہوتے ہیں، جو روح کو مکدر، غلیظ، اور کثیف کردیتے ہیں + یہ بخارات دن میں آفتاب کی گرمی، روشنی، اور بیداری کے حرکات سے تحلیل ہوجاتے ہیں} اور روح لطیف اور کدورتوں سے صاف ہوجاتی ہے {اسلئے دن میں بینائی تیز ہوتی ہے، اور مریض رات کو دیکھ نہیں سکتا، جس کے اسباب سابق کے برخلاف ہیں} یعنی رات میں ہوا سرد، تر، اور غلیظ ہوتی ہے، نیز تاریکی اور سکون ہوتا ہے، اسلئے یہ بخارات غلیظ ہوجاتے ہیں + یہ بخارات یا خاص دماغ میں پیدا ہوتے ہیں، یا معدہ سے صعود کرتے ہیں، ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ جو مرض خاص دماغی بخارات سے پیدا ہوتا ہے، وہ ایک حالت میں قائم رہتا ہے، کسی وقت اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا، اور جو معدہ کے بخارات سے

پیدا ہوتا ہے، وہ معدہ کے صاف ہونے کے وقت خفیف اور دیر ہونے کے وقت شدید ہو جاتا ہے + گاہے روح زیادہ عرصہ تک آفتاب کی روشنی پہونچنے سے بھی غلیظ ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے روح کا لطیف حصہ تحلیل ہو کر اوس کا غلیظ حصہ باقی رہ جاتا ہے، جو شب کے وقت اور بھی کثیف ہو جاتا ہے، اور یہ بالعموم ایسے اشخاص کو پیدا ہوتا ہے، جن کی آنکھیں زیادہ کھلی ہوئی اور سرمئی ہوں، کیونکہ ایسی آنکھیں زیادہ تر ہوتی ہیں +

دوسرا خیال اس مرض کے متعلق یہ ہے کہ یہ آنکھ کے اُن امراض میں سے ہے، جن میں آنکھ کے اندر کوئی نمایاں آفت نہیں پائی جاتی ہے (مترجم) +

علاج {ایارجات اور غرغروں سے اُن مادوں کو خارج کریں} جن سے یہ بخارات پیدا ہوتے ہیں: مثلاً گول مرچ، نکچھکنی، جندبیدستر، اور صبر سے {چھینکیں لائیں} کیونکہ چھینک سے بخارات اور رطوبتیں لطیف و پراگندہ ہو جاتی ہیں {تحلیل کرنیوالے جوشاندوں سے انکباب کریں} مثلاً جوشاندۂ بادیان، سویا، بابونہ، قیصوم، مرزنجوش، پودینہ، سداب + اگر تیس کے جگر کو کسی ہانڈی میں کسی قدر بادیان اور پیپل کے ساتھ جوش دیکر اس سے بپھارہ لیں تو نہایت نافع ہے + علیٰ ہذا بھنے ہوئے جگر کا بپھارہ لینا بھی ایسا ہی مفید ہے {تیز غذائیں کھلائیں} یعنی اُن میں ہینگ، پودینہ، رائی، صعتر، بیخ انجدان (ہینگ کے درخت کی جڑ) شامل کریں، کیونکہ یہ بلغم کو کاٹتی اور لطیف کرتی ہیں {پیپل کو بادیان کے ساتھ باریک کر کے پہاڑی بکرے کے جگر، یا بیل کے جگر پر بھوننے کی حالت میں چھڑک دیں} تاکہ اس حالت میں جگر سے جو رطوبتیں اور پانی خارج ہوتا ہے، اُسے چوس لے اور پی جائے {ازاں بعد اُسے کھرل کر کے آنکھوں میں لگائیں} اور اگر پیپل اور دوج کو پہاڑی بکرے کے جگر میں چبھو کر بھونیں، اور اس سے جو رطوبت خارج ہو وہ آنکھوں میں لگائیں، شب کوری کا دافع ہے + یہ علاج عجیب اور حدِ تعریف و توصیف سے بیرون ہے (غذا میں مقویات کھلائیں) +

اسباب: کبھی یہ موروثی ہوتا ہے، اور کبھی عام جسمانی کمزوری، آنکھوں پر تیز دھوپ کی شعاعوں کا پڑنا، مرطب اور ٹھنڈی چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا، معدہ اور امعاء کا خراب ہونا، تکان، وغیرہ سے لاحق ہوتا ہے۔ کبھی یہ مرض وباء کے طور پر بھی واقع ہوا کرتا ہے +

علامات: مریض دن کے وقت تو دیکھ سکتا ہے، مگر جیسے جیسے مغرب کا وقت آتا جاتا ہے، آنکھوں کی بینائی کم ہوتی جاتی ہے۔ سردیوں میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے +

معمولات مطب: عام بدنی تقویت کے لئے خمیرہ گاؤزباں جواہر والا۵ ماشہ

لہ تیس: پہاڑی بکرا +

دواء المسک معتدل جواہر دالی، یا خمیرہ مروارید یا دل کھلائیں، اوپر سے عرق بید مشک، عرق گلاب، شربت انار ملا کر صبح کے وقت کھلائیں، اور شب کے وقت اطریفل کبیر یا اطریفل صغیر گرم پانی کے ساتھ کھلائیں + علی ہذا رات کو سوتے وقت اور دن کے وقت زنجبیل کو عرق بادیان میں گھسکر آنکھوں میں لگائیں، یا گائے کے پتہ کو شیشی میں ڈال کر دو روز دھوپ میں رکھیں، اسکے بعد آنکھوں میں لگائیں +

ریا بیل، گائے کے پتہ میں تین دفعہ تر اور خشک کیا ہوا، آنبہ ہلدی، آب لیموں میں تین مرتبہ ترکر کے خشک کیا ہوا، سنگ بصری، آگ میں چار مرتبہ سرخ کر کے آب لیموں میں بجھایا ہوا، مغز تخم کھرنی، گل چمیلی: ان سب کو آب بادیان میں سرمہ کی طرح خوب باریک کر کے آنکھوں میں لگائیں +

اگر معدہ خراب ہو تو جوارش جالینوس اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ مویز منقے، شیرہ تخم کشوث، عرق بادیان میں پیسکر گلقند ملا کر دونوں وقت کھلائیں، کھانے کے بعد حب کبد نوشادری کھلائیں + اور رات کے وقت اطریفل کبیر یا اطریفل شنیزی کھلائیں۔

غذا: لطیف، زود ہضم، اور مقوی غذائیں، مثلاً مرغ کا شوربہ، بکری کا شوربہ، تیتر، بٹیر، انڈا، دودھ، مکھن، مونگ کی دال، چپاتی کے ساتھ دیں + بادی، مبخر، نفاخ، اور ثقیل چیزوں سے، مثلاً لہسن، پیاز، مسور کی دال، باقلا، لوبیا، گوبھی، بینگن، مرغ کے سر وغیرہ سے پرہیز کرائیں +

دنودھی (روزکوری: جہر)

{ایک مرض ہے، جس میں دن کے وقت دکھائی نہیں دیتا} اور شب کو، اور ابر کے روز دکھائی دیتا ہے؛ یہ مرض شبکوری کے برعکس ہے +

سبب {اس مرض کا سبب روح کی رقت اور قلت ہے، جو آفتاب کی روشنی اور گرمی سے تحلیل ہو جاتی ہے، اور تاریکی اور سرد ہوا میں تحلیل نہ ہونے کے باعث اکٹھی ہو جاتی ہے} بعض حکماء نے اس کی وجہ تیز اخلاط بتلائی ہے، جو دماغ میں جمع ہو کر اپنی تیزی سے روح نفسانی کو خراب کر دیتے ہیں، جس سے بصارت قائم ہے +

اور تیسرا گروہ اس مرض کی وجہ یہ بتلاتا ہے کہ طبقہ مشیمیہ کے اندرونی پرت کی قدرتی سیاہی اس مرض میں کم ہو جاتی ہے، جس کا کام روشنی کو جذب کرنا ہے، اسلئے دن کی تیز روشنی میں چکا چوندھ ہو جاتی ہے (مترجم) +

علاج {دماغ میں تری پہونچائیں} اس غرض کے لئے دودھ، روغن بنفشہ، روغن کدو ناک میں ٹپکائیں، سرد قسم کے احایات، آب ریباس[1] ہمراہ شربت بنفشہ، شربت نیلوفر پلائیں، سرد

[1] ریباس ایک قسم کی بوٹی ہے، جو ترش ہوتی ہے (مترجم) +

پانی میں غوطے دلاکر اس میں آنکھوں کو کھولنے کے لئے کہیں {خون کو گاڑھا کریں} اس غرض کے لئے حلیم، سری، توے کی روٹیاں، بھیڑ کے بچوں کے گوشت کھلائیں؛ کیونکہ جو روح غلیظ خون سے پیدا ہوتی ہے، وہ بھی لازمی طور پر غلیظ ہوتی ہے، جو آفتاب کی روشنی اور دیگر معمولی تحلیل کرنے والی چیزوں سے تحلیل نہیں ہوتی ہے +

اسباب: روز کوری کے اسباب عموماً یہ ہوتے ہیں: باریک خطوط کی کتابوں کا تاریکی میں پڑھنا، آفتاب کی شعاع کو دیر تک دیکھنا، کثرت مباشرت، ضعف دماغ۔ یہ مرض خشک مزاج اور بڈھوں کو، اور خشک ملک کے اشخاص کو زیادہ تر ہوا کرتا ہے +

علامات: آنکھوں سے دن میں دکھائی نہیں دیتا، لیکن جیسے جیسے شام کا وقت قریب آتا جاتا ہے دکھائی دینے لگتا ہے، اور صبح ہوتے ہی دکھائی نہیں دیتا + سردیوں کے موسم میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے +

معمولات مطب: باریک خطوط کی کتابوں کا پڑھنا چھوڑ دیں، آفتاب اور چمکیلی چیزوں سے نظر نہ ملائیں، جماع بالکل چھوڑ دیں تو بہت ہی بہتر ہے، ورنہ اعتدال مدنظر رکھیں۔ اگر ضعف دماغ ہو تو ضعف دماغ کا علاج کریں، جس کا بیان صداع ضعفی میں ہو چکا ہے۔ آنکھوں میں برودکا نوری صبح اور شب کے وقت لگائیں +

غذا و پرہیز: معمولی غذائیں کھلائیں، مثلاً بکری کے سری پائے، بکری کا شوربہ، انڈا، ماش کی دال، روٹی، چاول، دودھ، مکھن، بالائی وغیرہ + ترش، تیز نمکین، شراب خوری، کثرت مباشرت، غصہ، فکر، غم، لال مرچ، گڑ، تیل، وغیرہ سے پرہیز کرائیں +

اندرونی گوشۂ چشم کا ناصور (غَرَب)

غَرَب کے معنے آنسو بہنے کے ہیں، چنانچہ جب آنکھوں سے اشک جاری ہو جاتے اور تھمتے نہیں ہیں تو یہ جملہ "بِعَیْنِہٖ غَرَبٌ" (اس کی آنکھ میں غرب ہے) بولا جاتا ہے + اس مرض میں چونکہ آنسو بہنا لازم ہے، اسلئے اس مرض کا یہ نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے {غرب اندرونی گوشۂ چشم کے ناصور کو کہتے ہیں} +

اسباب: اس کی وجہ یا خراج (پھوڑا) یا بثرہ (پھنسی) ہوتی ہے {خراج وہ گرم ورم ہے، جس کا مادہ کسی اندرونی حصۂ بدن میں جمع ہو جاتا اور اس میں ریم پیدا ہو جاتی ہے اور بثرہ (پھنسی) چھوٹے ورم کا نام ہے {جو مذکورہ بالا مقام میں ان گرم اور ردی مادوں سے پیدا ہوتے ہیں} جو دماغ سے آئے ہوں، پھر اس کے مادے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ان میں ریم پیدا ہو جاتی ہے {پھر یہ پھوٹ جاتے ہیں} کبھی یہ گوشۂ چشم کے بیرونی جانب سے پھوٹتے ہیں، لگتا ہے ایک پپوٹے کی جلد کے نیچے، لگتا ہے دونوں پپوٹوں کی جلد کے نیچے، اور لگتا ہے ناک کے

اُس سوراخ (مجریٔ انف) میں پھوٹتے ہیں، جو ناک اور آنکھ کے درمیان واقع ہے { اور ان کا بھرنا دشوار ہو جاتا ہے ، کیونکہ یہ عضو تر، رقیق، اور ضعیف ہے } اس لئے زخم ہمیشہ تر اور ڈھیلا ہوتا رہتا ہے، اور اس میں گوشت پیدا نہیں ہوتا { اور باوجود رطوبت دار ہونے کے ہمیشہ متحرک رہتا ہے } اس لئے زخم کے دونوں لب ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں، اور زخم کا بھرنا دشوار ہوتا ہے { جس سے ناصور پیدا ہو جاتا ہے } نیز اس مقام کے زخموں میں تیز اور کاوی (داغ دینے والی) دوائیں بھی استعمال نہیں کر سکتے ، کیونکہ ان سے آنکھوں میں اذیت پہونچتی ہے، اور ان کا ورم زیادہ ہو جاتا ہے ۔

علامات { آنکھیں چپکتی نہیں ہیں } کیونکہ اگر یہ زخم پپوٹوں کے اندر پھوٹتے ہیں، تو ہمیشہ گوشۂ چشم سے زردابی رطوبت اور ریم خارج ہوتی رہتی ہے، اسلئے آنکھیں چپکتی نہیں ہیں؛ اور اگر پپوٹوں کے باہر سے پھوٹتے ہیں تو مواد باہر سے خارج ہو جاتے ہیں، اور آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں ، اور اگر اندر سے پھوٹیں تو { آنکھوں سے ریم کے مانند } سفید، چکنی اور معتدل القوام { پیپ نکلتی ہے، جب زیریں پپوٹہ دبایا جاتا ہے تو اُس سے ریم اور زرداب خارج ہوتا ہے } یہ بھی اسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ زخم اندر کی طرف پھوٹیں، اور آنکھوں میں ریم جمع ہو جائے جو دبانے سے، یا بغیر دبائے خاص اُس مقام سے، جہاں ریم جمع ہوتی ہے، خارج ہو جائے ۔

جس وقت یہ ناصور ریم سے پُر ہوتا ہے تو { معمولی ورم کے مانند نظر آتا ہے ۔ گاہے یہ ناصور ناک کی طرف پھوٹتا ہے، چنانچہ نتھنے ، یا منہ سے ریم خارج ہوتی ہے } اور زخم کے زرداب کی تیزی سے ہڈی فاسد اور سیاہ ہو جاتی ہے { گاہے ریم پپوٹوں کے نیچے خارج ہوتی ہے جس سے پپوٹوں کی کُریاں فاسد اور سیاہ ہو جاتی ہیں } اور ریم ان کو کھا جاتی ہے ۔ علیٰ ہذا گاہے ریم سے پُر رہنے کے باعث آنکھیں بھی فاسد ہو جاتی ہیں ۔

علاج { بدن کا تنقیہ کریں، قیفال کی فصد کھولیں، غذا ہلکی کھلائیں } جیسا کہ زخموں کا اصول علاج ہے، تاکہ بدن میں مواد اور رطوبتیں کم ہو جائیں، جس سے زخم کا بھرنا آسان ہو { آنکھوں میں شیاف غرب ڈالیں } **نسخہ شیاف غرب** : صبر، کندر، انزروت، دم الاخوین، گلنار، سرمہ، پھٹکری، ہر ایک ایک حصہ، زنگار چوتھائی حصہ شیاف بنا کر پانی میں حل کر کے گوشۂ چشم میں تین قطرے ڈالیں، اور ان قطروں کے درمیان کچھ فاصلہ ڈالیں { مگر پہلے میل کچیل سے زخم کو صاف کر لیں } جس کی صورت یہ ہے کہ پرانی روئی سے رگڑ دیں ؛ نیز پہلے گلے ہوئے گوشت کو دور کریں، جس کی صورت یہ ہے کہ مرہم زنگار استعمال کریں، بشرطیکہ پپوٹے کے قریب ہو، اور گہرا ہو، اور اگر ناصور پپوٹوں سے دور ہو، اور گہرا نہ ہو تو { لوہے کے آلات سے گوشت کو کاٹ ڈالیں } اس علاج میں بسا اوقات صحت ہو جاتی، اور درست آنکھوں کے مانند چند ماہ تک ناصور خشک رہتا ہے { اگر یہ علاجات مذکورہ بالا کافی ہوں تو خیر ورنہ داغ دیں

جس کی صورت یہ ہے کہ چھوٹے داغنے کے آلات (مکاوی صغیرہ)، جن کے سرے گول ہوں آگ کی طرح گرم اور سرخ کر کے ناصور پر چند دفعہ رکھیں، حتیٰ کہ گندہ گوشت دور ہو جائے، اور رطوبتیں خشک ہو جائیں + اس عمل کی حالت میں برف سے سرد کیا ہوا آٹا، یا سرد کئے ہوئے کپڑوں کے ٹکڑے آنکھوں پر رکھیں + داغنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ ایک قیف جسکا نچلا سوا کسی قدر پتلا ہو، لیکر اوس نچلا حصہ ناصور کے مقام پر رکھیں، اور اس نلکی میں سیسہ پگھلا کر ڈالدیں، اور مریض اتنی دیر تک صبر کرے، کہ داغ کے پورے اثر کا یقین ہو جائے، پھر نلکی کو علیحدہ کریں، اس طریقے سے داغ کا اثر ناصور کے مقام سے ادھر اُدھر تجاوز نہیں کرتا ہے {پھر مرہم سفید لگائیں}

اِنتشار و اِتساع (پتلی اور عصبہ باصرہ کا پھیل جانا)

انتشار {وہ مرض ہے، جس میں پتلی اصلی حالت سے زیادہ کشادہ ہو جاتی ہے} یہاں تک کہ گاہے سیاہی چشم کے حلقہ تک پھیل جاتی ہے {جس سے نور پراگندہ اور منتشر ہو جاتا، اور خلاء کی وجہ سے پھیل جاتا ہے} اسی وجہ سے اس کا نام "انتشار"[1] رکھا گیا ہے {نیز بیرونی اشیاء کی طرف یہ نور سیدھا نہیں جاتا بلکہ} پتلی سے نکلنے کے بعد {طبقات چشم کے دائیں بائیں، اوپر، یا نیچے کی طرف چلا جاتا، اور پراگندہ ہو جاتا ہے} اوس کا وہ قوام دور ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے شکلیں اس پر چھپ سکتی تھیں {اور ہوا کے مانند ہو جاتا ہے} اس لئے بینائی تقریباً معدوم ہو جاتی ہے، اور اگر اس درجہ کشادگی نہو، اور روح میں اسقدر پراگندگی پیدا نہ ہو جائے تو روح ایسی نہیں ہو جاتی کہ اس میں شکلیں نہ چھپ سکیں. پس جب اس روح پر شکل چھپتی ہے تو یہ روح بینائی کی قوت کے مقابل دونوں پٹھوں کے مقام تقاطع میں چلی جاتی ہے، اور اس مقام میں عارضی اسباب کے دور ہو جانے کے باعث روح اپنی اصلی مقدار پر لوٹ آتی، اور کم ہو جاتی ہے، اور اس کے کم ہونے سے اسکی چھپی ہوئی شکل بھی چھوٹی ہو جاتی ہے، اسوجہ سے اس حالت میں چیزیں اصلی حالت سے چھوٹی معلوم ہوتی ہیں + مگر اس گفتگو میں اعتراض[2] ہے +

اتساع {وہ مرض ہے، جس میں عصبہ مجوفہ[3] پھیل جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی پتلی (حدقہ) بھی پھیل جاتی ہے} یہ اصطلاح محض مصنف کی گڑھی ہوئی ہے، اور ہر ایک

---

[1] اِنتشار: پراگندہ ہو جانا +

[2] اعتراض یہ ہے کہ روح پھیلنے کے بعد جب اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے تو پھر کیوں چیزیں اصلی حالت پر معلوم نہیں ہوتیں، چھوٹی کیوں معلوم ہوتی ہیں (مترجم) +

[3] عصبہ مجوفہ: بینائی کا پٹھہ +

شخص کو اختیار ہے کہ وہ گویا خود کوئی اصطلاح بنالے + صاحب تذکرہ کا قول ہے کہ نئے حکما انتشار کو عصبۂ مجوفہ کی طرف منسوب کرتے ہیں، پتلی (حدقہ) کی طرف منسوب نہیں کرتے، اور اس سے اون کی غرض یہ بتانا ہے کہ انتشار کا علاج (جس میں پٹھہ پھیل جاتا ہے) اتساع کے علاج سے (جس میں پتلی پھیل جاتی ہے) جدا گانہ ہے، ورنہ حقیقتاً ان دونوں (انتشار و اتساع) میں فرق یہ ہے کہ اتساع پتلی میں پیدا ہوتا ہے، اور انتشار نور اور روح میں پیدا ہوتا ہے، اسلئے اتساع ایک مرض ہے، اور انتشار ایک عرض ہے (جو دوسرے مرض میں پایا جاتا ہے) + حکما کے اقوال کو تلاش کرنیکے بعد صاحب تذکرہ کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے، مگر قدیم حکما، دونوں لفظوں کو مترادف اور ہم معنے ہونے کی حیثیت سے استعمال کرتے تھے +

پٹھہ کے کشادہ ہونے، اور پتلی کے کشادہ ہونے میں فرق یہ ہے کہ پٹھہ کے کشادہ ہونے کی حالت میں نور (روح) تمام اجزاءِ چشم میں پراگندہ ہوتا ہے، اور دوسری قسم میں آنکھوں کے اندر نور کا کوئی اثر نہیں ہوتا، بلکہ جن لوگوں کو علم نہیں ہوتا وہ خیال کرتے ہیں کہ آنکھیں سیاہ ہوگئی ہیں، اس لئے کہ نور پتلی کے پھیل جانے کے باعث سیدھا نکل جاتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھہرتا نہیں ہے + (یہ مسئلہ غور طلب ہے) +

سبب[1] اس کا سبب کا ہے بیرونی ہوتا ہے، جو آنکھوں پر واقع ہوتا ہے مثلاً چوٹ اور طمانچہ + یہ قسم علاج پذیر ہوسکتی ہے، کیونکہ اس کا اثر عصبۂ مجوفہ میں نہیں پہونچتا، اور نہ وہ پھیلتا ہے، بلکہ طبقہ عنبیہ کو چاروں طرف کھینچکر کشادہ کر دیتا ہے، جس سے پتلی پھیل جاتی ہے مثلاً جس طرح اگر ایک بھیگی ہوئی کھال، جس میں سوراخ کر دیا گیا ہو، لیکر سوراخ کے مقام میں پتھر، یا کوئی دوسری سخت چیز زور سے پھینکیں تو یہ سوراخ خواہ مخواہ کشادہ ہوجائیگا +

علاج قیفال کی فصد کھولیں، پنڈلیوں پر سنگیاں کھچوائیں، ہلکے حقنے کریں[کیونکہ تیز حقنے اخلاط میں جوش پیدا کر دیتے ہیں جس سے اخلاط اوپر کو صعود کرتے ہیں، حالانکہ حقنوں کی غرض یہ ہے کہ مواد اور اخلاط بیمار عضو سے دوسری جانب متوجہ ہوجائیں، تاکہ اُس طرف متوجہ ہوکر ورم اور درد نہ پیدا کردیں] اوپر سے کوئی دوا نہ پلائیں[مصنف کے ایسا کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسنے بقراط کے کلام "اوپر سے بذریعۂ دوا، مادہ خارج نہ کریں" سے یہ سمجھا ہے کہ اوپر سے (مُنہ سے) کوئی دوا نہ پلائیں، حالانکہ بقراط کا مُدّعا اس کلام سے قے ہے (یعنی اس حالت میں قے نہ کرائیں)، ورنہ اس مقام میں اوپر سے دوا کھلانے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ ہاں اس وجہ سے کہ قے کی صورت میں سر کی طرف مواد بہ کثرت صعود کرتے ہیں، اور قے کی حالت میں سانس بند کرنا پڑتا ہے، اور اتساع میں زیادتی ہوجاتی ہے، اس لئے اس حالت میں قے کرانا ممنوع ہے]

غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرائیں[تاکہ ان سے بدن کے مواد زیادہ نہوجائیں، اور کمزوری

کے باعث آنکھوں میں نہ چلے جائیں، کیونکہ آنکھیں اپنی کمزوری کے باعث نہ انہیں، اور نہ اپنی غذا کے فضلات کو دفع کرنے کے قابل ہوتی ہیں، بلکہ اپنے حصہ کی غذا کو بھی ہضم نہیں کر سکتیں، اس لئے سارے مواد فضلات بنجاتے ہیں {نیز جماع سے بچائیں} کیونکہ جماع سے اخلاط میں حرکت حرارت غریزی میں جوش، اور تمام حواس، علی الخصوص بینائی اور سننے کی قوتوں میں اسلئے ضعف پیدا ہوجاتا ہے کہ جماع کے باعث روح، اور حرارت غریزی تحلیل ہوتی، اور قوت کمزور ہوجاتی ہے {چت سونے نہ دیں} کیونکہ اس حالت میں مواد دماغ کے اندر بند ہوجاتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ اس حالت میں دماغی مواد اُن راستوں کے برخلاف، جو آگے واقع ہیں، اور جن سے دماغی مواد دفع ہوا کرتے ہیں، مثلاً نتھنے اور تالو دوسری جانب مائل رہتے ہیں، اور اسوقت یہ ممکن ہے کہ آنکھوں کی کمزوری کے باعث ان مادوں میں سے کچھ حصہ آنکھوں میں جا پڑے {روشنی کی طرف نظر نکرنے دیں} کیونکہ روشنی روح کو پراگندہ، اور بینائی کو کمزور کرتی ہے {آنکھ میں ایسی عورت کا دودھ ڈالیں جسکے لڑکا پیدا ہوا ہو} کیونکہ ایسا دودھ قوام میں معتدل، اور نہایت پختہ ہوتا ہے، اس میں فضلات کم ہوتے ہیں، نیز مادوں کو آنے سے روکتا، درد میں تسکین بخشتا، اور اپنی جلا و صفائی کے باعث ردی خلطوں سے اعضاء کو پاک کرتا ہے، نیز اعضاء کے ساتھ چسپاں بھی ہوجاتا ہے، اس لئے تیز اخلاط کی تیزی کو اعضاء تک پہونچنے سے روک دیتا ہے {آرد باقلا، بنفشہ، خطمی، ہمراہ زردی بیضہ آنکھوں پر لیپ کریں} تاکہ درد میں تسکین ہو، اور آئے ہوئے مادے تحلیل ہوجائیں {جب مرض کم ہونے لگے، اور درد جاتا رہے تو بابونہ اور قیروطی بھی اضافہ کردیں} تاکہ تحلیل کی قوت بڑھ جائے {ورم کے زائل ہونے کے بعد روشنائی اور باسلیقون آنکھوں میں لگائیں} تاکہ باقی مادہ لطیف، اور تحلیل ہوجائے +

سبب (۲) {گاہے اس مرض کے اسباب اندرونی ہوتے ہیں یعنی غلیظ خلط، یا تیز اور غلیظ بخارات ہیں، جو خاص بینائی کے پٹھے میں ہوتے، اور اسے چوڑائی میں پھیلا کر وسیع کردیتے ہیں، یا پردۂ عنبیہ کی رگوں میں ہوتے ہیں، جو طبقۂ شبکیہ سے بنا ہوا ہے، اور ان رگوں کو پھیلا کر ان میں تناؤ پیدا کردیتے ہیں} جس سے پتلی کشادہ ہوجاتی ہے {یہ قسم شدید دردسر، یا سرسام، یا ماشرا کے بعد پیدا ہوتی ہے} جبکہ فضلات اور مواد شریانوں میں ہوتے، اور انکے دوہرے اور سخت ہونے کے باعث تحلیل نہیں ہوتے، بلکہ شریان میں روح کے ساتھ چکر لگاتے ہیں، حتیٰ کہ ان شاخوں میں چلے جاتے ہیں، جو آنکھوں میں پھیلی ہوئی ہیں، اور آنکھوں میں دباؤ ڈالتے اور ان کے طبقات میں تناؤ پیدا کرتے ہیں، جس سے پتلی پھیل جاتی، اور روح پراگندہ ہوجاتی ہے، اور گاہے موتیا بند ہوجاتا ہے، جیسا کہ شقیقہ میں بیان کیا جاچکا ہے + یہ مرض ان امراض کے بعد اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ فضلات دماغ کی عارضی گرمی کے باعث تیز اور زیادہ گرم ہوجاتے ہیں، جس سے ان میں جوش آتا، اور انکی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لئے

انکا کچھ حصہ آنکھوں کی طرف ان کی کمزوری کے باعث چلا جاتا، اور آنکھوں کی رگیں پھول اور تن جائیں، اور ان کے تن جانے سے طبقات بھی کھنچ جاتے، اور پتلی کشادہ ہو جاتی ہے + { یہ قسم لا علاج ہے ؛ کیونکہ ان بیماریوں سے جو انتشار پیدا ہوتا ہے، اکثر اوس کے ساتھ اتساع (عصبۂ مجوفہ کا پھیل جانا) بھی ہوتا ہے } کیونکہ مواد کی جب اس قدر کثرت ہو جاتی ہے کہ شریانوں کی شاخوں میں جمع ہو جاتے، اور طبقاتِ چشم میں تناؤ پیدا کرکے، پتلی کو کشادہ کر دیتے ہیں، تو اس حالت میں علی العموم تمام رگوں، اور تمام مجاری میں یہ اخلاط جمع ہوتے، اور انکو کشادہ کر دیتے ہیں، جس میں عصبۂ مجوفہ بھی کشادہ ہو جاتا ہے { جس کے دور ہونے کی کوئی صورت نہیں } کیونکہ اس میں نہ دستکاری کی جا سکتی ہے، نہ دواؤں کا اثر یہاں تک پہونچتا ہے +

علاج { پہلے ان بیماریوں کا علاج کریں، تیز مسہل سے بدن اور دماغ کو پاک کریں، تاکہ دماغ سے مواد دور ہو جائیں، اور آنکھوں کی شریانی شاخوں اور عصبۂ مجوفہ میں نہ چلے جائیں { شیاف مرارات لگائیں } +

نسخہ :- کلنگ، شبوطا[۲]، پہاڑی بکرا، باز، چکور، عقاب، ہر ایک کے خشک شدہ پتے ایک ایک عدد، یا زیادہ، اگر یہ پتے وزن میں ۳۵ ماشہ ہوں تو شحم حنظل ۳ ماشہ، سکبینج ۳ ماشہ، فرفیون ۳ ماشہ، سب کو پیسکر آبِ بادیان میں ملاکر شیاف بنائیں + علاوہ ازیں ہر قسم کے پتوں میں اس مرض کے لئے نہایت نافع خاصیتیں ہوتی ہیں { بشرطیکہ بینائی کیقدر باقی ہو، تاکہ بالکل ہی نہ زائل ہو جائے } اور بینائی اُسی وقت باقی رہتی ہے، جبکہ بینائی کا عصب صحیح ہو، اور پتلی حلقۂ سیاہی تک نہ پھیل گئی ہو؛ کیونکہ پتلی جب کشادہ ہو جاتا ہے تو نور پراگندہ اور منتشر ہو جاتا، اور بینائی ایک دم دور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اُس وقت بھی ہوتا ہے، جبکہ پتلی حلقۂ سیاہی تک پھیل جاتی ہے، مگر جب پتلی وہاں تک نہیں پھیلتی تو نور (روح) کم پھیلتا، اور بینائی بالکل زائل نہیں ہو جاتی ہے +

سبب (۳) { گاہے پتلی رطوبت بیضیہ کے زیادہ ہونے، اور طبقۂ عنبیہ پر دباؤ ڈالنے اور اسے کشادہ کرنے کے باعث پھیل جاتی ہے } کیونکہ یہ رطوبت عنبیہ کو اُٹھاتی، اور اس میں تناؤ پیدا کرتی ہے + یہ قسم علی العموم عورتوں اور بچوں میں وقوع پذیر ہوتی ہے +

سبب (۴) { گاہے طبقۂ عنبیہ کے ورم اور تناؤ کے باعث یہ مرض ہوتا ہے، جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے } +

علامات { امراض طبقات میں گزر چکے ہیں } +

سبب (۵) { گاہے یہ مرض عنبیہ کی خشکی، اور تناؤ کے باعث پیدا ہوتا ہے } کیونکہ اس سے اسکے اجزاء سکڑتے، اور پتلی کے اردگرد کے اجزاء مرکز سے دور ہو جاتے ہیں، مگر یہ

---

[۱] انتشار : پتلی کا پھیل جانا + [۲] شبوط : نام مچھلی +

اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ خشکی طبقۂ عنبیہ کے کناروں میں ہو{ جس طرح سوراخ کی ہوئی کھالیں خشکی کے وقت تن جاتیں، اور ان کے سوراخ کشادہ ہو جاتے ہیں}+

علامات {اس کی علامتیں وہی ہیں، جو خشکی کے ضعفِ بینائی میں پائی جاتی ہیں} یعنی فاقہ، تحلیل کرنے والی ریاضت، اور استفراغ کے بعد مرض میں شدت کا ہونا، آنکھوں کا لاغر ہو جانا، وغیرہ، جیسا کہ آگے آتا ہے +

علاج {علیٰ ہذا علاج بھی وہی ہے} مگر یہ قسم دوسری قسموں کی نسبت مشکل سے اچھی ہو سکتی ہے + چنانچہ جالینوس کا قول ہے کہ "عنبیہ میں ورم وغیرہ کے مانند جتنے امراض پیدا ہوتے ہیں، وہ اوس کی خشکی کی نسبت آسانی سے دور ہو سکتے ہیں؛ کیونکہ ہر ایک عضو کو تر کرنے کی نسبت خشک کرنا سہل ہے" +

پتلی کا تنگ ہو جانا (ضِیق)

{ضِیق وہ مرض ہے، جس میں ثقبۂ عنبیہ (پتلی) اصلی حالت سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے} جس سے نورِ بصر اکٹھا ہو کر کثیف ہو جاتا ہے، بینائی تیز ہو جاتی ہے، اور اس میں ضعف آ جاتا ہے { **مصنف** کے اس کلام میں کھلم کھلا تناقض و اختلاف ہے؛ کیونکہ بینائی کی تیزی اسی وقت کہی جاتی ہے، جبکہ بینائی کی قوت کامل، اور بصارت کی حس وافر ہو، اس لئے یہ کیونکر ممکن ہے کہ ضعفِ بصارت کے ساتھ بصارت کی تیزی پائی جائے +

پتلی کی تنگی بینائی میں مضر ہے یا نہیں؟ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جالینوس نے کتاب "منافع الاعضا" میں صاف لکھا ہے کہ بینائی کی روح کا اکٹھا اور جمع ہونا بینائی کی خوبی و فضیلت کیلئے مفید ہے اور ساری روح کا پراگندہ اور متفرق ہو جانا بینائی کی کمزوری کا سبب ہوتا ہے + جالینوس کے اس کلام کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ انسان جب بینائی کو تیز کرنی چاہتا ہے تو ہم دیکھا کرتے ہیں کہ وہ اپنی آنکھ کو اکٹھی کرتا، اور آنکھ کے ڈھیلے کو (یا پتلی کو) تنگ کرتا ہے جس سے بینائی تیز ہو جاتی ہے؛ اس لحاظ سے ضیق یعنی پتلی کا تنگ ہو جانا خواہ کسی قسم کا ہو بہتر ہی ہونا چاہیئے، خواہ طبعی طور پر تنگ ہو، یا عارضی طور پر تنگ ہو گئی ہو +

مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ ضیق یعنی پتلی کی تنگی، جو بعد کو عارضی طور پر پیدا ہوئی ہو، بینائی کو کمزور کر دیتی ہے؛ کیونکہ بغیر مرض کے پتلی کا تنگ ہونا ناممکن ہے، اور تمام امراض بلاشک وشبہہ افعال میں نقص ضرور پیدا کرتے ہیں +

حکیم حُنَین نے بھی اس کے جواب میں انہیں لوگوں کی پیروی کی ہے، اور اپنے رسالہ میں، جو آنکھوں کی ترکیب و ساخت کے بارہ میں لکھا ہے کہ "اگر پتلی کی تنگی طبعی اور پیدائشی طور پر ہو تو وہ بہتر ہے، کیونکہ اس کی تنگی سے بینائی کی روح اکٹھی اور محفوظ رہتی ہے، اور

اگر وہ عارضی طور پر تنگ ہو گئی ہو تو وہ ردی اور بری ہے، لیکن وہ تنگی کے لحاظ سے بری نہیں ہے، بلکہ ان اسباب کی وجہ سے ردی ہے، جن سے پتلی تنگ ہو جاتی ہے، علی الخصوص اس حالت میں جبکہ تنگی رطوبت بیضیہ کی کمی سے آ گئی ہو۔ +

ارجیجانس اور جالینوس کا مناظرہ

طبری نے ذکر کیا ہے کہ اطبا کے ایک گروہ نے جن میں ارجیجانس بھی ہیں، جالینوس سے اس مسئلہ میں مناظرہ کیا ہے کہ پتلی کی طبعی تنگی اور عارضی تنگی میں بینائی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے، جس کے جالینوس نے دو جواب دیئے ہیں +

اول یہ کہ ہر ایک عضو میں کوئی نہ کوئی فعل ضرور ہوتا ہے، اور یہ فعل اسی وقت تک قوی رہتا ہے، جب تک وہ عضو صحیح و سالم ہو، اور جس قدر عضو میں نقصان و خرابی آتی ہے، اسی قدر اس فعل میں بھی نقصان آتا ہے۔ چنانچہ عارضی طور پر پتلی کا تنگ ہو جانا فی الحقیقت عضو کے لئے ایک قسم کا نقصان ہے، اس لئے یہ اس حالت کے قائم مقام نہیں ہو سکتا جس میں پتلی طبعی طور پر، اور بحالت صحت تنگ ہو گئی ہو +

دویم یہ کہ پتلی کی عارضی تنگی دو روی مرضوں سے پیدا ہوتی ہے: رطوبت بیضہ کی کمی سے، اور پردہ عنبیہ کے تر ہو جانے سے + چنانچہ پردہ عنبیہ جب تر ہو جاتا ہے تو وہ وسط کی طرف پھیلتا ہے، اور پتلی تنگ ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا مشاہدہ اس تر چمڑے میں کیا جا سکتا ہے، جس میں سوراخ کر کے دھوپ میں رکھ دیا جائے، جس سے سوراخ فراخ ہو جاتا ہے، اور وہ چمڑہ تر کر دیا جائے تو وہ پھیل جاتا، اور سوراخ تنگ ہوتا ہے + اور رطوبت بیضیہ کی کمی سے دو آفتیں پیدا ہوتی ہیں: (الف) رطوبت جلیدیہ خشک ہو جاتی ہے + (ب) وہ مسافت کم ہو جاتی ہے، جو رطوبت جلیدیہ اور بیرونی روشن ہوا کے درمیان ہوتی ہے، جس سے جلیدیہ تھوڑی ہی دیر میں اس طرح تھک جاتی ہے جس طرح اس شخص کی آنکھ تھک جاتی ہے، جس نے اپنی آنکھ دھوپ میں رکھی ہو۔ پس رطوبت بیضیہ کی کمی اس امر کا سبب ہوتی ہے کہ جلیدیہ روشن ہوا اور تیز روشنی سے قریب ہو جائے، اسی طرح رطوبت بیضیہ کی کثرت اس امر کا سبب ہوتی ہے کہ رطوبت جلیدیہ اور روشنی کے درمیان حاجب بنجائے، اور رطوبت جلیدیہ اور ہوا کی درمیانی مسافت کو زیادہ کر دے + اس سے معلوم ہوا کہ یہ آفت خاص پتلی کے تنگ ہو جانے سے نہیں پیدا ہوتی، بلکہ رطوبت بیضیہ کی کمی سے پیدا ہوتی ہے + پردہ عنبیہ کی تری، جس سے پتلی کی تنگی پیدا ہوتی ہے، کم ردی ہے؛ کیونکہ کسی تر عضو کو خشک کرنا، تر کرنے کی نسبت آسان ہوتا ہے +

رازی نے "علل و اعراض" کے چوتھے مقالہ کی تلخیص میں کہا ہے کہ رطوبت عنبیہ کے تر ہو جانے کی حالت میں بینائی کی کمزوری کی وجہ جالینوس نے

اس مقام میں ہمیں کوئی نہیں بتائی ہے، اگر عنبیہ کے تر ہو جانے سے فقط یہ ہوتا ہے کہ پتلی تنگ ہو جاتی ہے، جس کی تنگی درحقیقت بینائی کی تیزی کا باعث ہے، نہ کہ بینائی کی کمی کا؛ پس بینائی کی کمزوری کی آخر وجہ کیا ہے"؟ اس کے بعد سرا نزہی پھر کہتا ہے کہ "میرا گمان ہے کہ اس مقام میں مترجم سے غلط فہمی ہو گئی ہے: پردۂ عنبیہ کا تر ہو جانا، اور اس میں تناؤ کا پیدا ہونا، پتلی کی تنگی کا سبب نہیں ہو سکتا ہے، بلکہ یہ اوس کے فراخ ہونے کا باعث ہوتا ہے + علی ہذا اسی طبقہ کی خشکی بھی اسی کا سبب ہوتی ہے (اگرچہ جالینوس نے صاف کہدیا ہے کہ پتلی کبھی اُس وقت بھی تنگ ہو جاتی ہے، جبکہ خاص پردۂ عنبیہ میں خشکی آجاتی ہے) کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ طبقۂ مذکور کے تناؤ سے پتلی میں تنگی آئے؛ خواہ یہ تناؤ رطوبت سے ہو، یا خشکی سے +

اگر ہم یہ تسلیم بھی کرلیں (کہ اس سے تنگی آسکتی ہے) تو بھی یہ مطالبہ اور سوال قائم رہتا ہے کہ پردۂ عنبیہ کی خشکی کی حالت میں بینائی کی کمزوری کی وجہ کیا ہے؟ کیونکہ اب تک اسکا سبب نہیں معلوم ہوا ہے + بعض لوگوں نے پتلی کی اس عارضی تنگی کے مضر ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس سے روح باصرہ کے قوام میں تغیر آجاتا ہے، اور روح کا وہ قوام دور ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ روح اس قابل ہوتی ہے کہ اس میں چیزیں چھپیں (یعنی ان کا عکس پڑے)"۔ مگر اس قول میں اعتراض[1] ہے +

بعض لوگوں کا قول ہے کہ پتلی کی تنگی اس وجہ سے ضرر پہونچاتی ہے کہ بینائی کی روح اس حالت میں پتلی کے پاس کثیف و غلیظ ہو جاتی ہے، اور جب اس میں شکل چھپتی ہے، پھر منتقل ہو کر اس مقام پر پہونچتی ہے، جہاں بینائی کے دونوں پٹھے آپس میں ملے ہوئے ہیں (تقاطع صلیبی) تو یہ مقام چونکہ وسیع اور فراخ ہوتا ہے، اس لئے روح اپنی طبعی مقدار پر آجاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شکل، جو اس روح میں ہوتی ہے، بڑی ہو جاتی ہے، اور وہ شئے اصلی حالت سے زیادہ بڑی نظر آتی ہے، مگر اس قول میں بھی اعتراض[2] ہے"+

مگر **شیخ بو علی سینا** نے ان تمام باتوں سے روگرداں ہو کر کہا ہے کہ اس مرض (ضیق) کا سبب یا طبقہ قرنیہ[3] کی خشکی ہوتی ہے، جو اُسے اکٹھا کر دیتی ہے، جس سے پتلی سکڑ جاتی ہے، اور اس میں یا تنگی آجاتی ہے، یا بالکل بند ہو جاتی ہے، یا اس مرض کا سبب رطوبت ہوتی ہے، جو طبقۂ قرنیہ کو ہر طرف سے بڑھا کر وسط کی طرف لے آتی ہے، جس سے پتلی تنگ

---

[1] اعتراض یہ ہے کہ اس قول کے بموجب پتلی کی اصلی اور پیدایشی تنگی بھی قوام کے تغیر کا موجب ہو سکتی ہے (مترجم)

[2] اس میں اعتراض یہ ہے کہ یہی صورت اُس صورت میں بھی ہونی چاہیئے، جبکہ پتلی پیدایشی طور پر تنگ ہو + دوسرا یہ بھی اعتراض ہے کہ جب روح اُس خاص مقام پر اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے تو چاہیئے کہ کوئی شئے بڑی نظر نہ آئے، بلکہ وہ طبعی طور پر اپنی اصلی مقدار میں نظر آئے +

[3] طبقہ قرنیہ کے بجائے اگر طبقۂ عنبیہ ہوتا تو شیخ کا قول درست ہوتا (مترجم) +

ہوجاتی ہے، جس طرح چھلنی جب تر اور ڈھیلی ہوجاتی ہے، اور ہر طرف پھیلتی، تو اس کے سوراخ تنگ ہوجاتے ہیں، یا اس کا سبب رطوبت بیضیہ کی شدید خشکی ہوتی ہے، جس سے رطوبت مذکور کی مقدار کم ہوجاتی، اور طبیعت اُسے سمیٹ کر لاغر کردیتی ہے۔ یہ حالت اس حالت کے برخلاف ہے، جبکہ آنکھ کا ڈھیلا باہر کو نکل آتا ہے"۔ (یعنی آنکھ کے باہر نکل آنے کی حالت میں رطوبت بیضیہ اکٹھی نہیں ہوتی، بلکہ پھیل جاتی ہے)۔

میں کہتا ہوں کہ **شیخ** کے ذکر کئے ہوئے وجوہ کی بنا پر بینائی کی کمزوری کی وجہ ظاہر ہے۔ چنانچہ رطوبت بیضیہ کی خشکی اور کمی کی حالت میں ضعف بصر کیوں ہوتا ہے؟ اسکی وجہ پیشتر گزر چکی ہے، لیکن جبکہ طبقہ قرنیہ میں خشکی یا رطوبت ہو تو ضعف بصر کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبقہ مذکور خلقۃً شفاف پیدا کیا گیا ہے، تاکہ بینائی سے مانع نہ ہو، اس لئے جب یہ پردہ اس قدر سکڑتا اور اکٹھا ہوتا ہے کہ اسکے سکڑنے سے طبقہ عنبیہ سکڑ جاتا، اور اس میں تناؤ آجاتا ہے، اور پتلی تنگ ہوجاتی ہے، کیونکہ پتلی کے چاروں طرف پردۂ عنبیہ ہی محیط ہوتا ہے، تو طبقہ قرنیہ میں شکنیں پیدا ہوجاتی ہیں، اور وہ کثیف اور میلا ہوجاتا ہے (جیسا کہ بوڑھوں کو عمر کے آخری حصوں میں ہوجاتا ہے) جس سے طبقہ قرنیہ میں بینائی نفوذ نہیں کرسکتی، اور نہ رطوبت جلیدیہ پر صورتیں چھپ سکتی ہیں، اس لئے مریض تمام چیزوں کو ایسا دیکھتا ہے، گویا وہ چیزیں ابر کے اندر، یا دھوئیں میں ہیں۔ چنانچہ جالینوس کا قول ہے کہ "طبقہ قرنیہ، جو پتلی کے بالمقابل واقع ہے، اس کی ساری آفتیں بینائی کے لئے مُضر ہیں"۔

(۱) جدید خیال اُس مذہب کا طرفدار ہے، جو روح باصرہ کے خارج ہونے کا قائل نہیں ہے، بلکہ وہ بیرونی چیزوں کے عکس چھپنے کا قائل ہے۔ یہ عکس رطوبت جلیدیہ سے گزر کر طبقہ شبکیہ پر چھپتا ہے۔

(۲) طبقہ عنبیہ کے لیفات میں سکڑنے اور پھیلنے کی طاقت ہے، جس سے پتلی مختلف حالات میں کم و بیش، تنگ، اور فراخ ہوا کرتی ہے، مثلاً تیز روشنی کی طرف دیکھنے اور نزدیک کی چیزوں کے دیکھنے کے وقت پتلی تنگ ہوجایا کرتی ہے، اور ان کے مقابل صورتوں میں پھیل جایا کرتی ہے۔ اگر اس کے اس قدرتی فعل میں کمی، یا زیادتی واقع ہوگی تو یقیناً بینائی میں نقص آئے گا، کیونکہ آنکھ کے اندر روشنی بعض اوقات ضرورت سے زیادہ ہوجائے گی، اور بعض اوقات کم (زیادہ تفصیل منافع الاعضاء میں دیکھو) (مترجم)۔

سبب (۱) تو اس مرض کا سبب گاہے یہ ہوتا ہے کہ طبقہ عنبیہ اپنی جگہ سے ٹل جاتا ہے، اس کے ٹلنے کی وجہ اس طبقہ کا یا دوسرے طبقات کا ورم ہوتا ہے، اس لئے ان طبقات میں تناؤ پیدا ہوتا ہے، یہ دب جاتے ہیں، اور اپنی جگہ سے کسی ایک طرف کو ٹل جاتے ہیں تو چنانچہ پردۂ عنبیہ اپنی جگہ سے جس قدر ٹل جاتا ہے، اُسی قدر پتلی رطوبت جلیدیہ کے مقابلہ سے، اور اس کے سامنے

سلہ چھلنی سے لوہے، یا ٹین کی چھلنی مراد نہیں ہے، بلکہ جھلی وغیرہ کی (مترجم)۔

سے ہٹ جاتی ہے} مصنف کے اس قول میں اعتراض ہے، کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ پردہ عنبیہ ٹل جانے سے پتلی میں تنگی ہرگز نہیں آسکتی ہے، البتہ جس وقت پردۂ مذکور اور پتلی رطوبت جلیدیہ کے سامنے سے ٹل جائینگے تو بینائی سیدھے طور پر پوری پتلی میں نفوذ نہیں کر سکے گی، بلکہ پتلی کے کچھ حصہ میں، جو رطوبت مذکور کے بالمقابل باقی رہ گیا ہے، بینائی سیدھے طور پر نفوذ کر سکے گی، اسلئے ایسی حالت میں بینائی گویا تنگ راہ سے نکلے گی، اور بصارت میں فرق آجائے گا +

علامات و علاج {اس کی علامت اور اس کا علاج طبقات کے امراض میں گزر چکے ہیں} +

سبب (۲) {کبھی یہ مرض ہو} گا ہے اس مرض کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رطوبت بیضیہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے، اور وہ جگہ خالی ہو جاتی ہے، جو پردہ عنبیہ اور رطوبت جلیدیہ کے مابین واقع ہے، اسلئے پردۂ عنبیہ اپنی طرف مڑ جاتا ہے، اور اسکے اجزاء باہم مل جاتے ہیں} کیونکہ رطوبت بیضیہ کی کمی کی صورت میں دو رطوبتیں معدوم ہو جاتی ہیں، جو پردہ عنبیہ کے اجزاء کو پُر رکھتی ہیں، اور انہیں سہارا دیئے رہتی ہیں، جس سے لازمی طور پر پتلی سکڑ جاتی ہے {یا یہ کہ پردۂ عنبیہ جلیدیہ کی طرف کھنچ چلا آتا ہے، اور جلیدیہ پر آکر پڑ جاتا ہے، جس سے جلیدیہ پتلی کے سامنے سے کسی ایک طرف مڑ جاتی ہے، یا یہ کہ پردہ عنبیہ کسی ایک طرف کو مڑ جاتا ہے، اسلئے پتلی جلیدیہ کے سامنے سے ہٹ جاتی ہے، اور اسی وجہ سے تنگ ہو جاتی ہے} اس قول میں بھی وہی پچھلا اعتراض ہے۔

علامات {بینائی تیز نہیں رہتی ہے} کیونکہ جلیدیہ روشنی کی زیادتی[1] کے باعث تھک جاتی ہے {اور نہ بینائی سیدھی رہتی ہے} چنانچہ بسا اوقات مریض سامنے دیکھنے کی نسبت اوس طرف کو آنکھیں موڑ کر اچھے طور پر دیکھ سکتا ہے، جدھر پردۂ عنبیہ مڑ جاتا ہے +

علاج {رطوبت بیضیہ کی کمی کا علاج کریں} رطوبت پیدا کرنے والے قطور[2]، سعوط[3]، نطول[4] استعمال کریں، تر اور چکنی غذائیں کافی طور پر کھلائیں {مریض سانس روکا کرے} سانس روکنے کے معنے، جیسا کہ ابن ابی صادق نے کہا ہے، یہ ہے کہ سینے اور شکم کے عضلات کو تنا کر اوس شخص کے مانند، جو پاخانہ کے وقت زور لگاتا ہے، جہاں تک ہو سکے سانس روکا جائے، اور اندر کی طرف زور سے دفع کیا جائے + جب ایسا کیا جاتا ہے تو وہ ہوا، جو سانس سے خارج ہوا کرتی ہے، رگوں میں جا کر تمام اعضاء کی طرف لوٹتی ہے، اور اپنے ساتھ ان بخارات اور مواد کو بھی لے لیتی ہے، جو رگوں میں ہوتے ہیں، جس سے دماغ، اور دماغ کی رگیں پُر ہو جاتی، اور تن جاتی ہیں، اسلئے بینائی کا پٹھہ اور پتلی سب پھیل جاتے ہیں +

---

[1] روشنی کی زیادتی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رطوبت بیضیہ سامنے سے کم ہو جاتی ہے، جو زیادہ روشنی آنے سے روکا کرتی ہے

[2] قطور: آنکھ میں ٹپکانے کی دوا + [3] سعوط: سونگھنے کی دوا + [4] نطول: ترڑیڑا

مگر اس قول میں اعتراض ہے، کیونکہ مصنّف کے بیان کے مطابق مذکورۂ بالا سبب کی دونوں صورتوں میں سے دوسری حالت میں پتلی تنگ ہی نہیں ہوتی ہے، جو سانس روکنے سے پھیل سکے، بلکہ مصنّف کی رائے کے مطابق پتلی جلیدیہ کے سامنے سے ٹل جاتی ہے، جس میں سانس کا روکنا کسی صورت سے مفید پڑ ہی نہیں سکتا ہے۔

نزول الماء (موتیابند)

{ یہ ایک مرض ہے، جو سُدّہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے } یعنی یہ ایک مرض ہے، جس کی وجہ سے بینائی کا راستہ (ثُقبۂ عنبیہ، یا پتلی) بند ہو جاتا ہے۔ پتلی کو راستہ کیوں کہا گیا ہے؟ اس لئے کہ پتلی فی الحقیقت بینائی کی روح کے لئے، یا چیزوں کے عکس کیلئے راستہ ہی کے مانند ہے، یعنی پتلی ہی سے آنکھوں کا نور خارج ہوتا ہے، یا چیزوں کے عکس آنکھوں کے اندر چھپتے ہیں { موتیا در اصل ایک عارضی رطوبت (پانی) ہوتی ہے } مصنف کا یہ قول جالینوسؔ کے مذہب سے بچنے کے لئے ہے، کیونکہ جالینوس نے کہا ہے کہ آنکھ کی رطوبت بیضیہ جب نہایت درجہ غلیظ ہو جاتی ہے (جس حالت کا نام نزول الماء اور موتیابند ہے) تو بینائی بالکل زائل کر دیتی ہے۔ جالینوس کا یہ قول "امام رازی" نے کتاب علل و اعراض کے چوتھے مقالہ کی تلخیص (خلاصہ) میں نقل کیا ہے، اور اس پر چند اعتراضات کئے ہیں۔ کہ اگر ایسا ہی ہے تو (۱) پھر عمل قدح کی (جس میں موتیابند کے پانی کو ہٹانے کی کوشش کی جاتی ہے) کیا صورت ہو سکتی ہے؟ کیونکہ طبقۂ عنبیہ کی پوری وسعت اسی رطوبت بیضیہ سے پُر ہوتی ہے (اسلئے اس مقام سے اس کا ہٹانا ناممکن ہے)۔

اور (۲) اس عمل سے یہ رطوبت کس طرف کو ہٹ جاتی ہے۔

اور (۳) تندرستی کی حالت میں یہ رطوبت بیضیہ پتلی کے سوراخ سے کیوں نہیں نظر آیا کرتی ہے؟ اور رطوبت جلیدیہ اور باہر کی چیزوں کے درمیان یہ رطوبت بینائی کے لئے کیوں حائل نہیں ہوتی ہے؟

اگر اس آخری سوال کا یہ جواب دیا جائے کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ رطوبت نہایت صاف ہے تو اس جواب کی تردید اس طرح کیجائے گی کہ اس رطوبت کا نام "بیضیہ" محض اسی وجہ سے رکھا ہے۔ کہ یہ بیضہ (انڈے) کی سفیدی کے مانند ہوتی ہے، حالانکہ ہم پتلی کے رستہ موتیابند کے پانی کو انڈے کی سفیدی کے رنگ اور اسکے قوام میں دیکھتے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ صاف و شفاف پاتے ہیں،[1] اور وہ ہمیشہ بینائی کو روک دیا کرتا ہے، (تو اسی طرح

[1] یہ بالکل غلط ہے کہ موتیابند انڈے کی سفیدی سے زیادہ شفاف ہوتا ہے، اور بینائی کو باطل کر دیتا ہے، کیونکہ اگر وہ اس قدر شفاف ہو تو بینائی ہرگز باطل نہ ہو اور یہ بالکل صحیح ہے کہ رطوبت بیضیہ شفاف ہونیکی وجہ نظر نہیں آتی ہے۔

رطوبت مذکورہ بھی بینائی کو باطل کر دیا کرے، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ہے) +
(۴) اور چوتھا سوال یہ ہے کہ (اگر موتیا بند رطوبت بیضیہ کے گاڑھے ہوجانیکا نام ہے تو) یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ دفعۃً ہوجائے، جیساکہ بکریوں میں سینگھ کی چوٹ سے دفعۃً ہوجاتا ہے، (حالانکہ اُسکے غلیظ ہونے کے لئے کچھ عرصہ چاہیئے) +
"کتاب تذکرہ" کے مؤلف نے جالینوس کی طرف سے یہ عذر کیا ہے کہ جالینوس نے کتاب علل واعراض کے چوتھے مقالہ میں یہ کہا ہے کہ "رطوبت بیضیہ جب غلیظ ہوجاتی ہے تو اس سے موتیا بند پیدا ہوتا ہے" اُس نے یہ نہیں کہا ہے کہ رطوبت مذکورہ کا غلیظ ہونا ہی موتیا بند ہے + جالینوس کی غرض یہ ہے کہ رطوبت بیضیہ کے مزاج میں جب کسی تر کیفیت کا یعنی کسی رطوبت کا غلبہ ہوجاتا ہے، اور اسوجہ سے یہ غلیظ ہوجاتی ہے تو یہ رطوبت بیضیہ اُس سوراخ (پتلی) میں راسخ ہوجاتی ہے (یعنی نہایت پائداری سے گھر کر لیتی ہے)، جو سوراخ پردۂ قرنیہ سے پیچھے واقع ہے، اور پھر اس سے بینائی جاتی رہتی ہے"، لیکن حکیم حُنین کا یہ بیان ہے کہ "رطوبت بیضیہ کا غلیظ ہوجانا ہی موتیا بند ہے، اس کے علاوہ اور کوئی چیز موتیا بند نہیں ہے" + یہ دراصل حنین کی غلطی اور بھول ہے + اور ابن ابی صادق کا قول مسائل حنین کی بڑی شرح (شرح کبیر) میں اُس مقام پر، جہاں اُس نے مرض زیادتی عدد[1] کا ذکر کیا ہے، یہ ہے کہ "جب زیادتی کا یعنی عدد زائد کا بدن سے زائل کرنا ناممکن ہو، جیساکہ مرض خنازیر کو بدن سے گرانا ناممکن ہے، مگر ساتھ ہی یہ ممکن ہو کہ اُسے اپنی جگہ سے دوسری ایسی جگہ میں منتقل کر دیں، جو پہلی جگہ جیسی شریف نہ ہو تو اُسے منتقل کر دیا جائے، جیساکہ اُس پانی کے ساتھ کیا جاتا ہے، جو آنکھ میں اکٹھا ہوجاتا ہے، کیونکہ رطوبت بیضیہ جب اسقدر غلیظ، یا مکدر ہوجاتی ہے کہ اس کی شفافیت زائل ہوجاتی ہے تو وہ تمام چیزوں کے عکس کو رطوبت جلیدیہ پر چھپنے سے روک دیتی ہے؛ ایسی صورت میں اُسے چیر کر آنکھ سے باہر نکالنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا ہے، اور اگر ایسا ہی کیا جائے (اور رطوبت مذکور کو نکال دیا جائے) تو ڈھیلہ، یا آنکھ کی سیاہی ہلکی اور چھوٹی ہو جائے، اور پردۂ عنبیہ خشک ہوجائے، اور بینائی بالکل جاتی رہے؛ اسی وجہ سے نہایت ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ رطوبت مذکور کو پُتلی کے مقابلہ سے ہٹا دیتے ہیں + یہ رطوبت چونکہ لیسدار ہوتی ہے، اور پردۂ عنبیہ اندر سے کُھردرا ہوتا ہے، اس لئے رطوبت مذکورہ پردۂ عنبیہ کے کسی ایک طرف چپک جاتی ہے، اور بینائی اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے" +
ابن ابی صادق کا یہ کلام صاف بتا رہا ہے کہ رطوبت بیضیہ کا گاڑھا ہوجانا ہی موتیابند ہے حالانکہ یہ غلطی ہے، کیونکہ (۱) موتیابند اطباء کے نزدیک مرض زیادتی عدد میں سے ہے، اور اس

[1] مرض زیادتی عدد وہ ہے جس میں بدن کے اندر تعداد میں کچھ زیادتی ہوجاتی ہے، مثلاً انگلیوں کا چھ ہونا (مترجم) +

مقام میں، جس میں رطوبت بیضیہ کی غلظت کو موتیا بند کہا گیا ہے، کوئی ایسی رطوبت زائد نہیں پیدا ہوئی ہے، جو بحالت صحت نہ ہو (پھر زیادتی عدد کہاں سے ثابت ہوگی) (۲) نیز اس پہ وہی اعتراض پیدا ہوتا ہے، جو جالینوس پر رازی نے کیا ہے +

{ جو پتلی میں رطوبت بیضیہ اور پردۂ قرنیہ کے درمیان ٹھہر جاتی ہے } اور مُری (کانجی) اور آبِ انگور جس طرح متعفن ہو کر غلیظ سے بنجاتے ہیں، اسی طرح یہ رطوبت بھی گاڑھی بن جاتی ہے + رطوبت بیضیہ اور پردۂ قرنیہ کے درمیان اِس رطوبت کا ٹھہرنا شیخ کی اور اُن لوگوں کی رائے ہے، جو پچھلوں میں سے شیخ کے پیرو کار ہیں +

مگر ابن سرافیون اور اکثر اگلے اور پچھلے حکماء کا قول ہے کہ رطوبت مذکور کا مقام طبقہ عنبیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان اُس سوراخ میں ہے، جو آنکھ کے اندر ہوتا ہے (یعنی رطوبت مذکورہ عنبیہ اور جلیدیہ کے درمیان ثقبۂ عنبیہ، یا پتلی میں رہتی ہے) اس خیال پر یہ لوگ دو دلیلیں پیش کرتے ہیں +

(۱) اول یہ کہ اگر پانی یعنی رطوبت مذکورہ طبقۂ قرنیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان (ثقبۂ عنبیہ سے باہر) ہوتی تو پردۂ عنبیہ کی جھنٹوں [1] اور اُسکی خشونت [1] کے ساتھ ہرگز چپاں اور متعلق نہ ہو جاتی (جیساکہ عمل قدح میں اُسکے ساتھ چپاں ہو جاتی ہے، کیونکہ عنبیہ کی چھنٹیں اوس کے اندر ہوتی ہیں) اور یہ رطوبت اوس سے باہر تسلیم کی گئی ہے +

تردید: اِس دلیل کی تردید اس طرح کی گئی ہے کہ (عمل قدح کے وقت) جب طبقۂ عنبیہ آلۂ قدح سے دبایا جاتا ہے تو ثقبۂ عنبیہ (پتلی) کشادہ ہو جاتا ہے، اور رطوبت مذکورہ طبقۂ عنبیہ کے باہر سے، جو کہ چکنا ہوتا ہے اندر کیطرف چلی جاتی ہے، جو کہ کھردری ہے، اور اندر جا کر اوسکی جھنٹوں کے ساتھ چمٹ جاتی ہے، اور جب جھنٹیں اس رطوبت کو اپنے آپ میں جذب کر لیتی ہیں آلۂ قدح کا دباؤ بھی دور ہو جاتا ہے، تو آنکھ کا ڈھیلہ اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتا ہے (اور ثقبۂ عنبیہ فراخ ہونیکے بعد پھر تنگ ہو جاتا ہے) جس طرح رحم کا مُنہ بچہ پیدا ہونے کے وقت دباؤ کی وجہ سے پھیل جاتا، اور بچہ نکل جانے کے بعد اپنی پہلی حالت پر لوٹ آتا ہے +

(۲) دوئم یہ کہ اگر رطوبت مذکور طبقۂ قرنیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان ہوتی، تو ضروری تھا کہ عمل قدح کے وقت آلۂ قدح قرنیہ کے نیچے نظر آتا، کیونکہ قرنیہ ایک شفاف پردہ ہے، اور اس سے زیادہ دور قدح کو جانے کی ضرورت ہی نہیں (کیونکہ پانی کا وجود وہیں مانا گیا ہے)، حالانکہ ہم آلۂ قدح کو ثقبۂ عنبیہ ہی کے پاس دیکھتے ہیں (اور اس سے آگے وہ نظر نہیں آتا ہے) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی بھی ثقبۂ مذکور کے بعد ہی ہوتا ہے، جبھی آلہ کو زیادہ دور تک داخل کرنا پڑتا ہے +

---

[1] کھردراپن ۱۲ [2] عمل قدح کا آلہ ۱۲ +

تردید: اس کی تردید مشاہدہ سے کی گئی ہے، کیونکہ لوہا (جہت کا آلہ) قرنیہ کے نیچے معلوم ہوا کرتا ہے +

دوسرے حکماء کا قول ہے کہ رطوبت مذکورہ کی جگہ طبقہ قرنیہ اور طبقہ عنبیہ کے درمیان والی مقام ہے، جہاں طبقہ قرنیہ کے پیچھے پیپ[لہ] پوشیدہ رہا کرتی ہے + اسی وجہ سے بعض لوگوں کا گمان ہے، اگرچہ یہ محض گمان ہی گمان ہے کہ اس کا پانی عمل قدح کے وقت جنٹوں کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا ہے، بلکہ یہ پانی بھی اسی مقام میں گھس جاتا ہے (اور غائب ہوجاتا ہے) جہاں کہ آنکھ کی پیپ (مدّہ کا منہ) گھس جاتی ہے +

اس خیال کو کتاب تذکرہ والے نے اختیار کیا ہے، اور اس پر چند دلیلیں پیش کی ہیں:

(۱) **دلیل اوّل** یہ کہ ہم بعض آنکھوں میں اس مرض کے پانی کو اسقدر وسیع اور پھیلا ہوا دیکھتے ہیں کہ پانی کے گرد طبقہ عنبیہ محض ذرا سا نمودار رہتا ہے (جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رطوبت مذکور پردہ کے سامنے ہوتی ہے، اس لئے پردہ چھپ جاتا ہے، اور ذرا گرد کسی قدر نمودار رہتا ہے)؛ اور جب عمل قدح سے پانی زائل کردیا جاتا ہے، تو طبقہ اصلی حالت پر فوراً لوٹ آتا اور نمایاں ہوجاتا ہے (کیونکہ وہ اب ڈھانکنے والی رطوبت سے آزاد ہوجاتا ہے) +

اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض آنکھوں میں جو فراخی نظر آتی ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ پانی طبقہ عنبیہ کو ڈھانک لیتا ہے، اور وہ اس کے نیچے چھپ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ پُتلی یعنی ثقبۂ عنبیہ پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ ثقبۂ عنبیہ اس قدر فراخ نہیں ہوتا ہے، اور نہ یہ ممکن ہے، کہ وہ اس درجہ فراخ ہوسکے، اور پھر اپنی اصلی حالت پر قدح کے بعد فوراً لوٹ آئے ــــ حالانکہ یہ خیال قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ پھیلی ہوئی پُتلی کے سُکڑ جانے میں کچھ زیادہ دیر نہیں ہوتی ہے، اور اس میں کچھ استبعاد نہیں ہے +

یہی اعتراض **شیخ** کے مذہب پر بھی آتا ہے (کیونکہ **شیخ** بھی اس رطوبت کو پردۂ عنبیہ کے سامنے نہیں مانتا ہے، بلکہ ثقبۂ عنبیہ کے اندر تسلیم کرتا ہے، پھر اس کا اسقدر فراخی کا نظر آنا اوس کے خیال کے موجب کس طرح ممکن ہے) +

جواب (۱) اس کا جواب اس طرح ممکن ہے کہ اس مرض کی رطوبت پُتلی میں جس مقام پر ٹھہرتی ہے، وہ رطوبت اپنی کثرت، زیادتی اور غلظت کے باعث اوس مقام کو ہر چہار طرف پھیلا دیتی ہے، اور جب قدح کے وقت آلہ جہت سے پردۂ عنبیہ یا ثقبۂ عنبیہ دبایا جاتا ہے، اور رطوبت مذکور بہہ کر اسکے اندر چلی جاتی، اور جنٹوں کے ساتھ متعلق اور چسپاں ہوجاتی ہے، تو پتلی اپنی اصلی حالت پر فوراً لوٹ آتی ہے، کیونکہ اس وقت اس کا پھیلانے والا سبب دور ہوجاتا ہے، جس طرح بچہ خارج ہونے کے بعد فوراً ہی رحم اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا ہے +

لہ دیکھو بیان "مِدّہ کا مِنہ"

(۲) دوسرا جواب یہ ہے کہ کبھی اس مرض کا پانی کثرت کی وجہ سے بہت زیادہ مقدار میں پتلی سے باہر نکل آتا ہے، (حالانکہ اس کی اصلی جگہ پتلی کے اندر ہی ہوتی ہے) اس لئے وہ عنبیہ اور قرنیہ کے درمیان آکر اس طرح ٹھہر جاتا ہے کہ طبقہ عنبیہ (کو سامنے سے پوشیدہ کر لیتا ہے اور وہ) سوائے کناروں کے بالکل نہیں ظاہر ہوتا ہے، اس لئے گمان ہوتا ہے کہ اس مرض کا پانی سارے کا سارا یہیں ہوتا ہے، (جیسا کہ اس مذہب والے کا گمان ہے، حالانکہ اس کی اصلی جگہ عنبیہ سے پیچھے ہوتی ہے) +

(۲) **دلیل دوم** یہ کہ پردۂ عنبیہ پردۂ مشیمہ ہی سے پیدا ہوا ہے، اور اُسی کے ساتھ چسپاں ہے (پھر اگر پانی عنبیہ کے اندر ہوتا تو عمل قدح کے وقت آلۂ جھت اس کو بھی چھیدتا) حالانکہ آلۂ جھت کے داخل کرتے وقت طبقۂ ملتحمہ کے علاوہ کسی پردہ کو چھیدتا ہوا معلوم نہیں ہوتا ہے +

(۳) **دلیل سوئم**: اگر (مان لیا جائے کہ) آلۂ جھت پردۂ عنبیہ کو چھید کر رطوبت بیضیہ تک پہونچ جاتا ہے، تاکہ پانی اوس سے اتر کر خارج ہو سکے، تو ضروری ہے کہ آلۂ جھت کو سوراخ سے نکالنے کے بعد، بلکہ اسکے نکالنے سے پہلے پہلے رطوبت بیضیہ اس سوراخ میں سے بہہ کر خارج ہو جائے (حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پردہ عنبیہ نہیں چھیدا جاتا ہے) +

تردید: اس دلیل کی تردید اس طرح کی گئی ہے کہ رطوبت بیضیہ ایک باریک جھلی کے اندر محفوظ ہوتی ہے، جو اُسے بہنے سے روکتی ہے، اسی وجہ سے آلۂ جھت کا سر گول رکھا جاتا ہے تاکہ اس جھلی کو نہ پھاڑ دے +

اعتراض: اس تردید میں یہ اعتراض لازم آتا ہے کہ اگر اس جھلی کو مان لیا جائے تو آنکھ کے طبقات آٹھ یا نو ہو جائیں، حالانکہ یہ علمِ تشریح کے خلاف ہے، بلکہ آلۂ جھت کے سر کو گول رکھنے کی غرض یہ ہے کہ وہ عنبیہ کو نہ چیر پھاڑ سکے + اور اگر مان لیا جائے کہ پانی پردۂ عنبیہ اور جلیدیہ کے درمیان ہوتا ہے، تو آلۂ جھت کے سر کو تیز بنایا جاتا، تاکہ اس کا داخل کرنا آسان ہوتا +

(۴) **چہارم**: جالینوس نے کتاب منافع الاعضاء کے دسویں حصہ میں کہا ہے کہ اس مرض کا پانی اُن مقامات میں ہوتا ہے، جو پردۂ قرنیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان ہیں +

جواب:- اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ جالینوس کا یہ کلام بتلا رہا ہے کہ اس کا اعتقاد اور یقین تھا کہ اس پانی کا پردۂ قرنیہ اور عنبیہ کے درمیان ہونا بھی ممکن ہے، اور پردۂ عنبیہ اور رطوبت جلیدیہ کے درمیان ہونا بھی ممکن ہے، کیونکہ (یہ دونوں مقامات قرنیہ اور جلیدیہ کے درمیان ہی ہیں، اور) اگر اس کا یقین ان دونوں قسموں میں سے کسی ایک قسم کے ساتھ ہوتا، تو اسے صاف صاف ظاہر کر دیتا + اس سے معلوم ہوا کہ پانی کا دونوں مقامات

میں ہونا ممکن ہے + مگر اس قول کی کمزوری کسی عقلمند پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی (کیونکہ اگر دونوں مقامات میں پانی کا ہونا ممکن بھی تسلیم کر لیا جائے تو بھی ایک مخصوص دعوی ثابت نہیں ہوتا ہے جس سے اس مذہب والے کا جواب دیا جا سکے) +

حق مذاہب[1]، جس میں کسی طرح بھی غلطی نہیں، شیخ کا اختیار کیا ہوا مذہب ہے کہ وہ پانی ثقبہ کے اندر رطوبت بیضیہ اور طبقہ قرنیہ کے درمیان ہوتا ہے + اگر یہ پانی پردۂ عنبیہ اور قرنیہ کے درمیان ٹھہرا ہوا ہوتا، جیسا کہ کتاب تذکرہ والے نے اختیار کیا ہے، تو چاہئے تھا کہ یہ پانی پردۂ ملتحمہ کے چیرنے کے وقت گوشۂ چشم سے بہ نکلتا (کیونکہ اگر گوشۂ چشم کے پاس سیاہی چشم کے قریب چیرا جائے تو ملتحمہ کے ساتھ ساتھ قرنیہ بھی چر جاتا ہے) بلکہ اس پانی کا اس طرح سے خارج کرنا اُس صورت سے کہیں بہتر تھا کہ اُسے پردۂ عنبیہ کے نیچے اُوتار دیا جائے، اور اُسے ارد گرد متفرق کر دیا جائے، جس میں نہایت سختی سے کام لینا پڑتا ہے، مریض کو گویا عذاب میں مُبتلا کرنا ہوتا ہے کہ وہ پشت پر چت لیٹا ہوا ایک عرصہ تک مردہ کی طرح بے حرکت اور خاموش پڑا رہے، نہ کھانسے، اور نہ چھینکے + لیکن اُس صورت میں جبکہ کچھ پانی پتلی سے باہر آ جاتا ہے، تو بعض ماہر معالج چشم خولدار مہت سے علاج کرتے ہیں + یہ خولدار مہت ایک خولدار سلائی مہت ہی کی شکل کی ہوتی ہے، جس کے بیچ میں ایک اور خولدار سلائی عمود (ستون) کے مانند نصب ہوتی ہے + اس سلائی کا سرا آنکھ کے اندر داخل کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ یہ پانی تک پہونچا ہوا نظر آنے لگتا ہے، پھر اُس کھڑے عمود کا ایک سرا معالج اپنے مُنہ میں رکھکر چوستا ہے، یہاں تک کہ یہ سارا پانی جو پتلی سے باہر ہوتا ہے، سلائی کے خول کے اندر کھنچ آتا ہے، پھر باقی پانی کو جو پتلی کے اندر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے، اس سلائی سے دبایا جاتا ہے، حتی کہ وہ عنبیہ کے اندر اُتر جاتا، اور جھنڈوں سے متعلق اور چسپاں ہو جاتا ہے +

{جو چیزوں کی شکلوں اور صورتوں کو بینائی تک پہونچنے سے روک دیتی ہے} یہ حکماء علم طبعی کے مذہب کی بناء پر ہے، جو اس امر کے قائل ہیں کہ بینائی کا فعل اس طرح پورا ہوتا ہے کہ بیرونی چیزوں کی تصویریں یا اور شکلیں قوت بینائی تک آتی ہیں (باہر سے اندر کی طرف آتی ہیں، اور یہاں آ کر چھپ جاتی ہیں) یہ دراصل انطباع کا قائل ہونا ہے (یعنی اس امر کا قائل ہونا ہے کہ چیزوں کی تصویریں آنکھ کے اندر چھپتی ہیں، آنکھوں سے شعاع خارج نہیں ہوتی ہے) {یا بینائی کے نور کو باہر کی چیزوں تک جانے سے روک دیتی ہے} یہ مندرجۂ ذیل دو مذہبوں میں سے ایک مذہب پر مبنی ہے: (۱) مذہب حکماء ریاضی کا؛ (۲) مذہب اکثر اطباء کا، یہ لوگ اس امر کے قائل ہیں کہ

[1] حق مذہب یہ بھی نہیں ہے، بلکہ دوسرے مذاہب کی طرح یہ بھی کمزور مذہب ہے، حق مذہب یہ ہے، کہ رطوبت جلیدیہ یا اس کے غلاف کے مکدر ہو جانے کا نام نزول الماء ہے؛ جو عمل قدح سے بالکل خارج کر دیا جاتا ہے، اور اُسکی بجائے محدب الطرفین عینک لگائی جاتی ہے، اس کی سچائی مشاہدہ اور تجربۂ عمل سے ثابت ہے (مترجم)

بینائی کی صورت یہ ہے کہ آنکھوں سے مخروطی شکل ( ) کا نور خارج ہوتا ہے، جس کا سرا آنکھ سے متصل ہوتا ہے، اور اس کا قاعدہ باہر کی چیز سے ملا ہوا ہوتا ہے؛ پوری اور صاف بینائی اُسی مقام میں ہوتی ہے، جہاں اس مخروط کا سہم[1] پڑتا ہے +

اس مرض کی رطوبت، جو شکلوں کو چھپنے سے، یا نور کے خارج ہونے سے، روکا کرتی ہے، یا پورے طور پر روک دے گی، بشرطیکہ یہ رطوبت اس قدر کثیر ہو کہ ساری پتلی کو بند کر دے ؛ یا ناقص طور پر روکے گی، بشرطیکہ یہ رطوبت اس قدر تھوڑی ہو کہ وہ ایک طرف بند کر دے، اور باقی حصہ کھلا رہے۔ اس صورت میں جس طرف کھلا رہیگا، اُس طرف کی مقابل چیزیں دکھلائی دینگی؛ دوسری نہ دکھلائی دینگی؛ ہاں آنکھ کے ڈھیلے کو پھیرنے سے دوسری چیزیں بھی دکھلائی دے سکیں گی +

اگر اس رطوبت کا سدہ پورے طور پر نہو، بلکہ ناقص ہو، اور پتلی کے وسط میں اس طور پر واقع ہو کہ اس سدہ کے اردگرد پتلی کے کنارے کھلے ہوئے ہوں، تو ہر شئے کے وسط میں ایک گڑھا سا معلوم ہوگا +

سبب ؛ اس مرض کا سبب گاہے بیرونی ہوتا ہے، گاہے اندرونی + بیرونی سبب کی مثال چوٹ ہے، جو سر پر لگے؛ اس چوٹ سے دماغ ہل جاتا ہے، اور دماغ کے بطون کے اندر جو رطوبتیں[2] بند ہوتی ہیں، اُنکا کچھ حصہ بہہ کر بینائی کے پٹھے میں چلا جاتا ہے، جس کا نام عصبۂ مجوّفہ ہے، اور وہی رطوبت آنکھ میں اُتر جاتی ہے، اور وہیں (یعنی پتلی میں طبقۂ قرنیہ اور رطوبت بیضیہ کے درمیان) ٹھہر جاتی ہے، اور پتلی تک جانے سے پہلے بینائی کے پٹھہ کے راستے کو بند کر دیتی ہے، جس سے بینائی کا نور اس پٹھہ میں جانے سے رُک جاتا ہے (حقیقت میں یہ حالت نزول الماء کی نہیں ہے (بلکہ یہ حالت عصب کا سُدہ کہلاتی ہے) + اس حالت کی **علامات** یہ ہیں کہ آنکھ کے سالم اور درست ہونے کے باوجود بینائی بالکل زائل ہو جاتی ہے؛ اور جب تندرست، یا بیمار آنکھ بند کیجاتی ہے، تو دوسری آنکھ کی پتلی نہیں پھیلتی ہے (برخلاف اسکے موتیابند میں پھیل جاتی ہے) ؛ اور مریض آنکھوں کی گہرائی میں نہ درد محسوس کرتا ہے، نہ بوجھ، اور نہ امتلاء، جیساکہ ورم کی حالت میں ہوا کرتا ہے ؛ گاہے اس مرض کا سبب اندرونی ہوتا ہے، یعنی بدن رطوبتوں سے پُر ہوتا ہے، جس سے غلیظ بخارات اور آنکھوں

---

[1] سہم ؛ مخروط وغیرہ کے وسط میں جو خط کھینچا جاتا ہے، اسکو اصطلاح ہندسہ میں سہم (تیر) کہا جاتا ہے +

[2] دماغی بطون کے اندر جو رطوبت ہوتی ہے، اسکو رطوبت دماغیہ نخاعیہ کہا جاتا ہے، کیونکہ نخاعی بطون کے ساتھ اس کا سلسلہ ملا رہتا ہے +

سہم

گ ہوسکتے ہیں اور} جب یہ سرد ہوجاتے اور ان سے آگ کے اجزاء الگ ہوجا
یہی {بخارات غلیظہ رطوبت بنجاتے ہیں + اور گاہے اس مرض کا سبب سخت در
ہوتا ہے، کیونکہ درد کی شدت اس مقام میں یعنی آنکھ میں} بلکہ تمام مقامات میں {اخلا
بہنے آتی ہے} کیونکہ طبیعت درد کے مقام کی طرف مقابلہ کی غرض سے متوجہ ہوتی ہے
ساتھ ساتھ خون اور روح بھی ہوتے ہیں، اس لئے اس عضو میں گرمی پیدا ہوجاتی۔
گرمی سے اخلاط میں جوش کا آنا، اور انکا متحرک ہوجانا لازمی ہے {اور اخلاط کے جو
سے رطوبتیں گدلی ہوجاتی ہیں} اور اس وجہ سے بھی گدلی ہوجاتی ہیں کہ اس وقت زا
ہضم کی خرابی کی وجہ سے، جو درد کی وجہ سے ضروری ہے، پیدا ہوجاتی ہیں، اور یہ زا
آنکھ کی اصلی رطوبتوں سے ملکر مکدر کردیتی ہیں {گاہے یہی اخلاط آنکھ کے مجاری میں
پیدا کرکے انہیں پھیلا دیتے ہیں} تناؤ پیدا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان خلطوں کی مقد
کی وجہ ہے، اور اس وجہ سے کہ ان کے ساتھ گاہے زائد رطوبتیں شامل ہوجاتی
جاتی ہے + کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسی مقام پر خرابی ہضم کی وجہ سے، جو درد کو لا
تناؤ پیدا کرنے والی ریاح پیدا ہوجاتی ہے، جس سے راستے فراخ ہوسکتے ہیں {اگر
رطوبتیں} شریانوں کے ذریعہ، یا عصبۂ مجوفہ کے ذریعہ آنکھوں کی طرف اُن کی سا
کمزوری کی وجہ سے {اُتر آتی ہیں} اور اس وجہ سے بھی اُتر آتی ہیں کہ ان کی طرف
فراخ ہوجاتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی کہ درد کے باعث روحیں تحلیل ہوجاتی ہیں
تحلیل سے آنکھوں میں ضعف آجاتا ہے، اسلئے ان رطوبات کو آنکھیں قبول کرلیتی ہ

علامات {نزول الماء کے ابتداء کی علامت یہ ہے کہ انسان کو آنکھوں کے سا
مکھی، اور بال جیسی شکلیں نظر آتی ہیں} اور یہ مختلف چیزیں اس مرض کی رطوبت کی مخ
کی وجہ سے نظر آتی ہیں {اور ان چیزوں کے نظر آنیکی وجہ یہ ہے کہ رطوبت جلیدیہ اور
چیزوں کے درمیان کوئی غیر شفاف چیز (یعنی اس مرض کا پانی) حائل ہوجاتی ہے
انسان ادراک کرتا ہے، اور سیاہی سی (یا تاریکی سی) اُسے دکھائی دیتی ہے، جیسے
ہے کہ یہ آنکھ کے اندر نہیں ہے، بلکہ آنکھ سے باہر موجود ہے + (اس تاریکی کی مقدار
چھوٹائی اور بڑائی اُسی نسبت پر ہوتی ہے، جو نسبت اس کو دوسری چیزوں
[1] ساتھ ہوتی ہے، اور جو آنکھوں میں چھپا کرتا ہے) {لیکن گاہے یہی (مکھی، مچھر کی
اُن بخارات سے بھی پیدا ہوجاتی ہیں، جو معدہ سے} دماغ کی طرف {چڑھا کرتے ہ

[1] آنکھ کے اندر جہاں عکس چھپتا ہے اُسے موقع شبح کہتے ہیں + اگر موقع شبح پر عکس بڑا چھپے تو چیز بڑ
اگر چھوٹا چھپے تو چیز چھوٹی نظر آتی ہے + اسی طرح اگر یہ حائل ہونیوالی شئے (پانی) اس موقع شبح کے آگے زیا
تو یہ تاریکی بڑی نظر آتی ہے، ورنہ چھوٹی، جس طرح یہاں چھوٹے چھوٹے مچھر اور مکھی نظر آتے ہیں (مت

پھر آنکھوں کی طرف وریدوں اور شریانوں میں گھسکر (اس مرض کے) پانی کی طرح قوت باصرہ اور بیرونی اشیاء کے درمیان حائل ہوجاتے ہیں (اور اسی طرح مکھی اور مچھر نظر آتے ہیں) {حالانکہ یہ نزول الماء کی علامت نہیں ہیں} کیونکہ اس کی وجہ تو محض یہ ہوتی ہے کہ بینائی کی قوت نہایت تیز ہوجاتی ہے، اسلئے وہ غذاء کے بخارات کو بھی جس سے کوئی بدن بھی خالی نہیں ہے، معلوم کرلیتی ہے +

فرق {ان دونوں صورتوں میں یہ ہے کہ جو معدہ کی وجہ سے شکلیں نظر آتی ہیں (۱) یہ ایک آنکھ کے ساتھ خاص نہیں ہوتی ہیں، بلکہ یہ دونوں آنکھوں میں یکساں نظر آتی ہیں} یعنی ایک ہی وقت میں دونوں آنکھوں کے اندر نظر آنے لگتی ہیں، ایسا نہیں ہوتا کہ ایک آنکھ میں پہلے نظر آئیں، اور دوسری آنکھ میں بعد کو، اور دونوں آنکھوں میں ایک ہی جیسی کثرت بھی ہوتی ہے، ایسا نہیں ہوتا ہے کہ ایک آنکھ میں زائد نظر آئیں، اور دوسری میں کم {(۲) یہ شکلیں ہمیشہ نہیں نظر آتی ہیں، بلکہ امتلاء[1] اور بدہضمی کے بعد زیادہ ہوجاتی ہیں} کیونکہ ان حالتوں میں بخارات بکثرت چڑھتے {اور بھوک کے وقت کم ہوجاتی ہیں، اور (۳) آنکھوں میں کدورت بالکل نہیں آتی} بلکہ وہ تندرست اور صحیح رہتی ہیں {خواہ اس مرض تخیل[2] کے پیدا ہونے سے تین چار ماہ کا عرصہ کیوں نہ گزر جائے، اور (۴) ان شکلوں کا نظر آنا ایارج کھانے سے} (جو کہ معدہ اور دماغ کو پاک و صاف بنادیتا ہے) اور قے کرنے سے {جاتا رہتا ہے + جو شکلیں مرض نزول الماء کی وجہ سے نظر آتی ہیں، ان میں مذکورہ بالا علامتیں بالکل الٹی ہوتی ہیں} چنانچہ (۱) زیادہ تر ایک ہی آنکھ میں شکلیں نظر آیا کرتی ہیں، کیونکہ طبیعت (اپنے دستور کے مطابق) ایک طرف کی حفاظت کرتی ہے، اور دوسرے کمزور جانب کی طرف مواد کو دفع کردیتی ہے. اور اگر ان دونوں آنکھوں میں شکلیں نظر آتی ہیں تو یہ شکلیں مندرجہ ذیل باتوں میں مختلف ہوتی ہیں:

(الف) زمانہ میں (چنانچہ کسی ایک آنکھ میں پہلے نظر آتی ہیں، بعد کو دوسری میں) +

(ب) رنگت میں (کسی ایک آنکھ میں شکلوں کی رنگت کچھ ہوتی ہے، تو دوسری میں کچھ اور) +

(ج) قوام میں (چنانچہ کسی ایک آنکھ کی تصویر موٹی اور بڑی ہوتی ہے، تو دوسری میں باریک اور چھوٹی) +

(د) شکل میں (ایک آنکھ میں اور شکل ہوتی ہے، تو دوسری میں کچھ اور) کیونکہ ایسا کم ہی اتفاق ہوتا ہے کہ دونوں آنکھوں میں یہ شکلیں مندرجہ بالا ساری باتوں میں برابر ہوں +

---

[1] غذاء سے امتلاء ہو، یا مواد سے ہو + [2] جس میں مختلف فرضی شکلیں نظر آتی ہیں +

(۲) یہ شکلیں مختلف اوقات میں (مثلاً بدہضمی، امتلاء، اور خلاء میں) کم و بیش نہیں ہو (جیسا کہ معدہ میں کم و بیش ہوا کرتی ہیں)، بلکہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہتی ہیں۔
(۳) کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرنے پاتا کہ پانی آنکھوں میں اُتر آتا ہے +
(۴) آنکھوں میں کدورت بڑھتی ہی چلی جاتی ہے، یہاں تک کہ بینائی بالکل ز ہو جاتی ہے +
(۵) معدہ (اور دماغ) کا تنقیہ کرنے کے بعد اس مرض میں سکون نہیں ہوتا۔ (بلکہ شکلیں بدستور دکھائی دیتی ہیں) +
گاہے یہ شکلیں اس وجہ سے بھی نظر آتی ہیں کہ طبقہ قرنیہ میں زخم پیدا ہو کر مندمل ہیں، اس لئے اندمال زخم کی جگہ غلیظ اور کثیف ہو جانے کی وجہ سے غیر شفاف ہو م ہے۔ یہ حالت نزول الماء کی خبر نہیں دیتی ہے۔ اس حالت کی علامت یہ ہے کہ اس میں جو شکلیں نظر آتی ہیں، وہ بدلتی نہیں رہتی ہیں، بلکہ وہ ایک حالت پر قائم رہتی ہیں

علاج {نزول الماء کے شروع کا علاج یہ ہے کہ} منضج کے بعد ایارجات اور گولیوں سے {دماغ کا تنقیہ کریں، اور آنکھوں میں ایسے سرمے لگائیں جن سے لطیف ہو کر منتشر و پراگندہ ہو جائے (یعنی تحلیل ہو جائے) جیسے کہ شیاف مرا (پتوں کا شیاف) اور باسلیقون} پتوں کی ساری اقسام میں (جو اس شیاف پڑتے ہیں) پانی کے زائل کرنے کی خاصیت ہوتی ہے + (یہ تو ابتداء نزول الماء کا ع تھا) {لیکن مستحکم پانی} (یعنی وہ نزول الماء جس میں پانی پورے طور پر اترچکا ہو کا علاج عمل قدح ہے} +

عمل قدح معالجین امراض چشم کے نزدیک عمل قدح سے مراد یہ ہے کہ اس مرض پانی کو دبا کر ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ہٹا دیا جائے {بشرطیکہ وہ عمل قدح کے ہو، اور عمل قدح کے قابل وہ پانی ہوتا ہے جو (۱) سفید، صاف، اور پتلا ہو} مگر بہت زیادہ نہ ہو۔ اس پانی کے علاوہ دوسری قسموں میں عمل قدح مفید نہیں پڑتا ہے، جس کی وجہ یا اس غلظت ہوتی ہے، غلظت کی وجہ سے وہ اپنی جگہ سے ٹل کر طبقہ عنبیہ کے اندر جاتا ہی نہیں یا اوس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ پانی رقیق ہوتا ہے، رقت کی وجہ سے وہ عنبیہ کے اندر ٹھہر نہیں اور اس کی جنبشوں کے ساتھ جنبش نہیں، بلکہ پتلی کی طرف جلد لوٹ آتا ہے + {(۲) ایسا پتلا ہو کہ انگلی سے دبانے کے وقت وہ متفرق اور پراگندہ ہو جائے} کیونکہ یہ زیادہ غلیظ نہیں ہوتا ہے (کہ دبانے سے پھیل نہ سکے) {پھر اکٹھا ہو جائے} کیونکہ یہ اسقدر زیادہ نہیں ہوتا ہے (کہ پھر اکٹھا نہ ہو سکے) {(۳) مریض آفتاب اور چراغ کی روشنی محسوس کیونکہ پانی صاف ہوتا ہے، اسلئے وہ تیز روشن چیزوں کے احساس میں روح کو نہیں ر

(اور حائل نہیں ہوجاتا ہے)] (۳) مریض چھینک کے وقت لمبی شعاع کے مانند آنکھوں سے روشنی نکلتی ہوئی محسوس کرتا ہو) ایسا معلوم ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چھینک کی حرکت اور اسکے ہلانے سے پانی متفرق اور پراگندہ ہوجاتا ہے، کیونکہ اسکا قوام بھی رقیق ہی ہوتا ہے، اس لئے اس مقام سے، جہاں سے پانی متفرق اور پراگندہ ہوکر ہٹ جاتا ہے، وہاں سے لمبی شعاع کے مانند آنکھوں سے نور خارج ہوتا ہے، پھر پانی لوٹ کر اکٹھا ہوجاتا ہے ٭

عمل قدح کی صورت یہ ہے کہ مریض کو تم اپنے سامنے کسی بڑے تکیئے پر روشن مقام میں اسطرح بٹھاؤ جس روز شمالی ہوا چل رہی ہو، اور اُسکے دونوں گھٹنوں کو سینے پر اکٹھا کرکے اس کے دونوں ہاتھوں کو اسکی پنڈلیوں پر لاکر باندھ دو، اور تم کسی کرسی پر بیٹھ جاؤ، تاکہ تم اُس سے مناسب طور پر بلند رہو۔ اُسکی تندرست آنکھ کو پٹی سے باندھ دو، تاکہ یہ پھر نہ سکے، ورنہ اس کے ساتھ ساتھ بیمار آنکھ بھی پھرے گی، اور اس لئے کہ وہ آنکھ جس میں عمل قدح کیا جائیگا، اس علاج اور عمل کے مفید ہونے کی صورت میں جب کچھ دیکھنے لگے گی، تو (پٹی کے بندھے ہونے کی وجہ سے) یہ کہنے کی گنجایش نہ رہے گی کہ وہ شخص تندرست آنکھ سے دیکھ رہا ہے (غرض عمل ٹھیک ہونے کے بعد اگر کچھ اُسے نظر آئیگا تو اسی مریض آنکھ سے نظر آئیگا)، پھر تم مریض سے کہو کہ وہ اپنی نظر کو اندرونی گوشۂ چشم کی طرف پھیرلے، اور ساتھ ہی اُسکی نظر تمہاری طرف اس طرح ہو جس طرح ترچھی نظروں سے دیکھا کرتے ہیں، اور اسی شکل پر وہ قائم رہیں ٭ پھر تم سیاہی کے مقابل یعنی کنارے کے قریب بیرونی گوشۂ چشم کی طرف اس مقام پر، جو قدرے اوپر کیطرف مائل ہو، آلۂ مہت کے دُم سے، یعنی اس کے پچھلے حصہ سے، نشان کرو (یعنی وہاں آہستگی دباؤ اور اس سے چھوؤ) تاکہ مریض صبر و برداشت کا عادی ہوجائے، اور تاکہ آلۂ مہت کے سرے، جو تیز ہوتا ہے، ایک جگہ اور ٹھکانا بنجائے جس میں وہ چھیدتے وقت قائم ہوسکے، اور اس سے پھسل نہ جائے۔ پھر تم اس نشان کردہ مقام پر آلۂ مہت کا تیز سرا جو نکودہ ہوتا ہے، رکھکر زور سے دباؤ کہ پردہ ملتحمہ کو پھاڑدے (اور اس میں چھید کردے) ٭ اگر ملتحمہ ڈھیلا ہو، اور اس میں آلۂ مہت داخل نہ ہوسکے، تو اس سے پہلے گول سر والا ایک نشتر داخل کرنا چاہئے، اسکے بعد آلۂ مہت داخل کرنا چاہئے، پھر اس مہت کو پُتلی کے مقابل لیجائیں، جب تم کو معلوم ہو کہ مہت پتلی کے مقام میں قرنیہ کے نیچے اور پانی کے اوپر پہونچ گیا ہے، تو اُسے آہستگی دباؤ تاکہ پانی نیچے اوتر جائے، اور عنبیہ کی چنٹوں کے ساتھ وابستہ اور چسپاں ہوجائے۔ پھر تم آلۂ مہت کو اسی مقام پر ایک عرصہ تک قایم رکھو، پھر وہاں سے اُٹھالو، اور دیکھو کہ پانی دوبارہ لوٹ تو نہیں آیا۔ اگر لوٹ آئے تو دوبارہ اور سہ بارہ دباؤ، یہاں تک کہ پانی (چنٹوں میں پورے طور پر) ٹھہر جائے۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے، کہ چنٹیں پانی کو نہایت دشواری سے قبول کرتی ہیں، پھر آلۂ مہت کو گھماتے ہوئے تھوڑا تھوڑا کرکے باہر نکالو، اور انڈے کی زردی روغن گل میں پھینٹکر آنکھوں پر

ضماد لگاؤ، اور آنکھوں کے اندر چبائے ہوئے نمک اور زیرے کا پانی ڈالو، اور دونوں آنکھوں کو مضبوط پٹیوں سے باندھ دو، اور مریض کو تاریک کمرہ میں چت سُلاؤ، اور اُس سے کہدو کہ مردہ کی طرح بے حرکت تیسرے دن تک پڑا رہے، اور چھینک، کھانسی اور اس قسم کی دوسری حرکتوں سے بچتا رہے، تاکہ ایسا نہو کہ چینٹوں سے پانی لوٹ کر پتلی میں پھر آجائے +

نزول الماء کے اعمال چونکہ نزول الماء کی ماہیت اصلی یہ ہے کہ اس مرض میں رطوبت جلیدیہ اور اس کا غلاف (غشاء عنکبوتی) مکدر اور غلیظ ہو جاتا ہے، اس لئے مذکورۂ بالا عمل کے علاوہ اور بھی چند اعمال اس حالت میں کئے جاتے ہیں + مذکورہ بالا عمل سے رطوبت جلیدیہ اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے، اور پتلی کے راستہ کو صاف کر دیتی ہے، جس سے بینائی از سر نو قائم ہو جاتی ہے؛ لیکن بعض اعمال سے رطوبت جلیدیہ بالکل باہر نکال لی جاتی ہے، اور بعض اعمال سے یہ جذب ہو کر معدوم ہو جاتی ہے +

عمل اول: آنکھوں کو دوائے مخدر[1] سے بحس کریں، آلۂ مفتاح لگائیں، تاکہ آنکھیں کھلی رہیں (مفتاح: کھولنے کا آلہ) اندرونی جانب قرنیہ کے نزدیک طبقۂ ملتحمہ کو چٹکی (جفتُ التشبیب) سے پکڑیں، پھر نال چاقو کی نوک کو (جو مخصوص قسم کا بشکل مثلث ہوتا ہے) قرنیہ کے بیرونی کنارے سے اندر داخل کرے، اور آنکھ کے خزانۂ مقدمہ میں (قرنیہ کے پیچھے اور عنبیہ کے سامنے) پہونچائے، جہاں رطوبت بیضیہ کا اگلا حصہ ہوتا ہے۔ چاقو جب اندر داخل ہوگا، تو وہ طبقۂ عنبیہ کے سامنے بالکل محاذات میں ہوگا؛ پھر قرنیہ کے اس شگاف کو ذرا بڑھا کر چاقو کو نہایت نرمی اور آہستگی سے باہر نکال لیں، اور باہر نکالتے وقت شگاف کو کسی قدر اور بھی بڑھا دیں، اس کے بعد آلہ **مِشَقَّةُ العنكبوتيه** (طبقۂ عنکبوتیہ کو کاٹنے والا آلہ[2]) کو اسی شگاف کی راہ آنکھ کے اندر داخل کریں، اور داخل کرتے وقت خیال رکھیں کہ اس آلہ کی نوک شگاف میں، یا طبقۂ عنبیہ میں نہ پھنس جائے + پھر اس آلہ کے سرے کو رطوبت جلیدیہ کے سامنے کی جھلی یعنی غشاء عنکبوتی پر لگائیں، اور زخم کی طرف کھینچکر اسے پھاڑ دیں، اس کے بعد اس آلہ کو اسی احتیاط کے ساتھ باہر نکال لیں؛ اس کے بعد **ملعقہ** نام آلہ (**ملعقہ**: چمچہ) کے ذریعہ شگاف کو کھولیں؛ اس کے بعد اگر رطوبت جلیدیہ خود بخود نکل آئے تو شگاف سے اوپر کی طرف طبقۂ صلبیہ کو آلۂ ملعقہ سے ہلکے طور پر دبائیں، دباؤ کا رُخ پیچھے کی طرف اور قرنیہ کے پیچھے سے اوپر کی طرف ہو۔ رطوبت جلیدیہ عموماً آسانی

---

[1] آجکل تخدیر کے لئے آنکھ کے اندر کوکین کا سیال آنکھ میں ڈالا جاتا ہے +

[2] مِشَقَّةُ العنكبوتيه: طبقۂ عنکبوتیہ کو کاٹنے والا آلہ۔ ایک لمبی سی سلائی ہوتی ہے، جس کا اگلا سرا نوکدار اور خمیدہ ہوتا ہے +

نکل جایا کرتی ہے، ورنہ شگاف کے اندر کوئی کانٹا (شَصّ) داخل کر کے رطوبت جلیدیہ کو پکڑ لیں، اور باہر کھینچ لیں + اگر اس عمل سے طبقۂ عنبیہ کا کچھ حصہ بھی خارج ہو جائے تو دونوں پپوٹوں کو بند کر کے ہلکے سے انکو ملنا (دلک کرنا) چاہیئے، تاکہ عنبیہ میں اس سے تنبیہ و تحریک پیدا ہو، اور وہ سکڑ جائے، یا عنبیہ کے اس خارج شدہ جز کو ملعقہ (چمچی) سے اندر داخل کر دینا چاہیئے + اگر یہ تدبیریں مفید نہ پڑیں تو قینچی (مقص) سے کاٹ دینا چاہیئے +

اگر اصلی شگاف دیتے وقت طبقۂ عنبیہ چاقو کی نوک کے سامنے آجائے، تو دستکاری کو دوسرے وقت کے لئے اوٹھار کھنا چاہیئے + اگر قرنیہ میں شگاف اتنا بڑا نہ ہو کہ جلیدیہ اس سے باہر نکل سکے، تو دوسرے چاقو سے، جسکا سرا کند ہو، یا دوسری قینچی سے، جس کی سطح منحنی (خمیدہ) ہو، سوراخ کو زیادہ کشادہ کر لینا چاہیئے + یہ بھی ضروری ہے کہ رطوبت جلیدیہ کے پورے پوست کو نکال لینا چاہیئے، کیونکہ اگر یہ اندر رہ جاتا ہے تو بعض اوقات مہلک قسم کا ورم آنکھ کے اندر پیدا کر دیتا ہے +

عمل دوم: دستکاری سے پہلے تلیین دیکر آنتوں کو صاف کر لیں، مریض کا منہ گرم پانی اور صابون سے دھوڈالیں، تاکہ عفونت سے منہ صاف ہو جائے، پتلیوں کو، جو ہر بروح آنکھ کے اندر ڈال کر، کشادہ کریں، آنکھوں کو دافع عفونت ادویہ سے دھوڈالیں، اس کے بعد آنکھ کی حس کو دوا مخدر سے زائل کریں، اسکے بعد اصلی عملیت اعلیٰ شروع کریں۔

آلہ مفتاح العین دونوں پپوٹوں میں لگا کر آنکھ کو کھلا رکھیں، اور طبقۂ ملتحمہ کے زیریں حصہ کو مخصوص چمٹی (جفتُ التثبیت) کے ذریعہ عامل اپنے بائیں ہاتھ سے پکڑ کر نیچے کی طرف آنکھ کے ڈھیلے کو قایم رکھے، اور دائیں ہاتھ سے مخصوص باریک چاقو (جسکا پھل نہایت باریک لمبا اور سیدھا ہوتا ہے) کی نوک طبقۂ قرنیہ کے کنارے میں داخل کرے، اور نشتر کا رخ نیچے کی طرف پھیرا دے، تاکہ اس کی نوک آنکھ کے خزانہ مقدمہ میں داخل ہو جائے، جہاں رطوبت بیضیہ کا اگلا حصہ ہوتا ہے۔ اب عنبیہ کی سطح کے محاذی چاقو کو آگے بڑھائیں، اور اسکی نوک کو داخل کر کے پہلے سوراخ کے مقابل قرنیہ سے باہر نکالیں۔ اس کے بعد یہ کرنا چاہیئے کہ نشتر کے پھل کا رخ طبقۂ صلبیہ سے اوپر کی طرف اس طرح کریں، اور بتدریج حرکت دیکر کاٹیں کہ قرنیہ، صلبیہ سے جدا ہو جائے (بعض لوگ صلبیہ کی بجائے قرنیہ کو کاٹتے ہیں)۔ ایسا کرنے سے طبقۂ عنبیہ بخوبی نمایاں ہو جائیگا۔ اب عامل کو چاہیئے کہ اپنے بائیں ہاتھ سے جفتُ التثبیت کو کسی مددگار کے حوالہ کرے، تاکہ وہ آنکھ کو اپنی جگہ قایم رکھے، اور خود ایک ٹیڑھے جفتُ العنبیہ (عنبیہ کے پکڑنے کی چمٹی) سے طبقۂ عنبیہ کو پکڑ کر باہر کی طرف کھینچ لے۔ اس کے بعد مقصُّ العنبیہ (عنبیہ کے کاٹنے کی قینچی) کے ذریعہ عنبیہ کا کافی حصہ کاٹ کر الگ کر لے + پھر

ملعقہ نامی آلہ کے نوکدار سرے کو شگاف کی راہ سے اندر داخل کرکے رطوبت جلیدیہ کو جھلیوں سے الگ کرے، پھر ملعقہ مذکور کے چمچہ نما سرے کے ذریعہ ڈھیلے کو نیچے سے نرمی کے ساتھ دبائے تاکہ رطوبت جلیدیہ شگاف کی راہ سے خود بخود باہر نکل آئے۔ اسوقت اس امر کی سخت احتیاط رکھنی چاہئیے کہ رطوبت زجاجیہ نہ نکل آئے، ورنہ اس کے نکلنے سے بڑی قباحت ہوگی۔ پھر ملعقہ مذکورہ کی محدب سطح سے آنکھ کے ڈھیلے کو شگاف کے نیچے سے آہستہ آہستہ دبائے تاکہ بہا ہوا خون اور رطوبت بیضیہ خزانۂ مقدمہ سے بالکل باہر نکل آئے، اور زخم کے کنارے آپس میں مل جائیں۔ اگر مذکورۂ بالا تدبیر سے جلیدیہ باہر نہ نکلے، تو بذریعہ مخصوص ملعقہ کے رطوبت جلیدیہ کو پکڑ کر نکال لیں۔ رطوبت جلیدیہ کے نکل آنے کے بعد مریض کی آنکھوں کے سامنے انگلی رکھکر مریض سے دریافت کریں کہ وہ انگلی کو دیکھ سکتا ہے، یا نہیں۔ اسکے بعد نسالہ[1] کا ٹکڑا یا پاک روئی وغیرہ آنکھ پر رکھکر مناسب طریقے سے پٹی باندھ دیں۔

(۳) **عمل سوم**: یہ عمل بھی دوسرے عمل کے مانند ہے۔ فرق صرف اسقدر ہے کہ اس میں صلبیہ کی بجائے طبقۂ قرنیہ میں شگاف کرتے ہیں، اور عنبیہ کو اس میں نہیں کاٹا جاتا ہے۔ اثنائے عمل میں اگر عنبیہ باہر نکل آئے تو مجبوراً اسے کاٹنا پڑتا ہے۔

(۴) **عمل چہارم**: پتلیوں کو جوہر بیروج سے کشادہ کریں، اور دستکاری سے پیشتر دوا رمخدر (کوکین) سے آنکھوں کو بےحس کریں۔ عامل مریض کے پیچھے کی طرف کھڑا ہو کر سیدھی یا ٹیڑھی سوئی کو طبقۂ قرنیہ کے کنارے (اکلیل العین) سے چھید کر اندر داخل کرے، اور پتلی کی راہ سے اسے اندر پہونچا کر رطوبت جلیدیہ کی جھلی میں چھید کرے۔ اس عمل میں رطوبت جلیدیہ اس چھید سے باہر نکل پڑتی ہے، پھر سوئی کو باحتیاط تمام باہر نکال لے، اور جوہر بیروج آنکھوں میں ڈالے، اور حسب دستور پٹی باندھکر ایک روز مریض کو اندھیرے میں رکھے، اور پندرہ بیس روز کے بعد آنکھوں کا معائنہ کرے، اگر بقایا موجود ہو تو مذکورہ بالا تدبیر دوبارہ کریں۔ اس عمل سے رطوبت جلیدیہ جذب وتحلیل ہو کر بصارت ازسرنو درست ہوجاتی ہے۔

(۵) **عمل پنجم**: رطوبت جلیدیہ کا چوسنا۔ یہ عمل تقریباً وہی ہے، جسے صاحب کتاب نے خود بھی لکھا ہے۔

(۶) **عمل ششم**: عمل تنکیس، یعنی رطوبت جلیدیہ کو اپنی جگہ سے ہٹا کر نیچے ڈالدینا۔ اسکے متعلق شارحین نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ ایسا کرنے سے موتیا بند کا پانی طبقۂ عنبیہ کے خمل میں معلق اور منجذب ہو جاتا ہے۔ یہ عمل اگرچہ پہلے رائج تھا اور اب بھی بعض کحال کرتے ہیں، مگر اب بتدریج اس وجہ سے متروک ہوتا جارہا ہے کہ گاہے، دوبارہ رطوبت جلیدیہ پتلی کے سامنے

[1] نسالہ: ایک ملائم روئیں دار کپڑا ہے، جو زخموں پر اکثر باندھا جاتا ہے۔

جلی آیا کرتی ہے، جس سے از سرنو آنکھ کی بینائی جاتی رہتی ہے۔ اس کا طریقہ شارح کے بیان کئے ہوئے طریقے سے مختلف بھی ہے، یعنی طبقہ صلبیہ میں اکلیل العین کے قریب قرنیہ کے کنارے سُدس قیراط (⅙ قیراط) فاصلہ پر ایک خمیدہ سوئی، جوا وسط درجہ کی چوڑی ہو، اندر داخل کی جائے، اور رطوبت جلیدیہ کی پچھلی جھلی کو اس سے پھاڑ دیا جائے، پھر سوئی کو اوپر اور سامنے کی طرف اوٹھا کر طبقہ عنبیہ کے پیچھے اور رطوبت جلیدیہ کے سامنے لے آئیں، اور رطوبت جلیدیہ کو نیچے کی طرف دبا دیں، اور کچھ دیر تک دبائے ہوئے رہیں، تاکہ رطوبت جلیدیہ وہاں قایم ہو جائے۔ اگر کچھ دیر کے بعد رطوبت جلیدیہ پھر اوپر چڑھ آئے، تو دوبارہ اسی طرح اسے دبا دیں، اس کے بعد سوئی کو باہر نکال لیں۔

ضروری ہدایات (۱) جب تک موتیابند خام ہو، اسے نہ نکالنا چاہیئے؛ ہاں اگر کوئی سبب مہیج اور لاذع موجود ہو تو مجبوری ہے۔

(۲) جب تک دوسری آنکھ تندرست ہو، یہ عمل نہیں کرنا چاہیئے؛ ہاں اگر موتیابند سے دوسری خرابیوں، اور آنکھ کے فاسد ہونے کا اندیشہ ہو تو نکال لینا چاہیئے۔

(۳) اگر رطوبت جلیدیہ کہیں کہیں سے گدلی ہوئی ہو تو جوہر بیروج سے پتلی کو پھیلا دیں، یہاں تک کہ وہ پورے طور پر پختہ ہو جائے، اور پھر دستکاری کی جائے۔

(۴) اگر آنکھ میں لکرے ہوں، قرنیہ میں ورم ہو، یا اور کوئی بیماری ہو تو عمل قدح نہ کرنا چاہیئے ورنہ نتیجہ خراب ہوگا، اور نہ ضعیف المزاجوں میں یہ عمل کرنا جائز ہے۔

(۵) عمل کے بعد مریض کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیئے، جس میں صاف ہوا کی آمد و رفت ہو؛ لیکن یہ جائز نہیں کہ خود مریض کو براہِ راست ہوا کے جھونکے لگیں۔

(۶) مریض کو اوسط درجہ کے نرم فرش پر سُلانا چاہیئے، اور چند ماہر تیمار دار اس کی خدمت میں رہیں، مریض حوائج ضروریہ (بول و براز) کے لئے بستر سے نہ اُٹھے۔

خلاصہ یہ کہ تمام مُفید تدابیر جمع کی جائیں، جو دستکاری کو کامیاب بنانے میں مددگار ہوتی ہیں۔

(۷) موسم کے لحاظ سے یہ عمل موسم سرما (شدت سرما کے سوا) ربیع اور خریف میں کرنا بہتر ہے؛ گرمی کا موسم مناسب نہیں۔

(۸) جبکہ وبائی امراض اور غالباً نفرانائے مستشفیٰ کا زور ہو تو اس اثناء میں یہ عمل نہ کرنا چاہیئے۔

(۹) دستکاری کرنے سے ایک دن پہلے مسہل کے ذریعہ آنتوں کا صاف کر لینا بہتر ہے۔

(۱۰) کم از کم عمل سے ایک گھنٹہ قبل جوہر بیروج (یا جوہر لفاح) سے پتلی کو پھیلا دینا چاہیئے۔ اس دوا کا عمل مخصوص طور پر طبقہ عنبیہ کے ریشوں پر یہ ہے کہ پتلی کشادہ ہو جاتی ہے۔

(۱۱) اس عمل کے لئے صبح کا وقت زیادہ بہتر ہے۔

(۱۲) عمل قدح کے لئے مریض کو بے ہوش کرنا بہتر نہیں ہے، چنانچہ اگر مریض کو دورانِ بیہوشی نزدیک گیا ہو تو عمل سے قبل کوئی ہلکی غذا کھلا دینا بہتر ہے، ہاں اگر بچہ ہو، یا دل کا کمزور ہو، اس وجہ سے اندیشہ ہو کہ مریض عمل کے وقت کچھ اضطراری حرکتیں کریگا، تو ایسی حالت میں بیہوش کر لینا مناسب ہے +

(۱۳) چونکہ اکثر اوقات یہ عمل مریض کو لٹا کر کئے جاتے ہیں، اور مریض کو اس کے بعد بھی چت لیٹنا پڑتا ہے، اس لئے بہتر ہے کہ یہ عمل بھی ایسے ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنا کر کیا جائے، جو رات کو سوتے وقت پہنے جاتے ہیں +

(۱۴) دونوں پپوٹے آلہ مفتاح العین سے کھلے رکھے جائیں، یا کوئی مددگار اپنی انگلیوں سے انہیں کھلا رکھے، لیکن بہر صورت یہ احتیاط رکھنی چاہیئے کہ ڈھیلے پر کسی قسم کا دباؤ نہ پڑے +

(۱۵) عمل کے بعد لچکدار پٹی آنکھ پر باندھی جائے، یا لازوق سریشم ماہی کے ٹکڑوں سے پپوٹے بند کر دیے جائیں (لازوق: چپکنے والی چیز) یا کسی دوسری چپکنے والی چیز اس مقصد کے لئے کام میں لائی جائے +

(۱۶) عمل کے بعد دو دن تک مریض اپنے بستر پر بلا حرکت پڑا رہے، جیسا کہ شارح نے بھی بتایا ہے +

(۱۷) بات چیت کرنے سے بھی حتی الامکان پرہیز کرے +

(۱۸) کوئی ایسی غذا نہ کھائے، جس کے چبانے کی ضرورت پڑے +

(۱۹) مریض اپنے بستر پر اٹھکر نہ بیٹھے، بلکہ پاخانہ بھی کسی مسطح ظرف میں کرے، تاکہ اسے زیادہ دم ٹھنا نہ پڑے +

(۲۰) عمل سے چھ گھنٹے کے بعد پٹی بدلنی چاہیئے، لیکن اس وقت جوہر بیروج داخل کرنے کے لئے پپوٹے نہ کھولنے چاہئیں، جب تک کہ عوارض سے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ طبقۂ عنبیہ میں ورم کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہے +

(۲۱) عمل کے بعد ۲ گھنٹے میں ایک بار جوہر مذکور کا ایک قطرہ دس روز، یا اس سے زیادہ دنوں تک ڈالدیا کریں +

(۲۲) تیسرے دن کے بعد دوسرے مددگاروں کی مدد سے مریض کو اٹھایا جائے اور اس کی پشت پر تکیوں کا سہارا لگایا جائے +

(۲۳) اگر تکلیف دہ عوارض نہ پیدا ہوں تو کھانے کی مقدار بتدریج بڑھائی جائے، اور اس کی قسمیں بدلی جائیں +

(۲۴) تیسرے دن محض ہلکی روشنی میں معالج یہ دیکھے کہ زخم جُڑ گیا ہے، یا نہیں،

لیکن اس کی پوری تحقیق چھٹے روز سے پہلے نہ کرے +

(۲۵) دسویں روز سے پہلے پٹی کا باندھنا ترک نہ کرے، بلکہ اگر ورم کے اعراض پیدا ہو جائیں تو اس سے زیادہ عرصہ تک پٹی کا سلسلہ جاری رکھا جائے، یا یہ کہ ورم کے علاج کے لئے پٹی ہٹادی جائے +

(۲۶) مریض روشنی کی برداشت بتدریج پیدا کرے +

(۲۷) بہت جلد آنکھوں سے باریک کام نہ شروع کرے۔ اور جب بغیر کھٹکے کے بیس دن گزر جائیں، تو عادت کے مطابق آنکھوں سے کام لے سکتے ہیں +

(۲۸) لیکن مدت دراز تک آنکھوں سے سخت کام نہ لے +

(۲۹) عینک کا استعمال دو ماہ کے بعد کرے +

(۳۰) ورم کے علامات پیدا ہو جائیں، تو عام اورام کے مطابق تدابیر عمل میں لائیں +

فرق { عصبہ باصرہ کے اندر سُدّہ پیدا ہو جانے، اور آنکھ کے اندر پانی اتر آنے میں
...ن یہ ہے کہ پانی اتر آنے کی حالت میں جب کوئی آنکھ دونوں آنکھوں میں سے بند کی جاتی ہے
...دوسری آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے } بشرطیکہ اس کے ساتھ سُدّہ نہو (کیونکہ سدّہ کی وجہ سے
...متوں کے بند ہونے کی حالت میں ایسا نہ ہوگا)۔ دوسری آنکھ کی پتلی پھیل جانے کی وجہ یہ ہوتی
... کہ جو روح اُس آنکھ سے، جو ابھی بند کر لی گئی ہے، خارج ہو رہی تھی، وہ لوٹ کر دوسری
...کی طرف چلی جاتی ہے، اسلئے دوسری آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے۔ ہاں اگر پانی اس قدر
...ت غلیظ ہو کہ روح کو باہر نکلنے سے روک دے (تو اس صورت میں پتلی نہ پھیل سکے گی) یا
...کے پھیلاؤ کو دیکھنے سے روک دے، تو ان دونوں صورتوں میں یہ دلیل پوری نہیں اترے گی +
...در پٹھے کے سُدّہ میں (ایسا نہیں ہوتا ہے، یعنی) دوسری کھلی ہوئی آنکھ کی پتلی نہیں پھیلتی ہے۔
...پتلی کا یہ پھیلاؤ اسلئے ہوتا ہے کہ اس آنکھ کی روح، جو بند کر لی جاتی ہے، دوسری آنکھ کی
...ت زور سے چلی جاتی ہے } کیونکہ (۱) جب بند کی ہوئی آنکھ کی روح اُس سے خارج نہیں ہوتی
... تو اس روح سے یہی بند آنکھ اور اس کا پٹھہ بھر جاتا ہے (اور جب یہ بھر جاتے ہیں، اور
...ل جگہ نہیں رہتی ہے، تو باقی روح، جو ہر وقت آتی رہتی ہے، کھلی ہوئی آنکھ کی طرف
...جاتی ہے)، (۲) یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بند آنکھ کی روح اُس سے بیکار رہتی ہے
...یونکہ بند ہونے کی وجہ سے وہ کام نہیں لیتی ہے) تو کھلی آنکھ اُسے اپنی طرف لے لیتی ہے، (۳) یا
...لئے کہ بند آنکھ کی روح وہاں کی تاریکی کی وجہ سے بھاگ کر کھلی آنکھ کی طرف چلی آتی ہے +

...یہ امر قابل غور و تامل ہے کہ نزول الماء میں ایک آنکھ کے بند کرنے سے دوسری آنکھ کی پتلی پھیل جاتی
...۳۱۰) کی وجہ جو شارح نے بتائی ہے، وہ اور بھی زیادہ مشکوک ہے +

{پس جب وہ (زور سے جانے والی) روح سامنے بندش، یا سُدہ پاتی ہے} (جیسا کہ پٹھے کے سدہ میں ہوتا ہے) {تو وہ اسکے اندر گھس نہیں سکتی ہے} (اسی وجہ سے سُدہ کی حالت میں کھلی ہوئی آنکھ کی پتلی نہیں پھیلا کرتی ہے) مثلاً جبکہ دائیں طرف سُدہ ہو، اور بائیں آنکھ بند کیجائے تو روح بائیں آنکھ سے دفع ہوگی (اور دائیں طرف جانا چاہے گی)۔ پس جب وہ سامنے سُدہ (بندش) پائے گی تو دائیں آنکھ کی طرف نہ جاسکے گی، اور اوس کی پتلی بھی نہ پھیل سکے گی + اسی طرح اگر دائیں آنکھ بند کی جائے تو بائیں آنکھ کی پتلی نہ پھیل سکے گی؛ کیونکہ (دائیں آنکھ کا رستہ چونکہ بند ہوجاتا ہے، اسلئے اس کی طرف روح کا کچھ حصہ آتا ہی نہیں، جو بائیں طرف لوٹ کر جائے، اور وہاں اوسکی کثرت سے اس کی پتلی پھیل سکے +

اسی سے اس امر کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آنکھوں کی طرف نفوذ کرنے والی شئی خاص روح کا جوہر (اور جسم) ہے، نہ کہ روح کی قوت (جیسا کہ بعض کا خیال ہے کہ آنکھوں کی طرف کوئی جسم نہیں نفوذ کرتا ہے، بلکہ روح کی قوت جاتی ہے، جو جسم نہیں ہے[1]، پس جب کوئی آنکھ بند کرلی جاتی ہے تو روح دوسری آنکھ کی طرف چلی جاتی ہے، اور وہ جگہ بھر جاتی، اور پھیل جاتی ہے، جو اسکے پچھلے حصہ میں واقع ہے (اور اب اس روح کا دباؤ سامنے کے حصوں پر پڑتا ہے) اسلئے پتلی پھیل جاتی ہے، پھر جب وہی آنکھ کھول دیجاتی ہے تو پتلی اپنی اصلی مقدار پر لوٹ آتی ہے + (یہ کوئی شخص نہ خیال کرے کہ پتلی کا یہ پھیلاؤ کسی رطوبت سے ہوسکتا ہے؛ چنانچہ شارح اس خیال کی تردید اس طرح کرتا ہے) اسقدر جلد پتلی کا بھرجانا، اور فوراً اسکا خالی ہوجانا، ناممکن ہے کہ کسی ایسی رطوبت سے ہو، جو اس طرف چلی جاتی ہو، اور فوراً لوٹ آتی ہو، بلکہ یہ (سرعت اور تیزی) فقط روح ہی کے جوہر سے ہوسکتا ہے +

یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہ فرق (جو اوپر ذکر کیا گیا ہے) پانی اوتر آنے، اور پٹھے کے اندر نقطہ سُدہ پیدا ہوجانے میں ہے؛ کیونکہ ان دونوں میں کچھ مشابہت ہی نہیں ہے، جس کے لئے فرق بیان کرنے کی ضرورت پیش آئے، بلکہ یہ فرق نزول الماء کے درمیان ہے، جن میں سے ایک کے ساتھ سُدہ ہو، اور دوسرے کے ساتھ سُدہ نہ ہو؛ کیونکہ جس نزول الماء کے ساتھ سُدہ ہوتا ہے، اس میں عملِ قدح اسی وقت نفع دیتا ہے، جبکہ پہلے سُدہ کھول لیا جائے، اسلئے کہ اگر قدح کے ذریعہ پانی ہٹا بھی لیا جائے تو بینائی کا روکنے والا سُدہ موجود رہتا ہے، اور مریض کو دق کرنے کے علاوہ اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ہے +

علاج {اس نزول الماء کا علاج، جو عصبۂ مجوفہ (بینائی کے پٹھے) کے سُدہ سے پیدا ہوتا ہے، یہ ہے کہ دماغ کو پاک وصاف کریں، اور سُدہ کو زائل کریں} اور (اس غرض کیلئے (دست آور)

---

[1] کیونکہ پتلی کا بلکہ ہر ایک مکان کا پھیلنا اس پر موقوف ہے کہ کوئی جسم اس کے اندر داخل ہو (مترجم) +

[2] یہ دوسرا خیال بھی صحیح نہیں ہے (مترجم) +

گولیاں اور ایارجات استعمال کرائیں، اور آنکھ کے دونوں گوشوں سے (بذریعہ فصد) خون خارج کریں، اور دونوں (طرف کی) کنپٹیوں پر جونک لگائیں +

(مصنف کا یہ قول کہ "اس نزول الماء کا علاج، جو عصبہ مجوفہ کے سدہ سے پیدا ہوتا ہے" صحیح نہیں ہے، بلکہ) یہ کہنا صحیح تھا کہ "اس نزول الماء کا علاج، جو عصبہ مجوفہ کے سُدّوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے" (کیونکہ سُدّہ ساتھ ہی ہوا کرتا ہے، سبب نہیں ہوتا ہے) {اور عمل قدح اس میں مفید نہیں ہوا کرتا ہے} جس کی وجہ (پہلے) بیان کر چکے ہیں +

{وہ نزول الماء، جو عمل قدح کے قابل نہیں ہوتا ہے، اس کی پانچ قسمیں ہیں (۱) **غمامی** (ابر کے مانند)} یہ سیاہ ابر کے مانند ایک رطوبت ہوتی ہے، جو آنکھ میں ٹھہر جاتی ہے، نہ پھیلتی ہے، نہ حرکت کرتی ہے، اور نہ دھوپ میں مریض کے ٹھہرنے کے وقت ہلتی ہے +

(۲) {**زیبقی** (پارہ کے مانند)} یہ ایک گول سی رطوبت ہوتی ہے، جو پارہ سے مشابہ ہوتی ہے، اور دھوپ کے سامنے (ٹھہرنے سے) ہلتی ہے +

(۳) **جصی** (گچ یا چونہ جیسی)} یہ اس طرح دکھائی دیتی ہے گویا گچ کا ایک ٹکڑا ہے، جس سے پتلی بند کر دی گئی ہے، نہ ہلتی ہے، نہ حرکت کرتی ہے، اور نہ دوسری آنکھ کے بند کرنے اور کھولنے سے اس میں کچھ فرق آتا ہے +

(۴) {**آسمانجونی** (آسمانی)} وہ ہوتی ہے، جس کا رنگ جَو[1] یعنی فضاء آسمانی کے رنگ سے، جس کو آسمان کا رنگ خیال کیا جاتا ہے (اور جو نیلا نظر آتا ہے) مشابہ ہوتا ہے، یہ بعض اوقات حرکت نہیں کرتی ہے، اور نہ اس میں قدح مفید پڑتا ہے، کیونکہ یہ رطوبت اپنی تیزی اور جلن کی وجہ سے رطوبت بیضیہ کو فاسد کر دیتی ہے +

{(۵) **منتشر** یعنی پھیلا ہوا رقیق پانی، جو اب تک کامل اور مستحکم نہ ہوا ہو} اور مناسب و معتدل طور پر گاڑھا نہ ہو گیا ہو، مریض کو کچھ کچھ دکھائی دیتا ہو، اور اس کا دکھائی دینا گھٹتا بڑھتا رہتا ہو، یہ قسم عمل قدح کو اس لئے قبول نہیں کرتی ہے کہ (رقت کی وجہ سے) آلہ جہت سے متعلق اور چسپاں ہی نہیں ہوتی ہے} جہت وہی آلہ ہے، جس سے قدح کیا جاتا ہے +

اعتراض:۔ مصنف کے اس قول میں اعتراض ہے، کیونکہ مصنف گویا یہ گمان کر رہا ہے کہ نزول الماء کا پانی آلہ جہت سے نکل کر اُس کے ساتھ ساتھ باہر نکل آتا ہے، جس طرح وہ پیپ نکل آتی ہے، جو طبقہ قرنیہ کے پیچھے پوشیدہ ہوا کرتی ہے؛ حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ نزول الماء کا پانی تو آلہ جہت سے دبانے کے وقت طبقہ عنبیہ کے اندر چلا جاتا، اور اس طبقہ کے چاروں طرف اس کی چنٹوں کے ساتھ چسپاں ہو جاتا ہے، اور پتلی کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے؛ اس لئے

---

[1] جس طرح زیبق ہلا کرتی ہے (مترجم) +

[2] جَو: آسمان اور زمین کے درمیان کی فضاء، جو نیلا نظر آتا ہے (مترجم) +

بینائی اپنی حالت پہ لوٹ آتی ہے، جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں +
نزول الماء کا پانی اگر زیادہ غلیظ اور سخت جما ہوا ہوتا ہے، تو آلہ قدح سے اُس کا ہٹنا ناممکن ہوتا ہے، اور اگر زیادہ رقیق ہوتا ہے، تو وہ چنٹوں کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا، اور دوبارہ لوٹ آتا ہے۔ نزول الماء کی اور بھی قسمیں ہیں، جس میں عمل قدح مفید نہیں پڑتا ہے، مثلاً زجاجی (زجاج یا کانچ کے مانند)، ابیض تبردی (سفید اولہ کی مانند)، اسبز، زرد، سرخ، سنہرا، ازرق (نیلا) اور سیاہ +

ممکن ہے کہ یہ ساری قسمیں عمل قدح کے قابل ہو جائیں، جس کا ذریعہ یہ ہے کہ (غذاء وغیرہ کی) تدابیر و تصرفات میں عمدگی برتیں (لطیف غذائیں تھوڑی مقدار میں دیں، رات کا کھانا، اور غلیظ غذائیں مثلاً گائے کا گوشت، پنیر، اور مسور (کی دال وغیرہ) بند کرادیں، شراب کا استعمال، جماع اور بقول[له] (ساگ پات) مثلاً پیاز، گندنا، اور بادروج (بابری یا جنگلی تلسی) اور علی الخصوص مچھلی ترک کرادیں۔ مچھلی خصوصیت کے ساتھ نزول الماء کی پیدائش پہ اور اُسکے پانی کے غلیظ ہوجانے پر مددگار ہوتی ہے، اسی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ اطبا جب چاہتے ہیں کہ اس مرض کا پانی جلد اکٹھا ہو جائے، تو وہ مریض کو مچھلی کھانے کا حکم دیتے ہیں (اور پانی کو لطیف و رقیق بنانیوالے سرمے استعمال کرائیں) مثلاً شیاف مرارات + اس قسم کے سرمے تمام اقسام میں استعمال کئے جاسکتے ہیں، سوائے پانچویں قسم کے، جو رقیق اور پھیلا ہوا پانی ہوتا ہے؛ کیونکہ اس میں مچھلی جیسی چیزیں کھلا کر غلیظ اور گاڑھا کرنے کی ضرورت ہوا کرتی ہے +

اسباب: نزول الماء کے اسباب سابقہ، معدہ اور محرکہ علی العموم مندرجۂ ذیل ہوتے ہیں:
بڑھاپے کی عمر، گردہ کے امراض، آنکھ پہ چوٹ کا لگنا، کسی چیز کا آنکھ کے اندر چلا جانا، مرض آتشک، صرع، تشنج، ذیابیطس، نزلہ زکام کی کثرت، باریک خطوط کا خاصکر شب کے وقت زیادہ پڑھنا، کثرت مطالعہ، بعض مخصوص ادویہ (مثلاً شیلم) کا استعمال۔ اس مرض کی استعداد گاہے وراثتاً بھی حاصل ہوتی ہے +

علامات: اگر غور سے آنکھ کا معائنہ کیا جائے، تو پتلی کے پیچھے خاکی سی، یا نیلگوں نعدی مائل، یا عنبری رنگ کی چیز دکھائی دیتی ہے۔ بینائی میں رفتہ رفتہ کمی ہوتی چلی جاتی ہے ہر ایک چیز حجم میں بڑی دکھائی دیتی ہے، آنکھوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے جانور مثلاً مکھی، مچھر، پتنگے اڑتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں، دھوپ اور تیز روشنی کی طرف دیکھنے سے تکلیف ہوتی ہے، اور جو چیزیں بہت روشن اور چمکیلی ہیں، مثلاً آفتاب اور چاند، وہ دوہری سی نظر آتی ہیں +

[له] **بقول**: سبزیاں و نباتات۔ (مترجم) +

معمولات مطب: کشتہ مرجان ۱ رتی، کشتہ خبث الحدید ۲ رتی، اطریفل اسطوخودوس میں ملا کر صبح وشام کھلائیں۔

جب مرض ابتدائی حالت میں ہو تو تخم نیل کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر آنکھوں میں لگائیں، یا دخان کندر صبح وشام آنکھوں میں لگائیں، یا کحل چکنی دوا پانی میں گھس کر صبح وشام لگائیں، یا یہ سرمہ تیار کرکے صبح وشام سلائی سے لگائیں:

نسخہ کحل: زعفران ۲ ماشہ، افیون ۱ ماشہ، پھٹکری ۲ ماشہ، کف دریا ۲ ماشہ، نوشادر ۲ ماشہ، نیلا تھوتھا ۲ ماشہ، زنگار ۲ ماشہ، صمغ عربی ۔

نسخہ کحل دیگر: سرمہ سیاہ ۱ تولہ، تخم نیل سوختہ، پھٹکری بریاں، مروارید ناسفتہ، کشتہ جست، ورق نقرہ ۲ ماشہ، آب حنا میں پانچ روز کھرل کریں، اور عرق گلاب میں تین روز کھرل کرکے استعمال کریں۔

غذا و پرہیز: معمولی غذائیں کھلائیں، ترش، بادی، اور ثقیل چیزوں سے، الی ذا تیل، گڑ، شراب، اور چائے وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

ماء اخضر (سبز موتیا بند)

ماہیت: اس مرض میں کرۂ چشم کے اندر معمول سے زیادہ رطوبت پیدا ہوتی، اور جذب کم ہوتی ہے، اسلئے آنکھ کا ڈھیلا سخت ہو جاتا اور اس کا تناؤ بڑھ جاتا ہے، جس سے نتیجۃً میدان بصارت تنگ اور بینائی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

اسباب: یہ مرض زیادہ تر معمر لوگوں میں پیدا ہوتا ہے، اور علی الخصوص اُن لوگوں میں جن کا کرۂ چشم چھوٹا ہو۔ خیال ہے کہ زیادہ تر یہ مرض سخت رنج وغم اور صدموں کے بعد لاحق ہوا کرتا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کی صورت اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ طبقہ قرنیہ اور عنبیہ کے مقام اتصال پر چاروں طرف بصورت دائرہ ایک زاویہ حادہ بنتا ہے؛ آنکھ کی رطوبات طبعاً اس زاویہ میں، اور اُن عروق میں مترشح ہوا کرتی ہیں، جو عضلہ ہدبیہ کے قرب وجوار میں واقع ہیں۔ لیکن بعض اوقات بڑھاپے میں رطوبت جلیدیہ کی مقدار کے بڑھ جانے سے، یا آنکھ کے ورم یا انتہائی تبخیر کی وجہ سے، طبقہ عنبیہ دبکر سامنے کو ہٹ جاتا اور قرنیہ کو دبا دیتا ہے، جس سے زاویہ مذکور بند ہو جاتا ہے، جہاں رطوبات کا ترشح ہوا کرتا تھا۔ اس لئے اب یہ رطوبات کرۂ چشم کے پچھلے حصے میں جمع ہو کر طبقات چشم میں تناؤ کا باعث بن جاتی ہیں، اور ورم (التہاب) شروع ہو جاتا ہے۔

علامات: آنکھوں کے آگے کبھی کبھی اندھیرا ہو جاتا ہے، چراغ یا فانوس کے گرد رنگین حلقے نظر آتے ہیں، نظر روز بروز کم ہوتی جاتی ہے، میدان بصارت چھوٹا ہوتا جاتا

ہے، اور مُوصیلہ کی سختی بڑھتی جاتی ہے +

اس کی چار قسمیں ہیں: حاد، مزمن، نوبتی، ثانوی + چنانچہ **شدید ماء اخضر** میں کرہ چشم سرخ اور سخت ہو جاتا ہے، درد بہت شدید ہوتا ہے، نظر بہت جلد جاتی رہتی ہے، طبقہ قرنیہ کے گرد سرخ حلقہ نظر آتا ہے، پتلی پھیلی ہوئی اور سُست یا بے حرکت ہوتی ہے، بصارت گاہے گھنٹوں میں غائب ہو جاتی ہے، اور گاہے دو تین یوم میں +

ماء اخضر مزمن میں ابتدائی علامات دیر تک رہتی ہیں، کرہ چشم کی سختی، نظر کی کمی، میدان بصارت کی تنگی وغیرہ بتدریج ترقی کرتی ہیں۔ درد کم ہوتا ہے، اور کبھی نہیں بھی ہوتا ہے +

ماء اخضر نوبتی میں نوبت بہ نوبت مرض کا دورہ ہوا کرتا ہے، جو بالآخر شدید یا مزمن صورت میں بدل کر بینائی کو زائل کر دیتا ہے +

ماء اخضر ثانوی میں قرنیہ کے ناسور یا تثقب (چھدنے) وغیرہ سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے +

علاج: اس کا کامیاب علاج محض دستکاری ہے، جس میں آنکھ کے تناؤ کو دور کرنے کے لئے طبقۂ عنبیہ کو کاٹ کر تھوڑا سا علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے قرنیہ اور صلبیہ کے مقام اتصال پر نشتر لگایا جاتا ہے۔ اس عمل سے ترشح رطوبات قائم ہو جاتا ہے۔ اس کا دوسرا عمل بھی ہے جس میں نشتر اس مقام پر لگایا جاتا ہے لیکن عنبیہ کا کوئی ٹکڑا علیحدہ نہیں کیا جاتا، بلکہ بڑا اشگاف لگا کر طبقہ صلبیہ کا چھوٹا سا ایک گول ٹکڑا علیحدہ کر لیا جاتا ہے اس سے رطوبات کا ترشح اس مقام میں جاری ہو جاتا، اور کرۂ چشم کا تناؤ کم ہو جاتا ہے، اگر کسی وجہ سے دستکاری ممکن نہ ہو، اور مرض کی رفتار سُست ہو، تو حسب اصول تنقیۂ دماغ کے لے حب ایارج اور اطریفلات کا استعمال کریں، اور آنکھ میں آنسو بہانے والے سرمے اور قطورات استعمال کریں +

یہ علاج مہینوں اور برسوں میں مفید ثابت ہوتا ہے +

زُرقہ (گربہ چشمی)

اسکی دو قسمیں ہیں: (الف) اصلی (ب) عارضی +

اصلی کے سات اسباب ہیں: (۱) روح باصرہ کی کثرت (آنکھوں کے اندر) کیونکہ روح باصرہ تمام روحوں میں زیادہ لطیف، زیادہ شفاف، زیادہ روشن، اور زیادہ چمکدار ہوتی ہے

اس لئے جب اسکی کثرت ہوجاتی ہے۔ تو شرمئی رنگ کے طبقہ کی رنگت کا مقابلہ کرتی ہے یعنی اسکی رنگت کو چھپالیتی ہے، اور آنکھ کے رنگ کو چمک اور گربہ چشمی کی طرف مائل کردیتی ہے؛ (۲) روح باصرہ کا (زیادہ) صاف اور روشن ہونا، جس سے وہ طبقہ عنبیہ کے (سیاہ) رنگ کا مقابلہ کرتی (اور اسے کم کردیتی ہے)؛ (۳) رطوبت جلیدیہ کا بڑا ہونا، اسلئے کہ جلیدیہ خود ایک سفید اور صاف رطوبت ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ روح باصرہ کا محل بھی ہے، جو کہ روشن ہوتی ہے، اس لئے اس رطوبت کے زیادہ ہونیکے وقت آنکھ روشن اور چمکدار ہوجاتی ہے۔ بس (اسی وجہ سے) عنبیہ کا سیاہ رنگ کسی قدر چھپ جاتا ہے؛ (۴) رطوبت جلیدیہ کا باہر کی طرف ابھرا ہوا ہونا؛ کیونکہ اس کے باہر کی طرف قریب ہونے سے وہی بات پیدا ہوتی ہے، جو اسکے بڑے ہونے کی صورت میں ہوتی ہے؛ (۵) رطوبت بیضیہ کا کم ہونا؛ جب یہ کم ہوگی تو رطوبت جلیدیہ اور روح کے درمیان، اور طبقہ عنبیہ کے درمیان وہ حائل نہ ہوگی، اور نہ شفاف روح کو باہر کی طرف آنے سے، اور طبقہ عنبیہ (کے رنگ) سے مقابلہ کرنے کو روک سکیگی (اسلئے عنبیہ کا سیاہ رنگ روح کیوجہ سے گھٹ جائیگا)؛ (۶) رطوبت بیضیہ کا زیادہ صاف ہونا؛ جب وہ زیادہ صاف ہوگی تو روح کے (طبقہ عنبیہ کے سیاہ رنگ سے) مقابلہ کو نہ روک سکے گی؛ (۷) عنبیہ کی سیاہی کا کم ہونا، جس کی وجہ سے روح اور رطوبت جلیدیہ کی صفائی اور شفافیت اس کی سیاہی پر غالب آجائے گی، اور آنکھ گربہ چشم ہوجائے گی + [عارضی گربہ چشمی، جو بعد کو پیدا ہوجاتی ہے، اس کی وجہ کا ہے (۱) رطوبت جلیدیہ کا باہر کو ابھر آنا ہے، اور اس کے ابھرنے کی وجہ یا رطوبت زجاجیہ کی کثرت ہوتی ہے، جس سے رطوبت جلیدیہ باہر کی طرف دب جاتی ہے [یا کا ہے اسکے ابھرنے کی وجہ طبقات چشم (صلبیہ، مشیمیہ، اور شبکیہ) کا ورم ہوتا ہے] ورم کی وجہ سے ان طبقات کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اور وہ اپنے مقام سے ٹل جاتے ہیں، اسلئے جلیدیہ (ان طبقات کے) دباؤ کی وجہ سے ابھر آتی ہے [ان اسباب کی علامتیں، اور اسی طرح ان کے علاج طبقات کے امراض میں مذکور ہیں + نیز جلیدیہ کے ابھار میں] جبکہ وہ رطوبت زجاجیہ کی کثرت کی وجہ سے ابھر آئی ہو [گرم روغنوں کا ناک میں سڑکنا مفید پڑتا ہے] مثلاً روغن بادام تلخ، روغن بیدانجیر اور روغن غار[۲] [شادنج[۳]، پیپل، سونٹھ، کندریا، ہڑ زرد جیسی چیزیں بطور سرمہ کے استعمال کریں بشرطیکہ مریض کا مزاج سرد ہو، یا ببول کا گوند، سرمہ، توتیا، اور بسلوچن جیسی سرد چیزیں بطور سرمہ لگائیں، بشرطیکہ مزاج گرم ہو] یہ ساری چیزیں رطوبتوں کو سکھا دیتی، اور خشک کر دیتی

[۱] یعنی سیاہ رنگ کا طبقہ، جو طبقہ عنبیہ ہے (مترجم) [۱] غرض یہ ہے کہ روح کی شفافیت کی وجہ سے عنبیہ کی سیاہی کم ہوجاتی ہے، اور یہی صورت دیگر چھ اسباب میں بھی ہے (مترجم) +

[۲] غار ایک درخت ہے، آس کے مانند. کہا جاتا ہے کہ یہ درخت ہزار سال تک رہتا ہے (مترجم)

[۳] شادنج مسور کی شکل جیسا ایک نرم پتھر ہے (مترجم) +

ہیں [اسی طرح روغن گل کا ناک میں ٹپکانا] سرد اور گرم دونوں مزاجوں میں فائدہ مند ہوتا ہے۔

(۲) **سبب** [گاہے گربہ چشمی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ طبقہ عنبیہ کا مزاج نہایت غلیظ رطوبت کی طرف مائل ہو جاتا ہے] (یعنی نہایت غلیظ رطوبت پیدا ہو جاتی ہے) اسلئے اس طبقہ کی سیاہی ظاہر نہیں ہوتی، جیسا کہ بچے کھڑے ہونے سے پہلے (نہایت بچپن میں) گربہ چشم ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں رطوبتوں کا غلبہ ہوتا ہے، اور یہ رطوبتیں کچے پن کی طرف مائل ہوتی ہیں، پھر جب انکی بدنی حرارت قوی ہو جاتی ہے، اور یہ رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں، اور جو ان میں سے (بدن کے اندر) باقی رہجاتی ہیں، وہ نضج پا کر اور قابلِ غذا ہو جاتی ہیں (یعنی پرورش بدنی کے قابل ہو جاتی ہیں) تو ان کی آنکھیں سیاہ ہو جاتی ہیں۔ یہی حال پودوں کا بھی ہے، جب یہ اول اول اگتے ہیں تو انکا رنگ زیادہ ظاہر نہیں ہوتا ہے، بلکہ سفیدی مائل ہوتا ہے، پھر جب قوی ہو جاتے ہیں، اور (جڑوں سے) جو غذا ان تک پہونچتی ہے، اُسے پچا لیتے ہیں تو سبز ہو جاتے ہیں [اس قسم کا نام] جیسا کہ اسکندر نے اپنی کتاب کناش میں ذکر کیا ہے [برص العین (آنکھ کا برص) ہے] اور طبری نے عام گربہ چشمی (نیلی آنکھوں) کو اسی نام سے پکارا ہے۔

فرق: اس گربہ چشمی میں اور اس میں، جو نیلے پانی کے اترنے سے (نزول الماء ازرق) پیدا ہوتی ہے، فرق یہ ہے کہ اس پانی سے بینائی جاتی رہتی ہے، اور عمل قدح سے یہ پانی زائل ہو جاتا ہے، اور اسکی ابتدا میں آنکھوں کے سامنے (مچھر وغیرہ جیسی) شکلیں دکھلائی دیتی (اور دوسری صورت میں یہ باتیں بالکل نہیں ہوتی ہیں۔

علامات [اس کی علامتیں یہی ہیں کہ پہلی قسم کے (یعنی رطوبت جلیدیہ کے ابھر آنے کے) علامات نہوں گے]۔

علاج [قوی اور تیز ایارجات کے ذریعہ مواد کا استفراغ کریں] مثلاً ایارج جالینوس، اور ایارج لوغاذیا (کھلا کر مسہل دیں) [گرم چیزوں سے غرغرے کرائیں، چھینکیں لائیں، گرم معجونوں سے مزاج میں تبدیلی پیدا کریں، اور زعفران بطور سرمہ لگائیں۔ روغن زعفران ان دواؤں میں سے ہے، جو آنکھوں کو سیاہ کرتی ہیں] خواہ گربہ چشمی کسی سبب سے ہو [اسی طرح اگر تر و تازہ اندرائن میں (جسے حنظل کہتے ہیں) سلائی گھسیٹ کر آنکھوں میں پھیریں] اس سلائی کے متعلق بعض لوگوں کا یہاں تک قول ہے کہ یہ بلی کی آنکھ کو بھی سیاہ کر دیتی ہے۔

گاہے گربہ چشمی اس وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے کہ نضج یافتہ پختہ رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں جن سے رنگ آیا کرتا ہے؛ چنانچہ نباتات کی رطوبتیں جب تحلیل ہو جاتی ہیں، اور سوکھنے لگتی ہیں تو سفید ہو جاتی ہیں؛ اسی وجہ سے مریضوں اور بڈھوں کی آنکھیں اصلی رطوبتوں کی تحلیل ہو جانیکی وجہ سے نیلی سی ہو جاتی ہیں۔ گربہ چشمی کی یہ قسم چونکہ نزول الماء کے ساتھ دو باتوں میں مشابہ ہے:

لمعہ جسم کے سفید داغ کو برص کہتے ہیں (مترجم)۔

(۱) بینائی کے زائل ہونے میں (۲) طبقہ قرنیہ کے رنگ بدل جاتے ہیں، اس لئے اسکو نزول الماء کی ایک قسم شمار کرتے ہیں؛ اگرچہ حقیقت میں یہاں (پانی کے بجائے) خشکی ہوتی ہے، جیسا کہ استسقاء طبلی میں (جس میں پیٹ کے اندر بجائے پانی کے محض ہوا ہوتی ہے) پیٹ کا پھولنا استسقاء شمار کیا جاتا ہے (جس کے معنی پیٹ کے اندر پانی جمع ہو جانے کے ہیں)، حالانکہ وہاں پانی بالکل نہیں ہوتا ہے +

فرق: اس قسم میں اور اس گربہ چشمی میں، جو (نیلے) نزول الماء سے ہوتا ہے، یہ ہے کہ نزول الماء میں آنکھوں کے سامنے (مچھر وغیرہ کی سی) شکلیں نظر آتی ہیں، اور قدح سے فائدہ ہوتا ہے، اور یہ کہ اس گربہ چشمی میں، جو خشکی سے پیدا ہوتی ہے، آنکھوں کی سل (لاغری) ضروری ہے، اور اس کا علاج رطوبت پیدا کرنا ہے +

بصارت کی کمزوری (ضُعفِ بَصَر)

یہ وہ مرض ہے، جس کی وجہ سے چیزیں اچھی طرح نہیں نظر آتی ہیں، یا دور سے بالکل ہی نظر نہیں آتی ہیں، یا دکھلائی دیتی ہیں، مگر غلط دکھلائی دیتی ہیں، جس طرح لگتا ہے بڑی چیزیں چھوٹی، اور چھوٹی چیزیں بڑی معلوم ہوتی ہیں، یا لگتا ہے چیزوں میں ایسی رنگت اور شکل معلوم ہوتی ہے، جو در اصل اُن میں نہیں ہوتی +

سبب (۱) تر اس مرض کا سبب لگتا ہے (۱) سوء مزاج سرد تر ہے، جسکے ساتھ مادہ بھی ہوتا ہے۔ یہ مادہ دماغ کو تر کر دیتا ہے، بینائی کی روح کو غلیظ کر دیتا ہے؛ کیونکہ یہ مادہ اخلاط کو غلیظ بنا دیتا ہے، اور گویا انہیں جما دیتا ہے، اور اسلئے کہ تر مادہ سے جو غلیظ بخارات اٹھتے ہیں وہ روح باصرہ کے ساتھ ملجاتے ہیں، اسلئے روح باصرہ کے ناری[1]، لطیف، اور شفاف اجزاء پر ان بخارات کے مائی اور غلیظ اجزاء غالب ہو جاتے ہیں تو اور بینائی کے آلات (اجزاء چشم) کو بگاڑ دیتا ہے؛ کیونکہ یہ مادہ سرد ہونے کی وجہ سے انکے مزاج کو فاسد کر دیتا، اور انہیں سُن کر دیتا (یعنی انکے حرکات کو سست کر دیتا ہے) اور تر ہونے کی وجہ سے ان آلاتِ چشم کو سست اور ڈھیلا کر دیتا ہے +

علامات (آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، اور تھوڑی تھوڑی کیچ چھپتی رہتی ہے؛ کیچ کے تھوڑی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس مرض کا مادہ گاڑھا، لیسدار، اور مشکل سے پکنے کے قابل ہوتا ہے) آنکھوں میں درد اور سرخی بالکل نہیں ہوتی ہے، اور آنکھیں صحت کی حالت سے زیادہ بڑی معلوم ہوتی ہیں؛ کیونکہ مادہ سے بھر جانے کے باعث آنکھوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے؛ انکا کے ساتھ بینائی میں ضرور فتور ہوتا ہے؛ کیونکہ آنکھیں چیزوں کی حقیقت کو پوری طرح نہیں معلوم

[1] ناری اجزاء: آگ کے اجزاء، یا آگ جیسے لطیف اجزاء (مترجم)

کر سکتیں، اس لئے کہ روح مکدر ہو جاتی ہے، اور بینائی کے آلات بگڑ جاتے ہیں { اور کدورت ہوتی ہے } جو باہر سے طبقۂ قرنیہ اور رطوبتِ بیضیہ میں دکھلائی دیتی ہے { جس سے آنکھوں کا انسان } یعنی دیکھنے والے کی شکل (جو پتلی کے اندر دکھلائی دیا کرتی ہے) { دکھلائی نہیں دیتا ہے } جس طرح گدلے آئینہ میں صورتیں اور شکلیں دکھلائی نہیں دیا کرتی ہیں + پس اگر کدورت صرف پتلی کے سامنے نظر آئے تو سمجھو کہ کدورت صرف رطوبت بیضیہ میں ہے، اور اگر سارے پردۂ قرنیہ میں نظر آئے تو سمجھو کہ یہ کدورت صرف اسی پردہ میں ہے، یا اس میں اور رطوبت بیضیہ دونوں میں ہے، { اور کھانا کھانے، اور سونے کے بعد، اور بدہضمی کے وقت بینائی میں کمزوری زیادہ آ جاتی ہے } کیونکہ ان حالات میں رطوبتیں زیادہ ہو جاتی ہیں، اور بخارات زیادہ گاڑھے اور کثیف ہو جاتے ہیں +

علاج { دماغ کو صاف کرنے کی غرض سے دست آور گولیاں کھلائیں، غرغرے کرائیں } وج اور مصطگی جیسی چیزیں چبوائیں { باسلیقون ممسّک (مشک والا باسلیقون) اور روشنائی کبیر بطور سرمہ لگائیں } +

سبب(۲) { گاہے اس مرض کا سبب سوء مزاج سرد بلا مادہ ہوتا ہے }

علامات { صحت کے دنوں سے آنکھیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں } کیونکہ سردی (جو اس مرض کا سبب ہے) آنکھوں کی رطوبتوں کو جما دیتی، اور کثیف کر دیتی ہے، اور آنکھ کے تمام اجزاء کو سکیڑ کر اکٹھا کر دیتی ہے، اس لئے آنکھیں چھوٹی ہو جاتی ہیں { ساتھ ہی آنکھیں خشک ہوتی ہیں } کیونکہ کوئی ایسا مادہ ہی نہیں ہوتا ہے، جو تری پیدا کرے { آنکھوں کی حرکت سست پڑ جاتی ہے } کیونکہ تمہیں معلوم ہی ہے کہ حرارت ہی تمام قوائے محرکہ کے لئے سبب اور ذریعہ ہے (اور یہاں سردی ہوتی ہے)، اور اس لئے کہ آنکھوں کے اعصاب محرکہ میں تشنج سا پیدا ہو جاتا ہے { اور بینائی میں فتور آ جاتا ہے } جس کی وجہ گزر چکی ہے +

علاج { دماغ کے مزاج کو بدلنے کی غرض سے (خاص قسم کی) غذائیں کھلائیں } مثلاً تیہو اور مرغیوں کا گوشت، جو روغن میں بھنا ہوا ہو، یا چنے اور دارچینی کے ساتھ پکایا گیا ہو + بان کے تیل اور چنبیلی کے تیل جیسی { دوائیں ناک میں سٹر کوائیں، اور گرم بوٹیوں کے پانی سے بھپارہ کرائیں، اور شیاف اصفر اور شیاف اخضر بطور سرمہ لگائیں } **نسخہ شیاف اصفر**: ہلیلہ زرد، توتیا ہندی، ہر ایک تین، یا پانچ درم (درم = ۳۔ ماشہ)، سفید کول مرتج، اور گوند ببول ہر ایک تین درم، اور زعفران ایک درم لیکر بادیان کے پانی میں پیسکر گولیاں بنائیں + **نسخہ شیاف اخضر**: زنگار ۱۰۔ ماشہ جلایا ہوا قلقطار ۲۔ ماشہ، بورۂ ارمنی اکفدریا، ہڑتال سرخ، ہر ایک ۳۔ ماشہ، نوشادر ۱۔ ماشہ، اشق

لے، انکے نسخے پہلے گزر چکے ہیں (مترجم) +

۴ ماشہ لیکر سداب کے پانی میں حل کریں، اور گولیاں بنائیں ٭

سبب (۳) {گاہے اس مرض کا سبب سوء مزاج گرم ہوتا ہے، جس کے ساتھ مادہ بھی ہوتا ہے، جو بینائی کے اعضاء کو پھیلا دیتا ہے} یعنی مقدار میں زیادہ کر دیتا ہے {اور اُن میں تناؤ پیدا کر دیتا ہے} جس کی وجہ اس گرم مادہ کی کثرت ہوتی ہے، اور (۲) اسلئے کہ کسی عضو کے گرم ہو جانے سے اوسکی رطوبتیں جوش کھا کر تخلخل ہو جاتی اور پھیل جاتی ہیں، اور اون کی مقدار بڑھ جاتی ہے {اور اُن اعضاء کو مواد سے بھر دیتا ہے} کیونکہ ان کی طرف ضعف کی وجہ سے مواد گرتے رہتے ہیں، اور (۲) اس وجہ سے کہ حرارت مواد کو اپنی طرف خود جذب کیا کرتی ہے (جو یہاں زائد ہوتی ہے) ٭

علامات {آنکھیں سُرخ اور سوجی ہوئی ہوتی ہیں، اور ان میں گرمی محسوس ہوتی ہے}

علاج {فصد کھولیں} بشرطیکہ بدن میں خون کا غلبہ ہو٭ بھڑکے جوشاندہ سے {مسہل دیں} اور نمکین، تیز، اور بخارات پیدا کرنیوالی چیزوں سے، مثلاً گندنا، پیاز، اور جنگلی تلسی سے {پرہیز کریں} اور بطور سرمہ کے سرد اور آنسو بہانے والی چیزیں لگائیں} تاکہ آنسو کے ساتھ مادہ خارج ہو٭ {مثلاً حصرمی جیسی چیزیں} حضرمی: پسی ہوئی توتیا ہے، جو حصرم (کچے انگور) کے پانی میں پرورش کی جاتی ہے (یعنی اس میں مدبّر کی جاتی ہے) ٭

سبب (۴) {یا اس مرض کا سبب سخت گرم سوء مزاج بلا مادہ ہوتا ہے} جس کا کام رطوبتوں کو تحلیل کرنا ہے {اور جو تیزی حرارت کے باعث بینائی کے اعضاء کو گرم کرتا ہے} اور زیادہ تحلیل کرنے کی وجہ سے {ان کی رطوبتوں کو خشک کر دیتا ہے} اسلئے بینائی کی روح کم ہو جاتی ہے، اور وہ دور سے دیکھ نہیں سکتی ٭

علامات {آنکھیں لاغر ہو جاتی، اور اندر گھس جاتی ہیں، اور آنکھ اور ناک سے رطوبتیں کم بہتی ہیں} کیونکہ دماغ کا اگلا حصہ (جس سے رطوبتیں خارج ہوا کرتی ہیں) آنکھوں کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے خشک ہو جاتا ہے {اور بھوک میں بینائی کی کمزوری زیادہ ہو جاتی ہے} کیونکہ اس وقت گرمی اور خشکی، دونوں بدن میں زیادہ ہو جاتی ہیں {اسی طرح دوپہر میں} کیونکہ اسوقت بھی حرارت سخت ہوتی ہے {اور دستوں کے بعد} کیونکہ دستوں سے خشکی بڑھ جایا کرتی ہے {اور کھانا کھانے، اور سونے کے بعد، ضعفِ بصارت کم ہو جاتا ہے} کیونکہ ان حالتوں میں تری پیدا ہو جاتی ہے ٭

علاج {رطوبت پیدا کرنیکی تدبیر کریں} کیونکہ رطوبت کی زیادتی سے حرارت بجھ بھی جاتی ہے، کیونکہ رطوبت اسے دبا لیتی ہے {سر پر روغن کی مالش کریں، اور سرد و تر روغن} مثلاً روغن بنفشہ، اور روغن نیلوفر {ناک میں قطرہ کرائیں، اور آنکھوں میں روغن بادام شیریں ڈالیں} اور لڑکی (والی عورت) کا دودھ دوہیں، اور زیادہ پانی ملی ہوئی شراب پلائیں} تاکہ پانی

سے اُس کی تری بڑھ جائے، اور گرمی کم ہوجائے ۔

سبب (۵) {گاہے اس مرض کے سبب کا تعلق معدے سے ہوتا ہے، اور آنکھ میں کوئی بیماری نہیں ہوتی ہے}

علامات {یہ شکایت ہر وقت نہیں ہوتی، بلکہ سیری کے وقت} چونکہ غلیظ بخارات زیادہ اٹھتے ہیں، اس لئے {اسکی شکایت بڑھ جاتی ہے، اور بھوک کے وقت} چونکہ بخارات نہیں اٹھتے ہیں، اسلئے {یہ شکایت بالکل نہیں ہوتی}

علاج {معدہ سے مواد خارج کریں} بشرطیکہ وہ مواد سے پُر ہو {اور مُناسب جوارشوں سے اُسے قوی کریں}

سبب (۶) {گاہے یہ مرض بوڑھوں میں پیدا ہوتا ہے، اسلئے کہ انکی رطوبتیں فاسد ہوتی ہیں} انکی وجہ یہ ہے کہ انکی حرارت اصلی، مواد اور رطوبتوں میں عمل کرنے، اصلاح کرنے، اور ادھر دھکیلنے سے عاجز ہوتی ہے، اسلئے وہ فاسد ہو جاتی ہیں، اور عارضی حرارت (غریبی حرارت) کے عمل سے بگڑ جاتی ہیں {اور اس لئے کہ انکی رطوبتیں غلیظ ہو کر گرہ دار سی ہو جاتی ہیں} جس طرح کانجی اور آب انگور ہو جاتے ہیں {اور اسلئے کہ ان میں ردی بخارات کی کثرت ہوتی ہے} کیونکہ ان میں زائد رطوبتیں بکثرت ہوتی ہیں، اور حرارت غریزی کمزور ہوتی ہے {اور اس لئے کہ انکے دماغ کا مزاج اور ادراک کی قوتیں کمزور ہوتی ہیں} کیونکہ ان کا مزاج سرد وخشک ہوتا ہے، جو اعتدال سے ایسی طرف ہٹا ہوا ہے، جو زندگی کے مخالف ہے (کیونکہ یہ مسلّم ہے کہ زندگی اور حیات، حرارت ورطوبت سے قائم ہے) ۔

علاج {یہ لاعلاج ہے[1]} کیونکہ معدوم شئی کا لوٹانا محال ہے {مگر اس غرض سے کہ کہیں بڑھ نہ جائے علاج کرتے رہیں} غلیظ اور زائد رطوبتوں سے {دماغ کو پاک کرتے رہیں، اور بطور سرمہ کے گاہے ایسی چیزیں لگائیں، جو آنکھوں کو صاف (روشن) کرتی ہو، مثلاً شادنج، کفدریا، زردچوبہ} تاکہ یہ چیزیں رطوبات کو چھانٹ کر دماغ سے پاک کر دیں {اور گاہے ایسی چیزیں لگائیں، جو آنکھوں کو قوی کرتی ہوں، مثلاً سُرمہ، توتیا، اور ان کے مانند}

سبب (۷) {گاہے ضعفِ بصارت، رطوبت بیضیہ کے مکدر ہونے، اور اسکی شفافیت کے کم ہوجانے سے پیدا ہوتا ہے} کیونکہ اس حالت میں رطوبتِ بیضیہ، نورِ بصر کو جلیدیہ سے باہر کی طرف جانے میں، یا جلیدیہ کے اندر عکسوں کے چھپنے میں مُزاحم اور مانع ہوتی ہے ۔

علامات {مریض آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ محسوس کرتا ہے} اس لئے کہ جب وہ

[1] یعنی بڑھاپے میں چونکہ اصلی رطوبت اور حرارت غریزی دونوں فنا ہو جاتی ہیں، اسی وجہ سے یہ ساری کمزوریاں ان میں لازمی طور پہ پیدا ہو جاتی ہیں، دوبارہ ان رطوبتوں اور حرارت غریزی کو لوٹانا محال ہے، اس لئے اس ضعف بصارت کا زائل ہونا بھی محال ہے (مترجم) ۔

چیزوں کی اصلی حالت دیکھ نہیں سکتا ہے تو خیال کرتا ہے کہ اُن پر سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے [اور اسکی بصارت زمین کی نسبت آسمان کی طرف زیادہ صاف ہوتی ہے] کیونکہ بیضیہ میں کدورت جب ہی آتی ہے کہ غلیظ اور خاکی اجزاء اُسکے ساتھ ملجائیں، اور ایسے اجزاء اپنی طبیعت سے نیچے کی طرف میلان رکھتے ہیں، اسلئے آنکھ کے اُوپر کے حصے کی بہ نسبت نچلے حصے میں کدورت زیادہ[1] ہوتی ہے؛ اسی وجہ سے آسمان کی طرف اس کی بینائی زیادہ صاف ہوتی ہے [اور یہ رطوبت یا (۱) اس وجہ سے مکدر ہوجاتی ہے، کہ بدن میں سوداوی اخلاط کی کثرت ہوتی ہے] جس سے دماغ کی طرف غلیظ، سوداوی، اور سیاہ بخارات چڑھتے ہیں، اور پھر یہی بخارات دماغ کیطرف چڑھکر (اصلی حالت کی طرف لوٹ آتے اور) سوداوی اخلاط بنجاتے ہیں، اور پھر دماغ سے آنکھوں کی طرف اُن رگوں کے ذریعہ چلے آتے ہیں، جو دماغ سے آنکھوں کی طرف آتی ہیں، اور رطوبت بیضیہ کو اپنی غلظت اور سیاہی کی وجہ سے مکدر کر دیتی ہیں [یا (۲) اسکی وجہ کثرتِ جماع ہوتی ہے] کیونکہ جماع سے آخری[2] غذاء کا جوہر تمام بدن سے، اور خاص کر دماغ سے خارج ہوتا ہے؛ کیونکہ اِس کا اخراج دماغ سے بکثرت ہوتا ہے، اسی وجہ سے اکثر اگلے حکماء کا قول ہے کہ منی کا اکثر حصہ دماغ ہی سے آتا ہے؛ اور شیخ کا قول ہے کہ منی کا خمیر دماغ سے آتا ہے +

بہرحال کثرت جماع دماغ کو بہت زیادہ خشک کر دیتی ہے، جس کے ساتھ آنکھیں بھی خشک ہوجاتی ہیں؛ کیونکہ آنکھ کی رطوبتیں دماغ ہی کی رطوبتوں سے، اور آنکھوں کی غذاء دماغ ہی کی غذاء سے آتی ہے، اسلئے رطوبت بیضیہ خشک ہوکر اکٹھی اور کثیف ہوجاتی ہے، اور اس سے چمک اور شفافیت دور ہوجاتی ہے، اس وجہ سے مریض کسی شئ کو بالکل نہیں دیکھ سکتا، بشرطیکہ خشکی زیادہ ہو، یا کم سے اس طرح محسوس کرتا ہے کہ اُس پر سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے، بشرطیکہ خشکی کم ہو + یا کثرتِ جماع دماغ کو (خشک کرنے کے ساتھ) زیادہ سرد بھی کر دیتی ہے؛ کیونکہ اس سے حرارتِ غریزی تحلیل دفنا ہوجاتی ہے، اسلئے دماغ میں ہضم کی قوت ناقص ہوجاتی ہے، اور اس میں غلیظ مواد اکٹھے ہوجاتے ہیں، اور رطوبت بیضیہ مکدر ہوجاتی ہے + علاوہ بریں کثرت جماع ضعف بصارت کئی وجوہ سے پیدا کرتی ہے، (۱) رطوبت جلیدیہ کو خشک کر دیتی ہے (۲) روح کے جوہر کو خصوصاً روح نفسانی کے جوہر کو لذت کی وجہ سے، اور حرارت غریزیہ کو تحلیل کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ خارج کرتی ہے (۳) قوتوں کو کمزور کرتی ہے (۴) دخانی[3] عارضی بخارات پیدا کرتی ہے (۳) [یا رطوبت مذکور کے مکدر ہونے کی وجہ کھانے پینے کی

---

[1] یہ امر قابل غور و تامل ہے (مترجم) +

[2] آخری غذاء سے مراد وہ ہے، جو پرورش اعضاء میں صرف ہونے کے قریب ہوتا ہے، یہ گویا ہضم شدہ خون ہوتا ہے (مترجم) +

[3] دخانی بخارات، دھوئیں سے مخلوط بخارات (مترجم) +

بدعنوانیاں، اور ہمیشہ رات کو کھانا ہوتا ہے} جس سے بدن میں قوت ہاضمہ کی خرابی اور غذا کے کچے رہنے کے باعث غلیظ رطوبتیں پیدا ہوجاتی ہیں، اور ان رطوبتوں سے بیضیہ مکدر ہوجاتی ہے +

علاج {کثرت مواد کے وقت} افتیمون اور غاریقون کے جوشاندہ سے {مادہ خارج کریں، اور مذکورہ بالا ساری قسموں میں مزاج کی رعایت رکھیں، اور اُسے خشکی یا تری سے بدل دیں}

سبب {گاہے ضعفِ بصارت رطوبت جلیدیہ کے مکدر ہونے سے پیدا ہوتا ہے} اور اس کے مکدر ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ متعفن سودادی اور سیال رطوبت (دماغ میں) اکٹھی ہوجاتی ہے جو (سیال ہونے کی وجہ سے) کچھ آنکھوں کی طرف بھی بہ کر چلی جاتی ہے +

علامات {اس کے مکدر ہونے سے آنکھ ایک دم تاریک ہوجاتی ہے} کیونکہ کدورت کی وجہ سے اس میں چیزوں کا عکس چھپتا ہی نہیں {مگر موتیا بند[1] اور مرض انتشار[2] کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتی ہے. جب وہ اخلاط دماغ سے زائل ہوجاتے ہیں تو اس کی زائد رطوبتیں (جو اخلاط سے پیدا ہوجاتی ہیں) تحلیل ہوجاتی ہیں، اور تاریکی چشم جاتی رہتی ہے}

علاج {سودا، بدن و دماغ سے خارج کریں، اور ہلکی غذا دیں} تاکہ سودادی مواد نہ پیدا ہوں +

اسباب: بالعموم مندرجہ ذیل امور ضعف بصر کا سبب بنجاتے ہیں: دماغی یا عصبی کمزوری کا ہونا، کثرت مطالعہ یا اور کوئی دماغی کام عرصہ تک کرتے رہنا، جماع میں زیادتی کرنا، نزلہ زکام میں زیادہ مبتلا رہنا، غلیظ، اور سرد اشیاء کا بکثرت استعمال کرنا، تمباکو نوشی، شراب خواری، سر پہ چوٹ کا لگ جانا +

علامات: بینائی کے کمزور ہونے کی علامتیں یہ ہیں: تھوڑی دیر لکھنے یا پڑھنے سے یا کوئی اور نظر کا کام کرنے سے آنکھیں تھک جایا کرتی ہیں، آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے، کتاب کے حروف صاف نظر نہیں آتے، سر میں خفیف درد کی شکایت ہمیشہ رہتی ہے، آنکھوں سے پانی آتا رہتا ہے، اور چیزیں دھندلی نظر آتی ہیں +

معمولات مطب: سب سے پہلے ضروری ہے کہ اصل سبب کو معلوم کرکے اُسے رفع کیا جائے. اسکے بعد دماغ کی تقویت کے لئے حریرہ مغز بادام والا جسکا تذکرہ صداع ضعفی میں ہوچکا ہے، چند روز استعمال کرائیں + تمباکو نوشی، شراب خواری کی عادت ترک کرائیں. اگر قبض ہو تو اطریفل زمانی یا اطریفل کشنیزی، یا اطریفل کبیر، رات کے وقت گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں، نیز شب کو سوتے وقت کحل الجواہر یا کوئی اور سرمہ سلائی سے لگاتے رہیں +

---

[1] موتیا بند در اصل وہ ہے جس میں رطوبت جلیدیہ کا مکدر، جیسا کہ گزر چکا. [2] جس میں پتلی پھیل جاتی ہے +

غذا و پرہیز: غذا میں ایسی چیزیں مریض کو دی جائیں جو کثیر الغذا، ہلکی، اور زود ہضم ہوں۔ ہضم کی اصلاح کی جائے، قبض کو کھولا جائے، آنتیں برابر صاف ہوتی رہیں، بیداری ہرگز روا نہ رکھی جائے۔ دماغی محنت کم کرنے اور کتب بینی کو بند کر دینے کی ہدایت کریں، ترش، بادی، نفاخ چیزوں سے، نیز لال مرچ، تیل، لسن، پیاز، مچھلی وغیرہ کے کھانے، اور مباشرت کرنے سے پرہیز کرائیں۔ بینائی کو آرام دیا جائے، آنکھوں کو صاف رکھا جائے، اور صبح و شام ان پر پانی کی چھینٹیں ماری جائیں۔ مریض کو ہدایت کر دیں کہ وہ صبح و شام پر فضا مقامات یا کسی سبزہ زار کی طرف سیر کو نکل جایا کرے۔ اور روزانہ پابندی سے یہ عمل کرتا رہے +

تخیلات (جھوٹی شکلوں کا دکھائی دینا)

{تخیلات شاذہ} کے معنے وہ جھوٹی اور غلط شکلیں ہیں، جو نادر طور پر (بحالتِ مرض) آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتی ہیں +

(۱) ستون نظر آنا {لگتا ہے انسان کو ایسا نظر آتا ہے، گویا آنکھوں کے سامنے دھوئیں کا ستون ہے، جو اوپر چڑھ رہا ہے یہاں تک کہ یہ ستون جب بلند ہو جاتا ہے تو کئی شاخوں میں پھوٹ جاتا ہے۔ یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ شریانوں میں سوداوی خلط پیدا ہو گئی ہے} جس سے دماغ کی طرف بخارات چڑھ کر روح سے مل جاتے ہیں، اور پھر اوپر کو چڑھ کر شاخوں میں پھوٹ جاتے ہیں، اسلئے مریض انہیں سوداوی بخارات جیسی شکل اور رنگت میں دیکھتا ہے + بعض لوگوں نے ان سوداوی بخارات سے اس ستون کے نظر آنے کے متعلق یہ کہا ہے کہ یہ بخارات غلظت اور کدورت کے باعث مقابل کی چیزوں کے کچھ حصہ کو پوشیدہ کر لیتے ہیں، اس لئے یہ پوشیدہ حصہ بہ شکل ستون سیاہ معلوم ہوتا ہے +

علاج {جہاں ممکن ہو شریان کو کاٹ دیں، اور داغ دیں} تاکہ ان بخارات کے لئے دماغ کی طرف کا راستہ بند ہو جائے۔ یہ عمل، یا دونوں کنپٹیوں میں، یا کانوں کے پیچھے کیا جائے +

(۲) چنگاریاں دکھائی دینا {لگتا ہے ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے، گویا آگ کے شظایا (چنگاریاں) مختلف وقتوں میں دونوں آنکھوں سے نکل رہے ہیں} شظایا شظیہ کی جمع ہے۔ شظیہ اوس چیز کو کہتے ہیں، جو کسی چیز سے متفرق و پراگندہ ہوتی ہے {یہ اس امر کو بتلاتا ہے کہ سر کی کمزوری کے ساتھ ساتھ شریانیں خون سے بھر جانے کے باعث دب رہی ہیں + نیز ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ شریانوں کے خون کے باعث مریض کا دم گھٹنے کے قریب ہو جاتا ہے (یا بالفاظ دیگر) خناق ہو جاتا ہے} اور یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ خون شریانوں سے زیادہ ہو کر باعث خالی جگہوں میں شلاً قلب اور دماغ کی دعتوں (بطون) میں گرتا ہے، چنانچہ صاحب قلب

میں گرتا ہے تو پہلے غشی (بیہوشی) پیدا ہوتی ہے، پھر خناق (دم گھٹنا)، اور پھر موت آتی ہے۔ اگر خون دماغ میں گرتا ہے تو سکتہ ہو جاتا ہے؛ چنانچہ خناق گاہے سکتہ کو بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ خناق کے معنے گھٹنے کے ہیں، اور سکتہ میں بھی روح گھٹ جاتی ہے + خون کی کثرت ایسی بھوری شکلیں (چنگاریاں)، اسلئے پیدا کرتی ہے کہ خون سے سُرخ بخارات اسی رنگ کے پیدا ہوکر روح کے ساتھ مل جاتے ہیں، ساتھ ہی اسلئے روح بھی کثرت خون کے وقت خون کے رنگ (سُرخ) سے رنگ جاتی ہے، اسلئے جب یہ آنکھوں سے باہر خارج ہوتی ہے تو انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا یہ آگ کی چنگاریاں ہیں، خصوصاً اس وقت میں جبکہ خون کے اندر جلا دینے والی سخت حرارت پیدا ہو جائے، جس کی وجہ سے خون (جلکر) ایسا ہو جائے جیسے روغن زیتون کا دھواں (قتار[1]) آگ سے جلجانے کے بعد ہوتا ہے۔ پس جب یہ قتار (دھواں دماغ سے) آنکھ کی طرف اُن رگوں کے ذریعہ، جو آنکھ سے متصل ہیں، جاتا ہے، تو ان جھوٹی شکلوں کو پیدا کرتا ہے +

علاج { فصد کریں، اور فصد کے بعد استفراغ کریں } کیونکہ فصد سے پہلے استفراغ کرنے میں یہ خوف ہوتا ہے کہ مواد متحرک ہو جانے کے باعث خناق[2] میں نہ گر پڑیں { فصد اور استفراغ بشرط امکان کریں } کثیر الغذاء چیزوں سے مثلاً حلوے اور گوشتوں سے { پرہیز لازمی رکھیں } +

(۳) **سفید چیزوں کا دیکھنا** { گاہے انسان } چھینک، یا آنکھوں کے ملنے کیوقت { آنکھوں کے سامنے کچھ سفید سفید، غبار چیزیں اوپر اٹھتی ہوئی، یا نیچے آتی ہوئی دیکھتا ہے، اور یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ معدہ، یا آنکھوں کا آس پاس، یا دماغ کا اگلا حصہ بلغمی رطوبت سے بھرا ہوا ہے؛ مگر یہ رطوبت (مکدر اور شور نہیں ہوتی ہے، بلکہ) شیریں اور صاف ہوتی ہے } جس سے سفیدی رنگ کے بخارات اُٹھتے ہیں؛ کیونکہ ہم بتلا چکے ہیں کہ بخارات اپنے ہی مادہ کے رنگ پر ہوتے ہیں، جن سے جُدا ہوتے ہیں + جب یہ بخارات زیادہ غلیظ اور بھاری ہوتے ہیں تو انسان انکو نیچے آتا ہوا معلوم کرتا ہے، اور جب ان میں لطافت آجاتی ہے، تو اُوپر چڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں + چھینک اور آنکھوں کے ملنے ہی کے وقت یہ جھوٹی چیزیں معلوم ہوتی ہیں؛ کیونکہ یہ بخارات سرد اور ساکن رہتے ہیں؛ جب ان میں چھینک اور ملنے سے حرکت اور حرارت پیدا ہو جاتی ہے تو لطیف (ہلکے) اور متحرک ہو جاتے ہیں + اس پر دلیل کہ انکا مادہ شیریں اور صاف ہوتا ہے، یہ ہے کہ اگر ایسے نہوتے تو ان کے بخارات بھی مکدر ہوتے، اور اُن چیزوں

[1] قتار: روغن زیتون کا جلایا ہوا دھواں، جو آگ کے شعلہ جیسا کہ ہوتا ہے۔ نیز اس بو اور دھوئیں کو بھی کہتے ہیں، جو چراغ کی بتی سے اس کے گل ہو جانے پر نکلتا ہے۔ اسی طرح گوشت کے جلنے کی بو کو بھی کہتے ہیں۔ بتی کا دھواں آگ سے روشن ہو جاتا ہے (مترجم) + [2] قلب و دماغ ۱۲ (مترجم)

بصارت سے چھپالیتے، جو انکے سامنے ہوتی ہیں، اور وہ سیاہ نظر آتے +

علاج {قے کرائیں} ایارجات اور غرغروں کے ذریعہ [دماغ اور معدہ کو صاف کریں، اچھی غذائیں دیں] مثلاً بیضے اور دارچینی کے ساتھ پکائی ہوئی مرغیاں +

(۴) **بڑی چیزوں کا چھوٹا نظر آنا** {کبھی بڑی چیزوں کو انسان چھوٹی دیکھتا ہے، حالانکہ انسان اور اس بڑی شئی کے درمیان کا فاصلہ قریب ہی ہوتا ہے} کیونکہ اگر فاصلہ زیادہ ہوتا تو بڑی شئی کا چھوٹا نظر آنا ایک طبعی امر ہوتا[1]؛ کیونکہ بصارت کی صورت یہ ہے کہ آنکھوں سے گول مخروطی شکل کی شعاع نکلتی ہے، جسکا سرا پتلی کے پاس اور قاعدہ (چوڑا حصہ) بیرونی اشیاء کی سطح پر ہوتا ہے، اور ان اشیاء کا چھوٹا یا بڑا نظر آنا مخروط کے زاویہ (سرے) کے چھوٹے یا بڑے ہونے پر موقوف ہے۔ چنانچہ جب اُس شعاعی مخروط کے ضلعے لمبے ہوتے ہیں تو وہ چھوٹا زاویہ چھوڑتا ہے، اسلئے چیزیں پہلے کی بہ نسبت چھوٹی معلوم ہوتی ہیں، یہانتک کہ (چیزوں کے دور ہونے کی صورت میں) شعاع کے خطوط یعنی مخروط کے ضلعے باہم اسقدر قریب ہوجاتے ہیں کہ گویا یہ دونوں (ایک دوسرے سے باہم ملکر ایک ہوجاتے ہیں، اور) ایک خط دوسرے خط پر آملتا ہے۔ چنانچہ وہ شئے ساری کی ساری ایک نقطہ (جیسی نظر آنے لگتی ہے، جس طرح ستارے باوجود بڑے ہونے کے دور سے ایک نقطہ سے معلوم ہوتے ہیں، یا نظر سے غائب ہی ہوجاتے ہیں)[2] {اور یہ اس امر کو بتاتا ہے کہ روح باصرہ (کا قوام) رقیق ہے، یا روح باصرہ رقیق و باریک ہے} اور اسکی مقدار کم ہے، اسلئے جو عکس اس میں چھپتا ہے، وہ چھوٹا چھپتا ہے، اور وہ چیز پہلی حالت سے چھوٹی معلوم ہوتی ہے + **مرض ضیق** (پتلی کی تنگی) میں بھی روح دقیق ہوتی ہے، پھر وہاں چیزیں بڑی کیوں معلوم ہوتی ہیں؟ اسلئے کہ روح کی وہ باریکی (دقت)، جو پتلی کے تنگ ہوجانے سے پیدا ہوتی ہے، وہ اس باریکی کے

[1] ور۱ کے معنے پیچھے کے ہیں، مگر محاورہ کی رعایت سے سامنے لکھا گیا ہے؛ کیونکہ بیرونی چیزیں جو ان کی نگاہ کے سامنے ہوتی ہیں، انہی کو ایک لحاظ سے پیچھے بھی کہہ سکتے ہیں (مترجم) +

[2] کیونکہ دور ہوجانے سے ہمیشہ چھوٹی ہی دکھلائی دیتی ہیں (مترجم) +

[3] چنانچہ نابینا جتنا بڑا ہوتا ہے، اُتنی ہی چیزیں بڑی نظر آتی ہیں، اور اسی طرح اس کا الٹا (مترجم)
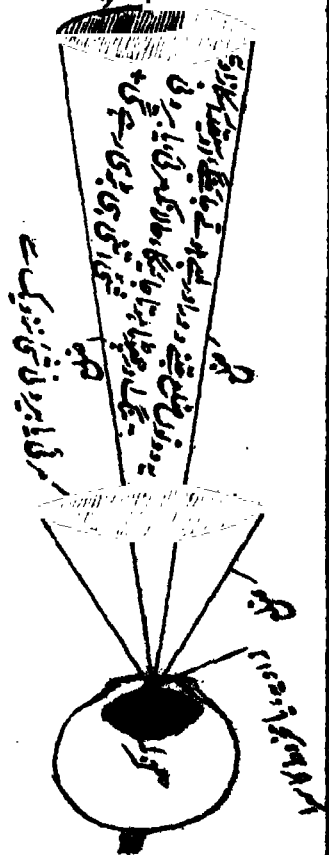
برخلاف ہے، کیونکہ مرض ضیق میں، روح جب مقام تقاطع صلیبی پر پہونچتی ہے تو وہاں (اسکی باریکی و دقت باقی رہتی ہے) اور اپنی طبعی مقدار پر لوٹ آتی ہے، اسلئے وہ عکس جو اسکے باریک و دقیق ہونے کی حالت میں چھپا تھا، وہ وہاں پہونچکر بڑا ہو جاتا ہے، اور وہ شئے اصلی حالت سے زیادہ بڑی نظر آتی ہے {اور اس امر کو بتاتا ہے کہ جو مخروطی شعا میں دونوں آنکھوں سے نکلا کرتی ہیں، اون کے دونوں خط (یعنی دونوں ضلعے سیدھے نہیں نکل رہے ہیں، بلکہ) ٹیڑھی طرح نکل رہے ہیں، اور وہ دونوں ٹیڑھی طرح آپس میں ملکر گویا ایک خط بنجاتے ہیں} (اسلئے مخروط، تنگ، اور چھوٹا ہو جاتا ہے، اور مخروط کے تنگ اور چھوٹے ہونے سے زاویہ کا تنگ ہونا لازمی ہے، جس سے چیزیں چھوٹی معلوم ہوتی ہیں، جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے) (مترجم)

اعتراض:- مصنف کے کلام میں اعتراض ہے، کیونکہ پٹھہ کے دباؤ سے شعاع مخروطی کے دونوں خطوں کا ٹیڑھی طرح ملنا لازم نہیں آتا ہے، جیسا کہ مصنف نے ذیل میں کہا ہے، کیونکہ یہ اوسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ پٹھے اپنی جگہ سے ٹل کر سیدھے، اور طبعی وضع پر نہ رہیں (حالانکہ اس کا دباؤ سے پیدا ہونا غیر ضروری ہے) اور اگر مان بھی لیا جائے تو اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ بڑی چیزیں چھوٹی معلوم ہوں، بلکہ اس سے تو یہ لازم آتا ہے کہ آنکھوں میں بھینگا پن پیدا ہو جائے، کیونکہ اس میں شعا میں سیدھی نہیں نکلتی ہیں[1]

سبب {اس حالت کا سبب عصبۂ مجوفہ (بینائی کا پٹھہ) کا دباؤ اور اس کی تنگی ہے} خواہ اس دباؤ اور تنگی کا سبب ورم ہو، یا اس کا سُدّہ، یا اس کی خشکی۔ اس لئے روح باصرہ اس سے طبعی مقدار پر خارج نہیں ہوتی ہے، بلکہ اس کے راستے کی تنگی کے موافق روح باصرہ بھی باریک اور دقیق (ہو کر خارج) ہوتی ہے۔

علاج {اس کا علاج رطوبت پیدا کرنا ہے، بشرطیکہ پٹھہ کا دباؤ خشکی سے پیدا ہوا ہو} خشکی سے پٹھہ سکڑ جاتا، تنگ ہو جاتا، اور اس کا رستہ ناقص طور پر بند ہو جاتا ہے {اور اس کا علاج خشکی پیدا کرنا اور رطوبات کو جذب کرنا ہے، بشرطیکہ پٹھہ کا دباؤ رطوبت کے باعث ہو} اس رطوبت نے ورم پیدا کر دیا ہو، یا کہ اس سے پٹھہ ڈھیلا پڑ جاتا ہے، اور اس کے اجزاء باہم اوپر تلے اس طور پر آجاتے ہیں کہ پٹھہ کا رستہ تو بند ہو جاتا ہے، مگر پورے طور پر بند نہیں ہوتا ہے (ورنہ انسان اندھا ہو جاتا ہے)۔

(۵) بڑا دکھائی دینا {کبھی آنکھوں میں ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان چھوٹی چیزوں کو بڑی دیکھتا ہے، خواہ درمیانی فاصلہ دور ہو، یا قریب ہو} مگر بہت زیادہ قریب بھی

[1] مگر مصنف کا مطلب وہی ہے، جو میں نے اوس کے کلام کی شرح میں ظاہر کر دیا ہے، اور وہ مطلب صحیح بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ دباؤ کے باعث پٹھہ کا ٹل جانا ممکن ہے (مترجم)۔

نہ ہو، کیونکہ اگر درمیانی فاصلہ بہت زیادہ قریب ہو تو (چھوٹی چیز کا بڑا نظر آنا طبعی امر ہے) کیونکہ اس صورت میں شعاعی مخروط کے ضلعے نہایت چھوٹے ہوتے ہیں، اسلئے اس کا زاویہ نہایت فراخ پیدا ہوتا ہے، اور چیز بڑی معلوم ہوتی ہے (جس کی مثال اور نقشہ پہلے گزر چکا ہے) جس طرح انگوٹھی (کا چھلا) آنکھوں کے پاس لیجانے سے کنگن (جتنا بڑا) معلوم ہوتی ہے +

سبب {اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قوت باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان پانی، بلور اور صاف شیشے جیسا کوئی ترجسم نہیں، بلکہ غلیظ اور شفاف جسم حائل ہوجاتا ہے، اس لئے نور یا روح باصرہ اس امر کی محتاج ہوتی ہے کہ اس نور کے شعاعی خطوط مڑ جائیں} اور مخروط کہ اس حائل جسم کے دبازت (کے وسط) میں آجائیں (اور یہاں آکر اکٹھے ہوجائیں، تاکہ روح کے اندر بینائی کی طاقت زیادہ حاصل ہوجائے، اور اس جسم کے حائل ہونے سے اس میں کمزوری نہ آئے) {اسلئے چھوٹی شے بڑی معلوم ہوتی ہے} اس قول کی شرح یہ ہے کہ شعاع کے خطوط، جو شعاعی مخروط کی سطح پر (چاروں طرف) ہوتے ہیں، اور جو بیرونی چیزوں تک (آنکھ سے خارج ہوکر) پہونچتے ہیں، جب یہ خطوط اس غلیظ (اور حائل) جسم تک پہونچتے ہیں تو پہلے (اس حائل جسم کے اندر) مڑ جاتے ہیں (جس کی صورت تم پہلے دیکھ چکے ہو). پھر وہ بیرونی چیزوں تک پہونچتے ہیں اور یہ مسلّم امر ہے کہ مخروط کا قاعدہ یا چوڑا حصہ بیرونی اشیاء کے اندازہ ہی کے موافق یعنی بیرونی جسم چھوٹا، یا بڑا ہوا کرتا ہے. پس اس صورت میں، جبکہ کوئی غلیظ جسم حائل ہو، اگر شعاعی مخروط اتنا ہی بڑا خارج ہو، جتنا کہ وہ صاف ہوا میں (کسی غلیظ جسم کے دحائل ہونے کی صورت میں) نفوذ کیا کرتا ہے، اس کے بعد اس کی سطح (کے خطوط شعاعی) سہم کی طرف (یعنی وسط کیطرف حسب بیان بالا) مڑ جائیں، تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں اس کا قاعدہ (مڑنے کی وجہ سے
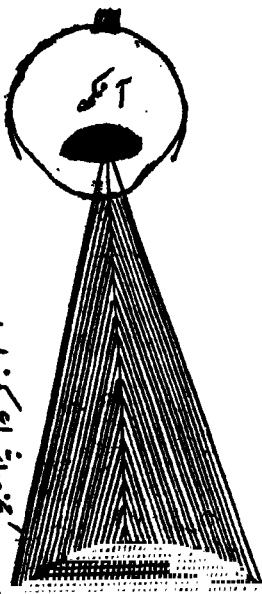
لے مبصرات: بیرونی چیزیں جو دکھائی دیتی ہیں ۱۲ (مترجم) + سے موٹائی یا ثخن ۱۲

سے چنانچہ چھوٹی چیزوں میں مخروط کا چوڑا حصہ اسی کے برابر چھوٹا ہوتا ہے، اور بڑی میں اوس کے بجائے بڑا ہوتا ہے + سے سہم: مخروط یا مثلث شکل کا درمیانی خط بھی مخروط کے وسط میں ہوگا، اور بھی خط اوس بیرونی شئے کے وسط میں بھی ہوگا، مثلاً سہم
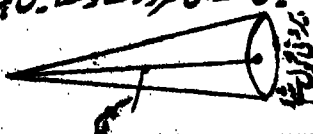
بیرونی شئے سے چھوٹا ہو جائیگا۔ اس وجہ سے لازمی طور پر غلیظ جسم کے حائل ہونے کی صورت میں مخروط شعاعی اُس مخروط شعاعی سے بڑا خارج ہوگا، جو صاف ہوا میں خارج ہوا کرتا ہے، تاکہ سہم کی طرف مڑنے (کی وجہ سے چھوٹا ہونے) کے بعد بھی یہ مخروط بیرونی شئے کے برابر رہے؛ الغرض یہاں (جب مخروط ہی بڑا خارج ہوگا، جس کی خارج کرنے والی طبیعت ہے تو) مخروط کے سرے کا زاویہ بھی اُس صورت سے بڑا ہوگا، جس میں قوت باصرہ اور بیرونی شئے کے درمیان حائل ہونے والی شئے (کوئی غلیظ جسم نہو، بلکہ ہوا، جیسی) کوئی ایسی چیز ہو، جو رقت میں ہموار ہو (یعنی غلیظ نہو، بلکہ صاف اور رقیق جسم ہو)، حالانکہ بیرونی شئے دونوں صورتوں میں (خواہ کوئی جسم حائل ہو، یا نہو) ایک ہی مقدار کی رہے گی. پس (زاویہ کے بڑے ہونے سے) یہ شئے بڑی نظر آئے گی[1]، جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہو جائیگا. چنانچہ اس شکل میں دو بیرونی خطوط ہیں، جو انگور تک اُس حالت میں پہونچتے ہیں، جبکہ وہ ہوا میں رکھا ہوا ہو، (اور کوئی جسم غلیظ حائل نہو) اور دو اندرونی خطوط ہیں[2]، جو کہ انگور تک اُس حالت میں پہونچتے ہیں، جبکہ انگور پانی کے اندر ہو (اور پانی، جو ایک غلیظ جسم ہے بیچ میں حائل ہو)[3]۔
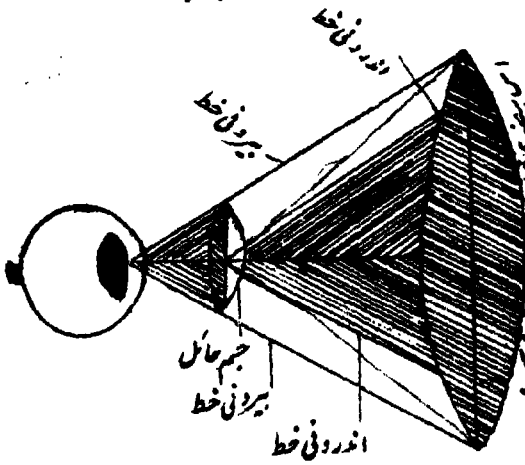
قول لبعض: بعض لوگوں نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ پانی کی سطح کانپتی رہتی (اور حرکت کرتی رہتی) ہے، اسلئے جب شعاع بصر اوس پر پڑتی ہے تو پانی سے وہ بھی کانپنے لگتی ہے، اسلئے انگور (ایک ہی بار نظر نہیں آتا ہے، بلکہ) پے در پے کئی بار دکھائی دیتا ہے، لیکن دو ادراکوں کے درمیان، یا دو مرتبہ کے دیکھنے میں، چونکہ بہت ہی تھوڑا سا زمانہ

---

[1] کیونکہ جسم کا چھوٹا، یا بڑا نظر آنا زاویہ مخروط ہی کے چھوٹے اور بڑے ہونے پر موقوف ہے، جیسا کہ بیان گذرچکا ہے۔ [2] لفظ انگور بطور مثال کے بیرونی شئے کے لئے لایا گیا ہے، ورنہ بیرونی شئے کوئی بھی ہو۔ مترجم [3] پانی، جسم حائل کی مثال ہے، جیسا کہ اس مرض میں آنکھ کے اندر پانی جیسی ایک رطوبت حائل ہو جاتی ہے تم نے کبھی دیکھا ہوگا کہ پانی کے اندر اگر کوئی چیز ڈال دی جائے تو وہ شئے نسبتًا بڑی دکھائی دیتی ہے اگر تم نے نہ دیکھا ہو تو اب تم ایسا کر کے مشاہدہ کر سکتے ہو؛ اسی فلسفہ پر صاحب کتاب بحث کر رہا ہے۔

ہوتا ہے، اس لئے دیکھنے والی قوت دونوں مرتبہ کے دیکھنے میں فرق و تمیز نہیں کر سکتی ہے (وسلئے انگور بڑا نظر آتا ہے) دیہ کہ ادراک کرنے والی قوت اس کو بڑا دیکھتی ہے[1]، لیکن یہ تقریر بلور اور صاف شیشے سے ٹوٹ جاتی ہے (کیونکہ شیشہ اور بلور کی سطح کب کا پتی رہتی ہے، پھر اس میں جو چیزیں بڑی نظر آتی ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟) + نیز اس کی وجہ یہ بھی نہیں ہے کہ نور منعکس ہو جاتا ہے، جیسا کہ مصنف کہتا ہے کہ {اور بڑی معلوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نور باصرہ (اس حائل جسم سے اس شی کی طرف) منعکس ہو جاتا ہے} کیونکہ یہ تو فاش غلطی ہے، اسلئے کہ صیقل سطح سے عکس اسی طرف لوٹا کرتا ہے، جو اس صیقل سطح کے محاذی اور مقابل ہو (نہ کہ اس کے سامنے، اور اسکے اندر ہو)، جس طرح آسمان پر چڑھا ہوا چاند پانی کے اندر دکھائی دیتا ہے، اس لئے کہ بصر کی شعاعیں پانی کی سطح سے چاند کی طرف لوٹ جایا کرتی ہیں۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ جو چیز، مثلاً انگور، پانی کے اندر اور آنکھوں کے سامنے ہو، اوس کی طرف آنکھوں کی شعاعیں پانی سے لوٹ کر جائیں (لوٹنا تو اس وقت ممکن تھا جب وہ شی سامنے نہ ہوتی) {جس طرح تو موسم سرما کی راتوں میں ستاروں کو بڑا دیکھا کرتا ہے، کیونکہ اس موسم کی ہوا غلیظ اور تر ہوا کرتی ہے} اسلئے شعاعی خطوط پہلے (اس ہوا کے اندر) مڑ جاتے ہیں، پھر ستاروں تک پہونچتے ہیں۔ اسی طرح درہم پانی کے قعر میں، اور خطوط و حروف صاف بلور کے نیچے بڑے معلوم ہوا کرتے ہیں؛ اسی وجہ سے جس شخص کی بینائی باریک خطوط کے پڑھنے سے عاجز ہو جاتی ہے تو وہ صاف شیشوں (عینکوں) کی مدد سے، جنہیں وہ آنکھ پر لگاتے ہیں، اور جس سے بینائی اچھی ہو جاتی ہے، باریک حروف پڑھ لیا کرتے ہیں +

علاج:- ایارجات سے {مادہ کا اخراج کریں، معدہ کو رطوبت سے پاک کریں} تاکہ اس سے دماغ کی طرف تر اور غلیظ بخارات نہ چڑھیں، جو قوت باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں {اور سر کو بھی پاک کریں، اور آنسو بہانے والے سرموں سے} مثلاً باسلیقون سے {آنکھوں کے طبقات کو صاف کریں} +

(۶) **ایک کا چند نظر آنا** {کبھی آنکھوں میں ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ایک شے کو چند چیزیں دیکھتی ہیں، بشرطیکہ درمیانی فاصلہ دور ہو} + اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کچھ رطوبت کے ذرات (آنکھوں کے اندر پیدا ہو کر) باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں، اور رطوبت کا ہر ذرہ بیرونی چیزوں میں سے اپنے مقابل اور محاذی حصہ کو ڈھانپ لیتا

[1] یہی حال اوپر سے گرتے ہوئے پانی کے قطرے کا ہے کہ وہ بجائے قطرہ کے ایک لمبی دھار کی سی معلوم ہوتا ہے، حالانکہ قوت باصرہ اسے قطرہ ہی دیکھتی ہے، مگر چونکہ وہ بار بار بلکہ جب تک وہ گرتا رہتا ہے، دکھائی دیتا رہتا ہے، اس لئے چند قطرے ملکر ایک خط سے معلوم ہوتے ہیں۔ بہرحال دونوں کا فلسفہ اس تقریر کے بعد ایک ہی ہے (مترجم)۔ [2] درھم، ساڑھے تین ماشہ چاندی کا ایک سکہ ہے +

ہے، اور جو حصہ ان ذرات کے درمیان ہوتا ہے، وہ پوشیدہ نہیں ہوتا ہے، اسلئے ایک جسم چند اجسام نظر آتے ہیں} اس دلیل میں اعتراض ہے؛ کیونکہ یہ ذرات بیرونی اشیاء سے اپنے مقابل کے حصوں کو جس طرح اس صورت میں پوشیدہ کرسکتے ہیں، جبکہ فاصلہ دور ہو، اسی طرح اس صورت میں بھی پوشیدہ کرسکتے ہیں، جبکہ فاصلہ تھوڑا ہو۔

علاج {معدہ اور دماغ کو صاف کریں، پرہیز خوب کرائیں، رات کا کھانا بند کرا دیں} تاکہ غلیظ مواد نہ پیدا ہوں {جماع اور بیداری بھی ترک کرا دیں} تاکہ ایسا ہو کہ مذکورہ رطوبت خشک ہوکر یا وہ غلیظ اور کثیف ہوجائے، کیونکہ اس سے اسکے رقیق اجزاء تحلیل ہوجائینگے۔

(۷) **کھڑا ہوا آدمی دکھائی دینا** {کبھی آنکھوں میں ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے کہ انسان معلوم کرتا ہے، گویا کوئی شخص اوس کے دائیں، یا بائیں طرف کھڑا ہوا ہے، یہانتک کہ وہ اپنے گمان میں اسے واقعی امر خیال کرکے اوس کی طرف اپنی نگاہ بھی پھیر دیتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رطوبت بیضیہ کے کسی حصہ میں کدورت پیدا ہوجاتی ہے} اور اس کدورت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اسکے اس حصہ میں سوء مزاج سرد تر پیدا ہوجاتا ہے، جسکا کام رطوبات کا غلیظ کرنا ہے، یا سوء مزاج سرد و خشک پیدا ہوجاتا ہے، جسکا کام رطوبات کا کثیف بنا دینا ہے، اسلئے اس کی صفائی اور شفافیت جاتی رہتی ہے، یا یہ کہ رطوبت بیضیہ میں حرارت کی وجہ سے جوش پیدا ہوجاتا ہے، جس کی وجہ سے ہوائی بخارات پیدا ہوجاتے ہیں، جو اس رطوبت سے لیس اور لزوجت کے باعث جدا بھی نہیں ہوسکتے، اسلئے یہ بخارات رطوبت مذکورہ کے ساتھ مل جاتے ہیں، اور اس کے کسی حصہ میں جھاگ پیدا ہوجاتا ہے، جو صفائی اور شفافیت کو زائل کر دیتا ہے {اور یہ مکدر حصہ وسط میں نہیں ہوتا، بلکہ کسی ایک طرف کو ہوتا ہے}

علاج:- اگر کسی مادہ کی وجہ سے ہوا ہو تو {مادہ کو خارج کریں، غذاء کی اصلاح کریں، ایسے سرمے لگائیں، جو رطوبات چشم کو صاف کرتے ہوں} مثلاً شیاف مرارات۔

(۸) **کوئی شئے گرتی ہوئی دکھائی دینا** {کبھی آنکھوں میں ایسی حالت پیدا ہوجاتی ہے کہ انسان معلوم کرتا ہے، گویا کوئی شئے بلند مقام سے اوس کی آنکھوں کے سامنے گر رہی ہے، حتیٰ کہ وہ اس سے ڈرجاتا ہے}۔

سبب {اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ کوئی شئے (یعنی نزلہ) سر سے طبقات چشم پر وقتاً فوقتاً گرتی رہتی ہے} جسے وہ شخص سمجھتا ہے کہ کوئی شئے باہر ہے اور اس سے ڈرجاتا ہے {اور اسی شئے کی رنگت سے فیصلہ کیا جاسکتا ہے} کہ یہ کونسی خلط ہے۔

علاج:- خلط کے موافق {فصد و استفراغ کریں، شربت خشخاش پلائیں} تاکہ یہ مادہ کو غلیظ کردے، اور آنکھوں کی طرف گرنے سے روکدے {اور ناک ہمیشہ چھنکر اسکے

{ترجمہ} تمام مادہ سر سے ناک کی طرف چلا جائے۔

۹) دور سے یا نزدیک سے زیادہ دکھائی دینا {کبھی ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان دور کی نسبت نزدیک سے زیادہ دیکھتا ہے} (اس حالت کو قصر البصر: بینائی کی کوتاہی کہتے ہیں) {اور کبھی ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ قریب کی نسبت دور سے زیادہ دیکھتا ہے} (اس حالت کو طول البصر: بینائی کی درازی کہتے ہیں) {پہلی حالت [روح] کی کمزوری سے} یعنی روح باصرہ کی کمی اور رقت کے باعث {ہوتی ہے} جیسے دور تک [illegible] کی حرکت [illegible] [illegible] بیرونی روشنی [illegible] [illegible] کر دیتی ہے، اسلئے وہ دور کی شئی کو دیکھنے پر قادر نہیں رہتی ہے {یہی حال اس شخص کا بھی ہے، جو کسی طرف دیکھنے کے وقت آنکھوں کو سکیڑ لیا کرتا ہو} یعنی ایسے لوگوں کی روح بھی تھوڑی اور رقیق ہوا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ آنکھوں کو سکیڑ لیا کرتا ہے، تاکہ روشنی کی وجہ سے روح متفرق و پراگندہ نہ ہو جائے۔ اس مرض کا علاج دشوار ہے۔

پہلی حالت (قصر البصر) جس میں دور کی نسبت نزدیک کی چیزیں اچھی طرح دکھائی دیتی ہیں، اسکی اصلی وجہ یہ ہے کہ رطوبت جلیدیہ ضرورت سے زیادہ محدب ہوتی ہے، یا کرۂ چشم آگے سے پیچھے کی طرف زیادہ دراز ہوتا ہے، جس کی علامت بعض اوقات یہ ہوتی ہے کہ مریض کی آنکھ نمایاں طور پر ابھری ہوئی نظر آتی ہے۔ رطوبت جلیدیہ کے زیادہ محدب ہونے سے نزدیک کی چیزیں اچھی طرح کیوں دکھائی دیتی ہیں؟ اس سوال کا جواب تفصیل کا محتاج ہے، جسے منافع الاعضاء میں میں نے شرح و بسط سے لکھا ہے۔ دوسری صورت (طول البصر) کا سبب اس صورت کے بالکل برعکس ہے۔ اس میں رطوبت جلیدیہ کا تحدب اعتدال سے کم ہو جاتا ہے (از مترجم)۔

علاج: پہلی حالت کا علاج یہ ہے کہ تر غذاؤں سے، مثلاً بھیڑ کے بچہ، اور بکری کے بچہ کے گوشت، فربہ مرغیوں، اور زردی بیضہ نیمبرشت سے، شیریں یا نیم گرم پانی کے حمام سے اور سر پر تر روغنوں کی مالش سے، مثلاً روغن نیلوفر کی مالش سے، بدن میں رطوبت پیدا کریگا۔

{اور دوسری حالت (جس میں دور کی چیزیں اچھی طرح نظر آیا کرتی ہیں) روح کے غلیظ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے} اور روح کے غلیظ ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ بخارات مل جاتے ہیں {چنانچہ جب روح دور تک حرکت کرتی چلی جاتی ہے تو} حرکت کا عمل چونکہ جوش و ہیجان اور حرارت پیدا کرتا ہے، اس لئے اس لمبی حرکت سے {یہ روح لطیف ہو جاتی} اور بیرونی روشنی کے باعث رقیق ہو جاتی ہے، اسلئے تمام چیزوں کو اچھی طرح دیکھ سکتی ہے، اور جب کہ قریب ہوتی ہے، تو چونکہ کثیف و غلیظ ہوتی ہے، اسلئے [illegible]

شے کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتی +

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ روح جب مقدار میں کثیر ہوتی ہے تو بصارت دور تک جا سکتی ہے، اور جب کم ہوتی ہے تو دور تک بینائی نہیں پہونچ سکتی، بلکہ طولِ مسافت کے باعث لاشئ اور معدوم ہو جاتی ہے، اور محض قریب کی چیزوں کو دیکھ سکتی ہے، اور جب لطیف و رقیق ہوتی ہے تو چیزوں کی ماہیت پورے طور پر نظر آتی ہے، اور جب غلیظ ہوتی ہے تو چیزوں کی حقیقت پورے طور پر نہیں دیکھ سکتی + ان چاروں صورتوں کو مرکب کرنے سے یہ صورت بنتی ہے :

	(۱) روح لطیف وکثیر	(۲) روح لطیف وقلیل	
(۶) روح قلیل وکثیر (دونوں) کا اکٹھا ہونا ناممکن ہے	نزدیک و دور پورے طور پر دیکھ سکتی ہے	نزدیک کو پورے طور پر دیکھ سکتی ہے نہ کہ دور کو	(۵) روح لطیف و غلیظ (دونوں) کا اکٹھا ہونا ناممکن ہے
	دور پورے طور پر دیکھ سکتی ہے	پورے طور پر نہ نزدیک اور نہ دور دیکھ سکتی ہے	
	(۳) روح غلیظ وکثیر	(۴) روح غلیظ قلیل	

علاج:۔ دوسری قسم کا علاج یہ ہے کہ ایارج سے مادہ خارج کریں، تر چیزیں چھڑا دیں، روشنائی وغیرہ بطور سرمہ کے لگائیں، اور ترتوذمی میں جو باتیں ذکر ہو چکی ہیں، وہ برتیں +

مصنفؒ نے اس کلام کو طبری کے اُس کلام سے بعینہٖ نقل کیا ہے، جو اُس نے معالجات بقراطیہ میں لکھا ہے، اور حُسنِ اعتقاد کی وجہ سے اس پر ایسا اعتماد کر لیا ہے کہ اس میں ذرا بھی کم و بیش کرنے کی جرأت نہیں کی +

خفش (آنکھوں کا چُندھیانا)

(خفش ایک بیماری ہے، جو انسان کے ساتھ پیدائشی ہوتی ہے[۲]، اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبقہ قرنیہ و عنبیہ دونوں باریک و رقیق ہوتے ہیں، جن میں شعاع آفتاب اور روشنی گزر جاتی ہے) یا یہ کہ رطوبت بیضیہ پیدائش ہی سے مقدار میں تھوڑی ہوتی ہے (اسلئے[۱] انسان دن کی روشنی میں پورے طور پر دیکھ نہیں سکتا) کیونکہ (روشنی کی کثرت سے) رطوبت جلیدیہ تھک جاتی، اور آنکھیں چُندھیا جاتیں، اور روح متفرق اور پراگندہ ہو جاتی ہے

[۱] ایک قسم کا عشر ہے، جس کا نسخہ گزر چکا ہے (مترجم) +

[۲] یعنی خفش پیدائشی چُندھیا ہٹ ہی کو کہتے ہیں، ورنہ آنکھوں کا چُندھیانا بعد کو بھی ہو سکتا ہے (مترجم)

[اور جب دن چھپنے کا وقت، یا ابر کا دن ہوتا ہے] تو وہ اچھے طور پر دیکھ سکتا ہے} کیونکہ اس وقت مانع (یعنی روشنی) دور ہو جاتا ہے + گاہے اس مرض کا سبب کمزوری ہوتا ہے اور انسان دن میں بھی سایہ کے اندر دیکھ سکتا ہے، اور شعاع اور روشنی میں بینائی کمزور ہو جاتی ہے اس لئے وہ آنکھوں کو اکٹھا کرتا، اور تنگ کر لیتا ہے۔ اسی وجہ سے اس مرض کا نام خفش رکھا گیا ہے، کیونکہ لغت میں خفش کے معنے آنکھوں کے چھوٹی ہونیکے ہیں + یہ مرض لا علاج ہے

مذہب اطباء دیگر {لیکن اکثر اطبا خفش ضعفِ بصارت کو کہتے ہیں، جس کے ساتھ پپوٹوں میں رطوبت بھی ہو۔ پس اگر واقعہ انہی کے گمان کے مطابق ہو تو اسکا علاج یہ ہے کہ بدن اور سر سے مواد کا استفراغ کریں} کیونکہ پپوٹوں کی رطوبت بتلاتی ہے کہ ضعفِ بصارت رطوبت ہی سے پیدا ہوا ہے۔ اس لئے علاج میں پہلے بدن کے مواد کو، پھر سر کے مواد کو خارج کرنا چاہیئے {پھر توتیائے ہندی، سرمۂ اصفہانی، برگ آس کی راکھ، اور گلنار کی راکھ بطور سرمہ کے لگائیں} یہ ساری چیزیں آنکھ کو قوت دیتیں، رطوبات کو خشک کرتیں، طبقات کو ٹھوس بناتیں، اور رطوبت کو زائل کر دیتی ہیں {کبھی اس بیماری میں} یعنی خفش بمعنے اول میں {روغن بنفشہ کا کاجل لگاتے ہیں، تاکہ پلکیں اور طبقات سیاہ ہو جائیں} کیونکہ سیاہی کی وجہ سے نور باصرہ اکٹھا ہو جاتا، اور آنکھیں روشنی دیکھنے پر قادر ہو جاتی ہیں + کاجل بنانے کے لئے روغن بنفشہ کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ یہ سرد و تر ہوتا ہے، اس لئے اسکا دھواں (کاجل) بھی نہایت لطیف، حدت اور ناریت سے خالی اور آنکھ کے مزاج کے مناسب ہوتا ہے

آنسو کے آلات (اعضائے دمع)

آنسو کے متعلق ایک تو گلٹی ہے، جو آنسو پیدا کرتی ہے، جس کو غدۂ دمع کہتے ہیں + دوم وہ نالیاں اور راستے ہیں، جن کی راہ آنسو اس گلٹی سے سطح چشم تک پہونچتا ہے + سوم وہ نالیاں (مجرائے دمع) اور بھی ہیں، جن کی راہ آنسو آنکھ کی بیرونی سطح سے آنسو کی تھیلی (کیس دمعی) میں جاتا ہے، اور آنسو کی تھیلی ایک نالی (مجرای انف) کے ذریعہ ناک کے اندر پہونچاتی ہے (دیکھو تصویر)۔ چنانچہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ آنکھوں کا سرمہ اور آنسو ناک کے بلغم سے ملا ہوا باہر خارج ہوتا ہے +

آنسو کی گلٹی: غدۂ دمع یہ گلٹی چشم خانہ کے بیرونی کونہ کے نشیب میں اوپر کی طرف بھوؤں کے بیرونی حصے کے قریب واقع ہے۔ یہ ایک بادامی شکل کی گلٹی ہے، جس کی مقدار اور وزن بادام ہی کے برابر تقریباً ہے۔ اس کی بالائی سطح محدب خانۂ چشم کی ہڈی سے متصل ہے، اور زیرین مقعر سطح کرۂ چشم پر دکھی ہوئی ہے۔ رگیں اور پٹھے اس کو چھید کر اندر داخل

له یعنی طبقات مذکورہ بہت زیادہ رقیق نہیں ہوسکتے ہیں (مترجم) +

ہوتے ہیں۔ اس گٹھی کی ساخت مصنوک کی گٹھلیوں کی ساخت سے مشابہ ہے۔ اس گٹھی کا کام آنسو پیدا کرنا ہے، جو سات آٹھ نالیوں کے ذریعہ آنکھ کی سطح تک پہونچتا ہے۔

آنسو کی نالی: مجرای دمع یہ دو نالیاں ہیں، ہر ایک نالی پیوٹے کے آنسو والے نقطہ (نقطۂ دمعیہ) سے شروع ہوتی ہے، اور کیس الدمع میں جاکر کھلتی ہے، جس سے آنکھوں کی سطح سے آنسو تھیلی تک پہونچ جاتا ہے۔

آنسو کی تھیلی: کیس الدمع یہ وہ تھیلی ہے، جس کے اندر آنکھ کا آنسو دونوں مذکورۂ بالا نالیوں کے ذریعہ آتا ہے۔ یہ تھیلی اوپر سے بند ہے، اور نیچے کی طرف اس سے وہ نالی شروع ہوتی ہے، جو ناک کی طرف جاتی ہے (مجرائی انف) اور جس سے آنسو اس تھیلی سے ناک میں چلا جاتا ہے۔

ناک والی نالی: مجرائی انف وہ نالی ہے، جو آنسو کی تھیلی سے شروع ہوکر ناک کے زیریں حصے میں کھلتی ہے۔ اس نالی کے منہ پر ایک چنٹ (کواڑی) لگی ہوئی ہے، جس سے یہ نالی اس طرح بند رہتی ہے کہ اوپر سے آنسو وغیرہ گزر سکے، مگر ناک کی کوئی چیز اس نالی کے اندر نہ داخل ہو۔ اس نالی کی لمبائی تقریباً پون قیراط (پون قیراط ¾) ہے۔

ڈھلکہ، آنسو بہنا (دَمْعہ)

{اس بیماری میں آنکھیں پانی جیسی رطوبت سے ہمیشہ تر رہا کرتی ہیں} حالانکہ نہ ان میں کوئی پھنسی ہوتی ہے، نہ روٹے ہے، نہ پلکوں میں خشونت (کھردراپن) ہوتی ہے، اور نہ پڑبال کی چبھن ہوتی ہے۔ چنانچہ گاہے یہ رطوبت بڑھ جاتی اور تری کی حد سے گزر کر {آنسو بہنے لگتے ہیں} پھر یہی مرض جب اور بھی بڑھ جاتا ہے تو آنکھوں میں پھولا (بیاض) پیدا کردیتا ہے، کیونکہ اس سے طبقۂ عنبیہ کی رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے، اسلئے وہ سفید ہو جاتا ہے، جس طرح کھیتی سوکھتے وقت سفید ہو جاتی ہے۔ بعض لوگوں نے اس سے پھولا پیدا ہونے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس سے آنکھوں پر فاسد مادے گرتے ہیں، جن کے دفع کرنے سے آنکھیں عاجز ہوتی ہیں، اسلئے وہ آنکھوں ہی کے اندر بند رہ کر پھولا وغیرہ جیسے بُرے امراض پیدا کردیتے ہیں۔ گاہے اسی کثرتِ اشک سے مرض سُلاق پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ اس مرض میں پپوٹوں کو حرکت زیادہ کرنی پڑتی ہے، اور وہ مواد کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں، یہی وجہ رونے کے بعد پپوٹے موٹے ہو جایا کرتے ہیں۔ گاہے پپوٹوں کی کثرتِ حرکت سے ان مواد کا مزاج، جو آنکھوں پر گرا کرتے ہیں، تیز ہو جاتا، اور شوریت کی طرف مائل ہو جاتا ہے، اس لئے

---

[1] جوب: گڑھے، روہے (مترجم)۔

[2] سُلاق: پلکوں کا موٹا ہونا، اس کا بیان گزر چکا ہے (مترجم)۔

ان مادوں سے تآکل ہوجاتا، اور پلکوں کے بال جھڑ جاتے ہیں ۔

سبب (۱) {اسکی وجہ پیدائش غرب یہ ہوتی ہے کہ مرض ناخونہ کو کاٹنے کے بعد کریہ کا گوشت (دمعہ)[1] طبعی مقدار سے کم ہوجاتا ہے} اور یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ معالج چشم، عمل کشط[2] کے وقت ناخونہ کے اکھیڑنے میں مبالغہ اور زیادتی کرتا ہے، چنانچہ جب کریہ کا گوشت کم ہوجاتا ہے تو وہ سوراخ کھلجاتا ہے، جو آنکھ اور نتھنے کے درمیان ہے (مجرائے انف جس سے آنسو بہا کرتا ہے) جس سے وہ آنکھ کی طرف رطوبتوں کے بہنے کو روک نہیں سکے گا، جس طرح یہی گوشت جب بڑا ہوجاتا ہے تو (آنکھ سے) نتھنوں کی طرف مواد کو جانے سے روک دیتا ہے، جس سے غرب (ناصور چشم) پیدا ہوجاتا ہے ۔

علاج {ذرور اصفر اور شیاف زعفران استعمال کرائیں}

نسخہ شیاف زعفران: زعفران، بالچھڑ، ہر ایک ۱ ماشہ، پیپل، گول مرچ سفید ہر ایک ڈیڑھ دانگ[3]، توتیا نصف دانگ، نوشادر ½ ماشہ، مازو ۱۰ ماشہ، کافور نصف دانگ {اور ایلوہ، کندر اور مامیثا وغیرہ} جیسی چیزیں {بطور سرمہ کے لگائیں} جو گوشت پیدا کرنے والی، عضو میں قبض پیدا کرنے والی، اور رطوبت کو خشک کرنے والی ہوں ۔ یہ علاج اُسوقت کیلئے ہے، جبکہ وہ گوشت معدوم نہ ہوگیا ہو۔ اگر وہ معدوم ہوگیا ہو تو ان دواؤں سے وہ قطعاً نہ پیدا ہوسکے گا ۔

سبب (۲) {غرب کا ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی ہے کہ کریہ کا گوشت کٹ جاتا ہے، بلکہ سر اور آنکھیں مادہ سے پُر ہوتی ہیں، اور قوت ماسکہ} ان مادوں کو روکنے سے {عاجز ہوتی ہے، نیز قوت ہاضمہ اور قوت منضجہ بھی اس امر سے عاجز ہوتی ہیں} کہ اس مادہ میں ایسا قوام و مزاج پیدا کردیں، جس سے یہ مادہ، غذا اور پرورش بدنی میں صرف ہونے کے قابل ہوجائے، اسلئے یہ مادہ خود بخود دماغ سے آنکھوں کی طرف کھوپڑی کے باہر کی رگوں کی راہ، یا کھوپڑی کے اندر کی رگوں کی راہ بہ آتا ہے؛ اور جو مواد بہ کر آتے ہیں، آنکھیں نہ ان مادوں کے روکنے پر قادر ہوتی ہیں، اور نہ ان میں ہضم کرنے، اور نضج دینے ہی پر قادر ہوتی ہیں؛ کیونکہ دماغ کے ساتھ آنکھیں بھی کمزور ہوجاتی ہیں، اس لئے یہ مادہ آنکھوں سے آنسو کی شکل میں ٹپک پڑتا ہے، جیساکہ دماغی ورموں میں نمایاں ہوا کرتا ہے ۔

علاج {اگر مناسب رائے ہو تو} دماغ کو پاک کرنے کی غرض سے {اسہال اور فصد کریں، اور توتیا ہندی مغسول بطور سرمہ کے لگائیں، نیز وہ سرمے لگائیں، جو اس بیماری کے ...

[1] دمعہ: اندرونی گوشہ چشم کا گوشت ۱۲ (مترجم) ۔

[2] کشط: ناخونہ کو کاٹنا (مترجم) ۔

[3] دانگ: چھ چاول یا چار رتی کے برابر ہوتا ہے (مترجم) ۔

لئے اچھے ہیں) شلاً، سرمہ جسے ابن تلمیذ نے رسالہ کمّی[1] میں بیان کیا ہے، جو سیلان رطوبات کو روکتا، آنکھوں کی صحت کی حفاظت کرتا، اور آشوب سے محفوظ رکھتا ہے۔

نسخہ دمعہ؛ توتیا ہندی، بسادۂ تر، دونوں برابر، کچے انگور کے پانی، یا سماق کے پانی میں کھرل کرکے خشک کرلیں +

کبھی آنسو اس وجہ سے بہتے ہیں کہ جب آنکھوں میں سردی پہونچتی ہے تو طبقات چشم کی رطوبتیں (ان کے سکڑنے کی وجہ سے) نچڑ جاتی ہیں، جیسا کہ اکثر موسم سرما میں صبح کے وقت ہوا کرتا ہے + اسی **قبیلے** سے وہ آنسو بھی ہیں، جو کسی شخص کے ہنستے وقت نکلجاتے ہیں، کیونکہ ہنسی میں سر اور سینے کی فضائیں وسیع ہو جاتیں، اور ان کے اعصاب تن جاتے ہیں، اس لئے دباؤ کے باعث رطوبتیں نچڑ کر آنسو کی شکل میں بہ نکلتی ہیں۔ اسی وجہ سے ہنسی کے آنسو سرد ہوا کرتے ہیں، اور رولائی کے آنسو (جو روتے وقت نکلتے ہیں) گرم ہوا کرتے ہیں، کیونکہ انکی پیدایش اس طور سے ہوتی ہے کہ روتے وقت قلب کی گرمی کے باعث بدن میں ایک عارضی گرمی پیدا ہو جاتی ہے، جو رطوبتوں کو پگھلا دیتی ہے (جو آنسو بنکر بہ نکلتی ہیں) +

طبری نے **ابی ماھر** کا قول نقل کیا ہے کہ "سرد ہوا میں آنسو بہنے کی وجہ آنکھ کے مزاج کی گرمی ہی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب سرد ہوا آنکھ میں لگتی ہے تو یہی ہوا آنکھ کی گرمی کی وجہ سے پانی بنجاتی ہے، کیونکہ موسم سرما کی ہوا، غلیظ ہوا کرتی ہے + اس حالت میں اس کا علاج یہ ہونا چاہئے کہ حرارت چشم کو ٹھنڈا کیا جائے" + پھر **طبری** کہتا ہے کہ میں نے اس بارہ میں **ابی ماھر** سے مناظرہ کیا کہ پانی گرم ہونے کی حالت میں ہوا ہو جایا کرتا ہے، اور ہوا گرم ہونے کی حالت میں آگ ہو جایا کرتی ہے، پھر اس مقام میں ہوا کا آنسو بنجانا کیونکر ممکن ہے[2] + اس پر **ابو ماھر** نے کہا کہ "غلیظ بخارات جب گرم ہو جاتے ہیں تو پہلے پانی بنجاتے ہیں، پھر اس کے بعد اگر وہی پانی ایک عرصہ تک تحلیل پر قائم رہے (یعنی گرم رہے) تو ہوا بنجاتا ہے" + اس جواب کو طبری نے اگرچہ ابو ماھر سے نقل کیا ہے، لیکن یہ جواب اس قابل نہیں ہے کہ اسے تسلیم کیا جائے +

آنکھ کی کھٹک[3] (قذیٰ)

{قذیٰ (وہ شئی جو آنکھ میں پڑ جاتی ہے) اور اس حیوان کا بیان، جو آنکھ میں پڑ جاتا ہے}

علامت؛ جب گرد و غبار، اور ہوا چلنے کے بعد آنسو جاری ہوں، اور پہلے سے نہ

---

[1] کُمّ: بمعنے آستین۔ یہ چھوٹا رسالہ آستین کے اندر رکھ لیا جاسکتا ہے (مترجم) +

[2] کیونکہ گرمی کی وجہ سے ہوا کا پانی بن جانا، یا بخارات کا پانی بن جانا، غیر ممکن اور خلاف قیاس امر ہے۔ حرارت کا کام زیادہ لطیف بنانا ہے، نہ کہ ہوا، کو پانی جیسے غلیظ جسم کی طرف بدل دینا (مترجم) +

[3] اردو میں کھٹک اس حالت کو کہتے ہیں، جو آنکھ میں کسی شے کے پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے (مترجم) +

آشوب ہو، اور نہ مادوں کا جوش (جس سے آنسوؤں کی ترشح ہو سکے) تو سمجھ لو کہ یہ آنسو اس تنکے کی وجہ سے ہے جو آنکھ میں پڑ گئی ہے} کھٹک رہی ہے، اور تکلیف پہونچا رہی ہے۔ علی الخصوص آنکھ بند کرنے، اور رگڑ نیکے وقت زیادہ کھٹک اور تکلیف ہوتی ہے، اسلئے آنسو نکل پڑتے ہیں {ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ آنکھوں کو گرم پانی سے دھو ڈالیں} تاکہ آنکھیں نرم اور ڈھیلی پڑ جائیں، جس سے قذی کے نکالنے میں سہولت ہو جاتی ہے {پھر دونوں پپوٹوں کو لوٹ دیں} کیونکہ قذی جس طرح بالائی پپوٹہ میں چمٹ جاتا ہے، اسی طرح گاہے زیرین پپوٹہ میں بھی جا لگتا ہے {اسکے بعد سطح چشم اور پپوٹوں کے اندر اچھی طرح اسکی تلاش کریں۔ پس اگر آنکھ کے اندر ملجائے تو اسے روئی سے اس ترکیب سے پکڑ لیں کہ پہلے روئی آنکھ میں (قذی یا تنکہ کے اوپر) رکھیں، اور کچھ دیر ٹھہر جائیں} تاکہ قذی روئی کے ساتھ لگ جائے {پھر جلدی سے روئی اوپر اٹھالیں + یا یہ کہ آنکھوں میں کوئی اچھا ذرور (چھڑکنے کی دوا) جس میں نشاستہ بہت زیادہ ہو، چھڑک دیں} تاکہ اس کی لیس کی وجہ سے قذی اس سے چپک جائے {پھر اس کے حل ہونے کے بعد} یعنی اس کی لزوجت اور لیس کے ظاہر ہو جانے کے بعد {روئی سے پکڑ کر اٹھالیں} جس سے آنکھ میں پڑی ہوئی شئے اسوقت ذرور اور اس آنسو کے ساتھ لگ کر ملی آئے گی، جو اس میں (ذرور کی وجہ سے) بہت جلد پیدا ہو جاتے ہیں + اگر آنکھ کے اندر وہ شئی نظر نہ آئے تو انگلی پر کتان کے کپڑے (یا ململ جیسے باریک کپڑے) کو لپیٹ کر پپوٹوں کے اندر چھوئیں، تاکہ وہ شئی اس سے لگ جائے +

{جو کیڑا آنکھوں کے اندر پڑ جایا کرتا ہے، وہ مچھر سے مشابہ، چھوٹی چیونٹی جیسا نہایت چھوٹا کیڑا ہوتا ہے، جسکے چھوٹے چھوٹے پر بھی ہوتے ہیں۔ یہ کیڑا سیاہی چشم کے ساتھ چمٹ جاتا اور آنکھ کو کاٹتا، اور چوستا ہے} (یعنی ڈستا ہے) اور اس میں سخت سوزش کا درد پیدا کرتا ہے {اسی وجہ سے آنکھیں سرخ بھی ہو جاتی ہیں + اس کی گرفت کے دو طریقے ہیں: (۱) گلِ فارسی (یعنی کوئی چکنی مٹی) آنکھ میں چھڑکیں} گلِ فارسی وہ مٹی ہے، جس سے سر دھویا جاتا ہے۔ بعض سفید، بعض سبزی مائل، اور بعض سرخی مائل ہوتی ہے، اور سرخی مائل ہی بہتر ہے۔ اس مٹی میں لزوجت اور لیس زیادہ ہوتی ہے {اور ذرا دیر کے لئے آنکھوں کو بند کر دیں} کہ وہ حرکت نہ کریں اس ترکیب سے کیڑا مٹی کے ساتھ لگجاتا، اور چمٹ جاتا ہے {چنانچہ مٹی اپنے لیس کیوجہ سے اسے پکڑ لیتی ہے، پھر اس مٹی کے ساتھ کیڑے کی گرفت کر لیں، (۲) یا یہ کہ گرم پانی سے آنکھوں کا تکمید کریں} تاکہ آنکھیں نرم اور ڈھیلی پڑ جائیں {پھر ایک سوراخ دار سلائی لیں، جس کے کئی سرے ہوں، اور اس سلائی سے آنکھ میں زور سے پھونک ماریں} اور اس کیڑے کو اپنی جگہ سے ہٹا دیں {اور سیاہی چشم کو اس کے کسی سرے کے ساتھ آہستہ آہستہ رگڑ دیں} تاکہ آنکھ سے وہ خارج ہو جائے +

چکاچوندھ (قمور)

{قمور در اصل بینائی کی تھکن ہے، جو ایک عرصہ تک برف کی طرف دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ آفتاب کی شعاعیں (برف سے) آنکھوں کی طرف لوٹ کر آتی ہیں، اور روح باصرہ کو متفرق و پراگندہ اور ضعیف کر دیتی ہیں} اس کلام میں چند وجوہ سے اعتراض ہے:

(۱) قمور اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ روشنی اور نہایت سفید چیزوں کی طرف عرصہ تک دیکھنے سے، روح باصرہ متفرق و پراگندہ ہو جاتی ہے، خواہ آفتاب نکلا ہوا ہو، یا نہ نکلا ہو۔

(۲) شعاع سطح صیقل ہی سے لوٹ سکتی ہے، اور برف کی سطح صیقل نہیں ہوتی، کیونکہ وہ کہیں سے بلند اور کہیں سے پست ہوتی ہے۔

(۳) عکس صیقل سطح سے اسی سطح کی طرف لوٹا کرتا ہے، جو اُسکے مقابل ہو، اور لوٹتا بھی اُسی زاویہ پر جو اُس زاویہ کے برابر ہو، جو آنیوالی شعاع اور سطح صیقل کے درمیان پیدا ہوتا ہے[له]؛ جب ایسا ہے تو اگر وہ شخص مقابلہ سے محض اِسقدر ہی ہٹ جائے کہ دونوں زاویوں کی مساوات اور برابری جاتی رہے تو چاہیئے کہ اُس شخص کو قمور نہ ہو، خواہ اُسکی نظر برف ہی کی طرف جمی رہے حالانکہ ایسا نہیں ہے (اور ہٹ جانے پر بھی قمور ہوتا ہے)۔

(۴) یہ مرض خصوصیت کے ساتھ برف ہی کی طرف نظر کرنے سے نہیں ہوتا ہے، بلکہ تمام تیز روشنیوں، اور سخت سفیدیوں سے بھی ہو جاتا ہے، جیسا کہ شیخ نے تصریح کی ہے؛ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ سفید چیزوں اور تیز روشنیوں کی غایت لطافت کے باعث روح باصرہ چاہتی ہے کہ ایسے اجزاء کی طرف چلی جائے، جو اس کے جیسی لطیف ہوں، اس لئے (روح باصرہ ان روشنیوں کی طرف چلی جاتی ہے، اور اسی وجہ سے) یہ روشنیاں روح باصرہ کو پراگندہ اور متفرق کر دیتی ہیں، جس طرح آفتاب کی روشنی چراغ کی روشنی کو پراگندہ کر دیتی ہے، اسلئے وہ مریض چیزوں کو بالکل دیکھ نہیں سکتا، یا روح کے ضعیف ہو جانے کی وجہ سے وہ قریب سے تو دیکھ سکتا ہے، مگر دور سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور جب وہ مختلف رنگوں کی طرف نظر دوڑاتا ہے

[له] (۱) اسکو چراغ فرض کرو، اور (۲) کو آئینہ اور (۳) کو چھت (۴) آنیوالی شعاع (۵) لوٹنے والی شعاع
چراغ سے روشنی آئینہ پر پڑتی ہے، اور اس سے لوٹ کر چھت پر جاتی ہے۔ اب غور کر و کہ الف، اور ب یہ دو زاویئے پیدا ہوئے ہیں۔ زاویہ الف چراغ کی شعاع اور آئینہ کے درمیان پیدا ہوا ہے اور زاویہ ب آئینہ اور لوٹ کر جانے والی شعاع کے درمیان پیدا ہوا ہے۔ ان دونوں زاویوں کو اگر غور سے دیکھو گے تو برابر معلوم ہوں گے (مترجم)۔

(۱) (۳) (۴) (۵) الف ب (۲)

تو اُسے خیال ہوتا ہے کہ تمام رنگوں پر سفیدی چڑھی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عرصہ تک سفیدی کی طرف دیکھتے رہنے سے قوت خیالیہ میں سفیدی کا خیال جم جاتا ہے۔

علاج {سیاہ کپڑا چہرہ پر لٹکائیں} سیاہ کپڑے پہنیں، آنکھوں کے نیچے، جہاں نظر پڑ سکتی ہو، سیاہ پٹی باندھیں، اور ان سے بہتر تو یہ ہے کہ آنکھ پر وہ چیز باندھیں، جو ترک لوگ اپنے سفر کی حالت میں استعمال کیا کرتے ہیں، اور وہ چوپایوں کے دم کے سیاہ بالوں کی بُنی ہوئی ایک شئی ہوتی ہے، کیونکہ یہ سیاہی کی وجہ سے نورِ باصرہ کو اکٹھا رکھتی، اور پراگندہ ہونے سے بچاتی ہے، اور چونکہ اس کے اندر (جالی کی طرح) سوراخ ہوتے ہیں، اس لئے چیزوں کے دیکھنے میں بھی رُکاوٹ پیدا نہیں کرتی {آنکھوں میں دودھ دوہیں} کیونکہ دودھ روح کو غلیظ کرتا، طبقاتِ چشم کو نرم اور ڈھیلا کرتا، اور ان سے اُس کثافت کو زائل کر دیتا ہے، جو برف کی برودت سے ان میں پیدا ہو سکتی ہے، بشرطیکہ یہ مرض برف کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ {اور آنکھوں پر کوٹے ہوئے بادام، اور علی الخصوص کڑوے بادام کا ضماد لگائیں} کیونکہ یہ ضماد بینائی کو قوت دیتا، روح باصرہ کو غلیظ کرتا، اور اُس سے کثافت زائل کرتا ہے {گرم پانی سے ٹکور کریں} تاکہ آنکھ اور روح باصرہ میں رطوبت حاصل ہو، طبقات نرم ہو جائیں، ان سے کثافت دور ہو جائے، اور انکے مسامات کھل جائیں۔

{اگر برف کی طرف دیکھنے سے آشوبِ چشم پیدا ہو جائے تو اس کی وجہ یہ ہوا کرتی ہے کہ} طبقاتِ چشم کثیف ہو جاتے ہیں، اور سردی کے باعث انکے مسامات بند ہو جاتے ہیں، اسلئے {بخارات اندر ہی بند ہو جاتے ہیں} اور یہی بند بخارات ان میں اُن ردی اور فاسد مواد میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جو باعث ورم بن جاتے ہیں {اسلئے علاج اُن چیزوں سے ہونا چاہئے جو اُن بخارات کو تحلیل کرنے والی ہوں} یعنی مسامات کو کھولنے والی، بخارات اور نو پیدا مواد کو لطیف و رقیق بنانیوالی ہوں {مثلاً ایسے جوشاندوں سے بھپارہ لیں، جو لطافت پیدا کرنے والے ہوں، اور جن میں تلیجم، لہسن کے پتے، لہسن کے خشک چھلکے، زوفائے خشک} ناخونہ اور بابونہ {جوش دیئے گئے ہوں، اور شراب کے بخارات سے بھپارہ لیں، جو چکی کے گرم پاٹ پر قطرے گرائی گئی ہو} چکی کا پاٹ چونکہ متخلخل ہوتا ہے، اس لئے اُس کے مسامات اور کشادہ شگاف میں ہوائی اجزا پوشیدہ ہوتے ہیں، اور جب شراب اپنی لطافت و رقت کے باعث اُن مسامات میں گھستی ہے تو یہ ہوائی اجزا پاٹ سے نکلکر اوپر اُٹھتے ہیں، اور چونکہ یہ ہوائی اجزا شراب کی وجہ سے اور گرم ہونے کی وجہ سے زیادہ گرم اور زیادہ لطیف ہو جاتے ہیں، اسلئے آنکھ کے مسامات کو کھول دیتے ہیں، اور انکے اندر کے بند مواد کو تحلیل کر دیتے ہیں {یا گرم کئے ہوئے تانبہ پر گرائی گئی ہو} کیونکہ تانبہ اپنی خاصیت سے تاریکی چشم کو جلا بخشتا، روشن کرتا، بینائی کو تیز اور قوی کرتا ہے، اور جب گرم ہو جائے گا، اور اس پر شراب ڈالی جائیگی،

تو اس سے گرم بخارات اٹھیں گے، جو آنکھ کے مسامات کو کھول دینگے، مواد کو تحلیل کرینگے، اور تابنہ کی خاصیت حاصل کر لینے کی وجہ سے آنکھ کو قوی کر دینگے ۔

پلکوں کی جوں

{جوں کا مادہ ایک گندہ، بلغمی، اور نضج پائی ہوئی رطوبت ہوتی ہے} جسکی گندگی اور عفونت کیوجہ سے، اور اسوجہ سے کہ اوس کے ساتھ ایک اور میلی رطوبت مخلوط ہوتی ہے {طبیعت اسے جلد کی طرف} اور بالوں کی جڑ کی طرف {پھینک دیتی ہے} کیونکہ یہ مقامات اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ جن مواد سے بالوں کی پرورش ہوا کرتی ہے، ان مواد کو قبول کر لیا کریں ۔ صفرا سے انکی پیدائش نا ممکن ہے، کیونکہ صفرا ایک سخت گرم، کڑوے مزے کا، اور جوں کے مزاج کے بالکل مخالف مادہ ہے۔ اسی وجہ سے کڑوی چیزیں جوں کو مار دیتی ہیں۔ علی ہذا سودا سے بھی یہ نہیں پیدا ہوسکتی ہیں، کیونکہ سودا، کا مزاج منافی حیات اور دشمن زندگی ہے[1] ۔ اور نہ خون سے پیدا ہوسکتی ہیں، کیونکہ طبیعت (خون کو ایک قیمتی شے جانکر) اس سے بخل کرتی ہے (اور کہیں دفع نہیں کرتی) {اور وہ قوت، جو اس کی پیدائش کے لئے آمادگی و استعداد پیدا کرتی ہے، وہ غیر طبیعی} یعنی غریبی و عارضی {حرارت ہے} جو ان رطوبتوں کو اس وجہ سے متعفن کر دیتی ہے کہ ان رطوبتوں کے ساتھ کسی لالچ اور طمع کے وابستہ نہ ہونے کی وجہ سے طبیعت اس سے اعراض کر لیتی ہے[2]، اسلئے اس عفونت سے ان میں ایک ایسا مزاج پیدا ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ رطوبتیں جوں کی زندگی کے لائق ہوجاتی ہیں[3]، کیونکہ رطوبت، خواہ از قسم فضلات ردیہ ہو، یا اچھی ہو جب اس میں حرارت اثر کرتی ہے، خواہ حرارت غریزی ہو، یا عارضی، تو وہ رطوبت حیات و زندگی کا سبب بنجاتی ہے، اور جب ان رطوبتوں میں زندگی کی قابلیت آجاتی ہے تو وہ اس زندگی سے محروم بھی نہیں رکھی جاتی، کیونکہ مبداء فیاض (قدرت) کی طرف سے کوئی بخل نہیں ہے[4] ۔

علاج {ماء الاصول پلانے کے بعد} اور مادہ کو لطیف کرنے اور نضج دینے کے بعد {وقتاً فوقتاً ایارج کے ذریعہ مسہل دیں} اور بدن اور سر کا اُس متعفن رطوبت سے تنقیہ کریں {اور غرغرہ اُن چیزوں سے کریں، جو دماغ کا تنقیہ کرتی ہوں} مثلاً ایارج فیقرا، یا شہد کے ہمراہ کانجی {اور انہیں

[1] اصل کتاب میں ہے "بدن کے میل کی کیفیت رکھنے والی"۔ [2] خواہ انسانی زندگی ہو یا حیوانی (مترجم) ۔

[3] یعنی یہ رطوبتیں چونکہ از قسم مواد ردیہ ہوتی ہیں، اسلئے طبیعت کے نزدیک بیکار شئے ہو جاتی ہیں، اور حرارت غریزی کے تعلق کو ان سے ہٹا لیتی ہے، جس سے یہ سڑ جاتی ہیں (مترجم) ۔

[4] یعنی ان رطوبتوں میں یہ قابلیت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ جوں بنکر زندہ رہے، اور جوں کی زندگی ان میں آجائے (مترجم) ۔

[5] بلکہ بقول شاعر ۔ قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے ۔ جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا (مترجم) ۔

رطوبتوں سے پلکوں کو پاک کریں، اور کھاری پانی اور سوئے کے پانی سے انہیں دھوئیں، اور ایسے سرمے لگائیں، جو جلا پیدا کرنیوالے، اور ان جوؤں کو مارنیوالے ہوں} مثلاً پھٹکری اور اسکا نصف موہزج، اسی طرح بورۂ ارمنی، ان کو پیس کر سلائی سے پلکوں پر پھیریں۔ یہ چیزیں جوئیں جھاڑتی ہیں دوا، اور علاج کی قوت کو مادہ کی غلظت اور لطافت کے اعتبار سے کم و بیش کر لیں، اور مادہ کی غلظت و لطافت ان جوؤں کی حرکت کی سستی اور تیزی سے معلوم ہو سکتی ہے[1] + اگر کوئی سلائی لیکر پارہ کے اندر دبائیں، یہانتک کہ پارہ کی بو اس کے اندر آجائے، اس کے بعد یہ سلائی آہستہ آہستہ پھیریں، اور آنکھوں میں بغیر کسی دوا، کے سرمہ لگانے کے طور پر گھمائیں، تو یہ جوئیں مار دیتی اور انہیں جھاڑ دیتی ہے، کیونکہ پارہ کی بو میں چھوٹے چھوٹے تمام کیڑوں کے مارنے کی خاصیت ہے، اور اس کے برابر اس بارہ میں کوئی شئی نہیں ہے (یعنی پارہ زبردست قاتل جراثیم اور مانع عفونت ہے) +

شعیرہ (گہانجنی)

{شعیرہ ایک لمبا سا ورم ہے، جو پپوٹہ کے کنارے پر، بالوں کی جڑ میں، نمایاں ہوتا ہے اور اپنی شکل میں شعیرہ (جَو) سے مشابہ ہوتا ہے} اسی وجہ سے اس کا نام بھی شعیرہ (جَو) ہی رکھا گیا ہے۔ بعض لوگوں نے وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس کا نام شعیرہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ اپنی شکل میں "شَعِیرۃُ السکاکین" سے مشابہ ہوتا ہے، اور شعیرۃ السکاکین وہ لوہا ہے، جو تلوار اور چھری کے دستہ میں، جہاں تلوار اور چھری گھستی ہے، وہیں پر یہ بھی گھسا رہتا ہے، تاکہ تلوار اور چھری کے پھل کو دستہ سے نکلنے نہ دے۔ یہ لوہا بھی اپنی شکل میں جَو ہی سے مشابہ ہوتا ہے" {یہ ورم سخت ہوتا ہے، اور اس کا رنگ پپوٹے ہی کے رنگ سا ہوتا ہے} اور اس ورم کا مادہ غلیظ، جلا ہوا، اور دموی فضلہ ہے {اسی کی ایک قسم سرخ اور نرم ہوتی ہے، جسکا نام عراوس (دلہن) ہے، اور اس کا مادہ اکثر خون ہی ہوتا ہے}

علاج {فصد کریں، دماغ کا تنقیہ کریں، بھوکا رکھیں، غذا کم کر دیں، رات کا کھانا بند کرا دیں، اور اوائل میں ایلوا، رسوت، مامیثا، گلِ ارمنی، آب کاسنی کے ساتھ، طلا کریں۔ پھر گرم موم اور مرہم داخلیون {طلا کریں} یہ علاج اس کی دونوں قسموں کے

---

[1] تیز حرکت ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ مادہ لطیف ہے، اور سست حرکت ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ مادہ غلیظ ہے، جس سے یہ پیدا ہوتی ہیں (مترجم) +

لئے عام ہے + مگر پہلی قسم اگر اس علاج سے دور نہ ہو تو دستکاری کے بدون چارہ نہیں، جسکی
صورت یہ ہے کہ اُس کی جڑ کو ناخون سے دبا کر کاٹ دیں، یا قینچی سے کاٹ لیں، اور خون کو کچھ
دیر تک بہنے دیں۔ پھر اُس پر ذرور اصفر چھڑک دیں (تاکہ خون بند ہو جائے) +

لاغری چشم (سِلُّ العَین)

{ یہ بیماری علی العموم بوڑھوں میں پیدا ہوتی ہے} کیونکہ ان کی اصلی رطوبتیں، جو اُن کے
اعضاء کے جوہر میں جاگزیں ہوتی ہیں، کم ہو جاتی ہیں { مگر گاہے جوانوں کے اندر بھی کسی ایک
آنکھ میں ہو جاتی ہے} کسی ایک آنکھ میں پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ مرض جوانوں میں رطوبات
اصلیہ کے کم ہونے کی وجہ سے تو پیدا ہوتا نہیں (کہ دونوں آنکھ کی رطوبتیں ایک ساتھ خشک
ہوں)، بلکہ عارضی طور پر دوسرے امراض کی طرح یہ بھی کسی مرضی[1] سبب سے پیدا ہوا کرتا ہے؛
جو شاذ و نادر ہی دونوں آنکھوں میں عام ہو سکتا ہے؛ کیونکہ طبیعت قدرت کے حکم سے جس
طرح خسیس اعضاء کو مبتلائے بلا کر کے شریف اعضاء کی حمایت کیا کرتی ہے، اسی طرح حتی المقدور
دو مساوی درجے کے اعضاء میں سے بھی ایک کو مبتلائے مرض کرکے دوسرے کو بچا لیتی ہے +
وہ اسباب، جن سے یہ مرض جوانوں میں ہوتا ہے، یا رطوبتِ زجاجیہ کا، یا جلیدیہ کا، یا
بیضیہ کا خشک ہو جانا ہے، اور ان میں خشکی کثرتِ استفراغ سے آتی ہے؛ یا کمئ غذا سے؛
جیسا کہ مرض سے اُٹھے ہوئے لوگوں میں؛ یا طبقہ مشیمیہ، یا شبکیہ کی رگوں کے بند ہو جانے
کی وجہ سے، جس سے ان رطوبتوں کی طرف غذاء مترشح نہیں ہو سکتی ہے؛ یا اس وجہ سے کہ
آنکھوں کی قوتیں غذا حاصل کرنے سے عاجز اور کمزور ہو جاتی ہے، جیسا کہ مخدّر دواؤں کے
استعمال کیوقت اس وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے کہ برودت مجمّدہ[2] آنکھوں کی قوتِ غاذیہ کو
مار ڈالتی ہے، جیسا کہ ہم نے جالینوس سے نقل کیا ہے کہ کتاب حیلۃ البرء کے کسی
مقام میں اُس نے کہا ہے کہ "بہت سے لوگوں کا اطباء نے درد چشم میں افیون وغیرہ جیسی مخدّر چیزوں
سے علاج کیا، جس سے کچھ دیر کے بعد بعض لوگوں کی بینائیاں کمزور ہو گئیں، اور بعض لوگوں کو
دوسل العین" (لاغری چشم) ہو گیا؛ کیونکہ غذاء کی کمی کے باعث رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں"
{ یہ مرض کیا ہے؟ دراصل رطوباتِ چشم کا کم ہو جانا، اور طبقات کا چھوٹا ہو جانا ہے} یہ
چھوٹے اسلئے ہوتے ہیں کہ انکا سہارا جن رطوبتوں پر ہوتا ہے، وہ جاتی رہتی ہیں + اور
رطوبت بیضیہ کا فنا ہو جانا، یا بہت ہی کم ہو جانا ہے} خواہ اس کا سبب وہی مذکورہ بالا

[1] مرضی سبب وہ سبب ہے، جس سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اسباب عارضی ہیں، برخلاف ازیں رطوبات کا خشک ہونا بڑھاپے میں ایک طبعی اور لازمی امر ہے، جس سے چھٹکارہ نہیں ۱۲ (مترجم)

[2] برودت مجمّدہ: سردی، جس کا کام مواد کو جما دینا ہے +

اسباب ہوں، یا اس سبب سے کہ عنبیہ اندر سے باہر تک اس طرح پھٹ جائے کہ رطوبت بیضیہ اس سے بہ نکلے {اور نور باصرہ کا کم ہوجاتا ہے، جو آنکھ کی وسعتوں کو بھرا کرتا ہے} کیونکہ نور یعنی روح ایک نہایت ہی ترجسم ہے {اور تقریباً ہوتے آنکھوں پہ ملکر بند ہوجاتے ہیں} جس کی وجہ محض آنکھ کے ڈھیلے کی لاغری ہے {اور گاہے بینائی جاتی رہتی ہے} جبکہ خشکی کا غلبہ ہوجاتا ہے، اور رطوبتوں سے، اور خاص کر رطوبت جلیدیہ سے صفائی اور شفافیت جاتی رہتی ہے، اس لئے ان کے اندر عکس نہیں چھپا کرتا + رہی بصارت کی کمزوری، تو بہرحال اس مرض میں ضرور رہی ہوتی ہے +

علاج {جب یہ مرض جوانوں میں ہو تو بدن سے مواد خارج کریں} اگر اس کا سبب انسداد عروق ہو تو {سدّے کھولیں، پھر تمام بدن اور سر کے مزاج میں رطوبت پیدا کریں} اور اگر اس کا سبب سُدّہ نہ ہو تو اس کا علاج فقط اچھی طرح رطوبت پیدا کرنا ہی ہے {اور اگر بوڑھوں میں ہو تو یہ مرض کم اچھا ہوا کرتا ہے} کیونکہ بوڑھوں کے اعضاء میں یبوست خشکی کا غلبہ ہوتا ہے، اور اُن رطوبتوں کا کمی اور رطوبت کو قائم مقام بنا دینا، جو ان کے اعضاء میں پہلے جاگزیں تھیں، دشوار ہے {مگر علاج بہرحال کریں، اور رطوبت پیدا کریں} تاکہ مرض نہ بڑھ جائے +

تاریکی میں بند ہونے سے اندھا ہوجانا

ذَهَابُ الْبَصَرِ فِي الْمَطَامِيْر {مطامیر (کھتیوں) اور تاریک قید خانوں میں (بند ہونے کی وجہ سے) بینائی کا جاتا رہنا} **مطامیر** (کھتیاں) زمین کا وہ گڑھا ہے جس میں غلے وغیرہ چھپائے جاتے ہیں +

سبب {یہ بیماری دو وجوہ سے پیدا ہوتی ہے}

{(۱) اول زیادہ عرصہ تک تاریکی میں رہنے سے} زیادہ عرصہ تک رہنے کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ تاریکی بھی اگرچہ تیز روشنی کی طرح بینائی کے لئے مضر ہے، لیکن اسکا یہ اثر اور ضرر جلد نہیں ہوا کرتا ہے، اسلئے کہ تاریکی کو سرد اور غلیظ مانا گیا ہے، برخلاف اسکے روشنی کا فعل زیادہ قوی اور اسکا اثر جلد ہوتا ہے، کیونکہ روشنی گرم اور لطیف مانی گئی ہے {اور روشنی کی

---

۱ کھتی زمین کے گڑھے کو کہتے ہیں، جس کے اندر غلہ وغیرہ کا ذخیرہ جمع کیا جاتا ہے، اس کے اندر باہر سے اتنا چھوٹا سوراخ ہوتا ہے کہ آدمی اس کے اندر چلا جا سکتا ہے، اور بند کرنے سے تاریک ہوجاتا ہے ۱۲ مترجم

۲ تاریکی نہ فی نفسہٖ سرد ہے، اور نہ غلیظ، بلکہ اپنے افعال کے لحاظ سے سرد مانی گئی ہے، اور جب یہ سرد ہے تو دوسری چیزوں کو غلیظ بھی کر سکتی ہے، کیونکہ سردی کا کام غلیظ کرنا ہے، اسی وجہ سے اسے غلیظ بھی کہتے ہیں۔ یہی حال روشنی کا بھی ہے (مترجم) +

طرف کم دیکھنے سے، جو روح کو پھیلاتی، اور پھیلا کر اور تحلیل پیدا کر کے اسکے مادہ میں زیادتی پیدا کرتی ہے} مگر روشنی سے یہ فائدے اسی وقت حاصل ہوتے ہیں، جبکہ وہ اتنی زیادہ نہو کہ روح کو بہت زیادہ پراگندہ کر کے اس میں کمی اور رقت پیدا کردے {اور جو روح کے بخارات غلیظا اور رطوبات (زائدہ) کو تحلیل کرتی ہے} (اور جب انسان تاریکی میں بند رہنے کے باعث روشنی کے ان فوائد سے محروم رہتا ہے) {تو بینائی کی روح کثیف ہوجاتی اور نور باصرہ غلیظ ہوجاتا ہے} کیونکہ وہ سبب قائم ہی نہیں رہتا جو اسے لطیف کرنے والا اور تحلیل کرنے والا تھا {اور بینائی کے راستے بند ہوجاتے ہیں} کیونکہ غلیظ رطوبتیں یہاں اکٹھی ہوجاتیں، اصلی رطوبتیں غلیظ ہوجاتیں، اور طبقات چشم کثیف ہوجاتے ہیں۔ علاوہ بریں خود تاریکی بھی سخت سیاہ شئی کی طرح بینائی کو نہایت سختی کے ساتھ مکروہ طور پر اکٹھا کرتی، اور غایت درجہ غلیظ کرتی ہے {گاہے اس وجہ سے کہ رطوبت بیضیہ میں مواد اکٹھے ہوجاتے ہیں، رطوبت بیضیہ غلیظ، مکدر، اور سیاہ ہوجاتی ہے} اور بینائی کو زائل کر دیتی ہے +

{(۲) بیماری تاریکی میں زیادہ عرصہ تک ٹھہرنے کے بعد دفعۃً باہر نکل آنے سے پیدا ہوتی ہے (کیونکہ ایسی حالت میں) نور باصرہ بیرونی روشنی سے ملنے کیلئے زور سے باہر چلی آتی ہے} اور چونکہ پتلی میں اس کی کثرت ہوجاتی ہے {اس لئے پتلی پھیل جاتی ہے، اور اس کے پھیلنے کے وقت نور باصرہ منتشر ہوجاتا، یا اسے آفتاب کی روشنی سلب و معدوم کرلیتی ہے} جس طرح چراغ کی روشنی کو آفتاب کی روشنی سلب کرلیا کرتی ہے {کیونکہ تاریکی میں رہنے سے روح باصرہ کم اور ضعیف ہوجاتی ہے} کیونکہ روح باصرہ کے شدید اجتماع سے روح یہاں تک گھٹتی ہے کہ وہ تحلیل ہونے لگتی ہے، جیسا کہ شیخ نے لکھا ہے، کیونکہ روح ایک گرم جسم ہے؛ جب یہ اندر گھٹ جاتی، اور اکٹھی ہوجاتی ہے تو اس کی حرارت و حدت بڑھ جاتی، اور تحلیل ہونے لگتی ہے، اسلئے پہلے روح غلیظ ہوجاتی ہے، پھر آخر میں رقیق ہوجاتی ہے۔ ان باتوں سے روح کم اور ضعیف ہوجاتی، اور زیادہ روشنی میں، یا زیادہ روشنی کی وجہ سے، تحلیل و منتشر ہونے کے لئے مستعد بنجاتی ہے +

علاج {اگر یہ مرض نور باصرہ کے مکدر ہونے، یا راستوں کے بند ہوجانے، یا رطوبت بیضیہ کے سیاہ ہوجانے سے ہو تو لطیف و رقیق کرنے والی چیزیں استعمال کریں، جو از قسم سرمہ ہوں} مثلاً باسلیقون اور شیاف مرارات {یا دوسری چیزیں ہوں} مثلاً لطیف غذائیں، اور معجونیں {اور اگر یہ مرض تاریکی سے روشنی کی طرف فوراً نکل آنے سے پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ دھوپ کی طرف نہ دیکھیں اور چہرہ پر آسمانی رنگ کا برقع لٹکائیں} کیونکہ آسمانی رنگ سفید اور روشن رنگ کی طرح نور باصرہ کو پراگندہ نہیں کرتا، اور نہ سخت سیاہ رنگ کے مانند اوسے مکروہ طور پر اکٹھا کرتا ہے {اور لوہے کے ساتھ رگڑے ہوئے سیسہ کی طرف

نظر رکھیں} کیونکہ رگڑنے سے اس میں سفیدی اور چمک پیدا ہوجاتی ہے، جس کا کام روح کو متفرق کرنا ہے، اور یہ سفیدی اُنکی اصلی سیاہی کے ساتھ ملجاتی ہے، جس کا کام روح کو جمع کرنا ہے (غرض اس طرح ایک درمیانی حالت پیدا ہوجاتی ہے) {اچھی غذائیں کھلائیں، رات کا کھانا بند کرادیں} کیونکہ رات کے کھانے سے دماغ غلیظ بخارات سے بھرجاتا ہے، اسلئے روح کم اور ضعیف ہوجاتی ہے {روزے اور جماع بھی روکدیں} کیونکہ ان دونوں باتوں سے روح نفسانی تحلیل ہوتی ہے، جس سے روح باصرہ ضعیف ہوجاتی ہے، کیونکہ روح باصرہ دراصل روح نفسانی ہی کا ایک حصہ ہے +

آنکھ کی چوٹ (ضربۃ العین)

{آنکھ کی چوٹ کا علاج یہ ہے کہ فصد کریں، اسہال لائیں، اور ہلکی ہلکی سنلمیاں کھوائیں} یہ ساری باتیں اس لئے کی جاتی ہیں کہ عضو ماؤف سے (آنکھ سے) مادہ پھرجائے، تاکہ اس میں ورم نہ پیدا ہو {اور مناسب ہے کہ اسہال غیساندوں سے، اور میوہ جات کے پانی سے لائیں} تیز مسہلات نہ دیں، کیونکہ تیز مسہلات سے حمیات لاحق ہوجاتے ہیں، اور اخلاط ہیجان وجوش میں آجاتے ہیں {پھر زردی بیست سفیدی، روغن گل کے ساتھ پر رکھیں} یہ چیزیں سردی اور خشکی پیدا کرتی ہیں، لیکن نہ ایسی خشکی کہ اس کے ساتھ لذع (سوزش) ہو، اور اعضاء چشم کو سخت کرتی ہیں، انکی طرف مواد گرنے کو روکتیں، گرم ورموں کو نضج دیتیں، اور تحلیل کرتی ہیں، اور انکے درد کو تسکین دیتی ہیں + {اگر ورم کی سُرخی زائل ہونے کے بعد، اور مادہ کے بستنے کے بعد، آنکھوں کے اندر سبزی باقی رہے} یہ سبزی اُس خون کی وجہ سے باقی رہا کرتی ہے جو باریک رگوں کے پھٹنے، یا اُن کے مُنہ کھلجانے سے نکل پڑتا ہے، اور بالائی جلد کے نیچے (یا جلد کی دو پرتوں میں سے بالائی پرت کے نیچے) ایسی جگہ اکٹھا ہوجاتا ہے کہ خون کا رنگ باہر معلوم ہوتا ہے، اور وہاں جم جاتا ہے {تو کشنیز، پودینہ، حجر الفلفل، اور ہڑتال کا طلا لگائیں} دستینے کے اندر ایک قسم کی گرم قوت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے غلیظ، اور جمے ہوئے مواد کو رقیق کرتا، اور تحلیل کرتا ہے + اور پودینہ لطافت پیدا کرتا، اور مواد کو چھانٹتا ہے + حجر الفلفل وہ پتھر ہے، جو گول مرچ میں ملا کرتا ہے +

جسأت (پلکوں کی سختی)

جُسأت سے مراد پپوٹوں کی سختی ہے، جسے مصنف پہلے ذکر بھی کرچکا ہے، لیکن دوسرے فوائد کے ساتھ اسے دوبارہ ذکر کررہا ہے۔ اسے پردہ ملتحمہ کی جسارت پر محمول نہیں کیا

ملہ یعنی محض ہلکی خشکی جو مفید ہے + (مترجم) +

جاسکتا، کیونکہ وہ ایک ایسی سختی ہے جو ساری آنکھ میں اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ اسکے ساتھ آنکھ کی حرکت دشوار ہوجاتی ہے، اور زیادہ خشکی سے آنکھ میں تناؤ پیدا ہوجاتا ہے {جساۃ ایک مرض ہے، جس سے آنکھوں کو بند کرنے اور کھولنے کے لئے پپوٹوں کی حرکت دشوار ہوجاتی ہے} کیونکہ پپوٹوں میں کسی غلیظ اور خشک خلط کی وجہ سے، یا سادہ خشکی کی وجہ سے تناؤ سا پیدا ہوجاتا ہے {ساتھ ہی درد اور بلا کسی رطوبت کے سُرخی ہوتی ہے} درد تو تناؤ کی وجہ سے ہوتا ہے ہوتا ہے، اور سُرخی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ درد کے باعث پلکوں کی طرف خون جذب ہوکر چلا آتا ہے {مگر اکثر حالات میں آنکھ کے اندر خشک اور سخت چیپڑ (کیچ) خارج ہوتی رہتی ہے} اور یہ وہاں ہوتا ہے، جہاں مرض (سادہ نہو، بلکہ) مادی ہو {لیکن جب پلکوں میں بلا کسی مادہ کے} یعنی بلا کسی نمکین اور شور رطوبت کے {خارش ہوتی ہو تو اوس کا نام آنکھ کی خشکی (یبوستہ العین) رکھا جاتا ہے} اور اس کا سبب گرم اور غلیظ بخارات ہوتے ہیں، جو ان کی طرف چڑھ جاتے ہیں (اس کا سبب مادہ، یا رطوبت نہیں ہوتی) +

علاج {رطوبت پیدا کرنے کی غرض سے گرم پانی کا طکور کریں} بنفشہ، خطمی، بابونہ، السی، اور جو کے جوشاندے سے {نطول کریں، حمام کرائیں، تر روغنوں میں سر کو غرق کریں} مثلاً روغن بنفشہ، روغن کدو، روغن نیلوفر {اگر مادہ ہو تو ایارجات سے تنقیۂ دماغ کریں، سفیدی بیضہ اور روغن گل، یا مرغیوں کی چربی، لعاب اسپغول ہمراہ موم و روغن گل آنکھوں پر رکھا کریں} اگر مرض مادی ہو تو آنسو بہانے والے سرمے استعمال کریں، کیونکہ یہ مواد کو تحلیل کرتے اور انہیں آنسو کے ساتھ دفع کردیتے ہیں، اور آنکھوں کی طرف ایسی رقیق اور معتدل رطوبتوں کو کھینچ لاتے ہیں، جو ان کو نرم کردیتیں، اور ان کی خشکی زائل کردیتی ہیں +

کویا اور پپوٹوں کی خارش (حِکّۃ الآماق والاجفان)

اس کا سبب نمکین اور شور رطوبتیں ہوتی ہیں، جو انکی طرف گرتی ہیں، اسی وجہ سے خارش کے ساتھ نمکین اور شور آنسو بہتے رہتے ہیں، پلکوں میں سُرخی اور سوزش ہوتی ہے۔ گاہے اس نمکین آنسو سے، اور زیادہ کھجانے سے، پلکوں میں زخم پڑجاتے ہیں +

علاج {کاسنی پیکر اور روغن گل ملا کر آنکھ پر ضماد کریں، اور حضرمی یعنی بردو حصرم، یا حصرم میں پرورش کی ہوئی توتیا سرمہ کے طور پر لگائیں} تاکہ یہ آنکھ کی رطوبتوں کو چوس لے اور آنسو بہائے، جس سے بُری رطوبتیں خارج ہوجائینگی {اگر یہ علاج کافی ہو تو خیر ورنہ

سلہ حصرمی کے لغوی معنی حصرم یعنی کچے انگور والی دوا کے ہیں۔ بردو حصرم کا نسخہ گزرچکا ہے (مترجم)

مناسب یہ ہے کہ غذائی تدابیر کو معتدل و درست بنایا جائے [یعنی لطیف غذائیں کھلائی جائیں، مثلاً بکری کے بچوں اور بھیڑ کے بچوں کا گوشت، اور خالص حروٹی کھلائیں، اور میووں میں سے انجیر اور منقی دیں [مزاج میں رطوبت پیدا کریں] برابر حمام کرائیں، روغنوں کی مالش کرائیں نطول (تریڑے) اور رطوبت پیدا کرنے والی غذائیں استعمال کرائیں، تاکہ ان تدبیروں سے مادہ خارج ہونیکے قابل ہوجائے، اور اس کی گرمی و تیزی میں سکون آجائے [پھر فصد کریں] بشرطیکہ یہ شور رطوبت دموی ہو، اور اگر یہ شور رطوبت کسی دوسری خلط سے ہو تو [اس ردی خلط کو خارج کریں، اور آنسو بہانے والے، اور آنکھ کو صاف کرنیوالے سرمے لگائیں] مثلاً باسلیقون، اور غرنیزہ، ایسے سرموں کے استعمال کا فائدہ ہم بیان کرچکے ہیں۔

آنکھوں کا باہر نکل آنا (جحوظ)

سبب (۱) [اس کی وجہ کا ہے یہ ہوتی ہے کہ آنکھ کا ڈھیلا زیادہ پھول جاتا، اور زیادہ بھاری ہوجاتا ہے] اور کسی ریاحی مادہ سے، یا کسی خلطی مادہ سے [بھر جاتا ہے]

علامات [آنکھوں کے باہر نکل آنے، اور ڈھیلے کے ابھرنے کے ساتھ آنکھونکی مقدار بھی بڑی ہوتی ہے] **علاج** [تیز حقنوں، مسہلوں، فصد اور سنگھیوں کے ذریعہ مادہ کو خارج کریں] ان تدابیر و علاج میں سے وہی کریں، جو مادہ کے موافق ہو [شیاف سماق سرمہ کے طور پر لگائیں] کیونکہ اس میں آنسو بہانے کے ساتھ قبض کی، اور عضو کو قوی کرنے کی قوت بھی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے یہ شیاف آنکھوں کو روک سکتا، اور ابھرنے سے اور مادوں کے قبول کرنے سے منع کرتا ہے۔

نسخہ شیاف سماق: سماق کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں، پھر پکاکر اس کا قوام کریں، اور سفیدۂ قلعی مغسول ایک حصہ، کافور چوتھائی حصہ، کتیرا چھٹا حصہ، لیکر سماق کے قوام میں ملاکر شیاف بنالیں۔

سبب (۲) [گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ آنکھ کا ڈھیلا اندر سے دب کر باہر کی طرف چلا آتا ہے، جیسا کہ گلا گھٹنے کے وقت ہوتا ہے] کیونکہ گلا گھٹنے کے وقت خود دماغ اور دماغ کے سارے عروق و مجاری، بلکہ سارے سر کے عروق و مجاری، اور سر کے بطون اس ہوا (بخارات دخانیہ) سے بھر جاتی ہیں، جو سانس سے نکلا کرتی ہے، کیونکہ گلا گھٹنے اور سانس رکنے کے وقت یہی ہوا شریانوں اور (دماغ کی) فضاؤں میں لوٹ جاتی ہے، اور اپنے ساتھ ان مواد اور بخارات کو بھی لیجاتی ہے، جو رگوں میں ہوتے ہیں [اور جیسا کہ سر کے سخت درد میں ہوجاتا ہے] کیونکہ (۱) اس میں درد کی شدت کی وجہ سے حرارت (دماغی حرارت) تیز

لہ غرنیزہ ایک حکیم کا نام ہے، اسی کے نام پر اس کے سرمہ کے نسخہ کا نام رکھا گیا ہے (مترجم)

ہوجاتی ہے، اور بہت سے مواد کو سر کی طرف کھینچ لاتی، ان مواد کو پھیلادیتی، اور ان کی مقدار میں زیادتی پیدا کر دیتی ہے، جس سے سر کی فضا میں اور کشائشیں بھر جاتی ہیں، اور (۲) اس وجہ سے کہ درد سر کی حالت میں دردناک عضو (سر) کی طرف اسے شفا بخشنے کی غرض سے طبیعت خون کو روانہ کرتی ہے، اور اس خون سے سر کی رگیں اور وسعتیں بھر جاتی ہیں (اور آنکھوں کو اندر سے باہر کی طرف دھکیلتی ہیں) {اور جیسا کہ قے کی حالت میں ہوجاتا ہے} کیونکہ قے بھی مواد کو حرکت دیکر سر کی طرف دفع کرتی ہے، اور اسلئے کہ قے میں سانس کو روکنا پڑتا ہے {اور جیسا کہ چیخنے کے وقت، اور عورتوں کو زیادہ زور لگانے اور ایکھنے کے بعد ہوجایا کرتا ہے، جبکہ وہ پیٹ کے بچہ اور پیٹ کے بوجھ کو خارج کرنے کے لئے اسکی کوشش کرتی ہیں} کیونکہ ان حالات میں سانس بند ہوجاتا، اور سر بھر جاتا ہے +

علامات {یہ اسباب مذکورہ بالا مرض کے ساتھ موجود ہوتے ہیں، یا انکا وقوع پہلے ہوچکا ہوتا ہے، اور مریض کو ایسا تناؤ معلوم ہوتا ہے، کہ آنکھوں کو پیچھے سے باہر کی طرف کو دھکیل رہا ہے، اور اکثر اوقات ان حالتوں میں آنکھ کی مقدار بھی بڑی ہوجاتی ہے} مگر یہ اس وقت ہوتا ہے، جبکہ سر کے مادوں نے کچھ باہر کی طرف دھکیلنے میں امداد کی ہو (یعنی سر سے کچھ مواد آنکھوں میں بھی آگئے ہوں) +

علاج {آنکھوں پر گدی رکھکر باندھ دیں} اور اس گدی میں سیسہ کا ایک ٹکڑا، یا سرمہ کی ایک ٹیلی بھی رکھدیں {مریض کو پشت پر سلائیں، اور آنکھوں پر قابض طلاء لگائیں} مثلاً پوست انار، اقاقیا، علیق[1]، عصارہ لحیۃ التیس[2] {سخت ٹھنڈے گلاب سے، جس میں قابض دوائیں جوش دی گئی ہوں، منہ دھلائیں} کیونکہ گلاب آنکھوں کو قوی کرتا، انہیں اکٹھا کرتا، اور ان میں قبض پیدا کرتا ہے؛ اور قابض دوائیں مثلاً گلنار، برگ زیتون، پوست خشخاش، گلاب میں اسلئے جوش دیجاتی ہیں، تاکہ ان کی وجہ سے گلاب میں قبض اور کثافت کی قوت زیادہ ہوجائے، (جس سے آنکھیں زیادہ مضبوط اور قوی ہوجاتی ہیں) {اور درد زہ کے وقت عورتوں کی آنکھیں، جو ابھر آتی ہیں، اس میں بچہ کا خارج کرنا اور حیض کا جاری کرنا مفید پڑتا ہے} کیونکہ بچہ کے خارج ہوجانے کے بعد زور لگانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی، اور حیض کا جاری کرنا اسوقت مفید ہے، جبکہ (نفاس کم خارج ہو رہا ہو، اور) اس مرض کی امداد خون نفاس کے کم خارج ہونے سے ہو رہی ہو۔ اگر یہ مرض محض زور لگانے کی وجہ سے، اور محض دباؤ کے باعث ہوا ہو (جو سانس بند کرنے کی حالت میں پڑتا ہے) تو اس کا علاج محض قابض دواؤں کا استعمال کرنا ہے +

سبب (۳) {کہ ہے آنکھوں کے ابھر آنے کی وجہ، آنکھوں کے رباطات کا اور آنکھوں کے عضلات

---

[1] علیق: گلاب کے مانند ایک خاردار پودا ہے۔ [2] بکرے کی داڑھی، یا اس جیسی کوئی اور دوا ہے (مترجم) +

کا ڈھیلا ہو جاتا ہے، جو آنکھوں کے علاقوں اور رباطات کی حفاظت کرتے ہیں} عضلاتِ چشم، جالینوس کے کہنے کے مطابق، تین[1] ہیں، جو بینائی کے پٹھے کو سہارہ دیتے، اس کو توی رکھتے، اور اس کے پھیلنے اور ڈھیلے ہونے سے، جس سے آنکھیں باہر نکل پڑتی ہیں، روکتے ہیں۔ نیز یہی عضلات آنکھ کے ڈھیلے کو ابھرنے سے روکتے ہیں، اور انہیں زیادہ تیز دیکھنے[2] کے وقت مضبوط پکڑے رہتے ہیں، جیساکہ نہایت چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دور سے بہ تکلف دیکھتے وقت زیادہ گھورنا پڑتا ہے (ایسی حالتوں میں یہ عضلات آنکھ کو سہارہ دیئے دیر تک پکڑے رہتے ہیں) +

علامات {اس صورت میں آنکھ کی مقدار بڑھ نہیں جاتی} کیونکہ یہاں کوئی ایسا مادہ ہی نہیں ہوتا، جو آنکھ کو بھرے (اور اُسکی مقدار بڑھ جائے) {اور نہ اندر سے کوئی سخت تناؤ اور دباؤ ہوتا ہے} کیونکہ یہاں اندر سے کوئی ایسا دبانے والا ہی نہیں ہوتا، جو آنکھوں کو اندر سے باہر ڈھکیلے {اور آنکھ کا ڈھیلا ہلتا رہتا ہے} کیونکہ اس کے وہ رباطات ہی ڈھیلے پڑ جاتے ہیں، جو اسے سہارا دیئے رہتے، مضبوط کئے رہتے، اور انہیں ہلنے جلنے سے محفوظ رکھتے ہیں +

علاج {بڑے بڑے ایارجات استعمال کریں} تاکہ وہ رطوبتیں خارج ہو جائیں، جو رباطات کو ڈھیلا کرتی ہیں {غرغرے، شموم اور دھونی استعمال کریں} جو امراض سر میں معلوم ہو چکے ہیں + تنقیۂ مواد کے بعد آنکھ پر {سخت قابض دوائیں رکھیں} مثلاً چھوہارے کی جلائی ہوئی گٹھلی، گل سرخ، گلنار، کندر، اور سنبل +

توثہ (آنکھ کا توت)[3]

{توثہ سرخ سیاہی مائل نرم اور ڈھیلا سا گوشت ہے} جسکی شکل توت جیسی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام بھی توثہ (توت) رکھا گیا ہے {جو اکثر نچلے پپوٹہ کے اندر لٹکا ہوتا ہے اور گاہے بالائی پپوٹہ میں بھی ہوتا ہے؛ اور گاہے طبقۂ ملتحمہ میں اندرونی گوشۂ چشم کیطرف مرض ناخونہ کی طرح بھی ہوتا ہے۔ گاہے یہ خونی ہوتا ہے، جس سے سُرخ، یا سیاہ خون بہتا

---

[1] عضلات چشم کا تین ہونا بالکل غلط ہے۔ حقیقت میں عضلات چشم چھ ہیں، ایک اوپر سیدھا (مستقیمہ علیا)، ایک نیچے سیدھا (مستقیمہ سُفلیٰ) ایک باہر کی طرف سیدھا (مستقیمہ وحشیہ)، ایک اندر کی طرف سیدھا (مستقیمہ انسیہ)، ایک اوپر ترچھا (مُوربہ عُلیا)، ایک نیچے ترچھا (موربہ سُفلیٰ)۔ شاید جالینوس نے اپنی کتاب میں بجائے چھ کے تین جوڑے لکھے ہونگے، جو غلطی سے فقط تین رہ گئے +

[2] تحدیق: جسے اُردو میں گھورنا کہتے ہیں (مترجم) +

[3] چونکہ یہ ورم توت کی شکل کا ہوتا ہے، اسلئے اسے توت ہی کے نام سے پکارا جاتا ہے (مترجم) +

بہتا ہے، اور گاہے اندھا ہوتا ہے (یعنی خون نہیں بہتا)+

سبب {اس کی پیدائش جلے ہوئے اور خراب خون سے ہوتی ہے}

علاج {فصد کریں، اور آنکھ کا تنقیہ ایسی دواؤں سے کریں، جو خشک کرنے والی، اور لگنے والی ہیں} مثلاً زراوند طویل[1]، زنگار، پھٹکری، مردار سنگ، کندر، اور نوشادر[2] اور تیز شیاف استعمال کریں} مثلاً شیاف اخضر، اور روشنائی {اور اس توت کو مصری، یا لوہے (کے اوزار) سے رگڑیں۔ ذرور اصفر گرم، اور شیاف احمر اس پر رکھیں} مگر اس کا بہترین علاج دستکاری ہے؛ کیونکہ ان تیز دواؤں کی نسبت اس سے شفا حاصل ہونا زیادہ آسان ہے۔ جسکی صورت یہ ہے کہ توت کو صنّارہ (خمیدہ کانٹے) سے اوٹھائیں، اور اسے کاٹیں، اور جڑ سے کاٹیں، کیونکہ اگر کچھ بھی باقی رہ جائیگا تو دوبارہ لوٹ آئیگا۔ پھر اس میں نمک اور زیرہ کا پانی ٹپکائیں[3]؛ اگر جڑ سے کاٹنا ناممکن ہو تو مناسب یہ ہے کہ پپوٹہ کو باہر کھینچیں، اور آنکھ کو آٹے سے بھر دیں، تاکہ آنکھ میں تیز دوا نہ لگے؛ پھر اس بقیہ توت پر مذکورہ بالا تیز دوائیں چھڑک دیں، اور دو گھنٹے تک چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوجائے؛ پھر دودھ سے کئی دفعہ دھو ڈالیں، تاکہ آنکھیں گرم نہ ہوجائیں+

گلٹی (غُدّہ)

{**غدہ** (گلٹی) اندرونی گوشہ چشم کے گوشت کا طبعی مقدار سے زیادہ بڑھ جانے کا نام ہے} اور جب یہ بڑھ جاتا ہے تو آنکھوں کے فضلات کو نتھنوں کی طرف دفع ہونے سے اور چیپڑ (کیچ) اور آنسو کی شکل میں تبدیل ہونے سے روکدیتا ہے، اس لئے فضلات آنکھوں ہی میں بند رہکر متعفن ہوجاتے ہیں، اور غرب (ناصور چشم) پیدا ہوجاتا ہے۔ گاہے یہ اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ مریض کو اندھا کردیتا ہے+

علاج {جو خلط بدن میں زائد ہو اس کا تنقیہ کریں، مرہم زنگار، یا شیاف زنگار گلٹی پر لگائیں} **نسخہ شیاف زنگار**:- گوند ببول، سفیدہ قلعی، زنگار، ہر ایک ۶ ماشہ، سداب کے پانی میں پیسکر شیاف بنائیں {اگر گلٹی جاتی رہے تو خیر، ورنہ دستکاری سے علاج کریں} جس طرح مرض ناخونہ کا علاج کیا جاتا ہے، مگر جڑ سے نہ کاٹیں، ورنہ مرض دمعہ (ڈھلکہ) پیدا ہوجائیگا، بلکہ اُسے طبعی مقدار پر لاکر چھوڑ دیں {پھر کاٹنے کے بعد اس مقام پر ذرور اصفر چھڑک دیں، اور روغن گل کے ساتھ زردی بیضہ بطور ضماد کے لگائیں} تاکہ مواد کے اس طرف کھنچکر آنے کا خوف نہ رہے+

[1] زراوند طویل: زراوند لمبا بھی ہوتا ہے، اور مدحرج (گول) بھی (مترجم)+ [2] انکے نسخے گزر چکے (مترجم)+
[3] نمک اور زیرہ چبانے سے جو پانی نکلتا ہے، وہی یہاں مراد ہے (مترجم)+

تحجر (پتھرا جانا)

{تحجر ایک غلیظ فضلہ ہے} جو مرض بردہ کے فضلہ سے زیادہ غلیظ اور سوداوی ہوتا ہے {جو جم کر پپوٹوں میں سخت ہو کر پتھرا جاتا ہے} کیونکہ پپوٹوں کی جلد نرم اور ڈھیلی ہوتی ہے اسلئے اس فضلہ کا رقیق حصہ تحلیل ہو جاتا ہے جسطرح خنازیری ورم اور سخت اورام گردن، بغلوں، اور کنج ران میں پیدا ہو جاتا ہے، اسلئے کہ ان مقامات کی ساخت نرم اور ڈھیلی ہوتی ہے، اسلئے رقیق مادے تحلیل ہو جاتے اور غلیظ مادے باقی رہ کر سخت ہو جاتے ہیں +

علاج {حب ایارج کے ذریعہ استفراغ کریں، بچھڑے (کم سالہ) کی ہڈیوں کا گودہ، موم، اور روغن بنفشہ کا طلاء لگائیں} تاکہ غلیظ مادہ نرم ہو کر جلد تحلیل ہو جائے {یا مرہم داخلیوں کا طلاء لگائیں} حتی کہ تحلیل ہو جائے + اگر تحلیل نہ ہو تو پپوٹوں کو اُلٹ کر گول سر والے نشتر سے اس مقام کو چیر ڈالیں، اور ناخونوں سے یا نتک نچوڑیں کہ سارے فضلات خارج ہو جائیں + اگر مرض کے لوٹنے کا خطرہ ہو تو زخم کے لبوں کو قینچی سے تراش دیں، تاکہ زخم کے اندمال میں تاخیر واقع ہو اور وہ پورے طور پر خارج ہو جائے +

پپوٹوں کے زخم (قروح الجفن)

ان کی پیدائش یا بیرونی اسباب سے ہوتی ہے، یا گرم ورم سے جسکے اندر پیپ پڑجاتی ہے، اور زخم بنجاتا ہے {پپوٹوں کے زخموں پر مسور، پوست انار، پوست بیرون پستہ، سرکہ میں جوش دیکر ضماد لگائیں} سرکہ میں جوش دینے سے زخم خشک کرنے کی، اور اس رطوبت کو زائل کرنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے، جو گوشت بھرنے نہیں دیتی ہے {اور کھرنڈ اُتر جانے کے بعد زخم کو بھرنے کے لئے زردی بیضہ ہمراہ زعفران، یا ہمراہ شیاف کندر، یا شیاف اصطفطیقان، استعمال کریں}

نسخہ شیاف اصطفطیقان:- سونے کا میل، گل مرتح، افیون، زعفران، ہر ایک، ماشہ، نمک لاہوری، بورہ ارمنی، ہڑتال سرخ، ہر ایک ۳ ماشہ، گوند ببول، شیاف ماميثا، انزروت، ہر ایک ۱۲ ماشہ، بادیان کے پانی میں گوندھکر شیاف بنائیں +

انتفاخ (پھولنا)

{یہ ایک سرد ورم ہے، جو آنکھ میں، یعنی طبقہ ملتحمہ میں، اکثر مع خارش کے پیدا ہوتا ہے (اور اس کی بہت سی قسمیں ہیں)} +

(۱) ورم ریحی یعنی ریاح کی وجہ سے آنکھ کا پھول جانا۔ علامات {آنکھیں فوراً پھول جاتی ہیں} برخلاف ازیں وہ ورم، جو خلط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، وہ (فوراً نہیں ہوتا، بلکہ)

ے مثلاً چوٹ وغیرہ ۱۲ (مترجم) +

آہستگی ہوا کرتا ہے؛ کیونکہ ریاح چونکہ ایک ہلکی چیز ہے، اس لئے وہ حرکت کرکے اعضا میں بسرعت نفوذ کرسکتی ہے {اور یہ ورم اندرونی گوشۂ چشم کی طرف مائل رہتا ہے} کیونکہ یہ مقام زیادہ نرم و نازک ہے {اور پھوٹنے سے پہلے کہ یہ میں مکھی اور مچھر کے کاٹنے کی سی حالت معلوم ہوتی ہے} یعنی کسی قدر سوزش اور خارش ہوتی ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ ریاح تیز ہوتی ہے؛ نیز اس کے ساتھ گرم اور تیز بخارات ملجاتے ہیں {اور یہ ورم موسم گرما میں پیدا ہوتا ہے} کیونکہ گرمیوں میں مواد بدن کے تحلیل ہونے کے ساتھ ساتھ روح اور حرارت غریزی بھی ضعیف ہوجاتی ہے، اس لئے قویٰ بھی ضعیف ہوجاتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی قویٰ ضعیف ہوجاتے ہیں کہ موسم گرما میں بدن کی حرارت غریزی اندر اور باہر دونوں طرف پھیلتی رہتی ہے، اس لئے گرمیوں میں ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے، اور ریاح ملے ہوئے بخارات زیادہ پیدا ہوتے ہیں؛ یہ مواد تیزی اور جلن سے اس وجہ سے خالی نہیں ہوتے کہ ان میں حرارت غریبہ کا عمل ہوتا ہے {اور بوڑھوں میں ہوتا ہے} کیونکہ ان کے بدن میں فاسد اور شور رطوبتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی حرارت غریزی بھی ان میں کمزور اور کم ہوتی ہے، اور ان رطوبتوں میں حرارت غریبہ کا عمل ہوتا ہے، اس لئے ریاح کی پیدائش ان میں زیادہ ہوتی ہے {اور ورم کا رنگ} بلغمی ورموں کی طرح {سفید ہوتا ہے} کیونکہ (یہ ریحی ورم) ایسے مادہ سے خالی ہوتا ہے، جو کوئی دوسرا رنگ پیدا کرسکے {اور بوجھ بالکل نہیں ہوتا} کیونکہ یہ ورم ارضی اجزا سے خالی ہوتا ہے۔

علاج {اوائل مرض میں افیون کے بغیر شیاف ابیض استعمال کریں} تاکہ سوزش اور خارش میں تسکین پیدا ہوجائے، بغیر اس کے کہ مادہ میں غلظت حاصل ہو اور زیادہ سردی پہونچے (جیسا کہ افیون ملانے سے ہوجاتا ہے) {ذرور اصفر کا استعمال کریں، اور ایلوا، شیاف ماميثا، ناخونہ، صندل، چھالیا، وغیرہ جیسی رادع دواؤں کا طلا لگائیں۔

اواخر مرض میں ذرور اصفر صغیر ہمراہ احمرلین استعمال کریں، اور ایلوا، رسوت، اور زعفران مکو کے پانی کے ساتھ طلا لگائیں، ریاح پیدا کرنیوالی غذائیں (وغیرہ) چھوڑ دیں} خشک غذائیں کھلائیں، اور اطریفل کا استعمال کریں۔

(۲) ورم بلغمی {ورم بلغمی کی علامتیں یہ ہیں کہ ورم ریحی سے زیادہ سرد اور بھاری ہوتا ہے اور دبانے کا نشان کچھ دیر تک ورم پر قائم رہتا ہے} کیونکہ اس ورم کا مادہ (بلغم) نرم ہوتا، اور حرکت میں سست ہوتا ہے، اس لئے جب وہ اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہے، تو جلد اپنی جگہ نہیں لوٹتا۔

علاج {مسہل بلغم شلاً ایارج سے دست لائیں، سکنجبین اور گرم پانی سے، یا میفختج[1]، اطماس، اور جوشاندۂ بادیان سے غرغرے کرائیں۔ پہلے احمرلین، پھر ذرور اصفر، ہمراہ احمرحا

[1] معرب مے پختہ ایک قسم کی شراب ہے ۱۲ (مترجم)۔

سرمہ کے طور پر آنکھوں میں لگائیں}

نسخہ شیاف احمر حاد : شاذنج، جلائی ہوئی پھٹکری، ہر ایک ۲۰ ماشہ، نحاس محرق (تانبہ سوختہ)، زعفران، گل مرچ، ہر ایک ۱۰ ماشہ، سداب کے پانی میں (پیسکر) شیاف بنائیں۔

(۳) **ورم مائی** (پانی جیسی رطوبت سے پیدا ہونے والا ورم) **علامات** {دبانے کا نشان اس میں دیر تک قائم نہیں رہتا} کیونکہ اس کا مادہ (پانی) رقیق ہوتا، اور اس کی حرکت تیز ہوتی ہے، اس لئے اُسی مقام کی طرف جلد لوٹ آتا ہے، جہاں سے ہٹتا ہے {اور نہ اس میں درد ہوتا ہے} نہ خارش ہوتی، اور ٹیس ہوتی ہے، کیونکہ اس کا مادہ (پانی) شیریں ہوتا ہے، یعنی وہ ردی کیفیتوں سے خالی ہوتا ہے {اور اس کا رنگ بدن کے رنگ جیسا ہوتا ہے}

علاج {اس جوشاندے سے دست لائیں، جس کی طاقت ایارج کے ذریعہ بڑھائی گئی ہو، پھر مذکورہ بالا سرمے اُوسی ترتیب سے استعمال کریں، اور اس خاص قسم میں شیاف دینار جون لگانا اور محلل دواؤں سے نطول کرنا مفید ہے} محلل دوائیں مثلاً جوشاندہ بابونہ، ناخونہ، صعتر، اور مرزنجوش {مٹر کا آٹا، جو کا آٹا، ایلوہ، بابونہ، ناخونہ لیکر آب بادیان میں ملاکر ضماد لگائیں}

(۴) **ورم سوداوی** {کی علامت یہ ہے کہ ورم میں سختی ہوتی ہے} انگلیوں کے نیچے نہیں دبتا، اس لئے کہ مادہ غلیظ ہوتا ہے، اور اس میں ارضی اجزاء کی کثرت ہوتی ہے۔ {سخت تناؤ ہوتا ہے، ورم بھوؤں اور رخساروں تک پہونچ جاتا ہے، اور درد کچھ ایسا زیادہ نہیں ہوتا ہے} کیونکہ اس ورم کے مادہ یعنی سوداء کا مزاج سرد ہے، اور سردی سے سخت درد پیدا ہوا نہیں کرتا، کیونکہ سردی کا کام سُن کرنا، اور حس کو باطل کر دینا ہے، بلکہ اس میں جو درد ہوتا ہے، وہ تناؤ کے اندازہ پر ہوتا ہے {ورم کا رنگ سوداء کے رنگ پر نیلا ہوتا ہے} اور اکثر یہ ورم اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ پپوٹے اور آنکھ[illegible] یعنی طبقہ ملتحمہ میں عام ہو جاتا ہے، اور یہ اکثر پرانے آشوب چشم کے بعد، اور چیچک کے بعد ہوا کرتا ہے جبکہ مادہ کا رقیق حصہ اُڑ جاتا اور غلیظ حصہ باقی رہ جاتا ہے، جو آشوب چشم کی گرمی یا چیچک کے بخار کی گرمی کے باعث جل جاتا ہے (اور سوداء بنجاتا ہے)۔

علاج {مادہ کو نضج دینے، اور تر کرنے کے بعد خارج کریں۔ مذکورہ بالا دوائیں بطور سرمہ کے استعمال کریں} مثلاً شیاف احمر لین، واصفر {اسی طرح مذکورہ ضماد اور نطول بھی استعمال کریں، اور تنقیہ سے پہلے، اور اس کے بعد حمام خصوصیت سے کرائیں} کیونکہ حمام مادوں کو نرم و تحلیل کرتا ہے۔

لـه احمر حاد: سرخ۔ حاد: تیز۔ یہ شیاف باقی نسخے تیز ہوتی ہے، اس کا مقابل شیاف احمر لین ہے۔ المترجم۔

روشنی سے آنکھوں کی نفرت (بغض العین)

{یہ اس امر کو بتاتی ہے کہ روح کے اندر گرمی، رقت، اور اشتعال زیادہ ہے} جس کی گرمی و اشتعال شعاع اور روشنی کی گرمی سے اور بھی بڑھ جاتی ہے، اسلئے روح روشنی وغیرہ سے نفرت اور بغض رکھتی ہے {اور یہ حالت اکثر اوقات فرانیطس (ورم دماغ گرم) کی خبر دیتی ہے} کیونکہ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کوئی سخت گرم مادہ دماغ میں موجود ہے، جس کی گرمی سے روح گرم ہوگئی ہے، اور ایسی حالت میں اس مادہ سے دماغ کے اندر ورم کا پیدا ہوجانا کوئی بعید امر نہیں ہے {ہاں اگر یہ حالت آنکھ کی کسی بیماری کی وجہ سے} مثلاً آشوب، موتیا جالہ {یا روہوں (ککروں) کی وجہ سے ہو تو ورم دماغ کا ڈر نہیں ہوتا}

علاج {سردی اور رطوبت پیدا کریں} جس کی صورت بارہا گزر چکی ہے۔

پلکوں کی بھربھراہٹ (تہبج الاجفان)

تہبج یعنی بھربھراہٹ در اصل ریاحی ورم ہوتا ہے، جس میں ریاح اعضاء کے جوہر میں پیوست ہوتی ہے {اس مرض کا وقوع رقیق مواد کی وجہ سے ہوتا ہے} جن سے غلیظ ریاحیں پیدا ہو کر پلکوں کے اندر، ساخت کے تخلخل اور نرم ہونیکے باعث نفوذ کر جاتی، اور اس کے جوہر میں پیوست ہوجاتی ہیں {اور اس مرض کا سبب غلیظ بخارات ہوتے ہیں} جو سر میں اکٹھے ہوجاتے ہیں، جن سے گرم اجزاء ناریہ علیحدہ ہوجاتے ہیں، اور یہی بخارات ریاح بنجاتے ہیں۔

{اور ہاضمہ کا ضعف اور اس کی خرابی ہوتی ہے} جس سے غلیظ ریاح اور رقیق مواد کی پیدائش زیادہ ہوجاتی ہے، جیسا کہ مرض سوء القنیہ[1] میں ہوتا ہے۔

علاج {سبب مرض کو زائل کریں، گرم کی ہوئی بھوسی سے ٹکور کریں}۔

فہرست امراض چشم

واضح ہو کہ اگرچہ مصنف[2] نے ہر ہر طبقہ اور ہر ہر رطوبت کے امراض کا ذکر کیا ہے، مگر اس نے پورے طور سے ذکر نہیں کیا ہے، بلکہ ناقص طور پر خبط و بے ربط لکھا ہے۔ ان امراض میں اس نے امراض مخصوصہ اور امراض شرکیہ دونوں لکھے ہیں، مگر ان الفاظ کو نہ اُن اصطلاحی معنی پر محمول کر سکتے ہیں۔ جو امراض چشم کے سلئے مخصوص ہے، اور نہ لغوی معنی پر

[1] سوء القنیہ: وہ مرض ہے، جس میں جگر نہایت درجہ کمزور ہو جاتا ہے، اور تقریباً استسقاء کی نوبت پہنچنے لگتی ہے۔ خون فاسد پیدا ہوتا ہے، اور بدن میں رطوبات اور ریاح کی کثرت ہوجاتی ہے ۱۲ مترجم

[2] چنانچہ مصنف نے پردہ صلبیہ کے امراض خاصہ میں ورم کو گنایا ہے، حالانکہ ورم ان میں ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مترجم

محمول کر سکتے ہیں + امراض چشم کے لئے جو مخصوص اصطلاح ہے اُسے حُنین نے کتاب ترکیب العین میں یُوں ظاہر کیا ہے کہ "امراض چشم میں سے **مرض خاص** وہ کہلاتا ہے، جسکا ایک خاص نام ہو، ایک مخصوص علامت ہو، اور اس کا ایک مخصوص علاج ہو، مثلاً سرطان جب آنکھ میں پیدا ہوتا ہے، اور خاص علامتیں پیدا ہوتی ہیں، تو یہ علامتیں اُس وقت ہرگز نہیں پائی جاتیں، جب یہی سرطان دوسرے اعضاء میں پیدا ہوتا ہے، مثلاً درد، رگوں میں تمدد، سُرخی، بُچھن، دردسر، اور بھوک کا چلا جانا۔ **مرض خاص** کے لغوی یہ معنی ہیں کہ وہ مرض ایک ہی عضو میں مخصوص طور پر پیدا ہوتا ہو، دوسرے اعضاء میں وہ نہ پیدا ہوتا ہو، مثلاً امراض چشم میں سے اتساع[1] اور ضیق طبقہ عنبیہ ہی کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور **مرض مشترک** کے لغوی معنے یہ ہیں کہ وہ مرض اُس عضو اور دوسرے اعضاء میں مشترک طور پر پایا جاتا ہو، مثلاً ورم + مگر **مصنف** نے بیقاعدگی اور بے ترتیبی سے امراض چشم کو مخلوط[2] طور پر ذکر کر دیا ہے، لہذا میں مُناسب سمجھتا ہوں کہ ترتیب وار اور پورے طور پر ان تمام امراض کو شمار کر دوں +

پپوٹے کے امراض خاصہ (یعنی وہ امراض، جو مخصوص طور پر اسی میں ہوتے ہیں)

جرب (کُکرے)۔ رہا یہ امر کہ یہی جرب (خارش) دوسرے اعضاء میں بھی پیدا ہوتا ہے؟ (پھر اسے مخصوص امراض میں کس طرح شمار کیا جا سکتا ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ اس جرب میں اور دوسرے اعضاء کے جرب میں محض لفظاً اشتراک و تعلق ہے (یعنی کچھ بھی فیمابین مناسبت نہیں ہے) + تحجر، التصاق (پلکوں کا جڑ جانا)، شترہ، شعیرہ، شعر زائد، شعر منقلب (پڑبال)، سلاق، شرناق + امراض مشترکہ یعنی پپوٹوں کے وہ امراض، جو دوسرے اعضاء میں بھی پیدا ہوتے ہیں، وہ چند ہیں + (۱) وہ امراض، جو مشترک طور پر پپوٹہ، سر، اور بھوؤں وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں، مثلاً بالوں کا جھڑ جانا، انکا سفید ہو جانا، ان میں جوئیں پڑ جانا؛ (۲) وہ امراض، جو محض پپوٹہ اور پردہ ملتحمہ ہی میں مشترک طور پر پیدا ہوتے ہیں، مثلاً وردینج، جساءت (سختی)، کمنہ، انتفاخ (پھول جانا)؛ (۳) وہ امراض، جو پپوٹہ، ملتحمہ، اور ان کے علاوہ بعض دوسرے اعضاء میں بھی مشترک طور پر پائے جاتے ہیں، مثلاً حکہ (خارش)، استرخاء (ڈھیلا ہو جانا)، غلظ (موٹا ہو جانا)، موتت الدم (خون جم جانا)، توثہ (توت) (۴) وہ امراض، جو پپوٹے، پردہ ملتحمہ، اور تمام بدن میں مشترک طور پر پائے جاتے ہیں، مثلاً دُمّل، شری (پتی)، سعفہ (گنج) نملہ، ثؤلول (مسّہ)، تاکل (گل جانا)، سلع (رسولی)، تہبج (بھربھراہٹ)، اور قمل (جوئیں) +

کویۂ چشم (ماق) کے امراض تین ہیں: ایک مرض مشترک ہے، اور وہ سیلان رطوبت (رطوبت بہنا)، اور دو مرض اس کے ساتھ مخصوص ہیں، غُدّہ (گلٹی)، اور غرب (ناصور) +

---

[1] اتساع: پتلی کا پھیلنا اور ضیق: اوس کا تنگ ہو جانا (مترجم) + [2] چنانچہ مصنف نے کچھ امراض ملتحمہ کے بعد پپوٹے کے کچھ امراض کا ذکر کر دیا ہے، پھر دوسرے طبقات کا، پھر ملتحمہ اور پپوٹے کے امراض کا ترجم

پردہ کے امراض خاصہ: مدد (آشوب)، تکدر، ظفرہ (ناخونہ)، دقہ، سبل (جالا)، طرفہ + **امراض شرکیہ**: انتفاخ (پھولنا)، حکہ (خارش)، صلابت (سختی)، دمعہ (آنسو بہنا)، ثولول (توث)، دبیلہ (دمل)، زائد گوشت، تفرق اتصال، کمنہ، استرخاء (ڈھیلا ہوجانا)، غلظ (موٹا ہوجانا)، شترہ، یرقان (اس کا رنگین ہوجانا) +

طبقہ قرنیہ کے امراض خاصہ:- بیاض (پھولا)، سرطان، مدہ کا منہ (وہ پیپ جو اس کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہے)، تقشر (چھلکے اترنا)، خفر + **امراض شرکیہ**: قروح (زخم)، بثرہ (پھنسی)، دبیلہ (دمل)، اسکا رنگ بدل جانا، تشنج، استرخاء، غلظ، ورم، خرق (پھٹ جانا)، نتوء (ابھر آنا)، رطوبت (اس کی تری)، یبوست (اس کی خشکی) +

طبقہ عنبیہ کے امراض خاصہ:- اتساع (پتلی کا کشادہ ہوجانا)، ضیق (پتلی کا تنگ ہوجانا)، زرقہ (گربہ چشمی)، نزول الماء (موتیابند) + **امراض شرکیہ**: نتوء (ابھر آنا)، انخراق (پھٹ جانا)، ورم، غلظ، تمدد، استرخاء، زوال (جگہ سے ٹل جانا) +

رطوبت بیضیہ کے امراض محض شرکیہ ہوتے ہیں: اسکے رنگ کا بدل جانا، اسکا چھوٹا ہوجانا، اس کا بڑا ہوجانا، اسکا تر ہوجانا، اس کا خشک ہوجانا، اس کا غلیظ ہوجانا +

طبقہ عنکبوتیہ کے امراض تین ہیں: (۱) تشنج، یہ امراض خاصہ میں سے ہے، اور دو امراض ورم اور تفرق اتصال، امراض عامہ (شرکیہ) میں سے ہیں +

رطوبت جلیدیہ کے امراض خاصہ: حول (بھینگا پن)، غؤر (اندر گھس جانا)، جحوظ (باہر نکل آنا) +

امراض شرکیہ: رنگ کا سیاہی، یا سفیدی، یا سرخی، یا زردی کی طرف بدل جانا، چھوٹا ہوجانا، بڑا ہوجانا، تر ہوجانا، خشک ہوجانا، جم جانا، متفرق ہوجانا +

رطوبت زجاجیہ کے سارے امراض شرکیہ ہی ہیں: رنگ کا بدل جانا، تر ہوجانا، خشک ہوجانا، چھوٹا یا بڑا ہوجانا، یا متفرق ہوجانا +

طبقہ شبکیہ کے امراض محض شرکیہ ہیں:- سوء مزاج مفرد اور مرکب، سادہ اور مادی، سدہ، رگوں کے منہ کا کھل جانا، ورم، انفجار، اسکا پھٹ جانا جس سے روح باصرہ ساری آنکھ میں پھیل جاتی ہے +

طبقہ مشیمیہ کے سارے امراض بھی شرکیہ ہی ہیں:- سوء مزاج کی ساری قسمیں، ورم، التواء (جگہ سے ٹل جانا)، تفرق اتصال، سدہ، اور اس کا موٹا ہوجانا +

طبقہ صلبیہ کے سارے امراض شرکیہ ہی ہیں:- سوء مزاج کی ساری قسمیں، ورم، التواء (جگہ سے ٹل جانا)، تفرق (مثلاً کٹ پھٹ جانا)، اور اس کا ڈھیلا ہوجانا +

کان کے امراض (امراض الاذن)

کان کی تشریح

کان کے متعلق سننا (سمع، سماعت) ہے۔ کان کے تین حصے ہیں: ایک حصہ تو وہ ہے جو کہ سر کے دونوں پہلو پر نظر آتا ہے، جو کری (غضروف) کا بنا ہوا ہے۔ اس میں مختلف قسم کے نشیب وفراز ہیں۔ اس کے درمیان میں ایک سوراخ اندر جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے (کان کا سوراخ)، اسی نالی کے ذریعہ آواز کی لہریں دوسرے حصے تک پہونچتی ہیں۔ یہ نالی ایک پردہ پر ختم ہوتی ہے، جس کو کان کا پردہ (غشاء، مفروش: غشاء صماخی) کہتے ہیں۔ یہی پردہ کان کے پہلے حصے کو دوسرے حصے سے جدا کرتا ہے۔ اس پردہ سے اندر کی طرف ایک خلاء ہے جسکو کان کا دوسرا حصہ، یا درمیانی حصہ کہا جاتا ہے۔ اس خلاء کو عربی میں جوبہ یا طبلہ (ڈھول) کہتے ہیں۔ اس فضا سے اندر کیطرف کان کا تیسرا حصہ یا اندرونی حصہ واقع ہے۔

کان کا پہلا حصہ جسکو کان کا بیرونی حصہ کہتے ہیں، اسکے بنانے میں ایک ناہموار کری اور ایک نالی شامل ہے (جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا)، چنانچہ کری کو صدفۃ الاذن (کان کی سیپ) اور کان کی نالی کو صماخ کہتے ہیں۔

کان کی کری: صدفۃ الاذن کان کی کری کا فائدہ سننے کے متعلق یہ ہے کہ بیرونی ہوا کی موجوں اور لہروں کو جو آواز سے ہوا میں پیدا ہوتی ہیں، اکٹھا کرکے کان کے سوراخ کی راہ کان کے پردہ تک پہونچا دیتی ہے۔ یہ کری یکساں اور برابر نہیں ہے بلکہ اس کے اندر چند بلندیاں اور پستیاں پائی جاتی ہیں (غضون)۔ ان بلندیوں اور پستیوں کے الگ الگ نام تشریح میں رکھے گئے ہیں، چنانچہ سب سے بیرونی کنارے کو، جو کری کے محیط میں واقع ہے، اور جو اندر کی طرف مڑا ہوا ہے، اور اوپر کی طرف زیادہ نمایاں ہے، اس کو عرف محیط کہتے ہیں (عرف: بلند کنارا، محیط: گھیرنے والا)، اس سے نیچے اور اندر کی طرف جو ابھرا ہوا خط ہے، اس کو عرف متوسط (درمیانی کنارا) کہتے ہیں۔ ان دونوں لکیروں کے درمیان جو جگہ پائی جاتی ہے، اس کو حفرۂ زورقیہ کہتے ہیں (حفرہ: نشیب، زورق: کشتی)۔ درمیانی کنارا یعنی عرف متوسط اوپر کی طرف دو شاخوں، یا دو لکیروں میں منقسم ہوکر ایک مثلث جگہ بنا لیتا ہے۔ اس مثلث جگہ کو حفرۂ مثلثہ کہتے ہیں (مثلثہ: تکونا)۔ عرف متوسط کے وسط میں یعنی اندر کی طرف ایک بڑا اور کشادہ جوف ہے، جس کے اندر کان کا سوراخ واقع ہے۔ اس جوف کو جوف مرکزی (درمیانی غار) کہتے ہیں۔ اس غار کے سامنے کی طرف ایک چھوٹا سا کری کا ابھار ہے، جو کان کے سوراخ کے سامنے ہوتا ہے۔ اس کو بروز مقدم (اگلی بلندی) کہتے ہیں۔ اس پر بال پائے جاتے ہیں، جو بعض لوگوں میں

بکثرت ہوتے ہیں + اس اگلی بلندی کے مقابل پیچھے کی طرف کان کے سوراخ کے بالمقابل ایک اور بلندی ہوتی ہے۔ اس کو جیدۂ مؤخر (پچھلی بلندی) کہتے ہیں۔ پچھلی بلندی درمیانی لکیر کے اوبھر جانے سے پیدا ہوتی ہے + اسی بلندی سے نیچے کی طرف کان کی لَو ہے، جس کو شحمۃ الاذن کہتے ہیں۔ اس کے اندر کری نہیں ہے۔ صرف چربی جلد اور خانہ دار ساخت ہے +

کان کی کری زرد رنگ کی ہے، جس کے ساتھ چند چھوٹے چھوٹے عضلات بھی لگے ہوتے ہیں، اور چند بندشیں (رباطات) بھی ہیں، جو کری کو آس پاس کے اعضاء کے ساتھ، یا کری کے اجزاء کو باہم باندھتے ہیں، گویا یہ عضلات بھی رباطات کا کام دیتے ہیں + کان کی جلد بہت باریک ہوتی ہے، اور کری سے اچھی طرح چسپاں اور تنی ہوئی رہتی ہے +

کان کا سوراخ؛ صماخ اس کی لمبائی جوانوں میں تقریباً سوا قیراط (قیراط = انچ) یعنی تقریباً دو انگشت ہوتی ہے۔ اس نالی کا درمیانی حصہ، اندرونی و بیرونی حصوں کی نسبت قدرے اونچا ہے۔ اس نالی کا باہر والا حصہ کری کا ہے (غضروفی)، اور اندرونی حصہ ہڈی سے بنا ہے (عظمی)۔ کری والا حصہ تقریباً نصف قیراط لمبا ہے اور ہڈی والا حصہ تقریباً پون قیراط + نالی کے اندر باریک جلد کا استر ہے، جس پہ کچھ بال پائے جاتے ہیں۔ کری والے حصے میں جلد کے نیچے خاص قسم کی گلٹیاں پائی جاتی ہیں، جن کی روغنی یا موی رطوبت سے کان کا میل بنتا ہے + کان کا پردہ نیم شفاف اور باریک ہوتا ہے۔ اس کی ساخت میں تین پرت ہوتے ہیں۔ باہر کا پرت جلد کا ہے درمیانی پرت ریشہ دار ہے، اور اندرونی پرت غشاء مخاطی (بلغمی جھلی) کا ہے، جو کان کے درمیانی جوف میں استر کرتی ہوئی آتی ہے +

کان کا درمیانی حصہ جس کو جوبہ یا طبلہ کہتے ہیں، یہ ایک بے ڈول سا جوف ہے، جو کنپٹی کی ہڈی کے تیسرے حصے (عظم حجری) کے اندر واقع ہے اس جوف کے حدود یہ ہیں:-

(۱) سامنے، شریان سباتی کی نالی +

(۲) پیچھے، کنپٹی کی ہڈی کے دوسرے حصے کے خانے (خلایا حلمیہ) +

(۳) نیچے، ورید وداج کا نشیب (حفرۂ وداجیہ) +

(۴) اوپر، وہ ہڈی کا باریک پرت، جو اس جوف کو کھوپڑی کے جوف سے جدا کرتا ہے +

لے اس کو عرش زیلی بھی کہتے ہیں +

(۱۵) بیرونی کان (صدفۃ الاذن : کان کی لو)

(۱٦) کان کے عضلات

(۱۷) صدفہ، صماخ ظاہر اور جوبہ (سامنے کی طرف سے)
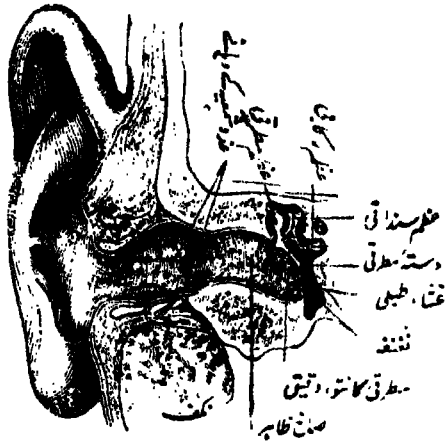
(۱۸) فضاء جوبہ، اغاغہ،

(۵) اندر کی طرف، کان کا اندرونی حصہ +
(۶) باہر کی طرف، کان کا پردہ (غشاء صماخی) +

کان کا یہ جوف (جوبہ) ہوا سے بھرا رہتا ہے، جس کے اندر نہایت چھوٹی چھوٹی تین ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اس جوف سے ایک نالی حلق کی طرف جاتی ہے، جس کو نفخنفلہ (نفاخ) کہتے ہیں۔ اس نالی کے ذریعہ اس جوف کی ہوا، اور منہ و حلق کی ہوا سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے +

یہ جوف (جوبہ) ڈھول کے جوف سے نہایت مشابہ ہے۔ ڈھول کی جھلی یا کھال کی طرح اس کی بیرونی جانب کان کا پردہ منڈھا ہوا ہے، اور بعض ڈھولوں میں پیچھے کی طرف ایک سوراخ ہوتا ہے، وہ سوراخ اس جوف میں وہی مذکورہ بالا حلق کا سوراخ ہے، جس طرح ڈھول پر چوٹ لگنے سے ڈھول کے چمڑہ میں لرزش پیدا ہوتی ہے، اور چمڑے کی لرزش سے اندر کی ہوا میں موجیں اور لہریں اٹھتی ہیں، اور کچھ ہوا پچھلے سوراخ سے باہر نکل جاتی ہے، جس سے ڈھول کا چمڑا پھٹنے سے بچ جاتا ہے۔ اسی طرح کان کے اس ڈھول (جوبہ) میں آواز کی ضربوں سے کان کے پردے میں لرزش پیدا ہوتی ہے، اور اس سے اندر کی ہوا میں موجیں اٹھتی ہیں۔ اس حالت میں اسکی کچھ ہوا، حلق کی طرف چلی جاتی ہے +

اس جوف کی لمبائی (سامنے سے پیچھے) پانچ خط، چوڑائی بیرونی جانب سے اندرونی جانب تک ڈھائی خط، اور اونچائی تقریبًا تین خط ہوتی ہے +

ایک قیراط (انچ) میں دس خط ہوتے ہیں۔ اس سے اندازہ بآسانی ہو سکتا ہے۔

کان کے درمیانی حصے (جوبہ) اور اندرونی حصے کے درمیان دو کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں۔ ایک کھڑکی گول سی ہے (کُوّہ مستدیرہ)، جس پر جھلی منڈھی رہتی ہے، اور دوسری کھڑکی بیضوی شکل کی ہے (کُوّہ بیضیہ) + اس پر بھی ایک جھلی منڈھی رہتی ہے، اور جھلی پر کان کی آخری تیسری ہڈی (عظم رکابی) کا چوڑا حصہ لگا رہتا ہے + ان دونوں کھڑکیوں کے ذریعہ آواز کی لہریں کان کے درمیانی حصے سے اندرونی حصے تک پہونچتی ہیں، کیونکہ اصل میں سننے کی قوت اندرونی حصے ہی کے اندر رکھی گئی ہے +

کان کی ہڈیاں یعنی جوبہ کی تین ہڈیاں، جن کا ذکر پہلے بھی آیا ہے، ان میں سے پہلی ہڈی چھوٹی سی ہتوڑی کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے اس کو عربی میں مطرقی کہا جاتا ہے (مطرقہ: ہتوڑی) جس کا دستہ کان کے پردے لگا رہتا ہے، اور دوسرا حصہ ہڈی کا ہے +

دوسری ھڈی لوہار کے اُس لوہے (اہرن) کے مانند ہے، جس پر رکھکر دوسرے لوہوں کو گرم کرکے پیٹا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو عربی میں سندانی کہتے ہیں (سندان، اہرن، یا ناہن) یہ پہلی اور دوسری ہڈی کے درمیان واقع ہے +

تیسری ھڈی نہایت خوبصورت رکاب کے مانند ہے۔ یہ سب میں چھوٹی اور نازک ہے۔ اس کو عربی میں رکابی کہا جاتا ہے +

رکابی کا ایک حصہ سندانی سے ملا ہوا ہے، اور اس کا دوسرا چوڑا حصہ اندرونی کان کی بیضوی کھڑکی سے لگا ہوا ہے +

الغرض اگر کان کا پردہ آواز کی لہروں سے جنبش میں آتا ہے، تو یہ تمام ہڈیاں مسلسل کھڑکھڑانے لگتی ہیں، یعنی کان کے پردے کے ہلنے سے سب سے پہلے مطرقی ہڈی متحرک ہوتی ہے، اور مطرقی کی حرکت سے دوسری ہڈی یعنی سندانی ہلتی ہے، اور سندانی کے ہلنے سے تیسری ہڈی یعنی رکابی جنبش میں آتی ہے، اور رکابی کی جنبش کا اثر کان کے اندرونی حصے پر پڑتا ہے، جہاں سننے والے اعصاب کے ریشے ایک خاص ترتیب سے پھیلے ہوئے ہیں +

کان کا اندرونی حصہ قوت سامعہ کے پٹھے (اعصاب سامعہ) یہیں پھیلے ہوئے ہیں۔ سننے کی قوت اصل میں یہیں ہے۔ اس سے پہلے کے دونوں حصے (کان کی کری، سوراخ، اور جوبہ) اس لئے بنائے گئے ہیں کہ آواز کو اندرونی حصے تک پہونچا دیں +

کان کا اندرونی حصہ بھول بھلیاں (رتیۃ) کی طرح سخت پیچیدہ ہے، یعنی عجیب قسم کی پیچ در پیچ ٹیڑھی ترچھی نالیاں، اور فضائیں ہیں، جو کان کی ہڈی (عظم حجری) میں قدرت نے کھود کھود کر بنا دی ہیں۔ عظم حجری پتھر جیسی سخت ہڈی کے اندر گویا قدرت نے سرنگیں کھود دی ہیں +

ان پیچیدہ نالیوں میں سے ایک نالی گھونگھہ کی طرح ڈھائی چکر کھا گئی ہے۔ اسکو قوقعہ کہتے ہیں۔ یہ حصہ باقی دو حصوں کے سامنے ہوتا ہے۔ انہی پیچیدہ نالیوں میں سے چھوٹی بڑی تین نالیاں ہلالی شکل کی یعنی نیم دائرہ سی ہیں، جنکو مجاری ہلالیہ کہا جاتا ہے (مجاری: نالیاں) یہ تینوں ہلالی نالیاں ایک درمیانی فضا میں کھلتی ہیں، جس کا نام دِھلیز ہے۔ دہلیز اس طرح درمیان میں واقع ہے کہ اس سے اوپر اور پیچھے کی طرف وہی تین ہلالی نالیاں ہوتی ہیں، اور سامنے کی طرف قوقعہ نامی ڈھائی چکر والی نالی +

دہلیز اور کان کے ڈھول (جوبہ) کے درمیان بیضوی کھڑکی کے ذریعہ تعلق ہے، اور

(۱۰) عظام جوفیہ (کان کی ہڈیاں)

(۱۱) مجاری ہلالیہ، قوقعہ، دہلیز (بیرونی منظر)

(۱۲) مجاری ہلالیہ، قوقعہ، دہلیز (اندرونی منظر)

تو قطعاتِ بھول کے درمیان گول کھڑکی لگی ہوئی ہے + غرض کان کا اندرونی حصہ انہی دونوں کھڑکیوں کے ذریعہ کانی بھول سے تعلق رکھتا ہے۔ انہیں دونوں کھڑکیوں کے ذریعہ اس بھول میں سے گزر کر اندر آواز پہونچتی ہے، اور کان کے اندرونی پٹھے انہیں سُن لیتے ہیں۔ کان کے اندرونی حصے میں یعنی دہلیز، قوقعہ، اور ہلالی نالیوں کے اندر ایک نہایت نازک جھلی کا استر ہوتا ہے، مگر اِن نالیوں اور اِس جھلی کے درمیان ایک قسم کی رطوبت[1] پائی جاتی ہے جس سے یہ جھلی الگ رہتی ہے۔ اس جھلی کے اندر بھی اسی قسم کی ایک اور رطوبت[2] پائی جاتی ہے + غرض اس جھلی کے اندر اور باہر دونوں طرف ایک ایک رطوبت پائی جاتی ہے اور یہ جھلی رطوبت ہی کے اندر معلق رہتی ہے۔ یہ جھلی جس نالی میں، یا جس فضا میں ہوتی ہے، اس کی شکل اُسی نالی اور اُسی فضاء کے مانند ہو جاتی ہے، اسلئے اس کو جھلی کی **بھول بھلیاں** (تیہ غشائی) کہتے ہیں، اور پہلے کی بھول بھلیاں ہڈی کی ہے (تیہ عظمی) (تیہ: بھول بھلیاں) + اس جھلی کی اندرونی سطح پر کچھ نازک نازک اُبھار، رونگٹوں کے مانند ہوتے ہیں۔ یہ روئیں دار اُبھار مخمل کے رووُں کی طرح اندرونی رطوبت میں اُبھرے رہتے ہیں، تاکہ اندرونی رطوبت کی خفیف سی جنبش بھی ان اُبھاروں کو متحرک کر سکے۔ انہی بلندیوں، یا روئیں دار اُبھاروں میں، سُننے والے پٹھے کے آخری ریشے پھیلے ہوئے ہیں، جن کی وجہ سے یہ نازک اُبھار بڑے ذکی الحس ہو جاتے ہیں +

یہ جو مشہور ہے کہ قوت سامعہ کان کے پردے میں ہے، اور یہی پردہ سامع (سُننے والا) ہے، بالکل غلط ہے، بلکہ کان کا پردہ صرف آواز کی لہروں کو اندر تک پہونچانے کا ذریعہ ہے (از مترجم) +

کان کا درد (وَجَعُ الاُذُن)

(الف) گرم ریاح {یہ درد گاہے اُن گرم، تیز، اور ریاح بخاری سے پیدا ہوتا ہے} جن سے اجزاء ناریہ پورے طور پر الگ نہ ہوئے ہوں {اور کان میں اکٹھے ہو کر تناؤ پیدا کر رہے ہوں} +

علامات {درد چُبھن کے ساتھ ہوتا ہے} کیونکہ تناؤ جب عضو غشائی (جھلی کے عضو) میں ہوتا ہے تو وہ اوس کے اتصال میں تفرق و علٰحدگی پیدا کرتا ہے {کان کے مقام میں سُرخی ہوتی ہے} کیونکہ شدت درد کی وجہ سے اس طرف خون کھنچکر چلا آتا ہے، اسلئے کہ کان کی حس تیز ہوتی ہے اور وہ دماغ سے بھی قریب ہے؛ انہی وجوہ سے {آنکھیں بھی سُرخ ہوتی ہیں}

[1] مائیت ظاھرہ: باہری رطوبت +　[2] مائیت باطنہ: اندری رطوبت +

کانوں سے سر کی طرف سوزش چڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے} کیونکہ کان سے کچھ گرم بخارات سر کی طرف چڑھ کر چلے جاتے ہیں {مریض کے لہات (کوّے) خشک ہو جاتے ہیں} کیونکہ قرب کی وجہ سے اس کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں +

(۱) ریاح معدی {اگر یہ ریاح معدہ سے اس وجہ سے چڑھ رہے ہوں کہ اس میں گندہ مواد موجود ہوں تو اس کی علامت یہ ہے کہ} معدہ کے مقام میں سوزش محسوس ہوتی ہے} اور شدتِ حرارت کے باعث {سخت پیاس لگتی ہے، سرد پانی پینے سے راحت ملتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں} کیونکہ ان بخارات والے ریاح کی تیزی کے باعث، اور اس وجہ سے آنکھوں میں سوزش اور جلن پیدا ہوتی ہے کہ کان کے درد کے باعث باہمی تعلقات سے آنکھوں کی طرف گرم مواد کھنچ آتے ہیں +

علاج:- اگر ضرورت ہو تو فصد باسلیق کر کے {بقدر ضرورت خون نکالیں، جوشاندۂ ہلیلہ کا مسہل پلائیں، معدہ کو سرد کرنے کی غرض سے (سرد) غذائیں، اور شربت استعمال کریں} جو خشخاش تخم کا ہو، اور خشک دھنیے سے بنائے گئے ہوں، تاکہ بخارات غلیظ ہو کر چڑھنے سے رک جائیں؛ اور سردی پہونچانے اور بخارات روکنے کی غرض سے {کانوں میں روغن گل (ایک حصہ)، تین حصے سرکہ میں جوش دیکر ٹپکائیں} اور جوش اسقدر دیں کہ سرکہ جل کر صرف روغن رہ جائے؛ اور جب درد اسقدر ہو کہ تشنج، بے عقلی، یا غشی کا خوف ہو تو {دودھ کے ساتھ افیون ڈکسکر ٹپکائیں روغن کے ساتھ افیون استعمال نہ کریں} کیونکہ دودھ بمقابلہ روغن کے درد میں زیادہ سکون پیدا کرتا ہے، اس لئے کہ اس میں ڈھیلا کرنے کی طاقت زیادہ ہے. نیز اس میں ایک قسم کا پانی ہوتا ہے، جس کا فعل جلا کرنا اور دھونا ہے. نیز اس میں روغن کیطرح نہ لیس ہوتا ہے، اور نہ گاڑھا پن ہوتا ہے، جس سے افیون چپک جائے، اور ایک عرصہ تک عضو میں پڑا رہے + افیون کا دیر تک استعمال کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس سے ثقل سمع پیدا ہو جاتا ہے {اور باہر سے کانوں پر سرد طلائیں لگائیں} مثلاً صندل، مامیثا، گلاب، آب کشنیز، آب کاہو +

(۲) دھوپ {گاہے یہ گرم و تیز ریاح گرم کے دنوں میں دھوپ میں چلنے سے پیدا ہو جاتی ہیں} کیونکہ گرمی دماغ کی رطوبتوں میں اثر کرتی ہے، جس سے بخارات پیدا ہو جاتے ہیں؛ اور جب ان سے اجزاء ناریہ الگ ہو جاتے ہیں تو ریاح بنجاتے ہیں +

علامات {مریض کانوں میں، چہرہ میں، اور آنکھوں میں سوزش، اور نتھنوں میں خشکی طبیعت میں بیچینی اور پیاس محسوس کرتا ہے، جو سرد پانی کی محض کلی ہی سے جاتی رہتی ہے} کیونکہ موجودہ صورت میں گرمی فقط سر ہی کے اعضاء میں ہے. ہاں اگر پیاس معدہ کے سبب ہوتی تو بلا سرد پانی پیئے ہرگز نہ جاتی +

علاج {روغن گل سرکہ میں تدبیر کہکے یعنی سرکہ میں جوش دیکر (جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا)

ٹپکائیں، کانوں پر کپڑوں کے ٹھنڈے کئے ہوئے ٹکڑے رکھیں} دماغ میں سردی اور تری پہونچائیں، یعنی طلائیں، تریڑے، اور چھڑکنے کی دوائیں، جیساکہ در دسر میں گزرچکا، استعمال کریں۔

(۳) گرم پانی {لگتا ہے وہ گرم و تیز ریاح معمولی گرم پانی، یا گرم چشموں کے پانی، کان (اور سر) پر ڈالنے سے، یا ان میں غوطہ لگانے سے پیدا ہوجاتے ہیں} اور ان چیزوں سے ریاح اسی طرح پیدا ہوجاتے ہیں، جس طرح دھوپ میں چلنے سے پیدا ہوجاتے ہیں۔ علاوہ بریں گرم چشموں کے پانی معدنیات کے اثر سے، مثلاً گندھک، نطرون (جواکھار)، اور نمک کے اثر سے ہرگز خالی نہیں ہوتے ہیں، جو دماغ میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ نیز ان گرم چشموں کی موجودہ گرمی ریاح پیدا کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔

علامات {سر میں بوجھ محسوس نہیں ہوتا ہے} کیونکہ یہ مادہ سے خالی ہوتا ہے۔ اگر یہ علامت مشترک طور پر درد کی اُن تمام قسموں میں پائی جاتی ہے، جو ریاح سے پیدا ہوتی ہیں {سر اور کانوں میں سخت گرمی ہوتی ہے، سر کے پچھلے یا بیچ کے حصہ میں کانوں کے تعلق سے درد ہوتا ہے} کیونکہ قوت سامعہ کے پٹھے کی پیدائش تقریباً دماغ کے اگلے اور پچھلے حصوں کے درمیانی مقام سے ہے، کیونکہ یہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ دماغ کے دو حصے ہیں، جن کے درمیان ایک حد مشترک (درمیانی مقام) واقع ہے۔ پس جب ریاح دماغی جھلی کے نیچے کانوں کے پاس، یا اُس عصبۂ سامعہ کے پاس، جو کان کے اندر بچھا ہوا ہے، یا اُس عصبی شاخ کے پاس، جو کہ قوت سامعہ کا اصلی ذریعہ اور حقیقی آلہ ہے، بند ہوجاتے ہیں تو اس جھلی میں اور اس کے آس پاس تمدد اور تناؤ پیدا ہوجاتا ہے، جو باعث درد ہوتا ہے۔

علاج {اگر ضرورت ہو تو فصد کریں} تاکہ مواد نیچے کی طرف متوجہ ہوجائیں جس سے بخارات بھی لوٹ جائیں گے، اور اسی غرض سے {پنڈلیوں کو باندھیں، اور دونوں قدم کی مالش کریں، اور سرد روغن کانوں میں ڈالیں} مثلاً روغن بنفشہ، روغن نیلوفر، روغن بید سادہ، روغن کدو، اسی طرح ان روغنوں کو ناک میں ٹپکائیں، تاکہ دماغ میں رطوبت پہونچے اور گرمی کم ہو۔

(۴) گرم ادویہ {لگتا ہے گرم ریاح کانوں پر یا سر پر گرم دواؤں کے رکھنے سے پیدا ہوتے ہیں}

علامات {اس کی علامت یہی ہے کہ گرم دواؤں کے رکھنے کا پہلے اتفاق ہوچکا ہو}

علاج {فصد کریں، قبض کھولیں، اور ان دواؤں کے مقابل دوسری (سرد) دوائیں کانوں پر رکھیں}

(ب) سرد ریاح {یا کانوں کا درد اُن سرد اور غلیظ ریاح سے ہوتا ہے، جو کانوں کے اندر سوراخ میں اکٹھے ہوجاتے ہیں} اور باہر نکلنے کا راستہ نہیں پاتے۔

(۱) ریاح معدی {پھر یہ ریاح لگتا ہے معدہ سے اٹھتے ہیں، جس کی علامت یہ ہے

---

* ... مرغوں میں ہوتی ہیں، اور ظاہری ابتدائی اخراج سے خارج ہوتی ہیں (مترجم)۔

کوستی آتی ہے} کیونکہ ان غلیظ اخلاط سے، جن سے ریاح اٹھتے ہیں، معدہ کو تکلیف پہونچتی۔ اور وہ انکے خارج کرنے کی حرکت کرتا ہے {منہ میں پانی بھر آتا ہے} اسکی وجہ معدہ کی رطوبت کی کثرت ہے {سر میں درد ہوتا ہے، مگر اس درد سے ہلکا ہوتا ہے} جو گرم ریاح سے پیدا ہے، کیونکہ گرمی کو بمقابلہ سردی کے زیادہ قوی تسلیم کیا گیا ہے {نیز یہ درد سر پر گرم پانی سے ساکن ہوجاتا ہے} کیونکہ گرم پانی جلد کو ڈھیلا کرتا، مسامات کھولتا، ریاح کو لطیف بناتا، اور انکی تحلیل پر امداد کرتا ہے۔

علاج {بدن سے مواد خارج کریں} معدہ کی صفائی کریں {کانوں میں گرم روغن ٹپکائیں} مثلاً روغن قاز، روغن سلاب، روغن رینڈی {ان روغنوں کو پیاز اور سداب پانی میں دبر کرلیں (یعنی جوش دے لیں)، یا ان میں جندبیدستر اور فرفیون حل کرلیں} گرمی میں اضافہ ہوجائے، اور ریاح کے تحلیل کرنے کی قوت بڑھ جائے۔

(۲) ریاح دماغ {گاہے یہ سرد ریاح دماغ کے سرد فضول سے پیدا ہوکر کانوں کی طرف آتی ہے} اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ان مواد میں کمزور حرارت اثر کرتی

علامات {اس کی یہ ہیں کہ مریض جس طرح کانوں میں بوجھ اور دوی وطنین (کان محسوس کرے گا، اسی طرح اس کا احساس دماغ میں بھی ہوگا} کان بجنے کی وجہ تو یہ ہے کہ اندر جو ریاح حرکت کرے گی، اس کا احساس کانوں میں ہوگا، مگر مصنف کا یہ قول دو سے غلط ہے (۱) اس صورت میں کانوں میں بوجھ نہ ہونا چاہئے (بلکہ فقط سر میں ہونا چاہئے اگر یہ مان بھی لیا جائے تو دوی کا احساس فقط کانوں میں ہوسکتا ہے (نہ کہ سر میں بھی) {نیز اسی میں درد سر بھی ہوتا ہے} جو انہیں سرد مواد سے پیدا ہوتا ہے۔

علاج {ایارج اور غرغروں کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں، کانوں میں وہ دوائیں ٹپکائیں} جن کا ذکر پہلی قسم (معدی) میں ہوچکا ہے۔

(۳) سرد ہوا میں چلنا پھرنا {گاہے وہ ریاح سردی کے دن سرد ہوا سے پیدا ہوتی ہے} یہ قول غلط ہے، اور اسی طرح اگلا قول بھی غلط ہے کہ {گاہے وہ سر پر سرد پانی ڈالنے سے پیدا ہوتی ہے} اس قول کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ برودت سے ریاح نہیں پیدا ہوسکتی ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جائے تو کسی قدر صحیح ہوسکتا ہے کہ ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈا پانی چونکہ مسامات کو بند اور جلد کو کثیف کردیتا ہے، اس لئے وہ بخارات، جو سے ہمیشہ تحلیل ہوا کرتے ہیں، بند ہوکر دماغ میں اکٹھے ہوجاتے، اور سرد ہوجاتے ہیں انسے گرم اجزاء (اجزاء ناریہ) الگ ہوجاتے ہیں، اور سرد ریاح بنجاتے ہیں۔ خصوصاً یہ بخارات بھی بذات خود سرد ہوں، جیسا کہ سرد و تر مزاج والوں کے بخارات ہوتے ہیں۔

علامات {کانوں میں ریاح کی سی (خفیف) حرکت محسوس ہوتی ہے} کیونکہ یہ

چونکہ غلیظ اور سرد ہوتی ہے، اس لئے اس کی حرکت سست ہو جاتی ہے، اور حرکت کے وقت اس کے بیشتر اجزاء ساکن رہتے ہیں، جیسا کہ موج اور لہروں کے وقت ٹھہرے ہوئے پانی کی حالت ہوتی ہے، جو اپنی جگہ میں قائم ہو، کیونکہ موج اور لہر کی حرکت فقط اوپر اوپر ہوتی ہے، اور پانی ساکن ہوتا ہے۔ {اور درد تمدد اور تناؤ کے ساتھ نہیں ہوتا ہے، جس میں عضو کناروں کی طرف سخت کھنچتا ہوا معلوم ہوتا ہے} جیسا کہ اُن گرم اور لطیف ریاح سے ہوا کرتا ہے، جنکی مقدار عضو کی وسعت سے زیادہ ہو، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ریاح چونکہ غلیظ اور سرد ہوتی ہے، اسلئے یہ ساکن اور غیر متحرک رہتی ہے {بلکہ درد ایسا ہوتا ہے، گویا کوئی شے کان میں سختی سے گڑائی جا رہی ہو} جس سے کسی قدر ضرور تناؤ پیدا ہوتا ہے، کیونکہ یہ ریاح چونکہ بند ہوتی ہے، اور اپنی جگہ سے نہیں ہلتی، اس لئے زیادہ سختی سے تفرق نہیں پیدا کر سکتی ہے۔

علاج {کان کو باہر سے بذریعہ گرم روغنوں کے گرم کریں، اور اس پر تر ٹپے ڈالیں} جو سویا، اسپست، بابونہ، ناخونہ، برگ غار، مرزنجوش، نمام، اور قیصوم کے جوشاندہ سے بنائے گئے ہوں {اور حمام کے اندر گرم توے کے مقابل کانوں کو رکھیں} تاکہ توے کے گرم بخارات کانوں تک پہونچیں {یا شلغم کے جوشاندہ کے مقابل رکھیں، اور رائی کے ذریعہ کانوں میں گرمی پہنچائیں} جس کی صورت یہ ہے کہ اسے کوٹ کر گرم روغنوں میں ملا کر اسکی بتی کان میں رکھیں {یا مذکورہ بالا پانیوں سے سینک کریں، یا نیم گرم میٹھے روغن زیتون میں روئی تر کر کے کانوں میں رکھیں}۔

(۴) سرد پانی {گاہے وہ ریاح سر پر سرد پانی کے ڈالنے، یا اس میں غوطہ لگانے سے پیدا ہوتی ہے} **علامات** {کان کے درد کے ساتھ سر کے پچھلے حصہ میں بھی درد ہوتا ہے} کیونکہ یہ حصہ دماغ کے تمام حصوں سے سرد ہے، اور اس لئے کہ یہ حصہ بذریعہ عصبۂ سامعہ کے کانوں سے تعلق رکھتا ہے {اور اسقدر شدید درد ہوتا ہے کہ مریض سر کو بھی جھکا نہیں سکتا} اسلئے کہ قبض اور کثافت کے باعث جو سردی کے لوازم سے ہے، سر کے پچھلے حصے کے اعصاب تن جاتے ہیں، جس سے سر نہ اوندھا ہو سکتا ہے، اور نہ مڑ سکتا ہے۔

علاج {سر میں، اور خاصکر پچھلے حصے میں، گرم روغن لگائیں، اور انہیں کانوں میں ٹپکائیں}

(۵) سرد دوائیں {گاہے وہ ریاح کانوں میں سرد دواؤں کے ڈالنے سے پیدا ہوتی ہے۔ **علاج**: اُن سرد دواؤں کے مخالف دوائیں استعمال کریں}۔

(ج) درد خونی {گاہے کانوں کا درد خون کی کثرت سے ہوتا ہے۔ **علامات**: چہرہ میں سرخی ہوتی ہے، اور سجدہ کی حالت میں سر اور پیشانی کے اندر بوجھ محسوس ہوتا ہے} کیونکہ مادہ (خون) کا میلان اس طرف ہو جاتا ہے {اور سخت تپکن ہوتی ہے} کیونکہ طبیعت سرد ہوا کے جذب کرنے کی مشتاق ہوتی ہے، اسلئے وہ شریانوں

کی تڑپ کو تیز کر دیتی ہے، اور اسی تڑپ کا نام ٹیس ہے) + **علاج** {قیفال کی فصد کریں ترمیووں کے پانی سے رفع قبض کریں، روغن گل کان میں ٹپکائیں، جسے سرکہ میں مدبر کر لیا گیا ہو} (جس کی صورت پہلے گزری) +

(د) سوء مزاج گرم سادہ و صفراوی

{گاہے کان کا درد سوء مزاج گرم سادہ یا سوء مزاج صفراوی سے پیدا ہوتا ہے}+

علامات {چہرہ اور سر گرم محسوس ہوتا ہے، درد سر ہوتا ہے، بوجھ بالکل نہیں ہوتا، ٹیس ہوتی ہے، سرد ہوا سے راحت ملتی ہے + **علاج**: شیاف ابیض اور سرد روغن کان میں ٹپکائیں، سر د لیپ لگائیں} مثلاً مامیثا، جو کا آٹا، صندل، اور کافور ہمراہ آب کشنیز و آب کاہو} رفع قبض کریں} درد صفراوی میں رفع قبض اس لئے کرتے ہیں کہ مادہ کا نیچے کی طرف میلان ہو، اور پھر خارج ہو جائے؛ اور سوء مزاج سادہ میں اسلئے کرتے ہیں کہ درد کی وجہ سے مواد سر کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں، اور وہاں جا کر ورم نہ پیدا کر دیں +

(ہ) سوء مزاج سرد سادہ و بلغمی

{گاہے کان کا درد سوء مزاج سرد سے پیدا ہوتا ہے} خواہ سادہ ہو یا بلغمی + **علامات**: درد کے ساتھ نہ سوزش ہوتی ہے، نہ کانوں میں سرخی، اور گرم چیزوں سے فائدہ ہوتا ہے} خواہ وہ چیزیں بالفعل گرم ہوں، یا ان کی تاثیر گرم ہو، مگر ان چیزوں سے، جو بالفعل گرم ہوں فائدہ جلد اور نمایاں طور پر حاصل ہوتا ہے {دقوع مرض سے پہلے سرد تدابیر کا اتفاق ہوتا ہے}+

علاج:- اگر بلغم کی علامتیں، مثلاً بوجھ، نیند کا غلبہ، اور نتھنوں کی تری، نمایاں ہوں تو گولیوں اور ایارج سے تنقیۂ دماغ کریں، پھر کانوں میں گرم روغن ٹپکائیں، مثلاً مولی کا روغن، قسط کا روغن، سنبل کا روغن، زنبق کا روغن} زنبق کا روغن اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ تلوں کو سفید چنبیلی کے ساتھ کچھ دنوں تک رکھکر روغن نکالتے ہیں {تحلیل کرنے والے تکمیدٗ مثلاً بابونہ، سویہ، مرزنجوش، اور عاقر قرحا کا جوشاندہ کانوں پہ استعمال کریں} + اور اگر بلغم کی علامتیں نہ ہوں، بلکہ سوء مزاج سادہ ہو تو بھی یہی علاج ہے، ہاں تنقیہ نہ کریں، اور نہ محللات کا استعمال کریں +

(و) کان کا ورم

{گاہے یہ درد کانوں کے ورم سے پیدا ہوتا ہے؛ اور یہ ورم (۱) گاہے گرم ہوتا ہے، جس کی **علامت** یہ ہے کہ درد سخت اور ٹیس ہوتی ہے، سر اور پیشانی میں بوجھ ہوتا ہے، تمدد یعنی تناؤ اور کھچاوٹ، اور سوزش محسوس ہوتی ہے، اور چہرہ میں سرخی نمایاں ہوتی ہے + چنانچہ اگر یہ ورم کان کے سوراخ میں یا اوس سے باہر ہوگا، تو صاف نظر آئیگا؛ اور درد بھی شدید نہ ہوگا} کیونکہ یہ مقامات دماغ اور

تو گئی انجمن اعصاب سے دور ہیں، اور اسی وجہ سے {اس میں زیادہ خطرہ بھی نہیں ہے} اور اسوجہ سے بھی خطرہ کم ہے کہ ورم کے پھوٹنے کے وقت سامعہ کے پٹھے کے پھٹنے کا خوف نہیں ہوتا ہے +

علاج {ورم کی طرف مواد کے جذب کرنے کی کوشش کریں} خواہ اس غرض کیلئے سنگیاں لگانی پڑیں، دو روز کے بعد کرم کلہ کا پتہ پیپلنے گھی میں جوش دیکر ضماد کے طور پر لگائیں +

{اگر یہ ورم سوراخ کے اندر گہرائی میں ہوگا تو قرب کی وجہ سے عصبہ سامعہ بھی ورم میں شریک ہوگا، یہ حالت نہایت سخت ہوگی، سخت درد ہوگا، اور سخت خطرہ کی صورت ہوگی، اور پیپ پڑنے تک مہلت نہ دے گی} کیونکہ یہ عضو کثیر الحس ہے، اور شدتِ درد سے غشی پیدا ہو جاتی، اور تشنج ہو جاتا ہے، اس لئے کہ یہ عضو عصبانی ہے، اور دماغ سے قریب ہے، اور بالآخر اختلاط عقل لاحق ہو جاتا ہے، اور اکثر اوقات سرسام تک نوبت پہونچتی ہے، اور بعض اوقات یہ ساتویں روز ہلاک کر دیتا ہے، کیونکہ دماغ قرب کی وجہ سے اس مرض کی سختیوں کو سات دنوں سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا ہے، اور خاصکر جوانوں میں، کیونکہ ان کا مزاج زیادہ گرم اور انکے اورام کے مواد زیادہ تیز ہوتے ہیں، جو سخت ایذا پہونچاتے ہیں، اور پیپ پڑنے تک مہلت نہیں دیتے ہیں +

علامات {ثقل سامعہ (بہراپن) ہو جاتا ہے} کیونکہ سامعہ کا پٹھہ چونکہ مریض ہوتا ہے، اسلئے وہ قوت سامعہ کو کانوں تک نہیں پہونچاتا ہے، یا وہ اس قوت کو دماغ سے اچھی طرح قبول ہی نہیں کرتا ہے، (جسے وہ پہونچا سکے) + ورم چونکہ گہرائی میں ہوتا ہے، اس لئے {درد کی شدت بھی کان کی گہرائی میں ہوتی ہے۔ کانوں میں ایک آواز معلوم ہوتی ہے، جو تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد رک جاتی ہے} کیونکہ ورم کے مادہ گرم و لطیف بخارات اٹھتے ہیں، جن کی حرکت سے کانوں میں ایک آواز پیدا ہوتی ہے، اور جب طبیعت انہیں تحلیل و فنا کر دیتی ہے تو یہ وہ بند ہو جاتی ہے، پھر دوبارہ جمع ہو جاتے اور تحلیل ہو جاتے ہیں، اور ورم کے زوال تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے + آواز کیوں رک جاتی ہے، متصل اور مسلسل کیوں نہیں رہتی؟ اس لئے کہ یہ آواز بخارات کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے، اور جب بخارات کثیر ہو جاتے ہیں تو طبیعت انہیں دفع کر دیتی ہے اور آواز اسوقت تک بالکل بند ہو جاتی ہے جب تک کہ یہ دوبارہ اکٹھے ہو جاتے ہیں {گاہے آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں، اور نتھنوں سے رطوبت رستی ہے} کیونکہ شدتِ درد سے خود دماغ اور سر کے دوسرے اعضاء اس قدر ضعیف ہو جاتے ہیں کہ نہ رطوبات کو روک سکتے ہیں، نہ ان رطوبات میں اپنے حصہ کی غذاؤں میں بدل کر سکتے ہیں، اس لئے یہ سر پر بوجھ ہو جاتے ہیں، اور دوسرے فضول کے مانند بہ نکلتے ہیں {اور دائمی بخار رہتا ہے} کیونکہ دماغ کے اتصال سے گندے بخارات قلب تک پہونچتے رہتے ہیں، اور ایسے ورم میں، جو سوراخ سے باہر ہوتا ہے، بعض بھی یوم ہوتا ہے (جو ایک دو روز رہ کر زائل ہو جاتا ہے، دائمی نہیں ہوتا ہے) +

علاج {فصد اور دفع قبض کریں، شیاف ابیض کانوں میں ٹپکائیں، دھنیا، مکو، اور کاسنی کے پانی کے ساتھ طلاء نرد لگائیں} **طلاء نرد**: حکیم حُنین بن اسحٰق کا تجویز کیا ہوا طلاء ہے جس کا نسخہ یہ ہے:-

نسخہ طلاء نرد: صندل سُرخ، صندل سفید، مامیثا، گل ارمنی، رسوت، سفیدہ، بوشش[1]، تخم کاسنی، طباشیر، کافور، سب کو کوٹ کر بعض سرد عصاروں میں گوندھ کر اس قسم کی لمبی لمبی گولیاں، یا بتیاں بنائیں، جو نوک کی طرف باریک، اور جڑ کی طرف موٹی، اور نرد یعنی پاسہ کی طرح شش پہل ہوں، تاکہ پتھر پر ان کا گھسنا آسان ہو {کانوں میں چھاتیوں سے دودھ کی دھار ماریں۔ اگر ان تدابیر سے درد میں سکون نہ ہو تو کانوں میں لعاب ٹپکائیں (جو ورم کو پکانے والے ہوں)، مثلاً السی کا لعاب} {تاکہ ورم پک کر درد میں سکون آجائے اور پیپ بہ جائے} +

(۲) ورم بلغمی سرد {گاہے کان کا درد، سرد اور بلغمی ورم سے ہوتا ہے} **علامات** {ٹیس کے بغیر ثقل اور کھنچاوٹ ہوتی ہے} اس لئے کہ ٹیس تو گرم ورموں میں ہوا کرتی ہے {اور درد میں شدت نہیں ہوتی ہے، اور نہ اس کے ساتھ درد سر ہوتا ہے} کیونکہ اس مادہ میں حرارت تو ہوتی نہیں، جس سے اتنا سخت درد پیدا ہو کہ سر کے سارے اعضاء میں سرایت کر جائے {اور نہ مریض کے مزاج میں غصہ اور چڑچڑا پن آتا ہے} کیونکہ ایسے ورم کے مریض کا مزاج سرد ہوتا ہے، اس لئے اس کا خون بھی سرد اور غلیظ ہوتا ہے، جو نہ جلدی بھڑک[2] سکتا ہے، اور نہ حرکت کر سکتا ہے، اور مزاج میں چڑچڑا پن اسی وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ خون میں تیزی، اور بھڑکنے اور مشتعل ہونے کی طاقت ہو، اس میں شدتِ جوش و ہیجان اور خارج کی طرف حرکت کرنے کی قوت ہو۔ چنانچہ جب ورم صفراوی ہوتا ہے تو اس قسم کے برعکس، مریض غصہ اور چڑچڑے پن سے ہرگز خالی نہیں ہوتا، کیونکہ صفراوی میں خون رقیق، تیز، اور سخت اشتعال پذیر ہوتا ہے {یہ ورم بلغمی گاہے کان کے بیرونی حصہ میں ہوتا ہے، گاہے سوراخ میں، اور گاہے ان دونوں مقامات میں، مگر قوت سامعہ کے پٹھے میں ہرگز نہیں ہو سکتا} کیونکہ وہ نہایت سخت پیدا کیا گیا ہے (اگرچہ وہ چہرے کے پٹھے، عصب وجہی، سے نرم ہے، جو چہرے کے عضلات میں پھیلکر حرکت بخشتا ہے) تاکہ وہ اُس ہوا کی ضرب اور لہر سے متاثر نہ ہو سکے، جس میں آواز رہتی ہے، اور وہ آواز کے لئے سواری کے مانند ہے، اور اس لئے کہ سختی آواز کے لئے مددگار بھی ہوتی ہے (یعنی سخت چیز سے آواز زیادہ پیدا ہوتی ہے) + اس پٹھے کی سختی کے علاوہ دماغ کی دونوں جھلیاں باریک اور موٹی اس پر استر کئے ہوتی ہیں، اور بلغم چونکہ گاڑھا

[1] بوشش ایک غیر معروف نبات کا پتیاں یا شیاف ہیں +

[2] خون کے بھڑکنے یا اس کے مشتعل ہونے سے مراد اس کا گرم اور تیز ہو جانا ہے +

ہوتا ہے، اس لئے وہ اس سخت پٹھے میں نفوذ نہیں کر سکتا، کیونکہ اول تو اس کا جوہر ہی سخت ہے، دوسرے اس کی جھلیاں بھی سخت ہیں، اس لئے اس میں بلغمی ورم نہیں ہو سکتا +

علاج {گولیوں اور ایارجات کا مسہل دیں، غرغرہ کرائیں، ورم کی تحلیل کے لئے کانوں میں گرم روغن ٹپکائیں، مثلاً سویہ کا تیل، مولی کا تیل، تحلیل کرنیوالے ضماد لگائیں} مثلاً میتھی کا آٹا، بابونہ، اور راتینج ہمراہ موم و روغن زیتون +

(۹) پھوڑے پھنسی

{گاہے کان کا درد پھوڑے پھنسیوں سے ہوتا ہے} **علامات:** پیپ نکلتی ہے، پہلے ورم ہوتا ہے} جو پک جاتا ہے اور پھر اس میں پیپ پڑ جاتی ہے + **علاج** {زخم اگر نیا ہو تو مرہم سفید روغن گل میں پتلا کر کے کانوں میں ٹپکائیں} **نسخہ مرہم سفید:** سفیدۂ قلعی، موم، دونوں ہموزن، روغن دونوں سے دگنا، موم کو روغن کے ساتھ ہلکی آنچ پر پگھلائیں، پھر سفیدہ کے ساتھ کھرل میں تھوڑا تھوڑا کر کے ملائیں۔ اسی طرح روغن اور موم ملاتے اور دستہ سے چلاتے جائیں، حتیٰ کہ چلاتے چلاتے سرد ہو کر جم جائے، ورنہ موم کی تہ میں سفیدہ بیٹھ جائیگا {آب شہد اور پرانی روئی سے زخم کی ریم اور میل کچیل کو صاف کریں، جو زخم کے بھرنے سے مانع ہوتی ہے} شہد کا پانی جلا اور تنقیہ کرتا، اور پرانی روئی بھی رطوبتوں کو خشک کر کے تنقیہ کرتی ہے {پھر زخموں کے بھرنیوالے مرہم، مثلاً مرہم سفیدہ اور مرہم راتینج فتیلہ میں لتھیڑ کر کان میں ڈالیں، اور زخموں کے خشک کرنیوالی دوائیں چھڑکیں} جو انزروت، دم الاخوین، کندر، اور لحیۃ التیس کے عصارہ سے تیار کی گئی ہوں {اور اگر زخم پرانا اور میلا ہو (یعنی گوشت کو گلا رہا ہو) تو مرہم مصری، مرہم باسلیقون کبیر، مرہم سرخ اور خبث الحدید کا سرکہ مفید ہوتا ہے} **نسخہ مرہم مصری:** زنگار، شہد، سرکہ اور کندر (پانی میں ملا کر) اس قدر جوش دیں کہ اس کا قوام شہد کی طرح ہو جائے، پھر اس میں موم اور روغن ملا دیں +

مرہم باسلیقون کبیر: موم پاؤ سیر، زفت، اُولہ، مُرکی، راتینج (گوند صنوبر)، علک الانباط (جو ایک گوند کی قسم ہے)، ہر ایک ۵ تولہ، روغن زیتون ایک سیر (حسب دستور مرہم بنائیں) +

مرہم سرخ: مردار سنگ، روغن زیتون، ہر ایک دو حصے، سرکہ دس حصے، سب کو ملا کر اس قدر حل کریں کہ گاڑھا ہو جائے، پھر اس میں ایک حصہ کے برابر ہلدی شامل کریں +

خبث الحدید کا سرکہ: خبث الحدید یعنی لوہے کا میل لیکر سرکہ میں ایک مہینہ، یا اس سے زیادہ بھگوئیں، پھر کان میں ڈالیں + یا لوہے کے میل کو کوٹ کر سرکہ میں سات مرتبہ بھگوئیں، اور خشک کریں، پھر تیز سرکہ میں اسقدر جوش دیں کہ شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے پھر کانوں میں ٹپکائیں {اگر کانوں سے صرف پانی بہتا ہو، پیپ نہ بہتی ہو تو گاہے پرانی غذا میں

پسا ہوا مازو مفید پڑتا ہے} کیونکہ یہ رطوبت کو خشک کر لیتا ہے، اور اگر پیپ بہتی ہے تو علاج میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ خشک کرنے والی دواؤں کے ساتھ ایسی دوائیں بھی ہوں، جو زخم کو پاک صاف کر دیں، اور پیپ کو رقیق کر کے بہا دیں {اور افیون کی راکھ قدرے جند بید ستر کے ساتھ کان کے درد کو تسکین دیتی ہے} اور زخم میں بھی فائدہ بخشتی ہے، کیونکہ افیون کی راکھ مخدر ہے، اور افیون سے زیادہ رطوبات کو جذب کرتی ہے، اور جند بید ستر سے افیون کی اصلاح ہو جاتی ہے +

(ح) کیڑے {کبھی کان کا درد کان کے کیڑے سے ہوتا ہے، جو کان کے اندر گندے مواد سے پیدا ہو جاتا ہے، اور گاہے کان کے پرانے زخم سے پیدا ہو جاتا ہے} جبکہ ایک عرصہ گزر جانے کے باعث زخم میں گندگی آ جاتی ہے۔ علی الخصوص اس زمانہ میں جبکہ ہوا گرم و تر ہو (مثلاً برسات کے موسم میں) +

علامات: ان کیڑوں کی حرکت اور ان کے کاٹنے سے {کانوں میں دغدغہ اور خارش معلوم ہوتی ہے، اور کم و بیش ان کے رینگنے کا احساس ہوتا ہے، گاہے یہ باہر نکل آتے ہیں، جو گاہے سفید رنگ کے ہوتے ہیں، جن کے سر سیاہ ہوتے ہیں، اور تڑپتے رہتے ہیں، اور گاہے خاکی رنگ کے کتوں کی چچڑی کے مانند ہوتے ہیں} یہ اختلاف اس مادہ کے اختلاف سے ہوتا ہے، جس سے ان کی پیدائش ہوتی ہے +

علاج {ان کے مارنے کے لئے سرکہ اور بورہ ارمنی کان میں ڈالیں، یا ایلوہ لیکر تازہ افسنتین کے پانی کے ہمراہ، یا تخم حنظل یعنی اندرائن کے پانی کے ہمراہ، یا تنغاد کے پتوں کے ہمراہ یا ان کے جوشاندے کے پانی میں ملا کر کان میں ڈالیں۔ جب کیڑے مر جائیں تو انکے نکالنے کی کوشش کریں، مثلاً صوف یعنی اون (یا روئی) کی بتی بنا کر دبق، یا سریش میں تر کر کے کان میں ڈالیں، اور حرکت دیکر باہر نکال لیں، یا مثلاً کندش (نکچھکنی) کے ذریعہ چھینک لائیں} اور چھینک کے وقت منہ اور ناک کو بند کر لیں +

(ط) باہر کے کیڑے {کبھی کان کا درد ان کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے، جو باہر سے کان میں داخل ہو جاتے ہیں + **علامات**: ان کیڑوں کی حرکت انکی مقدار کے مطابق محسوس ہوتی ہے، درد گاہے بڑھ جاتا ہے} یعنی جس وقت یہ حرکت کرتے ہیں + {اور گاہے ساکن ہو جاتا ہے + **علاج** وہی ہے، جو اوپر کے کیڑوں میں بیان کیا گیا ہے} یعنی مار کر باہر نکالنا +

(ی) پانی کبھی کان کا درد اس پانی سے ہوتا ہے، جو کان میں گھس جاتا ہے} اور یہ کان کے اندر درد اور تکلیف پہونچاتا ہے + گاہے یہ پانی کے میل سے مل کر گرم ہو جاتا ہے، جوش کھانے لگتا ہے، اور کان کو زخمی کر دیتا ہے۔ خاصکر اسوقت

ل دبق: ایک دانہ ہے بیچنے سے چھوٹا جسکے اندر ایک لیسدار چپچپی رطوبت ہوتی ہے +

جبکہ بُرے قسم کا پانی ہو، اور اس میں کسی دوا، کا کچھ اثر ہو، جیسا کہ اکثر گرم چشموں کے پانی میں گندھک وغیرہ کا اثر ہوا کرتا ہے +

علامات { درد پانی میں تیرنے کے بعد، یا غسل و حمام کے ایک دو دن کے بعد ظاہر ہوتا ہے } اور اوس کے ساتھ بہرا پن بھی ہوتا ہے +

علاج { کان کے پانی کو نکالنے کی تدبیر کریں، مثلاً ہتھیلی کان پر رکھکر اور ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر کود یں } اور سر کو اوسی کان کی طرف جھکائیں { یہاں تک کہ پانی نکل پڑے، یا کسی نلکی کے ذریعہ، یا بغیر نلکی کے منہ سے چوسیں، یا اُسے اندر ہی اندر تحلیل و خشک کر دینے کی کوشش کریں، جس کی صورت یہ ہے کہ بادیان کی، یا سویا کی، یا بردی کی لکڑی، جو ٹھوس نہو، بلکہ پولی ہو، کان کے سوراخ میں داخل کریں } اور لکڑی کے اردگرد کان کے سوراخ میں روئی بھر دیں، تاکہ اندر ہوا دجا سکے { پھر اس لکڑی کے باہر والے سرے پر روئی لپیٹ کر، اور روغن چنبیلی، یا روغن زیتون سے ترکرکے روشن کریں } یہانتک کہ کان کے اندر حرارت پہونچے، اور پانی کو باہر جذب کرکے فنا کر دے، جس طرح چراغ میں تیل جذب ہوکر فنا ہو جاتا ہے + لکڑی کی روئی کو تیل سے ترکرنے کی غرض یہ ہے کہ وہ جل سکے + کان کے پانی کے نکالنے کی ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اسفنج کی ایک بتی بنا کر کان کے اندر داخل کریں، اور اسی کروٹ سو جائیں، پھر بتی نکال لیں، کان کا پانی بتی میں جذب ہو جائے گا +

اسباب : مندرجہ ذیل اسباب سے بالعموم کان میں درد ہو جایا کرتا ہے : نزلہ زکام کا بکثرت عارض ہونا، اتفاقیہ طور پر سردی کا لگ جانا، کسی دانت کا خراب ہو جانا، نہاتے وقت کان میں پانی کا چلا جانا، کسی دھار دار چیز سے کان کا کُریدنا، کسی چیز کا کان میں پڑ جانا، وجع مفاصل کا ہونا، زخم یا دانوں کا کان میں موجود ہونا، کان میں کیڑے کا پیدا ہو جانا، کان میں میل کا ہونا +

علامات : کان میں سخت درد ہوتا ہے، درد کی ٹیسیں چہرہ اور پیشانی تک پہونچتی ہیں، سوزش اور جلن ہوتی ہے، کان کے اندر علاماتِ ورم (سُرخی وغیرہ) موجود ہوتی ہیں +

معمولات مطب : سب سے پہلے اصل سبب معلوم کرکے اسکو دفع کریں، اور درد کی تسکین کے لئے آب برگ سکھدرشن، یا آب پیاز سفید، یا روغن ترب، یا روغن بادام تلخ، جو بھی وقت پر ملجائے، نیم گرم کان میں ٹپکائیں، اگر اس سے افاقہ نہو تو برگ بھنگ تھوڑا سا لیکر پانی میں پیسکر، اور افیون ملاکر، نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔ نیز مندرجہ ذیل دوائیں کو پانی میں جوش دیکر بھپارہ دیں، اور اسی پانی میں گاڑھے کا کپڑا ترکرکے اسکو نچوڑ لیں اور گھنٹہ آدھ گھنٹہ تک گرم گرم تکمید کرتے رہیں :

نسخہ بھپارہ: گل بابونہ، پوست خشخاش، پانی میں جوش دیکر کام میں لائیں۔

نسخہ دیگر: قیصوم، برنجاسف، گل بابونہ، تخم سویا، کوہ خشک ۔

اگر بمنزلہ زکام سے درد ہوا ہو تو مقوی دماغ ادویہ کا استعمال کریں جنکا تذکرہ ضعف دماغ میں ہو چکا ہے، اگر دانت خراب ہو چکا ہو اور اسکی وجہ سے درد پیدا ہوا ہو تو اس دانت کو نکلوا دیں۔ اگر زخم یا دانے ہیں، اور اسکی وجہ سے جلن اور سوزش اور ورم ہو تو شیاف ابیض عورت کے دودھ میں گھسکر ٹپکائیں، یا بہاء ڈر کو شیر دختران میں، یا بکری کے دودھ میں گھسکر نیم گرم ٹپکائیں، —— یا روغن گل اور سرکہ کو گرم کر کے کان میں ٹپکائیں —— یا کدو کا پانی، کھیرے کا پانی علیحدہ علیحدہ یا دونوں کو ملا کر کان میں قطور کریں —— یا آب مکو سبز، آب برگ خرفہ سبز، آب کدوئے تلخ، سرکہ، روغن گل، سب کو ملا کر گرم کریں، جب صرف روغن رہ جائے تو صاف کر کے افیون ملا کر کان میں ڈالیں ۔

اور پینے کیلئے ذیل کا نسخہ دیں :

لعاب بہدانہ، شیرہ عناب، شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں، پانی میں پیس کر چھان لیں اور شربت نیلوفر ملا کر پلائیں، اور اگر اس کے ساتھ اگر چاہیں تو مندرجہ ذیل ضماد کا کوئی نسخہ استعمال کرائیں ۔

نسخہ ضماد: افیون، زعفران، گیرو، گل بابونہ، تخم خطمی، آب مکو سبز میں پیسکر ضماد کریں ۔

نسخہ دیگر: صندل سفید، صندل سرخ، تخم کاہو، آب مکو سبز میں پیسکر ضماد کریں ۔

اگر ورم پھوٹ جائے اور پیپ نکلنے لگے تو صفائی کے لئے بادیان، عسل خالص دونوں کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں، اور کان کو اس پانی سے دھوئیں اور پھر اس کی روئی کی بتی بنا کر، شہد میں آلودہ کریں، اوپر سے انزروت، برگ نیم خشک، باریک پیس کر چھڑک دیں، اور اس بتی کو کان میں رکھیں ۔

اگر کان میں کیڑے پڑ گئے ہوں تو آب برگ شفتالو کے چند قطرے کان میں ٹپکا دیا کریں —— یا عصارۂ افسنتین سرکہ میں ملا کر بطور قطور کے استعمال کریں، جب کیڑے مر جائیں تو موچنے سے پکڑ کر انکو نکال دیں ۔

اگر کان کے اندر پانی کے چلے جانے سے درد ہو گیا ہو تو ہتھیلی کو کان پر رکھ کر ایک پاؤں پر کودنا شروع کریں، یا تھوڑی سی روئی لیکر اور بتی بنا کر کان میں پھیریں

سلہ بہادر: لاکھ کا رنگ۔ بیری وغیرہ کے درخت سے جب کچی لاکھ توڑی جاتی ہے، تو اس سے سرخ رنگ نکلتا ہے ۔

تاکہ بتی میں پانی جذب ہو جائے +
اگر وجع مفاصل کی وجہ سے درد پیدا ہوا ہو تو وجع مفاصل کے علاج کے ساتھ ساتھ تکمیہ وقطور وغیرہ بھی استعمال کراتے رہیں، جس کے نسخے پہلے مذکور ہو چکے ہیں +
اگر کان میں سیل کے جمع ہونے سے درد ہو گیا ہو تو روغن گل، یا روغن بادام تلخ نیم گرم کان میں ٹپکائیں +
غذا و پرہیز: اگر مریض کھانے کی خواہش ظاہر کرے تو ابتداء مرض میں لطیف غذائیں کھلائیں، مثلاً دودھ، بکری کا شوربہ (جس میں ترکاری اور گوشت ساتھ پکائے گئے ہوں)؛ ترکاریاں اور ساگ وغیرہ بھی رفع قبض کرنے کی وجہ سے اس حالت میں اچھی غذائیں ہیں۔ اس کے بعد غذا میں تدریجاً ترقی کرتے رہیں اور معمولی غذاؤں تک پہونچائیں۔ ایسی غذاؤں سے پرہیز کرائیں، جو قابض ثقیل اور بادی ہوں، چلنے پھرنے سے منع کردیں، اور آگ کے سامنے بیٹھنے سے بھی روکیں +

بہراپن اور اونچا سننا (طرش، وقر، صمم)

طرش: کم سننا، **وقر:** بالکل نہ سننا، اور **صمم:** کان کے سوراخ کا بالکل نہ ہونا۔ گاہے مجاز کے طور پر ان الفاظ کا استعمال ایک دوسرے کی جگہ پر ہو جایا کرتا ہے، اور بعض لوگ مخصوص طور پر انے (بہرے پن) کو وقر اور رہنے کو طرش کہتے ہیں +

(۱) پیدائشی بہراپن {بہراپن اگر پیدائشی ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے} کیونکہ اس کی دو ہی وجہیں ہوسکتی ہیں: یا قوت سامعہ کا بالکل نہ ہونا، یا پیدائشی طور پر رستے کا بند ہونا۔ یہ دونوں باتیں علاج سے نہیں جاسکتی ہیں + ایسا شخص لازمی طور پر گونگا بھی ہوتا ہے؛ کیونکہ وہ نہ حروف کو سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح ادا ہوتے ہیں، اور نہ وہ اس امر کو جان سکتا ہے کہ آواز کس طرح نکلتی ہے۔ پھر وہ ایسے حروف اپنی زبان سے کس طرح ادا کرسکتا ہے +
بعض کا قول ہے کہ گونگے کی زبان اس قدر بڑی ہوتی ہے کہ وہ اچھی طرح گھوم نہیں سکتی؛ اور چونکہ زبان بڑی ہوتی ہے، اس لئے وہ مادہ، جس سے کان اور کان کے پٹھے پیدا ہوتے ہیں، کم ہو جاتا ہے، اس لئے وہ بہرا ہوتا ہے + (مگر یہ قول ضعیف ہے، اور پہلا قول قرین قیاس ہے)+ (مترجم) +

(۲) بڑھاپے کا بہراپن {اسی طرح اس بہرے پن کا بھی کوئی علاج نہیں ہے، جو بڑھاپے میں ضعف قوتی سے پیدا ہو جاتا ہے} کیونکہ اس عمر میں سارے اعضاء اصلیہ پر سردی اور خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے +

(۳) **چوٹ** {لگنے سے بہراپن: چوٹ سے پیدا ہو جاتا ہے؛ کیونکہ چوٹ سے کان کا پٹھہ پھٹ جاتا ہے} یہ بھی لا علاج ہے؛ کیونکہ پھٹے ہوئے مقام کا جڑنا تو اسی وقت ممکن ہے، جبکہ اوس کے دونوں کنارے مل جائیں، اور اس کے بھرنے تک اسی طرح ملے رہیں؛ اور ایسا ہونا یہاں ناممکن ہے +

(۴) **صفراوی امراض** {لگنے سے بہراپن تیز صفراوی امراض کے زمانۂ انتہار میں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ صفراوی مادہ بحران کے طور پر دماغ کی طرف چڑھ جاتا ہے} جیسا کہ تیز بخاروں میں ہوجایا کرتا ہے {اس کی **علامت** یہ ہے کہ صفرا کے غلبہ کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں} +

علاج {صفرا کا تنقیہ کریں، اور اس کو نیچے کی طرف منتقل کریں، ترش انار کا پانی، جو نچوڑ کر اسی انار کے چھلکے میں سرکہ، روغن گل، اور کندر کے ساتھ جوش دیا گیا ہو، کان میں ٹپکائیں اسکی صورت یہ ہے کہ ترش انار کے دانوں اور مغز کو اندر سے نکال لیں، اور دانوں کو مغز سے الگ کرکے نچوڑیں، اور اس کا پانی اوسی انار کے پوست میں پھر ڈالیں، اور ساتھ ہی سرکہ، روغن گل، اور کندر ڈالکر آگ پر اتنا پکائیں کہ قوام آجائے۔ یہ عضو میں ٹھنڈک پہونچاتا، اور عضو کے مسامات کو اس قدر سکیڑ دیتا ہے کہ اس میں کوئی مادہ نفوذ نہیں کرسکتا۔ نیز صفرا کی تیزی توڑتا، اور اس کی مضرت دور کرتا ہے +

(۵) **مزاج کی تبدیلی** {کبھی بہراپن اس لئے پیدا ہوجاتا ہے کہ قوت سامعہ کے اعضاء کے مزاج بگڑ جاتے ہیں} اور یہ تغیر مزاجی مادی نہیں ہوتا ہے، بلکہ سادہ ہوتا ہے؛ چنانچہ سوء مزاج گرم یعنی ان اعضاء کی **گرمی** سے سامعہ کا پٹھہ خشک ہوجاتا ہے۔ اور گویا وہ جل بھن جاتا ہے، حتی کہ سننے کی قوت اس میں اچھی طرح نفوذ نہیں کرسکتی ہے۔ اور **سردی** سے چونکہ جسم سکڑتا اور کثیف ہوجاتا ہے، اس لئے پٹھہ بھی سخت ہوجاتا ہے۔ اور **تری** سے پٹھہ ڈھیلا ہوجاتا ہے، اس لئے اس کے اجزا ایک دوسرے پر پڑ جاتے ہیں، اور روح کے راستے بند ہوجاتے ہیں۔ اور **خشکی** سے پٹھہ سوکھ جاتا ہے، اور وہی خرابی پیدا ہوجاتی ہے، جو گرمی سے ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ ساری کیفیتیں قوت سامعہ کے مخالف بھی ہیں، اور عضو کے اعتدال کو (جس سے صحت وتندرستی قائم، قوتیں درست، اور سارے کام ٹھیک رہتے ہیں) بدل دیتی ہیں +

علامات {درد کان کے اندر گہرائی میں کان کے پٹھے کے پاس بلا بوجھ اور کھچاوٹ کے محسوس ہوتا ہے} ہاں تری کی صورت میں درد بالکل نہیں ہوتا {چنانچہ اگر سردی سبب ہوتی ہے تو سرد چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے، اور مرض کی شدت دن کے سرد اوقات میں ہوتی ہے + اگر گرمی سبب ہوتی ہے تو اس کے برخلاف گرم چیزوں سے تکلیف پہونچتی، اور دوپہر میں

شدت ہوتی ہے، اور کان کے اندر اور آس پاس سوزش و جلن محسوس ہوتی ہے + اگر خشکی سبب ہوتی ہے تو اسکی علامت یہ ہے کہ خشکی پیدا کرنے والے اسباب کے بعد، مثلاً ریاضت کرنے، روزے رکھنے، اور بیداری وغیرہ کے بعد مرض کا وقوع ہوتا ہے، اور خشکی کے باعث چہرہ اور آنکھیں لاغر ہوتی ہیں} اور اگر تری سبب ہوتی ہے تو تر چیزوں سے تکلیف پہونچتی، اور خشک چیزوں سے فائدہ پہونچتا ہے. چونکہ یہ آخری قسم شاذونادر ہی پائی جاتی ہے، اس لئے شیخ بوعلی سینا نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے اور مصنف نے بھی اس میں شیخ کی پیروی کی ہے +

علاج {اس بہرے پن کا علاج، جو مزاج کے تغیر سے پیدا ہوتا ہے، یہ ہے کہ دواؤں، غذاؤں، تریڑوں سے نیز ٹپکانے کی، اور سڑکنے کی دواؤں کے ذریعہ اس مزاج کو بدل دیں}

(۶) مواد غلیظ {کبھی بہرا پن کچھ اور غلیظ اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، جو کان کے پیچھے پڑ گرتا ہے} جس طرح مرض تمدد میں دوسرے اعصاب پر گرا کرتے ہیں، جس سے روح نفسانی ان میں نفوذ نہیں کرتی، اور ان کی حس لازمی طور زائل ہو جاتی ہے +

علامات {وہی ہیں، جو کان کے سرد درد میں پائی جاتی ہیں} یعنی گرم چیزوں سے فائدہ پانا، کسی سردی پہونچانے والی تدبیر کا پہلے ہونا، سوزش اور سرخی کا نہ پایا جانا {سر میں کسی قدر بوجھ ہوتا ہے، اور خاصکر سجدہ کی صورت میں زیادہ معلوم ہوتا ہے} سر میں بوجھ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مادہ سر ہی سے آتا ہے؛ اور سجدہ کی صورت میں زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بدن سر کے بوجھ کا عادی ہو گیا ہے، اور بلا کسی تکلیف واذیت کے اسے اٹھائے رہتا ہے، لیکن جب سر میں کوئی مادہ جمع ہو جاتا ہے، اور مریض کھڑا رہتا ہے تو بھی حسب عادت زیادہ بوجھ نہیں معلوم ہوتا، مگر جب سر آگے کو جھکتا ہے، اور سر کا مادہ آگے کو آکر اپنا بوجھ ڈالتا ہے تو اس بوجھ کا پورا احساس ہوتا ہے. اس لئے کہ یہ حالت طبیعت اور عادت دونوں کے خلاف ہے. نیز جب انسان کھڑا ہوتا ہے تو مادہ کا بوجھ سر کے تلے کی ہڈی (روذی) پر رہتا ہے، اس لئے اس کا چنداں احساس نہیں ہوتا؛ اور سجدہ کی صورت میں اس کا وزن خاص دماغ اور اسکی جھلیوں پر پڑتا ہے، اس لئے زیادہ بوجھ معلوم ہوتا ہے +

علاج {ایارجات اور غرغرے وغیرہ سے دماغ کا تنقیہ کریں، کانوں میں گرم تیل، مثلاً سویا کا تیل، اور سداب کا تیل ڈالیں لطافت ورقت پیدا کرنے والی دواؤں سے (یعنی ان کے جوشاندہ سے) تکور کریں} اور وہ دوائیں یہ ہیں: حندقوقی[1] برگ غار، مرزنجوش، پودینہ، برنجاسف، صعتر، بابونہ + بعض نسخوں میں اوپر کی عبارت اس طرح ہے کہ "لطافت ورقت پیدا کرنے والی دواؤں کی بھاپ

[1] حندقوقی کا ہندی نام کچھ گدھا پورنا بتلایا ہے +

سے تکمیل کریں"۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ سداب، صعتر، افسنتین، کو لیکر روغن زیتون، سرکہ، اور پانی میں جوش دیں، اور کسی لوٹے میں ڈال کر اس پر قیف رکھدیں، اور قیف کو کان میں رکھیں (تاکہ اوس کی بھاپ پہونچے)۔

(۴) **کان کا بند ہونا** {کبھی بہراپن کان کے سوراخ کے بند ہونے سے پیدا ہوتا ہے} کیونکہ وہ ہوا، جس میں آواز ہوتی ہے، پٹھے تک پہونچنے نہیں پاتی ہے۔

{اگر سوراخ زیادہ میل کے جمع ہونے سے بند ہوگیا ہو تو آفتاب کی روشنی میں صاف دکھلائی دیگا}۔

علاج: {کسی آلہ سے میل نکلوائیں، یا تیل سے اور گرم پانی کی بھاپ سے میل کو نرم کریں} تاکہ میل پگھل کر خود بہ جائے، یا کسی آلہ سے نکال لی جائے۔

{اگر کان کا سوراخ کنکر، بالو، گٹھلی، یا کسی دوسری چیز کے پڑجانے سے بند ہوگیا ہو تو **علاج** یہ ہے کہ اس میں تیل ڈالیں، تاکہ سوراخ نرم ہو کر کشادہ ہوجائے۔ پھر جند بید ستر کے مانند کسی دوا سے چھینک لائیں} اور چھینک کے وقت ناک اور منہ بند کرلیں، اور سر کو اس کان کی طرف جھکائیں، جس میں کنکری پڑگئی ہے {یا زراقہ نامی نلکی کے ذریعہ جذب کرکے نکال لیں} زراقہ: ایک تنگ رستے کی نلکی ہے، جس کے اندر ایک اور سلائی اس کے سوراخ کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ اس نلکی کا ایک سرا کان میں داخل کرکے اِردگرد روئی سے بھر دیں، تاکہ ہوا نہ گھس سکے، پھر بیچ کی سلائی کو آہستہ آہستہ کھینچیں۔ خلاء کی وجہ سے کنکری بھی ساتھ باہر کھنچی چلی آئے گی، مگر مریض کو کسی تخت (یا کرسی) پر بٹھا کر اوس کے سر کو لٹکا لینا چاہئے، اور طبیب کو اوس کے نیچے بیٹھنا چاہئے {یا اس طرح نکالیں کہ اون (یا روئی) کی سلائی بنا کر اوس پر دبق یا سریشں لتھیڑ کر اسی طرح عمل کریں} جس طرح اوپر نلکی کا عمل بتایا گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس کے نکالنے میں کچھ بھی سستی نہ کریں، ورنہ کبھی تشنج تک نوبت پہونچتی ہے۔

{اگر کان کا سوراخ کسی زخم کے بھرنے کے بعد زائد گوشت کے پیدا ہونے سے، یا مسّے سے بند ہوگیا ہو تو اوس کا علاج یہ ہے کہ اگر ممکن ہو (یعنی باہر ہو) تو نشتر سے، یا سکین شوکی سے یعنی خار جیسی چھری سے کاٹ ڈالیں} اور اگر اندر گہرائی میں ہو تو کسی باریک آلہ سے کاٹ کر، اس میں بتی داخل کریں، اور بتی پر قلقطار (ہیرا کسیس) جیسی کوئی دوا چھڑک دینی چاہئے، جو زخم کو بھرنے سے باز رکھے {اور اگر کاٹنا ناممکن ہو تو اکال یعنی تیز، اور عضو کو کھا جانے والی دوائیں لگائیں} مثلاً ہڑتال سُرخ سرکہ میں پیس کر لگائیں، حتیٰ کہ زائد گوشت گل جائے، پھر

زخم کے بھرنے والی دواؤں سے علاج کریں۔

اسباب: ثقل سماعت کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:
کان کے اندر میل کا زیادہ جمع ہوجانا، کان میں ورم مزمن کا موجود ہونا، اعصاب میں کمزوری اور خشکی کا پایا جانا، دماغ کا ضعیف ہونا، غشاء صماخی کی خرابی، یا اسکا سوراخدار ہوجانا، کان کے پردے پر تیز اور بلند آواز کا صدمہ پہونچنا، زیادہ سردی کا پہونچ جانا، خون کی مقدار کا جسم میں کم ہونا، اور اس کا خراب ہوجانا۔ گاہے کنپھیڑ، ورم لوزتین، نقرس، آتشک، گٹھیا، حمی قرمزیہ، جیسے امراض کی وجہ سے بھی بہراپن ہوجایا کرتا ہے۔ اسی طرح بڑھاپے میں بالعموم کثرت رطوبات کی وجہ سے ثقل سماعت کی شکایت ہوجایا کرتی ہے۔

علامات: کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ گاہے سماعت ناقص، اور گاہے بالکل زائل ہوجاتی ہے۔

معمولات مطب: اول اصل سبب کے معلوم کرنے کی کوشش کریں، جب اصل وجہ معلوم ہوجائے تو اس کا مناسب تدارک کیا جائے۔ چنانچہ اگر کان میں میل ہو تو شب کے وقت روغن بادام ڈالدیں، تاکہ میل نرم پڑ جائے، اور صبح کے وقت گرم پانی میں سہاگہ ڈالکر کان کو پچکاری سے دھوڈالیں۔ اگر کان میں ورم کا ہونا باعث ہو، تو ورم کا علاج کریں، اگر اعصاب کمزور ہوں تو مقوی اعصاب ادویہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر اعصاب میں خشکی ہو تو روغن بادام یا روغن کدو یا روغن کاہو دو تین ۲ قطرہ بار کان میں ڈالیں۔ اگر کان کا پردہ خراب ہوگیا ہو تو ماہر فن سے عمل جراحی کراکر مصنوعی پردہ کان میں لگائیں۔ اسی طرح اگر اس پردہ میں سوراخ ہوگیا ہو، تو روغن بادام، روغن کدو، روغن بینوبر، روغن تارپین باہم ملاکر صبح اور شام کان میں ۲ قطرہ ٹپکاتے رہیں۔ اگر دماغ کی کمزوری کیوجہ سے مرض لاحق ہوا ہو تو صداع ضعفی کے اصول پر علاج کریں، اور کان میں روغن بادام، روغن کاہو، روغن کدو باہم ملاکر صبح اور شب کو ڈالیں، اگر قبض بھی ہو تو اطریفل زمانی، یا اطریفل کشنیزی، یا اطریفل اسطوخودوس گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اگر مرض کیوجہ خون کی کمی ہو تو ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: کشتہ خبث الحدید، کشتہ مرجان، جوارش جالینوس میں ملاکر صبح کے وقت کھلائیں، اور کھانے کے بعد فولادی پیالہ دو گھونٹ پانی میں ملاکر پلا دیا کریں، اور رات کو سوتے وقت اطریفل کشنیزی گرم پانی کے ساتھ کھلاتے رہیں۔ اگر خون کی خرابی مرض کا سبب ہو تو مندرجہ نسخہ استعمال کرائیں۔

نسخہ: معجون چوب چینی ۱ تولہ کھلائیں اوپر سے عرق شیر، عرق مکوہ ۱۲ تولہ، عرق عشبہ ۱۲ تولہ، شربت عناب ۲ تولہ ملاکر صبح کے وقت کھلائیں، اور شام کے وقت معجون عشبہ ۱ تولہ کھلاکر اوپر سے عرق شاہترہ ۱۲ تولہ، عرق چوب چینی، شربت عناب، ملاکر استعمال کرائیں۔ کھانے کے بعد گندھک سیال ۲ تولہ دو گھونٹ پانی میں ملاکر پلائیں، اور رات کو اطریفل شاہترہ گرم پانی کے ساتھ ۱ تولہ کھلا دیا کریں۔ اور ذیل کا روغن تیار کرکے کان میں صبح شام ڈالتے رہیں۔

نسخہ روغن: آب کدوئے سبز، آب مکوئے سبز، روغن کدو، روغن گل، روغن بادام، قسط تلخ، گل بابونہ، ان سب دواؤں کو جلاکر چھان لیں اور کام میں لائیں۔ اگر بخار کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو تو برودت پیدا کرنے والی، اور بخار کی حدت کو توڑنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ اس کے بعد باقاعدہ، بخار کا لحاظ کرتے ہوئے، منضج پلاکر مادہ کا تنقیہ کریں، اور مذکورہ بالا روغن کان میں صبح و شام ڈالتے رہیں۔

اگر مرض کا سبب ورم لوزتین، نقرس، آتشک، وغیرہ ہوں تو ان امراض کا علاج کریں، تاکہ اصل سبب زائل ہوکر مرض رفع ہوجائے۔ بوڑھاپے میں جو ثقل سامعت کی شکایت پیدا ہوجاتی ہے، اس کا علاج ممکن نہیں۔ اسی طرح اگر پیدائشی طور پر ثقل سامعت کی شکایت ہو تو یہ بھی لا علاج ہے۔

غذاء و پرہیز: ایسی غذائیں دی جائیں، جو لطیف، اور زود ہضم ہوں، مثلاً دودھ، انڈا، بکری کا شوربہ، مرغ کا شوربہ، تورئی، ٹنڈا، پالک، خرفہ، چپاتی، چاول وغیرہ۔

انصباب نزلہ

گاہے انصباب نزلہ سے کان میں مختلف عوارض لاحق ہوجاتے ہیں، مثلاً درد گوش، ثقل سامعت، ورم اذن، طنین و دوی، وغیرہ۔

گاہے نزلہ کی وجہ سے وہ نالی بند ہوجاتی ہے، جو کان اور حلق کے درمیان واقع ہے، اور جسکو تشریحی اصطلاح میں نفغنغہ کہا جاتا ہے۔ یہ نالی نفنار جوبہ سے شروع ہوتی اور حلق میں آکر کھلتی ہے۔ یہ نوجوانوں اور بچوں میں نسبتہً کثیر الوقوع ہے۔ اس کے بند ہوجانے سے قوت سامعہ میں نمایاں فرق آجاتا ہے۔

دیگر مقامات کی طرح نفنار جوبہ کی نزلی رطوبت بھی گاہے رقیق، گاہے غلیظ، اور گاہے ریم آمیز (متقیح) ہوتی ہے۔ چنانچہ اس اخیر صورت میں ورم نزلی اور تقیح کی

وجہ سے کان کا پردہ گل کر سوراخدار ہوجاتا ہے ۔

علاج : حسب دستور و اصول نزلہ کا علاج کریں، جس کا تفصیلی تذکرہ امراض راس میں ہو چکا ہے ۔ اطریفلات اور ایارجات استعمال کرائیں ۔ تلئین اسعار کا خیال رکھیں، اور مسکنات لعابیہ (مانعات نزلہ) اور قابض غرغرے استعمال کرائیں ۔

معمولات مطب : اگر نزلہ رقیق ہو تو بہدانہ، عناب، سپستاں : پانی میں جوش دیکر اور خمیرہ بنفشہ، یا شربت بنفشہ ملا کر صبح و شام پلائیں ۔

علے ہذا : بطور غرغرہ "نسخہ غرغرہ گلنار، کوکنار" دن میں تین چار بار استعمال کرائیں :

غرغرہ گلنار، کوکنار : گلنار، کوکنار، عدس مسلم، کشنیز خشک، کزمازج، برگ توت، پھٹکری ۔ تین پاؤ پانی میں جوش دیں ۔ اور جب ڈیڑھ پاؤ پانی باقی رہے، تو اس سے غرغرہ کریں ۔

یہ دوسرا نسخہ بھی اس حالت میں مفید ہے :

دیگر : نمک لاہوری، پھٹکری، برگ توت : حسب دستور بالا تین پاؤ پانی میں جوشدیکر غرغرہ کریں ۔

رات کو سوتے وقت اطریفل ملین، یا اطریفل زمانی، یا اطریفل کشنیزی کھلا دیا کریں ۔

اگر نزلہ کی رطوبت غلیظ ہو تو "نسخہ بہدانہ عناب" کی بجائے پینے کے لئے ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں :

گاؤزبان، گل گاؤزبان، اصل السوس مقشر، اسطوخودوس : حسب دستور پانی میں جوش دیکر اور شربت بنفشہ حل کر کے استعمال کرائیں ۔ باقی تدابیر و اصول وہی مذکورہ بالا کافی ہیں ۔

ہدایات و تنبیہات : نفخنہ کی نالی جب بند ہو جاتی ہے، تو گاہے اسکو حل یعنی بذریعہ سلائی (قاثاطیر) کھولا جاتا ہے، اور اس میں قابض دوائیں بطور پچکاری کے پہونچائی جاتی ہیں، جس کو ایک ماہر جراح انجام دے سکتا ہے ۔

اگر جوف جوہ میں پیپ ہو، تو اس کا علاج یہ ہے کہ پچکاری سے کان کو برابر صاف رکھا جائے، یعنی نیم کے دو تولہ پتوں کو دو تولہ شہد میں جوش دیکر نیم گرم پچکاری کریں ۔ علاوہ ازیں نفخنہ کو قاثاطیر سے برابر کھولتے رہیں ۔

غذا، اور پرہیز: نزلہ کے اصول پر غذا، اور پرہیز کا خیال رکھا جائے +

کان بجنا (طنین و دوی)

طنین لغت میں طشت کی کھنکھناہٹ کو کہتے ہیں، مگر طبی اصطلاح میں تو طنین اُس آواز کو کہتے ہیں، جو انسان کے کان میں معلوم ہوتی ہے، حالانکہ باہر اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا ہے +

طنین و دوی کا فرق: طنین کی آواز تیز اور باریک ہوتی ہے، اور دوی کی آواز نرم اور بڑی ہوتی ہے +

آواز اُس کیفیت کا نام ہے، جو ہوا کی موجوں اور لہروں سے پیدا ہوتی ہے، اور ہوا کی یہ موجیں یا لہریں دو طور پر پیدا ہوتی ہیں: اول دو جسموں کی سخت رگڑ سے۔ جسے اصطلاح میں قرع[1] کہتے ہیں؛ دوم دو جسموں کے سخت پھٹنے اور ان کے اجزاء کے متفرق ہونے سے، جسے اصطلاح میں قلع (اوکھڑنا) کہتے ہیں (جیسا کہ برتن ٹوٹنے میں ہوتا ہے)۔ یاد رکھنے کی بات ہے کہ رگڑ ہو، یا پھٹنا، دونوں سخت ہونے چاہئیں، کیونکہ اگر آہستگی سے ہونگے تو کسی قسم کی آواز نہ پیدا ہوگی + ہوا، کی موجیں یا لہریں کیا ہیں؟ وہی ہوا کے مسلسل اور پے در پے صدمے ہیں، اور ان صدموں اور ٹھوکروں کے درمیان پے در پے سکون ہوتے ہیں (غرض ہوا کی موجوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہی ہوا، دوڑتی ہوئی چلی آتی ہے، جس میں آواز پیدا ہوئی ہے، بلکہ وہ ہوا اپنی جگہ رہتی ہے، اور اس کی ٹھوکریں اور صدمے مسلسل دوسری آس پاس کی ہوا، میں پہونچتے رہتے ہیں، اور اسی طرح دور تک سرایت کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں) + ہوا، میں جب آواز کے نقوش[2]، اور اس کی ٹھوکروں سے حرکت اور لہر پیدا ہوتی ہے، تو یہ آواز اُسی صورت پر اسی ترتیب سے کانوں تک پہونچتی ہے، اس لئے اس آواز کا احساس ہوجاتا ہے؛ اور اس مرض طنین میں چونکہ ہوا، کی لہریں باہر کی ہوا، سے نہیں ہوتی ہیں، اس لئے وہ اندرونی ہوا، کی موجیں ہوتی ہیں، یعنی اندرونی وسعتوں کے بخارات ہوتے ہیں، اور اندرونی ہوا ہوتی ہے

[1] قرع کے معنے ٹھوکر مارنے کے ہیں (مترجم) +

[2] آواز کے نقوش سے مراد آواز کی حرکت، اور اوس کی لہریں ہیں (مترجم) +

جو کان کے اندر رہتی ہیں) ٹھہری رہتی ہے، جن میں کسی طور پر لہریں پیدا ہو جاتی ہیں (یا یہ کہ عصب سامع کی اندرونی تحریکات ہوتی ہیں، جو اندرونی مواد سے پیدا ہوتی ہیں) ✦

سبب (۱) {اس مرض کا سبب کبھی وہ غلیظ ریاح ہوتے ہیں جو سر کے مواد سے پیدا ہو کر خود حرکت کرتے ہیں، اور دوسری چیزوں میں حرکت پیدا کرتے ہیں، یا وہ فضلات ہوتے ہیں، جو کان کی طرف گرتے ہیں} اور کان کی اندرونی ہوا کی جگہ کو (جو ہمیشہ کان کے اندر رہتی ہے) تنگ کر کے اُسے متحرک و پریشان کرتے ہیں، جیسا کہ کان کے ورم سے ہو جاتا ہے ✦

علامات {ریاح کی علامت یہ ہے کہ بلا بوجھ کے تناؤ محسوس ہوتا ہے} یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ جب یہ ریاح سر کے مواد سے پیدا ہوتے ہیں تو بوجھ کیونکر نہ ہوگا {اور گاہ گاہ کان بجتے ہیں، اور گاہے سکون رہتا ہے} یعنی جب بدنی، یا نفسانی[۱] تحریکات سے ریاح متحرک ہوتی ہے تو کان بجتے ہیں، اور جب سکون رہتا ہے تو نہیں بجتے {اور مواد کی علامت یہ ہے کہ سر اور کان میں بوجھ اور تناؤ دونوں محسوس ہوتے ہیں} اور چونکہ یہ مواد ہمیشہ رہتے ہیں، اس لئے کان بھی ہر وقت بجتے رہتے ہیں، نیز مرض کے وقوع سے پہلے ایسے اسباب بھی گذر چکے ہونگے، جن سے مواد پیدا ہوئے ہوں ✦

علاج {دماغ کا تنقیہ کریں، بشرطیکہ امتلاء مواد سے مرض کا وقوع ہو} مجھے نہیں پتہ چلتا کہ مصنف کو یہ شک کیوں اور کہاں سے پیدا ہوا (مواد تو بہرصورت ہونگے) {اور تنقیہ کے بعد لطافت پیدا کرنے والی دواؤں کے جوشاندہ سے کانوں میں بھاپ پہونچائیں} مثلاً افسنتین، مرزنجوش، شیح، پودینہ، اور صعتر {گرم روغن}، مثلاً روغن سوسن اور روغن خیری کان میں ڈالیں، اور ہمیشہ حمام کرائیں} تاکہ تنقیہ کے بعد جو کچھ ریاح اور مواد رہ گئے ہوں، وہ تحلیل ہو جائیں، مگر تنقیہ دماغ سے پہلے جس طرح مذکورہ تدابیر (بھپارہ لینے، کان میں روغن ڈالنے، اور حمام کرنے) سے پرہیز ضروری ہے، اسی طرح سخت حرکت کرنی، دھوپ میں بیٹھنا، اور آگ کے پاس جانا بھی قابل پرہیز ہے، کیونکہ اس سے سر کے مواد گرم ہو جاتے ہیں، اور ان سے غلیظ ریاح پیدا ہو جاتے ہیں ✦

(۲) غلبۂ خشکی اور بھوک {کبھی اس مرض کی وجہ غلبۂ خشکی اور بھوک ہوتی ہے، کیونکہ بھوک کے وقت طبیعت اُن رطوبات کی طرف متوجہ ہوتی ہے، جو تمام بدن میں شبنم کی طرح پھیلی ہوتی ہیں (رطوبات طلیہ) اور بھوک کی وجہ سے انہیں تحلیل کرتی، اور حرکت دیتی ہے، جس سے اُن رطوبات میں سخت حرکت و اضطراب پیدا ہو جاتا ہے} اور ان رطوبات کی حرکت سے، اور اُن بخارات کی حرکت سے، جو اُن رطوبتوں سے پیدا ہو جاتے ہیں، دماغ کے بخارات بھی حرکت میں آجاتے ہیں ✦ رطوبات طلیہ (شبنم جیسی رطوبت) وہ رطوبت ہے، جو تمام بدن میں اس لئے پھیلی رہتی ہے کہ بھوک کے، اور غذا نہ ہونے کے وقت، وہ غذا بنجائے {اور بھوک کی حالت میں اُن بخارات کا احساس زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ اس وقت اول تو سر ہلکا ہوتا ہے، دوئم قوت سامعہ اس وقت تیز ہوتی ہے} اس لئے کہ اس وقت دماغ رطوبات اور گندے بخارات سے،

---

[۱] نفسانی تحریکات سے غصہ کے وقت خون جوش میں آجاتا ہے (مترجم) ✦

جو ذہن کو مکدر اور حواس کو کند کرتے ہیں، پاک و صاف ہوتا ہے۔

علامات {خلا اور بھوک کے وقت مرض کا اشتداد ہوتا ہے}۔

علاج {روغن گل سرکہ میں مدبر کر کے (جس کی ترکیب پہلے گذری) کان میں ڈالیں} یہ درست نہیں ہے، کیونکہ سرکہ رطوبتوں کو چھانٹتا، اور اعضا میں خشکی پیدا کرتا ہے {سرد اور تر روغن، اور تری پیدا کرنے والی چیزیں، مثلاً روغن بنفشہ کان میں ڈالیں} تاکہ قوت سامعہ طنین کی آواز نہ محسوس کر سکے۔

سبب (۳) {کبھی یہ مرض قوت سامعہ کے ضعف سے پیدا ہوتا ہے} کیونکہ ضعف کے باعث قوت سامعہ اس قدر نازک ہو جاتی ہے کہ معمولی اور خفیف سے خفیف موجوں سے، جن سے کوئی بدن بھی خالی نہیں ہو سکتا، متاثر ہوتی رہتی ہے، مثلاً وہ موجیں، جو کان کی غدار کی آمد و رفت سے پیدا ہوتی ہیں} یا وہ موجیں، جو لطیف بخارات کی حرکت سے، جو ہمیشہ ہضم غذا کے وقت اٹھا کرتے ہیں، پیدا ہوتی ہیں، {جیسا کہ مرض سے اٹھے ہوئے لوگوں میں ہوتا ہے}۔

علاج:۔ خوشبودار غذاؤں اور خوشبوؤں سے، جو زیادہ تیز نہ ہوں {دماغ کو قوی کریں، اور کان میں روغن گل سرکہ میں مدبر کر کے اور روغن بادام ڈالیں، تاکہ کانوں کو تقویت ہو}۔

اسباب: مرض طنین و دوی کے اسباب عموماً مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:

بدہضمی، بالخصوص نفخ، جسمانی کمزوری، قلت خون، رقت خون، ضعف دماغ، رنج و غم، کان میں کسی قسم کا زخم ہونا، بعض مخصوص سمی ادویہ کے داخلی استعمال سے کان بجنے لگتے ہیں۔

علامات: کان میں سائیں سائیں، ٹیں ٹیں، یا ٹمک ٹمک کی آواز معلوم ہوتی ہے، یا کوئی دوسری قسم کی آواز سنائی دیتی ہے، اور قوت سامعت میں بھی کسی قدر فرق معلوم ہوتا ہے۔

معمولات مطب: اگر بدہضمی ہو تو صبح کے وقت یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: جوارش جالینوس ۵ تولہ کھلائیں، اوپر سے شیرۂ بادیان، شیرۂ مویز منقی، شیرۂ تخم کشوث، عرق بادیان میں ۱۲ تولہ، گلقند ملا کر کھلائیں، اور کھانے کے بعد دونوں وقت جوارش کمونی ۱ تولہ معمولی پانی کے ساتھ، یا حب پپیتہ ۲ عدد کھلائیں۔

اور ان ادویہ کو پانی میں جوش دیکر بھپارہ دیں:

نسخہ: پوست خشخاش، برنجاسف، مرزنجوش، تخم سویا، گل بابونہ۔

اگر جسمانی کمزوری سبب مرض ہو تو مقوی غذائیں کھلائیں، مثلاً انڈا، دودھ، مکھن، چوزہ مرغ وغیرہ اور کان میں روغن گل صبح شام ٹپکائیں۔

اور اگر خون کی کمی یا رقت خون سبب مرض ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں:

کشتہ فولاد ۲ رتی، جوارش جالینوس میں ملا کر صبح و شام کھلائیں، اور کھانے کے بعد فولاد سیال ۲۰ قطرہ چند گھونٹ پانی میں ملا کر پلائیں۔

اگر کمزوری دماغ کی وجہ سے ہو تو مقوی دماغ ادویہ استعمال کرائیں، جس کا بیان ضعف دماغ میں

ہو چکا ہے، اور کان میں روغن بادام تلخ ڈالیں ۔

اور اگر کان میں زخم ہو تو اس کا علاج پہلے گذر چکا ہے ۔

اگر کسی دواء کے استعمال سے یہ تکلیف لاحق ہوئی ہو تو اس مخصوص دواء کی سمیت کا تدارک کریں، بعض اوقات ذیل کی مبردات و مرطبات کے استعمال سے اس قسم کی صورتوں میں تسکین حاصل ہوجایا کرتی ہے:

لعاب بہدانہ، شیرۂ عناب، شیرۂ مغز تخم کدوئے شیریں، وغیرہ جیسی چیزیں اندرونی استعمال کے طور پر، اور روغن بادام، روغن گل دونوں بیرونی طور پر (کان میں ڈالنے کے لئے) ۔

غذا و پرہیز: لطیف، زود ہضم، اور مقوی غذائیں کھلائیں، مثلاً دودھ (بہ احتیاط)، انڈا، مکھن، بالائی، بکری کا شوربہ، مرغ کا شوربہ، کدو، توری، پالک، خرفہ، لال ساگ، چپاتی، خشکہ وغیرہ، قبض ہونے دیں، اور ثقیل نفاخ، غذاؤں سے پرہیز کرائیں ۔

کان سے خون بہنا (انفجار الدم من الاذن)

سبب (۱) {کبھی کان سے خون کسی خونی مرض میں بحران کے طور پر نکسیر کی طرح بہتا ہے؛ اس خون کو بند کرنا مناسب نہیں ہے، تاوقتیکہ مریض کمزور نہ ہوجائے، اور غشی نہ آجائے} ۔ (۲) {کا ہے کان سے خون اس وجہ سے آتا ہے کہ کثرتِ خون سے کوئی رگ کھل جاتی، یا پھٹ جاتی ہے} ۔ (۳) {کبھی کسی صدمے یا چوٹ سے خون بہتا ہے، جس سے کوئی رگ کٹ پھٹ گئی ہو} ۔ (۴) {کبھی کیڑے مکوڑے کے ڈسنے سے خون بہتا ہے} جیسا کہ ذراقہ[1] نامی سانپ کے کاٹنے سے، بدن کے رونگٹوں سے اور بدن کے سارے سوراخوں سے خون بہنے لگتا ہے ۔

علاج {اگر بخار اور گرمی ہو تو سرکہ میں مازو جوش دیکر قدرے کافور ملا کر کان میں ٹپکائیں} کیونکہ یہ سرد ہونے کے باعث خون کو جما کر بند کر دیتا ہے {یا مازو کا جوشاندہ اور بارتنگ کا پانی} یا خرفہ کا پانی {ماميثا اور اقاقیا کے ہمراہ کان میں ٹپکائیں، یا کھٹے میٹھے انار کو مسلّم لیکر سرکہ میں جوش دیں، جب پک جائے تو اس کا پانی نچوڑ کر کان میں ٹپکائیں، اور جب بخار نہ ہو بلکہ مزاج معتدل ہو تو گندنا کا پانی سرکہ کے ساتھ جوش دیکر قدرے کافور ملا کر کان میں ڈالیں} کیونکہ گندنے کا پانی چونکہ داغنے والی دواؤں (کاویات) کی قسم سے ہے اس لئے اس سے خون بند ہوجاتا ہے؛ اسی طرح اس کا استعمال اس وقت بھی کیا جاتا ہے، جبکہ کان میں خون کے جم جانے اور اس کے بستہ ہوجانے کا خوف ہوتا ہے ۔

کان کا ٹوٹنا (انکسار الاذن)

{یعنی کان کی کری کا اس طرح ٹوٹ جانا کہ بظاہر محسوس ہو} یہ بالکل صحیح نہیں ہے، کیونکہ کری کے

[1] ذراقہ: ایک قسم کا سانپ ہے، جس کی آنکھیں نیلی ہوتی ہیں ۔

تفرق اتصال کو اصطلاحِ طب میں انکسار نہیں کہتے ہیں ۔ مسیحی کا قول ہے کہ "یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ کریوں کا جوہر نرم اور مُڑنے کے قابل ہے، اس لئے یہ ٹوٹا نہیں کرتی ہے؛ کیونکہ ٹوٹتی تو وہ چیز ہے جو مُڑ نہ سکتی ہو، مثلاً ہڈیاں"۔ اور شیخ نے بھی اسی طرح ظاہر کیا ہے کہ "ناک اوپر سے ہڈی اور نیچے سے کری ہے اور کری ٹوٹا نہیں کرتی ہے، ہاں کچل جایا کرتی ہے"۔ نیز شیخ نے کان کے تفرق اتصال کو کسر (ٹوٹنا) نہیں کہا ہے؛ بلکہ کچل جانا کہا ہے: لیکن بعض اطباء کری کو ہڈی جیسی چیز سمجھتے ہیں، اور اس کے لئے بھی ٹوٹنا کہدیا کرتے ہیں؛ یہ بات اصطلاح پر جا پڑی ہے جس کا ہر شخص کو اختیار ہے ۔

سبب {اس کا سبب کان پر کوئی دباؤ پڑ جانا، یا سخت رگڑ کھا جانا، یا اُس کی چوٹ ہے، جس سے کان ٹوٹ جاتا ہے} ۔

علاج {فصد اور تلیین (رفع قبض) پہلے کریں} تاکہ مواد درد کے مقام سے مُڑ کر نیچے چلے آئیں ۔ {پھر ایلوہ، مرزنگی، میدہ لکڑی، اقاقیا، رانیج اور مہندی کا ضماد کریں ۔ اگر کان ٹوٹ کر اندر سے باہر نکل آیا ہو تو ضماد باہر سے لگائیں} حتیٰ کہ ضماد خشک ہو کر جلد کو توی کرکے اُسے اندر کی طرف لوٹا دے {اور اگر باہر سے اندر کی طرف ٹوٹا ہو تو اندر سے ضماد کریں}؛ اور اگر کان اس طرح ٹوٹے ہوں کہ اُسکے ٹکڑے بھی ظاہر ہوتے ہوں تو اندر باہر دونوں طرف سے ضماد کریں؛ اور اگر خون ٹپک رہا ہو تو اُسپر مرہم لگائیں جو بُطم کے گوند، گندہ بہروزہ، زفت (رومی)، موم اور بط کی چربی سے بنایا گیا ہو} یہاں تک کہ زخم بھر جائے {اور یہ مرہم خاص طور پر کریوں والے اعضاء کے لئے ہے} اس لئے کہ کریاں چونکہ سخت و خشک اعضاء میں سے ہیں، اس وجہ سے ضرورت ہے کہ ان کے زخموں کے بھرنے والے مرہم بھی نہایت خشک ہوں، تاکہ انہیں سختی کی پہلی حالت پر لوٹا لائیں ۔

کان کا اکھڑ جانا (انقلاعُ الاُذُن)

{کان کے اوکھڑنے کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ زور سے کھینچے گئے ہوں، یا ورم و ریاح[1] کے مانند کوئی اور آفت ہوتی ہے} جو کانوں پر (جڑ کی طرف سے) دباؤ ڈالتی ہے، اور اُسے اپنی جگہ سے ہٹا دیتی ہے ۔

علاج {فصد اور اسہال کریں} تاکہ مواد کان سے ہٹ جائیں، اور ان میں درد کے باعث ورم کے پیدا ہونے کا اندیشہ نہ رہے {پھر کانوں کو اپنی جگہ لوٹا کر تین دن تک باندھیں} حتیٰ کہ اپنی جگہ جم کر مضبوط ہو جائیں {اگر اپنی جگہ لوٹ آنے کے بعد بھی درد قایم رہے تو قیروطی لگائیں جو بط کی چربی سے بنائی گئی ہو، اور اس میں برگ خطمی کا پانی، برگ خبازی کا پانی، برگ اسپغول کا پانی، اور کدو کے چھلکوں کا پانی ملایا گیا ہو} یہ چیزیں حرارت کو تسکین دیتی، اور عضو کو نرم اور ڈھیلا کرتی ہیں، جس سے درد جاتا رہتا ہے ۔

[1] ریاح کی وجہ سے کان کا اوکھڑ جانا ایک امر مستبعد ہے (مترجم) ۔

کن پھیڑ، کان کی جڑ کا ورم (وَرمِ اَصلِ الاُذن)

یہ ورم کان کے سوراخ سے باہر ہوتا ہے {یہ اورام نہایت برے اور خطرناک ہوتے ہیں} کیونکہ جس عضو میں یہ پیدا ہوتے ہیں، وہ ایک نرم گلٹی ہے، جو فساد کو جلد قبول کر لیتی ہے، اور دماغ سے قریب ہونے کے باوجود اس کی حس تیز ہے؛ اسی وجہ سے یہ اورام گاہے دماغ کے تعلق سے سرسام اور اختلاط عقل (بے عقلی) تک پیدا کر دیتے ہیں، اور گاہے شدت درد سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

اس گلٹی کا نام اصل الاذن اور غدۂ نکفہ ہے؛ یہ گلٹی اپنی رطوبت پیدا کر کے منہ میں ڈال دیتی ہے، جو تھوک کی دوسری رطوبتوں سے بنجاتی ہے؛ یہ گلٹی کان کی لو کے پاس ہوتی ہے؛ اس کی نالی دوسری بڑی داڑھ کے مقابل گال کی اندرونی سطح میں کھلتی ہے۔ درد بھی اسی مقام میں کان کی لو کے پاس ہوتا ہے، اور یہ مقام پھول جاتا ہے (مترجم)۔

{اسی طرح وہ خراجات (پھوڑے) بھی خطرناک ہوتے ہیں، جو یہاں پیدا ہو جاتے ہیں} خُراجات اُن گرم ورموں کو کہتے ہیں جن میں پیپ پڑ جاتی ہے {اور ان میں سے کم خطرناک وہ ہوتے ہیں، جو بحران حسن (اچھے بحران) کے بعد پیدا ہوئے ہوں} بحرانِ حسن وہ ہے، جس کے ساتھ اچھی علامتیں ہوں۔

علامات {اگر یہ ورم خونی ہوگا (کان کی لو کے پاس) سرخی ہوگی، بوجھ ہوگا} اور خون کی کثرت اور غلظت کے باعث {اتنا تناؤ ہوگا کہ ہاتھ سے چھونے کی برداشت نہ ہوگی} اور خون کی یہ کثرت اور اس کا گاڑھاپن روز بروز بڑھتا جائے گا۔ خون میں روز بروز کثرت ہونے کی وجہ تو یہ ہے کہ مقام مرض کی طرف طبیعت متوجہ ہوگی (جس کے ساتھ دوسرے مواد بھی متوجہ ہوں گے)؛ دوم یہ کہ اس کی جو غذا آئے گی وہ اس کی کمزوری کے باعث اس کے لئے ایک بوجھ ہو جائے گی، اور ورم کے مادہ میں اضافہ کرے گی۔ خون کے روز بروز زیادہ گاڑھا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے رقیق و لطیف اجزاء اس کی ذاتی حرارت سے، اور نیز اس عارضی حرارت سے، جو عفونت سے پیدا ہو جاتی ہے، تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔ اور ورم کے بڑے ہونے کی وجہ سے {آس پاس کی رگیں (وریدیں اور شریانیں) دب جائیں گی، اور ان کے رستے تنگ ہو جائیں گے} (کیونکہ خونی ورم علی العموم بہت بڑا ہوتا ہے)۔

{اگر ورم صفراوی ہوگا تو اس کی علامت یہ ہے کہ درد سوزش کے ساتھ ہوگا، بوجھ بالکل نہ ہوگا} کیونکہ صفراء نسبتہً تمام اخلاط سے خفیف ہے {اور آس پاس کی رگوں کا راستہ تنگ نہیں ہوگا} کیونکہ صفراوی ورم قلت صفراء کی وجہ سے چھوٹا ہوتا ہے، اور اس لئے کہ صفراء چونکہ ایک تیز اور لطیف خلط ہے، اس لئے وہ باہر کی طرف (جلد کی طرف) چلا آتا ہے، اور اکثر رگیں (وریدیں اور شریانیں) بالعموم عضو کی گہرائی میں جلد سے دور ہوتی ہیں، اس لئے ان میں تنگی نہیں پیدا ہوتی۔

{اگر ورم بلغمی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ ورم پھولا ہوا، ڈھیلا اور نرم سا ہوگا} کیونکہ بلغم میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے، جو ڈھیلا کر دیتی ہے {اور سرخی کم ہوگی}۔

{اگر ورم سوداوی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ درد کم ہوگا} کیونکہ بدن میں سب اخلاط سے
کم سوداء کی مقدار ہے، اس لئے اس سے خون اور بلغم کی طرح زیادہ سخت تناؤ نہیں پیدا ہوتا ہے،
نیز خود سوداء میں صفراء کی طرح زیادہ تیزی بھی نہیں ہے، جس سے سخت درد پیدا ہو سکے، بلکہ سوداء قوتِ
احساس کا مخالف اور دشمن ہے، اسے بجھا اور شکست کر دیتا ہے، عضو کو غلیظ اور کثیف کر دیتا ہے،
جس سے اچھی طرح اس میں روح نفوذ نہیں کر سکتی ہے {ورم میں سختی ہوگی} کیونکہ اس کا مادہ (سوداء)
غلیظ ہے، اور اس میں خشکی زیادہ ہوتی ہے ۔

کن پھیڑ گاہے ایک طرف، اور گاہے دونوں طرف ہوتا ہے ۔ بعض اوقات درد کی وجہ سے مریض کو منہ کھولنے
میں تکلیف ہوتی ہے، بخار ہو جاتا ہے، گلا دکھتا ہے، بھوک مرجاتی ہے، سات آٹھ روز کے بعد ورم اور بخار
میں کمی آجاتی ہے، گاہے یہ ورم پک جاتا ہے، اور اس کی پیپ باہر یا کان کی طرف پھوٹ پڑتی ہے، اس
گلٹی کا ورم گاہے دوسرے متعدی بخاروں میں بطور عرض کے ہو جاتا ہے، اور گاہے مستقل طور پر یہ مرض
نمودار ہوتا ہے جو متعدی قسم کا ہوتا ہے (مترجم) ۔

علاج {ان تمام اورام کا علاج یہ ہے کہ اگر ضرورت ہو تو فصد و اسہال کریں، پھر ان اورام پر،
خواہ یہ زمانہ ابتداء میں ہوں، ایسے ضماد لگائیں، جو ورم کو نرم کرنے والے، اور درد کو تسکین دینے والے
ہوں} تاکہ ایسا نہ ہو کہ درد کے باعث مواد کھنچ کر ورم میں زیادتی پیدا کر دیں {نیز وہ ضماد گرم و تر ہوں}
مثلاً سویہ کا آٹا، بابونہ، السی، ہمراہ روغن گل و موم (یہ ضماد نیم گرم لگائیں)، یا مثلاً برگ کرم کاہو گھی میں
جوش دیکر {ان اورام پر دوسرے اورام کی طرح سرد اور مادہ کے لوٹانے والے ضماد نہ لگائیں} کیونکہ
اس ورم کا مادہ دماغ جیسے عضو رئیس سے گرتا ہے، اور ورم سے مواد کے لوٹاتے وقت خوف یہ ہوتا
ہے کہ کہیں دماغ کی طرف مادہ نہ لوٹ جائے ۔

ماہیت: کن پھیڑ ایک متعدی قسم کا ہوا کرتا ہے، جس میں مخصوص مادہ سے غدہ اصل الاذن متورم ہو جاتا ہے،
اور کبھی اسکے ساتھ دیگر غدد لعابیہ بھی متورم ہو جاتے ہیں، یہ مرض اکثر وبائی پھیلا کرتا ہے ۔

اسباب: یہ مرض زیادہ تر چھوٹے بچوں اور جوانوں کو ہوا کرتا ہے، لڑکیوں کی نسبت لڑکے اس میں
زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں، یہ موسم خزاں یا موسم بہار میں پھیلتا ہے، اس مرض میں مدارس کے لڑکے اور کارخانے
کے لوگ زیادہ تر مبتلا ہوتے ہیں، مگر یہ زندگی میں ایک ہی بار ہوتا ہے ۔

علامات: مادۂ مرض داخل جسم ہونے کے بعد آٹھ یوم سے تین ہفتہ تک یہ مرض نمودار ہوتا، اس
عرصہ میں خفیف علامات مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں، مثلاً عام ضعف، تکان، بیخوابی، بدہضمی، نفخ، اور
متلی وغیرہ، ایک روز کان کے پیچھے ورم نمودار ہو جاتا ہے، عموماً پہلے بائیں کان کے نیچے درد کے ساتھ
ورم ہوتا ہے، اس کے بعد ورم بڑھ کر کان کے پیچھے اور نیچے گردن تک پھیل جاتا ہے، ایک دو روز کے
بعد دوسری جانب کی گلٹی متورم ہو جاتی ہے، رخسارے اور گردن سوج جاتے ہیں، بہ تنفس سے بولتی ہے
زبان میلی ہوتی ہے، اس کے بعد بخار ۱۰۲ تک ہو جاتا اور دفعتہً ورم میں زیادتی ہو جاتی ہے، جسکی وجہ سے

چبانا، نگلنا، اور جمائی لینا محال ہو جاتا ہے، گاہے تھوک کے اخراج و ترشح میں زیادتی ہو جاتی ہے، اور گاہے منہ خشک ہو جاتا ہے، اسکے بعد بخار میں زیادتی ہو جاتی ہے، ہذیان لاحق ہو جاتا ہے، اور سر میں شدید درد ہوتا ہے، چوتھے پانچویں روز بخار کم ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد ورم میں کمی کی شروع ہو جاتی ہے۔

عوارض: (۱) اس مرض کے عوارض میں ورم خصیہ اور عورتوں میں ورم خصیۃ الرحم اور ورم پستان سب سے کثیر الوقوع ہے، جو پندرہ سے تیس فی صدی مریضوں میں لاحق ہوتا ہے۔ اگرچہ گاہے ورم خصیہ مقدم بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے دوسرے عوارض مندرجہ ذیل ہیں: ورم بانقراس ——— ورم غدۂ دمعیہ ——— ورم غدۂ درقیہ ——— نسیان ——— لقوہ و فالج ——— خراجات دماغ ——— سرسام ——— بہراپن ——— عصبۂ بصریہ کا ورم ——— زوال بصر ——— نکسیر ——— ذات الریہ ——— سل ——— ورم گردہ ——— وغیرہ۔

معمولات مطب: یہ نسخہ دونوں وقت پلائیں: گل بنفشہ، عناب، گاؤزبان، اسطوخودوس، شاہترہ، کوہ خشک: رات کو گرم پانی میں ڈال دیں اور صبح کے وقت مل چھان کر شربت عناب ملا کر پلائیں۔ قبض ہو تو شربت عناب کی بجائے گلقند شامل کریں۔

مقامی طور پر تسکین درد اور تحلیل ورم کے لئے یہ ضماد لگائیں:

نسخہ ضماد: جدوار لیکر مکوی سبز کے پانی میں پیسکر گرم کر کے لگائیں ——— یا کوہ خشک، گل بنفشہ، رسوت، صندل سرخ، برگ خطمی، مغز املتاس: ان سب کو آب مکوی سبز میں پیسکر نیم گرم ضماد لگائیں ——— یا رسوت، سفیدہ کاشغری، کافور، افیون، گلاب میں پیسکر کان کے ارد گرد لگائیں ——— یا کافور، افیون، عورت کے دودھ میں پیسکر دو دو گھنٹہ کے بعد لگائیں۔

اور کان میں ان دواؤں میں سے کوئی ایک دوا ڈالیں:

نسخہ: روغن گل، سفیدی بیضہ مرغ ہموزن نیم گرم کان میں ڈالیں۔

نسخہ دیگر: شیاف ابیض عورت کے دودھ میں حل کر کے کان میں ڈالیں۔

نسخہ دیگر: شیاف امیشا عورت کے دودھ میں حل کر کے ٹپکائیں۔

اسی طرح مندرجہ ذیل ادویہ کو پانی میں جوش دیکر بھپارہ دیں، اور اسی کے پانی میں کپڑا بھگو کر نچوڑ لیں اور گرم گرم تکمید کریں:

بنفشہ، کوہ خشک، گل خطمی، پوست خشخاش، گل بابونہ۔
تولہ تولہ تولہ تولہ تولہ

غذا اور پرہیز: لطیف، زود ہضم اور مقوی غذائیں کھلائیں، اور ثقیل، نفاخ، اور گرم غذاؤں سے پرہیز کرائیں؛ غذا بھوک سے کم دیں۔

ہدایات: مریض کو سردی سے محفوظ، اور دوسروں سے علٰحدہ ایک ہوادار کمرے میں رکھیں، زیادہ چلنے پھرنے کی اجازت نہ دیں، اور آٹھ دس دن تک بستر پر رکھیں۔

کان میں کسی چیز کا پڑ جانا

{ اگر کوئی چیز کان میں داخل ہو جائے تو اُس کے نکالنے کا طریقہ وہی ہے، جو پانی کے نکالنے کا ہے (جو مذکور ہوا) لیکن اگر کان میں پارہ گر پڑے، تو وہ گو سر کو جھکانے سے اپنے وزن کے باعث خود بخود فوراً نکل پڑتا ہے، اور گاہے کچھ کان کے اندر پہونچ جاتا ہے، جس سے بُری علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں } مثلاً تشنج او خبط، نیز اُس کان میں سخت بوجھ ہوتا ہے، اور گاہے مرگی اور سکتہ ہو جاتا ہے۔ رازی کہتا ہے کہ ایک طبیب نے مجھ سے اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے، کہ "اُس نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے، جو اسی وجہ سے پہلے مرگی میں مبتلا ہوا پھر سکتہ میں"؛ شیخ اسکی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ دماغ پارہ کی سردی، اس کی تڑپ، اور اس کے وزن سے، دردناک ہوتا ہے { سخت درد ہوتا ہے } کیونکہ پارہ اپنے پورے وزن کے ساتھ اُس پٹھے[1] پر پڑ جاتا ہے، جو کان میں بچھا ہوا ہے، اور اس میں اس قدر سخت تناؤ پیدا کر دیتا ہے کہ گویا عنقریب وہ پھٹ جائیگا؛ علاوہ ازیں اس پٹھے کی حس بھی تیز ہے، اور دماغ سے بھی قریب ہے { ایسی حالت میں چاہئے کہ کان میں نیم گرم تیل ڈالیں } تاکہ نرمی پیدا ہونے سے راستہ کشادہ ہو جائے { اور سر کو اسی طرف جھکا کر جھٹکیں، اور چند بیدستر سے چھینک لائیں } اور چھینک کے وقت منہ اور ناک بند کر دیں { پھر کان میں رانگ کی یا سونے کی سلائی ڈال کر کچھ دیر تک چھوڑ دیں } کیونکہ پارہ اپنی خاصیت سے ان کے ساتھ چمٹ جاتا ہے { مگر سلائی کو پہلے سرکہ سے صاف کر لیں } تاکہ اسکا میل صاف ہو جائے، جس سے پارہ اچھی طرح چمٹیگا { پھر سلائی نکال کر جو کچھ پارہ لگا ہوا ہو صاف کر کے چند بار اسی طرح کریں } یہاں تک کہ اُس میں کچھ بھی باقی نہ رہے۔ شیخ کا قول ہے کہ "جو شخص کان کے پارہ کو رانگ کی سلائی سے نکالنا چاہتے ہیں، وہ غلطی کرتے ہیں؛ کیونکہ پارہ اگر اس جگہ یا اس کے آس پاس ہو تو اُس میں سوائے حرکت دینے کے اور ایک پاؤں پر کودانے کے کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑتی (اور پارہ خود بخود باہر نکل آتا ہے)، اور اگر پارہ زیادہ گہرائی میں ہو تو سلائی سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا، اور نہ سلائی وہاں تک پہونچے گی؛ کیونکہ اس کا راستہ سیدھا تو ہے نہیں؛ بلکہ پیچدار ہے اور بل کھاتا ہوا گیا ہے جہاں سلائی کا داخل ہونا ممکن ہے"؛

کان کی خارش (حِکّۃُ الاُذُن)

{ اس کی وجہ نمکین شور رطوبت ہوتی ہے؛ افسنتین کا پانی لیکر کسی روغن میں ملا کر کان میں ڈالیں } مثلاً مشمش (خوبانی) کی گٹھلیوں کا تیل اور کڑوے بادام کا تیل { یا افسنتین کا پانی لے کر کسی روغن میں ملا کر کان میں ڈالیں } افسنتین دماغ میں جلا اور تنقیہ کرتا، تحلیل کرتا، قوت بخشتا، اور سر کی رطوبتوں کو خشک کرتا ہے؛ اور سرکہ افسنتین کی مدد کرتا ہے؛ کیونکہ اس کے اندر مواد کے چھانٹنے

[1] پٹھے کی بجائے اگر پردہ کہا جاتے تو درست ہے؛ کیونکہ کان کا پٹھہ کان کے سوراخ سے بہت دور ہے؛ اور پارہ پردہ تک پہونچتا ہے (مترجم)

اور نفوذ کرنے کی تاثیر ہے، اور روغن بھی اسکی امداد کرتا ہے، کیونکہ روغن سے نرمی آتی ہے، اور مواد تر ہو جاتے ہیں (جس سے وہ بآسانی خارج ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں) +

کانوں کی نزاکت (ضرب الاذن)

{ یعنی بڑی آوازوں کو برداشت نہ کرنا، اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کی ساری قوتِ نفسانیہ یا فقط قوت سامعہ ضعیف ہو جاتی ہے } جس سے بڑی اور تیز آوازیں تکلیف پہونچانے لگتی ہیں: کیونکہ ہوا کی تیز موجوں سے (جو بڑی آوازوں سے پیدا ہوتی ہیں) قوتِ سامعہ کے پٹھوں میں تفرقِ اتصال پیدا ہوتا ہے + کانوں کا یہ مرض ایسا ہی ہے، جیسا کہ آنکھوں کا مرض قمور (چکا چوند) +

علاج:- مذکورہ تدابیر سے یعنی غذاؤں، خوشبوؤں اور چھڑنے وغیرہ کی چیزوں سے { دماغ میں تقویت بخشیں }

قلاع الاذن (کان پکنا)

{ وہ مرض ہے، جس میں کان کی جڑیں پھٹ جاتی ہیں، اور ان سے پیپ اور زرد پانی بہتا رہتا ہے، جس طرح دوسرے زخموں سے بہتا ہے + اکثر یہ مرض بچوں ہی میں ہوا کرتا ہے } کیونکہ اُن کی جلد ڈھیلی اور اُن کا بشرہ[1] نہایت نرم ہوتا ہے { اس کا سبب کوئی تیز اور کاٹنے والی خلط یا شور خلط ہوتی ہے، علاج:- دونوں شانوں کے درمیان سنگھیاں کھچوائیں، کان کی جڑوں کو تازے دودھ سے دھوئیں } کیونکہ دودھ اپنی مائیت یعنی پانی کی وجہ سے، جس میں جلا کی خاصیت ہوتی ہے، پیپ اور زرداب (زرد پانی) کو صاف کرتا ہے + علاوہ ازیں دودھ سے مادہ کی حدت اور تیزی میں بھی تسکین آجاتی ہے { اس کے بعد اس پر مرداسنگ اور کمیلہ وغیرہ جیسی دوائیں، جو عضو کی مقوّی ہوں، اور اس کی رطوبت کو خشک کرنے والی ہوں چھڑک دیں } +

ناک کی بیماریاں (امراض الانف)

ناک کی تشریح

ناک کے متعلق قدرت نے ہر قسم کی بوؤں کا سونگھنا سپرد کیا ہے + ناک کے دو حصے ہیں:

(۱) بیرونی حصہ (ناک)، جو باہر آنکھوں سے چہرہ پر نظر آتا ہے +

(۲) اندرونی حصہ (جوف انف)، جس کی راہ سانس کی ہوا نتھنوں سے گذر کر حلق تک پہونچتی ہے +

ناک کا بیرونی حصہ یہ چہرہ کے وسط میں بالائی لب کے اوپر مثلث شکل کا ابھرا ہوا حصہ ہے + اس مثلث کا زاویہ (سرا)، اوپر کی طرف دونوں بھوؤں کے درمیان پیشانی سے ملا ہوا ہے، اور اس کا قاعدہ

[1] بشرہ: جلد کا بیرونی طبقہ۔

(چوڑا حصہ) بالائی لبّ کے اوپر ہے، جس میں دو سوراخ پائے جاتے ہیں؛ ان دونوں سوراخوں کو نتھنے (منخرین) کہتے ہیں (منخر: نتھنہ) * نتھنوں کے اندر بال ہوتے ہیں، جنکا فائدہ یہ ہے کہ گرد و غبار کو اندر جانے سے ایک حد تک روکتے ہیں؛ دونوں نتھنوں کے درمیان کی دیوار کو قاسم الانف کہتے ہیں * ناک کی دونوں پہلوی سطحیں باہم ملکر ناک کی پشت بناتی ہیں، جو بعض لوگوں میں زیادہ بلند ہوتی ہے، اور بعض میں بہت کم * ناک کے نوک دار ابھار کو اَرنبۃ الانف کہتے ہیں، جو جوانی میں اکثر درمیان سے بذریعہ ایک لمبوترے نشیب کے پھٹا ہوا ہوتا ہے *

رگوں اور پٹھوں کے علاوہ ناک کے بیرونی حصّہ کی ساخت میں چند ہڈیاں اور کچھ کریاں داخل ہیں؛ جو عضلات اور جلد سے ڈھکے رہتے ہیں *

ہڈیاں ناک کی دونوں ہڈیاں، اور بالائی جبڑے کے دونوں ابھار (زائدۂ انفیہ) *

کُریاں تعداد میں پانچ ہیں، دو دو اوپر کے حصّہ میں دونوں طرف، اور دو نیچے کے حصّہ میں دونوں طرف، اور ایک درمیان میں *

اوپر کی دونوں پہلوی کُریاں (غضروف مُثلث) جو مثلث شکل کی ہیں، اور ناک کی ہڈی کے زیریں کنارے سے ملی رہتی ہیں * ان کا اگلا کنارہ درمیانی کُری سے ملا رہتا ہے؛ پچھلا کنارا ناک کی ہڈی اور بالائی جبڑے کے ابھار سے متصل ہے؛ زیرین کنارا بذریعہ ایک ریشہ دار ساخت کے زیریں پہلوی کری سے چسپاں ہے *

زیریں پہلوی کُریاں (غضروف راعفی) باریک اور لچکدار ہیں، جو اس طور پر خمیدہ ہوتی ہیں کہ ہر ایک کُری کا کچھ حصّہ نتھنے کی بیرونی دیوار (ناک کا پہلو، ناک کا بازو) بناتا، اور کچھ حصّہ نتھنے کی اندرونی دیوار بناتا ہے جو دونوں نتھنوں کے درمیان میں واقع ہے، اور جس کو قاسم الانف کہتے ہیں؛ اسی درمیانی دیوار کی وجہ سے ناک کے دو نتھنے ہوجاتے ہیں * اس کری کا بیرونی حصّہ پچھلی جانب بذریعہ ایک ریشہ دار جھلی کے بالائی جبڑے سے ملا ہوا ہے * اس مقام اتصال میں چند چھوٹی چھوٹی کُریاں پائی جاتی ہیں جن کو غضاریف سمسمانیہ کہتے ہیں (سمسم: تل) *

درمیانی کُری (غضروف فاصل الانف) جو دونوں نتھنوں کے بیچ میں واقع ہے، یعنی جس کی وجہ سے ناک کا غار دو حصّوں میں منقسم ہو جاتا ہے * یہ ایک مربع (چوکور) شکل کی کُری ہے؛ اسکا اگلا دبیز کنارا ناک کی ہڈیوں، اور بالائی و زیرین کریوں سے، پچھلا کنارا مصفات کے کھڑے حصے سے، زیرین کنارا عظم قاسم الانف اور بالائی جبڑے کے ایک ابھار (زائدہ حنکیہ) سے چسپاں رہتا ہے *

مذکورہ بالا تمام کُریاں ایک مضبوط ریشہ دار جھلی (غشاء غضروفی) کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے ملی رہتی ہیں *

---

[1] قاسم: تقسیم کرنے والا، دو حصوں میں بانٹ دینے والا۔ [2] اَرنبہ: خرگوش *

(۲۲) ناک کی کریاں
(پہلوی منظر)

(۲۴) اعصاب شامہ کی شاخیں
(دیوار قاسم الانف پر)

(۲۳) ناک کی کریاں
(زیریں منظر)

جلد جو ناک کو ڈھانکتی ہے، بہ نسبت اور حصّوں کے ناک کی نوک (ارنبہ) اور ناک کے پہلو (عف) پر نہایت موٹی اور زیادہ چسپاں ہوتی ہے۔ اس میں روغن پیدا کرنے والی گلٹیاں بکثرت ہوتی ہیں، جن کے منہ جلد میں کھلے ہوتے ہیں۔ اسی روغن سے سینے والے سوئی کی نوک چکنی کر لیا کرتے ہیں۔ ناک کے اندر کی بلغم یا رینٹھ پیدا کرنے والی جھلی (غشاء مخاطی) باہر کی طرف نتھنے کے پاس بیرونی جلد سے ملی رہتی ہے، اور اندر کی طرف ناک کے جوف کی جھلی سے ملی رہتی ہے۔ نزلہ اور زکام کی حالت میں اسی جھلی سے بلغم (رینٹھ) کی پیدائش اعتدال سے زیادہ ہوتی ہے۔

جوف انف (ناک کا غار) ناک کے غار کے اندر جو جھلی استر کرتی ہے، یہ از قسم غشائے مخاطی ہے۔ مخاط رینٹھ یا بلغم کو کہتے ہیں، جو اسی جھلی سے کم و بیش پیدا ہوتا رہتا ہے۔ نزلہ اور زکام کی حالت میں اس کی پیدائش غیر معمولی طور پر زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس جوف کے اندر دیگر اعصاب کے علاوہ عصبۂ شامّہ[۵۱] کے ریشے پھیلتے ہیں، جو زیادہ تر ناک کی بالائی اور آخری حصے میں پھیلتے ہیں، اسی واسطے جب کسی چیز کو اچھے طور پر سونگھنے کی خواہش ہوتی ہے، تو زور سے بار بار سانس اندر کھینچتے ہیں تاکہ ہوا بو کو لیکر ناک کی گہرائی میں اوپر اور اندر دور تک پہونچے (مترجم)۔

خشم (سونگھائی نہ دینا)

{یعنی قوتِ شامّہ کا معدوم ہو جانا، یہ گاہے پیدائشی ہوتا ہے، جو محض لاعلاج ہے}

سبب (۱) ناک کا بند ہونا {اور گاہے ناک کے بند ہونے (سدہ) کے باعث ہوتا ہے} کیونکہ ناک جب بند ہو جاتی ہے تو وہ ہوا جس میں بو ہوتی ہے (یا بو کی کیفیت ہوتی ہے) ان دونوں پٹھوں تک نہیں پہنچ سکتی، جو سر پستان جیسے دو اُبھار ہوتے ہیں (یعنی یہ دونوں اعصاب چھاتیوں کی بُھٹنیوں کی مانند دو اُبھار ہوتے ہیں، جن کا کام بو سونگھنا ہے)۔

(الف) بواسیر الانف {پھر یہ سدّہ گاہے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ناک کے اندر گوشت پیدا ہو جاتا ہے، جس کو ناک کی بواسیر (بواسیر الانف) کہتے ہیں۔ یہ در اصل گلٹی سا سفید گوشت ہوتا ہے۔ اس کا علاج دشوار ہے} اور اس کے ساتھ درد کم ہوتا ہے، اور کبھی یہ گوشت سُرخ یا نیلا ہوتا ہے جس کا علاج دشوار ہے، اور درد شدید ہوتا ہے، خصوصاً اگر اس سے بدبودار زرد پانی بہہ رہا ہو {جو سانس اور ہوا کے رستے کو تنگ کر دیتا ہے۔ در اصل یہ ورم نہیں ہوتا} بلکہ حقیقت میں بڑھا ہوا گوشت ہوتا ہے، مگر بعض لوگ اسے ورم بھی شمار کرتے ہیں {اور اس کی وجہ سے ناک کا بانسہ (نتھنے کا سوراخ) بھر جاتا ہے} حتّٰی کہ بڑھا ہوا گوشت ناک میں دکھائی دیتا ہے، اور گاہے وہ بڑھ کر اتنا لمبا ہو جاتا ہے کہ ناک سے، یا تالو سے باہر آ جاتا ہے، اس وقت یہ اصطلاح میں علق[۵۲] کہلاتا ہے۔

علاج {پہلے فصد کھولیں، سنگیاں لگوائیں، حب ایارج کھلائیں، اور تنقیہ کے بعد نکال

---

[۵۱] عصبۂ شامّہ: سونگھنے والا عصب۔ [۵۲] علق: جونک۔

اشنان (جسے ہندی میں کنول کہتے ہیں، اور اس سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں) اور مر (کی) ہموزن لیکر بہ شور مرہم بناکر فتیلہ میں لتھیڑ کر ناک میں داخل کریں} مگر تنقیہ سے پہلے ایسی تیز دواؤں کے استعمال سے مرض کے زیادہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے، کیونکہ شدت درد سے اس طرف مواد کھنچ آتے ہیں{ اگر اس دوا سے گوشت کٹ جائے، اور بالکل صاف ہوجائے تو خیر، ورنہ غایت درجہ کی تیز دواؤں سے علاج کریں} مثلاً تانبہ کا میل، زرد سفیدی مائل ہیرا کسیس، ہڑتال سُرخ، ہمراہ سرکہ{ یا اُسے ریت کر کاٹ دیں} جس کی صورت یہ ہے کہ ٹونٹی دار ریتی (یعنی خولدار ریتی) سے ریت کر کاٹ دیں (ٹونٹی کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے سوراخ میں گوشت چلا جائے گا، پھر اُسے گھائیں گے)؛ یا اس کی صورت یہ ہے کہ ایک بال لیکر اُس میں اتنی گرہیں ڈالیں کہ آری کے دندانوں کی طرح ہوجائے، پھر اس بال کو ایک سیسہ کی سلائی سے، جو خاص اسی غرض کے لئے ہوتی ہے، ناک میں داخل کرکے تالو میں لیجاکر باہر نکالیں (کیونکہ ناک کا سوراخ تالو میں حلق کے پاس کھلتا ہے)؛ پھر اس بال کے دونوں سرے پکڑ کر آری کی طرح چلائیں، حتیٰ کہ یہ سارا گوشت زخمی ہوجائے، پھر مذکورہ بالا زنگار کے مرہم سے علاج کریں، یہاں تک کہ سارا گوشت کٹ جائے؛ پھر سفیدہ کا مرہم اس کے بھرنے کے لئے لگائیں{ یا لوہے کے آلہ سے کاٹ دیں} اس کی صورت یہ ہے کہ مریض کو کسی کرسی پر آفتاب کے سامنے بٹھائیں، اور جراح یعنی دستکاری کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ سے مریض کے نتھنے کو کھولے، اور باریک چاقو یعنی نیلا نشتر ناک میں داخل کرکے ناک کے سارے گوشت کو اس طرح کاٹ دیں کہ کچھ بھی باقی نہ رہے، اور اگر ناک کی گہرائی میں کچھ باقی رہ جائے تو مذکورہ بالا ریتی سے، جو بال کے دھاگے میں گرہیں ڈال کر بنائی جاتی ہے، ریت کر کاٹ دیں؛ پھر رانگ کی کسی نلکی پر یا کسی پر کی جڑ پر، جس میں نالی کی طرح سوراخ ہوتا ہے، کوئی کپڑا لپیٹ کر کاٹنے والی اور خشک کرنے والی دوائیں لگا کر ناک میں داخل کریں، تاکہ سانس کا راستہ نالی کی وجہ سے کھلا رہے۔

سبب (۲) { گاہے یہ مرض اس ورم کی وجہ سے ہوتا ہے، جس کا ایک نام ورم کثیر الارجل یعنی بھینس کی ٹانگوں والا ورم اور دوسرا نام بسفائج ہے۔ اس کا یہ نام ماہی رودیاں یعنی جھینگا مچھلی سے تشبیہ دیکر رکھا گیا ہے، کیونکہ یہ ورم جھینگا مچھلی سے چند باتوں میں مشابہ ہوتا ہے} یعنی جس طرح یہ مچھلی نرم اور پلپلی سی ہوتی ہے، اس میں نہ ہڈی اور نہ کانٹا ہوتا ہے، اس کی ٹانگیں بسفائج کی جڑ کی طرح بہت سی اور پتلی پتلی ہوتی ہیں؛ اسی طرح یہ ورم بھی چھونے میں نرم اور پلپلا سا ہوتا ہے، اور اس میں رگیں بہت سی ہوتی ہیں۔ صاحب کامل کا قول ہے کہ جس طرح اس مچھلی کی خاصیت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اس مچھلی کا شکار کرنا چاہتا ہے، تو یہ اپنی ٹانگوں سے اپنے نتھنے بند کرلیتی ہے، اسی طرح اس مرض میں یہ گوشت بھی ناک کو بند کردیتا ہے { اس ورم میں ناک کے اندر اور باہر سُرخ و سبز رگیں خون کی کثرت اور اس کے جمود کی وجہ سے

ط بسفائج: ایک جڑ ہے جس میں بہت سے ریشے اور شاخیں ہوتی ہیں، ہندی میں اسے کھنگالی کہتے ہیں۔ یہ لفظ

ظاہر ہوتی ہیں، جو پُر اور جھینگا مچھلی کی ٹانگوں کی طرح باریک ہوتی ہیں ۔ گاہے یہ ورم قرحہ (یعنی زخم) بن جاتا ہے} اور اس سے پیپ اور رطوبت بہتی ہے ۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ اس میں عارضی حرارت اپنا عمل کرتی ہے، جس کا کام سڑانا ہے؛ اس لئے اس میں ایسی تیزی پیدا ہو جاتی ہے، جو ورم کو زخم بنا دیتی ہے {اور گاہے یہ ورم سرطان[1] بنجاتا ہے} یا ناک کی شکل بگاڑ دیتا ہے ۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جبکہ عارضی حرارت کا عمل اس میں زیادہ ہو جاتا ہے، جس سے مادہ کے لطیف و رقیق اجزا تحلیل ہو جاتے ہیں، اور اس کے کثیف و غلیظ اجزا، جلکر اور خاک بنکر باقی رہ جاتے ہیں {سرطان بننے کی علامت یہ ہے کہ ورم پہلے سے سخت ہو جاتا ہے، اور آخر میں درد بھی کم ہو جاتا ہے} کیونکہ آخر میں اس کے لطیف و گرم اجزا تحلیل ہو جاتے، اور باقی سرد و غلیظ اجزا رہ جاتے ہیں، جو عضو کو مار دیتے اور اس کی حِس کو باطل کر دیتے ہیں؛ لیکن اوائل مرض میں مادہ کی تیزی کی وجہ سے نہایت شدید درد ہوتا ہے {اور خون کے جل جانے کے باعث رگیں سبز پڑ جاتی ہیں، اور مادہ کے غلیظ و کثیف ہونے، اور اجزا ارضیہ کے غلبہ کے باعث رگیں تنی رہتی ہیں، اور ان باتوں کے ساتھ مریض پلکوں کے اندر تناؤ اور کھچاوٹ محسوس کرتا ہے} کیونکہ وہ مقام جہاں مرض ہے، احتراق اور خشکی کے غلبہ کی وجہ سے سکڑتا اور اکھٹا ہوتا ہے، جس سے آس پاس کے اعضا رکھچے آتے ہیں؛ اور ورم کی زیادتی اور بھی اس کھچاوٹ پر معین ہو جاتی ہے ۔

علاج: گولیوں اور ایارجوں کے ذریعہ {دماغ کا تنقیہ کریں} تاکہ مواد دماغ سے مقام ورم میں نہ گریں {اور ورم پر سوت اور مر (مکی) لگائیں، یا مُرکی، زوفائے رطب[2]، روغن زیتون کا تلچھٹ، اور مردار سنگ بعض قسم کے لعابوں کے ساتھ مثلاً میتھی کا لعاب اور السی کا لعاب لگائیں} تاکہ ورم نرم ہو جائے {پھر نشتر سے پچھنے لگائیں، یا اس پر جونکیں لگائیں} ۔

جونک کا بیان جونک عضو کے مواد کو بمقابلہ سنگھیوں کے زیادہ گہرائی سے جذب کرتی ہے؛ کیونکہ اول تو جونک میں جذب کرنے کی طاقت زیادہ ہے، دوئم یہ کہ جونک گوشت کے اندر گھس جاتی ہے، سوئم یہ کہ جونک کا منہ گاہے رگوں کے منہ پر پڑ جاتا ہے، اس لئے رگوں کا خون بھی چوس لیتی ہے۔ علاوہ ازیں سنگھیوں کا اس مقام میں خاص عضو پر یعنی ناک پر رکھنا بھی دشوار ہے ۔ مگر ان جونکوں سے بچنا چاہیے، جو تجربہ سے زہریلی ثابت ہوئی ہیں، مثلاً وہ جونک، جس کا سر بڑا ہو، رنگ سرمئی سیاہ، یا سبز ہو، یا اُس پر روئیں اور باریک باریک بال ہوں، یا وہ اُس دریائی مچھلی سے مشابہ ہو، جسے مارماہی (یعنی بام یا کچیا مچھلی) کہتے ہیں، یا اس پر مور کے پر کا سا رنگ ہو، یا اس پر لاجورد[3] کے سے خطوط اور دھاریاں ہوں ۔ اس قسم کی جونکیں ورم، غشی، سیلان خون، بخار، استرخار

---

[1] سرطان: خبیث ورم کی ایک قسم ہے، جس میں پھیلی ہوئی جڑیں ہوتی ہیں (مترجم) ۔

[2] زوفائے رطب: بقول بعض ایک درخت کی خاص قسم کی شبنم ہے (مترجم) ۔

[3] لاجورد: نیلے رنگ کا پتھر ہے، جس پر سنہرے یا سُرخ یا سبز رنگ کے نقطے ہوتے ہیں (مترجم) ۔

اعضاء اور بُرے قسم کے زخم پیدا کرتی ہیں۔ بلکہ وہ جونکیں بہترین ہیں، جن کے پیٹ سُرخ اور پیٹھ سبز ہو، اور بہتے ہوئے پانی کی ہوں، اس کے بعد بہتر وہ جونکیں ہیں، جو اس پانی کی ہوں، جن میں کائی ہوتی ہے، یا جس میں مینڈکوں کی کثرت ہوتی ہے؛ یا وہ جونکیں بہتر ہیں جن کا رنگ مونگ کا سا ہو، اور ان کے اوپر سبزی ہو، اور ان کی پشت پر دو دھاریاں، ہڑتال کے رنگ کی ہوں؛ یا وہ جونکیں بہتر ہیں، جو سُرخ اور زرد کے درمیان ہوں، اور ان کے پہلو گول ہوں؛ یا وہ بہتر ہیں جن کا رنگ جگر (یعنی کلیجی) کا سا ہو؛ یا وہ بہتر ہیں، جو چھوٹی چھوٹی ٹڈی جیسی، یا چوہے کی دُم جیسی ہوں، یا پتلی پتلی اور چھوٹے سر کی ہوں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ جونک لگانے سے ایک دن پہلے شکار کیجائیں یعنی پانی سے پکڑی جائیں، اور انھیں اوندھا کر کے یعنی اُلٹا کر کے قے کرائی جائے، تاکہ ان کے پیٹ میں جو کچھ میل کچیل اور گندہ رطوبتیں ہوں، وہ سب نکل جائیں، اور ان کی بھوک بڑھ جائے، جس سے یہ عضو سے فوراً چپٹ جاتی، اور خون چوسنے لگتی ہیں؛ پھر لگانے سے پہلے ان پر تھوڑا سا بھیڑ کے بچہ کا خون، یا کسی دوسرے اچھے جانور کا خون (جس کا خون اچھا ہوتا ہو) ڈال دیں، تاکہ جونکیں کچھ خون پی لیں، اور ان کا مزاج بھوک سے بگڑنہ جائے، اور تاکہ یہ خون پینے کی عادی ہو جائیں، اور تاکہ خون چوسنے کی تیزی کم ہو جائے (کیونکہ بھوک جتنی زیادہ ہوتی ہے اُسی قدر خون زیادہ تیزی سے چوستی ہیں)؛ پھر ان کو میل کچیل اور لیسدار رطوبتوں سے اسفنج کے ذریعہ، جس سے جونکوں کا لگانا اور پکڑنا سہل ہے، پاک و صاف کر دیں؛ پھر عضو کو بورۂ ارمنی سے دھو کر اور عضو کر اتنا مل کر کہ وہ سرخ ہو جائے، جونک لگائیں؛ جب گرانا چاہیں تو اس پر کسی قدر نمک، یا راکھ، یا کتان[۱] کے کپڑے کو جلا کر، یا اسفنج جلا کر، یا اُون جلا کر اُس پر چھڑک دیں۔ جونک کے گرجانے کے بعد اس مقام کو سنگھی کے ذریعہ چوسیں، تاکہ اس مقام کا خون کسی قدر جذب ہو جائے، جس سے جونک کے کاٹنے کا اثر، اور اس کا ضرر دور ہو جائے۔ اگر جونک گرجانے کے بعد خون بند نہ ہوتا ہو تو اُس پر خون بند کرنے والی کوئی دوا، چھڑک دیں۔

{ہاں اگر ورم از قسم سرطان ہو تو نہ دستکاری کرنی چاہیئے، اور نہ اُس پر تیز دوا لگانی چاہیئے؛ تاکہ اُن سے وہ زخم نہ بن جائے؛ کیونکہ وہ جب زخم بنجاتا ہے تو پھر اس کا اچھا ہونا اور بھرنا ناممکن ہو جاتا ہے؛ کیونکہ اس کا مادہ نہایت خبیث ہوتا ہے، اور اس میں ارضیت یعنی خاکی اجزاء زیادہ ہوتے ہیں، اور گاہے یہ درد کی شدت سے دماغی پردوں میں ورم پیدا کر دیتا ہے، جس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے} {بلکہ اس پر گاہ بگاہ قیروطی لگا دیا کریں، تاکہ اس کی سختی اور اس کا تمدد کم ہو جائے} اور بدن کو ہمیشہ جوشاندۂ افتیمون اور معجون نجاح کے ذریعہ سوداء اور غلیظ مواد سے پاک کرتے رہیں۔

سبب (۳) {گاہے یہ مرض غلیظ اور لیسدار مواد سے پیدا ہوتا ہے، جو ناک کے راستہ کو اس طرح بند کر دیتے ہیں کہ سونگھنے والے پٹھوں تک ہوا، جانے سے رُک جاتی ہے، اور وہاں یہ مواد جم کر

[۱] کتان: ایک قسم کا باریک کپڑا ہے، جو کتان یعنی السی کی ٹہنیوں کے ریشوں سے بُنا جاتا ہے (مترجم)۔

ایسے غلیظ اور سخت ہو جاتے ہیں کہ گویا یہ گوشت یا گلٹی ہو گئے ہیں * اس کی پیدائش اُن غلیظ مواد سے ہوتی ہے، جو دماغ کے بطون میں اکٹھے ہو کر اور ناک میں گر کر گاڑھے ہو جاتے ہیں، اور گاڑھے ہونے کی وجہ خاص دماغ کے مزاج کی سخت گرمی ہوتی ہے، یا اُن بخارات کی گرمی ہوتی ہے جو بدن سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں} اور اُن مواد کو خشک کر کے اُن کے گاڑھے پن اور غلظت کو اور بھی زیادہ کر دیتے ہیں، جس سے یہ مواد بستہ ہو جاتے اور جم جاتے ہیں، اور ان سے نتھنے بند ہو جاتے ہیں *

علامات {مریض سر کے اگلے حصے میں نتھنوں کے پاس بوجھ محسوس کرتا ہے؛ کیونکہ مواد بھی اسی مقام پر ہوتے ہیں} *

علاج {مطبوخ اصول کے ذریعہ، جس کا نسخہ گذر چکا، مواد کو لطیف و رقیق کریں، پھر ان کو خارج کرنے کے لئے دست آور گولیاں کھلائیں} مثلاً حَبّ ایارج اور حَبّ قوقایا {اور غرغرے کرائیں} یعنی مثلاً انجیر کو شہد اور مُری (کانجی) کے ساتھ جوش دیکر غرغرے کرائیں {اور جب راستہ کھل جائے اور مواد یہ نکلیں تو چقندر کا پانی، مرزنجوش کا پانی، اور سداب کا پانی ناک میں سڑکوائیں اور ایسے جوشاندوں کا بھپارہ لیں، جو مواد کو لطیف و رقیق کرنے والے ہوں} مثلاً بابونہ، مرزنجوش، اور شیح ارمنی، کا جوشاندہ *

سبب (۴) {گاہے ناک کا راستہ غلیظ اور لیسدار مواد سے بند نہیں ہوتا ہے، بلکہ پیدائشی طور پر یہ راستہ تنگ ہوتا ہے، اس لئے وہ ہمیشہ اُن معمولی رطوبتوں سے بھی بند رہا کرتا ہے، جو دماغ سے گرا کرتی ہیں} *

علاج {دماغ کا تنقیہ کریں، اور اطریفلوں کے دوامی استعمال سے اُس کے مزاج کو قایم رکھیں کہ زیادہ مواد پیدا ہو کر اُس کا مزاج زیادہ مرطوب ہو جائے} ورنہ نتھنوں کی طرف کچھ نہ کچھ رطوبتیں ضرور گرا کریں گی *

سبب (۵) {گاہے مِصفات نامی ہڈی میں غلیظ لیسدار مواد کی وجہ سے، جو اُس کے سوراخوں میں چمٹ جاتے ہیں، سدہ پیدا ہو جاتا ہے} مِصفات وہ مسامدار اور پولی ہڈی ہے، جو سونگھنے والے دونوں پٹھوں کے سامنے[۱] رکھی ہوئی ہے، اور اس میں اسفنج کی طرح آڑے ترچھے سوراخ ہوتے ہیں؛ ان سوراخوں کا فائدہ یہ ہے کہ ہوا اس مقام تک پہونچ سکے جہاں بو کا احساس ہوتا ہے، اور تاکہ بلغمی مواد ان سوراخوں سے نکل سکیں * یہ سوراخ آڑے ترچھے کیوں بنائے گئے ہیں، حالانکہ سیدھے سوراخوں میں کسی چیز کا داخل اور خارج ہونا زیادہ آسان ہوتا ہے؟ تاکہ ہوا، جو ناک میں کھینچی جاتی ہے کچھ عرصہ تک اُن ٹیڑھے سوراخوں میں قایم رہے، اور گرم و معتدل ہو جائے، دماغ تک فوراً ہی سرد ہونے کی حالت میں نہ پہونچے، ورنہ دماغ کو سردی کی وجہ سے خراب

[۱] سامنے کی بجائے اگر نیچے کہا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا؛ کیونکہ یہ ہڈی نیچے ہی ہوتی ہے (مترجم) *

کر دے گی +

علامات {دونوں نتھنے مسدود نہیں ہوتے، بلکہ کھلے رہتے ہیں، مگر باوجود اس کے ان سے رطوبتیں اور مواد خارج نہیں ہوتے ہیں} اس لئے کہ سُدہ، جو مواد کو بہنے سے روکتا ہے، وہ نتھنوں سے اوپر ہوتا ہے {مریض کی آواز خراب ہو جاتی ہے، گویا وہ ناک سے بولتا ہے} یعنی اُس کی آواز میں غنہ (منمناہٹ) اور طنینؒ ہوتی ہے + شیخ فرماتے ہیں کہ "لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص ناک سے بولتا ہے، یا فلاں شخص نتھنوں سے بولتا ہے، حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہوتا ہے، کیونکہ عام لوگ جس شخص کے متعلق اس طرح کہا کرتے ہیں، حقیقت میں اُس کی ناک اور اس کے نتھنے بند ہوتے ہیں" +

اعتراض: عظم مصفات کے سُدے سے آواز میں خلل کا واقع ہونا غلط ہے، کیونکہ ناک کے دونوں نتھنے یا دونوں سوراخ اوپر کی طرف جا کر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں؛ ایک حصہ یعنی ایک سوراخ ترچھے طور پر رواں ہو کر منہ کے آخر میں (حلق کے پاس) ختم ہوتا ہے؛ اور دوسرا سوراخ عظم مصفات کی طرف جاتا ہے، جس سے چیزیں سونگھی جاتی ہیں + پہلے سوراخ سے، جو ناک سے حلق میں کھلتا ہے، سانس کی آمد و رفت ہوتی ہے، اور اس سے آواز صاف اور اچھی ہوتی ہے؛ کیونکہ اس کے ذریعہ آواز پیدا کرنے والی ہوا، کا کچھ حصہ خارج ہوا کرتا ہے، جس سے دو باتوں میں امداد ملتی ہے: اوّل حرفوں کے ادا کرنے میں، اور اُن الفاظ کے صاف تلفّظ میں جن میں کسی قدر منمناہٹ ہوتی ہے (جیسے لفظ مُنہ، ہندی، مینھ وغیرہ کے تلفّظ میں) + دویم اس کی امداد سے اِن حروف کو ادا کرنا آسان ہوتا ہے؛ کیونکہ ہوا، کا کچھ حصہ دونوں راستوں سے، یعنی ناک سے اور مُنہ سے اگر خارج ہو، تو اُس مقام میں ہوا، کی کثرت ہو جائے، جہاں سے بولنے والا اس حرف کو ہوا، کی ایک مُعیّن مقدار سے ادا کرنا چاہتا ہے، اس لئے یہ ہوا بسہولت خارج نہ ہو سکیگی (اور اس کی کثرت خارج ہونے سے کسی قدر مانع ہو گی) اس کو سمجھنے کے لئے تم اس سوراخ میں غور کرو، جو مزمار یعنی بانسری کے پیچھے علاوہ ان چند سوراخوں کے بنایا جاتا ہے، جو سامنے ہوتے ہیں، اور یہ پچھلا سوراخ ہمیشہ کھُلا رہتا ہے: اسے بالکل بند نہیں کیا جاتا + اب سوچو کہ اگر عظم مصفات کے سوراخ بند ہو جائیں، اور ناک کا یہ ترچھا سوراخ، جو حلق میں کھلتا ہے، کھُلا رہے، اور اس سے ہوا، خارج ہوتی رہے، تو گفتگو اور آواز میں کس طرح خلل آ سکتا ہے + گفتگو اور بول چال میں خرابی تو جب ہی آ سکتی ہے کہ یہ راستہ بند ہو جاتے + چنانچہ ہمارے اِس کلام کی تائید ابن سترافیون کی کتاب کُنّاش سے ہوتی ہے، جس میں لکھا ہے کہ جب قوتِ شامّہ جاتی رہے تو یہ دیکھو کہ مریض ناک سے تو نہیں بولتا؛ اگر وہ ناک سے بولتا ہو، تو سمجھو کہ اسکا سبب دماغ میں نہیں ہے، بلکہ ناک کے سوراخ میں ہے؛ اور اگر اسکی آواز اور گفتگو میں کوئی

ؒ طنین کے معنی کھنکھناہٹ کے ہیں، مگر یہاں اس سے مراد وہی آواز کی منمناہٹ ہے (مترجم)

خرابی نہ ہو تو سمجھو کہ اس کا سبب عظم مصفات میں ہے، یا اس کا سبب دماغ میں ہے۔

عظم مصفات کے تین حصے ہیں: **ایک** بالائی حصہ، جو آڑے طور پر عصبہ شامہ کے نیچے ہوتا ہے، اس میں چھلنی کے سے بہت سے سوراخ ہوتے ہیں۔ **دوسرا** گمڑا حصہ، جو ناک کے درمیان کی دیوار کے بنانے میں شامل ہے۔ **تیسرا** پہلوی حصہ، یہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ اسی کے اندر بہت سے آڑے ترچھے سوراخ، نالیاں اور پیچ وخم ہوتے ہیں، یہ ناک کے غار کی پہلوی دیواروں کے بنانے میں شامل ہیں، اس کے پیچ وخم میں بلغمی (مخاطی) جھلی کا استر ہوتا ہے۔ ان حصوں کے خانوں کے بند ہونے، اور ان میں بلغم کے جمع ہونے سے، آواز کی صفائی میں یقیناً خلل آسکتا ہے، کیونکہ ناک کے جس جوف کو یہ مکمل کرتے ہیں، اس کی راہ سانس کی ہوا، حلق کی طرف جاتی ہے، یہی وہ پہلا سوراخ ہے، جو حلق کی طرف جاتا ہے۔ ہاں اگر مصفات کے پہلے حصے میں سدہ ہو، جو چھلنی کے مانند سوراخ دار ہے، اور جو در اصل اعصاب شامہ کے راستے ہیں، تو اس سے آواز کی صفائی میں کوئی خرابی نہیں آسکتی (مترجم)۔

علاج {پہلے مواد کو لطیف و رقیق کریں، اور دماغ کا تنقیہ کریں، پھر ایسی دوائیں ناک میں سڑکیں جو مواد کو چھانٹنے والی اور رقیق و لطیف بنا دینے والی ہوں} مثلاً نکچھکنی، پودینہ، شحم حنظل (اندرائن کا مغز)، اور اونٹ کا پیشاب: یہ دوائیں الگ الگ استعمال کریں، یا ملا کر، مگر بہتر صورت یہ ہے کہ پہلے مریض منہ کو پانی سے بھر لے، پھر جہاں تک ہو سکے سر کو پیچھے کی طرف جھکائے، اور پھر زور سے سانس کھینچے، تاکہ دوا اوپر چڑھ جائے {اسی طرح اسی قسم کی دوا تر یڑہ کے طور پر استعمال کریں}

سبب (۲) {کا ہے فقط نتھنے بند ہو جاتے ہیں} عظم مصفات کے سوراخ بند نہیں ہوتے کیونکہ اس کی جو علامتیں ذیل میں ذکر کی گئی ہیں، وہ عظم مصفات کے بند ہونے میں ہرگز نہیں پائی جا سکتی ہیں {جس کا سبب ریح غلیظ ہوتی ہے} جو نتھنوں کو بند کر دیتی ہے۔

علامات {مریض جب نتھنوں سے سانس خارج کرے گا تو ریح رکاوٹ کے بعد دفعۃً خارج ہو جائے گی} (جس طرح بند نلکی میں پھونک مارنے سے وہ دفعۃً کھل جاتی ہے) کیونکہ یہ غلیظ ریح اس ہوا کو بسہولت خارج ہونے سے روکے گی، جو ناک سے خارج ہوتی ہے، اور چونکہ اس غلیظ ریح میں اتنی قدرت نہیں ہوتی کہ وہ غلیظ اخلاط کی طرح ہوا کو خارج ہونے سے بالکل روک دے، (اس لئے ہوا دفعۃً خارج ہو جاتی ہے)، {اور ایک نتھنا ہمیشہ بند رہے گا} کیونکہ طبیعت سانس کی ضرورت کے لئے کوشش کرتی ہے کہ ایک نتھنا کھلا رہے، اس لئے غلیظ ریح کو ایک طرف ہٹا کر دوسری طرف کر دیتی ہے، کیونکہ یہ ریح اخلاط جیسی تو غلیظ ہوتی نہیں کہ طبیعت کو اسی ہٹا نہ سکے۔ اس یہ ضرور ہوتا ہے کہ طبیعت اسے پورے طور پر دفع کرنے سے عاجز ہوتی۔

علاج {پہلے تو غلیظ مواد سے جن سے یہ غلیظ ریح پیدا ہوتی ہے دماغ کا تنقیہ کریں}

لے مترجم نہیں یہ ممکن ہے کہ تنقیہ غلیظ رطوبت یا ہوا ہو، جو نتھنوں کو بند کر سکی، واللہ اعلم بالصواب (مترجم)۔

پھر سیاہ مرچ اور جند بیدستر کے ذریعہ [چھینکیں لانے کی کوشش کریں، اور تحلیل کرنے والے جوشاندوں کے بخارات کا بھپارہ لیں] جن میں کرفس، رائی، زیرہ، شیح[1]، نمام، اور پودینہ جیسی دوائیں جوش دی گئی ہوں [اور کڑوے بادام کا تیل، اسپند اور سفید گول مرچ کے ساتھ ناک میں ٹپکائیں]

سبب (۷) [گاہے یہ مرض خشم دماغ کے اگلے حصہ کے سوء مزاج سے پیدا ہوتا ہے] دماغ کے اگلے حصہ کو بطن مقدم کہتے ہیں، جس کے دائیں اور بائیں دو حصے ہوتے ہیں [اور گاہے اُن پٹھوں کے سوء مزاج سے ہوتا ہے، جو فی الحقیقت دو ابھار ہیں، جن میں سونگھنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے] رازی کا قول ہے کہ سچا اور حقیقی خشم یہی ہے؛

علامات [اس قسم کی علامت یہ ہے کہ سر میں بوجھ بالکل نہیں ہوتا ہے] بشرطیکہ سوء مزاج سادہ ہو، اس کے ساتھ مادہ بالکل نہ ہو [اور آواز و گفتگو میں بھی خلل بالکل نہیں آتا ہے، ہاں اگر سوء مزاج گرم ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ پچھلے تدابیر گرمی پیدا کرنے والے گذر چکے ہوں گے، اور مریض سر کے اگلے حصے اور پیشانی میں گرمی محسوس کرے گا، اور دماغ سے (بذریعہ ناک یا حلق کے) پکی ہوئی رطوبتیں خارج ہوں گی] بشرطیکہ سوء مزاج مادی ہو یعنی مواد بھی موجود ہوں، کیونکہ یہ عارضی گرمی، جو سوء مزاج کے باعث پیدا ہو جاتی ہے، وہ اصلی حرارت کو مواد کے پکانے اور نضج دینے سے نہیں روکتی ہے، ہاں اس عارضی گرمی سے اُن رطوبتوں میں بدبو اور عفونت آجاتی ہے؛

اعتراض: سوء مزاج گرم سے مرض خشم کا پیدا ہونا صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس مرض میں سونگھنے کا فعل باطل ہو جاتا ہے، اور یہ اطباء بیان کر چکے ہیں کہ کسی فعل کا بطلان سردی سے اور روح کی غلظت سے ہوتا ہے، حرارت اور گرمی تو افعال میں پریشانی اور خاص خشم کا تغیر پیدا کرتی ہے، نہ کہ افعال کو باطل یا ضعیف کرتی ہے [اور سوء مزاج سرد اگر ہو] جو کثیر الوقوع ہے [تو ناک سے رینٹھ کم نکلتی ہے] کیونکہ دماغ اپنی کمزوری کی وجہ سے نہ غذا کے جذب کرنے پر اور نہ فضلات کے دفع کرنے پر پوری طرح قادر ہوگا [اور جو کچھ ناک سے خارج ہوگی، وہ خام ہوگی، نضج پائی ہوئی نہ ہوگی] کیونکہ سردی قوتوں کو مار دیتی ہے [اور مریض گاہے سر کے اگلے حصے میں بوجھ محسوس کرتا ہے] بشرطیکہ سوء مزاج کے ساتھ مواد کی کثرت بھی ہو، اور اگر سوء مزاج خشک ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ مرض کا وقوع تیز اور خشک امراض کے بعد مثلاً سرسام جیسے گرم امراض کے بعد ہوتا ہے]؛

اعتراض: خشکی سے مرض کا پیدا ہونا بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ خشکی افعال میں پریشانی پیدا کرتی ہے، نہ کہ افعال کو باطل یا ضعیف کرتی ہے؛

[1] شیح اور نمام پودینہ کی طرح خوشبودار نباتات ہیں (مترجم)؛ [2] جیسا کہ فساد شم میں ہوتا ہے (دیکھو فساد شم) (مترجم)؛

مُصنّف نے اس مقام پر سوء مزاج رطب سادہ کا بالکل ذکر نہیں کیا ہے، کیونکہ اس کا وجود شاذ ونادر ہی ہوتا ہے، رہی سوء مزاج تر مادی کی علامتیں، اس کا پتہ مصنف کے مذکورہ کلام سے چل جاتا ہے (مثلاً سر کے اگلے حصہ میں بوجھ کا ہونا، ناک سے رینٹھ کا بہنا)۔

علاج [مزاج میں تبدیلی پیدا کریں] اور اس غرض کے لئے سر کے اگلے حصہ میں نطول استعمال کریں، اطلائیں لگائیں، اور دوائیں سنگھائیں، اور اگر سوء مزاج سادہ ہو تو تنقیۂ دماغ کی ضرورت نہیں، ہاں اگر مادے کے ساتھ ہو تو مزاج کی تبدیلی تنقیۂ دماغ کے بعد کریں [علاوہ ازیں اس قسم میں صحت کی بالکل امید نہ رکھیں، جو کہ سوء مزاج خشک سے پیدا ہوتی ہے، اور اس تشنج سے نجات پانے کی بھی امید نہ رکھیں جو اعصاب میں تیز اور خشک امراض سے پیدا ہوجاتا ہے، ہاں اگر مریض بچہ ہو تو گاہے وہ تندرست ہوجاتا، یا کسی قدر افاقہ ہوجاتا ہے] کیونکہ بچوں کے بدن میں اصلی اور طبعی رطوبت وافر ہوتی ہے۔

فسادِ شمّ

اس سے مراد قوت شامہ کا اصلی حالت سے بگڑ جانا ہے، اور اس کا پریشان[1] ہونا (نہ کہ ناقص یا باطل ہونا)۔

قسم اوّل [گاہے قوت شامہ میں ایسی خرابی آجاتی ہے کہ ہر قسم کی بو ایک ہی بو معلوم ہوتی ہے، اور اس کی وجہ یا یہ ہوتی ہے کہ دماغ کے اگلے حصہ کا مزاج خراب ہوجاتا ہے]

سبب اوّل چنانچہ اگر اس میں گرمی یا خشکی پیدا ہوجاتی ہے، تو چونکہ ان سے قوت شامہ کے انفعال میں تغیر پیدا ہوجاتا ہے، اور ان میں تشویش و پریشانی آجاتی ہے، اس لئے اچھی یا بُری بوئیں معلوم ہوتی ہیں، جو حقیقت میں موجود نہیں ہوتی ہیں، یا یہ کہ بُری بوئیں اچھی یا اچھی بوئیں بُری معلوم ہوتی ہیں۔ اور اگر اس میں سردی یا تری پیدا ہوجاتی ہے، تو اس کی دو صورتیں ہیں: اوّل یہ کہ یہ دونوں قوی اور سخت ہوں، اس صورت میں قوت شامہ خوشبو یا بدبو میں تمیز بالکل نہیں کرسکتی ہے، اور اسی سے مرض خشم پیدا ہوجاتا ہے، جیسا کہ اوپر ذکر گزرا۔ دوئم یہ کہ دونوں کمزور اور ہلکے ہوں، اس صورت میں قوت شامہ خوشبو یا بدبو میں سے کسی ایک کے دریافت کرنے سے عاجز یا کمزور ہوجاتی ہے، اسلئے وہ فقط ایک ہی بو معلوم کرتی ہے، خواہ خوشبو ہو، یا بدبو، اور خواہ وہ موجود ہو یا نہ ہو، اسکو شیخ نے (بطلان شم یا نقصان شم میں شمار نہیں کیا ہے، بلکہ) تغیر و تشویش میں شمار کیا ہے۔ علامات [سوء مزاج کی ساری قسمیں (اور انکی علامتیں) مرض خشم میں آچکی ہیں، اور اس کا علاج بھی محض یہ ہے کہ مزاج میں تبدیلی پیدا کریں]۔

سبب (۲) [یا اس حالت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کے اگلے حصہ میں کوئی ردی مادہ ہوتا

[1] یعنی اس مرض میں یہ نہیں ہوتا ہے کہ بو کم معلوم ہوتی، یا بالکل نہیں معلوم ہوتی ہے، بلکہ اس میں بو ضرور معلوم ہوتی ہے، مگر غلط، اور خلاف واقع، جیسا کہ ذیل کے بیان سے تم پر واضح ہوجائے گا، اسی کو طبی اصطلاح میں انفعال کی پریشانی و تشویش انفعال کہتے ہیں۔ مترجم۔

ہے جس کی بو محسوس ہوا کرتی ہے۔ اگر یہ مادہ مقدار میں زیادہ ہوتا ہے، یا اس میں کوئی بری کیفیت سخت ہوتی ہے، تو بو ہمیشہ آیا کرتی ہے، اور اگر مقدار میں تھوڑا ہوتا ہے، یا اس کی کیفیت تیز نہیں ہوتی ہے، تو بو ہر وقت نہیں آتی ہے، بلکہ کسی بیرونی شے کے سونگھتے وقت اس مادہ کی بو آتی ہے، کیونکہ اس وقت قوت شامہ اس شے کے سونگھنے کے لئے آمادہ ہو جاتی ہے} اور طبیعت اس کی طرف توجہ کرلی ہے، {اور چونکہ یہی مواد نزدیک ہوتے ہیں، اس لئے قوت شامہ پہلے اُن ہی مواد کو پاتی ہے، اور ان ہی مواد کی بو معلوم ہوتی ہے۔ ان مواد اور اخلاط کی نوعیت (کہ کس قسم کا مادہ جمع ہے) اسی بو سے معلوم ہو جاتی ہے: چنانچہ اگر ہر ایک چیز کی بو میں سیاہ مرچوں کی اور سنبل کی بو آئے تو سمجھنا چاہیئے کہ مواد گرم ہیں، اور اگر بدبو آئے، تو سمجھنا چاہیئے کہ مواد متعفن جمع ہیں} علیٰ ہذا اگر ایسی بو معلوم ہو جیسی کسی ترشی میں ہوتی ہے، تو سمجھنا چاہیئے کہ مواد سرد ہیں، اور اگر کھٹی بو آئے تو سمجھنا چاہیئے کہ مواد سوداوی ہیں ؛

علاج {مناسب گولیوں اور غرغرے وغیرہ سے ان مواد کو خارج کریں} ؛

قسم دوم {کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز سے مختلف قسم کی بوئیں آتی ہیں، اور اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ کے اگلے حصہ کے مزاج میں مختلف الکیفیت مواد سے اختلاف پیدا ہو جاتا ہے} (یعنی مقدم دماغ میں ایسے مواد جمع ہو جاتے ہیں، جن میں مختلف کیفیتیں پائی جاتی ہیں) ؛ **علاج** {دماغ کو ان مواد سے پاک کریں} ؛

قسم سوم {کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض بوئیں معلوم ہوتی ہیں، اور بعض نہیں ؛ چنانچہ اُن میں سے بعض لوگ تو وہ ہوتے ہیں، جو خوشبو پاتے ہیں، اور بدبو نہیں پاتے} اس کی وجہ یہ ہوتی ہے، کہ کوئی گندہ مادہ دماغ کے اگلے حصہ میں، یا قوت شامہ کے دونوں ابھاروں میں جو سر پستان سے مشابہ ہوتے ہیں جمع ہوتا ہے، یا کوئی گندہ زخم ناک کے اندر ہوتا ہے، جس (کی بو) سے قوت شامہ مالوف اور عادی ہو جاتی ہے، اس لئے اُس سے متاثر نہیں ہوتی ہے (اور اسے ادراک نہیں کرتی ہے) ؛

{اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو فقط بدبو پاتے ہیں} اور یہ بدبو انھیں بھلی معلوم ہوتی ہے، جس طرح مریض وحم[1] کو کوئلے اور مٹی کا مزا بھلا معلوم ہوتا ہے {اور انھیں خوشبو کا پتہ بالکل نہیں چلتا ہے} اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مقام میں، جہاں قوت شامہ ہوتی ہے، ایک قسم کا شیریں خون (یعنی طبعی خون)، یا طبعی بلغم جمع ہو جاتا ہے، جس میں اوسط درجہ کی حرارت اپنا اثر کرتی ہے (یہ حرارت اس قدر شدید نہیں ہوتی کہ مادہ کو جلا کر راکھ کر دے) جس سے خون میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جیسی نافہ مشک کے خون میں، اور خون کے اس طرح جلنے سے لطیف اور روحانی (روح کو خوش کرنے والے) بخارات اُٹھتے ہیں، جسے قوت شامہ اچھا سمجھتی

[1] وحم وہ مرض ہے جس میں بری چیزوں کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے، یہ عورتوں کو ایام حمل میں اکثر ہو جاتا ہے (مترجم) ؛

ہے، جیسا کہ شکر وغیرہ جیسی شیریں چیزوں کو انگاروں پر ڈالنے سے اسی قسم کے بخارات اٹھتے ہیں)، کیونکہ یہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ شیریں چیزوں کا مادہ کثیف ہوتا، اور اس میں معتدل حرارت کا اثر ہوتا ہے (جس سے مٹھاس پیدا ہو جاتی ہے، جس طرح ترش چیزوں کا مادہ لطیف ہوتا ہے، اور اس میں سردی کا اثر ہوتا ہے)۔ جب شیریں چیزوں کے پختہ مواد میں (جس کی پختگی معتدل حرارت کے عمل سے تقریباً درجۂ کمال تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے) حرارت بڑھ جاتی ہے، اور اس مادہ کو لطیف بنانے لگتی ہے تو اس سے لطیف، خوشبودار، اور جوہر روح کے مناسب بخارات اٹھتے ہیں (جس سے طبیعت عادی ہو جاتی ہے، اور خارجی خوشبو سے متاثر نہیں ہوتی)۔

علاج {ان مواد سے دماغ کو پاک کریں۔ پھر جسے بدبو نہ معلوم ہوتی ہو، اسے مشک اور مشک جیسی تیز خوشبودار چیزیں ہمیشہ سنگھائیں، اور ناک میں سعوط کرائیں! اور جسے خوشبو کا پتہ نہ چلتا ہو، اسے جند بیدستر، سکبینج، مرکی، جاؤشیر، اور نکچھکنی جیسی تیز بدبودار چیزیں سنگھائیں؛ کیونکہ خوشبو یا بدبو کے نہ معلوم ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس مقام میں سوء مزاج مستوی پیدا ہو جاتا ہے، اور قوت شامہ اس سے مانوس اور عادی ہو جاتی ہے، اس لئے اس کا ادراک نہیں کر سکتی}۔

سوء مزاج مستوی یا سوء مزاج متفق: شیخ اور اس کے پیروؤں کے نزدیک وہ مزاج ہے، جو عضو کے جوہر میں پیوست ہو کر اس عضو کے اصلی مزاج کو باطل کر دیتا ہے، اور اصل مزاج کی طرح قائم ہو جاتا ہے، اس لئے عضو کو اس مزاج کا شعور و ادراک نہیں ہوتا (اور اس سے تکلیف محسوس نہیں ہوتی ہے) کیونکہ کسی عضو کا ادراک کرنا یا محسوس کرنا، در اصل اس عضو کا اس سے متاثر ہونا ہے، اور تاثر اس وقت ہوتا ہے، جبکہ اصلی مزاج کے مخالف کوئی عارضی مزاج لاحق ہو اور سوء مزاج مستوی ہونے کی صورت میں عارضی مزاج اصلی مزاج کو باطل کر کے اصلی مزاج بن جاتا ہے، اس لئے اس سے مخالفت باقی نہیں رہتی، اور اس کا احساس نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مریض دق کو گرمی اور سوزش اس قدر معلوم نہیں ہوتی ہے، جس قدر حمّی محرقہ[1] والوں کو معلوم ہوتی ہے، حالانکہ دق کی حرارت زیادہ ہوتی ہے {چنانچہ جو لوگ بدبو پاتے، اور خوشبو نہیں پاتے ہیں، ان کا سوء مزاج خوشبو کے موافق، اور اس کے مشابہ ہوتا ہے} اس لئے اس کا احساس نہیں ہوتا ہے {کیونکہ احساس و ادراک تو مخالف شے ہی کا ہو سکتا ہے} اس لئے کہ احساس در اصل انفعال و تاثر ہے، اور تاثر و انفعال اپنے مخالف ہی سے ہو سکتا ہے، اپنے مشابہ سے نہیں ہوتا {اس لئے ان کا علاج بدبودار چیزوں سے کرنا چاہیے، جو اس سوء مزاج کے مخالف ہوتا ہے} تاکہ علاج بالضد کے قاعدہ پر عمل رہے، اور اسی پر اس شخص کو قیاس کرنا چاہیے، جو

[1] حمّی محرقہ ایک سخت بخار ہے جو اپنی شدت کی وجہ سے صرف چار پانچ روز تک قائم رہتا ہے۔

خوشبو پاتا ہو، اور بدبو نہ پاتا ہو۔

اس طریقہ علاج کو رازی نے اپنی کتاب فاخر میں ذکر کیا ہے، جس کی مصنف نے تقلید و پیروی کی، اور اس پر دلیل قائم کی ہے، حالانکہ یہ طریقہ شیخ اور اس کے پیرووں کے طریقہ کے خلاف ہے، اس لئے کہ شیخ نے یہ ذکر کیا ہے کہ "جو شخص خوشبو پاتا ہو، اور بدبو نہ پاتا ہو، وہ ناک میں جند بیدستر (جیسی بدبودار چیزیں) سڑکے، اور جو بدبو پاتا ہو، اور خوشبو نہ پاتا ہو، وہ مشک (جیسی خوشبودار چیزیں) سڑکے، حتیٰ کہ اس کی حالت درست ہو جائے"۔ ان دونوں مخالف قولوں میں تطبیق و موافقت اس طرح ہو سکتی ہے کہ جب تک عارضی مزاج عضو میں مستحکم اور پائیدار نہ ہو گیا ہو، اس وقت تک شیخ کی رائے کے موافق علاج کریں، اور جب مستحکم ہو جائے تو رازی کی رائے کے موافق علاج کریں۔ اس کی شرح اور تفصیل یہ ہے کہ جو شخص بدبو پاتا ہے، اور خوشبو نہیں پاتا، اس کا سبب شیخ کے نزدیک یہ ہے کہ گندے مواد نتھنوں میں، یا دماغ کے اگلے حصہ میں، یا شامہ کے دونوں پٹھوں میں، جمع ہو جاتے ہیں، جس کی بو ہمیشہ معلوم ہوتی رہتی ہے، اور ان مواد کی زیادتی کے باعث، اور اس وجہ سے کہ ان کی بدبو دوسری خوشبوؤں پر غالب آجاتی ہے، خوشبو کا پتہ نہیں چلتا ہے، اور جب یہی مواد ان مقامات میں پیوست ہو جاتے ہیں، یا قوت شامہ ان کی عادی ہو جاتی ہے، تو ان کی بدبو کا احساس نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس وقت خوشبو کا احساس ہونے لگتا ہے، جیسا کہ مصنف نے بیان کیا ہے۔ اسی پر اس شخص کو بھی قیاس کرنا چاہیئے، جو خوشبو پاتا ہو، اور بدبو نہ پاتا ہو۔

فرق: ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ مثلاً جو شخص خوشبو پاتا ہو، اور بدبو نہ پاتا ہو، اگر اس کی یہ حالت سوء مزاج کے مستحکم ہونے اور قوت شامہ کے عادی ہونے کے بعد پیدا ہوئی ہو تو اولاً یہ شخص بدبو پائے گا، اور خوشبو نہ پائے گا، پھر اس کی یہ حالت بدل جائے گی، اور خوشبو کو محسوس کرے گا، بدبو کا احساس نہ ہو گا، لیکن اگر یہ حالت (یعنی خوشبو کا پانا اور بدبو کا نہ پانا) سوء مزاج کے مستحکم ہونے سے پہلے لاحق ہوئی ہو تو اس سے پہلے اس کے برعکس حالت نہ گذری ہو گی (جیسا کہ پہلی صورت میں لکھی گئی ہے)۔ اسی پر اس شخص کے حال کو بھی قیاس کرنا چاہیئے، جو بدبو پاتا ہو اور خوشبو نہ پاتا ہو۔

ناک کے دانے (بثور انف)

{کبھی ناک میں دانے پیدا ہو کر اس کے مواد اس قدر سخت ہو جاتے ہیں کہ شکل و صورت اور سختی میں مسوں کی طرح ہو جاتے ہیں}

سبب {ایسے دانوں کا سبب بلغمی یا سوداوی مواد ہوتے ہیں، جو دماغ سے ٹپک کر اس مقام میں یعنی نتھنوں کی جھلی میں آجاتے ہیں، اور سانس کے خارج ہونے سے، جو اندر سے گرم ہو کر نکلتا ہے

یہ مواد گرم ہو جاتے ہیں جس سے ان کے لطیف و رقیق اجزا تحلیل ہو کر باقی اجزا غلیظ اور سخت ہو جاتے ہیں } جس سے اول تو تنفس کی آمد و رفت میں، دوم ان مواد کے فضلات کے خارج ہونے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، جو نزلہ و زکام کی صورت میں، دماغ سے خارج ہوا کرتے ہیں ۔

علاج {ان مواد سے دماغ کو پاک کریں، پھر ان دانوں کو نرم کرنے کی غرض سے موم اور روغن لگائیں، گرم پانی ناک میں سڑکیں } چنانچہ جو مواد ان تدابیر سے نرم و لطیف ہوں گے وہ سانس کی گرمی سے تحلیل ہو جائیں گے {اگر اس تدبیر سے دانے تحلیل ہو جائیں تو خیر، ورنہ اگر ممکن ہو تو نشتر (مبضع) سے چھیلنے لگائیں، یا تیز اور اکال[1] مرہموں سے ان کا علاج کریں} مثلاً مرہم اخضر (سبز مرہم)، حتیٰ کہ دانے بالکل معدوم ہو جائیں، پھر بھرنے والے مرہم لگائیں، مثلاً مرہم سفیدہ ۔ ان دانوں کے علاج میں غفلت و کاہلی سے کام نہ لیں، کیونکہ اکثر یہ دانے ناصور کی شکل پکڑ لیتے ہیں (جبکہ چارہ و تدبیر ہاتھ سے جاتی رہتی ہے) ۔

ناک کے زخم (قُرُوحِ الف)

(۱) ناک کے مرطوب زخم {ناک کے زخم گاہے مرطوب ہوتے ہیں} (جن سے رطوبت جاری رہتی ہے) ان کی پیدائش فاسد اور تیز رطوبتوں سے ہوتی ہے، جو دماغ سے گرتی ہیں، {ان کے لئے وہ مرہم مفید پڑتا ہے جو سفیدۂ کاشغری، مردار سنگ، چاندی کے میل، جلائے ہوئے سیسے سے روغن گل کے ساتھ تیار کیا گیا ہو} یہ مرہم تنقیۂ دماغ کے بعد اور ان رطوبتوں کے خارج کرنے کے بعد لگائیں، جو دماغ سے ناک کی طرف گر کر زخم پیدا کرتی ہیں ۔

(۲) ناک کے خشک زخم {گاہے ناک کے زخم خشک ہوتے ہیں} (جن سے کسی قسم کی رطوبت نہیں بہتی ہے) اور اکثر اسی قسم کے زخم پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کی پیدائش جلے ہوئے اخلاط سے ہوتی ہے {ان کے لئے مفید تدبیر یہ ہے کہ ناک میں روغن نیلوفر، مرغی اور بط کی چربی، مرہم ابیض (سفید مرہم) اور وہ قیروطی لگائیں جو موم زرد، روغن بادام تلخ، روغن بنفشہ، بیل کی پنڈلی کے مغز سے تیار کی گئی ہو، اور لعاب بہدانہ اس میں ملایا گیا ہو} جس کی صورت یہ ہے کہ موم کو روغنوں میں پگھلائیں، اور اس پر کچھ بہدانہ کا لعاب ڈالیں، اور پھر اچھی طرح پھینٹیں ۔

(۳) ناک کے سڑے ہوئے زخم {گاہے ناک کے زخم گندہ ہوتے ہیں} (جن سے بدبو آتی ہے) ان کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے کہ زخم کی پیپ ایک عرصہ تک باقی رہتی ہے، اور زخم دیرینہ ہو جاتا ہے، یا ان گندہ رطوبتوں سے ہوتی ہے جو یہاں بہہ کر آتی ہیں {علاج ان کا یہ ہے کہ ناک میں خربق ابیض (کٹکی سفید) اور ہالون برابر برابر لے کر (اور باریک کر کے) ناک میں پھونکیں ۔ پھر سرکہ شراب سے زخم دھو کر مرتکی پیس کر ناک میں پھونکیں} تاکہ میل کچیل

[1] اکال: گوشت کو کھا جانے والا، گلا دینے والا

چھٹ جائے، پھر زخم کو خشک کرنے والی دوائیں استعمال کریں ۔

نکسیر (رُعاف)

(۱) رعاف بحرانی {نکسیر گاہے کسی مرض کے بحران سے پھوٹتی ہے، جس کی **علامات** یہ ہیں کہ اس کا ظہور تیز بخاروں میں، یا دوسرے تیز امراض میں بحران کے دن ہوتا ہے، ایسی نکسیر کو بند نہ کرنا چاہیئے} کیونکہ اس ذریعہ سے مرض کا مادہ خارج ہوتا ہے {ہاں اگر افراط سے خون خارج ہونے لگے} اور مریض کے نڈھال ہونے کا خطرہ ہو تو اس وقت بند کرنا ضروری ہے ۔

(۲) حدت خون {گاہے نکسیر خون کی حدت و تیزی سے پھوٹتی ہے} جیسا کہ صفراوی مزاج والوں کو ہوا کرتا ہے، کیونکہ خون اپنی تیزی سے باریک رگوں کے منہ کھول دیتا ہے ۔

علامات {خون تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے} کیونکہ زیادہ تو جب خارج ہو کہ نکسیر خون کی کثرت سے ہو یا وسیع راستوں سے خون خارج ہو {خون نہایت رقیق ہوتا ہے} کیونکہ حدت خون کی صورت میں حرارت کا غلبہ ہوتا ہے، جو خون کو پگھلا کر رقیق کر دیتی ہے، اور سردی سے ایسا خون خالی ہوتا ہے، جس کا کام جمانا اور قوام کو غلیظ کرنا ہے ۔

علاج {جس نتھنے سے خون جاری ہو، اس کے مقابل طرف سے رگ قیفال (سرارو) کی فصد کھولیں} بشرطیکہ زیادہ ضعف نہ آگیا ہو، فصد میں نشتر زیادہ وسیع نہ لگائیں، اور خون چند بار میں نکالیں، کیونکہ اس مقام کی فصد سے مقصود ذاتی یہ ہے کہ خون مخالف جانب کھنچ کر آجائے اور مریض کی قوت بھی قائم رہے ۔ مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس فصد سے غرض خون کا اس قدر خارج کرنا ہے کہ غشی پیدا ہو جائے، اور خون سرد اور غلیظ ہو جائے، تاکہ نکسیر بند ہو ۔ اس بناء پر مناسب یہ ہے کہ دونوں طرف سے رگ قیفال کی وسیع و فراخ فصد کھولیں (تاکہ خون خوب نکلے) {یا ٹھنڈے شربتوں کے ذریعہ} یا خون کی غلیظ کرنے والی غذاؤں کے ذریعہ {خون کی حدت و تیزی کو بجھائیں} مثلاً شربت کیوڑہ، شربت عناب، شربت ریباس ۔ اور غذاؤں میں سے تفشیل (جو ایک قسم کی غذا ہے، اور مسور کی دال کو سرکہ میں جوش دے کر تیار کی جاتی ہے) اور چاول، چھلی مسور کی دال کے ساتھ {برف سے سرد کیا ہوا پانی سر پر ڈالیں، اور اس میں غوطہ لگائیں} تاکہ سر اور بدن کی رگوں کا خون غلیظ اور گاڑھا ہو جائے ۔ اسی طرح سرد پانی اس حد تک پلانا کہ بدن میں سردی پیدا ہو جائے بھی مفید ہے {دونوں بازو اور رانوں کو کس کر باندھیں اور ران کو ملیں} کیونکہ خون جب ہاتھ پاؤں کی طرف جائے گا، اور یہاں کی رگیں اس سے بھر جائیں گی تو وہ رگیں جو بدن کے بالائی حصہ میں ہیں، خون سے خالی ہو جائیں گی، اور نکسیر بند ہو جائے گی ۔

جالینوس ران کے باندھنے کی تدبیر اس طرح بیان کرتا ہے، کہ ہاتھ میں بغل سے، اور پاؤں میں

جنگاسہ سے باندھنا شروع کریں، اور پنجہ اور قدم پر ختم کریں۔ ابن سرافیون نے بھی اپنی کناش میں جالینوس کی پیروی کی ہے؛ مگر رازی کہتا ہے کہ "مناسب یہ ہے کہ بندش مذکورہ اعضا کی جڑ میں ہو، تاکہ وہ خون سے پُر ہو جائیں، اور اول سے آخر تک سارے عضو کو باندھنا بڑی غلطی ہے"۔

اسی طرح کانوں، خصیوں، اور چھاتیوں کو باندھنا بھی نکسیر بند کر دیتا ہے؛ مگر اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ یہ اعضاء خون سے بھر جاتے ہیں؛ بلکہ خون ان کی طرف کھنچ آتا ہے (اور اس کی توجہ ان کی طرف ہو جاتی ہے)۔ اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ بندش اس قدر کس کر ہونی چاہیئے کہ درد پیدا ہو جائے۔ اسی طرح خصیوں کا کھینچنا بھی نکسیر بند کر دیتا ہے {ناک میں بادروج (جنگلی تلسی) کا پانی ٹپکائیں} جو اپنی خاصیت سے نکسیر بند کرتا ہے۔ اسی طرح نعناع کا پانی اور گدھے کی لید کا پانی بھی یہی خاصیت رکھتا ہے {جس کے ساتھ کسی قدر کافور بھی ہو} کیونکہ کافور میں سردی پیدا کرنے کی سخت قوت ہے {یا ناک میں بذریعہ فتیلہ کے مازو، دھنیا، چکی کی گرد، کندر، ایلوہ، دم الاخوین، اور پھٹکری رکھیں} پہلے فتیلہ کو گدھے کی لید کی رطوبت سے، یا سفیدی بیضہ سے لتھیڑ لیں (پھر دوائیں اس پر چھڑک دیں) {یا یہ دوائیں ناک میں پھونکیں} جس کی صورت یہ ہے کہ پہلے یہ دوائیں گرد کی طرح باریک کر لیں، پھر انہیں ایک نلکی میں رکھکر، اور نلکی کو ناک کے اندر داخل کر کے، اتنے زور سے پھونکیں کہ دوائیں دور تک پہونچیں۔

(۳) رگوں کا کھل جانا {کا ہے نکسیر پھوٹنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ} خون کی کثرت سے {دماغ کے نیچے کی رگیں اور شریانیں} جو شبکہ مشیمیہ[۱] نامی جال میں پائی جاتی ہیں {کھل جاتی ہیں}

علامات {نکسیر کا ظہور سخت درد سر کے بعد ہوتا ہے} جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ دروی گرمی سے خون میں حدت، تیزی اور جوش پیدا ہو کر اس کی مقدار اور اس کا حجم بڑھ جاتا ہے، جس سے دماغ کی رگیں تن جاتی ہیں، اور ان کے منہ کھل جاتے ہیں {نیز نکسیر سے پہلے چہرہ اور آنکھوں میں خون کی کثرت اور اس کے غلبہ کے باعث نہایت سرخی ہوتی ہے، اور خون سخت تڑپ کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے} کیونکہ اس مقام میں کثرتِ خون اور جوشِ خون سے جو رگیں کھل جاتی ہیں، وہ بڑی رگیں ہیں۔ اور شریان کا خون اپنی رقت، سرخی اور حرارت سے پہچانا جاتا ہے {نکسیر کی یہ قسم اکثر امراض حادہ کے بعد ہوتی ہے} جس سے خون میں اس قدر جوش پیدا ہو جاتا ہے کہ رگوں میں سما نہیں سکتا، اور وہ پھٹ جاتی ہیں {کا ہے ضرب اور چوٹ کے بعد رگوں کے پھٹ جانے سے نکسیر جاری ہوتی ہے، جس کے ساتھ فساد دماغ کے اعراض و علامات پیدا ہو جاتے ہیں} مثلاً سرسام، دوران سر، سکتہ اور سبات (قوما) {کا ہے سانپوں کے ڈسنے سے پیدا ہوتی ہے} کیونکہ اس سے خون میں جوش و حدت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے رگیں اور شریانیں کھل جاتی ہیں،

[۱] شبکہ مشیمیہ رگوں کے جال کا نام ہے، جو دماغ کے نیچے پایا جاتا ہے۔

{نکسیر کی اس قسم میں جبکہ دماغ کی رگوں اور شریانوں کے کھل جانے سے پیدا ہوتی ہے، علاج وتدبیر سے کم ہی فائدہ ہوتا ہے} ◆

علاج {گاہے اس نکسیر کو ادویہ کاویہ بند کر دیتی ہیں} ادویہ کاویہ[1] اصطلاح طب میں اُن دواؤں کو کہتے ہیں، جو گوشت کو کھا جاتی ہیں، عضو کو جلا کر خشک کر دیتی ہیں، اور اسپر خشک ریشہ یعنی کھرنڈ پیدا کر دیتی ہیں، مثلاً کسیس اور زنگار ◆ شیخ کہتا ہے کہ انہیں نہایت احتیاط سے استعمال کرنا چاہیئے؛ کیونکہ ان سے جو کھرنڈ پیدا ہوتا ہے، وہ اگر اکھڑ جائے تو پہلے سے زیادہ خرابی پیدا ہو جاتی ہے ◆ رازی کہتا ہے کہ میرا خیال ہے کہ یہ علاج اُسی صورت میں مفید پڑتا ہے، جس میں معمولی وریدوں کے منہ کھلے ہوں، شریانوں کے منہ نہ کھلے ہوں (کیونکہ شریانوں کا بند کرنا آسان نہیں ہے)، اور وریدوں کے کھلنے میں بھی شاید اس وقت فائدہ ہوتا ہو، جبکہ خون اس کثرت سے خارج ہو چکا ہو کہ مریض کو غشی آ گئی ہو ◆

اسباب: عموماً نکسیر کے اسباب مندرجۂ ذیل ہوتے ہیں: بدن میں خون کی کثرت، چنانچہ بعض دموی مزاج لوگوں کو موسم بہار یا گرما میں نکسیر آیا کرتی ہے. گاہے خون کی رقت اور اسکی مخصوص خرابی سے بھی نکسیر پھوٹا کرتی ہے، گاہے کالی کھانسی اور بعض وبائی بخار نکسیر کے موجب ہوا کرتے ہیں. جوان لڑکیوں میں کبھی ایام سے پیشتر نکسیر پھوٹتی ہے، گرم اشیاء کا استعمال اور دھوپ میں زیادہ چلنا بھی گاہے نکسیر کا محرک بن جاتا ہے. کمزور بچوں کو خصوصاً جن کے پیٹ میں کیڑے ہوں، متواتر ناک نوچتے رہنے کی وجہ سے اکثر نکسیر آیا کرتی ہے، بعض امراض میں بطور بحران کے بھی نکسیر آتی ہے. بڑھاپے میں نکسیر کا آنا نہایت خطرناک ہے، نیز ضرب وزخم کے بعد بھی نکسیر کا آنا بعض اوقات خطرناک ثابت ہوتا ہے ◆

علامات: ناک کے نتھنوں میں جلن، سوزش، اور خارش ہوتی ہے، سر میں گرمی اور خشکی ہوتی ہے، ایک یا دونوں نتھنوں سے قطرہ قطرہ یا دھار کی صورت میں خون بہتا ہے. کبھی ناک کے پچھلے سوراخوں سے بھی خون بہنے لگتا ہے، جو حلق میں پہونچتا ہے. کبھی چھینکنے یا کھنکارنے سے نکسیر پھوٹ جاتی ہے. نکسیر گاہے تھوڑی دیر جاری رہکر بند ہو جایا کرتی ہے، اور گاہے بہت دیر تک جاری رہتی ہے ◆ جب فساد خون کی وجہ سے نکسیر بہت چلتی ہے تو مریض کی جان کا اندیشہ ہوتا ہے ◆

معمولات مطب: سب سے پہلے جریان خون کو بند کرنے کی کوشش کی جائے، اسکے بعد بغور معائنہ کیا جائے کہ اسکی اصلی وجہ کیا ہے، اور اس علم کے بعد اصل سبب کا تدارک کیا جائے، تاکہ آئندہ اس کا دورہ نہ واقع ہو. چنانچہ خون بند کرنے کے لئے مریض کو چت لٹا کر اس کے دونوں ہاتھوں کو سیدھا اُٹھا دیں، سر اور شانہ کو جسم کی بہ نسبت قدرے اونچا کر دیں، اور جس نتھنے سے خون جاری ہے، اسپر دباؤ ڈالیں، یا روئی وغیرہ ٹھونس دیں. اگر اس ترکیب سے خون نہ بند ہو تو پھر سر پر دیر تک ٹھنڈے پانی کی دھار ماریں. پیشانی پر برف باندھیں، اور ان نسخوں میں سے کوئی ایک سر اور پیشانی پر لگائیں:

نسخہ ضماد: گل ارمنی سرکہ میں پیسکر، پیشانی اور سر پر لگائیں ◆

[1] ادویہ کاویہ: داغنے والی دوائیں ◆

نسخہ دیگر: گل ارمنی، گل ملتانی، آملہ خشک پانی میں پیس کر لگائیں +
نسخہ دیگر: گل ملتانی کو لعاب اسپغول میں ملا کر تالو پر لگائیں +
مندرجہ ذیل ادویہ میں سے کسی دوا کو تیار کر کے ناک میں ڈالیں:
نسخہ قطور: نمک طعام، آب سرد میں ملا کر تیار کریں اور اس کے چند قطرے تھوڑی تھوڑی دیر میں ناک میں ڈالتے رہیں +
نسخہ دیگر: پھٹکری، آب سرد میں ملا کر ناک میں ٹپکائیں +
نسخہ دیگر: کافور، آب کشنیز سبز میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں +
خون کی حدت و رقت کے ازالہ کے لئے بیرونی تدابیر کے ساتھ ذیل کا کوئی نسخہ پلائیں:
نسخہ: آب زلال گل ملتانی، شربت نیلوفر ملا کر پلائیں +
نسخہ دیگر: لعاب بہدانہ، شیرہ عناب، شیرہ مغز تخم کدو شیریں، شیرہ تخم کاہو، مقشر، عرق گاؤزباں میں نکال کر اور شربت نیلوفر ملا کر دونوں وقت پلائیں +
نسخہ دیگر: گیرو، سنگ جراحت، دم الاخوین، کہربا شمعی باریک پیس کر مربی آملہ میں ملا کر اور ایک چاندی کا ورق لپیٹ کر اول کھلائیں، اوپر سے مذکورہ بالا لعاب بہدانہ والا نسخہ دونوں وقت پلاتے رہیں اور کھانے کے بعد کا فورسیال چند گھونٹ پانی میں ملا کر پلائیں +
جب خون بند ہو جائے تو اسباب کے لحاظ سے علاج کریں:
چنانچہ اگر رقت خون سبب ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں:-
نسخہ: کشتہ فولاد جوارش انارین، یا جوارش مصطگی میں ملا کر کھلائیں +
اگر گرم اشیاء کے استعمال کی وجہ سے ہے تو ایسی اشیاء کا استعمال روک دیں +
اگر بچوں میں دیدان امعاء سبب ہو تو ان کیڑوں کا علاج کریں، جس کا تذکرہ آئندہ آنیوالا ہے۔
ہدایات: شدید بخار، شدید درد سر، یا کسی دماغی مرض میں جب بحران کے روز نکسیر آئے، تو اسکو فوراً بند کرنا خطرناک ہے، کیونکہ ایسی نکسیر مرض کا ایک قدرتی علاج ہے۔ ہاں اگر خون کی مقدار بہت زیادہ خارج ہو چکی ہو اور مریض میں ضعف کے آثار پیدا ہونے لگیں یا مریض پہلے ہی سے کمزور اور ضعیف ہو تو نکسیر کو بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے +
غذا: چونکہ رعاف عام طور پر کثرت وحدت خون سے عارض ہوا کرتا ہے، اس لئے اس میں ٹھنڈی ترکاریاں زیادہ سودمند ہوتی ہیں، مثلاً پالک، ٹنڈا، توری، لال ساگ، خرفہ، کدو، گاجر، شلجم، وغیرہ۔ علیٰ ہٰذا پھلوں میں سیب، انار، ناشپاتی، خربوزہ، تربوز، وغیرہ۔ اگر جریان خون سے ضعف و نقاہت کا غلبہ ہو جائے تو زود ہضم لطیف، اور مولد خون اغذیہ کھلائیں، مثلاً پھلوں کا عرق، آش جو اور دودھ وغیرہ +
اسی طرح اگر مرض کا سبب فساد خون ہو، جس کے ساتھ بدن میں خون کی قلت بھی ہو، تو ایسی حالت میں بھی اسی قسم کی چیزیں کھلانی چاہئیں +

پرہیز: مریض کو دھوپ اور آگ سے بچائیں، دماغی محنت سے روکیں، تیل، گڑ، ترش، اور تیز مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز کرائیں +

ناک کی گندگی (بخرانف)

قسم اول {گاہے اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ناک میں گندہ بواسیر، یا پرانے سڑے زخم نکل آتے ہیں، جن کا علاج (خشم کی ابتداء میں) گذر چکا ہے} +

قسم دوم {گاہے اس کی وجہ تالو کے گندے بخارات ہوتے ہیں} جو تالو کی طرف سینہ کے اردگرد سے یا پھیپھڑے یا معدہ سے چڑھتے ہیں، اور ناک کی طرف ان دو سوراخوں سے نفوذ کرتے ہیں، جو منہ کے اندر (ناک کی طرف جاتے ہوئے) پائے جاتے ہیں +

علاج {پہلے اُس عضو کو صاف کریں، جس میں گندہ مواد جمع ہوں، پھر شراب ریحانی سڑکوائیں} شراب ریحانی ایک قسم کی خوشبودار خالص شراب ہے، جس کی ترکیب یہ ہے کہ شراب کے خم میں انگور کے پانی کے ساتھ ایک تھیلی ڈال دیتے ہیں، جس میں لونگ، جائفل، دارچینی، جو تری، عود ہندی (اگر تیلیا) گاؤزباں، بادرنجبویہ (بلی لوٹن) بھرے ہوتے ہیں + اس شراب کے سڑکنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے بدبو زائل ہوجاتی ہے، ناک گندہ رطوبتوں سے دُھل جاتی، اور پاک ہوجاتی ہے + علاوہ بریں اس میں ایسی خوشبو ہوتی ہے، جو گندگی کو پوشیدہ کرلیتی ہے {ناک میں سنبل، ناگرموتھہ، اور گلاب، الگ الگ، یا ملاکر پھونکیں} اور انہیں کا فتیلہ بناکر شراب سے تر کرکے ناک میں رکھیں؛ کیونکہ ان کی تیز خوشبو ایسی ہوتی ہے کہ ناک کی بدبو پر غالب آجاتی ہے، اس لئے ناک کی بدبو معلوم نہیں ہوتی +

قسم سویم {گاہے اس کی وجہ گندہ رطوبتیں ہوتی ہیں} جو سارے دماغ میں، یا دماغ کے اگلے حصہ میں یا خاص اس حصہ میں، جو ناک کے پاس ہے، جمع رہتی ہیں {اور پھر وہ ناک کی طرف گرتی ہیں} +

علاج:- پہلے گولیوں اور ایارجات کے ذریعہ ان رطوبات کا تنقیہ کریں، پھر {سکنجبین بزوری اور رائی کی جھاگ سے غرغرہ کریں} کیونکہ اس سے گندہ رطوبتیں چھٹ جاتی ہیں + (رائی کے جھاگ، رائی کو پانی میں جوش دینے سے نکلتے ہیں) {پھر خوشبودار شراب سے غرغرہ کریں} جس میں افادیہ یعنی خوشبودار دوائیں جوش دی گئی ہوں، مثلاً سنبل، لونگ، گل سرخ، {پھر ناک میں سنبل وغیرہ جیسی مذکورہ دوائیں پھونکیں} +

اسباب: عموماً بخرالانف کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: مسوڑھے کی پیپ، دانت اور زبان کا صاف نہ رہنا، منہ میں دانتوں کا پیدا ہوجانا، زبان کا متورم ہونا، نزلہ زکام کا بگڑ جانا، آتشک، خنازیر، چیچک، اور خسرہ جیسے امراض میں مریض کا مبتلا ہونا، ناک پر چوٹ کا لگنا، عرصہ تک ناک میں زخم کا باقی رہنا، یا حلق کے اندر چھالے اور پھوڑے کا پیدا ہوجانا، پھیپھڑے میں غانغرانا کا ہوجانا وغیرہ +

علامات: اس مرض میں ناک سے بدبودار رطوبت نکلا کرتی ہے، یا سخت کھرنڈ نکلتے ہیں، اور گاہے

رطوبت کے ساتھ خون بھی نکل آتا ہے، نتھنے کشادہ ہوجاتے ہیں؛ کیونکہ اِس مرض میں ناک کی اندرونی غشا پتلی ہوجاتی ہے۔ ناک سے سانس لینا دشوار ہوجاتا ہے، چنانچہ مریض بجائے ناک کے مُنہ سے سانس لیتا ہے، تنفس میں بدبو ہوتی ہے، لیکن مریض کو اس کا احساس نہیں ہوتا، قوت شامہ زایل یا ناقص ہوجاتی ہے، اگر مرض کے علاج کی طرف توجہ نہ کی جائے تو انجام کار ہڈی اور کرّی بھی گلنی شروع ہوجاتی ہے، اور ناک بیٹھ جاتی، یا بدوضع ہوجاتی ہے، یہ مرض برسوں قایم رہ سکتا ہے۔

معمولات مطب: سب سے پہلے بغور معائنہ کیا جائے کہ مرض کی اصلی وجہ کیا ہے، اور اس کے بعد اصل سبب کا تدارک کیا جائے، چنانچہ اگر دانت اور زبان میں گندگی ہو تو اس کی صفائی مسواک یا سنون کے ذریعہ کریں، اگر منہ میں دانے نکل آتے ہوں تو اس کا علاج قلاع کے مانند کریں۔ اگر نزلہ زکام کے خراب ہونے کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوا ہو تو مندرجۂ ذیل نسخہ دونوں وقت پلائیں:-

نسخہ: گل بنفشہ، عناب، سپستاں، تخم خطمی، تخم خبازی، گاؤزبان، اصل السوس مقشر، اسطوخودوس، بادر نجبویہ، گرم پانی میں رات کے وقت ان دواؤں کو ڈالدیں، اور صبح کے وقت مل چھان کر خمیرہ بنفشہ یا شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔ رات کے وقت اطریفل اسطوخودوس، یا اطریفل کشنیزی یا اطریفل زمانی، گرم پانی کے ساتھ کھلا دیا کریں۔

نیز برگ نیم پانی میں جوش دیکر چھان لیں، اور اس کی پچکاری کرکے ناک کو صاف کریں، اس کے بعد روغن گل ناک میں ٹپکائیں۔

دس پندرہ روز تک مذکورہ بالا نسخہ پلا کر دو تین مرتبہ مسہل دیدیں جس کی دوائیں نزلہ زکام کے بیان میں مذکور ہیں۔ اس طور پر مادہ کا تنقیہ کرنے کے بعد دماغ کی تقویت کریں اور مندرجۂ ذیل نسخہ کچھ دنوں استعمال کرائیں۔

نسخہ: کشتہ مرجان جواہر والا، خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر پانی سے صبح وشام کھلادیا کریں، اور رات کو اطریفل اسطوخودوس گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ نیز ذیل کی دوائیں بطور سعوط کے دن میں دو تین بار استعمال کراتے رہیں:-

نسخہ سعوط: بالچھڑ، مرمکی، انارشیریں مع پوست، تینوں کو تانبے کی بغیر قلعی دیگچی میں خوب پکائیں، اسکے بعد نچوڑ کر صاف کریں، اور روغن نرگس ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔

اگر آتشک، خنازیر، چیچک وغیرہ کے نتیجہ میں یہ مرض عارض ہوا ہو تو اصل سبب کے تدارک کی طرف توجہ کرنی چاہیے، اور باقاعدہ اس کا علاج کرنا چاہیے، جس کا تذکرہ آیندہ آنیوالا ہے۔

غذا: غذا میں ایسی چیزیں استعمال کرائیں جو لطیف، زود ہضم اور مقوی ہوں، مثلاً دودھ، پھلکا، آش جو، ساگو دانہ، مرغ کا شوربہ، بکری کا شوربہ، مونگ کی دال، ارہر کی دال، چپاتی وغیرہ۔ ٹھنڈی، ثقیل، اور نفاخ چیزیں نہ کھلائیں۔

ہدایات: ناک کو دن میں دو تین بار صاف کریں۔ پچکاری کرتے وقت منہ کو کھلا رکھیں، تاکہ جو پانی ناک میں جائے، وہ حلق سے ہوتا ہوا منہ سے نکل جائے۔ مریض کو عمدہ آب و ہوا میں رکھا جائے، اور کھانے کے بعد فوراً سونے نہ دیا جائے، اور چت سونے سے بھی روکنا چاہئے، قبض نہ ہونے دیں، ہفتہ میں دو بار اطریفلات کا استعمال کرا دینا مفید ہے +

ناک کا گلنا (رضِّ انف)

{اگر ناک خفیف اور معمولی طور پر گل گئی ہو تو ناک میں موٹی سلائی داخل کر کے ناک کو اٹھائیں} تاکہ اوس کا چپٹا پن اور نکٹا پن جاتا رہے {اور باہر سے بھی ہاتھ سے برابر اور درست کریں} تاکہ اوس کا ٹیڑھا پن جاتا رہے {اور پھر ایلوہ، سیدہ لکڑی، اقاقیا، مرکی، کو لعاب بار تنگ میں ملا کر کاغذ میں لتھیڑ دیں، اور ناک پر چپکا دیں + اور اگر ناک اس قدر گل گئی ہو کہ اوس کی کری بھی ٹوٹ گئی ہو، جس پر ناک کا سہارا ہے} اور جو ناک کو دو حصوں میں درزِ مستقیم[1] کے سامنے تقسیم کر رہی ہے، اور جو اوپر سے بمقابلہ نیچے کے زیادہ سخت ہے {تو فصد کر کے ناک کی طرف سے مادہ کو پھیر دینا چاہئے} کہ اوس میں ورم نہ ہو جائے {اور دماغ کے مزاج کی سرد ضماد وں اور طلاؤں کے ذریعہ حفاظت رکھنی چاہئے کہ وہ زیادہ گرم نہ ہو جائے} اور اس میں سرسام نہ پیدا ہو جائے + اس حالت میں دماغ کے گرم ہونے کی وجہ اوّل تو وہ درد ہے، جو اس کے ساتھ ہوتا ہے؛ دوئم خون اور روح کا میلان اور ان کی توجہ ہے، جو طبیعت کی توجہ کے ساتھ ساتھ آتے ہیں {پھر ناک میں آلہ مفتاح الرحم (رحم کے کھولنے کا آلہ) داخل کریں} اور اس کا پیچ گھمائیں، تاکہ اس سے وہ اجزا جو ناک میں گھس گئے ہیں، ابھر کر اپنی جگہ لوٹ آئیں {اس کے بعد ناک کے اندر بتیاں بھر دیں} جو باریک باریک لکڑیوں پر لپیٹی گئی ہوں، اور جن پر اقاقیا اور سیدہ لکڑی کا طلا کیا گیا ہو، تاکہ کریوں کے جڑنے تک اس کی طبعی شکل محفوظ رہے، اور دب نہ جائے {اور باہر سے ہاتھ سے برابر کریں، تاکہ ناک باہر سے بھی درست ہو جائے، اور طلاء کے طور پر وہی دوائیں لگائیں، جن کا ذکر پہلے آیا ہے + اگر مریض کو سانس لینا دشوار ہو تو چاہئے کہ بتیوں کی جگہ، جو ناک کے شکل کی حفاظت کے لئے رکھی جاتی ہیں، پر کی جڑوں کی نلکیوں پر کپڑا لپیٹ کر، اور ہڈی اور کری کی جوڑنے والی دوائیں لگا کر ناک میں رکھیں} +

چھینک (عُطاس)

{عُطاس دماغ کی ایک مفید حرکت کا نام ہے، جو فعل طبیعت سے اس مقصد کے لئے

[1] درزِ مستقیم: سیدھی درز جو سر کے بیچ میں واقع ہے +

پیدا ہوتی ہے کہ دماغ کی اذیّت دینے والی خلط کو، یا دوسری موذی شئے کو تنفس کی ہوا کی امداد سے ناک اور منہ کی راہ خارج کر دے} یہ حرکت دماغ کی قوت دافعہ سے پیدا ہوتی ہے[1] کسی خلط سے دماغ میں اذیّت کس کس طرح پہونچ سکتی ہے؟ گاہے اس طرح کہ اس سے بخار آمیز ریاح پیدا ہوتی ہے، جو ناک کی انتہار میں اور شامہ کے بعض آلات میں لذع پیدا کرتی (یعنی خاص قسم کی تکلیف پیدا کرتی ہے)، یا یہ کہ اس سے کوئی اور صورت پیدا ہوتی ہے، جس کی تکلیف دماغ کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اس کو دفع کرنے کے لئے سکڑے (یعنی انقباضی حرکت کرے) + خلط کے علاوہ دوسری موذی شئے وہ ہو سکتی ہے، جو مذکورہ مقامات میں لذع و دغدغہ پیدا کرے (یعنی خاص قسم کی تکلیف پیدا کرے)، خواہ بیرونی اشیار میں سے ہو، یا اندرونی اشیار میں سے + چھینک میں تنفس کی ہوا سے امداد اس طرح لیجاتی ہے کہ پہلے پھیپھڑہ اور دماغ[2] ہوا سے پُر ہو جاتے ہیں، اوس کے بعد سینہ کے عضلات کے، اور حجاب حاجز کے سکڑنے سے پھیپھڑہ کی ہوا دماغ کی طرف نہایت تیزی سے چڑھ جاتی ہے، اور (اسی حالت میں) دماغ کے سکڑنے سے دماغ کی ہوا بھی خارج ہو جاتی ہے، جس سے وہ موذی شئے (ہوا کے زور میں) جھٹکے سے باہر نکل آتی ہے +

اسباب {چھینک کے اسباب گاہے بیرونی ہوتے ہیں، مثلاً گرد و غبار، دھواں} تیز بو، تیز دھوپ کا لگنا، ناک میں پَر کا یا تنکے کا داخل کرنا، جن کی چبھن (یا تیزی) شامہ کے بعض آلات تک پہونچکر ان کی شرکت سے دماغ تک پہونچے {اور گاہے اس کے اسباب اندرونی ہوتے ہیں، جیسا کہ بقراط نے اپنی کتاب فصول بقراطیہ کے ساتویں باب میں کہا ہے کہ چھینک سر کی وجہ سے آتی ہے، جبکہ دماغ کا مزاج یکبارگی گرم ہو جاتا ہے، اور سر کا خالی مقام یعنی وہ جگہ، جہاں دماغ رہتا ہے، اس رطوبت سے بھر جاتی ہے، جو اس گرمی سے بہتی ہے} اور دماغ اس رطوبت سے اور اوس ریاح سے، جو اس رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں، اذیّت پاتا ہے، اور اس سے وہی کیفیت لاحق ہوتی ہے، جو ناک میں کسی لاذع (لگنے والی شئے) کے داخل کرنے سے ہوتی ہے۔ اس وقت طبیعت اس موذی کو دفع کرنے کے لئے آمادہ ہو کر پہلے پھیپھڑے کی طرف بہت سی ہوا کھینچتی ہے، پھر اوسے دفع کرتی ہے، تاکہ اس ہوا کے ساتھ موذی بھی دفع ہو جائے، جیسا کہ کسی نلکی میں پھونک مار کر کیا جاتا ہے، تاکہ اس میں جو کچھ ہو وہ نکل جائے + لیکن چھینک کی پیدا کرنے والی یہ رطوبت

[1] چھینک کی حالت میں ناک کے غار اور اسکے پیچیدہ خانوں سے بلغم وغیرہ خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن چھینک کی حرکت کو دماغ کی قوت دافعہ سے کیا تعلق ہے؟ میں اس کے سمجھنے سے قاصر رہا +

[2] چھینک کی حالت میں ہوا دماغ کے اندر داخل نہیں ہوتی، بلکہ ناک کے جوف (خیاشیم) میں زور سے داخل ہو کر باہر نکلتی ہے +

جس کا ذکر اوپر آیا ہے، اسے تیز اور لاذع ہونا چاہئے، کیونکہ جو رطوبتیں تیز نہیں ہوتی ہیں، نتھنوں میں مواد کے اترنے سے چھینک بالکل نہیں آتی ہیں، جب ساری چیزیں خالص ہوتی ہیں تو اور جذب کی ہوئی ہوا بھی نکلتی ہے تو اس سے ایک آواز سنائی دیتی ہے، کیونکہ اس صورت میں ہوا کا گزر اور اس کا خروج تنگ مقام میں نہایت تیزی سے ہوتا ہے} چنانچہ جس قدر یہ مقام زیادہ تنگ ہوتا ہے، اسی قدر آواز قوی ہوتی ہے + اسی وجہ سے بعض آدمیوں کی چھینک میں نہایت سخت آواز آتی ہے + بقراط کی غرض اس قول سے یہ نہیں ہے کہ چھینک سر ہی کی وجہ سے آتی ہے؛ بلکہ غرض یہ ہے کہ سر سے چھینک اس طور پیدا ہوتی ہے (اور اس کی کیفیت و صورت یہ ہوتی ہے) +

علاج {اگر چھینک کی کثرت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ دماغ کو روغن گل، اور روغن بید سادہ سے سرد کریں} نیم گرم شیریں پانی سے حمام کرائیں، یہاں تک کہ (مواد وغیرہ کی) تیزی جاتی رہے {اور گرد و غبار اور دھوئیں وغیرہ جیسی موذی چیزوں سے پرہیز کرائیں} چھینک کی کثرت میں علاج کی ضرورت اس لئے پڑتی ہے کہ اس کی کثرت سے دماغ اور دوسرے متصل اعضا گرم ہو جاتے ہیں، دماغ ہل جاتا ہے، اور دماغ کی گرمی سے، جو مواد اس کی طرف کھنچکر چلے آتے ہیں، وہ دماغ کو بھر دیتے ہیں، اور اگر دماغ میں کوئی مادہ نضج کا محتاج ہوتا ہے تو چھینک کی کثرت اُسے نضج پانے نہیں دیتی ہے؛ کیونکہ نضج و ہضم میں سکون و راحت کی ضرورت ہے (جیسا کہ اصول طب میں ثابت کیا گیا ہے)، اور اس لئے کہ اس کی کثرت سے گاہے زور کی نکسیر پھوٹ پڑتی ہے؛ اور گاہے بعض بخاروں میں، یا انکے مشابہ دیگر امراض میں اس کی کثرت اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ قوت نڈھال ہو جاتی ہے +

ناک کی خشکی (جَفافُ الاَنف)

{گاہے اس کی وجہ حرارت کی شدت ہوتی ہے} جو رطوبتوں کو فنا کر کے خشکی پیدا کر دیتی ہے، جیسا کہ محرقہ بخار میں ہوتا ہے {یا اس کی وجہ خشکی کی شدت ہوتی ہے} جیسا کہ دق والوں کو ہوتا ہے + {یا کوئی لیسدار خلط ہوتی ہے جو} نتھنوں میں چپک جاتی اور تنفس کی ہوا کی معمولی گرمی سے، جو ہمیشہ آتی جاتی رہتی ہے {خشک ہو جاتی ہے} جس سے ناک کا راستہ بند ہو جاتا، اور دماغ سے ناک کی طرف رطوبتوں کا گرنا رُک جاتا ہے +

علاج {پہلی قسم میں عُصاراتؔ اور روغنوں کے ذریعہ سردی پہونچائیں، اور دوسری قسم میں دودھ اور روغنوں کے ذریعہ تری پیدا کریں، اور لیسدار خلط کو روغنو

ؔ عُصارات: نچوڑے ہوئے پانی +

اور صابونوں کے ذریعہ نرم کریں} تاکہ وہ خارج ہونے کے لائق ہو جائیں + {پھر غرغرہ والی اور سڑکنے کی چیزوں کے ذریعہ اسے خارج کر دیں}

ناک کی خارش (حکۃ الانف)

{اس سے مراد ہے کہ انسان اپنی ناک میں سرد ہوا جذب کرنے کے وقت سوزش اور جلن پاتا ہے، جو دماغ تک پہونچتی ہے، اور جس سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں} کیونکہ سوزش اور جلن کے درد سے، جو گرمی پیدا ہوتی ہے، وہ رطوبتوں کو رقیق کرکے بہا دیتی ہے، جو آنسو بنکر نکلتی ہیں، اور گاہے یہ سوزش و جلن سرد ہوا کھینچنے کے بغیر بھی ورم ہوتی ہے + {سرد ہوا کھینچنے سے جو یہ حالت پیدا ہوتی ہے، اس کی وجہ وہ گرم اور تیز بخارات ہوتے ہیں، جو تیز اخلاط سے، جو دماغ کے بطون میں جمع ہو گئے ہوں، پیدا ہوتے ہیں۔ پھر جب یہ بخارات جو منفذوں سے خارج ہوا کرتے ہیں، سرد ہوا کے کھینچنے سے ناک کے اندر ہی بند ہوکر زیادہ ہو جاتے ہیں، تو نہایت جلن پیدا کرتے ہیں} اور گاہے یہ تیز بخارات بدن سے سر کی طرف چڑھتے ہیں + جب سرد ہوا کے کھینچنے کے بغیر جلن معلوم ہوتی ہے، اس کی وجہ گاہے تیز نزلہ ہوتا ہے، اور گاہے دانے ہوتے ہیں، یا چھینک یا نکسیر کا مقدمہ ہوتا ہے +

علاج {کھانے پینے سے بدن کے مزاج کو معتدل بنائیں، اور اس تیز خلط کو خارج کریں} پھر نطولے سنگھائیں، جو صندل، گلاب، کافور، روغن گل سے بنائے گئے ہوں + اگر سر کی طرف بدن سے بخارات چڑھ رہے ہوں تو اطریفل کھلائیں، اور اس کی قوت کو دھنئے سے قوی کریں (دھنیا سر کی طرف بخارات کو چڑھنے سے باز رکھتا ہے) +

زبان، ہونٹھ، اور منہ کے امراض

زبان کی تشریح

زبان (لسان) مزوں کے چکھنے، بولنے، لقمہ کو الٹنے پلٹنے کی خدمت انجام دیتی ہے، ان میں سے پہلا فعل سب سے اہم ہے + زبان سامنے کی طرف باریک ہوتی ہے، جس کو زبان کی نوک کہتے ہیں، جو سامنے کے دانتوں کے پیچھے رہتی ہے، اور پیچھے کی طرف چوڑی ہوتی ہے، جس کو زبان کا قاعدہ کہتے ہیں، جو چند عضلات اور رباطات کے ذریعہ حلق اور غضروف لامی سے ملا رہتا ہے؛ نیز بعض عضلات کے ذریعہ اس کا تعلق و اتصال نرم تالو اور حلق سے ہے + زبان کی زیرین سطح ایک عضلہ کے ذریعہ زیریں جبڑے سے ملی ہوتی ہے + زبان پر جو جھلی استر کرتی ہے، وہ زبان کے پہلو اور کناروں سے گذر کر مسوڑھوں پر پہونچ جاتی ہے، جہاں پہونچکر یہ جھلی زیادہ موٹی اور سخت ہو جاتی ہے

اس جھلی کی ایک چُنَٹ زبان کی زیرین سطح پر ہوتی ہے، جس کو قَیدُ اللسان (زبان کا بند) کہتے ہیں، یہ اس وقت اچھی طرح نمایاں ہوتی ہے، جبکہ زبان اوپر کی طرف اوٹھائی جاتی ہے، اس بند کا ایک سرا زبان سے اور دوسرا زیرین جبڑے سے لگا رہتا ہے۔ زبان کی ساخت میں عضلی گوشت ہوتا ہے، جس کے اندر کچھ روغنی مادے پائے جاتے ہیں۔ زبان کی ساخت میں بہت سے عضلات داخل ہیں، جن کی وجہ سے زبان میں بولتے وقت قسم قسم کی حرکتیں پیدا ہوتی ہیں۔

زبان اگرچہ بظاہر ایک عضو ہے، مگر یہ بذریعہ ایک ریشہ دار ساخت کے دو برابر کے حصوں میں منقسم ہے۔

زبان کی تمام بالائی سطح پر چھوٹے بڑے بہت سے ابھار (حُلَیمات) ہوتے ہیں، انہی ابھاروں کی وجہ سے زبان کی سطح کھردری ہوتی ہے، جو بیل، گائے بھینس کی زبان میں نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ یہ بلندیاں تین قسم کی ہیں: بڑی، چھوٹی، اور درمیانی۔

بڑی بلندیاں: آٹھ دس کی تعداد میں زبان کی جڑ (قاعدہ) کے پاس اس ترتیب سے واقع ہیں کہ عربی سات کا ہندسہ (۷) یا اوٹا آٹھ کا ہندسہ (۸) بن جاتا ہے، جس کا زاویہ یعنی کونہ پیچھے اور قاعدہ سامنے ہوتا ہے، انکو **حلیمات مُخَنْدَقَه** کہتے ہیں۔ (مخندقہ: خندق سے مشتق ہے)۔

چھوٹی بلندیاں، جو زبان کی اگلی دو تہائیوں میں زیادہ ہوتی ہیں، انکی شکل مخروطی دھاگے کے مانند باریک اور لمبوتری سی ہوتی ہے، ان کو **حلیمات خَیْطِیہ** کہا جاتا ہے (خیط، دھاگہ)۔

درمیانی بلندیاں، جو پہلی کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں، اور زبان کی پشت میں یعنی زبان کی بالائی سطح میں پائی جاتی ہیں، ان کو **حلیمات فُطْرِیہ** کہا جاتا ہے۔ (فطر: کھنبی)۔

زبان میں دیگر اعصاب حرکت کے علاوہ قوت ذائقہ کے دو اعصاب پھیلتے ہیں (از مترجم)۔

ورم زبان (وَرَمُ اللِّسان)

(۱) ورم دموی (گاہے زبان میں ورم خون سے ہوتا ہے، جس کی علامتیں یہ ہیں کہ زبان سُرخ ہوتی ہے، نضیض ہوتا ہے) یعنی منہ سے پانی اور رطوبت کم بہتی ہے؛ چنانچہ جب پانی آہستہ آہستہ بہتا ہے تو کہا جاتا ہے نَضَّ الماءُ (پانی آہستگی بہا)۔ یہ لفظ نضیض نون سے اور لفظ بضیض ب سے دونوں کے ایک ہی معنی ہیں (یعنی آہستگی پانی بہنا)۔ یہ لفظ بصیص ص بے نقطہ سے، جس کے معنی چمک کے ہیں، اس موقع پر بالکل غلط ہے (اسلئے جو نہ سمجھتا ہے
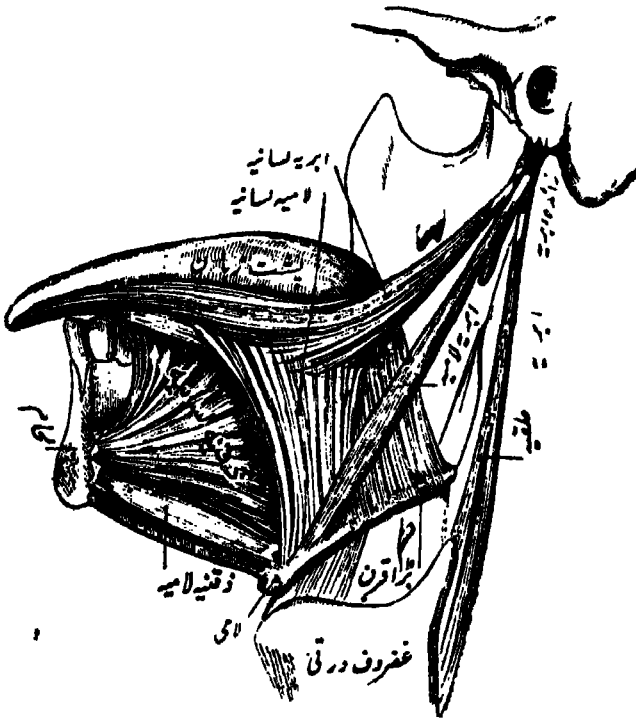
(۲۵) زبان کی بالائی سطح

(۲۶) زبان کی زیریں سطح

(۲۷) زبان کے عضلات

کہ زبان میں بصیص یعنی چمک ہوتی ہے) کیونکہ چمک تو صفراوی ورموں کے خصوصیات سے ہے + خونی ورموں میں تو کسی قدر سیاہی ہوتی ہے! کیونکہ خون کی حرارت خون کو غلیظ اور گاڑھا کر دیتی ہے، اس لئے اس میں ورم بلغمی کی طرح رطوبت کثرت سے نہیں بہتی ہے + تو تناؤ کے ساتھ ورد ہوتا ہے، منہ سے لعاب کم بہتا ہے} یہ آخری علامت کم لکھی گئی ہے +

یہ خیال شارح کا ہے، ورنہ صحیح یہ ہے کہ خونی ورم میں چمک ضرور ہوتی ہے، جیسا کہ شارح نے بعض مواقع پر خون کی نورانیت و چمک کو بتایا ہے، اس لئے اگر لفظ بصیص (چمک کے ساتھ) چمک کے معنے میں پڑھا جائے تو نہ مصنف کے کلام میں تکرار لازم آتی ہے، اور نہ کوئی بڑی خرابی ہے (مترجم) +

علاج {فصد کریں، اگر ورم کی زیادتی سے مری (غذا کی نالی) بند ہو گئی ہو، اور مریض جوشاندہ کی دوا و نہ پی سکتا ہو، تو نرم حقنوں سے دست لائیں، اور اوائل ورم میں کاسنی اور مکو کے پانی جیسی قابض اور سرد دواؤں سے غرغرہ کرائیں، اور اسی قسم کی قابض چیزوں میں کپڑے تر کر کے زبان پر رکھیں} تاکہ زبان میں ٹھنڈک پہونچے، اور نیز وہ حرارت کم ہو جائے، جو مواد کے جذب کرنے میں امداد کرتی ہے، اور تاکہ زبان کو کثیف کر کے اس کے راستوں کو تنگ اور مواد کو غلیظ کر دے، جس سے مادہ راستوں میں ٹھہر جائیگا، اور زبان کی طرف نہ گرے گا، یہ علاج تو ابتداء کے لئے تھا، پھر کاکنج، کرم کلہ کا پانی، اور اسی کا لعاب استعمال کریں، اور پھر جب ورم کم ہونے لگے تو بابونہ، ناخونہ، اور بنفشہ کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں، جس میں املتاس کا مغز بھی گھول لیا گیا ہو +

(۲) ورم صفراوی {گاہے زبان کا ورم صفراوی ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ زبان زرد ہوتی ہے، درد اور سوزش سخت ہوتی ہے! گاہے ورم کے ساتھ ساری زبان پر دانے نکل آتے ہیں} کیونکہ صفراء تیزی اور لطافت کے باعث زبان کی بیرونی سطح پر آجاتا ہے، جس سے دانے نکل آتے ہیں +

علاج {اس کا علاج فصد کے علاوہ وہی ہے، جو ورم دموی کا ہے} کیونکہ اگر اس صورت میں فصد کر کے خون نکالا جائے، تو صفراء کی حدت اور تیزی زیادہ ہو جائیگی؛ کیونکہ خون کی رطوبت صفراء کی تیزی کو توڑ دیا کرتی ہے +

(۳) ورم بلغمی {گاہے زبان کا ورم بلغم سے ہوتا ہے، جس کی علامت زبان کی سفیدی، اور لعاب کا بکثرت بہنا ہے}

علاج {ایسے حقنے کریں، جن میں کسی قدر تیزی ہو، زیادہ تیز نہوں} کیونکہ زیادہ تیز حقنے اخلاط میں جوش پیدا کرتے ہیں، قلب و دماغ کی طرف بخارات کو چڑھا دیتے ہیں، بیچینی و بے قراری پیدا کر دیتے ہیں، اور جوش و ہیجان کے وقت چونکہ مواد ورم کی طرف زیادہ گرتے

ہیں، اس لئے گاہے ورم کی زیادتی سے سانس گھٹنے لگتا ہے {ایارج سے غرغرہ کرائیں، اور زبان پر تنہا شہد، یا صعتر اور ایارج کے ساتھ ملا کر ملیں، گرم معجونیں کھلائیں} مثلاً مثرودیطوس، ثلثیا، سنجر نیا ریہ سب معجونوں کے نام ہیں) +

(۲) ورم سوداوی { زبان کا ورم گاہے سودا سے ہوتا ہے، جس کی علامت زبان کا سیاہ ہونا، زبان کی جھلی کا خشک ہونا، تھوک کا بہت کم خارج ہونا ہے}

علاج { جوشاندۂ افتیمون سے سودا کا اخراج کریں} انجیر، میتھی، اور اسی کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں، جس میں روغن بنفشہ، شہد اور املتاس بھی ہو، کاہو، کاسنی، اور دھنیا کا پانی منہ میں دیر تک رکھیں، تاکہ مادہ کی تیزی بڑھ کر یہ ورم سرطان میں تبدیل نہ ہو جائے +

فائدہ: گاہے افیون اور فطر (کھمبی) جیسے زہروں کے کھانے سے بھی زبان میں ورم پیدا ہو جاتا ہے، جس کا علاج کتاب کے آخری حصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا +

قوتِ ذائقہ کا معدوم ہو جانا اور مزہ کا بگڑ جانا

(بُطلان ذوق، وفسادِ ذوق)

منہ کا مزہ بگڑ جانے (فساد ذوق) سے مراد یہ ہے کہ کسی شئے کو چکھنے کے بغیر کوئی مزہ معلوم ہو، یا جن چیزوں کو مریض چکھ کر دیکھے ان کے خلاف مزہ معلوم ہو +

(۱) بطلان ذوق { گاہے قوتِ ذائقہ اس درجہ باطل ہو جاتی ہے کہ مریض گرم و سرد میں بھی تمیز نہیں کر سکتا} حالانکہ گرمی اور سردی ایسی قوی کیفیتیں ہیں کہ ان کا زبردست اثر پڑتا ہے۔ {چہ جائیکہ وہ ترش و شیریں میں تمیز کر سکے} اس موقعہ پر کوئی یہ نہ اعتراض کرے کہ گرمی اور سردی کا ادراک تو قوت لامسہ سے ہوتا ہے، نہ کہ قوت ذائقہ سے، پس اگر قوت لامسہ جاتی رہے، تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قوت ذائقہ بھی جاتی رہے، ـــ کیونکہ اس کا جواب ہم یوں دینگے کہ زبان میں لامسہ اور ذائقہ دونوں مشترک طور پر پائی جاتی ہیں، جو دماغی اعصاب کے تیسرے[1] جوڑے کی چوتھی شاخ سے حاصل ہوتی ہیں، جس کی تصریح جالینوس نے اپنی کتاب اعضاء آلمہ کے چوتھے باب میں کر دی ہے، اس لئے ان دونوں قوتوں میں سے جو قوت باطل ہوگی، اس کے ساتھ ہی دوسری قوت بھی باطل ہو جائے گی۔ مگر گرمی و سردی کا اثر چونکہ زیادہ سخت ہوتا ہے، اس لئے ان کی باہمی تمیز کے لئے تھوڑی قوت بھی کافی ہوتی ہے، برخلاف اس کے دوسری کیفیتیں، جو چھونے سے یا چکھنے سے معلوم ہوتی ہیں

[1] تیسرے جوڑے۔ یعنی عصب ثلاثی وجہی (جسکو آجکل پانچواں جوڑا کہا جاتا ہے) کی شاخ کے علاوہ ایک اور جوڑے کی شاخ بھی آتی ہے، اور اس کا کام بھی یہی ہے (مترجم) +

(ان کے لئے زیادہ قوت کی ضرورت پڑتی ہے، اس لئے گرمی یا سردی کا معلوم ہونا بتلاتا ہے کہ قوت بالکل ہی باطل ہوگئی ہے، کچھ تھوڑی سی بھی نہیں رہی ہے) ۔

یہ مدعا شارح کا ہے، مگر یہ خیال صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ ایسا ہوسکتا ہے، اور ہوا کرتا ہے کہ قوتِ ذائقہ جاتی رہے اور لامسہ قائم رہے، یا لامسہ جاتی رہے اور ذائقہ قائم رہے؛ کیونکہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شاخ میں، یا ایک عصب میں مختلف قسم کے اعصاب پائے جاتے ہیں، مثلاً حس کے اور حرکت کے ۔ اسی طرح زبان کے اعصاب میں دونوں قسم کے ریشے ہوتے ہیں، اور یہ کوئی ناقابلِ تسلیم امر نہیں ہے (مترجم) ۔

سبب [اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ان نرم اعصاب میں رطوبت آجاتی ہے، جو حس لاتے ہیں، اور زبان پر اور منہ کی سطح میں پھیلے ہوئے ہیں] اور اس رطوبت سے یہ اعصاب تر ہوجاتے ہیں، اور ان رطوبتوں کو پی لیتے ہیں۔ یہی فرق استرخاء اور رطوبت سے پیدا ہونے والے ورم میں ہے (یعنی ورم میں مادہ کو اعصاب پیتے نہیں ہیں)؛ بہرحال ان مواد سے اعصاب کے وہ راستے بند ہوجاتے ہیں، جن سے قوت ذائقہ نفوذ کرتی ہے ۔

اعتراض شارح: مُصنّف کے اس کلام میں بحث ہے؛ کیونکہ زبان کی طرف جس پٹھے سے حس آتی ہے، وہ ایک ہی ہے، اور مصنف جمع کا لفظ "اعصاب" کہتا ہے ۔

جواب مترجم: مُصنّف کا کلام اور اس کا جمع بولنا بالکل صحیح ہے؛ کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ زبان میں ایک عصب نہیں، بلکہ دو آئے ہیں، اور دونوں طرف کے اعصاب دو دو گنے جائیں، تو سارے مل کر چار اعصاب ہوجاتے ہیں ۔

علاج [مادہ کو پکانے اور رقیق بنانے کی غرض سے پہلے ماء الاصول (جڑوں کا پانی) پلائیں، پھر ایارج فیقرا اور حب قوقایا کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں، عاقرقرحا، مویزج، اور رائی کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں] بشرطیکہ مزاج کی گرمی اس سے مانع نہ ہو، اور اگر کوئی مانع ہو تو سکنجبین عنصلی اور گلقند سے تنقیہ کریں، اور ریاس، گل سرخ، اور سماق کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں، جس کے ساتھ ترنجبین اور مری (کانجی) بھی ہو ۔

(۲) **فساد ذوق** [یعنی مزہ کا بگڑ جانا، اس کی صورت کا یہ ہوتی ہے کہ منہ کا مزہ کڑوا ہوجاتا ہے، یعنی انسان اپنے منہ کے مزے کو کڑوا پاتا ہے] چنانچہ اگر اس کا سبب زیادہ سخت ہوتا ہے، تو انسان کو کڑوا پن بلا کسی شئے کے چکھے معلوم ہوتا ہے، اور اگر سبب سخت نہیں ہوتا ہے تو کڑوا پن فقط کسی شئے کے چکھتے وقت محسوس ہوتا ہے؛ کیونکہ چکھتے وقت قوت ذائقہ اس شئے کے دریافت کے لئے آمادہ ہوجاتی ہے، اس لئے فاسد مادہ کا مزا محض اسی وقت معلوم ہوتا ہے ۔ {تمام جو چیزیں زبان پر رکھی جاتی ہیں، وہ سب کڑوی لگتی ہیں}

ریاس ایک درخت ہے جس کی جڑ کو ریوند کہتے ہیں (مترجم) ۔

معلوم ہوتی ہیں + یہ اس امر کی علامت اور دلیل ہے کہ زبان اور منہ میں صفرا کی زیادتی ہے۔ یا اس کی زیادتی دماغ کے اگلے حصہ میں یا معدہ میں، یا تمام بدن میں ہے، جس کا کڑوا مزا تمام چیزوں پر غالب آگیا ہے {گاہے منہ کا مزا میٹھا ہو جاتا ہے، جو اس امر کی دلیل ہے کہ مذکورہ بالا مقامات میں خون، یا شیریں بلغم کی زیادتی ہے + گاہے ترش معلوم ہوتا ہے، جو بلغم ترش اور سودا کی زیادتی کی دلیل ہے + اور گاہے منہ کا مزہ نمکین ہو جاتا ہے، جو نمکین بلغم کے غلبہ وکثرت کی دلیل ہے}

علاج {مناسب طور پر ان اخلاط و مواد کو خارج کریں، اور مناسب دواؤں کا غرغرہ کرائیں}

ثقل زبان اور تغیر کلام (ثِقَلُ اللِّسان وَتَغَیُّرُ الکَلَام)

چونکہ زبان آواز نکالنے اور حروف ادا کرنے کا آلہ و ذریعہ ہے، اور یہ اسی وقت اس سے حاصل ہو سکتا ہے، جبکہ یہ طول و عرض میں مناسب ہو، اسلئے جب زبان بڑی، بھاری، یا چھوٹی ہو جاتی ہے تو انسان بولنے پر اور تمام حروف کو فصاحت سے ادا کرنے پر قادر نہیں رہتا ہے +

سبب (۱) {یہ مرض گاہے ایسے تشنج سے پیدا ہوتا ہے، جس کا نام تشنج یابس ہے، اور جو زبان کے عضلات میں نہایت گرم سوء مزاج سے پیدا ہوا ہو + اس کی **علامات** یہ ہیں کہ تیز بخاروں کے بعد یہ حالت پیدا ہوتی ہے} کیونکہ ایسے بخاروں میں رطوبتیں جلکر خشک ہو جاتی ہیں {زبان لاغر اور متشنج (کھنچی ہوئی) رہتی ہے + یہ قسم لاعلاج ہے} جس کی وجہ تشنج عام میں دیگر امراض دماغ کے ساتھ آچکی ہے {مگر بہر حال رطوبت پیدا کرنے والے روغنوں، نرم کرنے والے لعابوں، اور چربیوں سے علاج کریں} روغنوں میں سے مثلاً روغن بنفشہ، روغن کدو، روغن بادام شیریں، یہ چیزیں نیم گرم استعمال کی جائیں۔ لعابوں میں سے لعاب تخم کنوچہ، لعاب بہدانہ، چربیوں میں سے، مثلاً مرغی کی چربی اور بط کی چربی، یہ چیزیں منہ میں رکھی جائیں، انکا غرغرہ کیا جائے، زبان پر لگائی جائیں، سر پر نطول (تریڑہ) کیا جائے، گردن، گدی، اور کان کی جڑ میں ان کی مالش کی جائے، کیونکہ زبان کے حرکت دینے والے اعصاب، دماغی اعصاب کے چھٹے اور ساتویں جوڑے (عصب تحت اللسان) سے آتے ہیں، جو دماغ کے پچھلے حصہ سے، اور اس مقام سے پیدا ہوتے ہیں، جو اس حصہ کے اور حرام مغز کے درمیان مشترک ہے (بہرحال پچھلے حصہ سے پیدا ہوتے ہیں) +

[1] یہ مقام قابل غور اسلئے ہے کہ زبان کا عصب محرک محض عصب تحت اللسان ہے، جسکو شارح نے ساتواں جوڑا کہا ہے اور آجکل اسکو بارھواں جوڑا کہا جاتا ہے +

سبب (۲) {گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خاص زبان میں استرخاء پیدا ہو جاتا ہے} (اور دماغ تندرست ہوتا ہے) اس کی علامت یہ ہے کہ جو اعضاء دماغ سے حس وحرکت لیتے ہیں، ان کی حس وحرکت صحیح ہوتی ہے، اور حواس بجا ہوتے ہیں۔ اس کا

علاج: یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کریں، سیاہ مرچ، نوشادر، رائی، عاقرقرحا، صعتر، بورۂ ارمنی، اور نمک سے زبان کو اچھی طرح ملیں، اور مذکورہ دواؤں کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں، اور کان کی جڑ کے پاس دونوں طرف جبڑے پر داغ ڈالیں۔

سبب (۳) {گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ کے تعلق سے زبان ڈھیلی پڑ جاتی ہے، جس کی **علامت** یہ ہے کہ کسی دوسری بیماری کے بغیر ابتداءً پیدا ہوتی ہے مثلاً بغیر اس کے کہ اس سے پہلے تشنج یا یبس پیدا ہوا ہو {حواس مکدر ہوتے ہیں} اعصاب کے مفلوج ہو جانے کی وجہ سے {بدن کے حرکات سست پڑ جاتے ہیں} زبان میں چونکہ رقیق رطوبتیں پیوست ہو جاتی ہیں اس لئے {زبان ڈھیلی پڑ جاتی ہے} اور یہ رطوبت چونکہ پانی جیسی رقیق ہوتی ہے {اس لئے لعاب بہتا ہے، مریض بول نہیں سکتا} بشرطیکہ استرخاء سخت ہو، ورنہ اس کی زبان میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے، اور اکثر اس کے الفاظ میں تے تے نکلتے ہیں (جسے تمتمہ کہتے ہیں)۔

علاج: مالش اور غرغروں سے {استرخاء عصب کا علاج کریں}۔

سبب (۴) {گاہے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ رطوبت غلیظہ کی کثرت سے زبان کھنچ جاتی ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ زبان چھوٹی ہو جاتی ہے} بشرطیکہ زبان اپنے مبداء کی طرف (یعنی جڑ کی طرف) کھنچ گئی ہو {اور موٹی ہو جاتی ہے} کیونکہ وہ رطوبت سے پُر ہوتی ہے، نیز جب زبان لمبائی میں کم ہو جائیگی تو چوڑائی میں لازماً زیادہ ہو جائیگی {یا زبان لمبی ہو جاتی ہے} بشرطیکہ مبداء یعنی جڑ کے مقابل جانب (نوک کی طرف) بڑھ گئی ہو {یا زبان کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے} جس کی وجہ زبان کا ثقل اور اس کا آسانی سے نہ مڑنا ہوتا ہے {یا بلا ارادہ واختیار زبان نیچے کی طرف جھکتی ہے} کیونکہ اس کے بوجھ کا طبعی میلان اختیاری حرکت کو روک دیتا ہے (کیونکہ اس وقت قوت کمزور اور ثقل زیادہ ہو گیا ہے)۔

علاج: گولیوں، ایارجات، اور غرغروں سے {دماغ کا تنقیہ کریں} اسکے بعد روغن شبت (سویا) اور روغن بابونہ سے غرغرہ کرائیں} تاکہ مادہ نرم اور تحلیل ہو {گدی کا پچھلا حصہ جو زبان کی حرکت کے پٹھے کا مقام پیدائش ہے، گرم پانی سے تکمید کریں} کیونکہ گرم پانی اعصاب کو ڈھیلا، اور مواد کو نرم اور قابل استفراغ واخراج کر دیتا ہے {کسی محلل روغن سے مثلاً [illegible] تر کریں} (جس کی صورت [illegible] کر دی)۔

سبب (۵) {کبھی ثقلِ زبان اور تغیر کلام سرسام اور برسام کے بعد بھی پیدا ہو جاتا ہے بشرطیکہ برسام کا ورم دماغ کے ورم تک پہونچے {کیونکہ بطریقۂ بحران دماغ کے مواد اعصاب کی طرف گر پڑتے ہیں + یہ قسم جب دیرینہ ہو جاتی ہے، تو لا علاج ہو جاتی ہے} علامہ نفیسی نے کتاب فاخر میں اسی طرح کہا ہے؛ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سرسام اور برسام کے مواد گرم، لطیف اور جلد تحلیل ہونے والے ہوتے ہیں، اس لئے جب ان کے مواد زبان جیسے پولے اور مسامدار عضو پر گر پڑتے ہیں، جس میں یہ صلاحیت ہے کہ اس کے مواد جلد تحلیل ہو جائیں، تو ان مواد کے رقیق اجزاء تحلیل ہو کر باقی سخت اور غلیظ اجزاء رہ جاتے ہیں، جو اخراج و استفراغ کے قابل نہیں رہتے اور جن کی یہ حالت روز بروز بڑھتی جاتی اور ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے، اور مواد کے سخت کرنے پر مقامی گرمی بھی اعانت کرتی ہے، اس لئے یہ مادہ سخت ہو کر اسی حالت پر قائم رہ جاتا ہے، برخلاف ازیں بلغم میں یہ باتیں نہیں ہو سکتیں {اگر یہ مرض دیرینہ ہو گیا ہو تو اس کے لئے مفید یہ ہے کہ زبان پر ایسی چیزیں ملیں، جو لعاب کو جاری کریں، اور غلیظ مادہ کو چھانٹیں} مثلاً نمک لاہوری اور نوشادر وغیرہ +

سبب (۶) {کبھی اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زبان کے نیچے کا رباط (قید اللسان) پیدائشی طور پر، یا کسی زخم کے بھرنے کے بعد چھوٹا ہو جاتا ہے} جس سے مخارج حروف کے ادا کرنے میں اور لفظوں کے بولنے میں زبان پھیل نہیں سکتی اور منہ کے اندر اچھی طرح پھر نہیں سکتی {جس کی علامت یہ ہے کہ رباط زبان کی نوک تک برابر چسپاں رہتا ہے} اور اس کی نوک اس سے کچھ بھی خالی نہیں ہوتی ہے، اور کبھی کسی قدر خالی بھی ہوتی ہے، مگر نہ اس قدر کہ وہ پورے طور پر پھیل سکے (کیونکہ زبان کی حرکت کے لئے اس کی نوک کو اسکی بندش سے آزاد ہونا چاہئے) +

علاج {اس رباط کو سرے سے چوڑائی میں کسی قدر نشتر سے کاٹ دیں} اور احتیاط رکھیں کہ نشتر گہرا نہ چلا جائے، ورنہ شریان کٹ جائے گی، اور اس وقت خون کا بند کرنا دشوار ہو جائیگا + اس رباط کے کاٹنے میں جن باتوں کی حاجت ہے، اس کا بیان گزر چکا ہے کہ زبان منہ سے باہر نکالی جائے، اور تالو کی طرف پھیری جائے + اس بندش کے کاٹنے سے زبان کو پوری آزادی ملجائیگی، اور کاٹنے کے بعد اس مقام پر خون بند کرنے کی غرض سے پسی ہوئی پھٹکری اور خشک دوائیں چھڑک دیں +

سبب (۷) {کبھی اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ورم سخت پیدا ہو جاتا ہے، یا زخم کے بھرنے کے بعد گرہ سی پڑ جاتی ہے} یہ ورم یا اوّل ہی سے سخت ہوتا ہے، یا یہ کہ آخر میں کسی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے +

علاج:- لعابوں، چربیوں، اور روغنوں سے {ورم کو نرم کریں} +

سبب (۸) {کبھی اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زبان کا حرکت دینے والا پٹھا ڈھیلا...

ہے} اس کی علامت یہ ہے کہ سر کے پچھلے حصہ پر چوٹ لگنے، یا کسی چیز کے گرنے کے بعد دفعۃً یہ مرض ظاہر ہوتا ہے + گاہے اس پٹھہ کے ٹوٹنے کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ کوئی تیز اور کاٹنے والا مادہ اسے گرتا ہے {اس قسم کا علاج محال ہے} +

زبان کا بڑھ جانا (عظم لسان)

{گاہے زبان اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ منہ کے اندر نہیں سماتی} تو سانس کے راستے کو وسیع کرنے کی غرض سے اختیاراً یا بلا اختیار زبان کو منہ سے باہر نکالنا پڑتا ہے تاکہ زیادہ لمبی ہو کر اس کی موٹائی کم ہوجائے {اسی وجہ سے اس کا نام [ذلاع لسان (زبان کا باہر نکلنا) رکھا گیا ہے + یہ در اصل ایک قسم کا تہیج (بھربھراہٹ) ہے} + یہ خیال غلط ہے، کیونکہ تہیج اس ریاحی ورم کو کہتے ہیں، جس میں ریاح عضو کے جوہر اور اس کی ساخت میں مل جاتی ہے، حالانکہ مصنف اس کا معترف و مُقِر ہے کہ اس مرض کی وجہ رطوبات کا پیوست ہوجانا ہے + اور حق یہ ہے کہ یہ مرض از قبیل ترہل (ڈھیلا پن) ہے + {ورم نہیں ہے} + اس قول میں بھی غلطی ہے، کیونکہ بھربھراہٹ ورم کے اقسام میں داخل ہے، چنانچہ شیخ نے اس کی تصریح کی ہے {اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فضلی اور عارضی رطوبتیں دماغ سے گر کر زبان میں پیوست ہوجاتی ہیں} +

علاج {اگر گرمی کی علامتیں پائی جاتی ہوں} اور وہ رطوبات خون کی ہوں {تو فصد کریں، پھر زبان پر ایسی چیزیں ملیں، جو مادہ کو چھانٹنی ہوں، اور رطوبت بہانی ہو} (مثلاً مصل[1]، ترنج کا چوکہ (پانی) ترش انار + اور اگر گرمی نہ ہو اور یہ رقیق رطوبتیں بلغم کی ہوں تو ایارجات کے ذریعہ پہلے انہیں خارج کریں، پھر زبان پر نمک، سرکہ، یا سونٹھ، یا نوشادر، سرکہ اور رخبین (دہی کا ترش پانی) کے ساتھ ملیں، جس سے زبان چھوٹی ہو کر اصلی حالت پر لوٹ آئے گی} +

زبان کی گلٹی (ضِفدِع)

{(ضِفدِع کے معنی مینڈک کے ہیں) ضِفدِع زبان کے نیچے ایک سخت گلٹی سی ہوتی ہے، جس کا رنگ سطح زبان کے رنگ سے، اور اس کی رگوں کے رنگ سے ملکر مینڈک سے مشابہ ہوتا ہے} اسی وجہ سے اس کا نام بھی ضِفدِع (مینڈک) رکھا گیا ہے + بعض لوگ اس کے نام کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ اس کی شکل مینڈک کے سر سے مشابہ ہوتی ہے + اس مرض

[1] مصل وہ دہی ہے، جو جوش دیکر گاڑھا کرلیا گیا ہو، پھر اس میں نمک ڈال کر دھوپ دکھادی گئی ہو، حتیٰ کہ یہ خشک اور نہایت درجہ ترش ہوگیا ہو (مترجم) +

کی پیدائش یا لیسدار بلغم سے، یا خون سے ہوتی ہے، جبکہ اس کے لطیف اجزاء تحلیل ہو کر سخت اجزاء باقی رہ جاتے ہیں + یہ گلٹی جب بڑھ جاتی ہے تو بات کرنا محال ہوتا ہے +

علاج:- اگر خون کی کثرت ہو تو قیفال[1] کی [فصد کھولیں، مسہل دیں، مواد کی چھانٹنے والی اور لطیف کرنے والی دوائیں مثلاً صعتر، زوفا، نمک، ہمراہ پوست انار، اور ادویۂ اکالہ[2]، مثلاً نوشادر، جلائی ہوئی پھٹکری، زنگار، بیخ سوسن، مرکی، سرکہ میں ملا کر گلٹی پر ملیں + اگر یہ تدبیر مفید ثابت ہو تو خیر، ورنہ شگاف دیکر اس گلٹی کو نکال دیں] جسکی صورت یہ ہے کہ پہلے زبان کے نیچے کی دو شریانوں (شریان تحت اللسان) کو صنّارہ یعنی خمیدہ کانٹے کے ذریعہ ہٹالیں، تاکہ نشتر اُن میں نہ لگ جائے، ورنہ خون اتنا جاری ہوگا کہ بند کرنا دشوار ہو جائیگا + پھر سرکہ اور پانی سے کلّی کرائیں، پھر ایسی دواؤں سے کلی کرائیں، جو زخم کو بھریں، اور اچھا کریں +

زبان کا پھٹنا (شقاق اللسان)

سبب (۱) {یہ مرض اوس وقت وقوع پاتا ہے، جبکہ دماغ کے مزاج میں خشکی کا اس قدر غلبہ ہو جاتا ہے کہ زبان میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے} کیونکہ دماغ سے زبان کی طرف چونکہ اعصاب کثرت سے آتے ہیں، اس لئے دماغ کا بُرا مزاج زبان تک سرایت کر جاتا ہے + {حتی کہ زبان پھٹ جاتی ہے} کیونکہ رطوبت کی کمی کی وجہ سے زبان کے اجزاء سمٹتے ہیں، اسلئے یہ اجزاء جدھر سے سمٹ کر آتے ہیں اُدھر سے پھٹ جاتے ہیں {زبان میں گہرے گہرے شگاف نظر آتے ہیں} کیونکہ زبان ایک متخلخل (پولا) عضو ہے، اس کی بناوٹ نرم و نازک ہے، اور اسپر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے (جس سے وہ بہت زیادہ پھٹ جاتی ہے) {یہاں تک کہ کسی چیز کا کھانا دشوار ہو جاتا ہے، اور کسی ترش اور نمکین چیز کے لگنے سے تکلیف پہونچتی ہے} اور سخت جلن پیدا ہوتی ہے، کیونکہ ایسی تیز چیزیں زبان میں لگتی اور کاٹتی ہیں +

علاج {اسپغول اور کسی قدر شکر منہ میں رکھیں} اسپغول رطوبت پیدا کرتا اور اپنے لیس کی وجہ سے شگافوں کو آپس میں ملا دیتا ہے + اور شکر مٹھاس کی وجہ سے جلا اور لذع پیدا کرتی ہے، لیکن جب مقدار میں تھوڑی ہوگی تو زبان کے اجزاء کو ڈھیلا کر دیگی، اور اون رطوبتوں کو زائل کرے گی، جو ان شگافوں کے اندر ہوتی ہیں، اور جو دواؤں کے اثر کو زبان کے اندر پہونچنے سے باز رکھتی ہیں {ماء الشعیر (آب جو) پلائیں} کیونکہ اس میں بھی رطوبت و لزوجت ہے، اور اپنی فوائد کی وجہ سے {مریض کی غذا میں پا یچے دیں اور

[1] قیفال: سرارو + [2] اکالہ: تیز دوائیں، جو گوشت کو کھا جاتی ہیں +

زبان پر کھیرے کا کف یعنی جھاگ لیں، جو اس سے کاٹنے اور آپس میں رگڑنے سے نکلتا ہے} کیونکہ یہ اپنی رطوبت سے خشکی زائل کرتا ہے، اور اپنے لیس سے شگافوں کو بند کرتا ہے (۱) اور روغن بنفشہ کے ساتھ قیروطی لیں} کیونکہ ان میں بھی رطوبت اور لیس ہوتا ہے۔

سبب (۲) {گاہے زبان اس وجہ سے پھٹ جاتی ہے کہ معدہ کے جلے ہوئے مواد سے بخارات اٹھتے ہیں} جو زبان کی رطوبتوں کو خشک کر دیتے ہیں، اور وہ پھٹ جاتی ہے {اسکی علامت یہ ہے کہ دخانی (دھوئیں کی) ڈکاریں آتی ہیں، اور منہ کا مزہ انہی اخلاط کے مزہ کے موافق بگڑ جاتا ہے، اور گاہے یہی اخلاط قے کی راہ خارج ہوتے ہیں}

علاج {مناسب چیزوں سے معدہ کا تنقیہ کریں، اور منہ میں سپستاں رکھیں}

زبان کی جلن (حُرقَۃ اللِّسَان)

{اس کا سبب اکثر یہ ہوتا ہے کہ فمِ معدہ میں گرمی ہوتی ہے، اور گاہے اس کا سبب دماغ کی گرمی، یا ایسی تیز نمکین، یا کڑوی چیزوں کا کھانا ہوتا ہے، جو زبان کی رطوبت کو کاٹ دیں؛ یا زبان کی طرف کسی تیز خلط کا گرنا ہوتا ہے}۔

علاج {ٹھنڈے عصارے (نچوڑ) مثلاً خرفہ کا عصارہ، سبز دھنیا کا عصارہ، اور ٹھنڈے لعاب، مثلاً اسبغول کا لعاب، اور اسی طرح ٹھنڈے مغز، مثلاً مغز تخم خیارین (کھیرے ککڑی کا مغز)، مغز بادام شیریں، مغز تخم تربوز، مغز تخم کدو منہ میں رکھیں} اور غرغرہ کے ذریعہ اس تیز مادہ کو خارج کریں۔

زبان کی خارش (حِکَّۃ اللسان)

{اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ فمِ معدہ میں گرمی سے تیز جلے ہوئے اور لذع (لگنے والے) مواد گرتے ہیں، یا معدہ سے زبان کی طرف چڑھتے ہیں}

علامات {زبان سرخ ہوتی ہے، اور انسان زبان کو دانتوں سے کھجائے بغیر نہیں رہ سکتا ہے} کیونکہ کھجانے سے یہ اخلاط تحلیل و پراگندہ ہو جاتے ہیں {اور گرم پانی سے راحت پاتا ہے} کیونکہ گرم پانی تیزی کو کم کر دیتا ہے، زبان کی جھلی کو نرم اور مادہ کو ترک کے دیتا ہے اور اسکے تحلیل ہونے پر امداد کرتا ہے۔ علاج {ان مواد سے پہلے بدن کو پاک کریں، پھر دماغ کا تنقیہ کریں، گرم پانی سے کلی کرانیکے بعد دودھ سے کلی کرائیں} تاکہ مادہ میں ٹھنڈک اور تری پیدا ہو، اسکی تیزی کم ہو اور زبان نرم اور ڈھیلی پڑ جائے {جس کے ساتھ کسی قدر شکر ہو} کیونکہ شکر دودھ کے نفوذ کرنے میں اور جلا دینے پر معین ہوتی ہے {پھر سرکہ اور روغن گل سے کلی کرائیں} ان

ملہ مغز بادام گرم ہے۔ مگر پھر بھی روغنیت کی وجہ سے مفید ہے۔

دونوں کے مجموعہ میں درد کے ساکن کرنے کی، ٹھنڈک پہونچانے کی، نرم کرنے کی، مادہ کو چھانٹنے اور تحلیل کرنے کی طاقتیں موجود ہیں {ہلیلہ زرد زبان پر ملیں، اور منہ میں چبائیں} کیونکہ اس سے گرم مواد خارج ہو جاتے ہیں +

زبان سے چھلکے اوترنا (تقشُّر اللّسان)

{زبان، تالو، گوشۂ دہن (باچھ)، اور مسوڑھوں سے چھلکے اُوترنے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ تیز بخارات بدن سے ان اعضاء کی طرف چڑھتے ہیں} جن سے ان پر استر کرنے والی جھلی جل کر خشک ہو جاتی ہے، اور وہ رطوبت فنا ہو جاتی ہے، جو اس جھلی کے اجزاء کو باہم متصل رکھتی ہے {اس لئے اس سے باریک باریک چھلکے اوترتے ہیں} +

علامات {جب کسی کپڑے سے انسان منہ چھوتا ہے، یا تالو رگڑتا ہے تو اوس سے باریک چھلکے پیاز کے سفید چھلکوں کے مانند درد و تکلیف کے بغیر اوترتے ہیں} +

علاج {فصد کریں، جوشاندۂ ہلیلہ سے استفراغ کریں، سرکہ میں برگ مورد (آس)، گلنار، اور گل سُرخ جوش دے کر کلی کریں} سرکہ ان دواؤں کی قوت کو عضو کے اندر پہونچا دیتا ہے، جس سے کثافت وقبض پیدا ہو کر عضو میں سختی و قوت آتی ہے، مسامات تنگ ہو جاتے ہیں، اور بخارات غلیظ ہو کر لوٹ جاتے ہیں + مگر اسکا بہترین علاج یہ ہے کہ قابض چیزوں میں قوت تلیین (نرم کرنے کی قوت) بھی ہو +

مُنہ کے دانے (بُثُور الفم)

{یہ اوس خون سے پیدا ہوتے ہیں، جس کے ساتھ کسی قدر صفراء بھی ملگیا ہو} اسی صفراوی حدت کی وجہ سے یہ ظاہر جلد میں نمایاں ہوتے ہیں {اور مادہ صفراوی کی حدت کی وجہ سے اس کا درد بھی شدید ہوتا ہے، حتی کہ چبانا محال ہو جاتا ہے}

علاج {فصد کریں، جوشاندۂ ہلیلہ سے تنقیہ کریں، اور اوائل میں اُس سرکہ سے کلی کریں، جس میں گل سُرخ، پھلائی، برگ مکو، برگ کاسنی، بیخ کاسنی، دھنیا اور مسور جوش دیئے گئے ہوں} کیونکہ یہ چیزیں حرارت میں تسکین پیدا کرتی، مادہ کو سرد اور غلیظ کرتی، اور عضو کو کثیف کر کے مسامات کو بند کرتی ہیں، جس سے مواد نفوذ کرنے سے رُک جاتے ہیں +

مُنہ آنا (قُلاع)

{قُلاع وہ قرحہ یا زخم ہے، جو منہ اور زبان کی جھلی کے بیرونی طبقہ میں پیدا ہو جاتا ہے اور اس قدر پھیلتا ہے کہ سارے منہ کو گھیر لیتا ہے} اور گاہے معدہ اور مری کے اندرونی

طبقہ تک پہونچ جاتا ہے، جس کی وجہ مواد کی ردائت وخباثت ہے۔ علاوہ ازیں منہ کے زخم حرارت ورطوبت کی معیت ولزوم کے باعث، اور اس کی جلد کے نرم ہونے کے باعث خواہ مخواہ پھیلتے ہیں۔ جو زخم اندر گہرے ہوتے ہیں، اُن کا نام جالینوس قلاع نہیں رکھتا ہے بلکہ اونہیں قروح خبیثہ (بُرے زخم) کہتا ہے۔ انہیں زخموں کا نام اکثر اطباء کے نزدیک آکلہ (کھانیوالا۔ گوشت خورہ) اور دَبّابہ (رینگنے والا) ہے۔

(۱) **قلاعِ دموی** {گاہے قلاع خون سے پیدا ہوتا ہے، جس کی **علامت** یہ ہے کہ گرمی اور سُرخی ہوتی ہے، منہ کی جھلی اُبھری ہوئی ہوتی ہے} کیونکہ خون کی مقدار بدن میں زیادہ ہے، نیز یہ غلیظ اور گرم ہوتا ہے۔

علاج {قیفال، یا ٹھوڑی کے نیچے کی رگوں، یا چہار رگ کی فصد کھولیں، ہلیلہ اور شاہترہ کے جوشاندے سے دست لائیں، ساق کے پانی اور سرکہ سے کلی کریں، جس میں مذکورہ بالا دوائیں} جو حرارت میں تسکین پیدا کرتی ہیں، رطوبات دہن کو خشک کرکے زخم کو سُکھاتی ہیں {جوش دی گئی ہوں} مثلاً گل سُرخ، دھنیا، سورد، اور مکو۔ {گل سُرخ، سُماق، دھنیا گلنار، طباشیر، سورد، کافور، پیس کر زخموں پر چھڑکیں، اور منہ میں رو کے رکھیں} اور چونکہ منہ اندر حرارت ورطوبت زیادہ ہوتی ہے، اس لئے اس کے زخموں میں تعفن جلد آجاتا ہے لہذا {اگر عفونت کی وجہ سے بدبو زیادہ ہو تو سرکہ، نوشادر، پھٹکری، نمک اور دوسری تیز اور جلانیوالی دواؤں سے کلی کریں} جو فاسد اور گندہ مواد کو کھا کر رطوبت کو پاک اور زرداب (صدید) کو خشک کر دیتی ہوں، اور اگر سرکہ کے لگنے اور لذع پیدا کرنے کا اندیشہ ہو تو اس کے عوض زعفران ڈالیں۔

(۲) **قلاعِ مرطوب** {گاہے بلغمی نمکین رطوبتوں کی شوریت کی وجہ سے منہ آجاتا ہے، جس کی **علامت** یہ ہے کہ دانوں کا رنگ سفید اور درد کم ہوتا ہے، اور یہ چھیلے ہوؤں سے مشابہ ہوتا ہے} کیونکہ اس کا مادہ غلظت اور کمی حرارت کے باعث زبان کی جھلی کے نیچے بند رہتا ہے، اور پورے طور پر بیرونی سطح پر ظاہر نہیں ہوتا، اس لئے پھولا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ {اور منہ کی جھلی موٹی سی معلوم ہوتی ہے}۔

علاج {حب صبر (ایلوہ کی گولی) سے دست لائیں، عاقرقرحا، اور مویزج سے غرغرہ کریں، سرکہ میں مامیران، ہلیلہ، عاقرقرحا جوش دیکر کلی کریں} کیونکہ اس میں مواد کے چھانٹنے، بلغم کے گھلانے، عضو کے سکیڑنے، اور زخم کو خشک کرنے کی قوت ہے۔

(۳) **قلاعِ سوداوی** {یہ قسم سوداء اور گرم جلے ہوئے مواد سے پیدا ہوتی ہے} جو تمام قسموں سے ردی اور بُری ہے۔

{**علامت** زبان سیاہ، درد زیادہ، تیزی اور سوزش بہت ہوتی ہے}

علاج {جوشاندہ افتیمون کا مسہل دیں، اوّل گائے کی پنڈلی کا مغز طلا کریں} کیونکہ اس میں مواد کے پکانے اور نرم کرنے کی قوت ہے {پھر برگِ حنا (مہندی) بار بار چبانے کو کہیں} کیونکہ یہ قابض ہے، اور چونکہ اس کے اندر گرم اجزاء بھی ہیں، اس لئے یہ رطوبات کو خشک اور تحلیل کرتا ہے، زخموں کو خشک کرتا اور خود لگتا نہیں، یعنی لذع نہیں پیدا کرتا ہے۔ نیز زخموں کو بھرتا ہے، اور مواد کو گرنے سے روکتا ہے {اس کے بعد سرکہ میں سرد اور قابض دوائیں جوش دیکر کلی کریں} مثلاً مازو، پوست انار، گلنار، سماق، دھنیا خشک۔

ماہیت: یہ ایک متعدی مرض ہے، جس میں چھوٹی چھوٹی خاکستری یا سفید رنگ کی پھنسیاں یا دھبے، مسوڑھوں، زبان، لبوں اور رخساروں کے اندرونی سطح میں نکل آتے ہیں، جو بظاہر چھوٹے چھوٹے آبلے سے معلوم ہوتے ہیں، مگر ہاتھ لگانے سے سخت محسوس ہوتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ چھوٹے چھوٹے زخم بن جاتے ہیں، انکے چاروں طرف سُرخی نمایاں ہوتی ہے، اور اُن پر دہی کے مانند سفید رطوبت جمی رہتی ہے۔

اسباب: عموماً یہ مرض فعل ہضم کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے، اور شیر خوار بچوں کو بالعموم دانت نکلنے کے ایام میں عارض ہوتا ہے، خصوصاً ایسے بچوں کو جو ماں کے دودھ کی بجائے، گائے، بکری وغیرہ کے دودھ سے پرورش پاتے ہیں۔

گاہے نقرس کے مریضوں کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے، اور گاہے سوزاک، یا آتشک کے مریضوں میں خون کی حدت کی وجہ سے، یا پارہ وغیرہ کے اندرونی استعمال سے یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ نیز مرض سل کے آخری درجہ میں، اور بعض حمیات کے دوران میں قلاع کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تندرست آدمیوں میں خون کی حدت اور زیادتی بھی کبھی اس کا سبب ہوتی ہے۔

علامات: منہ میں سوزش اور درد ہوتا ہے، رال بہتی ہے، منہ سے بدبو آتی ہے، پیاس لگتی ہے، بھوک مرجاتی ہے، زبان میلی ہوتی ہے، اور دستے دست آنے لگتے ہیں۔ اگر سفید رطوبت کو ہٹایا جائے تو اس کے نیچے زخم معلوم ہوتا ہے۔ اس کی پھنسیاں یا آبلے عموماً گوشۂ دہن میں، لبوں کے اندر، اور زبان کے نیچے ہوا کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ حلق، مری، اور کبھی معدہ تک بھی پھیل جاتے ہیں، جس کی وجہ سے نگلنے، بولنے، اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ کمزور بچوں میں گاہے زخم پھیل کر وہاں کی ساخت کو گلا دیتا ہے۔ چونکہ یہ مرض متعدی ہے، اسوجہ سے بعض اوقات بچہ کی ماں کے پستان کی بھٹنی پر بھی اسی قسم کے دانے یا دھبے پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔

معمولات مطب: مرض کے اصل سبب کو معلوم کریں، اور سبب سے

اول اسی کو رفع کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ اگر خون کی حدت کیوجہ سے مرض لاحق ہوا ہو تو حدت کو رفع کرنے کے لئے چند روز مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں +

نسخہ تبرید: لعاب بہدانہ، شیرۂ عناب، عرق گاؤزبان میں نکالکر شربت نیلوفر ملاکر پلائیں۔ اگر قبض بھی ہو تو گلقند بجائے شربت نیلوفر کے شامل کریں، اور ذیل کے نسخوں میں سے کوئی ایک نسخہ بطور ذرور کے تیار کرائیں اور دن میں چند بار آبلوں پر چھڑکواتے رہیں +

نسخہ ذرور: زر ورد، کتھہ سفید، دانہ الائچی خرد، کباب چینی، طباشیر، ان سب کو کوٹ چھانکر باریک کرکے کام میں لائیں +

نسخہ دیگر: پوست انار شیریں، پوست انار ترش، پوست ہلیلہ زرد، ساق، ہلدی، نمک لاہوری، نوشادر: ان سب کو کوٹ کر چھانے سرکہ میں گوندھ کر خشک کریں اور باریک پیسکر بوقت ضرورت کام میں لائیں +

نسخہ دیگر: سر موئے انسان سوختہ، قشر عنصل سوختہ، تخم ریحان بریاں، کافور، ان سب کو پیسکر کام میں لائیں +

نسخہ دیگر: نیلا دھاگہ سوختہ کو بھی بطور ذرور کے استعمال کرنا مفید ہے +

اگر بدہضمی کیوجہ سے مرض لاحق ہو تو ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں +

نسخہ: کشتہ خبث الحدید، جوارش جالینوس میں ملاکر اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ مویز منقے، شیرہ تخم کشوث، عرق بادیان میں پیسکر چھان لیں۔ اگر قبض نہو تو نبات سفید اور اگر قبض ہو تو گلقند ملاکر پلائیں +

اور کھانے کے بعد حب کبد نوشادری یا حب پپیتہ کھلائیں +

اور ذرور کے مذکورہ نسخوں میں سے کوئی نسخہ استعمال کرائیں +

اگر شیر خوار بچہ اس مرض میں گرفتار ہو تو اس کے معدہ کو درست کریں، اور اسکے فعل ہضم کے صحیح کرنے کی طرف توجہ کریں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے ذیل کا نسخہ پلائیں +

نسخہ: جوارش مصطگی اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ دانہ الائچی خرد، شیرہ بادیان، عرق بادیان میں پیسکر چھان لیں، اور نبات سفید ملاکر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ نیز اوپر کے ذروروں میں سے کسی ایک نسخہ کو تیار کرکے بچے کے منہ میں چھڑکیں +

اگر نقرس، سوزاک، آتشک میں سے کوئی مرض اس کا باعث ہو تو اسی مرض کے علاج میں کوشاں ہوں، جو مرض کا اصلی سبب ہے۔ اگر پارہ کے استعمال سے مرض عارض ہوا ہو تو اس کا علاج آتشک کے بیان میں دیکھیں +

اگر مرض کا سبب حمیات ہوں تو جس قسم کا بخار ہو، اس کے موافق اس کا علاج کریں +

غذا و پرہیز: مریض کو غذا میں ایسی چیزیں کھلائیں جو ٹھنڈی، لطیف، زود ہضم اور مقوی ہوں، مثلاً دودھ، ساگودانہ، آش جو، پھلکا، وغیرہ۔ ٹھنڈی ترکاریاں سبزیاں اور ساگ پات اس میں زیادہ سودمند ہونگی، مثلاً پالک، خرفہ، ٹھنڈے کدو، ارہر اور مونگ کی پتلی دال بھی دے سکتے ہیں۔ نمک، ترشی، تیل، نیز مصالحہ دار ثقیل، اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرائیں +

ہدایات: اگر مریض شیرخوار بچہ ہو تو اسکو پاک صاف رکھیں، دودھ پلانے کے برتن کو گرم پانی سے دھوکر، بچہ کو اس میں دودھ پلائیں۔ سوزاک آتشک کی حالت میں اگر پارہ کے استعمال کرنے سے مرض لاحق ہوا ہو تو اس دواء کا استعمال موقوف کردیں، جس میں پارہ ہو، ورنہ سوڑھوں کے گل جانے کا خطرہ ہے +

مُنہ کا گوشت خورہ (آکِلۃُ الفم)

{اس مرض کی صورت زخموں کی سی ہوتی ہے؛ فرق صرف یہ ہے کہ یہ تھوڑے عرصہ میں منہ کے بہت سے مقامات میں دوڑ جاتا ہے} کیونکہ اس کا مادہ بُرا ہوتا ہے، اور عفونت کی وجہ سے اس میں {بدبو ہوتی ہے}

سبب {گندہ، گلنے والا، تیز اور کاٹنے اور کھانے والا مادہ ہوتا ہے، جو مسوڑھوں کی طرف سر سے اترتا ہے، یا تمام بدن سے چڑھتا ہے} اور مسوڑھے چونکہ ضعیف التر کیب، نرم اور کمزور ساخت کے ہیں {تو اس لئے اس مادہ کو قبول کرکے متعفن ہو جاتے ہیں} کیونکہ یہ لحوم غددیہ (گلٹیوں) کے قبیلے سے ہیں، جو نرم اور کثیر الرطوبۃ ہوتے ہیں؛ نیز منہ میں حرارت زیادہ اور لعاب کی رطوبت بہت ہوتی ہے + تعفن کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ زخم دیر میں بھرتا ہے، کیونکہ ہونٹ اور زبان میں ہر وقت حرکت رہتی ہے، جو زخم کے بھرنے سے مانع ہوتی ہے، اور غذا کے کھردرے اجسام ہمیشہ گذرتے رہتے ہیں، جو زخم کو چھیل دیتے ہیں؛ اور اس لئے کہ دوا منہ میں کم ٹھہرتی، اور زخم سے تھوڑی ہی دیر کے لئے ملاقی رہتی ہے؛ اور اس لئے کہ ان دواؤں کی تاثیر منہ میں کم ہوتی ہے، کیونکہ وہ کثرت رطوبت سے بہت جلد گھل جاتی ہے؛ اور اسلئے کہ منہ میں قوت ہاضمہ بھی ہے، جو دواؤں کی قوتوں کو کسی قدر ضرور کمزور کردیتی اور بدل دیتی ہے +

علاج {فصد کریں، جوشاندہ افتیموں سے دست لائیں، سرکہ آب ساق، انگور خام

(۲۹) زیریں جبڑے کے دائیں نصف کے مستقل دانت (برائے صفحہ ۵۳۵)
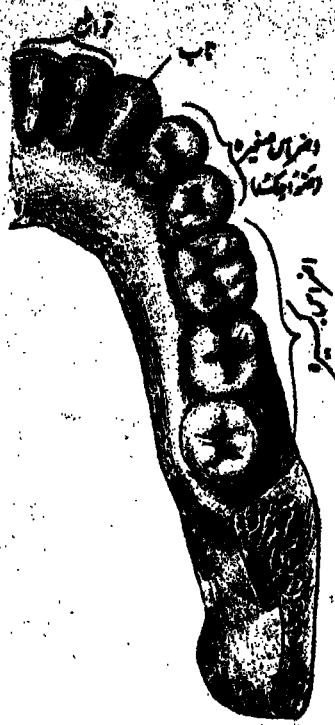
(۳۰) دائیں جانب کے مستقل دانت (برائے صفحہ ۵۳۵)
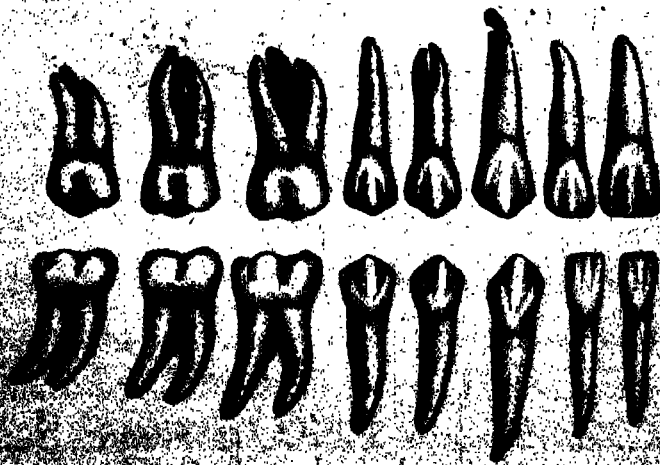
(۲۸) تھوک کی گلٹیاں (بیرونی منظر)

کارُبَ دست)، اور دوسری جلانے والی دوائیں، جن میں قوت قابضہ اور خشک کرنیکی قوت ہو گلی کے لئے استعمال کریں} یہانتک کہ اس کا پھیلنا اور بڑھنا بند ہوجائے {پھر فلدفیون اور سورتیجان سے علاج کریں} تاکہ گندہ اور فاسد گوشت کٹ جائے، اور میل اور پیپ وغیرہ سے زخم پاک ہوجائے، جس سے اس پر نیا اور اچھا گوشت پیدا ہوجاتا ہے، اور زخم بھر جاتا ہے +

نسخہ فلدفیون: زندہ چونہ ایک حصہ، ہڑتال سُرخ، اسجی، اشنان، اقاقیا، ہر ایک نصف حصہ لیکر پیسیں اور شراب کے سرکہ میں گوندھکر ٹکیہ بنا کر خشک کر رکھیں +

نسخہ سورتیجان: پوست انار شیریں و ترش ہر ایک ۱۰ ماشہ، مازو، گلنار، پھٹکری، مصری کاغذ جلا ہوا، عاقرقرحا، ہر ایک دس درہم (درہم = ۳.۰ ماشہ)، نمک لاہوری، نوشادر، ہر ایک پانچ درہم، کوٹ کر حب الآس کے سرکہ میں گوندھ کر ٹکیہ بنا کر خشک کر رکھیں +

لعاب کی کثرت (کَثْرَۃُ اللُّعَاب)

لعاب دہن (تھوک) لعاب دہن (ریق) وہ رطوبت ہے، جو منہ کی مخصوص گلٹیوں سے پیدا ہوتی ہے + اس رطوبت کا فائدہ منہ کو تر رکھنا ہے، تاکہ زبان کی حرکت آسانی سے ہوسکے، اور تاکہ چیزوں کے مزے اس رطوبت کے ساتھ ملکر زبان کی ساخت کے اندر جلد گھس سکیں۔ نیز یہ لقمہ کے بنانے، اور خشک چیزوں کو حلق سے فرو کرنے میں بہت مدد کرتی ہے + اس کے اندر ایک قسم کی مخصوص قوت ہاضمہ ہوتی ہے، جو مخصوص اجزاء غذاء کو ہضم کرتی ہے۔ تھوک بنانے والی گلٹیاں (غدد لعابیہ: غدد ریق) ہر طرف تین تین ہیں: (۱) غدۂ اصل الاذن (۲) غدہ تحت الفک (۳) غدہ تحت اللسان +

(۱) غدہ اصل الاذن (کان کی لو کی گلٹی) اس کو غلۃ النکف بھی کہتے ہیں۔ کن پھیڑ کا مرض اسی میں ہوتا ہے۔ اس گلٹی کا زیادہ حصہ کان کی لو کے سامنے اور نیچے، یعنی کان کی جڑ میں ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کا نام قدماء نے "اصل الاذن" (کان کی جڑ) رکھا ہے، اور کان کے پیچھے بھی اس کا کچھ حصہ پایا جاتا ہے + یہ تھوک کی سب گلٹیوں سے بڑی ہے۔ اس کا وزن تقریباً ڈیڑھ تولہ سے ڈھائی تولہ تک ہوتا ہے۔ یہ گلٹی جلد سے بہت قریب ہوتی ہے، اور اس کا بیشتر حصہ زیرین جبڑے کے گوشہ پر رکھا ہوا رہتا ہے + اس گلٹی میں جو رطوبت پیدا ہوتی ہے، وہ ایک نالی کے ذریعہ منہ میں گرتی ہے۔ یہ نالی اس سے شروع ہوکر گال کی اندرونی سطح پر بالائی جبڑے کی دوسری بڑی داڑھ کے مقابل کھلتی ہے، جو لمبائی میں تقریباً دوڈھائی قیراط، اور موٹائی میں کوے کے معمولی پَر کے برابر ہوتی ہے +

(۲) غدۂ تحت الفک (زیرین جبڑے کے نیچے کی گلٹی)، اس کے دوسرے نام مُوَلِّدُ اللُّعَاب

(لعاب پیدا کرنے والی) اور اصل اللسان (زبان کی جڑ) ہیں + اس کا وزن تقریباً دو درہم (۷ ماشہ) کے برابر ہوتا ہے + اگر ایک لکیر ٹھوڑی سے شروع کرکے زیرین جبڑے کے کونے تک (جو کان کے پاس ہے) کھینچی جائے، تو اس لکیر کے تقریباً وسط میں، زیرین جبڑے کے جسم کے پیچھے ہوتی ہے، جہاں اس کے لئے ہڈی میں ایک نشیب ہوتا ہے اس کی نالی تقریباً دو قیراط لمبی ہوتی ہے، جو زبان کی زیرین سطح کے بند کے پاس کھلتی ہے؛ اسکو ساکب اللعاب اور ارشح اللعاب کہتے ہیں +

(۳) غدۂ تحت اللسان (زبان کے نیچے کی گلٹی) یہ گلٹی سب گلٹیوں سے چھوٹی ہوتی ہے جو زبان کے نیچے، اور ٹھوڑی کے پیچھے ہوتی ہے + اس کا وزن تقریباً ۲ یا ۳ ماشہ ہوتا ہے، اور اس کی شکل بادامی سی ہوتی ہے۔ اس کی نالیاں آٹھ سے بیس تک ہوتی ہیں، جو زبان کے نیچے کے بند کے پاس تمام ہوتی ہیں (مترجم) +

{لعاب کی کثرت اور اس کا منہ سے نیند میں توت ارادیہ کی بیکاری کے وقت بہنا}

سبب (۱) {گاہے اس کا سبب گرمی و تری کی زیادتی، علی الخصوص معدہ کی حرارت و رطوبت کی زیادتی ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ بھوک اور غذا کی کمی کے وقت اس کی کثرت ہوجاتی ہے} کیونکہ اس حالت میں حرارت کی شدت سے رطوبتیں پگھل کر بہنے لگتی ہیں، جس سے بیداری میں تو تھوک کی کثرت ہوتی ہے، اور نیند میں بھی زیادہ بہا کرتا ہے +

علاج {باسلیق کی فصد کھولیں، قابض رُب استعمال کریں} مثلاً رُبِ انگور خام، رُبِ بہی، رُبِ انار {قابض میوے کھلائیں} مثلاً سیب، زعرور ترش بھی {قابض اور سرد جوشاندہ سے کلی کرائیں} مثلاً سماق، مسور، آس کی شاخیں، گل سرخ، توت، گلنار کا جوشاندہ {ہری کاسنی کا ساگ نیکوفتہ، نمک ساڑھے تین ماشہ کے ساتھ کھلائیں} تاکہ حرارت میں سکون آئے، اور رطوبات خشک ہوکر چھنٹ جائیں +

(۲) بلغمی {گاہے یہ مرض معدہ کے بلغم اور اس کی سردی و تری سے پیدا ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ غلبۂ بلغم کی علامات موجود ہونگی} مثلاً ضعف ہاضمہ، لعاب کا گاڑھا اور لیسدار ہونا، منہ کا ترش ہونا +

علاج {سویا، تخم مولی، اور ملٹھی کے جوشاندہ سے قے کرائیں، اطریفل اور گرم جوارش کھلائیں} مثلاً جوارش کمونی، جوارش پودینہ (فوتنجی) {گیہوں کا ستو کسی قدر رائی کے ساتھ کھلائیں} رائی مواد کو چھانٹتی ہے {نہار منہ کانجی پلائیں، اور کندر اور مصطگی چبانے کو کہیں} +

گندگیٔ دہن (بخر الفم)

(۱) سوء مزاج گرم {یہ گاہے معدہ کی عارضی گرمی سے پیدا ہوتی ہے} جو منہ کے

تالو کے آس پاس کے، اور دانتوں کی جڑوں کی رطوبات پر غالب آکر ایک عارضی اثر کرکے اونکو فاسد کردیتی ہے، جس سے اُن میں گندگی پیدا ہوجاتی ہے +

علامت {کھانا کھانے کے وقت کم ہوجاتی ہے} کیونکہ غذا رسے یہ حرارت ساکن ہوکر بجھ جاتی ہے {اس کے ساتھ اکثر دانت بھی سیاہ ہوجاتے ہیں} اور یہ اسوقت ہوتا ہے جبکہ عفونت جڑوں سے خاص دانتوں تک پہونچکر انکے رطوبات کو متعفن کردے جس سے دانت سبز یا سیاہ ہوجاتے ہیں، کیونکہ حرارت غریبہ کے غلبہ کے وقت حرارت غریزیہ بجھ جاتی ہے، جو دانتوں کی محافظ ہے +

علاج {صبح صبح خشک زرد آلو (خوبانی) کا خیسا ندہ پلائیں} یہ معدہ کو خوب سرد کرتا اور گندہ رطوبات کو بہاتا ہے {یا جو کا ستو، شکر کے ساتھ برف کے پانی میں ملا کر کھلائیں، یا کھیرا} آلو بخارا، تربوزا ورشفتالو {جیسے میوے کھلائیں، اور صبح کے وقت سویرے ہی کھلانے کی کوشش کریں} تاکہ معدہ کی گرمی بھوک سے بڑھ نہ جائے +

(۲) بلغمی {گاہے منہ کی بدبو معدہ کے متعفن بلغم سے پیدا ہوتی ہے} جس سے گندے بخارات اُٹھتے ہیں {جس کی **علامت** یہ ہے کہ کھانے اور منہ دھونے سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوتا ہے} کیونکہ ان دونوں باتوں سے بدبو کا اصلی سبب دور نہیں ہوتا ہے +

علاج: پہلے خشک نمکین مچھلی کھلا کر اور مولی لوبیا، سویا کا جوشاندہ پلاکر {قے کرائیں} تاکہ معدہ کا تنقیہ ہو۔ علی ہذا ایارج فیقرا، ایلوہ کی گولی، ایلوہ کا خیسا ندہ ہمراہ افسنتین استعمال کرکے {دست لائیں، پھر تنقیہ کے بعد سونٹھ کا مرتی کھلائیں، اطریفل صغیر، گلقند، سکنجبین عسلی ہمیشہ استعمال میں رکھیں، غذا میں خشک چیزیں کھلائیں} مثلاً کباب، مصالحہ دار قلیئے +

(۳) نزلہ {گاہے بدبوئے دہن کا سبب یہ ہوتا ہے کہ مسوڑے فاسد اور متعفن ہوجاتے ہیں، اور تعفن کا سبب وہ فاسد، متعفن، اور تیز رطوبت ہوتی ہے، جو سر سے مسوڑھوں پر گرتی ہے} اور اُن کو سڑا گلا کر خراب کردیتی ہے +

علامت {ترش اور نمکین چیزوں سے کلی کرتے وقت مسوڑھوں اور سر سے مریض کی باچھوں کی طرف لیسدار اور بدبودار رطوبت کھنچکر آتی ہے} کیونکہ ایسی چیزیں ان فاسد رطوبتوں کو چھانٹتی ہیں {اور باوجود اس کے پھر بھی منہ کی بدبو نہیں جاتی} کیونکہ کلی سے جو رطوبتیں دفع اور زائل ہوتی ہیں، وہ فقط مسوڑھوں سے زائل ہوتی ہیں، اور جب کلی کی وجہ سے کچھ رطوبتیں ان سے کم ہوتی ہیں تو سر سے ان کی طرف کچھ اور کھنچ آتی ہیں۔ نیز گاہے دماغ کی رطوبتیں (نزلہ) اُن اعصاب کے آس پاس جمع ہوجاتی ہیں، جو دانتوں پر محیط ہیں، اور ان رطوبات تک کلی کا اثر پہونچنا دشوار ہے، اسلئے کلی سے یہ مواد نہیں چھنٹتے +

علاج { ایارج کے ذریعہ دماغ اور منہ کا تنقیہ کیا جائے، سرکہ میں برگ مورد، گلنار اور انگور کا پانی جوش دیکر کلی کرائیں } یہ چیزیں مسوڑھے کو قوی اور سخت کرتی ہیں اسلئے ان کو مواد کے قبول کرنے سے روک دیتی ہیں { حب مشک منہ میں رکھیں } جو نکہت (بوئے دہن) کو خوش، اور مسوڑھوں کو قوی کرتی ہیں، جس سے وہ مواد کے قبول کرنے سے رک جاتے ہیں +

(۴) مسوڑھوں کی گندگی { گاہے یہ مرض اسوجہ سے ہوتا ہے کہ مسوڑھے فاسد اور گندہ ہوجاتے ہیں } اور اس کا سبب سوء مزاج گرم ہوتا ہے، جو انکے رطوبات کو متعفن اور فاسد بنادیتا ہے { اور مسوڑھوں سے خون ہمیشہ ٹپکا کرتا ہے } جس کا سبب ضعف اور مسوڑھوں کی کمزوری ہے +

علاج { فصد قیفال کریں، جوشاندۂ ہلیلہ کا مسہل دیں، سرکہ سے کلی کریں جس میں مذکورۂ بالا قابض اور مقوی دوائیں جوش دی گئی ہوں + اگر خراب زخموں کی وجہ سے، یا گندہ رطوبات کی آمد سے مسوڑھوں میں تعفن ہو تو آکلہ کا علاج کریں } (جو گزر چکا) چنانچہ اگر مرض سخت ہو، اور رطوبت اور خراب پانی زیادہ نکلتا ہو تو فلافیون جیسی سخت چیزوں سے علاج کریں، ورنہ مازو، بنسلوچن، گل سرخ، اقاقیا جیسی معتدل اور معمولی چیزیں، یا آرد مسور، چاول جیسی ضعیف دوائیں سرکہ سے کلی کرنے کے بعد استعمال کریں +

(۵) تاکل اسنان { گاہے یہ مرض دانتوں کے کھائے جانے (گل جانے) اور انکے گندہ ہونے سے ہوتا ہے } اور اس کا سبب بُری رطوبتوں کا نفوذ کرنا اور گندہ ہوجانا ہے +

علاج { خراب اور گندے دانتوں کو اُکھیڑ دینا چاہئے، اور گلے اور کھائے ہوئے دانتوں کو متعفن اور فاسد اجزاء سے لوہے اور ریتی کے ذریعہ صاف کردینا چاہئے } تاکہ اس کا فساد بڑھ نہ جائے { اور جالی ادویہ سے دانتوں کو صاف رکھیں } مثلاً کفدریا، نمک، سیپ کی راکھ { خشک اور خوشبودار منجن سے دانت ملیں } تاکہ بدبو کم ہوکر زائل ہوجائے، مثلاً آس، مازو، رامک، ناگرموتھ، مصطگی، گل سرخ +

اسباب: مندرجہ ذیل امور بالعموم بخرالفم کا سبب ہوتے ہیں:
ہاضمہ کی خرابی، رحم میں رطوبات فاسدہ کا اجتماع، دانتوں کی عدم صفائی، بدبودار اشیاء کا استعمال، قروح اور ناصور لثہ کی موجودگی وغیرہ +

علامات: اگر مرض کا سبب ہاضمہ کی خرابی ہو تو اسوقت منہ سے بدبو بہت آئیگی، پیٹ میں نفخ و قراقر ہوگا۔ منہ اور تنفس سے بھی بدبو آئیگی، دانت میلے اور گندے ہونگے، ایسے مریضوں کے منہ میں بدبو اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ مریض کے پاس بیٹھنا دشوار ہوجاتا ہے +

اصول علاج: اصلاح ہضم، منہ اور دانت کی صفائی۔ غذا میں گوشت

کی کمی، اور سبزیوں کی زیادتی +

معمولات مطب : اصل سبب کو معلوم کرکے اسکی اصلاح کریں. چنانچہ اگر ہاضمہ کی خرابی کیوجہ سے مرض ہو تو معدہ کی اصلاح کریں۔ اور ذیل کا نسخہ چند روز پلائیں +

نسخہ : جوارش کمونی، یا جوارش جالینوس اول کھلائیں، او پر سے شیرہ بادیان، شیرہ مویز منقے، شیرہ انیسون عرق بادیان میں نکال کر اور نبات سفید ملاکر پلائیں، اور مصطگی ۹ دانہ، کندر، الائچی، لونگ تھوڑا تھوڑا منہ میں رکھکر چبائیں +

اگر رحم میں رطوبات فاسدہ کا اجتماع ہو، اور اس کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج امراض رحم میں مذکور ہے، وہاں مطالعہ کریں. اگر دانتوں کی عدم صفائی کیوجہ سے مرض کی شکایت ہو تو روزانہ صبح وشام اور رات کو سوتے وقت مسواک اور دافع تعفن سنونات سے دانتوں کو صاف کریں +

اگر بدبودار اشیاء کے استعمال سے، مثلاً کچی پیاز وغیرہ کے کھانے سے منہ سے بو آتی ہو، تو ان چیزوں کا استعمال ترک کردیں +

اسی طرح اگر قروح اور ناصور لثہ کی وجہ سے مرض ہو تو ان قروح و ناصور کا علاج باقاعدہ کریں، جیسا کہ آئندہ آنے والا ہے +

غذا و پرہیز : معمولی غذائیں کھلائیں جو ثقیل، نفاخ، اور زیادہ گرم نہ ہوں، ترکاریاں اس حالت میں زیادہ مناسب ثابت ہوتی ہیں، مثلاً شلغم، ترئی، خرفہ، پالک، کدو، ٹنڈا، میتھی، مونگ کی دال اور شوربہ بھی دے سکتے ہیں + غذا بھوک سے کم کھانے کو دیں. مریض کو ہدایت کردیں کہ رات کو سوتے وقت روزانہ دانتوں کو اچھی طرح صاف کرلیا کرے +

تالو کا ورم (ورم حنک)

حنک، تالو تالو منہ کی چھت کا نام ہے، جو دو حصوں سے مرکب ہے + سامنے والے حصہ میں ہڈی ہے، اس لئے اسے سخت تالو (حنک صُلب) کہتے ہیں، اور پچھلا حصہ نرم ہے، جسے حنک لیّن (نرم تالو) کہتے ہیں، اس کے اندر ہڈی نہیں ہے +

سخت تالو کے بنانے میں بالائی جبڑے اور تالو کی ہڈیاں شریک ہیں، اور اسپر غشاء بلغمی (غشاء مخاطی) کا استر ہوتا ہے + اس جھلی کے نیچے گلٹیاں ہوتی ہیں + سخت تالو کی جھلی نہایت سخت اور دبیز ہوتی ہے، اس کا اگلا حصہ زیادہ کثیف، رنگ میں پھیکا اور شکن دار ہوتا ہے، اور پیچھے کی طرف رقیق چکنی اور سرخ ہوتی ہے ملنے

درمیان میں ایک ابھری ہوئی لکیر (آگے سے پیچھے کو) پائی جاتی ہے ۔ سخت تالو کے سامنے اور پہلو پر بالائی جبڑے کے دانت اور مسوڑھے ہوتے ہیں ، اور پیچھے کی طرف یہ نرم تالو سے ملا ہوا ہے ۔

نرم تالو ایک متحرک حصہ ہے ، جو منہ اور حلق کے درمیان ایک نامکمل دیوار بناتا ہے ، اور لٹکتا رہتا ہے ۔ اس کھڑی دیوار کی اگلی سطح مقعر اور پچھلی سطح محدب ہے ، اور اس کا بالائی کنارا سخت تالو کے پچھلے کنارے سے متصل ہے ، اور زیریں کنارا آزاد ہوتا ہے ۔ اس کی ساخت میں غشاء بلغمی ، عضلات ، عروق و اعصاب اور گلٹیاں داخل ہیں ۔ اس کے زیریں کنارے کے وسط میں ایک مخروطی شکل کا ابھار گوشت کا پایا جاتا ہے ، جسکو **لھاۃ** (کوا) کہتے ہیں ۔ کوے کے دونوں جانب سے دو دو محراب نیچے کو اترتی ہیں ۔ ان دونوں محرابوں کو **غَلْصَمَہ** کہتے ہیں ۔ اگلی محراب زبان کی جڑ کے پہلو میں ختم ہوتی ہے ، اور دوسری محراب حلق کے پہلو میں ۔ ان دونوں محرابوں کے درمیان ایک مثلث شکل کی فضاء ہوتی ہے ، جو حلق اور منہ کے درمیان حائل ہے (برزخ الحلق) اسی فضا میں نیچے کی طرف **لوزتین** رکھے رہتے ہیں ۔ نرم تالو میں جھلی رقیق ہوتی ہے ، لیکن اس میں گلٹیاں بکثرت ہیں (از مترجم) ۔

(۱) گرم ورم { کبھی تالو میں گرم ورم گرم اور تیز خون سے پیدا ہو جاتا ہے ، جس کی **علامت** یہ ہے کہ درد کے ساتھ سرخی ہوتی ہے }

علاج { فصد کریں ، جوشاندہ ہلیلہ و شاہترہ کا مسہل دیں ، ابتداء میں سرکہ سے کلی کریں ، جس میں آس ، گل سرخ ، گلنار ، بیخ کبر ، جوش دیے گئے ہوں ، تاکہ مادہ لوٹ جائے اور پھر ملنے کی قابض دوائیں مثلاً بنسلوچن ، گل سرخ ، تخم خرفہ ، نشاستہ ، کتیرا ، گوند ببول ، آرد مسور ہمراہ کافور پیچھے کی ڈنڈی سے لگائیں } اس کا فائدہ بھی مادہ کا لوٹانا ہے ۔ اور انتہاء مرض میں بابونہ ، بنفشہ ، تخم کنوچہ کے جوشاندہ سے ، جس میں املتاس ملایا گیا ہو ، کلی کریں ۔

(۲) نرم ورم { کبھی اس میں ڈھیلا ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے } جس کا سبب ایسی رطوبت ہوتی ہے جس میں اس قدر حرارت بھی ہو کہ رطوبت کو رقیق اور بہنی ہوئی بنا دے ، کیونکہ اگر رطوبت ایسی نہ ہوگی تو عضو میں نفوذ نہ کر سکے گی { اسکی **علامت** یہ ہے کہ رنگ سفید ، درد معدوم ، اور اس میں بھربھراہٹ (ڈھیلا سا ورم) ہوگا } ۔

علاج { جوشاندہ افتیمون اور ایارج سے دست لائیں ، کانجی سے غرغرہ کرائیں جس کے ساتھ بڑی مائیں اور عاقرقرحا بھی ہو } اس کا فائدہ قبض (سکیڑنا) ، عضو کی تقویت ، مادہ کا

چھانٹنا، اور تحلیل کرنا ہے +

ہونٹھ کا سفید ہوجانا، پھٹنا اور ان سے چھلکے اوترنا

(بیاض شفہ، تشقق شفہ، تقشر شفہ)

ہونٹھ (شفت) گوشت کی دو چنٹیں ہیں، جو مُنہ کو گھیرے ہوئے ہیں + اِس کی ساخت میں باہر کی طرف جلد اور اندر کی طرف مُنہ کی جھلی (غشاء مخاطی) ہوتی ہے + ان دونوں کے مابین عضلات، اعصاب، عروق اور گلٹیاں پائی جاتی ہیں + دونوں لب وسط میں نیچے کی طرف بالائی و زیرین مسوڑھوں سے بذریعہ ایک چنٹ کے متصل ہیں، اس چنٹ کو قیدا (بند) کہتے ہیں + ہونٹھ کی گلٹیوں کی ساخت تھوک کی گلٹیوں کے مانند ہے (مترجم) +

{ہونٹھ اِس وقت سفید ہوتے ہیں، جبکہ ضعف ہاضمہ کے باعث خام بلغمی رطوبتیں پیدا ہوکر خون سے مل جاتی ہیں، اور سر اور چہرہ کے اعضاء میں اتنی حرارت بھی نہیں ہوتی کہ یہ رطوبتیں تحلیل ہو جائیں} اس لئے قوت مغیرہ[1] غذاء کو عضو کے مشابہ نہیں کرسکتی ہے + رہا یہ امر کہ یہ مرض ہونٹھ ہی میں خاص کر کیوں ظاہر ہوتا ہے، حالانکہ قوت مغیرہ کے ضعف کی حالت میں دوسرے اعضاء کو بھی شریک مرض ہونا چاہیئے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہونٹھ کا رنگ سُرخ، یاقوت کے مانند شوخ ہوتا ہے، اس لئے سفیدی کا اثر قوت مغیرہ کے معمولی ضعف سے ظاہر ہوجاتا ہے، اور دوسرے اعضاء کی سُرخی سفیدی سے ملی ہوئی رہتی ہے، اور ان میں کسی قدر کدورت ہوتی ہے، اس لئے سفیدی کا اثر تاوقتیکہ سبب سخت قوی نہو ظاہر نہیں ہوتا {اگر اس کے ساتھ ہی چھلکے سے اوترتے ہوں، تو سمجھو کہ ساتھ ہی سادہ خشکی یا عارضی حرارت بھی ہے} جو اوس رطوبت کو خشک کررہی ہے، جس سے جلد کے اجزاء کا باہمی اتصال و ارتباط ہے، اس لئے جلد پھٹ جاتی ہے، اور اوس کے پتلے پتلے چھلکے جھڑتے ہیں +

علاج {مسہل بلغم استعمال کریں، غذا کی احتیاط کریں} یعنی سبزیوں اور جانوروں کے کلے پائے سے اجتناب کریں {ایسی غذائیں دیں، جن میں لیس اور چکنائی نہو} صرف ایک سال کے بھیڑ کے بچے کا گوشت غذا میں دیں {لطیف روغن ناک میں سڑکوائیں} مثلاً روغن سنبل، روغن خیری، روغن چنبیلی، روغن خلوق (روغن زعفران)، تاکہ حرارت غریزیہ بھڑک کر قوی ہو جائے، اور بلغمی غلیظ اخلاط لطیف ہوکر تحلیل ہو جائیں {اور چھلکے اوترتے ہوں تو

[1] قوت مغیرہ قوت غاذیہ کی وہ قسم ہے، جو غذاء میں تغیرات و استحالات پیدا کرکے اسکو عضو کے مانند کر دیتی ہے (مترجم) +

قیروطی کلیس، جوبط اور مرغی کی چربی، کیترا، لعاب بہدانہ، لعاب خطمی، لعاب السی وغیرہ سے بنائی گئی ہو} قیروطی عضو کو نرم کرتی، سکیڑتی، اور متفرق اجزاء کو اپنی لزوجت اور لیس کی وجہ سے اکٹھا کرتی ہے {ناک اور حلقہ مقعد پر روئی سے تیل لگائیں}

ہونٹھ پھڑکنا (اختلاج شفہ)

(۱) **شرکت معدہ** {گاہے فم معدہ کی شرکت سے ہونٹھ پھڑکنے لگتے ہیں} کیونکہ منہ کی سطح معدہ کی سطح سے متصل ہے، اور یہ جھلی، جو دونوں کے درمیان اتصال رکھتی ہے، فی نفسہ سخت ہے، اور جو جسم سخت ہوتا ہے، اگر اس کے ایک سرے کو ہلایا جائے تو دوسرا سرا بھی ہلتا ہے۔ پس جب کوئی موذی مادہ معدہ پر گرتا ہے، تو معدہ اوسکے دور کرنیکی غرض سے گاہے سکڑتا، اور گاہے آرام حاصل کرنے اور دوبارہ سکڑنے کی استعداد حاصل کرنیکے لئے پھیلتا ہے الغرض ان مختلف حرکات سے ہونٹھ میں بھی حرکت پیدا ہوتی ہے +

علامت {اس کے ساتھ متلی اور ہچکی ہوتی ہے، اور اس قسم کا اختلاج قے کی نشانی ہے} کیونکہ معدہ کی حرکت مادہ موذی ہی کے دور کرنے کے لئے ہوتی ہے +

(۲) **شرکت عصبی** {گاہے ہونٹھ اس پٹھے[1] کی شرکت سے پھڑکتے ہیں، جو معدہ کی طرف دماغ سے آیا ہوا ہے} اور یہ اوس وقت ہوتا ہے، جبکہ دماغ میں اذیت پہونچے، جس کے دفع کے لئے دماغ میں انقباضی وانبساطی حرکت پیدا ہو، اس کی حرکت سے ہونٹھ بھی حرکت کرینگے، کیونکہ ہونٹھ دماغ سے بذریعہ اُن شاخوں کے اتصال رکھتے ہیں، جو اعصاب دماغیہ میں سے تیسرے جوڑے[2] سے پیدا ہوتی ہیں، جیسا کہ یہ حالت لقوہ اور مرگی کے اوائل میں ہوتی ہے +

(۳) **ریاح غلیظ** {گاہے یہ مرض غلیظ ریاح کی وجہ سے ہوتا ہے، ان کا ذکر مرض اختلاج میں ہو چکا ہے} (جو امراض دماغیہ میں شمار کیا گیا ہے) +

(۴) **امتلاء عروق** {گاہے ہونٹھ اس لئے پھڑکتے ہیں کہ ان کی باریک رگیں خون سے پُر ہو جاتی ہیں} اور یہ اُسوقت ہوتا ہے، جبکہ خون میں سردی پیدا ہو جائے، جو اس خون کے بخارات کو ریاح بنادے، اور مسامات کو بھی کثیف کردے۔ ایسا ہونے سے یہ ریاح تحلیل ہونے سے رہ جاتے ہیں + **علامت** {خون کے غلبہ کی علامتیں نمودار ہونگی} **علاج** {قیفال کی فصد کھولیں} غذا میں کمی کریں، اور مسامات کو کھولیں +

[1] عصب رکری معدی + [2] عصب ثلاثی وجہی +

ہونٹھوں کا سکڑ جانا (تقلص شفہ)

(۱) {یہ مرض گاہے بچوں میں مادۂ منویہ کی کمی سے پیدا ہوتا ہے، اور اس کی اصلاح و تدبیر ایام طفولیت ہی میں، جبکہ اس کے اعضاء نشوونما میں ہوتے ہیں، ممکن ہے} جیسا کہ ان ایام میں راس مسفط (چپٹے سر) اور چپٹی ناک اور ٹیڑھے اعضاء کا درست کرنا ممکن ہے، کیونکہ اسوقت اعضاء نرم اور ہر شکل کے قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں {اور اس کی صورت یہ ہے کہ کھینچکر درست کریں اور باندھیں}

(۲) {گاہے یہ مرض تشنج استفراغی[1] سے پیدا ہوتا ہے، جو لاعلاج ہے}

(۳) {گاہے تشنج امتلائی[2] سے پیدا ہوتا ہے} **علاج** {تشنج امتلائی کا علاج کریں} یعنی مادہ کو خارج کر کے گرم روغنوں کی مالش کریں +

ہونٹھ کی بواسیر (بواسیر شفہ)

{گاہے نچلے ہونٹھ میں چھوٹے سے انگور کے برابر نیلے رنگ کی زیادتی (ابھار) پیدا ہوجاتی ہے، جس سے ہونٹھ باہر کی طرف لوٹ جاتا ہے، اور خشکی کے غلبہ سے ہونٹھ بیچ سے پھٹ جاتا ہے، اسکو ہونٹھ کی بواسیر کہتے ہیں، اور گاہے نچلے ہی ہونٹھ میں سیاہ رنگ کا توت پیدا ہوجاتا ہے، جسکی رنگت اور شکل و شباہت فرصاد کے مانند ہوتی ہے} فرصاد سُرخ توت کو کہتے ہیں، جیسا کہ صاحب صحاح اور بیہقی نے اپنے صیدلنہ (کتاب الادویہ) میں، اور فاضل علامہ نے کلیات قانون کی شرح میں ذکر کیا ہے، اس کو شامی توت بھی کہتے ہیں، اور فارسی میں اس کو شاہ توت کہتے ہیں {اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا ہے} کیونکہ اس کا مادہ سرطان کی طرح غلیظ ہوتا، اور اسپر خاکی اجزاء غالب ہوتے ہیں، اس سبب سے کہ احتراق کی وجہ سے اس کے گرم ولطیف اجزاء تحلیل ہوجاتے ہیں؛ اسلئے وہ عضو کو مار دیتا، اور اس کی حس کو باطل کر دیتا ہے {گاہے دونوں ہونٹھوں اور چہرہ کے بعض حصوں تک پہونچ جاتا ہے} اور یہ اسوقت ہوتا ہے، جبکہ مادہ زیادہ ہو، اور عضو کے مزاج کی خرابی پائدار و مستحکم ہوکر آس پاس تک سرایت کر جائے؛ پس جو اچھی غذا، وہاں آئے گی، وہ فاسد ہوکر اسی طرح کا مادہ سوداویہ بن جائے گی {اس کا سبب خونی جلا ہوا مادہ ہے، جو رگوں کی شاخوں سے نکلکر جلد اور گوشت کے درمیان جمع ہوجاتا ہے} +

علاج {اگر اس کا رنگ سخت سیاہ ہو تو فصد قیفال و چہار رگ کریں، افتیمون کے جوشاندہ

[1] تشنج استفراغی: وہ تشنج جو کثرت استفراغ سے واقع ہو، مثلاً دستوں کی کثرت سے +
[2] تشنج امتلائی: تشنج مادی، جو کسی فاسد مادہ کی موجودگی سے واقع ہو +

کا مسہل دیں، اور بدن کے تنقیہ کے بعد ہونٹھ پر نشتر سے پچھنے لگائیں} تاکہ مادہ خاص ہونٹ سے بھی نکل جائے {اور سرکہ ٹل دیں} تاکہ خون بند ہو جائے، کیونکہ یہ داغ کے قائم مقام ہو جاتا ہے {اور اگر اس کا رنگ سرخی مائل ہو تو اسے لوہے سے نہ چھیڑیں، کیونکہ اس کی پیدائش شریانی خون سے ہوتی ہے} اور اس وقت شریانیں بڑی اور پھولی ہوئی ہوتی ہیں، جو لوہے کے استعمال سے کٹ جائیں گی، جن کے خون کا اس وقت بند کرنا ناممکن ہوگا، اور اگر خون بند کرنے کی غرض سے داغ ڈالا جائے گا، تو ہونٹھ ٹیڑھے ہو کر قبیح المنظر (بدنما) ہو جائیں گے، اور بات چیت کرنے میں فرق آجائے گا {اس کا علاج ضمادات (لیپوں) سے کرنا چاہیے} جو سوس، بابونہ، ناخونہ، خطمی کو زردی بیضہ اور مرغیوں کی چربی کے ساتھ پکا کر بنائے گئے ہوں۔ مرہم لگائیں جو لوہے کے میل، مردار سنگ، سفیدہ کاشغری، زعفران، اور پھٹکری سے موم و روغن بادام کے ساتھ بنایا گیا ہو۔ اگر بواسیر کو ایک عرصہ گزر گیا ہو، تو ہونٹھ کو لمبائی میں چیر کر زخم کے لب تراش کر ملا دینا اور سی دینا چاہیے، تاکہ ہونٹھ پھر سیدھے ہو کر درست ہو جائیں۔ سینے کے بعد خون بند کرنے والی دوائیں، مثلاً گل سرخ، زعفران، اور دم الاخوین چھڑک دیں، اس کے بعد بھرنے والے مراہم لگائیں۔

ہونٹھوں کا ورم (ورم شفتین)

{یہ مواد کی کثرت سے ہوتا ہے، **علاج**: زائد مادہ کو فصد و اسہال کے ذریعہ خارج کریں، پھر ضماد محلل، جس میں قوت قبض بھی ہو، مثلاً رسوت، بابونہ، آرد جو، آب مکوئے سبز لگائیں}۔

ہونٹھ کے دانے اور زخم (بثور شفۃ، وقروح شفۃ)

{دانے خون اور صفرا سے پیدا ہوتے ہیں، ان کا علاج قیفال کی فصد اور جوشاندہ ہلیلہ کا مسہل دینا ہے، اور زخم علی العموم دانوں میں پیپ پڑ جانے سے پیدا ہوتے ہیں، انپر مرہم سفید لگائیں، مردار سنگ اور مازو پیس کر قیروطی میں ملا کر موم اور روغن زرد کے ساتھ لگائیں}

دانت اور مسوڑھوں کے امراض

امراض اسنان ولثہ

اسنان (دندان)

دانت دو قسم کے ہیں: اول: دودھ کے دانت، جو بچپن میں پیدا ہو کر گر جاتے

(۳۱) جبڑے کے دانت : بائیں طرف کے

(۳۲) دانت کی لمبی کاٹ (پندرہ گنا بڑھاکر دکھایا گیا ہے)

(۳۴) چھوٹی داڑھ کی لمبی کاٹ

(۴۳) بڑی داڑھ کی لمبی کاٹ

(۳۵) سات سال کے بچے کے دانت

ہیں، انکی تعداد کل بیس ہوتی ہے؛ ہر ایک جبڑے میں دس + بچوں میں داڑھیں ہر ایک جبڑے میں بجائے دس کے کل چار ہوتی ہیں؛ باقی سب دانت برابر ہوتے ہیں +

دوئم: اَسْنَانَ دَائِمَہ، جو ہمیشہ قائم رہتے ہیں، اور جو تعداد میں علی العموم بتیس ہوتے ہیں؛ ہر ایک جبڑے میں سولہ، اگلے چار دانتوں کو ثنایا اور رَباعیات کہتے ہیں، جو چوڑے اور پتلے ہوتے ہیں؛ چونکہ ان کا کام نرم غذاؤں کو چھری کی طرح کاٹنا ہے، اس لئے یہ قَطَّاعَۃ (کاٹنے والے) کہلاتے ہیں + ان دانتوں کی جڑیں، جو جبڑوں کے گڑھوں میں گڑی رہتی ہیں، اکہری ہوتی ہیں +

رباعیات کے پہلو میں ہر طرف ایک ایک دانت ہوتا ہے، جن کی جڑیں چوڑی موٹی، اور تمام دانتوں کی جڑوں سے زیادہ دراز ہوتی ہیں، اور سرے ایک اور مخروطی ہوتے ہیں؛ ان کو اَنْیَاب (کچلیاں) کہتے ہیں، جن کا کام بعض خشک چیزوں کو توڑنا ہے +

ان کچلیوں کے پہلوؤں پر ہر دو طرف پانچ پانچ اور چوڑے دانت ہوتے ہیں، جنکے سرے کھردرے ہوتے ہیں، جنکو اَضْرَاس (داڑھیں) طواحن (پیسنے والے) اور اَرْحَاء (چکیاں) کہتے ہیں + ان دانتوں کا کام غذاؤں کو پیسنا اور سخت چیزوں کو توڑنا ہے + ان پانچ داڑھوں میں سے اگلی دو داڑھیں چھوٹی ہوتی ہیں؛ کیونکہ انکے سرے پر دو حدبے (ابھار یا ہر) ہوتے ہیں، اور پچھلی تین داڑھیں بڑی ہوتی ہیں + انکے سرے میں تین چار اور گاہے پانچ حدبے ہوتے ہیں + ان بلندیوں کے درمیان صلیبی نالیاں ہوتی ہیں، جو غذا کے پیسنے میں معاون ہوتی ہیں + چھوٹی داڑھوں کی جڑیں عموماً اکہری سی ہوتی ہیں، اور بڑی داڑھوں کی جڑیں دوہری (دو شاخوں میں منقسم) سہ شاخہ، اور گاہے چار شاخوں میں منقسم ہوتی ہیں + بالائی جبڑے میں یہ جڑیں زیرین سے زیادہ ہوتی ہیں +

بہر حال یہ سولہ دانت ہیں، جو دونوں جبڑوں میں ایک طور پر واقع ہیں +

سامنے دانت دونوں جبڑوں میں اس طرح گڑے ہوتے ہیں کہ انکی اندرونی جڑ ونکے برابر دونوں جبڑوں میں گڑھے پائے جاتے ہیں، جنہیں آوَارِی کہتے ہیں + دانت کی جڑیں تعداد کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں؛ بعض میں ایک، بعض میں دو، اور بعض میں تین چار ہوتی ہیں؛ چنانچہ ثنایا اور رباعیات میں صرف ایک، داڑھوں میں سے اوپر کی (بڑی) داڑھوں میں علی العموم تین جڑیں ہوتی ہیں، اور نیچے کی داڑھوں میں علی العموم دو جڑیں ہوتی ہیں +

دانتوں کی بتیس تعداد اکثر یہ ہے + گاہے صرف اٹھائیس اور گاہے چھتیس بھی

ہوتے ہیں +

دانت کا جتنا حصہ مسوڑھوں سے باہر نظر آتا ہے، اسے **دانت کا سر** کہتے ہیں، اور جتنا حصہ ہڈیوں کے گڑھوں میں گڑا رہتا ہے، اسے **جڑ** کہتے ہیں، اور جو حصہ ان دونوں حصوں (سر اور جڑ) کے درمیان ہوتا ہے، اور جہاں مسوڑھے کا گوشت چپاں رہتا ہے، اور جہاں بالعموم ذرا تنگی ہوتی ہے، اسے **گردن** کہتے ہیں +

اگر کسی دانت کو عمودی طور پر یعنی کھڑا کاٹا جائے، تو اس کی گردن سے نیچے دانت کے اندر ایک جوف یا خول دکھائی دیتا ہے؛ اس خول سے باریک باریک نالیاں جڑوں میں جاتی ہیں۔ یہ نالیاں جڑوں کے سروں پر ایک باریک سوراخ میں تمام ہوتی ہیں + اس جوف کے اندر ایک نرم و نازک مادہ ہوتا ہے، جو نہایت حسّاس اور کثیر العروق ہوتا ہے۔ اسکو دانت کا مغز (لُبِّ سِنّی) کہتے ہیں، جس میں دانت کی جڑوں کے سوراخوں کے ذریعہ رگیں اور پٹھے دانت میں آتے ہیں + جب اس پٹھے میں کوئی اذیت پہونچتی ہے، تو دانت میں درد ہوتا ہے (مترجم) +

دانت کا درد (وَجَعُ الاَسْنَان)

متقدمین اطباء کا اتفاق ہے کہ دانتوں میں حس نہیں ہے؛ کیونکہ یہ ہڈیوں کے اقسام سے ہیں، اور اس لئے کہ جب ان کا کوئی حصہ ٹوٹ جاتا ہے، یا ریتی سے ریتے جاتے ہیں، تو تکلیف نہیں ہوتی ہے، اور اسلئے کہ انکے کھیڑنے کے بعد کاہے درد رہ جاتا ہے (اگر ان میں حس ہوتی اور خاص انکا درد ہوتا تو اوکھیڑنے پر رہنے کے کیا معنے) + رہا وہ درد جو دانتوں میں ہوتا ہے، یہ درد دانتوں کے اعصاب کے سوء مزاج سے پیدا ہوتا ہے، جو دانتوں کی جڑوں سے ملے ہوتے ہیں، یا مسوڑھوں کے ورم سے ہوتا ہے، مگر خیال یہ ہوتا ہے کہ درد خاص دانت ہی میں ہے + رہا یہ امر کہ دانتوں کے اوکھیڑنے کے بعد کاہے درد کیوں ٹھہر جاتا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے پٹھے یا ورم کی جگہ فراخ ہوجاتی ہے؛ کیونکہ ورم کی جگہ جب تنگ ہوتی ہے، تو تناؤ اور کھچاوٹ سے درد ہوتا ہے، اور جب وسعت و فراخی آجاتی ہے تو درد ساکن ہوجاتا ہے، اور جو مادہ دانتوں کی وجہ سے بند تھا، اسے تحلیل ہونے کا موقع مل جاتا ہے + نیز اس وقت دوا مقام درد سے ملاقی ہوسکتی اور مل سکتی ہے، اس لئے علاج کے وقت درد جلد ساکن ہوجاتا ہے + جالینوس کا قول ہے کہ "دانتوں میں حس ہے، ہونٹ کی طرح پھڑکتے ہیں، اور اعضاء حساسہ کی طرح بے حس اور سُن ہوجایا کرتے ہیں" ثابت بن قرہ نے اس قول کو پسند کیا ہے، اور ان دلائل کو کافی و شافی ثبوت سمجھا ہے، علی ہذا

شیخ اور اطبا، متاخرین کا بھی یہی خیال ہے، جو اس کے پیرو ہیں +
دانت کے جوف میں ان کے گودہ کے اندر اعصاب ہوتے ہیں، خاص جوہر میں نہیں
ہوتے، اسلئے دونوں گروہوں کے ساتھ صداقت کا ایک پہلو موجود ہے +

(۱) **سوءمزاج گرم** {دانتوں کا درد گاہے سوءمزاج گرم سے ہوتا ہے} خواہ سوءمزاج سادہ ہو، یا مادی، خاص دانتوں میں ہو، یا اُن کے اعصاب میں، یا مسوڑھوں کے ورم کی شرکت سے ہو +

علامت {ٹھنڈے پانی سے آرام ملتا ہے، درد بے قرار کرنے والا ہوتا ہے، ساتھ ہی مسوڑے میں ورم ہوتا ہے} اگر یہ درد مسوڑھوں کے ورم سے ہو تو ورم کا ہونا ظاہر ہے، اور اگر اس کی شرکت سے نہ ہو تو ورم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شدتِ درد سے مواد آکر ورم پیدا کر دیتے ہیں {ساتھ ہی سُرخی اور ٹیس ہوتی ہے} پس اگر سبب مرض خاص دانتوں میں ہو تو دانت گلا ہوا ہو گا، اور درد دانت کی درازی تک بڑھے گا، اور اگر اعصاب میں ہو گا تو درد زیادہ گہرائی تک معلوم ہو گا +

علاج {قیفال کی فصد کھولیں، سنگیاں کھچوائیں، چہار رگ کاٹیں} چہار رگ فارسی لفظ ہے جس کے معنے عربی میں اَرْبَعَۃُ عُرُوق (چار رگ) ہیں + یہ چار رگیں ہونٹوں میں دو اوپر اور دو نیچے ہیں۔ ان کی فصد منہ اور مسوڑھوں کے امراض میں اس لئے مفید ہے کہ نہایت نزدیک سے مادۂ مرض کو خارج کرتی ہے، ان کی فصد ایک خاص نشتر سے کی جاتی ہے، جس کا سر گول ہوتا ہے، اور جسکو وَرْدَہ کہتے ہیں {ہڑ اور املی کے جوشاندہ سے دست جاری کریں، منہ میں گلاب اور سرکہ رکھیں} تاکہ ٹھنڈک پہونچے اور گرم مواد چھٹ جائیں {اور شدّت درد میں اوسکے ساتھ قدرے کافور بھی اضافہ کر دیں، پھر منہ میں فقط روغن گل رکھیں} جو نرم اور تحلیل کر کے درد ساکن کر دیتا ہے {اور اگر درد زیادہ شدید ہو تو ساتھ ہی افیون بھی ملائیں، تاکہ بے حسی آجائے} +

(۲) **سوءمزاج سرد** {گاہے دانتوں میں درد سوءمزاج سرد سے پیدا ہوتا ہے} جو خاص دانتوں میں، یا اُن کے اعصاب میں عارض ہوتا ہے +

علامات {درد کے ساتھ نہ ٹیس ہوتی ہے، نہ چہرہ میں سوزش ہوتی ہے، اور نہ مسوڑھوں میں ورم ہوتا ہے} کیونکہ اس کا درد اتنا سخت نہیں ہوتا کہ مواد کو کھینچ لائے، اور ان میں ورم پیدا کر دے، اور اگر ان میں ورم پیدا ہو بھی جائے تو وہ ورم سرد ہوتا ہے، اور اوسکے ساتھ دانتوں میں درد نہیں ہوتا ہے، کیونکہ سردی ایک ایسی کیفیت ہے، جو ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف نہیں جاتی اور سرایت نہیں کرتی ہے {یہ درد سرد پانی پینے یا اسی قسم کی

لہ سردی کا سرایت نہ کرنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہونا قابل غور ہے +

کوئی بالفعل یا بالقوہ سرد چیز کے استعمال کے بعد ظاہر ہوتا ہے، اور گرم چیزوں سے ساکن ہو جاتا ہے۔

علاج اگر مادہ ہو تو {ایارج کے مسہل سے خارج کریں، سرکہ کی کلی کریں، جس میں پودینہ، عاقرقرحا، اور صعتر جوش دیئے گئے ہوں} سرکہ کا فائدہ بلغم کا چھانٹنا اور خارج کرنا، نیز اور دواؤں کی قوتوں کو گہرائی تک پہونچاتا ہے، اور دوسری دواؤں کا فائدہ گرم کرنا، مادہ کا چھانٹنا اور تحلیل کرنا ہے {دانتوں کی جڑ عاقرقرحا، بورہ ارمنی، سونٹھ، گول مرچ، اور چیتہ سے ملیں} تاکہ وہ غلیظ مواد کو گرم کرکے چھانٹیں، اور صاف کردیں، رطوبات کو خشک کردیں، اور لیسدار بلغم کو زائل کردیں {دانتوں کی جڑ میں تریاق اربعہ، تریاق اسنان، یا فلونیا رکھیں} (تریاق اربعہ اور فلونیا کے نسخے گزر چکے) +

نسخۂ تریاق اسنان: جندبیدستر، ہینگ، سیاہ مرچ، سونٹھ، میعہ، افیون، برابر لے کر شہد میں معجون بنائیں {جبڑے کو نمک، باجرہ، اور پرانے کپڑوں سے خوب گرم کرکے سینکیں} کیونکہ یہ گرمی پہنچانے کے باوجود مواد کو دانتوں سے اور دانتوں کی جڑوں سے باہر کی طرف کھینچ لاتا ہے جس سے درد ساکن ہو جاتا ہے + اسی وجہ سے جب جبڑے میں ورم پیدا ہو جاتا ہے تو (مادہ کے جذب ہو جانے کی وجہ سے) دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ مگر چاہئے کہ تکمید (سینک) کھانے سے دو گھنٹے قبل یا چار گھنٹے بعد کریں، تاکہ کچے اور غیر منہضم مواد ان کی طرف جذب ہو کر چلے نہ آئیں

{اگر ان تدابیر سے درد جاتا رہے تو خیر، ورنہ دانتوں کو سونے، یا چاندی کے چھوٹے چھوٹے آلات سے داغیں} جس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے انکو گرم کریں، پھر چھوٹی سی نلکی میں داخل کرکے، جو دردناک دانت پر پہلے بٹھائی گئی ہو، منہ کے اندر لے جائیں، یا دانتوں کے گرد آٹا رکھ کر چھوٹا سا کفچہ یا کفگیر (جیسا کہ کان کا میل نکالنے کے لئے ہوتا ہے) لیکر گرم گرم روغن زیتون سے بھر کر داڑھ کے وسط میں ڈالدیں + اس سے فوراً درد ساکن ہو جاتا ہے + مگر اس سے دانت ریزے ریزے ہو جاتے ہیں؛ ایسے تدابیر، جن میں آگ استعمال کیجاتی ہے، اسی وقت برتے جاتے ہیں، جبکہ مرکب دواؤں سے مقصود حاصل نہ ہوتا ہو، کیونکہ آگ اس عضو کو قوت بخشتی ہے، جس کا مزاج سرد ہو گیا ہو، اور فاسد مواد کو تحلیل کردیتی ہے، جو عضو کے ساتھ چسپاں ہو جاتے ہیں {یا دانت توڑ لئے جائیں} تاکہ دواؤں کا اثر ان میں نفوذ کر سکے، اور ان کے مواد تحلیل ہو سکیں {اور توڑنے کی صورت یہ ہے کہ دانتوں پر تانبے کا میل انگور کے درخت کے دودھ میں ملا کر روئی کے ساتھ رکھیں} تانبے کا میل وہی ہے، جو اس کے پیٹنے کے وقت گرتا ہے {یا سونٹھ رکھیں، جو سرکہ میں چالیس روز تک بھگوئی گئی ہو، مگر پہلے دوسرے دانتوں کو تیل سے مل لیں، اور ان دواؤں کے اثر سے محفوظ کرلیں} تیل اپنی مخصوص لزوجت اور چکنائی کی وجہ سے ان دواؤں کے اثر کو نفوذ کرنے سے باز رکھتا ہے +

(۳) شرکت معدہ {کبھی دانتوں کا درد معدہ کی شرکت سے ہوتا ہے} جبکہ معدہ

غلیظ، یا تیز، یا ردی اور فاسد مواد سے، یا مواد کی مقدار کثیر سے بھرا ہوا ہوتا ہے +

علامت { یہ درد بدہضمی، امتلاء معدہ، اور رات کے کھانے کے بعد ظاہر ہوتا ہے }
کیونکہ اسوقت دانتوں کی طرف ردی اور غیر منہضم بخارات چڑھتے ہیں +

علاج { مسہل کرلیں اور ایارج کے ذریعہ معدہ کو پاک کریں } مگر قے نہ کرائیں { غذا کم کردیں } تاکہ ہضم اچھا ہو +

(۴) دانتوں کا اُکھڑنا اور ٹوٹنا { گاہے دانتوں کا درد اسوجہ سے ہوتا ہے کہ بغیر ہلے اور بغیر اس کے کہ کوئی بیرونی شئے اُن کی جڑوں تک پہنچے، فقط بُرے مواد کے تعفن اور فساد سے دانت ٹوٹنے اور اُکھڑنے لگتے ہیں } +

علاج { عاقرقرحا، افیون، آردکندر، سیکر، دودھ میں گوندھکر اس مقام پر رکھیں } تاکہ درد میں سکون آئے، اور زیادہ اُکھڑنے سے رُک جائیں { اگر یہ تدبیر کافی ثابت ہو تو خیر، ورنہ مذکورہ بالا تدبیر سے روغن زیتون، یا کسی لوہے کے ذریعہ داغ دیں } تاکہ درد میں سکون آجائے +

(۵) ریاح { گاہے دانتوں میں درد غلیظ ریاح سے ہوتا ہے، جو سر سے پیدا ہوکر دانتوں کی جڑوں اور ان کے اعصاب کی طرف آجاتے ہیں + اس کی **علامت** یہ ہے کہ درد میں تناؤ ہوگا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوگا } +

علاج { دماغ کو ان رطوبات سے پاک کریں، جن سے ریاح پیدا ہوتی ہے } بطم کے گوند، سیاہ مرچ، پوست بیخ کبر، پھٹکری، اور شہد جیسی دواؤں سے { دانتوں کو قوی کریں }

(۶) کیڑے { گاہے دانت میں درد اسوجہ سے ہوتا ہے کہ دانت کے اندر کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں } اور یہ کھائے ہوئے اور گلے سڑے دانت میں، جس میں سوراخ ہوگیا ہو، پیدا ہوتے ہیں، کیونکہ اس سوراخ سے رطوبتیں گھس کر سڑجاتی ہیں، اور کیڑے بن جاتے ہیں +
بعض لوگ اس دلیل کو پیش کرتے ہوئے انکار کرتے ہیں کہ چبانا، زبان کی حرکت، اور دانتوں کا پسنا، رطوبتوں کو سوراخ کے اندر بند رہنے اور کیڑا بننے نہیں دیتا اور یہ کہ اگر سوراخ میں کچھ داخل بھی ہوجائے تو نمکین، ترش، اور کڑوی چیزوں کا چبانا کیڑوں کی پیدائش کو باز رکھتا ہے + اس کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ زیرین جبڑے کی حرکت، اور دونوں جبڑوں کے دانتوں کا پسنا (یا گھسنا)، سوراخ کے اندر کیڑوں کی پیدائش کو روک نہیں سکتا، اور نہ مختلف قسم کی غذاؤں کا چبانا اسے باز رکھ سکتا ہے، جیسا کہ مختلف قسم کی غذاؤں کا معدے سے دانتوں کی طرف گزرنا دانتوں کے اندر کیڑوں کی پیدائش کو نہیں روک سکتا ہے + غذا تو الگ رہی بعض اوقات (صفراء جیسے) نہایت کڑوے مواد امعاء پر گرتے ہیں، اور ان کی پیدائش کو نہیں روک سکتے +

علاج { تخم گندنا، اجوائن خراسانی، تخم پیاز میکر بکری کی چربی، یا موم میں گوندھکر دھونی پہونچائیں } جس کی صورت یہ ہے کہ اسے آگ پر رکھکر اسپر قیف اوندھا دیں، اور اس کی ٹونٹی کھائے ہوئے دانت پر رکھیں، تاکہ دھونی کے بخارات داخل ہوں، اور کیڑا نکل پڑے +

قرشی کا قول ہے کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ جو درد خاص دانتوں میں اور انکی جڑوں میں ہوتا ہے، وہ اکثر داڑھوں میں ہوتا ہے، حالانکہ داڑھ زیادہ سخت اور آفتوں کے قبول کرنے سے بعید ہوتی ہیں، اور جو درد دانتوں کے گوشت میں عارض ہوتا ہے، مثلاً اس کا ڈھیلا ہوجانا، سڑ جانا، اور ورم ہوجانا، ایسے درد اکثر اوس گوشت میں ہوتے ہیں، جو اگلے چار دانت (ثنایا اور رباعیات) پر ہے، حالانکہ یہ گوشت اکثر اوقات ہوا میں کھلا رہتا ہے۔ برخلاف ازیں داڑھوں کا گوشت ہوا سے پوشیدہ اور تری کے مقام میں ہوتا ہے؛ اس لحاظ سے آفتیں زیادہ تر اسی گوشت میں پیدا ہونی چاہئے تھیں، نہ کہ اگلے دانتوں کے گوشت میں؟

اس کا جواب قرشی نے اس طرح دیا ہے کہ اس کے وجوہ کچھ تو دانتوں سے متعلق ہیں، اور کچھ وجوہ دردزدوں سے وابستہ ہیں + دانتوں سے جو وجوہ متعلق ہیں، وہ یہ ہیں کہ داڑھ زیادہ چوڑی اور ان کی جڑیں کئی ہوتی ہیں؛ پس جب مادہ حرکت کرکے انکی طرف آتا ہے تو انکی جڑوں میں پھنس کر رہ جاتا، اور ان سے پھیلنے نہیں پاتا، اسلئے یہ مادہ جب خاص دانتوں کے جوہر میں نفوذ کرجاتا ہے، تو خاص دانت میں درد ہوتا ہے، اور جب دانتوں کے جوہر میں نفوذ کرنے نہیں پاتا تو اس صورت میں درد ان کی جڑوں کے پاس ہوتا ہے + رہے دوسرے دانت، وہ ایسے زیادہ موٹے نہیں ہوتے، اور انکی جڑ ایک ہی ہوتی ہے، جس کا سرا باریک ہوتا ہے + پس جب کوئی مادہ حرکت کرکے انکی طرف آتا ہے تو انکا جڑوں کے سروں پر ٹھہرنا ممکن ہوتا ہے، اور وہ وہاں سے اوتر جاتا ہے، اور جب مادہ جڑ کے سروں سے جڑ کے چوڑے حصے تک پہونچتا ہے، تو دانت کے اور اوس کے گڑھے کی دیوار کے درمیان سے نفوذ کرکے باہر نکل آتا، اور گوشت میں پہونچکر دانت کو تکلیف پہونچائے بغیر گوشت کو فاسد کردیتا ہے + ہاں اگر مادہ ایسا زیادہ غلیظ ہو کہ دانت کے اور گڑھے کے درمیانی دردزسے نفوذ نکرسکے، تو اس وقت بیشک دانت کی جڑ میں درد ہوگا، خاص دانت کے جوہر میں نہ ہوگا + رہے وہ وجوہ جو دردزدں سے متعلق ہیں، وہ یہ ہیں کہ داڑھیں رخسارہ کی دونوں ہڈیوں میں گڑی ہوتی ہیں، جو سخت، موٹی، بڑی، اور دردزدوں سے خالی ہیں؛ پس جب مادہ ان میں آتا ہے تو نہ آسانی تحلیل ہوتا، اور نہ ان سے باہر خارج ہوتا ہے؛ بلکہ دانتوں تک نفوذ کرتا ہی چلا جاتا ہے، اسلئے دانت میں درد پیدا ہوجاتا ہے، اور دوسرے دانت ایسے نہیں ہیں؛ کیونکہ وہ تو دونوں

عظم منحرف[1] میں گڑھے ہوتے ہیں، اور انکی طرف مادہ جو آتا ہے، وہ دونوں عظم مثلث[2] سے اوترتا ہے۔ جب یہ اُس درز کے پاس پہونچتا ہے، جو ان کے اور دونوں عظم منحرف کے مابین ہے تو اس درز سے نکلکر ہڈی اور گوشت کے درمیان آجاتا ہے، اور بہتا ہوا دانتوں کے گوشت پر چلا جاتا ہے۔

قرشی کہتا ہے کہ "ہم نے یہ کیوں کہا کہ اسکے وجوہ دو امور سے متعلق ہیں، اور دونوں امور کا ساتھ ہونا ضروری ہے (۱) دانتوں کی حالت (۲) درز کی حالت؟ اسلئے کہ اگر اس کا سبب فقط دانتوں کی حالت سے وابستہ ہو (درزوں کا کوئی تعلق نہ ہو) تو عام داڑھوں کی طرح عقل داڑھ میں بھی کثرت سے درد پیدا ہوا کریں؛ بلکہ بڑے ہونیکی وجہ سے اس میں تو اور بھی زیادہ تکلیفیں پہونچنی چاہئیں (حالانکہ ایسا نہیں ہے)؛ اور اگر اس کا سبب فقط درز سے متعلق ہوتا (دانتوں کا کوئی علاقہ نہ ہوتا) تو زیرین جبڑے کی داڑھوں کا حال اسی کے دوسرے دانتوں کی مانند ہوتا، حالانکہ ایسا نہیں ہے؛ کیونکہ اس کے سبب کا تعلق مجموعی طور پر دونوں امور سے ہے؛ اور عقل داڑھ چونکہ ہڈی کے کنارے پر واقع ہے، اور اس کے پاس ایک درز بھی ہے، اسلئے بمقابلہ دوسری داڑھوں کے اس میں تکالیف کم پیدا ہوتی ہیں، لیکن داڑھوں کے علاوہ دوسرے دانتوں کے مقابلہ میں داڑھ کا درد اس کے بڑے ہونے کی وجہ سے اکثر ہوتا ہے؛ اور زیرین دانتوں کے پاس چونکہ درزیں نہیں ہیں، اس لئے بمقابلہ بالائی دانتوں کے اسکے گوشت میں فساد کم ہوتا ہے؛ اور چونکہ زیرین داڑھیں بڑی ہوتی ہیں، اس لئے اس میں بمقابلہ دوسرے نچلے دانتوں کے تکالیف کثرت سے عارض ہوتی ہیں، مگر یہ کثرت بالائی داڑھوں کے مقابلہ میں کم ہے؛ کیونکہ بالائی داڑھوں میں دونوں باتیں جمع ہیں، بڑی بھی ہیں، اور ان دانتوں کے لئے درزیں بھی ہیں"۔ قرشی کے اس قول میں اعتراض کے اگرچہ کئی موقعے ہیں، مگر پھر بھی اس میں اچھے فوائد ہیں۔

اسباب: عموماً مندرجہ ذیل اسباب دانتوں میں درد ہونے کا باعث ہوتے ہیں: دانت کا بوسیدہ ہوکر سوراخ کا پیدا ہوجانا، دانتوں کو صاف نہ رکھنا، نقرس اور سوءہضم جیسے امراض کا عارض ہونا، پارہ کے مرکبات کا استعمال کرنا، نزلہ و زکام میں زیادہ تر مبتلا رہنا۔ علاوہ ازیں گاہے کھٹی میٹھی چیزیں بہ کثرت استعمال کرنے سے، نیز عورتوں کو زمانۂ حمل میں، اس کی شکایت ہوجایا کرتی ہے۔

علامات: ماؤف دانت میں شدید درد ہوتا ہے، کھٹکے پڑنے سے درد میں

---

[1] بقول بعض عظم منحرف وہ ہڈی ہے جس میں بالائی اگلے چاروں دانت گڑے رہتے ہیں، یہ دو ایک طرف اور دو دوسری طرف۔ بالائی جبڑے کا یہ حصہ ابتدائی حالت میں الگ ہوتا ہے بعد کو ملکر ایک ہوجاتا ہے۔ [2] بقول بعض عظم مثلث وہ ہڈی ہے جس پر ناک رکھی ہوتی ہے یعنی بالائی جبڑے کا ناک والا حصہ جو مثلث شکل کا ہوتا ہے۔

زیادتی ہوتی ہے، ماؤف دانت کے نزدیک کے مسوڑے متورم ہوجاتے ہیں، کبھی رخسارہ اور چہرہ بھی متورم ہوجاتا ہے +

معمولات مطب: مرض کے اصل سبب کو معلوم کرکے اسکو رفع کریں، اور دانتوں کے درد کو تسکین دینے کے لئے ذیل کا نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: عاقرقرحا، قرنفل، فلفل سیاہ، نمک طعام، خردل کوٹ چھانکر سنون بنائیں اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دانتوں پر اسکو ملیں + سنون تمباکو دانتوں پر ملنا بھی درد کے لئے مفید ثابت ہوا ہے +

اگر دانتوں میں جوف پیدا ہوگیا ہو، اور اس میں درد ہو تو ذیل کا نسخہ تیار کرکے استعمال کرائیں +

نسخہ: افیون، کافور باہم ملاکر، یا روغن لونگ یا انجیر کا دودھ روئی میں تر کرکے اس خلا میں رکھیں، اور دن میں چند بار مندرجہ ذیل نسخوں میں سے کوئی ایک بطور غرغرہ کے استعمال کرائیں:

نسخہ غرغرہ: پوست درخت جھیلی، پوست درخت سرس، بادِ بڑنگ: ان سب کو جوش دیکر چھان لیں اور غرغرہ کرائیں +

نسخہ دیگر: بادِ بڑنگ کو پانی میں جوشدیکر چھان لیں اور غرغرہ کرائیں +

اگر ہلتے ہوئے دانتوں میں درد ہو تو سنون پوست مغیلان اور سنون تمبا کو ملاکر دن میں دو تین بار دانت پر ملوائیں، یا ذیل کا نسخہ تیار کرکے استعمال کرائیں +

نسخہ: پھٹکری بریاں، نیلا تھوتھا بریاں، مصطگی، کندر سفید، مرچ سفید، زنجبیل، الائچی سفید، نمک لاہوری، ان سب کو کوٹ چھان کر سنون بنائیں + صبح اور شب کو سوتے وقت لگائیں اور لگانے کے بعد پان کھالیں + اور ذیل کا نسخہ بطور ضماد کے جبڑے پر لگائیں:

نسخہ ضماد: افیون، زعفران، پانی میں پیس کر ضماد کریں +

اگر دانت سے پیپ نکلتی ہو اور درد شدید ہو تو اس کا علاج ثوامیرلثہ کے طرق کرنا چاہئے، جس کا ذکر پہلے ہوچکا + اگر نقرس مرض کا سبب ہو تو نقرس کا علاج کریں، اور سنون وغیرہ، جو ابھی لکھے گئے ہیں لگاتے رہیں۔ مرض کا سبب اگر بدہضمی ہو تو اسکا علاج کریں۔ اگر پارہ کے استعمال سے مرض لاحق ہوا ہو تو اس کا استعمال ترک کرادیں۔ اسی طرح اگر ترش اور شیریں اشیاء کے زیادہ استعمال سے یہ شکایت پیدا ہوگئی ہو تو اس سے پرہیز کرائیں۔ اور اگر نزلہ زکام کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج اسی طرح کریں، جیسا کہ نزلہ کے بیان میں مذکور ہوا۔ اگر حمل کے زمانہ میں یہ شکایت ہوجائے تو

وجا سنون وغیرہ استعمال کرائیں، جن کا ذکر اوپر آچکا ہے +

غذا و پرہیز: اگر غذا کی خواہش ہو اور درد شدید ہو تو ایسی غذائیں کھلائیں، جو نرم و زود ہضم، اور ساتھ ہی مقوی بھی ہوں، مثلاً ساگودانہ، آش جو، انڈا، پنیر وغیرہ +

جب درد کی شدت کم ہو جائے تو پھر معمولی غذائیں دیتے رہیں یہاں تک کہ مریض صحتیاب ہو جائے۔ ثقیل، اور ترش، اشیا سے پرہیز کرائیں۔ ٹھنڈے پانی سے کلی نہ کرنے دیں اور قبض بھی نہ ہونے دیا جائے، بلکہ اثنائے علاج میں اطریفل وغیرہ کے ذریعہ تلیین دیتے رہیں اس سے درد میں کافی تخفیف حاصل ہوتی ہے، کیونکہ اس سے مواد کا ازالہ ہو جاتا ہے +

دانت کا کند ہونا (ضرس)

{ضرس کیا ہے؟ کسی خشونت اور کھردرا پن پیدا کرنے والے سبب سے دانتوں کا کُند اور بحس ہو جانا ہے}

سبب (۱) {اس کا سبب گاہے بیرونی ہوتا ہے، مثلاً ترش، قابض، اور پھیکی (کسیلی) چیزوں کا چبانا} جو دیر تک دانتوں پر قائم رہیں، جس سے اس کا کچھ لطیف و رقیق حصہ دانتوں کے جوہر میں جا کر سردی اور قبض پیدا کرتا ہے، جس سے خشونت اور کھردرا پن آجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ سرکہ سے دانت کُند نہیں ہوتے، کیونکہ سرکہ لطافت و رقت کے باعث اگرچہ نفوذ کر جاتا ہے، مگر وہ دانتوں پر دیر تک نہیں ٹھہرتا، بلکہ جلد تحلیل ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ثنایا (اگلے دو دانت) اور وہ دانت جو منہ کے سامنے ہیں، کُند نہیں ہوتے ہیں، کیونکہ ان کے رقیق اور چھوٹے ہونے اور کم رگڑ کھانے کی وجہ سے کُند کرنے والی چیزوں کی ملاقات اور ان کا اتصال بمقابلہ داڑھوں کے زیادہ نہیں ہوتا ہے، اور زیادہ دیر تک یہ چیزیں ٹھہرتی بھی نہیں ہیں کیونکہ داڑھیں بڑی اور موٹی ہوتی ہیں اور چباتے وقت زیادہ رگڑ کھاتی ہیں {اور گاہے اس کا سبب اندرونی ہوتا ہے، مثلاً ترش بلغم، یا سودا، فم معدہ میں چسپاں ہوتا ہے، جن کا اثر وہاں سے دانتوں تک پہونچتا ہے} دانتوں تک یا صرف کُند کرنے والی کیفیت پہونچتی ہے، جو بیرونی اشیا کے مانند فعل کرتی ہے، یا غلیظ، ترش، اور کند کرنے والے بخارات پہونچتے ہیں +

علاج {گرم چیزوں سے علاج کریں، تاکہ دانت، یا اس کے پٹھے میں، جو سردی پیدا ہو گئی ہے، اور اس سے قبض اور کھردرا پن پیدا ہوتا ہے، وہ زائل ہو جائے، اور اس کے سمٹے ہوئے اجزا پھیل جائیں، یا ایسی چیزوں سے علاج کریں، جو چکنا اور نرم کریں، تاکہ ڈھیلا پن پیدا ہو کر دانتوں اور باطات کے جوہر سے قبض جاتا رہے، گرمی پیدا کرنے والی چیزیں مثلاً صعتر، یا درونج، شہد، نمک، یہ چیزیں چبائی جائیں، یا ملی جائیں} ان کا فائدہ یہ ہے کہ یہ کُند کرنے والی رطوبت کو چھانٹتی، تحلیل کرتی، اور خشک کرتی ہیں + علاوہ ازیں نمک کرختگی

پوری عداوت ہے، اسی وجہ سے جب یہ سرکہ سے ملایا جاتا ہے تو سرکہ کی ترشی ٹوٹ جاتی ہے +
{چکنا کرنے والی چیزیں یہ ہیں: خرفہ، موم، چھلے ہوئے میٹھے بادام} یہ چیزیں باوجودیکہ نرم اور ڈھیلا کرتی ہیں، گند کرنے والی رطوبت کو اپنے لیس کی وجہ سے غلیظ کرتی ہیں، اسلئے یہ رطوبت تنگ مسامات میں نفوذ نہیں کر سکتی، اور دانتوں کے جوہر میں گھس نہیں سکتی + بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ چیزیں اس رطوبت سے سردی میں موافق، اور غلظت ولزوجت میں مخالف ہیں، اور جو چیز کہ غلیظ اور لیسدار ہوتی ہے، وہ لطیف ورقیق شے کو (بشرطیکہ وہ کسی امر میں موافق ہو) جذب کر سکتی ہے، اسی وجہ سے یہ چیزیں اس رطوبت کو دافع ہوں اور رباطات کے جوہر سے جذب کر لیتی ہیں، جس طرح کوئی شے اپنے ہمجنس اور موافق کو جذب کر لیتی ہے +{اندرونی سبب سے، جو ضرس ہوتا ہے اوس کا علاج یہ ہے کہ مناسب تدابیر سے معدہ کو بلغم اور سودا سے پاک کریں، پھر مذکورہ بالا دوائیں چبائیں یا ملیں}
سبب (۲) {اس مرض کی دوسری قسم وہ ہے، جو سرد چیزوں کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے + اس کی علامت یہ ہے کہ جب کوئی سرد، یا گرم، یا سخت چیز لگتی ہے، تو دانت میں درد ہوتا ہے، اور علاج یہ ہے کہ گرم گرم روٹی، یا گرم گرم انڈے کی زردی دانت کے نیچے چند بار دبائیں، تاکہ اس کی گرمی سے آنکھوں میں آنسو آجائیں، اس سے دانتوں کی عارض شدہ سردی، خواہ سادہ ہو، یا مادی زائل ہو جائے گی، پھر روغن گل میں مصطگی حل کر کے گرم گرم منہ میں رکھیں} یہ مسوڑھے اور دانتوں کو قوی کرتا ہے، اور ان کے ٹھنڈے دردوں کو سکون بخشتا ہے + اس مرض کا نام ذَهَابُ مَاءِ الْاَسْنَان ہے، جسے مستقل طور پر عنقریب اس کے بعد مصنف ذکر کرینگے +

دانتوں کا گل جانا، سوراخ ہو جانا، اور ٹوٹنا
(تَاکُّلِ اَسْنَان، تَثَقُّبِ اَسْنَان، تَفَتُّتِ اَسْنَان)

{یہ مرض گاہے ایسی رطوبت سے پیدا ہو جاتا ہے، جو دانتوں میں نفوذ کر کے متعفن ہو جاتی ہے} جس سے دانتوں کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے، اور وہ روح حیوانی کو قبول نہیں کرتے، بلکہ خود روح کا مزاج بھی فاسد ہو جاتا ہے، اس لئے دانت مردہ ہو جاتے، اور ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے ہیں {اور گاہے یہ مرض اس کی رطوبت اصلیہ کے فنا ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے} جس سے اسکے اجزاء باہم پیوستہ رہتے ہیں {اور دانتوں پر خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے} جس سے وہ پھٹ پھٹ کر ریزے ریزے ہو جاتے ہیں، جیسا کہ بڈھوں، مرض سے اٹھے ہوئے لوگوں، اور اُن لوگوں میں پیدا ہوتا ہے، جو متواتر بھوکے رہتے ہیں + فرق {ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ خشکی

کی صورت میں دانت لاغر ہو جاتے ہیں، اور رطوبت کی صورت میں اس کے خلاف ہوتا ہے؛ نیز دانتوں کا رنگ سبز، زردہ سیاہ ہو جاتا ہے}

علاج {پہلی قسم کا علاج یہ ہے کہ ایارج اور گولیوں کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ ان رطوبات کریں، جو دانتوں کی طرف آتے ہیں، قابض منجن کے ذریعہ، جو دانتوں کے گلنے کو روک دے دانتوں کو قوی کریں} تاکہ فاسد اور ردی مواد کو قبول نہ کریں، مثلاً رسوت، سنبل، ناگرموتھ، ماز و، عاقرقرحا {سرکہ سے کلی کریں، جس میں قابض دوائیں جوش دی گئی ہوں} مثلاً برگ مورد، گلنار، پھٹکری {دانتوں میں مشک، مصطگی، اور قدرے کافور بھر دیں} تاکہ زیادہ گلنے سے محفوظ رہیں، اور چبانے میں تکلیف کم ہو، اور درد ساکن ہو جائے {مگر پہلے ریتی سے فاسد اجزاء کو صاف کر دیں} تاکہ فساد بڑھ کر آس پاس تک نہ سرایت کر جائے، اور مزید زیادہ گل نہ جائے {اور جو خشکی سے پیدا ہوتا ہے} اس کا علاج نہایت دشوار ہے {رطوبت پیدا کرنے والی غذاؤں اور شربتوں سے مزاج میں رطوبت پیدا کریں} سفیدی بیضہ، لعاب اسپغول، گدھی کا دودھ، روغن بنفشہ: سب کو اس قدر ملائیں کہ ایک ہو جائیں، پھر دانتوں پر لگائیں یا کلی کریں} +

دانتوں پر میل کا جم جانا (اور) رنگ کا بدل جانا

(حَفَر و تغیّرُ لونِ الاَسنان)

{حَفَر دانت کے اس میل کا نام ہے، جو مٹی کے ٹھیکریوں کے مانند ہوتا ہے، جمے ہوئے دیگ کے مانند بآسانی ٹوٹتا ہے، دانتوں کی جڑوں پر جم کر اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ اس کا اتارنا دشوار ہوتا ہے} اس کو قَلَحْ بھی کہتے ہیں {اس کا رنگ سیاہ، سبز، یا زرد ہوتا ہے + اس کا **سبب** وہ تر اور غلیظ بخارات ہوتے ہیں} جن میں اگرچہ لذوجت نہیں ہوتی مگر تھوڑی سی حرارت ضرور ہوتی ہے {جو معدہ سے چڑھ کر منہ اور دانتوں کی سطح پر جم جاتے ہیں + منہ کی سطح پر جو جمے ہوئے ہوتے ہیں، وہ زبان کی حرکت سے صاف ہو جاتے ہیں، مگر جو دانتوں پر ہوتے ہیں، وہ اندر یا باہر رہ جاتے ہیں} کیونکہ زبان وہاں تک نہیں پہونچ سکتی {اور ایک عرصہ کے بعد وہ جم کر لبستہ ہو جاتے ہیں} کیونکہ منہ کی حرارت سے ان کا لطیف حصہ تحلیل ہو جاتا ہے {جس خلط سے یہ بخارات اٹھتے ہیں، اس کا پتہ میل کی رنگت سے چل سکتا ہے} +

علاج {تمام بدن اور معدہ کو اس خلط سے پاک کریں، دانتوں کے میل کو} اگر وہ بہت سخت ہو {لوہے کے آلات سے بآسانی صاف کریں اور اگر وہ زیادہ سخت نہ ہو گیا ہو تو مجلی (جلا کرنے والے) منجنوں سے صاف کریں} مثلاً کفدریا، نمک، سیپ کی راکھ، پسا ہوا شیشہ، شخ سوختہ، بارہ سنگا کا سینگ جلا کر پیسا ہوا +

دانتوں کے رنگ کا بدل جانا

{اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فاسد مادہ دانتوں کے اندر نفوذ کر جاتا ہے، جس سے انکا رنگ نفوذ کرنے والی خلط کے موافق سبز، بیگنی، زرد، یا گچ کے مانند ہو جاتا ہے} اور ان پر میل جما ہوا نہیں ہوتا ہے + اگر مادہ غلیظ ہے، تو صرف ایک ہی دانت کا رنگ بدلتا ہے، اور تبدیلی تبدریج عرصۂ دراز میں آتی ہے، اور اگر مادہ رقیق ہے، تو بہت سے دانتوں کی جڑوں میں پھیل جاتا، اور سب کی رنگت بدل جاتی ہے +

علاج {گولیوں اور غرغروں سے تمام بدن اور سر کا اس خلط غالب سے تنقیہ کریں، پھر اگر وہ زرد ہوں} جو صفراوی ہونے کی علامت ہے {تو خطمی، جو، اور مسور کا آٹا سرکہ کے ساتھ لگائیں، مگر پہلے آب مکو سبز اور سرکہ کی کلی کرالیں} تاکہ صفراوی مادہ گرنے سے باز رہے + {اور اگر وہ سیاہ ہوں} جو سوداوی ہونے کی علامت ہے {تو روغن گل ہمراہ بیخ کبر، افتیمون، مصطگی، چھڑیلہ لگائیں، اور اگر وہ گچ کے مانند ہوں} جو غلیظ بلغم سے پیدا ہوتا ہے، اور اسکو طَلقِیّہ[1] (ابرک جیسا) بھی کہتے ہیں {تو قیروطی، روغن مصطگی، گرم چربیاں} مثلاً مرغی کی چربی {ہمراہ روغن خیری (گل شبو)، موم، قدرے زوفا، گیہوں کا تھوڑا سا نشاستہ[2] جو چند روز تک پانی میں بھگو یا گیا ہو، لگائیں} یہ آخری قسم کم اچھی ہوتی ہے؛ کیونکہ مادہ غلیظ اور لیسدار ہونے کی وجہ سے سخت ہو جاتا ہے + اور چونکہ دانتوں کا جوہر سخت ہے، اسلئے دوا کا اثر بھی اچھی طرح وہاں تک نہیں پہونچتا، بلکہ دانت پھٹ جاتا ہے، اور اس سے جاہوا مادہ خارج ہوتا ہے {ادرگاہے اس قسم میں اور اس میں، جس کا رنگ بیگنی ہوتا ہے} اور جو سوداوی سے ہوتا ہے {سرکہ سے کلی کرنا مفید پڑتا ہے، جس میں تخم دور کردہ اندرائن جوشدی گئی ہو} اندرائن بڑی قوت اور زور کے ساتھ مادہ کو جذب کرتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ غلیظ بلغم اور کالے پت (مرار اسود) کا محلل اور مقطع بھی ہے۔ اسکو تخم سے صاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اندرائن کا تخم سخت زہر ہے، گاہے اس کا ایک دانگ (چار رتی) بھی ہلاک کر دیتا ہے +

دانتوں کا ہلنا اور گرنا (تحرکِ اسنان و سقوطِ اسنان)

سبب (۱) {گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اواری یعنی جبڑوں کے سوراخ (جن میں دانت گڑے رہتے ہیں) زیادہ کشادہ ہو جاتے ہیں، جیسا کہ بچوں میں ہوتا ہے} اَوَارِی ـــــ آرِیَہ (تشدید کے ساتھ) کی جمع ہے، آریہ وہ سوراخ ہے، جس میں دانت گڑا رہتا ہے {بچوں میں دانتوں کے گرنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت خود ان دانتوں کو اس لئے گراتی ہے کہ دودھ کے دانت کمزور

[1] طَلقِیّہ: طلق کی طرف منسوب۔ طلق: ابرک + [2] یعنی گیہوں پانی میں پسا ہوا، جو دودھ کے مانند ہوتا ہے، اسی کو نشاستہ یا نشاستج کہتے ہیں (مترجم) +

اور انکی پیدائش چھوٹی ہوتی ہے، اور دودھ بھی ان دانتوں کو خراب کردیتا ہے} کیونکہ دودھ اپنی بساندھ کی وجہ سے جلد متعفن ہو جاتا، اور چکنائی کی وجہ سے معدہ کو ضعیف کردیتا، اور لطافت کی وجہ سے جلد بگڑ جاتا ہے + یہی وجہ ہے کہ اگر دودھ زیادہ پکایا جاتا ہے، تو دُخانی (دھوئیں دار) ہو جاتا ہے، اور اگر بغیر پکائے چھوڑ دیا جاتا ہے تو ترش ہو جاتا ہے + یہی حال اُسکا معدہ میں بھی ہے + چنانچہ معدہ میں اگر قوی حرارت ہوتی ہے، تو یہ دُخانی ہو جاتا ہے، اور اگر ضعیف حرارت ہوتی ہے، تو ترش ہو جاتا ہے؛ اس لئے اس کا فساد و تعفن معدہ سے دانتوں تک پہونچتا ہے؛ کیونکہ بار بار معدہ میں غذا کا فاسدہ ہونا، اس سے زیادہ دانتوں کی خراب کرنے والی کوئی دوسری شئے نہیں {پس طبیعت اوا ری (دانتوں کے گڑھوں) کو وسیع کردیتی ہے تاکہ ان کی جگہ پہلے سے بڑے بڑے اور مضبوط دانت پیدا کرے} کیونکہ بچہ جب بڑا ہو جاتا ہے تو وہ غذا مقدار میں زیادہ، اور سخت سخت چیزیں کھانے لگتا ہے، اور دودھ کے دانت چونکہ پیدائشی طور پر ضعیف ہوتے ہیں، اور دودھ انہیں اور بھی خراب کردیتا ہے، اسلئے انکی قوت اتنی نہیں ہوتی کہ تا زیست سخت اور کثیر المقدار غذاؤں کو چبانے کے لئے کافی ثابت ہو، اسلئے ایسے قوی اور مستحکم دانتوں کی ضرورت پڑی، جو تا زندگی اس خدمت کو انجام دے سکیں، او اس عرصہ میں طبیعت بھی اس کے پیدا کرنے کے لئے خدا کے حکم سے مادہ جمع کر لیتی ہے، اسلئے پہلے دانت گر پڑتے ہیں، اور ان کی بجائے دوسرے دانت اسی مادہ کے ذخیرہ سے پیدا ہو جاتے ہیں +

سبب (۲) {یا اس کی وجہ دانتوں کا خشک اور لاغر ہو جانا ہے، اور یہ گاہے بڈھوں میں ہوتا ہے، جو لا علاج ہے؛ کیونکہ یہ تو ایک ایسی چیز ہے، جو اپنے نشو ونما اور کمال کے مرتبہ کو پہونچکر گھٹنے لگی ہے، اور رطوبت غریزیہ کے تحلیل ہونے سے عنقریب درجۂ ہلاکت تک پہونچنے والی ہے} بڈھوں میں یہ صرف اسی وجہ سے نہیں ہوتا کہ دانت لاغر ہو جاتے ہیں؛ بلکہ مسوڑھوں کا گوشت بھی کم ہو جاتا ہے، جو دانتوں پر محیط رہتا، اور انہیں کسیقدر روکے رہتا ہے + گاہے کمی خون کے باعث جوانوں میں بھی ہوتا ہے، جیسا کہ مرض سے اٹھے ہوئے لوگوں کو اور ان لوگوں کو ہوتا ہے، جو متواتر بھوکے رہے ہوں + اس کی **علامت** یہ ہے کہ بدن لاغر، آنکھیں گہری، اور تمام بدن میں خشکی ہوتی ہے؛ کیونکہ خشکی کا سبب (کمی خون) تمام بدن میں عام ہوتا ہے {اور یہ کہ مسوڑھوں میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی ہے، جو اس میں کوئی نقصان یا درد وغیرہ پیدا کرے} شلاً گلنا، متعفن ہونا، فساد، ڈھیلا پن + مصنف کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ مسوڑھوں میں کوئی نقصان نہ ہوگا (کیونکہ خون کی کمی سے نقصان کا ہونا لازمی ہے) +

علاج {خشک غذاؤں کو ترک کردیں، اور تر غذائیں کھلا کر} آرام و آسائش پہونچا کر امتلاء

معدہ میں سُلا کر اندر روغن وغیرہ کی مالش کر کے { تمام بدن اور خصوصاً دماغ میں رطوبت پیدا کریں } تاکہ اعصاب کے ذریعہ دانتوں تک رطوبت پہونچے { پھر گل سرخ، طباشیر، مسور، پھٹکری، مائیں کلاں وغیرہ جیسی قابض دواؤں سے دانتوں کی جڑوں کو قوی کریں } +

سبب (۳) { گاہے دانتوں کے ہلنے کی وجہ رقیق رطوبت ہوتی ہے، جو مسوڑھوں اور دانتوں کے باندھنے والے اعصاب کو ڈھیلا کر دیتی ہے +. **علامت** ـــــ مسوڑھے سترخی اور ڈھیلے، اور گرم و سرد چیزوں کے ادراک سے سُست ہوجاتے ہیں، اور باوجود اس کے دانت پھر بھی لاغر نہیں ہوتے؛ بلکہ موٹے رہتے ہیں، اور چونکہ اس حالت میں عضلات ڈھیلے پڑجاتے ہیں، اس لئے بات چیت میں جبڑے کانپتے ہیں، اور کثرت رطوبات سے، اور اس لئے کہ ہونٹھ اور باچھوں کے عضلات ان کے روکنے سے کمزور ہوجاتے ہیں، مُنہ سے لعاب بہتا ہے، اور چونکہ دانتوں کی جڑوں میں یہ بلغمی رطوبتیں جمع ہوتی ہیں، اس لئے یہاں سردی سی محسوس ہوتی ہے + **علاج** ـــــ فالج کا سا علاج کریں، گرم قابض چیزوں کے جوشاندہ سے کُلی کریں، مثلاً عاقرقرحا، پوست بیخ کبر، مہندی، ناگرموتھہ، پھٹکری گل سرخ، سنبل؛ قابض اور خشکی پیدا کرنے والے طلاء اور منجن لگائیں } +

سبب (۴) { گاہے دانت اس لئے ہلتے ہیں کہ مسوڑھوں میں گرم ورم پیدا ہوجاتا ہے؛ اس لئے ورم کی کھچاوٹ سے مسوڑھے دانتوں سے الگ ہوجاتے ہیں + **علامت** ـــــ سخت درد اور ٹیس ہوتی ہے + **علاج**: مسوڑھے کے ورم کا علاج کریں، فصد و اسہال سے کام لیں، اوائل میں سرد قابض دوائیں لگائیں } مثلاً طباشیر، پوست ہلیلہ زرد، گلنار، سماق + بارتنگ اور خرفہ کے پانی سے کلی کریں + مرض کے انحطاط کے وقت میں صرف تحلیل کرنے والی دوائیں لگائیں، مثلاً سبز دھنئے کا پانی، اور روغن گل +

سبب (۵) { گاہے دانتوں کے ہلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ضعف اور کمی خون کے باعث مسوڑھے ڈھیلے ہوکر دانت سے جدا ہوجاتے ہیں، جیسا کہ مرض سے اُٹھنے کے بعد ہوتا ہے } اس کے ڈھیلے ہونے کی وجہ رطوبت نہیں ہوتی ہے (جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے) { **علامت** :ـــــ مسوڑھے سفید ہوجاتے ہیں، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس میں خون کی بو بھی نہیں ہے + **علاج**: عمدہ اور کثیر الغذاء غذاؤں سے تقویت پہونچائیں } مثلاً بھیڑ کے اور بکری کے بچے، اور فربہ چوزوں کے گوشت، اور زردی بیضہ { گرم قابض منجن لگائیں } تاکہ خون کو ان کی طرف جذب کر کے روک لیں، مثلاً ناگرموتھہ، سنبل، مگرسوختہ، مصطگی، گُل سرخ +

سبب (۶) { گاہے دانتوں کے ہلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مسوڑھے کا گوشت کم ہو جاتا اور گل جاتا ہے } جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی طرف تیز، کھانے والا، اور خون کو

جلانے والا مادہ گرتا ہے۔ **علاج** {فصد کریں اور مسہل دیں، سینگیاں کھچوائیں} تاکہ مواد خارج ہوں {غذا، سماقیہ (سماق والی) اور رمانیہ (انار والی) کھلائیں} تاکہ خون فاسد اور اس کی حدت کم ہو جائے، اور اس سے عفونت جاتی رہے {میٹھی چیزیں اور گوشت وغیرہ جو خون کی مولد ہوں چھڑا دیں} کیونکہ ان گندہ مسوڑھوں کی طرف تغذیہ کے لئے، جو خون آتا ہے، خواہ وہ اچھا ہی کیوں نہ ہو، فاسد ہو کر جل جاتا ہے، اور مرض کے ازدیاد کا سبب بن جاتا ہے، اس لئے جب اس کی پیدائش بدن میں کم کر دیجائیگی، تو مسوڑھوں کا حصہ بھی کم ہو جائیگا {کندر، زراوند، دم الاخوین، آردکرسنہ، ایرسا، یعنی سوسن آسمانجونی پیس کر شہد اور سرکہ عنصلی (جنگلی پیاز کا سرکہ) میں ملا کر لگائیں} تاکہ فاسد اور مردہ گوشت فنا ہو کر باقی حصہ رہ کر قوی ہو جائے، اور فساد سے بچا رہے {اور اگر مسوڑھے متعفن ہوں} اور زیادہ تیز اور قوی علاج کے محتاج ہوں {تو فلدفیون سے علاج کریں} جس سے غرض یہ ہے کہ متعفن گوشت گر جائے۔ اس کے بعد سرکہ سے کلی کرائیں۔

سبب (۷) {گاہے دانت اس لئے ہلتے ہیں کہ ان پر کوئی صدمہ پہونچتا ہے، یا چوٹ لگ جاتی ہے۔ **علاج**: سرو قابض چیزوں سے علاج کریں، جو انہیں مستحکم کرکے باندھیں} اکثر ایسی دواؤں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اگر درست ہو جائے تو خیر، ورنہ لوہے سے داغ دیا جائے یا سونے، یا چاندی کی زنجیر سے باندھ دیا جائے، پھر مذکورہ بالا دوائیں چھڑک دیجائیں۔

معمولات مطب: اگر دانت صرف ہلتے ہوں تو سنون پوست مغیلاں صبح اور شب کو سوتے وقت دانتوں پر روزانہ مل لیا کریں۔ لیکن اگر اس کے ساتھ درد بھی ہو تو سنون زرد یا ذیل کا نسخہ تیار کرکے استعمال کریں:

نسخہ سنون: گروساق، مازوئے سبز، ہلدی، گلنار، پوست انار، پھٹکری۔

یا وہ سنون استعمال کریں، جس کا نسخہ وجع الاسنان میں گزر چکا ہے۔

غذا و پرہیز: نرم غذائیں، جنکے کھانے میں دانتوں پر کوئی زور نہ پڑے، استعمال کرائیں، مثلاً دودھ، ملائم کھچڑی، دلیا، سابودانہ، کم مرچ مصالحہ کا شوربہ وغیرہ۔ ٹھنڈے پانی سے کلی نہ کریں۔ ایسی غذائیں انتخاب کریں، جن سے کمل کر اجابت ہوتی ہو، مثلاً خرفہ کا ساگ، پالک کا ساگ۔ علاوہ ازیں ادویہ سے بھی تلیین دے سکتے ہیں۔

دانتوں کا بڑھ جانا (تزیّد سن)

سبب (۱) {دانت جس طرح غذا قبول کرتے اور اس سے نشوونما پاتے ہیں، اسی طرح ردی مواد کو بھی قبول کرتے ہیں، جس سے ان کا حجم بڑھ جاتا ہے، یہ غلیظ ہو جاتے اور پھول جاتے ہیں} اور ان میں ایک قسم کا ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر یہ فضلات قبول نہ کیا

کرتے تو کبھی سبز و سیاہ نہ ہوتے) کیونکہ اس کی وجہ سوائے نفوذ فضلات کے کوئی دوسری نہیں ہے {اگر اس مرض کے ساتھ درد بھی ہو، تو سمجھنا چاہیئے کہ گرم اورام کے مانند اس میں گرم خلط نفوذ کر گئی ہے، اور اگر درد نہ ہو تو ڈھیلے اورام کی طرح بلغمی رطوبت کی دلیل ہے}

علاج {اگر ساتھ درد ہو تو فصد کریں، بدن سے مواد کا تنقیہ کریں، تسکین درد کے لئے خشخاش کے ساتھ ماء الشعیر (جو کا پانی) پلائیں، آب ساق اور گلاب سے کلی کرائیں، سرد اور قابض قسم کے طلاء سر پر ملاکر لگائیں} تاکہ مواد کو روک دے، مثلاً سرد کا پھل، مازو، مائیں کلاں +

{اور اگر درد کے ساتھ نہ ہو تو علاج یہ ہے کہ ایارجات، گولیوں، اور غرغروں کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں، اور موتھہ اور مصطگی چبانے کو کہیں، تاکہ موجودہ مواد تحلیل ہو جائیں، سکہ اور سداب کے ساتھ دانت ملیں} کیونکہ اس میں قابض اور محلل، دونوں قسم کی دوائیں ہیں {یا لہسن کو روغن میں بھون کر دانت پر ملیں} تاکہ مادہ تحلیل ہو +

سبب (۲) {گاہے دانت لمبائی میں اس لئے بڑھ جاتا ہے کہ وہ دوسرے دانتوں سے سخت ہو جاتا ہے، اس لئے وہ گھس کر کچھ عرصہ بعد چھوٹے ہو جاتے ہیں، اور وہ اپنی سختی سے ابھرا ہوا رہتا ہے (اور نہیں گھستا)، اور دوسرے مقابل کے دانت کو گھس دیتا ہے، اور چبانے میں اس لئے دقت پیدا کرتا ہے کہ دوسرے دانت باہم اچھی طرح مل نہیں سکتے، اور رگڑ نہیں کھاتے + **علاج** —— دو انگلیوں کے درمیان یا کسی آلہ سے پکڑ کر کہ وہ ہل نہ سکے، ریتی سے ریت دیں، تاکہ دوسرے دانتوں کے برابر ہو جائے} +

سبب (۳) {گاہے دانت اسلئے بڑھ جاتا ہے کہ اس کی جڑ میں ورم پیدا ہو جاتا ہے} اور جہاں سے ورم گاہے، اس کے خلاف جانب دھکیل دیتا ہے {**علاج**: اگر مناسب ہو تو فصد کریں، بدن کا تنقیہ کریں، ابتداء مرض میں آب مکوئے سبز، آب گلاب تازہ، اور اسی قسم کے قابض اور رادع (پھیرنے والے) پانیوں سے کلی کریں، پھر محلل دواؤں سے کلی کریں}

سبب (۴) {گاہے ورم کی صورت میں اس لئے بڑھ جاتا ہے کہ وہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے}

علاج {اگر دانت اپنے باندھنے والے پٹھے سے جدا نہ ہو گیا ہو تو ہاتھ سے اپنی جگہ لوٹا کر مصطگی سے، یا سونے کی زنجیر سے، جو بہتر ہے، باندھ دیں، اور اس کی جڑ میں پھٹکری اور بارہ سنگھ سوختہ لگا دیں} تاکہ مستحکم ہو جائے +

دانتوں کی خارش (حکۃ الاسنان)

{یہ مرض علی العموم مختلف اقسام کے پانی پینے سے پیدا ہوتا ہے} جس میں بری کیفیت پائی جاتی ہو، مثلاً نمکین اگند ہک، اور جو کھار (نطرون) وغیرہ کا پانی {اور گاہے

ف کیونکہ سونے میں زنگ نہیں لگتا ہے، اور مدت دراز تک کمزور نہیں ہوتا +

ایسی تیز غذاؤں کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے، جس سے تیز خلط پیدا ہوتی ہے} یہ خلط ایسی ہوتی ہے کہ اگر عام بدن میں ہو تو اس سے کھجلی پیدا ہو جائے {اور اس خلط میں سے کچھ دانتوں کی جڑوں کی طرف آجاتی ہے} اور گاہے ان کے جوہر میں بھی نفوذ کر جاتی ہے +

{علامت — دانتوں کی جڑوں میں خارش کی سی کیفیت پائی جاتی ہے، کہ دانتوں کے رگڑنے، یا کسی چیز کے چبانے کے بغیر تھوڑی دیر کے لئے بھی چین نہیں ملتا ہے} چبانے سے اس سے تیز مادہ پراگندہ ہو جاتا ہے +

علاج {اس فاسد مادہ سے بدن اور دماغ کا تنقیہ بذریعہ جوشاندۂ افتیمون وحب ایارج کے کریں، بری غذاؤں مثلاً تیز، کڑوی، اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کریں} تاکہ ایسے تیز اخلاط نہ پیدا ہوں {سکنجبین عنصلی سے، یا اس سرکہ سے کلی کریں، جس میں بیخ حماض دیکر پکایا گیا ہو} تاکہ یہ اخلاط چھٹ جائیں +

آسانی سے دانت اوگانا (تسہیل نبات الاسنان)

{گھی، مکھن، چربیوں، مغزوں، اور بھیجوں سے دانت کی جگہ ملیں} کیونکہ ان میں ہلکی سی لطیف حرارت ہے، جو مسوڑوں کو دانتوں کے نکلنے میں امداد کرتی ہے، اور باوجود اس کے ان میں جڑوں کے نرم اور ڈھیلا کرنے اور رطوبت پہونچانے کی طاقت بھی ہے {اور شدت درد میں مکو کا نچوڑا ہوا پانی لگائیں} تاکہ وہ مواد، جو دانتوں کی جڑوں کی طرف درد کی گرمی سے جذب ہو کر چلے آئے ہیں، لوٹ جائیں، اور تاکہ ورم سے امن حاصل ہو جائے {جس کے ساتھ روغن گل بھی ہو} کیونکہ اس میں رطوبت پہونچانے، نرم کرنے، ہلکی سی گرمی پہونچانے، اور عضو کے قوی کرنے کی قوت ہے +

دانتوں کا نیند میں بجنا (صریر الاسنان)

{یہ گاہے اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ جبڑوں کے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں، اور ان میں تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے} جس کا سبب غلیظ ریاح ہوتے ہیں، جو ان میں غلیظ رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں + ریاح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ یہ تشنج جلد ہی زائل ہو جاتا ہے، یا اس تشنج کا سبب تھوڑی سی رطوبت ہوتی ہے، جسے طبیعت جلد ہی پھینک دیتی ہے {یہ مرض اکثر بچوں میں ہوتا ہے} کیونکہ رطوبت کی کثرت سے ان کے عضلات ضعیف اور ڈھیلے ہوتے ہیں، اور ان کی حرارت ریاح ورطوبات کے تحلیل کرنے سے (خصوصاً نیند میں) عاجز ہوتی ہے {اور عاقل وبالغ اور جوان ہونے پر زائل ہو جاتا ہے} کیونکہ اس وقت حرارت شدید ہو کر بھڑک اٹھتی ہے، رطوبتیں کم، اعصاب وعضلات قوی ہوتے، اور

فضول کے قبول کرنے سے بعید ہوتے ہیں + یہ مرض اوائل سکتہ، صرع، تشنج، اور فالج میں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اعصاب مواد سے بھر اور ضعیف ہو جاتے ہیں؛ اور شکم کے اندر کیڑوں کی پیدائش کے وقت اس لئے ہوتا ہے کہ دماغ ان خراب بخارات سے پریشان ہو کر بھچتا ہے، جو یہاں سے چڑھتے ہیں، اور شدت درد کی صورت میں اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اس موذی درد سے بچنے کے لئے دماغ سکڑتا اور اس کے اجزاء سمٹتے ہیں +

علاج {اگر مرض دماغ کی رطوبت سے ہو تو سر کا تنقیہ ایارج اور غرغروں سے کریں} گردن پر خوشبودار روغن لگائیں، جس میں قبض کی قوت بھی ہو} مثلاً روغن قسط، روغن زعفران + گردن جبڑوں کے عضلات کا مبدا ہے، خوشبو سے دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہے، قوت قابضہ سے اعصاب سخت اور قوی ہوتے ہیں +

دانتوں کی نزاکت (ذہاب ماء الاسنان)

{یہ وہ مرض ہے کہ دانت گرم، سرد، یا سخت چیز کی برداشت نہیں کر سکتا} بلکہ اس سے تکلیف پاتا ہے + یہ درد نہیں ہے، بلکہ درد کا مقدمہ اور اس کی ابتدا ہے {اکثر یہ مرض سردی سے پیدا ہوتا ہے} جو دانت کو کثیف کر دیتی ہے، اس لئے اس میں روح نفوذ نہیں کر سکتی، اور اس میں کسی قدر درد کے ساتھ ایک قسم کا خدر (بے حسی) پیدا ہو جاتا ہے

{اس کے لئے حب الغار، پیپلکری، زراوند طویل دانتوں پر ملنا، زردی بیضہ کو بھون کر، اس سے گرم گرم سینکنا، یا طحال کو بھون کر اور کوٹ کر گرم گرم سینکنا مفید ہے} کیونکہ بکرے کے بھنے ہوئے خون کی طرح طحال میں دانتوں کی سردی زائل کرنے کی خاصیت ہے {یا جنگلی پیاز بھون کر، اور کوٹ کر کے گرم سرکہ کے ساتھ سینکنا مفید ہے} حتیٰ کہ دانتوں سے قبض پیدا کرنے والی سردی زائل ہو جائے +

سبب (۲) {کبھی یہ مرض سخت حرارت سے پیدا ہوتا ہے} جو دانتوں کے مزاج معتدل کو فاسد کر کے اتنا خشک کر دیتی ہے کہ کسی قدر درد کے ساتھ دانت سن اور بھس ہو جاتا ہے؛ کیونکہ روح کے راستے بند ہو جاتے ہیں {اور ایسا بہت کم ہوتا ہے + اس کی علامت یہ ہے کہ مسوڑھوں کا رنگ سرخ اور مسوڑھے اور دانت چھونے میں گرم ہوتے ہیں} اس قسم میں روغن گل میں کافور اور صندل حل کر کے لگانا، اور خرفہ کا ساگ اور تخم کا چبانا مفید ہے} کیونکہ یہ سرد اور نرم کرتی ہیں +

لہ جبڑوں کے عضلات میں دماغی عصب (دنلاثی وجہی) کی شاخیں آتی ہیں (مترجم) +

مسوڑھوں کا ورم (ورم لِثّہ)

مسوڑھے، لِثات (لِثہ کی جمع لِثّات) مسوڑے دراصل ایک قسم کی سخت، قوی اور موٹی جھلی ہے، جو دانت کی گردنوں اور جبڑوں کے اُن حصوں سے چپاں رہتی ہے، جہاں دانت لگے رہتے ہیں، اسکی ساخت میں ریشے بکثرت پائے جاتے ہیں، جن کے اوپر چکنی سی جھلی کا استر ہوتا ہے، اس جھلی میں رگیں بکثرت ہیں، مگر اس میں حس کم ہوتی ہے۔ دانت کی گردنوں کے گرد اس جھلی میں چھوٹی چھوٹی بہت سی بلندیاں پائی جاتی ہیں؛ اسی مقام سے یہ جھلی لوٹ کر ہڈی کی اندرونی جھلی سے مل جاتی ہے (مترجم)۔

(۱) ورم گرم {مسوڑھوں میں گاہے گرم ورم پیدا ہوجاتا ہے، جس میں درد اور ٹیس ہوتی ہے۔ اوس کا علاج یہ ہے کہ قیفال اور چہار رگ کی فصد کھولیں} میووں کے جوشاندہ اور ہلیلہ زرد اور شاہترہ کے جوشاندہ سے {مسہل دیں، سرد اور قابض دوائیں} مثلاً سور، خشک دھنیا، گلنار، برگ مورد، صندل سرخ، چھالیہ، اور سماق {پانی میں جوش دیکر کلی کریں، اور ایسے نچوڑے ہوئے پانی سے کلی کریں، جس میں قبض کی طاقت بھی ہو} مثلاً خرفہ، مکو، اور بارتنگ کا نچوڑا ہوا پانی، تاکہ مادہ لوٹ جائے۔

(۲) ورم صفراوی {گاہے ان میں حمرہ یعنی صفراوی ورم پیدا ہوجاتا ہے، جس کی **علامت** یہ ہے کہ درد سخت، سرخی اور سوزش ہوتی ہے، اور ورم نہایت تھوڑا ہوتا ہے} کیونکہ صفراوی مادہ لطیف اور مقدار میں قلیل ہوتا ہے {ورم کو اگر ہاتھ سے چھوئیں تو اس مقام سے خون غائب ہوجائیگا، اور پھر جب ہاتھ وہاں سے ہٹالیں تو خون لوٹ آئیگا} کیونکہ صفرا لطیف و رقیق ہوتا ہے {منہ میں ایسی چیزوں کے لینے سے درد فوراً ساکن ہوجاتا ہے، جو بالفعل سرد ہوں} یہاں تک کہ وہ منہ کی گرمی سے از سر نو گرم ہوجائیں **علاج** {اگر مناسب ہو، فصد کریں، جوشاندۂ ہلیلہ سے صفرا خارج کریں} مسوڑھوں پر پچھنے لگائیں، اور جب مادہ سے انکا تنقیہ ہوجائے تو سرکہ سے کلی کریں، جس میں برگ مورد، بیخ مکو رجوش دیئے گئے ہوں} تاکہ مسوڑے سخت ہوکر اصلی حالت پر لوٹ آئیں، اور تاکہ پھر مادہ لوٹ نہ آئے، مگر تنقیہ سے پیشتر اس کی کلی جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس سے عضو کثیف ہوجاتا، اور مادہ تحلیل ہونے سے رُک جاتا ہے۔

(۳) ورم بلغمی {گاہے اس میں رطوبت بلغمیہ سے ورم ہوجاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ رنگ سفید اور چھونے میں سرد ہوتا ہے۔ **علاج**: اولاً شہد اور روغن زیتون سے کلی کرائیں} تاکہ مادہ نرم ہوکر چھوٹ جائے {پھر تحلیل کرنے والی دوائیں اس پر استعمال کریں} مثلاً بابونہ، ناخونہ، مرزنجوش، ہیتھی، اور السی کے جوشاندہ

سے کلی کرائیں +

مسوڑھوں سے خون بہنا (لثہ دامیہ)

{اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مسوڑھوں کی قوت غاذیہ ان کے حصہ کے خون کو ان کا جزو بنانے سے کمزور ہو جاتی ہے} اس لئے خون بھر جاتا ہے، اور پھر پھوٹ نکلتا ہے +

علاج {قابض اور مقوی منجن لگائیں} مثلاً برگ مورد، مسور سوختہ، طباشیر، ساق، چھلی ببول، مازو {پھٹکری جلا کر اور سرکہ میں بجھا کر مسوڑھوں پر چھڑکیں} بجھانے کی صورت یہ ہے کہ جلاتے وقت سرکہ ڈالدیں، یہاں تک کہ اس سے بخارات اٹھیں {جس کے ساتھ دوگنا نمک اور ڈیوڑھا سوری اور اس کے برابر گل سرخ خشک بھی ہو} سوری زاج سرخ (سرخ پھٹکری) کو، یا طریخ نامی مچھلی کی راکھ کو کہتے ہیں، اور طریخ کی راکھ اس طرح بنائی جاتی ہے کہ اسے جلا کر انگارہ کے مانند سرخ کر لیا جاتا ہے + طریخ ایک قسم کی چھوٹی سی ایک بالشت کے برابر مچھلی ہے، جس کا شکار دریائے اخلاط یا رخلاط میں ارجیس کے قریب (ملک آرمینیہ میں) کیا جاتا ہے، اور نمک لگا کر خشک کر کے شہروں میں لیجاتے ہیں، یہ مچھلی آذربائیجان سے بھی آتی ہے +، بہتر پرانی ہوتی ہے + یہ پہلے درجے میں گرم خشک ہے، اور اس کا فعل خشکی پیدا کرنا ہے +

معمولات مطب: لثہ دامیہ کی صورت میں، مندرجہ سنون کے نسخوں میں سے کوئی ایک تیار کر کے استعمال کرانا بہت مفید ہے +

نسخہ سنون: پھٹکری کو کچھے میں ڈال کر جلائیں، جلنے کے درمیان میں سرکہ خالص چھڑکتے جائیں۔ جب وہ خشک ہو جائے تو دوبارہ چھڑکیں، اور اسی طرح تین مرتبہ کریں۔ اسکے بعد گلنار، ہیراکسیس اضافہ کر کے سنون بنائیں +

نسخہ دیگر: پھٹکری بریاں، توتیا بریاں، طباشیر، مصطگی، کتھہ سفید، کہربا شمعی ان سب کو کوٹ چھان کر سنون بنائیں، اور صبح اور شام دانتوں پر ملیں۔ نیز ذیل کی ادویہ بطور غرغرہ استعمال کراتے رہیں +

نسخہ غرغرہ: نمک طعام ۱ تولہ پانی میں حل کر کے غرغرہ کریں +

نسخہ دیگر: پھٹکری ۱ تولہ پانی میں حل کر کے غرغرہ کریں +

اور چاٹنے کے لئے یہ نسخہ دیں +

نسخہ: گیرو، سنگجراحت، دم الاخوین، بسد سوختہ، کہربا شمعی، طباشیر، ان سب کو باریک پیس کر شربت انجبار میں ملا کر تھوڑا تھوڑا دن میں چٹائیں +

اگر ضرورت سمجھیں تو پینے کے لئے یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: گیرو، سنگجراحت، دم الاخوین باریک پیس کر مربی آملہ میں ملا کر کھلائیں، اوپر سے شربت انار شیریں (امرود) پانی میں ملا کر پلائیں، اور غذا کے بعد ایک عدد کافور سیال دیں +

غذا:۔ متحرک (ہوتو) دانتوں کے اصول پر غذا، وغیرہ میں کاربند ہوں + (اقتصرہ)

مسوڑھوں کے زخم اور ناصور (قروح اللثہ ونواصیر اللثہ)

ناصور اس پرانے زخم کو کہتے ہیں، جو گوشت میں ٹونٹی کے مانند نفوذ کئے ہوئے ہو۔ معمولی زخم، جن کے ساتھ نہ ورم اور نہ عفونت ہو، اس کا علاج اور منہ آنے کا علاج بیان ہو چکا ہے [یعنی مذکورہ بالا خشک دوائیں استعمال کریں، اگر زخم قوی اور رطوبت اور خراب پانی زیادہ ہو تو قوی دوائیں، اور اگر زخم معمولی ہوں تو معمولی دوائیں استعمال کریں] اور جو زخم متعفن ہو گئے (گلا ہوا) اسکا علاج اور آکلہ (گوشت خورہ) کا علاج بیان ہو چکا ہے [یعنی تیز سرکہ اور فلدفیون استعمال کریں، پھر قابض اور گوشت اُگانے والی دوائیں، مثلاً مازو اور مُر کی استعمال کریں [علی ہذا ناصور کا علاج بھی گوشت خورہ کے علاج سے قریب ہے] اور کبھی ناصور کے علاج میں داغ ڈالنے کی ضرورت پیش آتی ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ روغن جوشندہ میں، اور سلائی لے کر اس کے ایک سرے پر اُون لپیٹ کر کے کھولتے ہوئے روغن میں ڈالیں اور اس سے داغ دیں، تاکہ فاسد گوشت گر جائے، اور وہ رطوبت خشک ہو جائے، جو اسکے بھرنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے +

ماہیت: نواصیر لثہ وہ مرض ہے جس میں مسوڑھوں کے کنارے متورم ہو جاتے ہیں۔ اس میں دانتوں کی جڑوں تک ایک ناصور سا ہو جاتا ہے، جس سے ہر وقت بدبودار پیپ اور لیسدار رطوبت آتی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا دوسرا نام تقیح لثہ (مسوڑھوں سے پیپ کا بہنا) ہے۔ یہ مرض بہت ہی کثیر الوقوع ہے۔ ایک معالج امراض اسنان کا اندازہ ہے کہ اندنوں اس ملک میں تقریباً ۸۰ فیصدی آبادی اس مرض میں مبتلا ہے، جن میں اکثر کو اپنے مرض کا کوئی علم نہیں +

اسباب: اکثر اوقات مندرجہ امور سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے: منہ اور دانت کا صاف نہ رکھنا، بالخصوص کھانے کے بعد دانتوں کا صاف نہ کرنا، جس سے بالآخر دانتوں پر زرد رنگ کا سخت میل جم جاتا ہے، اور اس کی وجہ سے مسوڑھوں کے کنارے زخمی ہو کر اُن سے پیپ آنے لگتی ہے + زیادہ تر اس مرض میں گٹھیا اور نقرس کے مریض مبتلا ہوا کرتے ہیں +

علامات: آغاز مرض میں مسوڑھے اسقدر متورم ہو جاتے ہیں کہ خراب شدہ دانت کو ورم اپنے اندر چھپا لیتا ہے۔ معمولی اسباب سے خون آنے لگتا ہے، زبان

میلی ہو جاتی ہے، مُنہ کا مزہ خراب رہتا ہے، تنفس سے سخت بدبو آتی ہے، مرض کے آخر درجہ میں مسوڑھے سکڑ کر پتلے ہو جاتے ہیں، مسوڑھوں کو دبانے سے بدبودار پیپ اور لیسدار رطوبت نکلتی ہے، خصوصاً جبکہ مریض نے پان چھالیہ وغیرہ نہ کھایا ہو، اور اُس نے مُنہ نہ دھویا ہو۔ دانتوں کی جڑیں خالی ہو جاتی ہیں، اور دانت ہلنے شروع ہو جاتے ہیں، بالآخر جڑیں اتنی ڈھیلی ہو جاتی ہیں کہ دانت گر جاتا ہے + یہ مرض گاہے ایک، دو، یا چند دانتوں سے شروع ہوتا ہے، اور انہیں دانتوں تک محدود رہتا ہے۔ لیکن گاہے سارے دانت اس مرض میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتے، اور مریض پوپلا ہو جاتا ہے +

جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ مسوڑھوں کے ورم اور دانت کے درد میں اکثر مبتلا ہوتے رہتے ہیں + اکثر اوقات اس مرض میں مریض مبتلا ہوتا ہے، اور اُسے کوئی خبر نہیں ہوتی، نہ کوئی تکلیف ہوتی ہے، اور نہ درد کا احساس ہوتا ہے، لیکن اگر باقاعدہ دانتوں اور مسوڑھوں کا معائنہ کیا جائے، تو چند دانتوں میں اس کی موجودگی ثابت ہوتی ہے +

معمولاتِ مطب: منہ اور دانتوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اور کھانے کے بعد نیم کی خلال سے غذا کے ریزوں کو نکالیں، اور خوب اچھی طرح کلی اور غرغرہ کریں، بلکہ مناسب ہے کہ دن میں چند مرتبہ دانتوں کی صفائی، کلی اور غرغرہ سے کر لیا کریں، جسکے لئے ذیل کا کوئی نسخہ منتخب کر کے استعمال کر سکتے ہیں:

نسخہ مضمضہ: توتیائے سبز، پھٹکری، نمک طعام، سرکہ خالص، پانی +

نسخہ دیگر: گلنار، سماق، عدس مسلّم، جوز السرو، مکو خشک، کشنیز خشک، مازو سبز، عرق گلاب، سرکہ خالص میں جوشاندہ بنا کر کام میں لائیں +

علیٰ ہذا سنون پوست مغیلاں، سنون چوب چینی، یا سنون مازو، صبح شام اور شب کو سوتے وقت لگایا کریں، یا ان سنونوں میں سے کوئی ایک سنون بنا کر استعمال کریں:

نسخہ سنون: پھٹکری بریاں، نیلا تھوتھا بریاں، مازو سوختہ، نمک لاہوری، کتھ پاپڑیا، دانہ الائچی کلاں، کوٹ چھان کر باریک سنون تیار کریں +

نسخہ دیگر: نمک لاہوری، کشنیز خشک بریاں، ہیرا کسیس، نیلا تھوتھا، کوڑیا کتھ سفید، زیرہ سفید بریاں، مصطگی، بجر دنتی، زنجبیل، کپور کچری، کباب چینی، باریک کوٹ چھان کر سنون بنائیں +

نسخہ دیگر: کتھ سفید، کوٹھ شیریں، توتیائے سبز بریاں، زنجبیل، کوٹ چھان کر باریک سنون تیار کریں +

نسخہ دیگر: عاقرقرحا، دانہ الائچی خورد، قرنفل، پوست انار، توتیائے سبز بریاں،

فلفل سیاہ، پھٹکری بریاں، گل قیمولیا (کھریا مٹی)، یا گل ملتانی +

غذا و پرہیز: غذاء میں معمولی غذائیں استعمال کرائیں، مثلاً بکری کا شوربہ، مونگ کی دال، ارہر کی دال، چپاتی، پالک، توری، ٹنڈا، خرفہ، دودھ وغیرہ + گوشت، مچھلی اور انڈے وغیرہ کی زیادتی سے پرہیز مناسب ہے۔ علیٰ ہذا دہی، لسی، اور ثقیل، نفاخ، اور قابض غذاؤں سے پرہیز کرائیں +

ہدایات: منہ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں، منجن وغیرہ کے لگانے کے بعد کم از کم آدھ گھنٹہ تک کلی نہ کریں، چونکہ اس مرض میں منہ کا مزہ اکثر اوقات پھیکا، اور بدمزہ ہوا کرتا ہے اس وجہ سے مریض پان، تمباکو، بیڑی وغیرہ پینے کا بہت عادی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ان چیزوں کے استعمال سے وقتی طور پر ایک راحت سی ملتی ہے، مگر ان کے سمی اثرات دیگر امراض کے باعث بنجاتے ہیں۔ مثلاً اختلاج، ضعف اعصاب، خفقان وغیرہ +

چونکہ اس مرض میں پیپ معدہ کے اندر جاتی رہتی ہے، اور اس کا تھوڑا سا حصہ خون میں بھی جذب ہوتا رہتا ہے، اس وجہ سے مریض طرح طرح کے امراض کا شکار رہتا ہے مثلاً سوءہضم، ورم زائدہ اعور، ذات الریہ، فساد خون، نزول الماء، آشوب چشم، ضعف بصر، وغیرہ +

ان خوفناک عوارض کو دیکھتے ہوئے مناسب ہے کہ ابتداء مرض میں ہی اس کے رفع کرنے کی طرف توجہ کیجائے، کیونکہ نتیجۃً جو امراضِ مذکورہ پیدا ہوتے ہیں، انکی وجہ محض یہی ہے کہ آغاز مرض میں بے توجہی سے کام لیا جاتا ہے +

مسوڑھوں کا ناقص ہو جانا اور ڈھیلا پڑ جانا (نقصان لثہ، استرخاء لثہ)

{ان کا ذکر دانتوں کے ہلنے اور گرنیکے بیان میں علاج کے ساتھ ہو چکا ہے}

مسوڑھوں میں گوشت بڑھ جانا (لحم زائد فی اللثہ)

{یہ مرض آخری داڑھ میں، جو تمام دانتوں کے آخر میں واقع ہے، اگرم ورم کے بعد ہوتا ہے} جبکہ اس کے رقیق اجزاء تحلیل ہو جاتے، اور باقی سخت ہو کر رہ جاتے ہیں {اور اس وقت مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی داڑھ میں کچھ غذاء اٹکی ہوئی ہے + **علاج** اس کا یہ ہے کہ اس پر قلقند[1] یعنی ہیرا کسیس اور مُر لگائیں کیونکہ پہلی دواء گوشت کو کھا کر خشک کر دیتی ہے، علیٰ ہذا دوسری دواء بھی گوشت کو کھا کر فنا کر دیتی ہے +

---

[1] قلقند: ہیرا کسیس کا نام ہے +

امراض حلق ولہات

حلق اُس مشترک خلاء کا نام ہے، جو غذا کے راستے یعنی مری، اور ہوا کے راستے یعنی حنجرہ کے مابین منہ، مری، اور قصبۂ ریہ کے قریب واقع ہے۔

ناک، منہ اور حنجرہ یعنی نرخرہ حلق کے سامنے ہوتے ہیں، گردن کے مہرے پیچھے، کھوپڑی کا تلا یعنی گُدّی کی ہڈی (قمحدوہ) کا ایک حصہ اوپر، اور مری نیچے ہوتی ہے، جو حلق ہی سے لگی رہتی ہے، اور یہیں سے اس کی ابتداء ہوتی ہے۔ حلق کھوپڑی کی جڑ (تلے) سے شروع ہو کر نیچے اوترتا، اور گردن کے پانچویں مہرے کے مقابل، حنجرہ کی دوسری گول کری کے محاذات پر ختم ہوتا ہے۔ حلق کی لمبائی تقریباً ساڑھے چار قیراط (۴.۵ انگشت) ہے۔ اس کی ساخت میں جھلی اور عضلات دونوں شامل ہیں، جس سے اس کی شکل تھیلی سی ہو گئی ہے۔ حلق اوپر کی طرف ذرا کشادہ اور نیچے، جہاں مری لگی ہوئی ہے، تنگ ہے۔ حلق میں مندرجۂ ذیل سات سوراخ کھلتے ہیں:

دو ناک کے پچھلے سوراخ، جو حلق کے بالائی اور اگلے حصے میں کھلتے ہیں؛ **دو کان** کے سوراخ (نفانخ)، جو کان اور حلق کے درمیان ہوتے ہیں، یہ حلق کے بالائی حصے میں کھلتے ہیں؛ **پانچواں سوراخ** وہ ہے، جو منہ اور حلق کے درمیان ہے (برزخ حلق)؛ **چھٹا سوراخ** حنجرہ (نرخرہ) کا ہے، **ساتواں سوراخ** مری کا ہے جو حنجرہ کے سوراخ سے نیچے اور پیچھے واقع ہے؛ اس کی راہ غذا حلق سے مری میں جاتی ہے۔ حلق کی چھت کے اگلے حصے میں ناک کے غار کے پچھلے حصے کے پاس دو گلٹیاں ہوتی ہیں، یہ گلٹیاں بچوں میں اکثر بڑھ جایا کرتی ہیں، اور ناک کا پچھلا سوراخ بند ہو جاتا ہے (از مترجم)۔

کوّے کا درد (وجع لہاۃ)

{کوّا ایک قسم کا گوشت ہے} جس میں نہ زیادہ شریان، نہ عضلات، اور نہ اعصاب ہیں۔ اعصاب کی کمی سے صدمہ پہونچانے والی چیزوں کا احساس کم ہوتا ہے {جو تالو کے آخر میں یعنی حلق کی چھت میں اس طرح لٹکا ہوا ہے کہ اس کے بعد کی فضا کے لئے پردہ کے مانند ہے} یعنی باہر سے حنجرہ کی طرف جو شئے نفوذ کرتی ہے، مثلاً گرم و سرد ہوا، دھواں، گرد و غبار وغیرہ، پہلے اُن سے یہی ملتا ہے، اور پھیپھڑے کی طرف دفعۃً جانے سے روک لیتا ہے، اس لئے پھیپھڑے ہوا کی سردی و گرمی، گرد و غبار کی مضرت اور دھوئیں کی حدت سے بچے رہتے ہیں، اور پھیپھڑے اس سے بھی بچے رہتے ہیں، کہ ان میں دفعۃً بہت سی ہوا، داخل ہو جائے۔ علیٰ ہذا جو چیز پھیپھڑوں سے خارج ہوتی ہے، مثلاً

آواز، اُس سے بھی یہ ملاقات کرتا ہے؛ کیونکہ یہ اس مقام میں، جہاں سے آواز نکلتی ہے، بند دروازہ کے مانند ہے، جس کا کام آواز کا اندازہ کرنا ہے (یعنی اندازہ کے موافق ہوا کا داخل کرنا، یا خارج کرنا اس بند دروازہ کے متعلق ہے) اس لئے وہ ہوا، جس میں آواز (کی لرزش) ہوتی ہے، دفعۃً خارج نہیں ہوسکتی، اور اُس کا سلسلہ نہیں ٹوٹ سکتا، جس سے آواز کی قوت بڑھ جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کا کاٹ دینا آواز میں ضرر پیدا کرتا ہے۔

اور ہر معمولی سردی و گرمی سے کھانسی پیدا ہوجاتی ہے {اس میں گاہے ورم ہوجاتا ہے} جس کے نام مختلف حالات کے لحاظ سے مختلف ہیں؛ اگر ورم اس کے جمیع اجزاء میں لمبا سا ہو، تو اسے ورم عَمُوْدِی اور ورم اُسْطُوَانی کہتے ہیں (عمود=ستون، اسطوانہ=ستون) اور اگر ورم اس کے سرے میں گول سا ہو تو اسے ورم عِنَبی کہتے ہیں (عنب: انگور)۔

(۱) ورم دموی {یہ ورم گاہے دموی ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ گوشت سُرخ اور پھولا ہوا ہوتا ہے؛ سوزش ہوتی ہے؛ اس کے ساتھ درد کم ہوتا ہے؛ کیونکہ اسکی حِس تھوڑی ہے} جس کی وجہ معلوم ہوچکی ہے کہ اس کا گوشت گلٹی کی قسم سے ہے، جس میں اعصاب کم ہیں۔ علاج {فصد کریں، گلاب اور سرکہ سے کلی کرائیں} تاکہ مادہ لوٹ جائے اور کم ہوجائے، اور گل سُرخ، صندل، کافور، گلنار میکر سلائی کے چوڑے سرے میں رکھ کر، یا اُس آلہ میں رکھ کر، جو لگام کے مشابہ ہوتا ہے، حتی الامکان نرمی سے ملیں، تاکہ مواد لوٹ جائیں، اور بڑھنے سے رُک جائیں، ورنہ یہ حلق میں بڑھ کر چلا جائیگا۔

(۲) ورم صفراوی {گاہے اس کا ورم صفراوی ہوتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ چبھن کے ساتھ سخت سوزش ہوتی ہے، پیاس کی شدت کے ساتھ منہ خشک ہوتا ہے، ورم دموی سے درد اس میں زیادہ ہوتا ہے} کیونکہ صفرا زیادہ گرم اور تیز ہے۔

علاج {املی اور شیرخشت کے خیساندہ سے رفع قبض کریں، اور غرغرہ میں مندرجۂ ذیل دوائیں شامل کریں؛ کوہ، اور کاسنی کا پانی، قبض پیدا کرنے والے رُب (ست)} مثلاً اخروٹ شامی توت، گل سُرخ، اور ریباس کے رب {املتاس، سرد لعابات، اور عصارات (نچوڑ)} مثلاً لعاب خطمی، لعاب تخم کنوچہ، لعاب بہدانہ، آب کشنیز سبز، آب بارتنگ سبز، تاکہ مواد نرم ہوں اور درد میں سکون آئے۔ اس قسم کی ملین اور محلل دوائیں اُسوقت دیجاتی ہیں، جبکہ صرف قابض چیزوں کے استعمال سے مادہ اور عضو کے سخت ہوجانے، اور سکڑ جانے، اور درد کے شدید ہوجانے کا خوف ہو؛ یا یہ کہ بدن مواد سے اس قدر بھرا ہوا ہو کہ رادع سے پوری صحت کا حاصل ہونا ناممکن ہو، اور اس کے ساتھ ہی عضو ضعیف اور اس کی ساخت نازک ہو۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ قابض اور رادع کے ساتھ محلل اور ملین دوائیں

شامل کر دیں، تاکہ آنے والے مواد لوٹ جائیں، اور آئے ہوئے مواد تحلیل ہو جائیں +

(۳) **ورم بلغمی** { کبھی اس کا ورم بلغمی ہوتا ہے + اس کی علامت یہ ہے کہ ورم نرم اور ڈھیلا اور اس کا رنگ سفید، اور درد بہت کم ہوتا ہے + **علاج**: مُری (کانجی)، سکنجبین اور رائی سے غرغرہ کریں} تاکہ بلغم چھٹ کر تحلیل ہو جائے { اور نوشادر پیس کر کسی نلکی کے ذریعہ پھونکیں} کیونکہ یہ بلغم کو رقیق کرتا اور پگھلاتا ہے { اور مازو، نوشادر، نمک، اور پھٹکری کے ذریعہ کوّے کو اوپر اٹھائیں} اور کسی قدر باہر کھینچیں، کیونکہ کوّا بلغم کی رطوبت سے ڈھیلا اور نرم ہو کر حلق میں لٹک جاتا ہے، اور نگلنے سے روک دیتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ قابض دواؤں کے ذریعہ اُٹھا کر دبایا جائے +

(۴) **ورم سوداوی** { کبھی ورم سوداوی ہوتا ہے، جس کی **علامت** یہ ہے کہ ورم سخت اور سیاہ ہوتا ہے + **علاج** بدن کو سوداوی مواد سے جوشاندۂ افتیمون، یا ماء الجبن اور سکنجبین افتیمونی کے ذریعہ پاک کریں، محلل اور رقیق کرنے والی دواؤں سے غرغرہ کریں} مثلاً رُبّ السوس، رُبّ التماس، تازہ دودھ، روغن بادام، لعاب میتھی، قدرے نمک +

کوّے کا لٹک جانا (سُقُوطُ اللَّهَاة)

{ کبھی کوّا لٹک جاتا ہے، جس کو سقوط اللہاۃ کہتے ہیں (سقوط = گر پڑنا) یعنی کوّا بڑھ کر اس قدر نیچے اتر آتا ہے کہ وہ اپنی جگہ نہیں لوٹتا} اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شئے حلق میں پڑ گئی ہے، لیکن جب مریض کا مُنہ کھولا جاتا ہے، اور اس کی زبان باہر نکالی جاتی ہے، تو کوّا بڑھا ہوا نظر آتا ہے، اور کبھی غذا نگلتے وقت ضرورت پڑتی ہے کہ اسے انگلی سے دبا دیا جائے، تاکہ لقمہ حلق میں چلا جائے (اس کی وجہ سے کھانسی اکثر اُٹھتی رہتی ہے) (۱) { اس مرض کی وجہ کبھی سوء مزاج گرم وتر ہوتا ہے، جو خون سے پیدا ہوتا ہے + **علامت**: سُرخی اور گرمی ہوتی ہے + **علاج**: فصد کریں، اور تمام وہ تدابیر کام میں لائیں، جو کوّے کے خونی ورم میں بتائی گئی ہیں} مثلاً غرغرے، ملنے کی دوائیں وغیرہ +

(۲) { کبھی اس کا سبب سوء مزاج سرد وتر ہوتا ہے، جو بلغم سے پیدا ہوتا ہے + **علامات**: گرمی اور سُرخی نہیں ہوتی ہے} اور منہ سے لعاب بکثرت خارج ہوتا ہے +

علاج { غرغرہ میں شہد کا پانی اور زوفا کا پانی استعمال کریں} تاکہ بلغم چھٹ کر تحلیل ہو { اور قابض دوائیں بھی غرغرے میں استعمال کریں} جو رطوبات کو خشک کرنے والی ہوں { مثلاً پھٹکری، برگ مورد، دونوں اناروں کے مغز کا پانی اور پھٹکری، بارہ سنگھ کا سینگ جلا ہوا، اور نوشادر کوّے تک پھونک کر پہونچائیں، اور سر کے بیچ میں یافوخ یعنی تالو کے پس طلا کے طور پر مندرجۂ ذیل چیزیں لگائیں: میدہ لکڑی، اقاقیا، وہ بھی جپر دھوا ل

جم گیا ہو} ایسی مٹی زیادہ خشک ہوتی ہے، اور اس میں کسی قدر گرمی بھی ہوتی ہے {سریش، اسپغول، پہلے سرکہ میں برگ مورد اور دھنیا جوش دیں؛ پھر مذکورہ دوائیں اس میں ملا کر لگائیں} یہ طلاء ڈھیلے کوے کو اٹھا لیتا ہے؛ کیونکہ وریدوں اور شریانوں کے سرے جن سے بدن کا کوئی عضو خالی نہیں ہے، اس طلاء کو جذب کرکے طبیعت کی امداد سے مقام مرض تک پہونچاتے ہیں، اور اسؔ لئے کہ کوا نغانغ سے متصل ہے — نغانغ کوے کے دونوں طرف دو گلٹیاں ؔ ہیں، جو کان کی جڑوں سے، اور انکی جھلیوں سے، اور اُس جھلی سے متصل ہیں، جو سر کو گھیرے ہوتی ہے۔ الغرض جب قابض دوائیں سر کی جلد پر لگائی جائیں گی، تو یہ ان میں قبض پیدا کرکے جذب کرینگی، اور اس جذب کا سلسلہ اتصال کی وجہ سے نغانغ اور کوے تک پہونچے گا، اور کوا اوپر کی طرف کھنچ آئے گا؛ اور اسؔ لئے کہ یہ طلاء دماغ میں خشکی پیدا کرتا ہے، اس وجہ سے دماغ کی رطوبت کا کوے کے طرف گرنا بند ہوجائیگا +

{گاہے ڈھیلے کوے کی جڑ پتلی اور اس کا سر موٹا ہوجاتا ہے + **علاج**: گرم پانی میں زفت حل کرکے غرغرہ کرائیں} یہ مادہ کو نرم اور تحلیل کرتا ہے {اگر کوا ڈھیلا ہوجائے تو قابض چیزوں سے غرغرہ کرائیں} مثلاً سحیۃ التیس کا عصارہ، سک (ست آملہ)، مازو، تاکہ اس کی طرف پھر دوبارہ مواد نہ گریں {اور اگر کوے میں گرمی پیدا ہوجائے} یعنی اس میں سرخی اور گرمی عارض ہوجائے {تو آب مکو، اور کاسنی سے غرغرہ کرائیں} اور اگر اوپر نہ چڑھے، اور اوسکی جڑ بہت پتلی اور سرا بہت موٹا، انگور کے شکل کا گول ہوجائے، اس کا رنگ سفید ہو، اور مرض خناق کا اندیشہ ہو، یا یہ کہ کوا لمبا اور اس کی جڑ پتلی ہو، اور اس کے سرے چوہے کی دم کی طرح ہوں، اور وہ ڈھیلا ہو، تو ایسی صورت میں ضروری ہے کہ اس سے ایک مناسب مقدار کاٹ کر علیحدہ کرلی جائے، جس کی صورت یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کیا جائے، پھر مریض کو آفتاب کے سامنے بٹھا کر کہا جائے کہ جہاں تک اُس سے ہوسکے وہ منہ کھولے، اور اس کی زبان نیچے دبائی جائے، اور آلہ ماسکۃ اللہاۃ (کوے کی گرفت کا آلہ) سے کوے کو اُس مقام سے دبا دیں، جہاں سے کاٹنا مد نظر ہو، پھر باقی حصہ نشتر یا مقراض (قینچی) سے کاٹ دیں، پھر گلاب میں سماق جیسی چیزیں مل کر غرغرہ کرائیں؛ اسے جڑ سے نہ کاٹنا چاہئے، ورنہ آواز بند ہوجاویگی، اور بعض حروف کا ادا کرنا محال ہوجائیگا، اور گرد و غبار اور دھوئیں کے باعث مریض کو کھانسی اکثر ہوجایا کریگی؛ کیونکہ یہ چیزیں ایسے مریض کے حلق تک بہت جلد چلی جاتی ہیں، پھیپھڑے میں گرمی و سردی جلد پہونچ جاتی ہے؛ اور اکثر لوگوں کے سینہ اور پھیپھڑے میں سردی اسقدر

ؔ یہ قابل غور اسلئے ہے کہ اگر اس سے لوزتین مراد ہے، تو اس کا ذکر خناق کے ذیل میں الگ کیا ہے؛ اور اگر اس سے کوئی دوسری گلٹی مراد ہے، تو وہ تشریح سے ثابت نہیں ہوتی +

بند ہو جاتی ہے کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں + معدہ میں بھی بیرونی اسباب مثلاً گرد و غبار، دھوئیں اور ریاح وغیرہ سے جلد سوء مزاج پیدا ہو جاتا ہے، اور کوّے کو بالکل، تھوڑا بھی نہ کاٹنا چاہئے ورنہ پہلی مصیبت بعینہ قائم رہے گی { کوّے کے کاٹنے میں خطرناک اندیشہ ہے } کیونکہ اس سے گاہے سخت اورام پیدا ہو جاتے ہیں، جس سے مریض گھٹ کر ہلاک ہو جاتا ہے، اور گاہے اس سے اتنا خون بہنے لگتا ہے کہ وہ بند ہی نہیں ہوتا ہے +

خُناق و ذُبحہ

ذُبحہ: ذال کو پیش، بے کو زبر، اور عوام بے کو جزم دیتے ہیں، اسکی جمع ذُبَح ہے +

{ خناق وہ مرض ہے جس میں کسی سدہ کی وجہ سے، یا راستے کی تنگی کی وجہ سے پھیپھڑے اور قلب تک سانس کا جانا محال، یا مشکل ہو جاتا ہے + اسکا سبب گاہے لوزتین کا ورم ہوتا ہے }

لوزتین: دو عصبی گوشت (سفید لحم غددی) ہیں، جو حلق کے دونوں طرف زبان کی جڑ کے پاس (غلصمہ کی دونوں محرابوں کے مابین) ابھرے ہوئے ہوتے ہیں: انکا فائدہ یہ ہے کہ ہوا کو دفعۃً پھیپھڑوں کی طرف جانے سے روکتے ہیں +

مترجم: مگر اب لوزتین کا فائدہ یہ بتایا جاتا ہے کہ اس سے ایک قسم کی لعابدار رطوبت خارج ہوتی ہے، جو آس پاس کی سطح کو تر رکھتی ہے + یہ رطوبت ان گلٹیوں سے بارہ چھوٹے سوراخوں کے ذریعہ خارج ہوتی ہے + ان گلٹیوں کا نام لوزتین اس لئے رکھا گیا ہے کہ ان کی شکل بادام سے مشابہ ہوتی ہے (لوزہ۔ بادام) ہر ایک گلٹی کی لمبائی تقریباً نصف تیراطہ ہے؛ باہر سے اس کی جگہ زیرین جبڑے کے زاویہ (کونہ) کے مقابل ہے + انکی بیرونی سطح حلق کے بالائی عضلہ (عاصرہ) سے متصل ہے +

{ یا اس کا سبب اُن عضلات کا ورم ہوتا ہے، جو لوزتین کے گرد ہوتے ہیں، یعنی حلق کے بیرونی عضلات میں ورم ہوتا ہے، جو منہ اور زبان سے متصل ہوتے ہیں۔ اسکو مطلقاً خناق کہتے ہیں } **علامات**: مریض جب منہ کھولتا ہے، اور زبان باہر نکالتا ہے، تو ورم دکھائی دیتا ہے؛ برخلاف ازیں اگر ورم اندرونی عضلات میں ہو، تو ورم کا ظہور بالکل نہیں ہوتا + اندرونی عضلات کے مقابلہ میں بیرونی عضلات کا ورم زیادہ اچھا ہے، کیونکہ مواد باہر کی طرف مندفع ہونے کے لئے مائل ہوتے ہیں، اس لئے تنفس کا راستہ بالکل بند نہیں ہو سکتا + بقراط نے ابیذ یمیا میں کہا ہے کہ خناق کی بُری قسم وہ ہے کہ ورم اور سُرخی نہ حلق میں معلوم ہو، اور نہ گردن کے باہر؛ اور درد سخت ہو، اور بغیر گردن سیدھی کئے تنفس نہ لیا جائے، اور سانس میں تنگی ہو۔ ایسا خناق پہلے دن سے چوتھے دن تک ہلاک کر دیتا ہے +

ورم دموی { یہ ورم گاہے دموی ہوتا ہے + **علامات**: چہرہ سُرخ ہوتا ہے؛ کیونکہ بخون سے

پُر ہوتا ہے، نیز تنفس کے بند ہونے کے باعث چہرہ کی طرف خون چڑھتا ہے {حلق میں سوزش ہوتی ہے، سر کے اور حلق کے گرد کے عروق بھرے ہوئے ہوتے ہیں، اور ان رگوں میں تڑپ ہوتی ہے} کیونکہ یہ گرم ورم کے قریب ہوتی ہیں {تمام بدن سے پسینہ جاری ہوتا ہے، منہ میں مٹھاس، یا شراب کا مزہ پایا جاتا ہے} کیونکہ خون کا مزہ انگور کے پانی کی طرح شیریں ہے، اور جب اس میں حرارت عرضیہ کی وجہ سے جوش اور تغیر ہوتا ہے، تو اس کا مزہ شراب کا سا ہو جاتا ہے +

علاج {دونوں طرف کی قیفال کی فصد کھولیں} اور خون تھوڑا تھوڑا چند دفعہ میں نکالیں {پنڈلیوں پر پچھنے کے ساتھ سنگیاں کھچوائیں، نرم حقنہ سے رفع قبض کریں} تاکہ مادہ بدن کے زیریں حصہ کی طرف چلا جائے، اور خارج ہو جائے {پھر تنقیہ کے بعد سرکہ، گلاب، اور سکنجبین سے غرغرہ کرائیں؛ یا مسور، تخم کاہو، تخم کاسنی کو جوش دیکر اور شربت عناب ملا کر غرغرہ کرائیں، یا رُب توت، اور سبز اخروٹ کے سرکہ سے غرغرہ کرائیں} اخروٹ کا سرکہ بنانے کی صورت یہ ہے کہ اس میں اخروٹ کا بیرونی سبز چھلکا ڈال دیا جائے + اس میں ورم کے زائل کرنے کی خاصیت ہوتی ہے + غرغرہ تنقیہ کے بعد ہی کیوں ہونا چاہیئے؟ تاکہ مواد کسی شریف عضو (مثلاً اعضائے تنفس، پھیپھڑے اور قلب) کی طرف نہ لوٹ جائیں {اگر ورم معلوم ہوتا ہو تو اس میں نشتر سے پچھنے لگا دیں} اور خاص مقام مرض سے خون نکالیں + اور انتہا کے قریب انجیر، منقے، میتھی، تخم کنوچہ، اور السی کے جوشاندہ اور تازہ دودھ، مغز املتاس، اور انکے علاوہ اُن چیزوں سے غرغرہ کرائیں، جن میں مواد پکانے، نرم کرنے، اور درد کے تسکین دینے کی قوت ہو {اور جب ورم کا رنگ سُرخی سے زردی پر آ جائے} جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خون پیپ بن جاتا ہے {اور ورم پکنے کی وجہ سے نرم ہو جائے، جو نہ خود پھٹے، اور نہ غرغروں کے استعمال سے پھٹے} ورم کے پھاڑنے والے غرغرے مندرجۂ ذیل قسم کے ہوتے ہیں: تازہ دودھ، گرم قسم کے روغن، جن میں بورۂ ارمنی، ہینگ، اور بابیل کی مینگنیاں حل کی گئی ہوں یا مازو، گلنار، پھٹکری، پوست انار وغیرہ جیسی قابض دواؤں کا جوشاندہ ہو۔ اس قسم کی چیزیں بھی ورم کو پھاڑ دیتی ہیں، کیونکہ اُن سے عضو کے اجزا اس قدر سکڑتے ہیں کہ وہ پھٹ جاتے ہیں {تو اگر ممکن ہو تو ورم کو انگلی سے دبا دیں، یا اس آلہ سے دبا دیں، جو میل نہاں کے نام سے مشہور ہے} یہ ایک سلائی ہوتی ہے، جس کا سرا نشتر کے سرے کی طرح تیز ہوتا ہے، اور یہ ایک نلکی کے اندر رکھی ہوتی ہے {تاکہ ورم پھٹ جائے، اور ریم خارج ہو جائے} رازی کہتا ہے کہ "یہی عمل میں نے احمد ابن اسمٰعیل کے وزیر کے ساتھ کیا تھا، جس سے فوراً ریم اور بہت سارا خون خارج ہوا، اور کسی قدر خون اس کے معدہ کی طرف اُتر گیا، اس کے بعد میں نے فوراً سانس لیا، اور اچھا ہو گیا + میرا یہ عمل بھی اُن عجیب اعمال میں سے تھا، جو خراسان میں میری

طرف سے مشہور رہتے ہیں} پھر گائے کے گھی، اور گرم پانی سے، یا روغن بنفشہ، یا تازہ دودھ اور شہد سے غرغرہ کرائیں، تاکہ زخم پیپ سے دھل کر پاک ہوجائے +

ورم صفراوی {گلے میں اس کا ورم صفراوی ہوتا ہے، جسکی **علامت** یہ ہے کہ اس میں ورم دموی جتنا گلا نہیں گھٹتا ہے، کیونکہ صفرا کی کمی کی وجہ سے ورم چھوٹا ہوتا ہے، مگر پیاس، سوزش، اور سوزش کا درد خونی ورم سے زیادہ ہوتے ہیں} جس طرح خونی ورم میں تناؤ کا درد زیادہ ہوتا ہے + اسکے ساتھ منہ خشک اور اس کا مزہ تلخ ہوتا ہے + **علاج** {پہلے فصد کریں، میوہ جات کے جوشاندہ، املتاس اور شیرخشت سے رفع قبض کریں، پھر مذکورہ بالا دواؤں سے غرغرہ کریں} مثلاً مسور، رُب توت، تخم کاہو، اور تخم کاسنی کے جوشاندہ سے ابتدا میں غرغرہ کرائیں {ماء الشعیر، لعاب اسپغول، تربوز کا پانی قدرے شکر کے ساتھ پلائیں، مواد کو باہر کی طرف کھینچ لانے والا لیپ حلق کے باہر لگائیں} تاکہ جس قدر مادہ ہو، اندر سے باہر کھینچ آئے، مثلاً زفت، نطرون (جواکھار) رائی، جنگلی سداب + مگر بہتر یہ ہے کہ مادہ باہر کی طرف سنگیوں کے ذریعہ جذب کیا جائے +

ورم بلغمی {گلے میں یہ ورم بلغمی ہوتا ہے، جسکی **علامت** یہ ہے کہ چہرہ اور آنکھوں میں بھرپھرا ہوتی ہے} کیونکہ کچھ تو یہی رقیق مادہ اور کچھ اس کے بخارات چہرہ کی طرف چڑھتے ہیں جنھیں پپوٹے اور آنکھوں کے نیچے کی ساخت نرمی کی وجہ سے قبول کرلیتی ہے {رنگ سفید، لعاب کی کثرت درد کی کمی، اور نگلنے میں سخت دقت ہوتی ہے} کیونکہ مادہ کی کثرت سے ورم بڑا ہوتا ہے {منہ کا مزہ نمکین، یا شور ہوتا ہے} کیونکہ بلغمی مادہ جب کسی عضو میں بند ہوجاتا ہے، تو وہ متعفن ہو کر فاسد ہوجاتا ہے، اور حرارت عرضیہ کی وجہ سے نمکینیت، یا شوریت پیدا ہوجاتی ہے + علاوہ ازیں بلغم میں اگر نہ نمکینیت اور نہ شوریت ہو تو اس کے لئے نفوذ کرنا آسان نہیں ہے، کیونکہ وہ غلیظ ہوتا ہے، اور اعضاء اصلیہ کی طرف، جو سخت اور تنگ راستوں کے ہوتے ہیں، مشکل سے حرکت کرتا ہے

علاج {تیز حقنوں سے دست لائیں} مثلاً گیہوں کی بھوسی، ناخونہ، سویا، انجیر، بورہ ارمنی، نمک کا جوشاندہ شکر سرخ اور کانجی کے ہمراہ {کانجی اور شہد سے، یا رُب انگور، سکنجبین عنصلی، مولی کے پانی، رائی، مویزج، عاقرقرحا سے، اخروٹ کے چھلکوں کے رُب سے غرغرہ کریں} اخروٹ کے چھلکوں کا رُب نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ تر اخروٹ کے چھلکے لے کر کوٹیں، اور پانی نکال کر اُسے یہاں تک جوش دیں کہ نصف جاتا رہے، پھر اس سے نصف شکر ڈال کر کف دور کرکے اتار لیں + منہ اور حلق کے اورام کے لئے یہ بہترین علاج ہے، کیونکہ اس میں باوجودیکہ قبض کی قوت سخت ہے، اس میں لطافت بھی ہے، اور جو دوا، قوت قبض کے ساتھ لطافت رکھتی ہو، وہ نہایت مفید ہوتی ہے، کیونکہ یہ لطافت کی وجہ سے اندر گھس جاتا ہے چنانچہ اخروٹ کے چھیلتے وقت انگلیوں کا رنگین ہوجانا اس کی شہادت ہے، کیونکہ اس کی

قوت لطافت کی وجہ سے جلد کے اندر نفوذ کر جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا اثر تیز تیز چیزوں سے بھی زائل نہیں ہوتا ہے۔ اور انتشار میں اور ورم کے پکنے کے وقت { انجیر اور بورۂ ارمنی کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں } یہ پکاتا، اور ورم کو پھاڑ دیتا ہے { اور حلق میں بورۂ ارمنی، ہینگ، اور نوشادر پھونکیں } یہ فوراً ورم کو پھاڑ دیتا ہے۔

ورم سوداوی { گاہے خناق کا ورم سوداوی ہوتا ہے } مگر یہ کم ہوتا ہے، کیونکہ سودا غلیظ ہے، اس لئے وہ حلق میں نفوذ ہی نہیں کرتا، اور اس لئے کہ سودا بالطبع بدن کے زیرین حصہ کی طرف رخ رکھتا ہے، اور اس لئے کہ ورم سوداوی کی پیدائش اکثر اس طور پر ہوتی ہے کہ ورم گرم آخر میں سوداوی ورم ہو جاتا ہے، اور ایسی صورت دفعۃً نہیں ہوسکتی، بلکہ باہستگی ہوسکتی ہے، جس کا یہاں ہونا نادر ہے؛ کیونکہ گرم ورم حلق جیسے شریف عضو میں اتنی مہلت نہیں دیتا ہے کہ وہ سخت ہو کر سوداوی ہو جائے۔

علامات { یہ ورم سخت ہوتا ہے، اور اس کا رنگ سیاہ، اور کے منہ میں خشکی اور ترشی ہوتی ہے، ورم کے مقام میں تناؤ کی سی کیفیت، بلکہ واقعی تناؤ محسوس ہوگا } یہ آخری علامت اگرچہ ورم کے اقسام میں لازمی طور پر پائی جاتی ہے؛ کیونکہ جب کوئی مادہ عضو میں آئیگا تو تناؤ ضرور پیدا کریگا، مگر یہ تناؤ سوداوی میں زیادہ ہوتا ہے؛ کیونکہ سودا غلیظ وکثیف، اور اس میں خاکی اجزاء کا غلبہ ہوتا ہے۔

علاج { پہلے باسلیق کی فصد کھولیں } تاکہ قابل اخراج سواد کے خارج ہو جانے سے مادہ کم اور مرض کے اعراض خفیف ہو جائیں؛ کیونکہ سودا، فصد میں خون کے ساتھ بمقابلہ بلغم کے زیادہ آسانی سے نکلتا ہے؛ کیونکہ یہ بلغم کی طرح لیسدار نہیں ہوتا، اور عروق میں چسپاں نہیں رہتا ہے، اور اس لئے کہ سودا خون سے مشابہ ہوتا ہے۔ مگر چونکہ یہ غلیظ ہوتا ہے، اسلئے بڑی رگوں ہی کی فصد سے خارج ہوسکتا ہے، اسی وجہ سے باسلیق کی فصد کھولی جاتی ہے، کیونکہ جگر کی دونوں رگوں میں سے (ہاتھ میں) باسلیق ہی سب سے بڑی رگ ہے { اوسط درجہ کے حقنوں کے ذریعہ بدن سے سودا خارج کریں } تیز حقنوں سے صرف رقیق مادہ خارج ہو جاتا ہے، اور غلیظ حصہ نکلنے سے رہ جاتا ہے، اور ہلکے حقنے سودا جیسے غلیظ مادہ کے خارج کرنے پر قدرت نہیں رکھتے { اور ورم بانجی کے غرغرے استعمال کریں } مثلاً کابنج، انجیر، پوست اخروٹ کے رُب کا جوشاندہ اُن دواؤں کے ساتھ جن میں ورم کے نرم کرنے کی قوت ہو، مثلاً میتھی کا لعاب اور مغز المتاس۔

ورم اندرونی عضلات { گاہے خناق کا سبب حلق کے اندرونی عضلات کا ورم ہوتا ہے } جس سے نہ منہ کے کسی حصہ میں، اور نہ باہر سے کسی قسم کا ورم نمودار ہوتا ہے، بعض لوگ اسی کو ذبحہ کہتے ہیں۔

حلق کی تعریف جیسا کہ تمھیں معلوم ہو چکی، اُس خلاء کا نام ہے، جس میں تنفس اور غذاء کا راستہ واقع ہے، مگر طبری کا قول ہے کہ حنجرہ (نرخرہ)، حلقوم، مری (غذاء کا راستہ) اور وہ عضلات، جو مری کے متعلق ہیں، یہ سب چیزیں حلق میں داخل ہیں" + اس تعریف کی رو سے لوزتین، زبان کی جڑ، حلق کے بیرونی عضلات، کان کی جڑیں اندر اور باہر سے، یہ سب چیزیں حلق میں شامل ہوگئیں، اور ان تمام اعضاء کا مرض حلق کا مرض کہلائیگا + چنانچہ اگر ورم حنجرہ (نرخرہ) میں ہوگا تو نگلنا بند نہو گا تنفس بند ہو جائیگا، اور گاہے اسی وجہ سے ہلاک کر دیگا، اور اگر ورم مری (غذا کی نالی) میں ہوگا تو یہ امر برعکس ہوگا، مگر گاہے حنجرہ میں ورم اتنا بڑا ہوتا ہے کہ نندیکی کی وجہ سے نگلنے کی طاقت بھی جاتی رہتی ہے + علی ہذا گاہے مری کے بالائی حصے میں ورم اس قدر بڑا ہوتا ہے کہ تنفس رُک جاتا ہے +

خناق کلبی {کبھی خناق کا سبب یہ ہوتا ہے کہ گردن کے مُہرے اندر کی طرف ٹل جاتے ہیں، اور انکے ٹلنے کی وجہ ضرب وصدمہ ہوتا ہے، یا انکے عضلات کا ورم} یا مری کا ورم، یا مری کے اندر استر کرنیوالے عضلے کا ورم، یا اس عضلے کا ورم، جو حنجرہ کے اندر ہوتا ہے، یا اس عضلے کا ورم، جو مری اور حنجرہ کے درمیان ہوتا ہے {یہ اورام مہروں کو اندر کی طرف کھینچتے ہیں} کیونکہ ان اعضاء اور گردن کے مہروں کے درمیان رباطات اور اعصاب کے ذریعہ تعلق ہے + چنانچہ جب رباطات واعصاب ان اعضا کی طرف، جن میں ورم ہے، کھنچتے ہیں، تو جو مہرہ ان سے متصل ہے، وہ بھی لازماً اندر کی طرف کھنچ آتا ہے" {یا مہروں کے ٹلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انکے عضلات میں خشک، یا تر تشنج پیدا ہو جاتا ہے} جس سے مہرے اندر کی طرف کھنچ آتے ہیں {یا اس کی وجہ غلیظ ریاح ہوتی ہیں، جو جوڑ کے درمیان گھس کر اوس کو اپنی جگہ سے اوکھیڑ دیتی ہیں، یا کوئی تیز مادہ ہوتا ہے، جو جوڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتا ہے} یا کوئی لغزش ہوتی ہے، جو مہرے کو اندر کی طرف پھسلا دیتی ہے + خناق کی یہ قسم علی العموم بچوں کو ہوتی ہے؛ کیونکہ انکے اعصاب نرم اور ڈھیلے، اور انکے دماغ مواد سے پُر ہوتے ہیں، جو مہرے او تر کر نیچے گر پڑتے ہیں {اس خناق کو، جس کا سبب اندرونی عضلات کا ورم ہوتا ہے، اور وہ ورم کا سبب مہروں کا ٹلنا ہوتا ہے، خناق کلبی (کتے والا اختناق) کہتے ہیں} جسکی وجہ تسمیہ طبری بیان کرتا ہے کہ یہ مرض کتوں کو اکثر ہوتا ہے، جس طرح مرض داء الثعلب (جس میں بال جھڑتے ہیں) علی العموم ثعلب (لومڑی) کو زیادہ ہوتا ہے، مگر متقدمین خناق کلبی اس ورم کو کہتے تھے، جو حنجرہ کے اندر ہو، کیونکہ اس میں مریض کتوں کی طرح منہ کھول کر زبان باہر نکالے رہتا ہے، پھر ہر قسم کے بجرے خناق کو خناق کلبی کہا جانے لگا {خناق کی یہ قسم تمام اقسام سے ردی ہوتی ہے} کیونکہ اس میں سانس بند ہو جاتا ہے، ورم کا زائل ہونا اور مہروں کا اس قدر جلد اپنی جگہ لوٹنا کہ قلب کا مزاج فاسد نہو، اور حرارت غریزیہ نہ گھٹ جائے، دشوار ہوتا

ہے؛ علی الخصوص اس حالت میں جبکہ ہٹنے والا مہرہ وہی ہو، جس سے تنفس کے اعصاب نکلتے ہیں، یا گردن کا پہلا یا دوسرا مہرہ ہو؛ کیونکہ اس جگہ تنگی زیادہ ہے، اور یہ دونوں مہرے دماغ سے قریب ہیں + خناق کی یہ قسم پہلے سے چوتھے دن تک اکثر ہلاک کر دیتی ہے +

علامت {مریض سر نہیں اٹھا سکتا، اور نہ کسی طرف پھیر سکتا ہے} جس کی وجہ مہرہ کا اپنی جگہ سے ٹلنا، اور اس کے زائدہ کا دوسرے مہرے کے گڑھے سے نکل جانا ہے؛ اسوجہ سے جوڑ کے تمام حرکات بند ہو جاتے ہیں، اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ گردن کے اعصاب تن جاتے ہیں اور سکڑنے اور پھیلنے کے قابل نہیں رہتے {مریض منہ بالکل نہیں کھول سکتا ہے} کیونکہ منہ ان دو عضلات سے کھلتا ہے، جو کان کے نیچے سے شروع ہو کر گردن میں گزرتے ہیں؛ اور جب گردن کے مہرے اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے، تو ان عضلات کے اوتار دونوں عضلوں کے درمیان لازمی طور پر تن جاتے ہیں، اسلئے وہ سکڑ نہ سکیں گے، جس سے جبڑا نیچے کھینچ سکے {یہ علامت مہرہ کے ٹلنے کی ہے، لیکن اگر اندرونی عضلات میں ورم ہو تو اکثر منہ کھلا رہتا ہے، اور زبان باہر نکلی رہتی ہے} ایسا رہنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ تنفس کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے، اسلئے مریض مجبور ہو کر منہ کھولتا اور زبان باہر نکالتا ہے، تاکہ تنفس کا راستہ کشادہ ہو +

علاج {مذکورہ بالا ہر دو اقسام میں فصد کریں، سنگیاں کھچوائیں، حقنوں کے ذریعہ دست لائیں} تاکہ مادہ کم ہو جائے، اور وہ دوسری طرف کھینچ آئے {اور تمام وہ تدابیر از قسم غرغرہ، ضمادات، حجامت (سنگیاں) جوشاندہ {استعمال میں لائیں، جو پہلے بتائی گئی ہیں؛ اور ٹلے ہوئے مہرے کو اپنی جگہ اس آلہ کے ذریعہ لوٹائیں، جو لگام کی زبان سے مشابہ ہوتا ہے} اس آلہ کو منہ میں داخل کر کے ابھرے ہوئے مقام کو اٹھائیں، اور دبانے والی چیز کو گردن کے باہر کی طرف ڈھکیلیں + اور اگر آلہ نالی دار ہو، اور اسکے اندر اس قسم کا نشتر ہو کہ جب چاہیں اس کے منہ سے باہر نکال لیں، جس طرح آلہ فتیل نہاں ہوتا ہے، تو ایسے آلہ سے ورم کا چیرنا ممکن ہے، بشرطیکہ مہروں کے ٹلنے کا سبب ورم ہو {اور جب گردن اپنی جگہ لوٹ آئے تو قابض ضماد لگائیں} تاکہ اصلی حالت پر قائم ہو کر مستحکم ہو جائے + ایسا ضماد مہروں کے لوٹنے سے پہلے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے؛ کیونکہ یہ مقام پر چمٹ جاتا ہے، اور مہرہ کو باہر کی طرف کھینچکر اپنی جگہ لوٹا لاتا ہے، یا مہرہ کو صرف اسقدر کھینچتا ہے کہ حرام مغز سے دباؤ جاتا رہتا ہے + طبری نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک دائی نے رق مقیّر کا ایک ٹکڑا ایک صوب میں رکھا، جب سے تیز [illegible] گیا، پھر اس نے اسے بچہ کی گردن پر چپکا دیا، جب یہ خشک ہو گیا تو

لہ رق، ایک قسم کا باریک چمڑا ہوتا ہے، جس پر لکھا جاتا ہے۔ رق مقیّر: قطران لگایا ہوا چمڑہ + ۲ قیر (قطران) تارکول: سیاہ سرخی مائل ایک تیل ہے، جو زمین سے گرم پانی کے ساتھ چشموں سے نکلتا ہے (مترجم) +

مہرہ اپنی جگہ لوٹ آیا + علی ہذا باہر سے سنگھیوں کا زور سے چوس کہ کچوانا مہرہ کو اپنی جگہ لوٹا لاتا ہے، یا حرام مغز کے دباؤ کو دور کرتا ہے {مثلاً میدہ لکڑی، مرکی، اقاقیا، سرشیا الیٹھا، ہمراہ لعاب اسپغول}

{گاہے مہروں کے دو ٹکڑوں میں سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتا ہے} کیونکہ ہر ایک مہرہ دو حصوں سے مرکب ہے، اور یہ دونوں حصے ایک دوسرے سے چسپاں ہیں جب یہ ٹکڑے مذکورۂ بالا اسباب سے جدا ہو جاتے ہیں، اور زیادہ پھیلکر حلق کو تنگ کر دیتے ہیں تو اسکو عظم شجی کہتے ہیں} (عظم شجی حقیقت میں اس ہڈی کو کہتے ہیں، جو حلق میں چُبھ جائے اور نگلنے کی قوت زائل کر دے) اس کو عظم شجی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ بھی حلق میں عارض ہوتا ہے اور نگلنے کی قوت زائل کر دیتا ہے + یہ مسئلہ مصنف نے کچھ عجیب وغریب بیان کیا ہے کہ ہر ایک مہرہ دو ٹکڑوں سے مرکب ہے، اس کا آجتک کوئی شخص بھی قائل نہیں ہوا مصنف کے دعویٰ کی تصدیق اور اس کی رائے کے سچا کر دکھانے پر خدا ہی کو قدرت ہے (کہ وہ کسی شخص میں مہرں کو دو ٹکڑوں سے مرکب کر دے) +

علاج {مہروں کو اپنی جگہ لوٹائیں، اس کے بعد قابض چیزوں سے ضماد کریں} کہ سر مستحکم ہو جائیں +

ذُبحہ

{وہ گرم ورم ہے، جو حلقوم کے دونوں جانب کے عضلات (جن سے غلصمہ کی محرابیں بنتی ہیں) میں پیدا ہوتا ہے، جو نگلنے میں امداد کرتے ہیں} جو عضلے نگلنے پر امداد کرتے ہیں، وہ دو لحمی (گوشت جیسے) عضلے حلق کے دونوں سرے پر واقع ہیں، جو اس جگہ کو تنگ کرتے ہیں + اگر یہ جگہ کشادہ رہے، تو یہ غذا گاہے مری کے منہ (یعنی حلق) کے کنارہ پر اٹک رہے، اور اس کا اترنا دشوار ہو جائے (شاید اس سے مراد غلصمہ کے عضلات ہیں)

{اور اس کا ورم اس عضلہ میں ہوتا ہے، جو مری کے منہ پر واقع ہے} کسی تشریح داں نے یہ بیان نہیں کیا ہے کہ مری کے منہ پر کوئی عضلہ ہے، ہاں حُنین بن اسحٰق نے اپنے ایک رسالہ میں لکھا ہے، جس میں اعضائے غذا کا ذکر ہے کہ "مری کے سرے پر ایک عضلہ ہے + یہی وجہ ہے کہ جب انسان بیدار ہوتا ہے تو تالو اور رکتے سے چیزوں کو مری کی طرف اترتے ہوئے محسوس کرتا ہے، جنہیں وہ حلق کے راہ خارج کر دیتا ہے، اور جب وہ سویا ہوتا ہے، تو ممکن ہے کہ وہ چیزیں بلا کسی شعور کے معدہ تک چلی جائیں " شیخ کے کلام سے بھی اس قول کی تصدیق کا پتہ چلتا ہے + رہا جالینوس، وہ مری کے (متحرک) ریشوں کو عضلات کے نام سے پکارتا ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ چیزوں کا نگلنا اس عضلہ کے عمل سے حاصل ہوتا ہے، جو مری کی لمبائی

میں واقع ہے، اور اس کی امداد وہ عضلہ بھی کرتا ہے، جو چوڑائی میں واقع ہے + طبری اُن لوگوں کے قول سے منکر ہے، جو قائل ہیں کہ مری پر کوئی عضلہ نہیں ہے جس سے غذا جذب ہوتی ہے، اور نہ باب الکبد پر کوئی عضلہ ہے، جس سے کیلوس جذب ہوتا ہے۔ اور وہ استدلال میں پیش کرتا ہے کہ "حرکت بلا محرک کے اور جذب بلا جذب کرنے والے کے ناممکن ہے، اور محرک اور متحرک کے درمیان کسی آلہ کا ہونا بھی ضروری ہے + پس اگر سارے جگر میں جذب کی قوت ہو تو ضروری ہے کہ جس طرح وہ باب الکبد سے جذب کرتا ہے، محدب سے بھی جذب کرے (حالانکہ محدب کی طرف سے وہ ہرگز جذب نہیں کرتا) جب ایسا نہیں ہو سکتا ہے تو کسی آلہ کا ہونا اس کے لئے ضروری ہوا، اور یہ آلہ وہی عضلات ہیں، جو جذب کیلئے رکھے گئے ہیں" + جالینوس نے بھی اپنی کتاب قوت مُعتَاصَلہ میں ذکر کیا ہے کہ بدن میں کوئی ایسا عضو نہیں ہے، جو حرکت کرتا، یا حرکت دیتا ہو، اور اس میں ایک، یا ایک سے زیادہ عضلہ نہو + طبری کہتا ہے کہ "میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کسی دانا کو کچھ شک بھی ہو سکتا ہے"۔ میں کہتا ہوں کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی عقلمند اس قول کو صحیح بتاتا ہو، اور اسکے غلط ہونے کا یقین نہ رکھتا ہو + رہا طبری کا یہ قول کہ محرک اور متحرک کے درمیان کسی آلہ کا ہونا ضروری ہے"، یہ قول بالکل صحیح ہے، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ آلہ عضلہ ہی ہو۔ عضلہ حرکات اختیاریہ کے لئے ضروری ہوتا ہے + رہے حرکات غیر اختیاریہ (طبعیہ) مثلاً جذب، امساک، اور دفع، انکے لئے عضلہ کا ہونا ضروری نہیں ہے + چنانچہ سارے اعضاء میں اس قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں، حالانکہ اُن میں عضلہ نہیں ہوتا ہے + رہا جالینوس کا کلام، اسکو استدلال میں پیش کرنا کافی نہیں ہے؛ کیونکہ ممکن ہے کہ اس کے کلام میں حرکت سے ارادیہ مراد ہو، یا عضلہ سے ریشے مراد ہوں (جیسا کہ اس کی اصطلاح ہے) + پھر طبری کہتا ہے کہ "فم مری اور فم حلقوم کے عضلے وہی ہیں جو طرجہالی اور اس المزمار کے نام سے مشہور ہیں"۔ یہ کلام ایسے شخص کا ہو سکتا ہے، جس کو تشریح سے بالکل مس نہو { نیز اس کا ورم اُن عضلات میں ہوتا ہے، جو حلقوم کے منہ پر واقع ہیں } حلقوم اطباء قصبۂ ریہ اور اس کے منہ یعنی حنجرہ کو کہتے ہیں، اس کے عضلات[1] سولہ ہیں + اور اگر فم حلقوم کے عضلات نہ کہے جائیں، بلکہ حلقوم کے عضلات کہے جائیں تو اس کے مخصوص عضلات[2] چار ہیں، جو حلقوم یعنی قصبۂ ریہ کو تیز آواز نکالتے وقت تنگ کرتے ہیں { نیز اس کا ورم گرم مری میں اور مری کے اندرونی استر میں ہوتا ہے } مری کے استر سے مراد وہ سطح ہے، جس میں کھانا پانی گزرتا ہے +

سبب { اس کا سبب گرم غلیظ اور خراب خون ہوتا ہے } +

---

[1] یعنی آٹھ جوڑے ہیں، جن میں سے پانچ جوڑے آواز کی ڈوریوں، اور حنجرہ کے سوراخ کے ساتھ مخصوص ہیں، اور باقی تین غضروف لمبی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں (مترجم) + [2] قابل غور (مترجم) +

علامات {مریض لقمہ نگل نہیں سکتا} کیونکہ نغانغ[1] نگلنے پر ضعف کیوجہ سے امداد نہیں کرسکتے، نیز مری غذا کے جذب کرنے پر قادر نہیں رہتی ہے، اور اسلئے کہ راستہ تنگ ہو جاتا ہے (خواہ مذکورۂ بالا اعضاء میں سے کسی عضو میں ہو) اور اس لئے کہ لقمہ نگلتے وقت زبان بھی غذا کو لیکر مری تک پہونچاتی ہے، اور جب اس کی حرکت ورم کے دباؤ اور تمدد کی شدت سے کمزور ہوجاتی ہے تو اس کا فعل پورا نہیں ہوتا ہے {اگر مریض لقمہ نگلنے کی کوشش بھی کریگا تو نتھنوں سے نکل جائیگا} کیونکہ غذا جب مری کی طرف نہ جاسکے گی، تو تالو کے دونوں سوراخوں کی طرف رجوع ہوکر نتھنوں سے خارج ہوجائے گی {مریض بات نہیں کرسکتا} کیونکہ بات تو وہ جب کرسکتا ہے کہ آواز پیدا ہو، اور حروف بنیں، اور آواز حقیقت میں قصبۂ ریہ کی دوی ہے (یعنی قصبۂ ریہ میں ہوا کو بجتی ہے) یہ گونج قصبۂ ریہ کے سرے کے پاس، جو راس المزمار کہلاتا ہے، آواز بنتی ہے، راس المزمار (مزمار، باجہ) وہ مقام ہے، جہاں قصبۂ ریہ کا سرا تنگ ہوگیا ہے پھر یہ حنجرہ کے پاس کشادہ ہوگیا ہے، پس قصبۂ ریہ وسعت سے شروع ہوکر تنگی میں آتا ہے، پھر وسیع فضاء کی طرف جاتا ہے + اس تنگ مقام میں آواز پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ قصبۂ ریہ سے ہوا نکل کر جب اس تنگ مقام میں پہونچتی ہے، تو یہاں آکر بند ہوجاتی ہے، اور اسکے بعد جو ہوا آتی ہے، وہ اسے باہر کی طرف ڈھکیلتی ہے۔ چنانچہ یہ جب اس مقام سے باہر آتی ہے تو وہ ایک وسیع فضا، یعنی حنجرہ کی فضاء پاتی ہے، اور یہ اصول میں سے ہے کہ جو شئ وسعت سے تنگی میں آتی ہے، اور تنگی سے وسعت کی طرف جاتی ہے، وہ اس تنگی میں زور اور تیزی سے نفوذ کرتی ہے، جیسا کہ فلسفہ میں ثابت ہوچکا ہے + یہی وجہ ہے کہ حنجرہ میں ہوا کی ٹھوکر زور سے لگتی ہے، اور اس سے بڑی آواز پیدا ہوتی ہے۔ مگر جب عضلات حنجرہ اور اس کے گرد و پیش کے اعضاء میں ورم ہوجائیگا، اور جگہ تنگ ہوجائے گی، تو آواز بند ہوجائے گی، مریض گفتگو نہ کرسکے گا، یہاں ہوا بکثرت اکٹھی ہوجائیگی، اور بآسانی خارج نہ ہوسکیگی، اور اسکی آواز اس شخص کی آواز جیسی ہوجائیگی، جو ناک سے گفتگو کرتا ہو + ابن سرافیون اسکی وجہ یوں بیان کرتا ہے کہ انسان گفتگو زبان سے کرتا ہے، اور جب اسکی حرکت ورم کیوجہ سے ضعیف ہوجائیگی تو ضروری ہے کہ بولتے وقت اسکی آواز تالو کے سوراخ کی راہ چڑھ کر نتھنوں سے خارج ہوگی {آنکھیں ابھر آتی ہیں} کیونکہ دماغ پُر ہوتا ہے، اس لئے کہ تنفس کا راستہ تنگ ہوتا ہے، اور تنفس سے خارج ہونے والی ہوا، خون کے ساتھ رگوں کی طرف لوٹ جاتی ہے {منہ سے لعاب جاری ہوتا ہے} کیونکہ وہ حلق کی طرف راستہ کے تنگ ہونے کے باعث نہیں جاسکتا ہے {اور گاہے حلق کے سامنے باہر سے ورم کے مقام میں ہلالی شکل کی سُرخی ایک کان سے دوسرے کان تک طوق کے مانند دکھائی دیتی ہے} یہ اُسوقت ہوتا ہے، جبکہ ورم کا مادہ باہر آجائے + یہ بہتر علامت ہے +

علاج {قیفال کی فصد کھول کر خون تھوڑا نکالیں} تاکہ قوت ان دنوں میں قائم رہے

---

[1] نغانغ سے مراد خواہ کوئی گلٹی ہو، یا حلق اور کان کے درمیان کا سوراخ، انکو نگلنے سے کوئی تعلق نہیں ہے (مترجم) +

جس میں مریض حلق بند ہونے کی وجہ سے کھا نہیں سکتا۔ یہ اسوقت کیا جاتا ہے، جبکہ مواد کی کثرت صرف حلق کی طرف ہو، اور سارا بدن مواد سے پُر نہو۔ سامری کہتا ہے کہ مجھے جمیع متقدمین سے خناق کے بارے میں اختلاف کرتے ہوئے وحشت ہوتی ہے، مگر میں نے سخت قسم کے خناق بھی دیکھے ہیں، جو دُبلے آدمیوں میں پیدا ہوئے ہیں، جن میں مواد کی کثرت نہیں ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کو نہایت سرد مکان میں رکھنا چاہئے، تاکہ اُن کے بدن سے رطوبات زیادہ تحلیل نہوں، اور بھوک پیاس نہ لگے، اور فصد نہ کی جائے، تاکہ اسکا خون اوس کی پرورش کے لئے باقی رہے، لیکن اگر مریض توانا ہو، تو اُسے بیس روز تک بھوکا رکھنا ممکن ہے، اور اس عرصہ میں غرغروں سے علاج جاری رکھنا چاہئے، تاکہ حلق کشادہ ہوجائے، مگر وہ مریض جس کی فصد کھولی جاتی ہے، اُسے اگر اسکے بعد تین دن تک بھی غذا نہ دیجائے تو وہ مرجاتا ہے"۔ {حرارت کے بجھانے والے یعنی سرد حقنوں سے دست لائیں، پھر دوسرے اور تیسرے دن فصد کریں} بار بار فصد کرنے سے مقصود وقفہ دینا ہے، تاکہ مادہ نضج پا جائے۔ اور خون دس دس درہم، یا پانچ درہم نکالیں (درہم = ۳ ماشہ) تاکہ مادہ بھی خارج ہوجائے، اور بدن میں قوت بھی قائم رہے {بشرطیکہ بدن میں کافی طاقت ہو، اور اگر نگلنا ممکن ہو تو منہ میں آبِ جو ڈالیں} اور گاہے گردن کے دوسرے مہرہ کے پاس سنگھیاں کھچواتے ہیں، جس سے راستہ تھوڑا تھوڑا کھل جاتا ہے، اور جب تک تنگی اسیر رہتی ہے، چیزوں کی گھونٹ اوتر سکتی ہے {تنقیۂ بدن کے بعد حلق پر باہر سے جذب کرنے والا ضماد لگائیں} مثلاً بورۂ ارمنی، قسط، جند بیدستر، اور گندھک، تاکہ مادہ اس طرف کھنچ آئے۔

لفظی تحقیق لفظ خناق اور ذُبحہ کے مواقع استعمال میں اطبار کا اختلاف ہے، چنانچہ بعض لوگ خناق اُس ورم کو کہتے ہیں، جو حنجرہ کے بیرونی عضلات میں، یا قصبۂ ریہ کے اندر، یا مری کے اندر، یا باہر پیدا ہوتا ہے، اور ذُبحہ کو تین کے گرم ورم کو کہتے ہیں۔ یہی مذہب صاحب کامل اور اسکے پیروؤں کا ہے۔ بعض لوگ خناق حنجرہ کے بیرونی عضلات کے ورم کو اور ذبحہ حلق اور مری کے عضلات کے ورم کو کہتے ہیں، اور اندرونی عضلات کے ورم کو خناق کلبی کہتے ہیں۔ یہی مذہب صاحب تقویم کا ہے، جس کی پیروی مصنف نے کی ہے۔ بعض لوگ ذُبحہ مخصوص طور پر اُس ورم کو کہتے ہیں، جو کسی ایسے مقام میں پیدا ہوتا ہے، کہ نہ منہ کے کسی حصے میں اور نہ باہر سے ورم نمودار ہوتا ہے؛ یہ مذہب ابن ابی صادق کا ہے؛ اور بعض لوگ خناق اور ذُبحہ میں بالکل فرق نہیں کرتے ہیں؛ یہ طریقہ شیخ اور فیلسوف ابوالفرج کا ہے۔

گاہے خناق کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حنجرہ کے کھولنے والے عضلات کی حرکت باطل ہوجاتی ہے جس سے اسکا راستہ تنگ ہوجاتا ہے، اور گاہے اسکی وجہ اندرونی عضلات کی خشکی ہوتی ہے، جس سے عضلات تن جاتے ہیں، اور راستہ تنگ ہوجاتا ہے، یا اس کی وجہ پھیپھڑوں کا ورم ہوتا ہے۔ اس کے

مریض فوراً نہیں گھُٹتا ہے، لیکن یہ باہستگی بڑھتا جاتا ہے، حتیٰ کہ مریض کا دم گھُٹ جاتا ہے یہی حال اس خُناق کا ہے، جو پھیپھڑوں کی ریح سے، اور سینہ کی ریم سے، اور قصبۂ ریہ کے ورم سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ اس کی فضاء اس قدر وسیع ہوتی ہے کہ اس میں اتنا بڑا افرق نہیں ہوتا ہے کہ اُسے بھر کر بند کردے، برخلاف اس کے ورم حنجرہ سے فوراً تنفس بند ہوسکتا ہے؛ کیونکہ تنفس کا راستہ اس میں تنگ ہوجاتا ہے +

خانقہ اسکو خناق وبائی بھی کہتے ہیں. یہ ایک شدید متعدی مرض ہے جس میں انتہا درجہ کا ضعف ہوتا ہے، تالو، حلق، حنجرہ، اور جوف انف کے اندر رطوبت یعنی کے ترشح سے ایک فاسد جھلی پیدا ہوجاتی ہے، جو مقام ماؤف کے سطحی طبقات کے ساتھ پیوستہ ہوتی ہے، اور غدد متورم ہوجاتے ہیں. یہ مرض درحقیقت ایک مخصوص عفونت کا نتیجہ ہے، جس کی سمیت منجذب ہوکر سارے بدن کے خون کو مسموم کردیتی ہے:

اسباب: اس مرض کا سبب ایک مادہ ہے، جو مریض کی ناک اور منہ کے لعاب میں، نیز حلق، حنجرہ، اور جوف انف کی غشاء مخاطی میں پایا جاتا ہے. علاوہ ازیں ورم گلو، نزلہ، تکان، کمزوری، موسم سرما وغیرہ بھی اس کے اسباب مُعِدّہ سابقہ میں شامل ہوسکتے ہیں +. اس مرض میں زیادہ تر ۲ سے ۵ سال تک کے بچے مبتلا ہوتے ہیں، لیکن ۵ سے ۱۵ سال تک کے بچے بھی اس مرض میں اکثر گرفتار ہوجایا کرتے ہیں +

علامات: ابتداء مرض میں سستی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے، دردسر، متلی وغیرہ کی شکایت ہوجایا کرتی ہے. گاہے ایک دو دست بھی آجاتے ہیں، غنودگی سی طاری ہوتی ہے، اور گردن میں تشنج سا معلوم ہوتا ہے، خفیف بخار رہتا ہے، جو گاہے تیز ہوجاتا ہے، پیشاب میں رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے؛ حلق میں سوزش ہوتی ہے؛ آواز بھاری ہوجاتی، یا بیٹھ جاتی ہے. تین چار روز کے بعد غلصمہ، نرم تالو اور حلق کے اندر متورم مقامات پہ ایک غشاء کاذب بننی شروع ہوتی ہے، جو حنجرہ یا نرخرہ کی طرف بڑھتی جاتی ہے. اس غشاء کا رنگ سیاہی یا زردی مائل خاکستری ہوتا ہے؛ یہ غشاء حلق سے خوب چپیاں رہتی ہے، اور بآسانی علٰحدہ نہیں ہوسکتی. اگر اس غشاء کو بہ تکلف علٰحدہ کرنے کی کوشش کی جائے، تو غشاء مخاطی سے خون نکلنے لگتا ہے، اور غشاء پھر دوبارہ بہت جلد بننا شروع ہوجاتی ہے، مریض کے منہ سے رال بہتی رہتی ہے، اور اس سے بدبو آتی ہے، خون میں مسلسل سمیت کے جذب ہونے سے مریض بہت ضعیف ہوجاتا ہے؛ پانچویں چھٹے روز غشاءِ کاذب خود بخود علٰحدہ ہونی شروع ہوجاتی ہے، اور ساتویں آٹھویں روز تک بالکل صاف ہوجاتی ہے +

گاہے حنجرہ یا نرخرے کے اندر وہ غشاء بڑھکر اسقدر دبیز ہوجاتی ہے کہ سانس

لینا دشوار ہوجاتا ہے + اس حالت میں مریض دو چار گھنٹہ میں یا زیادہ سے زیادہ دو چار روز کے اندر ہی ہلاک ہوجاتا ہے۔ گاہے اس مرض میں ناک یا منہ سے خون جاری ہوجاتا ہے، گاہے ہاتھ پاؤں شل ہوجاتے ہیں۔ گاہے ہذیان ہوجاتا ہے + اس مرض کی مدت آٹھ دس روز اور گاہے چودہ روز تک ہوتی ہے + مریض اس مرض سے تدریجی طور پر صحت یاب ہوتے ہیں +

عوارض: صحت کے دو تین ہفتہ کے بعد گاہے فالج کی علامات ظاہر ہوتی ہیں، تالو مفلوج ہوجاتا ہے، اس کی حس وحرکت میں فرق آجاتا ہے، مریض گنگنا کر بولتا ہے، اور نگلنے کے وقت ناک سے پانی خارج ہوجاتا ہے، عضلاتِ چشم کے مفلوج ہونے کی وجہ سے مریض کو حول (بھینگا پن) ہوجاتا ہے، اور آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے۔ مریض نزدیک کی چیز کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکتا، بعض مریضوں کو لقوہ بھی ہوجایا کرتا ہے، اور بعض کے اعضاء، اعصاب کے ورم کیوجہ سے، مفلوج ہوجاتے ہیں +

انجام مرض: اس میں بالعموم ۳ سے ۴۰ فیصدی تک موت واقع ہوتی ہے، اگر یہ ورم حنجرہ تک پہونچ جائے، تو دم گھٹنے سے موت ہوتی ہے، ورنہ ضعف قلب سے پیشاب کا بند ہونا، نبض کا بہت تیز یا بہت سست چلنا، ہذیان، سُبات (قوما: غنودگی) نکسیر، تنگی تنفس وغیرہ جیسی علامات، جب شروع ہوجائیں تو مرض کی حالت کو خطرناک سمجھنا چاہئے +

اصول علاج: (۱) امالہ کی غرض سے حقنے، ملینات اور ہلکے مسہلات استعمال کریں مثلاً املتاس، شیرخشت، جوشاندہ فواکہ، آلو بخارا، تمر ہندی۔ (۲) تسکین کی غرض سے مسکنات ومبردات پلائیں، مثلاً لعاب اسپغول، شیرہ عناب وغیرہ۔ (۳) ابتداء میں تنقیۂ امعاء اور دستوں کے جاری ہوجانے کے بعد حسب اصول اورام حارہ رادعات اور قابضات کے غرغرے کرائیں، مثلاً توت، سرکہ، گلاب، عدس، اخروٹ سبز۔ بعض اوقات ان قابضات کے ساتھ ملین، مرخی اور محلل دوائیں بھی شامل کردی جاتی ہیں، مثلاً املتاس وغیرہ یہ ورم کے زمانۂ تزید اور انتہاء میں مناسب ہے۔ (۴) ابتداء میں رادع کا ضماد کریں، اور ورم کے زمانہ تزید میں رادع اور محلل و مرخی دونوں ملاکر، اور انتہاء میں باہر کی طرف مواد کو جذب کرنے والے ضماد حلق سے باہر لگائیں، مثلاً زفت، خردل، نطرون۔ (۴) ورم اگر پک جائے، تو اسے ہاتھ سے، اوزار سے، یا غرغروں سے پھاڑنے اور پیپ صاف کرنے کی کوشش کریں۔ جب ورم پھوٹ جائے، تو ادویہ منقیہ سے غرغرہ کرائیں، مثلاً تازہ دودھ اور شہد۔ (۵) غذائیں مسکن، مبرد، لطیف، اور سیال ہونی چاہئیں۔ اگر حلق سے فرو نہ ہوسکیں،

تو حقنہ کے ذریعہ پہونچائی جائیں؛ جیسا کہ آخر میں تفصیل بتائی گئی ہے۔ چند روز تک بہت ہی لطیف غذاؤں پہ مریض کو رکھا جائے (تا تلطیف بالغ برتی جائے) مثلاً محض آب انار، یا آب تربوز پلایا جائے، یا صرف ماء الشعیر رقیق دیا جائے۔

(۶) توت کو اورام حلق اور خناق کے ساتھ زبردست خصوصیت حاصل ہے۔ برگ توت تنہا اور دوسری ادویہ کے ساتھ غرغرہ میں استعمال کیا جاتا ہے، اور شربت توت مشروبات میں۔

(۷) ضعف و ناتوانی کے غلبہ کے وقت خمیرہ مروارید، دواء المسک، مرکبات کافوریہ وغیرہ جیسے مقویات استعمال کرائیں۔

(۸) تنگی تنفس کی آخری مجبوری میں عمل جراحی سے حنجرہ یا قصبہ ریہ کو کھولنا اور انبوبہ لگانا پڑتا ہے۔

معمولات مطب: سب سے پہلے تلیین دیں، یا حقنہ کریں۔ پھر ذیل کے غرغروں میں سے کوئی غرغرہ دن میں چھ سات بار استعمال کرائیں:

نسخہ غرغرہ: ابتداء مرض میں مفید ہے۔ یہ رادع اور رقابض ہے: برگ توت ۱ تولہ، گلنار ۳ عدد، کوکنار ۳ عدد، کزمازج ۳، عدس مسلم ۱ تولہ، کشنیز خشک ۳: پانی میں جوش دیکر کام میں لائیں۔

نسخہ دیگر: برگ توت سبز ۲ تولہ، برگ امرود سبز: آدھ سیر پانی میں جوش دیکر غرغرہ کرائیں۔ تنہا برگ توت بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نسخہ دیگر: مرض کے زمانہ تزید میں مفید ہے: مغز املتاس ۲ تولہ کو دو دھ اور پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور کام میں لائیں۔ یہ محلل ورم اور مرخی ہے۔

تلیین امعاء یا حقنہ کے بعد پینے کے لئے یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: لعاب بہدانہ، شیرۂ عناب، شیرہ تخم کاہو مقشر، عرق شاہترہ، عرق مرکب صفا خون میں نکال کر اور شربت توت سیاہ ۲ تولہ ملا کر دونوں وقت پلائیں۔

اگر قبض کی شکایت بھی ہو تو شب کے وقت مغز املتاس ۲ تولہ کو دودھ میں جوش دیکر اور چھانکر پلائیں، اور صبح کو مذکورہ بالا نسخہ پلاتے رہیں۔

ضمادات میں ذیل کے نسخوں میں سے کوئی نسخہ تجویز کرکے باہر سے گلے پر لگائیں:

نسخہ ضماد: جدوار ۱ تولہ، مکوہ سبز قدر حاجت کے پانی میں پیسکر لگائیں۔ یہ رادع اور محلل ہے۔

نسخہ دیگر: آرد جو کو دہی کے پانی میں ملاکر اور ریوند چینی علٰحدہ پیس کر اضافہ کریں، اور ایک کپڑے پہ لگا کر گلے پہ باندھیں۔ یہ تقریباً محلل اور مرخی ہے۔

نسخہ دیگر: مغز املتاس، تکمہ خشک، آرد جو، گل بابونہ، سنبل الطیب، اکلیل الملک، صندل سرخ، رسوت، ایلوا، تکمہ سبز کے پانی میں پیس کر سرکہ، روغن گل اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں۔ اس میں قابضات اور مرخیات ملے ہوئے ہیں۔

اضافات: کبھی مذکورہ نسخہ میں کائی، گلسرخ، عود خام، مصطگی رومی، جدوار، مرہم داخلیون، سفیدی بیضہ مرغ، کا اضافہ بھی کردیا کرتے ہیں۔

تدابیر: جو ضماد کے قائم مقام ہے۔ بڑے مینڈک کا شکم چاک کرکے گرم گرم گلے پر باندھیں، اور ماو پر سے پرانی روئی کو آگ پر گرم کرکے اس کے اوپر باندھیں، یہ محلل ورم اور مرخی ہے۔

ہدایات: چونکہ یہ مرض سخت متعدی ہے، اسلئے مناسب ہے کہ مریض کو علٰحدہ کمرہ میں رکھا جائے، جو فراخ اور ہوا دار ہو، اس کے کپڑوں کو پاک وصاف رکھا جائے، اور اسکو بستر پر آرام سے لٹائے رکھیں، کمرہ کی ہوا گرم اور مرطوب رکھنی چاہیے، مریض کا کمرہ فضول سامان سے خالی ہونا چاہیے۔ اس کے تھوک اور بلغم کو ایک بند اُگالدان میں رکھا جائے، کمرہ میں لوبان، اگر وغیرہ کی دھونی دیتے رہیں تاکہ ہوا صاف رہے۔ مریض کی طاقت کو بحال رکھنے کی کوشش کریں، قبض نہ ہونے دیں، سردی کے موسم میں اگر مرض کا حملہ ہوا ہو تو مریض کو سردی سے محفوظ رکھنا چاہیے۔

غذا و پرہیز: مریض کے لئے مناسب غذائیں یہ ہیں: آب انار شیریں، آب انار میخوش، آب انگور، آب توت، آب تربوز، ماء الشعیر رقیق ابتداء میں، اور اسکے بعد ماء الشعیر غلیظ، دودھ، چوزہ کی سادہ یخنی، جو مرغ مصالح سے خالی ہو، ساگودانہ جو پانی میں پکایا گیا ہو، یا دودھ میں، مونگ کی دال کا پانی، مسور کی دال کا پانی۔

حقنہ غذائیہ: اگر بسبب دہن و حلق غذا کا پہونچانا دشوار ہو اور مریض غذا نہ نگل سکتا ہو، تو تغذیہ کا بہترین طریقہ ایسی مجبوری میں یہ ہے کہ بذریعہ حقنہ غذائیں پہونچائی جائیں۔ اس سے بھی تغذیہ بدن کی اصل غرض حاصل ہوتی ہے۔ لیکن حقنۂ غذائیہ کا استعمال امعاء کو فضلات سے صاف کرنے کے بعد کرنا چاہیے، یعنی پہلے گرم پانی وغیرہ سے حقنہ کرکے آنتوں کو فضلات براز یہ سے پاک وصاف کردیا جائے، اسکے بعد یخنی وغیرہ یا کوئی اور ہلکی چیز تھوڑی مقدار میں پہونچائی جائے، تاکہ آنتوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے، اور وہ غذا دستوں کی صورت میں جلد خارج نہ ہوجائے۔ اس غرض کے لئے چوزوں کی یخنی، آب انگور، آب انار، ماء الشعیر، دودھ وغیرہ زیادہ مناسب ہیں (آگے ملی)۔

بچے: بہت چھوٹے بچے چونکہ غرغرہ نہیں کرسکتے، اسلئے پھٹکری کو پانی میں حل کرکے پھریری

سے لگائیں، یا بصورت سفوف کسی نلکی کے ذریعہ حلق میں پھونک دیں +

علاج بالمصل: حمی دماغی نخاعی میں لکھا گیا ہے کہ مادۂ مرض جب کسی حیوان میں پہونچایا جاتا ہے، تو اس کے جسم میں قوت مدبرہ اور طبیعت مقابلہ کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے، اور اس مادہ کے مقابل اس کے خون میں تریاقی مواد تیار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ خون کو باہر نکال کر اور اس کا پانی چھانکر حاصل کر لیا جاتا ہے، جس میں وہ فطری تریاق محلول ہوتے ہیں۔ ایسے آب خون کو "مصل تریاقی" کہا جاتا ہے، جو دوا کے پچکاری کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ خناق کے مصل تریاقی کے استعمال سے علامات میں کسی قدر تخفیف ہو جاتی ہے، اور ضعف قلب کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس تریاق کے استعمال سے اس قسم کے مریضوں کے اموات کی اوسط نصف رہ گئی ہے۔ اگر پہلے ہی روز سے اس کا استعمال شروع کر دیا جائے، تو علامات میں شدت نہیں ہونے پاتی۔ اس تریاق کا اثر ۴ گھنٹے کے بعد ہوتا ہے۔ لیکن اگر علامات شدید ہوں تو اس دوا، کا کوئی اثر نہیں ہوتا +

اس تریاق کے استعمال سے اگر بدن پر سرخ سرخ دھبے، جوڑوں میں ورم، درد اور بخار ہو جائے تو کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیئے، کیونکہ یہ شکایات عارضی اور وقتی ہوتی ہیں +

ورم لوزتین (ذبحہ لوزیہ)

اس مرض میں لوزتین اور حلق کے وہ خارجی عضلات، جو منہ اور زبان کے قریب ہیں، متورم ہو جاتے ہیں۔ اُن میں سوزش ہو جاتی ہے، اور سفید رنگ کی ایک تہ جم جاتی ہے +

اسباب: عموماً نوجوانوں میں سردی لگنے، کثیف ہوا میں سانس لینے بہت گرم، یا بہت سرد اشیاء کا استعمال کرنے سے اور گاہے خناق وبائی، وجع مفاصل اور متعدی بخاروں کے دوران میں یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ عارض ہونے کے بعد اس کا حملہ بار بار ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض گاہے بطور وبا کے بھی پھیلتا ہے +

علامات: اس مرض کی ابتداء اس طرح ہوتی ہے، کہ قدرے جاڑا لگ کر بخار ہو جاتا ہے، پیاس کی شدت ہو جایا کرتی ہے، مریض بے چین رہتا ہے، اکثر رات کے وقت بکنے لگتا ہے، حلق میں سوزش اور درد محسوس کرتا ہے، غذا نگلنے میں دقت ہوتی ہے، زیرین جبڑے کے گوشے کے نیچے متورم لوزتین نظر آتے ہیں، جو دبانے سے دکھتے ہیں، جسم کی حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک ہو جاتی ہے۔ نبض قوی اور ممتلی ہوتی ہے جسکے ضربات ۱۰۰ سے ۱۲۰ تک ہوتے ہیں۔ پیشاب کی مقدار کم خارج ہوتی

ہے۔ اور پیاس زیادہ ہوجاتی ہے۔ درد کی ٹیس کانوں تک پہنچتا ہے، مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے، چنانچہ وہ بار بار کھنکارتا ہے، اور اس کی آواز بھاری پڑجاتی ہے، سننے والے کو ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ مریض ناک سے بول رہا ہے، مریض کے منہ سے بدبو آتی ہے، اور ملاحظہ کرنے پر ایک یا دونوں لوزتین متورم نظر آتے ہیں، اور ان پر خاکستری رنگ کی ایک غشاء جمی ہوئی معلوم ہوتی ہے، کوّا اور تالو سُرخ ہوجاتے ہیں، اور زبان مکدر ہوجاتی ہے: اکثر ہفتہ عشرہ کے بعد مریض صحت یاب ہوجاتا ہے، لیکن جبکہ مرض شدید ہوتا ہے تو گاہے لوزتین میں پیپ پیدا ہوکر عموماً وہ حلق میں پھوٹ پڑتی ہے۔

بعض کمزور بچوں میں ورم حاد کے بار بار حملہ آور ہونے کی وجہ سے لوزتین ہمیشہ پھولے رہتے ہیں، جس سے بچہ کو منہ کھولکر سانس لینا پڑتا ہے، آرام سے سو نہیں سکتا، نیند میں خراٹے لیتا ہے، اور چونک پڑتا ہے، بچے کے نتھنے دب جاتے ہیں، اور اسکے لب موٹے ہوجاتے ہیں، منہ ہر وقت کھلا رکھتا ہے، چہرہ اسکا سُست نظر آتا ہے، غذا نگلنے کے وقت ناک سے نکل پڑتی ہے، منہ سے بو آتی ہے، آواز میں تغیر ہوجاتا ہے، بچہ "نون" اور "م" کو اچھی طرح سے ادا نہیں کرسکتا، اور کسی قدر بہرہ بھی ہوجاتا ہے، اس کا ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے، اور وہ کم عقل، کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے، اس کا حافظہ بھی کمزور ہوجاتا ہے، درد سر کی شکایت ہر وقت رہا کرتی ہے۔ تھوڑی سردی لگ جانے سے مذکورۂ بالا علامات میں زیادتی ہوجایا کرتی ہے۔

تشخیص: اس کو خناق وبائی (خانقہ) سے تشخیص کرنا چاہئے۔ چنانچہ اس مرض میں (ورم لوزتین میں) جھلی زردی مائل خاکستری رنگ کی ہوتی ہے، اور تمام لوزتین پر پھیلی ہوئی نہیں ہوتی، بلکہ مختلف مقامات پر غدد کا رنگ سُرخ نظر آتا ہے۔ اگر اس جھلی کو کسی چیز سے پکڑکر غدد سے جدا کرنا چاہیں، تو بآسانی جدا ہوجاتی ہے، اور اس کے جدا ہونے پر غدد کی سطح سے خون نہیں بہتا۔ یہ جھلی تالو، کوّے اور حلق پر نہیں ہوتی، اور ایک دفعہ علیحدہ کرنے کے بعد پھر نئی غشاء بہت جلد نہیں بنتی ہے۔

خناق وبائی: میں جھلی کا رنگ زردی مائل خاکستری ہوجاتا ہے، جو تمام لوزتین پر یکساں طور پر چپٹی ہوتی ہے، اگر کسی چیز سے پکڑ کر اسکو علیحدہ کیا جائے تو بآسانی علیحدہ نہیں ہوتی ہے، اور اگر اس کو بہ تکلف علیحدہ کیا جائے تو غدد کی سطح سے خون بہنے لگتا ہے، اور پھر بہت جلد نئی جھلی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس میں یہ غشاء

کاذب تا دیر بھی پائی جاتی ہے +

ورم لوزتین ، میں مریض کی نبض ممتلی اور سریع چلتی ہے، اور مریض چوتھے پانچویں روز روبصحت ہونے لگتا ہے، اور اچھے ہونے کے بعد فالج کرنے کا احتمال نہیں ہوتا +

خناق وبائی میں مریض کی نبض ضعیف ہوتی ہے، اور مرض کی شدت چار روز کے بعد شروع ہوتی ہے، اور مرض کے رفع ہونے کے بعد فالج میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے +

معمولات مطب : مریض کو آرام سے لٹائیں، مقام ماؤف کے بیرونی مقام پر تکمید کرائیں، کمزوری رفع کرنے کے لئے کوئی مقوی چیز کھلائیں، اگر مرض بڑھنے لگے اور دُنبل کی صورت اختیار کرے تو اسکو خود بخود پھوٹنے دیں، اور اگر خود نہ پھوٹے تو شگاف لگا دیں اور پینے کے لئے ذیل کا نسخہ دیتے رہیں :

نسخہ : لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول، شیرہ عناب، شیرہ مغز تخم کدوے شیریں عرق مکوہ، عرق گاؤزباں میں نکال کر شربت توت سیاہ ملا کر دونوں وقت پلائیں +

اگر قبض بھی ہو تو پہلے مغز املتاس کو دودھ میں جوش دیکر اور چھانکر پلا دیں ۔

اس کے بعد مذکورہ بالا نسخہ استعمال کرائیں + ابتدائے مرض میں غرغرہ گلنار کوکنار استعمال کرائیں، جو خناق کے بیان میں مذکور ہوا ۔ اس کے دو روز کے بعد املتاس اور دودھ والا غرغرہ استعمال کرائیں ۔ نیز وہ ضماد وغیرہ، جو خناق میں مذکور ہیں، وہ اس مرض میں بھی مفید ثابت ہونگے ۔ غرغرہ یا ضماد جو بھی استعمال کیا جائے وہ گرم ہونا چاہئے، تاکہ ان دواؤں کی بیرونی گرمی سے ورم کے عوارض میں جلد تخفیف ہوسکے +

غذا : اس میں غذاء سیال استعمال کرانی چاہئے، جیسا کہ خناق کی حالت میں کیا جاتا ہے +

ہدایات : صحت کے بعد تبدیل آب و ہوا کرائیں، اس میں سمندر کی ہوا بہت مفید ہوتی ہے ۔ نیز ان ہدایات پر کاربند ہوں جن کا تذکرہ خانقہ (خناق وبائی) میں ہو چکا ہے +

ورم حلق

ورم حلق : اس سے مراد معمولی (غیر وبائی وغیر متعدی) ورم حلق ہے، جس میں حلق اور ناک کی غشاء مخاطی متورم ہو کر سرخ ہوجاتی ہے، اور گلے اس کے اوپر کا حصہ

غیر طبعی جھلی پیدا ہو جاتی ہے، جس سے کھانسی اٹھتی ہے اور درد محسوس ہوتا ہے۔
اس جھلی میں گاہے پیپ بھی ہوتی ہے۔ ورم حلق کی دو قسمیں ہیں: حاد — مزمن۔

ورم حلق حاد | اسباب — بالعموم مندرجہ ذیل اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے: نزلہ و زکام یا ورم لوزتین کا بار بار لاحق ہونا، خناق وبائی یا سُرخ بخار جیسے امراض کا عارض ہونا، گرد و غبار یا کسی لذاع (خراش کُن چیز) کا حلق میں پہونچنا، عام قوی کی کمزوری، خون کی بعض سمیات۔

علامات — حلق اور ناک کی غشاء مخاطی میں ورم، سُرخی اور درد ہوتا ہے، غشاء کا ذوب پیدا ہو جاتی ہے۔ خشک کھانسی کا ڈھسکا ہوتا ہے، ناک سے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ مقام ماؤف میں سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اگر مرض شدید ہو جائے تو ثقل سماعت کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات بولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ منہ اور تنفس سے بدبو آتی ہے۔ زبان میلی اور منہ کا مزہ خراب ہو جاتا ہے۔ مریض کو غذا کے نگلنے میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ جسم کی حرارت اکثر ۱۰۴ درجہ، اور نبض کے ضربات ۱۲۰ تک ہو جاتی ہیں۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا اس کے حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے۔ بیمار ناک سے بولنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ان تمام عوارض میں رات کے وقت زیادتی ہو جایا کرتی ہے۔

تشخیص: خناق سے اس کی تشخیص آسان ہے، کیونکہ خناق بہت ہی سخت مرض ہے، جس میں ضعف شدید ہوتا ہے، حلق اور برزخ حلق میں جھلی ہوتی ہے، جھلی تھوک کے ساتھ اکثر خارج ہوتی ہے، اور پیشاب میں رطوبت بیضیہ پائی جاتی ہے۔

انجام مرض: عموماً سات سے چودہ پندرہ روز میں مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔ لیکن گاہے اسکا ورم بڑھکر خُراجِ حلق کی صورت اختیار کر لیتا ہے جو کہ ایک خطرناک حالت ہے، اور اسوقت مریض کے بچنے کی اُمید بہت کم ہوتی ہے۔

تشریح مرضی: مقام ماؤف کی غشاء مخاطی ابتداءِ مرض میں متورم، خشک اور رنگت میں سُرخ سیاہی مائل اور چمکدار ہوتی ہے۔ لیکن اگر مرض کچھ عرصہ قائم رہے تو گاہے ایک غشاء اسپر پیدا ہو جاتی ہے، جو سطح سے ملصق نہیں ہوتی، بآسانی علیٰحدہ ہو سکتی ہے۔ اگر اسکو علیٰحدہ کیا جائے، تو اس کے نیچے پیپ ملتی ہے۔ اس مرض میں گاہے لوزتین بھی متورم ہو جاتے ہیں۔

ورم حلق مزمن | اسباب — بالعموم مندرجہ ذیل اسباب سے ورم حلق مزمن کی کیفیت تدریجی طور پر پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً گرم مصالحہ، شراب،

تمباکو یا اور کسی قسم کی تداع چیز کا بکثرت استعمال کرنا، حلق سے غیر معمولی طور پر کام لینا، مثلاً زیادہ گفتگو کرنا، زیادہ گانا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مرض عموماً گانے والوں، خونچے والوں، مقرروں اور واعظوں کو ہو جایا کرتا ہے + امراض قلب میں امتلاءِ خون کی وجہ سے یہ شکایت ہو سکتی ہے۔ آتشک کے دوسرے درجہ میں بھی گاہے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ سل، نقرس، بدہضمی کے نتیجہ میں بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔ اسباب مذکورہ سے گاہے ورم حلق کی یہ مزمن صورت پیدا ہو جاتی ہے، لیکن اکثر اوقات مرض اوّل حاد صورت اختیار کرنے کے بعد مزمن حالت اختیار کر لیتا ہے +

علامات: مرض کی اس حالت میں سرخی اور ترشح نسبتاً کم ہوتا ہے، اس میں بخار نہیں ہوتا۔ بلغم بہت کم خارج ہوتا ہے، اور چپکتا ہوا اور بہت دیر تک کھانسنے کے بعد خارج ہوتا ہے۔ اگر آتشک کے دوسرے درجہ میں حلق کے اندر زخم پیدا ہو جائیں، تو وہ زخم چھوٹے چھوٹے اور گول ہونگے، زیادہ گہرے نہیں ہونگے۔ لیکن اگر تیسرے درجہ میں زخم پیدا ہوئے ہیں تو وہ بہت عمیق ہوتے ہیں۔ اگر سل کی وجہ سے زخم بنے ہیں تو وہ خاص قسم کے کم بھار کی صورت میں ہونگے گاہے حلقوم کے پیچھے اور فقرات عنق کے سامنے پیپ جمع ہو کر دنبل بنجاتا ہے؛ اسکے باقی علامات مثل حاد کے ہوتے ہیں +

تشریح مرضی: مرض کی اس حالت میں غشاءِ مخاطی دبیز سیاہی مائل ہوتی ہے، جس پر وریدیں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ غشاءِ مخاطی خشک، چمکدار ہوتی ہے؛ اور اسپر ایک ابر سا چھایا ہوتا ہے۔ تالو کے ملائم حصہ پر شفاف دانے پلکے جاتے ہیں، جنکے پھوٹنے سے اُتھلے زخم پیدا ہو جاتے ہیں +

معمولات مطب: سب سے پہلے اصل سبب معلوم کرنے کی کوشش کریں، اور اس کے مطابق علاج کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ معرق، مقوی اور دافع بخار دوائیں کھلائیں، قابض غرغرے کرائیں، باہر سے ضمادات محللہ وغیرہ لگائیں۔ اگر بچوں اور بڈھوں کو یہ مرض ہو جائے تو علاج میں غیر معمولی جلدی سے کام لیں +

اگر نزلہ زکام کی وجہ سے ہو تو اس نسخہ کو چند روز پلانا چاہیئے:

نسخہ: بہدانہ ۳ دانہ، عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ پانی میں جوش دیکر شربت توت سیاہ ۲ تولہ ملا کر دونوں وقت پلائیں +

یا یہ نسخہ دیں: ملٹھی خشک ۳ ماشہ، گل بنفشہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ پانی میں جوش دیکر

چھان لیں اور شربت توت سیاہ ملا کر دونوں وقت پلائیں ✦

اور اگر ورم لوزتین کی وجہ سے ہے تو اس کا علاج کریں، جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے۔ اگر خناق وبائی کی وجہ سے ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے، جس کا ذکر اس سے پہلے گذرا ہے۔ اور اگر آتشک یا سل ونقرس کی وجہ سے ہو تو آتشک اور سل نقرس کا علاج کیا جائے، جس کا بیان آگے آنے والا ہے ✦

اگر شراب خوری، تمباکو نوشی، گرد وغبار، اور زیادہ چیخنے چلانے کی وجہ سے ہو تو ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ✦

ورم لوزتین اور خناق وبائی میں جو اصول علاج، غرغرے، ضمادات، مشروبات، اصول غذا، اور تدابیر تیمارداری مذکور رہیں، ان سے یہاں بھی کام لیں ✦

ورم حلق مزمن میں تبدیل آب وہوا کرنا اکثر مفید ہوتا ہے ✦

بعض محققین کا قول ہے کہ چونکہ غرغرہ نرم تالو سے پیچھے نہیں جاتا ہے، اس لئے ورم حلق میں غرغرہ بہت زیادہ مؤثر ثابت نہیں ہوتا ہے، اسلئے غرغرہ کی بجائے پھٹکری کا آب[۱] محلول، یا کسی دوسری دوا قابض پھوار کی صورت میں (رشاشہ) پہونچائی جائے، یا حلق میں پھریری سے کوئی دوا قابض بطور رطلاء لگائی جائے۔

ورم حنجرہ

ورم حنجرہ کی دو قسمیں ہیں: حاد ـــــ مزمن ✦

ورم حنجرہ حاد

ورم حنجرہ حاد کی تین قسمیں ہیں: (۱) ورم حنجرہ نزلی حاد ـــــ (۲) ورم حنجرہ تہیجی ـــــ (۳) ورم حنجرہ غشائی ✦

(۱) ورم حنجرہ نزلی حاد اسکو نزلۂ حنجرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بالعموم نزلہ زکام کے عرصہ تک قائم رہنے کی وجہ سے عارض ہوتا ہے ✦

اسباب: اس کے اسباب دو قسم کے ہیں: ایک داخلی جیسے بار بار زکام کا عارض ہونا، نقرس، خسرہ، اور بعض دیگر متعدی حمیات اکثر اوقات گلے کا دُکھتا رہنا، اندر کسی پھوڑے یا زخم کا موجود ہونا، عام صحت کی خرابی وغیرہ ـــــ دوسرے خارجی مثلاً گرم یا سرد بخارات کا بذریعہ تنفس اندر پہنچ جانا، یا لذاع اور مہیج اشیاء کا کسی طرح حلق کے اندر چلا جانا، غیر معمولی آواز سے چیخنا، چلانا، یا عرصہ تک آواز بلند گفتگو، وعظ وغیرہ کہنا یا گانا، مسکرات کا بکثرت استعمال وغیرہ ✦

گاہے مرض سرخباد، خسرہ، انف الحنزہ اور حمی ہذیانیہ میں مبتلا ہونے کے بعد ورم

[۱] پھٹکری ۲ سے ۵ رتی، اور پانی ایک اوقیہ (۳ تولہ) ✦

حنجرہ کی یہ صورت پیدا ہوجاتی ہے ۔

علامات : ورم حنجرہ نزلی حاد میں ، حنجرہ کے اندر خشونت ، سوزش ، یبوست ، اور ایک قسم کی گرفتگی پیدا ہوجاتی ہے ، جس سے نگلنے ، بولنے ، اور کھانسنے میں تکلیف ہوتی ہے ۔ آواز میں یا تو گرفتگی آجاتی یا وہ بالکل بند ہوجاتی ہے ۔ کھانسی بار بار دورے کی صورت میں اٹھتی ہے ۔ ابتداء مرض میں بلغم رقیق خارج ہوتا ہے ، لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ غلیظ ہوجاتا ہے ۔ ۱۰۳ درجہ تک بخار ہوجاتا ہے ۔ گاہے اس میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوجاتی ہے ، جس میں تنفس کے ساتھ ایک قسم کی گونج پیدا ہوجاتی ہے جو دور تک سنائی دیتی ہے ، تکلیف کیوجہ سے چہرہ نیلا اور پھیکا پڑجاتا ہے ، یہ بالعموم نوجوانوں کو عارض ہوتا ہے اور زکام کے بعد ہوا کرتا ہے ۔

تشریح مرضی : حنجرہ کی غشاء مخاطی سرخ ، متورم ، غیر شفاف ، نرم اور ڈھیلی اور کہیں کہیں سے چھلی ہوئی ہوتی ہے ۔

انجام : بچوں میں اس کا انجام عام طور پر بُرا ہوتا ہے ، کیونکہ انکا حنجرہ طبعاً تنگ ہوتا ہے ، اس لئے اسکے دہانہ کا مسدود ہوجانا ممکن ہے ۔ یہ مرض اکثر اوقات چار روز تک رہتا ہے ۔ جب بلغم آسانی کے ساتھ خارج ہونے لگتا ہے تو شفاء حاصل ہوجاتی ہے ۔ بعض اوقات یہ مرض حاد سے مزمن صورت اختیار کرلیتا ہے ۔

علاج : مریض کو ایسے مکان میں رکھیں ، جو گرم و تر ہو ۔ اس مقصد کیلئے مریض کے کمرہ میں ایک بڑا برتن کھولائے ہوئے پانی سے بھر کر رکھدیں ۔ گلے اور سینہ کو کسی گرم کپڑے سے ڈھانک دیں ، حتی الامکان بولنے یا کھانسنے سے روکنا چاہئے ؛ کسی مناسب طریقے سے گرم بخارات حلق تک پہونچائیں ، باہر سے گلے پر تکمید کریں ، اوائل میں حلق کے اندر کوئی چیز (پھریری وغیرہ سے) لگانا مناسب ثابت نہیں ہوتا ، لیکن اواخر میں قابض دوائیں لگا سکتے ہیں ۔ آنتوں میں قبض نہونے دیں ، پینے کے لئے ملینات یعنی مرطب لعابات دیں ، مثلاً " یہ نسخہ بہدانہ عناب والا "
بہدانہ ، عناب ، سپستاں ، پانی میں جوشدیکر چھان لیں ، اور شربت توت سیاہ ملاکر دونوں وقت دیا جائے ۔

اگر اس سے تخفیف محسوس نہ ہو تو یہ نسخہ دیا جاسکتا ہے : مکوئے خشک ، گل بنفشہ ، عناب ، سپستاں ، تخم خطمی ، پانی میں جوشدیکر چھان لیں اور شربت توت ملاکر دیں ۔ غرغرہ اس میں چنداں مفید نہیں ہے ، مگر بعض لوگ غرغرہ گلنار کو کثرت استعمال کراتے ہیں ۔

کھانسی کا ہیجان اگر اٹھتا ہو تو مرکبات خشخاشیہ (حبوب سعال، جن میں پوست خشخاش بھی ہو) سے اسکو ساکن کرنا چاہیئے +

ورم حنجرہ نزلی کی صورت میں مقیات اکثر نافع ثابت ہوتی ہیں +

غذا و پرہیز: اس مرض میں غذا لطیف، زود ہضم، اور سیال ہونی چاہیئے، مثلاً آش جو، شوربہ مرغ، وغیرہ +

(۲) ورم حنجرہ تہیجی میں اول علامات ورم پیدا ہوتی ہیں، اسکے بعد مقام ماؤف میں خون کی مائیت جمع ہو کر تہیج (ڈھیلا ورم) پیدا کر دیتی ہے۔ غشاء مخاطی کا رنگ اس مرض میں کسی قدر سرخ ہوتا ہے، اور یہ ڈھیلی ڈھالی ہو جاتی ہے +

اسباب: مرض کی یہ صورت مندرجۂ ذیل صورتوں سے پیدا ہو جاتی ہے: جسم میں سردی کا پہونچنا، بہت ہی تیز گرم چیز (مثلاً گرم دودھ، گرم چائے، یا گرم پانی) پی جانا، کوئی معدنی تیزاب یا کھاری دوا کا سہواً استعمال کا ہے حمرہ (سرخباد) کا مادہ سورمہ حلق کی طرف رجوع ہو جاتا ہے، جس سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ نزلہ حنجرہ کی بلکی صورتوں کے ساتھ بھی گاہے یہ پایا جاتا ہے +

یہ علی العموم شفاخانوں میں دوسرے مریضوں کے مواد عفونت کے تلوث سے معالجوں، تیمارداروں، اور متعلق لوگوں کو ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں گاہے یہ سل، آتشک، حمی معویہ (موتی جھرہ)، وغیرہ کے عوارض کے ساتھ بھی پیدا ہو جاتا ہے +

علامات: نرخرہ کی بلندی پر درد اور گلے کی اندرونی گھٹن ہوتی ہے، مریض نہ بولنے پر قادر ہوتا ہے اور نہ کھانسنے پر، حتیٰ کہ نگلنا، پانی پینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے، گویا اس کے حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے۔ تنفس میں تکلیف ہوتی ہے، یعنی سانس اندر کھینچنے میں دشواری ہوتی ہے، جس کے ساتھ ہر مرتبہ ایک مخصوص آواز برآمد ہوتی ہے، لیکن سانس باہر پھینکنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اگر اختناقی کیفیت یعنی دم گھٹنے کی کیفیت میں جلد افاقہ نہ ہو تو مریض عدم تنفس سے بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غضروف لکبی متورم ہوتی ہے، جو اس طرح نظر آتی ہے کہ زبان کی جڑ کو دبایا جائے، اور اس کے بعد غور سے معائنہ کیا جائے +

یہ مرض گاہے بہت تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے، اور چند گھنٹے میں ورم اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ حنجرہ کے مسدود ہو جانے سے مریض کی جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

اصول علاج: ورم حنجرہ تہیجی میں سب سے زیادہ اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو، حنجرہ کا انسداد دور کیا جائے۔ ورم کے مقام پر باہر جونکیں لگائی جائیں، یا پچھنے لگا کر خون خارج کیا جائے، یا گردن

پر برف لگائی جائے۔ برف کا چوسنا بھی مفید ہے + اس صورت میں قے کرانا بھی اکثر مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ باقی اصول و تدابیر اور پینے کی دوائیں ورم حنجرہ نزلی کے مطابق ہیں +

(۳) ورم حنجرہ غشائی اس کو گاہے خُناق اور گاہے خُناق غشائی کہتے ہیں۔ اس میں حنجرہ کی غشاء مخاطی کی سطح پر ایک فاسد اور غیر طبعی جھلی پیدا ہو جاتی ہے، جو گاہے متقرح (زخمی) بھی ہو جاتی ہے۔ یہ بچوں کا ایک مہلک متعدی مرض ہے، جو گاہے وبائی صورت میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس مرض کا مادۂ سمیہ تنفس کے ذریعہ خون میں منجذب ہو کر عمل کرتا ہے +

ماہیت: حنجرہ کی غشاء مخاطی میں پہلے خون کا امتلاء ہوتا ہے، جس سے خون کی مائیت لیفیہ خارج ہونے لگتی ہے، اور اس ماہیت سے ایک غیر طبعی جھلی غضروف لکبی کے پیچھے سے بننی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ جھلی غشاء مخاطی سے اس طرح چسپاں ہوتی ہے کہ بہ آسانی اُوکھڑ جاتی ہے، اور غشاء مخاطی کی ساخت میں چنداں فتور لاحق نہیں ہوتا +

اسباب: ورم حنجرہ غشائی کا بہت ہی عام سبب خناق وبائی (خانقہ) ہوا کرتا ہے، خواہ یہ ابتداءً حلق میں ہو، اور پھر یہاں سے حنجرہ تک پھیلے، یا ابتداءً حنجرہ ہی میں لاحق ہو، اور یہاں سے حلق تک پہونچے، جب یہ ابتداءً حنجرہ میں لاحق ہوتا ہے، تو یہ بالغوں کی نسبت عموماً بچوں میں ہوتا ہے، جس کے ساتھ اکثر پیشاب میں نہ رطوبت بیضیہ خارج ہوتی ہے، اور نہ اس کے نتیجہ میں فالج و استرخاء لاحق ہوتا ہے، اس کے برعکس جب یہ ابتداءً حلق میں عارض ہوتا ہے، تو یہ دونوں باتیں عموماً پائی جاتی ہیں +

ورم حنجرہ غشائی شاذ و نادر بعض دوسرے عفونی بخاروں (مثلاً خسرہ، حمی قرمزیہ) کے ساتھ بھی پایا جاتا ہے؛ علی ہذا گاہے دوسرے مقامی مہیجات سے (مثلاً کھولتا ہوا پانی، تیز دوائی بخارات، اور دیگر اجسام غریبہ) اور ضرب و آفت سے بھی یہ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات: مقامی علامات خناق وبائی (خانقہ) کے مانند ہوتے ہیں، لیکن عام بدن کی سی علامتیں، جو ایک عفونی مرض میں ہوا کرتی ہیں، تقریباً ناپید ہوتی ہیں، بشرطیکہ اس کا سبب ضرب و آفت ہو +

اکثر اوقات یہ مرض دفعۃً نمودار ہوتا ہے، لیکن گاہے علامات منذرہ کے ذریعہ بتدریج نمایاں ہوتا ہے ــــــ اولاً بدنی حرارت میں اضافہ ہوتا ہے، کھانسی اور زکام ہوتا ہے، اور آواز بھاری ہو جاتی ہے ــــــ اسکے بعد مرض کی اصلی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ یعنی بچہ اچانک نیند سے چونک پڑتا ہے، بار بار تشنجی قسم کی خشک

کھانسی دورہ کے ساتھ اٹھتی ہے، جس کی آواز میں "کھنکھناہٹ" سی ہوتی ہے۔ کھانسی کی حالت میں سانس اندر کی طرف تیزی سے کھینچا جاتا ہے، جس میں سیٹی کی سی یا بانگ مرغ کی سی آواز برآمد ہوتی ہے۔ اس کے بعد آخر کار کھانسی کی آواز معدوم ہو جاتی ہے، اور تنفس داخلی کے ساتھ خراٹے کی سی، یا سیٹی کی سی، تیز آواز پیدا ہوتی ہے یا محض "سائیں سائیں" کی آواز باقی رہ جاتی ہے، جو فاصلہ سے سنائی دے سکتی ہے۔

جب ان علامات میں افاقہ ہو جاتا ہے، تو بچہ سست اور نڈھال ہو جاتا ہے، اور تشنجی کھانسی اٹھتی رہتی ہے۔ علی العموم صبح کے وقت تھوڑی دیر کے لئے افاقہ ہوا کرتا ہے، اور کسی قدر اسے نیند بھی آجاتی ہے۔ اس کے بعد پھر دورہ سا اٹھتا ہے اور بچہ بیدار ہو جاتا ہے؛ مذکورہ بالا تمام علامتیں ترقی پذیر ہو جاتی ہیں، دم کشی سے چہرہ سرخ سیاہی مائل ہو جاتا ہے، بچہ ہر وقت اس وہم سے منہ میں انگلی ڈالتا ہے تاکہ جو چیز اندر اٹکی ہوئی ہے، اسے نکال ڈالے۔ قلق و کرب بہت ہوتا ہے، بے چینی سے بار بار کروٹیں بدلتا ہے، تشنج کے وقت سر کو پیچھے کی طرف لیجاتا ہے، اس خیال سے کہ سینہ میں اس عمل سے ہوا، کافی داخل ہو سکے۔ تنفس متواتر ہوتا ہے، نتھنے پھولتے ہیں۔ مہلک صورتوں میں وقفہ بہت ہی کم ہوتا ہے، دم ہر وقت گھٹتا رہتا ہے، سرد پسینہ آجاتا ہے، اور مریض سبات میں مبتلا ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے لیکن حنجرہ کی غشائی کا، اس کے کھولے بغیر نظر آنا ناممکن ہے۔

رفتار مرض: اس مرض کی مدت اکثر چوبیس گھنٹہ سے پانچ روز تک ہے، لیکن دم گھٹنے کا اندیشہ ایک سے چار روز تک رہتا ہے۔ جب مرض کی رفتار ہلکی ہو جاتی ہے، کھانسی میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے، یا کھانسی کے زور سے وہ فاسد جھلی نکل پڑتی ہے، اور تنفس صاف ہو جاتا ہے، تو اس کی مدت گاہے چودہ روز تک دراز ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات بچہ ڈر کر چونک پڑتا ہے، اور تشنج میں مبتلا ہو کر اس کا گلا گھٹ جاتا اور مر جاتا ہے۔ بعض مریض ضعف و سقوط قوت سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

علاج: ورم حنجرہ غشائی کا اصول علاج، دوائیں اور غذائیں خناق وبائی کے مانند ہیں۔

ورم حنجرہ مزمن

مرض کی یہ حالت عموماً ورم حنجرہ حاد کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ لیکن گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ حنجرہ میں متواتر اشیاء لاذعہ[1] کے پہونچتے رہنے سے، یا مسکرات کے بکثرت استعمال سے تدریجی

[1] اشیاء لاذعہ: خراش و ہیجان پیدا کرنے والی چیزیں، جن کی تیزی جسم میں لگے۔

طور پہ ورم حنجرہ مزمن کی کیفیت رونما ہوتی ہے۔ اس میں غشار مخاطی موٹی اور دبیز ہو جاتی ہے، اور خفیف تیجی کیفیت ہمیشہ موجود رہتی ہے ÷

اسباب: عموماً اس مرض کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں:
حنجرہ میں کسی زخم یا رسولی یا مواد سلیہ کا پایا جانا۔ مقامی اعصاب پہ اشیائے لاذعہ کی آمد و رفت، مثلاً شراب، تمباکو، وغیرہ کا بکثرت استعمال کرنا۔ حنجرہ پہ کسی بیرونی دباؤ کا پڑنا، بآواز بلند گانا یا تقریر کرنا ÷

علامات: حنجرہ میں سرسراہٹ ہوتی ہے، جس کا احساس تکلم کے وقت زیادہ ہوتا ہے، آواز جھرجھری ہو جاتی ہے، یا بالکل بند ہو جاتی ہے۔ حنجرہ میں درد معلوم ہوتا ہے۔ گاہے تشنجی کھانسی اٹھتی ہے۔ بلغم زیادہ مقدار میں نکلتا ہے۔ بعض اوقات بلغم کی مقدار بہت قلیل ہوتی ہے۔ سانس کا لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ بلغم میں بثرات کے مادہ کی آمیزش بکثرت ہوتی ہے۔ گاہے اس میں قدرے خون بھی شامل ہوتا ہے۔ لقمہ نگلتے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے، اور بہت کھانسی اٹھتی ہے۔ دم گھٹتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ حنجرہ میں گاہے زخم یا غانغرانا ہو جاتا ہے ÷

تشریح مرضی: حنجرہ کی غشار مخاطی، خفیف سرخ، دبیز اور متورم ہو جاتی ہے جس پہ کم و بیش بلغم کی ایک تہ موجود ہوتی ہے۔ غشار مخاطی کا رنگ بالعموم پھیکا ہوتا ہے۔ حنجرہ کی پچھلی دیوار پہ سوئی کے ناکے سے لیکر مٹر کی برابر ابھار موجود ہوتے ہیں۔ گاہے زخم بھی پائے جاتے ہیں، جو بالعموم گول ہوتے ہیں، اور انکے کنارے صاف کٹے ہوئے اور کسی قدر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں، جنکے چاروں طرف سرخ رنگ کے حلقے پائے جاتے ہیں۔ ان زخموں میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ ایک جانب سے اچھے ہوتے ہیں، اور دوسری جانب کو پھیلتے ہیں ÷

معمولات مطب: سب سے پہلے اصل سبب معلوم کرنے کی کوشش کیجائے۔ اگر کوئی مقامی لاذع موجود ہو تو اسکو دفع کریں، اور اس میں مقامی علاج کی طرف زیادہ توجہ کریں۔ اگر مقام ماؤف میں کوئی رسولی موجود ہو تو بذریعہ عمل جراحی اسکو دفع کریں۔ عام صحت کی طرف خیال کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ تا بعض، مسکن، اور دافع تعفن ادویہ حلق کے اندر لگاتے رہیں۔ مقامی علاج کے لئے جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں، اُن کے استعمال کے مختلف طریقے ہیں: بعض اوقات دوا بھریری سے مقام ماؤف پہ لگائی جاتی ہے؛ بعض اوقات بخارات حنجرہ تک پہونچائے جاتے ہیں؛ بعض اوقات پھوار کی صورت میں پہونچائی جاتی ہے، اور بعض اوقات دوا مسفوف کو کسی نلکی میں رکھکر پھونک دیا جاتا ہے، جس کو وَجُور کہا جاتا ہے۔ یہ ملحوظ خاطر رہے

کہ مرکبات افیونیہ سے کھانسی کو روکنے کی کوشش ہرگز نہ کی جائے +

مندرجہ نسخوں میں کوئی ایک نسخہ استعمال کرائیں، جو مسکن، ملس، اور مخرج بلغم ہیں +

پینے کا نسخہ: گل بنفشہ، مویز منقی، بیخ کاسنی، بادیان، گاؤزبان، اصل السوس مقشر، بزرکتان پانی میں جوش دیکر چھان لیں اور شربت توت ملاکر دیں یا یہ نسخہ دیں: — گاؤزبان، پرسیاوشان، اصل السوس مقشر، بزرکتان، انجیر زرد، سب کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں اور مصری ملاکر دیں +

یہ گولیاں تیار کرکے ہر وقت منہ میں رکھیں، اور عرق چوستے رہیں +

مغز بادام شیریں، تخم السی بریاں، مغز چلغوزہ، بیخ سوسن، کتیرا، صمغ عربی (گوند ببول)، رب السوس، نبات سفید، سب کو کوٹ چھانکر شہد خالص میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں +

غذا و پرہیز: لطیف اور زود ہضم سیال غذا دیجائے، اگر غذا کے نگلنے میں غیر معمولی تکلیف ہو تو غذا بذریعہ حقنہ دی جائے، جس کا تذکرہ خناق وبائی میں ہو چکا ہے۔ ترشی اور میٹھی چیزوں سے پرہیز کرانا چاہیے۔ قبض نہ ہونے دیا جائے ٹھنڈے پانی اور برف سے بھی پرہیز کرانا چاہیے +

حلق کے دانے (بثور حلق)

{ گاہے حلق میں گرم اور سوزش پیدا کرنیوالے دانے نکل آتے ہیں، اور یہ اکثر مری میں نکلتے ہیں } کیونکہ اس میں گرم مواد قبول کرنے کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے، اور اس لئے کہ اسکی ساخت ڈھیلی ہوتی ہے { اور قصبۂ ریہ چونکہ سخت ہے، اور اس کی ساخت میں کریاں داخل ہیں، اس لئے اس میں یہ کم نکلتے ہیں }

علامات { درد اور سوزش ہوتی ہے، علی الخصوص غذا کے نگلنے اور اس کے گزرنے کے وقت، اور خصوصاً ایسی غذا کے نگلنے کے وقت، جس میں کوئی تیز مزہ، شیرینی یا ترشی، یا شوریت کی قسم سے ہو } ایسی چیزیں دانوں کو چھیل دیتی ہیں، اور انکی سوزش اور جلن کو زیادہ کر دیتی ہیں +

علاج { فصد کریں، جو کے شیرہ، نشاستہ، اور روغن بنفشہ سے حریرہ تیار کرکے پلائیں } تاکہ سوزش اور جلن میں تسکین ہو { سرد پانی کا استعمال مادہ کے پکنے تک ترک کرا دیں } کیونکہ سرد پانی زخمی مقام میں سوزش پیدا کر دیتا ہے، عضو کے اجزاء کو سیٹ کر اون میں تفرق اتصال پیدا کرتا ہے، جس سے درد بڑھ جاتا ہے، اور تفرق اتصال اور

سوء مزاج کے سبب سے اس کی طرف مواد کھنچ آتے ہیں، اور اس وجہ سے بھی اس میں مواد جمع ہو جاتے ہیں کہ سرد پانی مواد کو تحلیل ہونے سے روک دیتا ہے؛ نیز سرد پانی حرارت غریزیہ کو سست اور مادہ کو کچا کر دیتا ہے، اور اسے پکنے نہیں دیتا ہے
{اور جب دانتوں میں ورم پیدا ہو جائے تو قیروطی، یا مرہم ابیض استعمال کریں} یعنی مریض ان دواؤں کو نیم گرم تنہا، یا زردیٔ بیضہ کے ہمراہ کھائے۔

جونک اور کانٹے (عَلَق وشوک)

جونک {عَلَق علقہ کی جمع ہے (علقہ = جونک) جب حلق میں جونک چمٹ جاتی ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کو کرب و بے چینی اور غم طاری ہوتا ہے} کیونکہ جونک تعفن و گندگی، بلکہ کسی قدر سمیت سے خالی نہیں ہوتی ہے، خصوصاً خراب پانی کی جونک جس میں کیچڑ ہو، یا سبز و سیاہ رنگ کی جونک، یا وہ جونک، جس کے بدن پر روئیں، یا لاجوردی رنگ کی دھاریاں ہوں، ایسی جونکوں میں شدید سمیت ہوتی ہے، کہ جہاں یہ چمٹتی ہیں غشی، بخار، اور برے زخم پیدا کرتی ہیں، اور اس عضو کو ڈھیلا بنا دیتی ہیں، اور جب سانس کی ہوا حلق میں ان جونکوں تک پہونچتی ہے تو وہ ہوا بھی فاسد ہو جاتی ہے، پھر جب وہ قلب تک پہونچتی ہے تو کرب و غم، بلکہ غشی پیدا ہو جاتی ہے {تھوک کے ساتھ پتلا سا خون نکلتا ہے} کیونکہ جونک اعضاء کے بیرونی حصے سے خون چوستی ہے، اور بیرونی حصے میں رگوں کے باریک سرے ہی ہوتے ہیں، جن میں رقیق ہی خون موجود ہوتا ہے[1]؛ کیونکہ وہ چوتھے ہضم کے قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ پختہ ہوتا ہے۔ اس خون کا کچھ حصہ جونک کی غذا میں صرف ہو جاتا ہے، اور کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے، جو تھوک کے ساتھ خارج ہوتا ہے، اور کچھ حصہ معدہ کی طرف اترجاتا ہے۔ علاوہ ازیں جونک کا قاعدہ یہ بھی ہے کہ خون چوس کر فوراً قے بھی کر دیتی ہے {اور قصبۂ ریہ میں جونک کم چمٹتی ہے} کیونکہ جونک حلق میں پانی کے ساتھ جاتی ہے، اور پانی قصبۂ ریہ میں جاتا ہی نہیں ہے، اور اگر شاذ و نادر قصبۂ ریہ میں جونک چمٹ بھی جائے، تو وہاں زیادہ دیر تک ٹھہرتی نہیں ہے؛ کیونکہ وہ کریوں، اعصاب، اور جھلی سے مرکب ہے، جن میں خون کی کمی ہوتی ہے، اس لئے جونک کو غذا وہاں کم ملتی ہے، اور کم ٹھہرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ ان سے سانس رک جاتا ہے، جس سے سخت کھانسی آتی ہے اور جونک وہاں سے چھوٹ جاتی ہے۔

[1] یہ قابل غور اس وجہ سے ہے کہ عروق شعریہ اور بڑی رگوں کے خون میں اس لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔

اور اس لئے کہ گرم اور دخانی ہوا سے، جو پھیپھڑوں سے نکلتی ہے، جونکوں کو اذیت پہونچتی ہے {اور جب جونک مری میں چمٹتی ہے، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریض کے حلق میں کوئی شے اٹک گئی ہے} یہ اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ کچھ عرصہ گزر چکا ہو، اور جونک نے بہت سا خون چوس لیا ہو، اور وہ پھول کر بڑی ہوگئی ہو۔

علاج {اگر وہ دکھائی دیتی ہو} یعنی وہ پھول کر بڑی ہوگئی ہو، یا منہ کے قریب ہی ہو تو اس کی گرفت آلہ سے کریں، وہ آلہ زنبور (کلبتین) اینی چمٹی کی قسم کا ہوتا ہے، جس کی گردن لمبی ہوتی ہے، اور اس کے دونوں سروں پر دو مقعر پیسے سے ہوتے ہیں، اور اس کے کنارے آری کے دندانوں کے مانند ہوتے ہیں، تاکہ اس سے گرفت ممکن ہو۔ جونک کی گرفت کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کو دھوپ میں کھڑا کریں، اور اُس کا منہ کھول کر زبان نیچے دبائیں اور آلہ مذکورہ کو حلق میں لے جاکر جونک کو اوس کی گردن کی جڑ سے پکڑ کرکے تھوڑا وقفہ کریں، تاکہ جونک ڈھیلی ہوکر اس مقام سے چھوٹ پڑے {پھر اوسے نرمی سے کھینچ لیں} تاکہ حلق زخمی نہ ہوجائے، اور تاکہ ایسا نہ ہو کہ جونک ٹوٹ کر اوس کا سرا وہاں چپاں رہ جائے، جس سے سخت تکلیف پہونچتی ہے، اور اس مقام میں ورم پیدا ہوجاتا ہے، یا معدہ کی طرف اوتر جاتا ہے، جس سے بکثرت خون قے کی راہ خارج ہوتا ہے، یا اوس کے فساد اور اوس کی سمیت کی وجہ سے آنتیں چھل جاتی ہیں {اور اگر وہ دکھائی نہ دیتی ہو، تو خالص سرکہ، یا نمک اور سرکہ سے غرغرہ کریں} کیونکہ جونک اِن چیزوں سے جلن اور سوزش پاتی ہے، اس لئے وہ اپنی جگہ چھوڑ دیتی ہے {یا سرکہ میں افیون گھول کر غرغرہ کرائیں} سرکہ افیون کے اثر کو اس کے جسم کے اندر پہونچا دیتا ہے، جس سے جونک بے حس ہوکر ڈھیلی پڑ جاتی ہے، اوس کی قوت زائل ہوجاتی ہے، اور وہ جگہ چھوڑ دیتی ہے {اور اوس میں جلا ہوا اُون بھی شامل کردیں} یہ خشکی پیدا کرکے جونک کو گرا دیتا ہے۔

طبری کہتا ہے کہ "اس کے مارنے کے لئے ایرسا سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے، جو سرکہ یا روغن میں پیس لیا گیا ہو، جو جونک تک پہونچتے ہی اس کو ہلاک کردیتا ہے"۔

اس کے نکالنے کے لئے ہمارے دادا نے ایک بہترین دوا نکالی ہے، ہمارے دادا اپنے وقت کے طبیب حاذق تھے، اور ان کا نام جمال الملۃ والدین نفیسؒ تھا، وہ دوا یہ ہے کہ سیاہ کیچڑ تھیلی میں باندھ کر منہ میں بھر دیں۔ جونک اس کی بو پاتے ہی حلق سے نکل کر منہ میں آجائے گی، کیونکہ کیچڑ کی یہ مشتاق اور اس سے مانوس رہتی ہے، اسی میں پیدا ہوتی اور اسی سے غذا لیتی ہے، پھر ہاتھ سے یا کسی آلہ سے پکڑ لیں۔

کانٹا { اگر حلق میں کانٹا وغیرہ پھنس جائے، اور نظر آتا ہو تو آلہ مذکور (زنبور، چمٹی، یا کلبتین) سے گرفت کرلیں، اور اگر نظر نہ آتا ہو تو پھسلانے والی چیزیں پلائیں} ان سے گاہے کانٹا وغیرہ نیچے اتر جاتا ہے { پھرتی کرائیں} اس سے گاہے وہ خارج ہوجاتا ہے { کوئی چیز دھاگے میں باندھ کر نگل جائیں} مثلاً اسفنج کا ٹکڑا نگل جائیں، جب اسفنج کانٹے سے آگے بڑھ جائے تو پانی پی لیں (تاکہ اسفنج پھول کر بڑا ہوجائے) یا گوشت کی بوٹی، یا اون کا ٹکڑا شہد میں لتھیڑ کر کھلادیں، پھر اس پر تھوڑی دیر کے لئے صبر کریں، تاکہ شہد حل ہوجائے۔ { پھر دھاگے کو جلدی سے کھینچ لیں} اس طرح کرنے سے گاہے یہ کانٹے پر پڑجاتا ہے، اور اسے اکھیڑ کر نکال دیتا ہے۔ گاہے حلق میں بیت کی باریک مڑی ہوئی لکڑی گڑ جاتی ہے، یا مڑا ہوا تانت گڑجاتا ہے، انہیں نیچے دھکیل دینا چاہئے، یا اوپر کھینچ لینا چاہئے، تاکہ اس میں پھنس کر کانٹا نکل آئے۔ گاہے اوپر سے اس مخصوص آلہ سے دھکیلتے ہیں، جو اسی کام کے لئے بنایا جاتا ہے۔ یہ آلہ رانگ سے بنایا جاتا ہے، گویا یہ لمبا سا خمیدہ تار ہوتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اسے نیچے نہ دھکیلیں، ورنہ گاہے آنتوں میں خراش پیدا ہوجاتا ہے۔

مری کا بند ہوجانا (انطباقِ مری)

مری، غذا کی نالی یہ بھی حلق کی طرح ایک ایسی نالی ہے، جس کے بنانے میں اندر کی طرف جھلی، اور باہر کی طرف عضلی ریشے (گوشت کے ریشے) پائے جاتے ہیں، بلکہ حلق دراصل مری ہی کا بالائی حصہ ہے۔ انہی عضلی ریشوں کے سکڑنے سے یہ نالی تنگ ہوتی ہے، اور لقمہ دبتا ہوا نیچے کی طرف چلا جاتا ہے۔ جالینوس انہی ریشوں کو عضلہ (یا عضلات) کہتا ہے۔ مری کی لمبائی (حلق کو چھوڑ کر) تقریباً نو قیراط (۱۲-۱۳- انگشت) ہے۔ یہ حلق کے زیرین حصے سے، گردن کے پانچویں مہرے کے مقابل شروع ہوتی ہے، اور ریڑھ کے سامنے سے نیچے گزر کر سینہ کے پچھلے حصہ میں پہونچتی، اور وہاں پشت کے نویں مہرے کے مقابل حجاب حاجز (ڈایافرغما) کے سوراخ سے گزر کر معدہ کے بالائی دہانہ (فم معدہ بالائی) میں تمام ہوجاتی ہے۔ مری کی رفتار بالکل سیدھی نہیں ہے، بلکہ پہلے گردن میں سیدھی خط وسطانی میں ہوتی ہے، گردن کے زیرین حصے میں کسی قدر بائیں طرف مڑجاتی ہے، پھر لوٹ کر خط وسطانی میں آجاتی ہے، اس کے بعد حجاب حاجز کے سوراخ میں داخل ہونے کے لئے سامنے کی طرف بڑھتی ہے، پھر بائیں طرف مڑ کر معدہ سے متصل ہوجاتی ہے، اس کے

پیچھے ریڑھ ہے، اور سامنے، گردن میں ہوا کی نالی، سینہ میں ہوا کی نالی، اور قلب اور غلاف قلب ہے (مترجم)

{یہ مرض اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ مری کا وہ عضلہ، جو اسے روکنے اور سنبھالنے کے لئے بنایا گیا ہے، وہ ڈھیلا ہو جاتا ہے} بعض کہتے ہیں کہ یہ عضلہ مری کے اندر پھیلا ہوا ہے، جو اسے سنبھالے رہتا ہے، اور جو چیز او ترنے والی ہوتی ہے، وہ بلا اختیار نیچے جاتی ہے[1] {اور وہ عضلہ معدہ کی طرف غذا کے ڈھکیلنے میں امداد بھی کرتا ہے} اس عضلہ کے سست ہونے کی وجہ رطوبت ہوتی ہے، جو اس عضلہ پر اور اس کے الیاف پر گرتی ہے۔

علامات {پانی جیسی رقیق و سیال چیزوں کا نگلنا اور چھوٹی اور ہلکی چیزوں کا نگلنا ناممکن ہوتا ہے} کیونکہ چھوٹی اور ہلکی چیزیں ہلکے پن کی وجہ سے خود اوتر نہیں سکتیں، بلکہ نیچے جانے میں اس امر کی محتاج ہوتی ہیں کہ کوئی چیز زور سے معدہ کی طرف ڈھکیلے {اور جب مریض بڑا اور بھاری لقمہ [illegible] اسے، تو اس کے جانے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی ہے، اور بلا مشقت لقمہ اوتر جاتا ہے} کیونکہ وہ اپنی سختی اور وزن کی وجہ سے راستہ کھولتا جاتا ہے، اور مری کی دیواریں ہٹاتا جاتا ہے۔ یہ مرض لاعلاج ہے} کیونکہ مری لعاب سے ہمیشہ تر رہتی ہے، اور اس لئے کہ تر غذائیں اور پینے کی چیزیں ہمیشہ اس پر گذرتی رہتی ہیں، اور اس لئے کہ مری حنجرہ (نرخرہ) سے قریب ہے، جس میں روغن رطوبت ہوتی ہے، اور حنجرہ کو آواز کے صاف کرنے کے لئے تر اور چکنا رکھتی ہے، اس لئے مری ان رطوبتوں سے، جو اس پر گذرتی ہیں، اور ان رطوبتوں سے، جو اس کے نزدیک (حنجرہ میں) ہوتی ہیں، تر ہوتی رہتی ہے، اور اس کا ڈھیلا پن روز بروز بڑھتا ہی جاتا ہے {ہاں اگر مریض بچہ ہو تو ممکن ہے} کہ اس کی قوت اور حرارت غریزیہ کی ترقی کے وقت {اچھا ہو جائے} کیونکہ اس وقت اوس کی رطوبت تحلیل ہو سکتی ہے۔

علاج {ایارجوں کے ذریعہ دست جاری کریں، رطوبت کی خشک کرنے والی، اور عضو کو قوی کرنے والی چیزوں سے غرغرہ کرائیں} مثلاً انیسون، سنبل الطیب (بالچھڑ)، کندر، بہمن سفید، بہمن سرخ، اور مصطگی کا جوشاندہ۔

---

[1] مری کے اندر کوئی عضلہ نہیں ہے، اور نہ اس کی حرکت اختیاری ہے، اس میں غذا کی حرکت محض غیر اختیاری ہوتی ہے، ہاں مری کے اندر لیفات ہوتے ہیں، جن کو اصطلاح جالینوس میں عضلہ کہہ سکتے ہیں (مترجم)

مری کی خارش (حکاکِ مری)

{گاہے نم مری میں اسقدر کھجلی اٹھتی ہے کہ مریض صبر نہیں کر سکتا، وہ کھجانے کے لئے بار بار کھنکھارتا، سر اور گردن ادھر ادھر موڑتا ہے} ایسا کرنے سے نم مری کے اجزا باہم رگڑ کھاتے ہیں (اور اسے تسکین ہوتی ہے) {اس کا سبب کوئی غلیظ، جلی ہوئی، تیز خلط معدہ میں ہوتی ہے، اور اس سے نم معدہ کی طرف بخارات چڑھتے ہیں، اور ان تیز بخارات کی تیزی نم معدہ میں لگتی ہے} جس طرح ان تیز بخارات کی تیزی خارش کی حالت میں جلد کے مسامات میں لگتی ہے {اس لئے اس مقام میں بے قرار کر دینے والی خارش پیدا ہوتی ہے} کہ مریض کسی چیز سے کھجا بھی نہیں سکتا، جس سے یہ بخارات پراگندہ ہو کر تحلیل ہو جائیں (اور خارش میں آرام آئے)۔

علاج {آب شبت (سویا)، لوبیا، تخم مولی، اور سکنجبین سے قے کرا کے معدہ کو پاک کریں۔ سکنجبین عنصلی اور پرانے سرکہ سے غرغرہ کرائیں} پرانا سرکہ زیادہ تیز اور غلیظ مواد کے چھانٹنے پر زیادہ قادر ہوتا ہے {شکر کے ساتھ تازہ دودھ پلائیں} دودھ اپنے پانی کی وجہ سے بُرے اخلاط کو دھو کر اور صاف کر کے اعضاء کو پاک کرتا ہے، اور اپنی چکنائی سے عضو کو ڈھیلا اور تر کرتا ہے، جس سے سوزش اور خارش میں تسکین آتی ہے، اور اپنے پنیر کی وجہ سے عضو کے ساتھ یہ چپاں بھی ہو جاتا ہے، جس سے تیز اخلاط کی تیزی اعضا تک پہونچنے بھی نہیں پاتی ہے {میٹھے کیوڑے کا شربت پلائیں} اس سے عمدہ اور معتدل المزاج خون پیدا ہوتا ہے، جو ان فاسد اخلاط کے مزاج کو درست کر دیتا ہے، انہیں نضج دیتا، اور اپنی لطافت کے باعث انہیں پگھلاتا ہے، اور ان مواد کو دستوں اور پیشاب کی راہ خارج کر دیتا ہے، اور رطوبت پہونچا کر بخارات کو غلیظ اور ان کی سوزش و تیزی میں سکون پیدا کر دیتا ہے۔

قصبۂ ریہ کا پھڑکنا اور کانپنا

(اِختلاجُ القصبۃ وارتعاشُ القصبۃ)

حنجرہ، نرخرہ حنجرہ دراصل قصبۂ ریہ (ہوا کی نالی) کا بالائی حصہ ہے

جس میں ہواء کی آمد و رفت ہوتی ہے، اور آواز کی ڈوریاں حنجرہ ہی میں لگی ہوتی ہیں، جن سے آواز پیدا ہوتی ہے + حنجرہ گردن کے سامنے زبان کی جڑ کے نیچے، اور قصبۂ ریہ کے باقیماندہ حصہ سے اوپر واقع ہے + اس کے دونوں پہلو پر گردن کی بڑی بڑی رگیں، اور پیچھے حلق ہے + حنجرہ میں وہی جھلی استر کرتی ہے، جو حلق میں ہے؛ حنجرہ نیچے سے گول اور تنگ ہے، اور اس کا بالائی حصہ چوڑا، پیچھے اور جانبین سے چپٹا ہے + حنجرہ مندرجۂ ذیل کریوں سے مرکب ہے، جو رباطات سے بندھی رہتی ہیں، اور عضلات کی مدد سے حرکت کرتی ہیں +

حنجرہ کی کریاں تین بڑی، دو اوسط درجہ کی، اور چار بہت چھوٹی ہیں۔ تین بڑی کریاں یہ ہیں: غضروف ورقی (ترسی)، لا اسمی (حلقی)، کبیتی + دو اوسط درجہ کی دونوں غضروف طرجہالی ہیں، اور چار چھوٹی کریوں کے نام یہ ہیں: ذو قرنین الحنجرہ اور دو غضروف وتدی +

غضروف ورقی اس کو غضروف ترسی بھی کہتے ہیں، اس کری کو سپر (ڈھال) سے تشبیہ دی گئی ہے (ترس = ڈھال + درق = ڈھال) جو دوسری ساری کریوں سے بڑی ہے، یہ دو پہلوی حصوں سے مرکب ہے، جن کے ملنے سے سامنے ایک ابھار بنتا ہے، جس کو نتوء الحلقوم (کنٹھ کا ابھار) کہتے ہیں؛ یہ ابھار جوان مردوں میں زیادہ نمایاں اور بلند ہوتا ہے، ہر ایک پہلوی حصہ تقریباً مربع ہے، جس کی بیرونی سطح پر ایک آڑا خط ہوتا ہے، جو دراصل ایک عضلہ کے اتصال کا نشان ہے، اور اندرونی سطح چکنی اور مقعر ہے، سامنے کی طرف، جہاں دونوں پہلوی حصے باہم ملتے ہیں، وہاں غضروف کبیتی آواز کی ڈوریاں، اور چند عضلات لگے رہتے ہیں + اس کے بالائی کنارے سے جھلی، اور زیرین کنارے سے غضروف لا اسمی لگی رہتی ہے پچھلا کنارا گول اور موٹا ہے، جو بالائی اور زیرین جانب ذو ابھاروں میں ختم ہوتا ہے، جن کو قرن (سینگ) کہتے ہیں +

غضروف لا اسمی (غضروف حلقی) یہ کری حلقہ، یا چھلے کے مانند گول ہوتی ہے، جس کا اگلا حصہ باریک اور پچھلا حصہ چوڑا ہے + یہ غضروف ترسی کے نیچے اور قصبۂ ریہ کے اوپر واقع ہے + اس کے

بالائی کنارے پر پیچھے کی طرف دو چکنے نشان پائے جاتے ہیں، جن پہ دونوں غضروف طرجہالی رکھی رہتی ہیں +

غضروف لبکی پان کے پتے سے بہت مشابہ ہوتی ہے، جو زبان کی جڑ کے نیچے اور حنجرہ کے بالائی سوراخ کے اوپر واقع ہے۔ پان کے پتے کی طرح اس کی ڈنک غضروف درقی کے درمیانی بالائی حصے سے لگی رہتی، اور اس کا دوسرا چوڑا حصہ آزاد ہوتا ہے، اس کری کا فائدہ یہ ہے کہ حنجرہ کے سوراخ کو بند کرکے لقمہ وغیرہ کے نگلنے کے وقت لقمہ کو حنجرہ کے اندر داخل ہونے سے باز رکھے +

غضروف طرجہالی دو ہیں، ہر ایک کی شکل مثلث مخروطی کے مانند ہوتی ہے۔ یہ دونوں کریاں اپنے قاعدہ کے ذریعہ غضروف لااسمی کے بالائی کنارے پر پچھلی جانب رکھی رہتی ہیں۔ ان کا زاویہ (بالائی سرا) آزاد ہوتا ہے، جس پر ایک مخروطی شکل کی کری چسپاں رہتی ہے، جس کو قرین حنجری کہتے ہیں (قرین۔ چھوٹا سینگ) + غضروف طرجہالی سے آواز کی ڈوریاں لگی رہتی ہیں +

غضروف وتدی بھی شمار میں دو ہیں، جو غضروف طرجہالی اور ملبی کے درمیان کی جھلی میں بند ہوتی ہیں (وتد = بچر) +

آواز کی ڈوریاں یہ دو رباطات، یا بند ہیں، جو غضروف طرجہالی اور غضروف ترسی کے مابین واقع ہیں + یہ کل چار ہیں، دو اوپر کی دوڑیاں جھوٹی کہلاتی ہیں، اور دو نیچے کی ڈوریاں سچی + سچی ڈوریوں کو لگ ہے **لسان المزمار** بھی کہتے ہیں + مزمار باجہ کو کہتے ہیں۔ لسان المزمار باجہ کا وہ حصہ کہلاتا ہے، جہاں آواز بنتی ہے +

دونوں سچی ڈوریوں (اوتار الصوت) کے مابین، جو سوراخ یا شگاف بنتا ہے، اوس کو **فتحۃ المزمار** (باجہ کا دہانہ) کہتے ہیں۔ یہ شگاف آواز نکالنے کے وقت بہت ہی تنگ (گویا بند سا) ہوجاتا ہے + سانس کی ہوا کی ٹھوکر سے یہی ڈوریاں کانپتی ہیں، جس سے آواز پیدا ہوتی ہے، اس سوراخ کی تنگی اور فراخی ان ڈوریوں کے نزدیک، یا دور ہونے سے حاصل ہوتی ہے، مگر یہ ڈوریاں خود اپنی حرکت سے نزدیک، یا دور نہیں ہوسکتی ہیں، بلکہ حنجرہ کے دوسرے عضلات کی حرکت سے یہ تنتی یا ڈھیلی ہوتی ہیں + وہ عضلات سکڑ کر ان کریوں کو

(۳۶) غضروف درقی اور حلقی
(الاسمی) (پہلوی منظر)

(۳۷) حنجرہ کی کڑیاں
پچھلی سطح
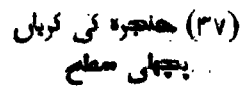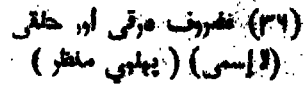
(۳۸) حنجرہ اور قصبہ ریہ (نرخرہ اور ہوا کی نے) (اگلی سطح)
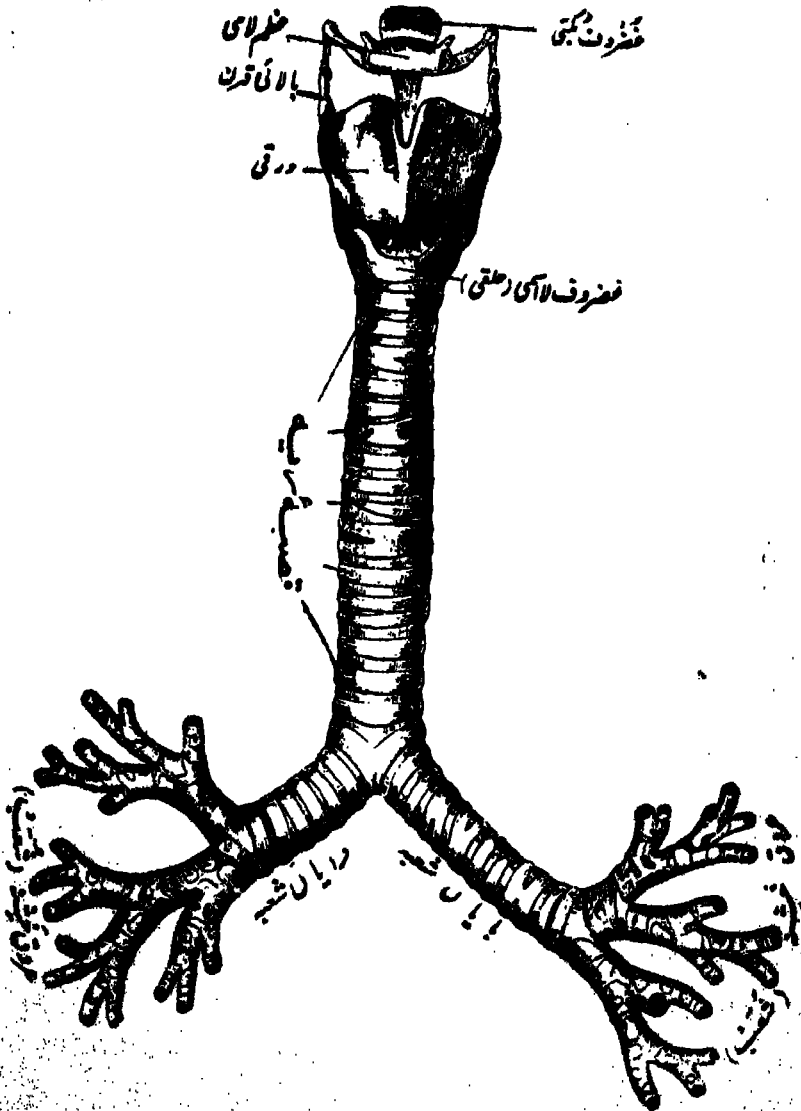
قریب یا دور لے جاتے ہیں، جن کریوں سے یہ ڈوریاں لگی ہوئی ہیں +

حنجرہ کے عضلات آٹھ جوڑے ہیں، کُل سولہ، ان میں سے پانچ جوڑے آواز کی ڈوریوں اور حنجرہ کے سوراخ کے ساتھ مخصوص ہیں، اور باقی تین غضروف کبی سے تعلق رکھتے ہیں، جو اس کو کھولتے یا بند کرتے ہیں، اور پہلے پانچ عضلات آواز کی ڈوریوں کو تانتے یا ڈھیلا کرتے ہیں، اور حنجرہ کے سوراخ کو تنگ یا فراخ کرتے ہیں +

قصبۃ الریہ (حلقوم) یہ ہوا کی نالی کا وہ حصہ ہے، جو حنجرہ کے نیچے واقع ہے، یہ گردن کے پانچویں مہرے کے مقابل سے شروع ہو کر پشت کے تیسرے مہرے کے مقابل پہونچ کر دو شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے، جنکو شعبۂ قصبہ کہتے ہیں + قصبہ کی لمبائی تقریبًا ساڑھے چار قیراط (۱۰.۷ انگشت) اور قطر تقریبًا ایک قیراط ہے۔ قصبہ مردوں میں بڑا اور چوڑا ہوتا ہے +

اسکے سامنے گردن میں گھیگھے والی گلٹی، اور سینہ میں توثہ نامی گلٹی ہے، پیچھے مری اور ریڑھ کے مہرے ہیں، دونوں پہلو پر گردن کی رگیں، اور سینہ میں دونوں پھیپھڑے نکی جڑتی ہے +

قصبۂ ریہ کا دایاں شعبہ (شاخ) تقریبًا ایک قیراط لمبا، بائیں سے چھوٹا، زیادہ چوڑا اور زیادہ سیدھا ہے۔ بایاں شعبہ تقریبًا دو قیراط لمبا، دائیں سے بڑا اور تنگ ہے +

قصبہ کی ساخت میں ناکمل گول گول کریاں (تعداد سولہ سے بیس تک)، انکی باندھنے والی ریشہ دار جھلیاں، عضلی ریشے، لعابدار گلٹیاں، اور اندر کیطرف استر کرنیوالی غشاء لعابی ہے + کریاں بالکل گول مکمل حلقہ نما نہیں ہوتی ہیں، بلکہ اگلے دو ثلث میں مکمل ہوتی ہیں، اور پیچھے سے ایک ثلث ناقص ہوتا ہے، جہاں جھلی ہوتی ہے + ان کریوں کا حلقہ اوپر تلے ہوتا ہے، انکے درمیان کی خلاؤں کو جھلیاں بھرتی ہیں، جو دونوں کو اوپر تلے باندھ دیتی ہیں (مترجم)

قصبہ کا پھڑکنا (اس کے پھڑکنے کی علامت یہ ہے کہ گفتگو میں تھوڑی دیر کے بعد آواز پھڑکتی ہے) کیونکہ بولنے کی صورت یہ ہے کہ سینہ اور حجاب حاجز کی حرکت سے پھیپھڑے سکڑتے ہیں، اور انکی ہوا زور سے نکلکر قصبۂ ریہ میں داخل ہوتی ہے + قصبۂ ریہ ایک سخت جسم ہے، جب ہوا اس میں زور سے ٹھوکر مارتی ہے، تو آواز پیدا ہوتی ہے، پھر یہ ہوا قصبۂ ریہ میں اسکے منہ کی تنگی کے باعث بند ہوجاتی ہے، اور پھر حنجرہ کی طرف زور سے نکلتی ہے، اور حنجرہ بھی ایک سخت جسم ہے اسلئے یہاں آواز مکمل ہوتی ہے۔ پھر چونکہ حنجرہ کا منہ تنگ ہے، اس لئے اس سے بھی زور سے خارج ہو کر منہ میں آتی ہے، جہاں مخارج حروف ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر بعض مد کے ساتھ کھینچے جاتے ہیں، اور بعض بلا مد کے ہوتے ہیں، جیسے حرکات (زیر و زبر وغیرہ) اور حروف مرکب ہوتے ہیں، اور انسان بولتا ہے + اور جب قصبۂ ریہ کی جھلی پھڑکتی ہے تو ہوا کے اجزا مسلسل طور پر ایک دوسرے سے ممتاز ہو کر جدا نہیں ہوتے ہیں، جس سے حروف کے مخارج ادا ہونا

اور سلسلہ کے ساتھ انسان گفتگو کر سکے {گفتگو میں آواز کا پھڑکنا ہمیشہ نہیں رہتا ہے} کیونکہ قصبۂ ریہ بھی ہمیشہ پھڑکتا نہیں رہتا ہے، اس لئے کہ اختلاج یعنی پھڑکن کے متعلق معلوم ہو چکا ہے کہ اسکا سبب غلیظ بخاری ریاح ہوتی ہے، جو مسامات سے نکلنے کے قابل نہیں ہوتی، اور قوت دافعہ اسے نکالنا چاہتی ہے، اسلئے ان دونوں کے درمیان مقابلہ و کشمکش پیدا ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ حرکت سے لطیف ہو کر تحلیل ہو جاتی ہے +

قصبہ کا کانپنا { قصبۂ ریہ کے کانپنے کی علامت یہ ہے کہ گفتگو میں آواز کانپتی ہے، اور مسلسل ہمیشہ کانپتی رہتی ہے} کیونکہ اسکا سبب یعنی مادۂ بلغمیہ ہمیشہ باقی رہتا ہے، جو حنجرہ کے عضلات اور جھلی کے ریشوں کو معمولی طور پر ڈھیلا کر دیتا ہے {قصبۂ ریہ کے پھڑکنے اور کانپنے کا سبب ہی عام اعضاء کے پھڑکنے اور کانپنے کا سبب ہے، اور اسی طرح انکا علاج بھی ایک ہے} مگر اس صورت میں غرغرے اور لعوق (چٹنی) زیادہ مفید ہیں +

ڈوبنا اور پھندا لگنا (غَرق و خَنق یا لُوہَق)

{غریق یعنی پانی میں ڈوبے ہوئے شخص کا علاج یہ ہے کہ اُسے اُلٹا لٹکا دیں، تاکہ اوس سے پانی نکلجائے، پھر اوس کے حلق میں قدرے سرکہ ڈالیں جس میں سیاہ مرچیں اور سونٹھ جوشدہ کی گئی ہو} اس سے مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے، اور اسکے پھیپھڑے اور معدہ کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں {اور چند روز تک چنے کے آٹے اور دودھ سے حریرہ بنا کر پلائیں} یہ پھیپھڑوں کی غذا کے لئے تمام چیزوں سے بہتر ہے، اور اسکے مزاج کو بھی درست کر دیتا ہے +

{جسے پھانسی، یا پھندا گلے میں لگا ہوا تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اسکے منہ میں بحالت غشی جھاگ یا کف تو نہیں ہیں، اگر ہیں تو اوسکی زندگی کی کوئی امید نہیں ہے} یہی حال اُس شخص کا بھی ہے، جسکا گلا دم کیوجہ سے گھُٹ گیا ہو، کیونکہ ایسے لوگوں میں کف آنے کی وجہ گاہے (۱) یہ ہوتی ہے کہ پھیپھڑے کے جوہر کی رطوبت پگھل کر بہتی ہے، اور فاسد روح اور بخارات دخانیہ کے ساتھ اچھی طرح ملکر باہر نکلتی ہے، کیونکہ بخارات دُخانیہ، جنکو قلب پھیپھڑے کیطرف (ورید شریانی کے ذریعہ) پھینکتا ہے، جب ہوا کے ساتھ گلے گھٹنے کی وجہ سے خارج نہیں ہو سکتے، تو وہ اضطراب کے ساتھ پھیپھڑوں میں ادھر اُدھر پھرتے ہیں، اور اپنی گرمی سے پھیپھڑوں کی رطوبت کو جو بستہ ہونے کے قریب ہوتی ہے پگھلاتے ہیں + علاوہ ازیں خود پھیپھڑے بھی پولے ہونے، اور ساخت کے نرم و نازک ہونے کے باعث جلد پگھلنے کے قابل ہیں + پس جب یہ بخارات رطوبت کے ساتھ ملکر مکروہ طور پر نکلتے ہیں، تو کف نمودار ہوتا ہے، مکروہ طور پر نکلنے کیوجہ یہ ہے کہ تنفس کی قوت بخارات دخانیہ کو خارج کرنیکے لئے مجبور ہو کر انہیں نکالتی ہے (۲) ایسے مریضوں میں گاہے کف آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جلے ہوئے بخارات دخانیہ کیوجہ سے دماغ گرم ہو جاتا ہے، کیونکہ تنفس جب بند ہو جاتا ہے، تو تنفس کے راہ خارج ہونیوالی ہوا اُن بخارات دخانیہ کے ساتھ رگوں میں لوٹ جاتی ہے، جس سے دماغ اور دماغ کے عروق پُر ہو جاتے ہیں، اور وہ سخت گرم

ہو کر اس سے رطوبتیں پگھل کر بہتی ہیں، کیونکہ پھیپھڑوں کی طرح دماغ بھی نرم، پولا، اور نازک عضو ہے، یہ رطوبات اُس ہوا اور اُن بخارات کے ساتھ مل جاتی ہیں، جو گلے کے گھٹنے اور بند ہو جانے کی وجہ سے دماغ کیطرف چڑھ جاتے ہیں، جب شخص کی ایسی حالت ہوتی ہے، وہ علی العموم زندہ نہیں رہتا ہے؛ کیونکہ حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے، حرارت غریزیہ جوش میں ہوتی ہے، قلب اور دماغ کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے، اور پھیپھڑے، یا دماغ کا جوہر خراب ہو جاتا ہے؛ ہاں اگر کف کی وجہ یہ ہو کہ دماغ کی فضلی رطوبتیں (نہ کہ اوسکا جوہر) پگھل کر بہی ہوں، اور تنفس کی بند ہوا کے ساتھ (جو اوپر چڑھ جاتی ہے) مل گئی ہوں، تو اس سے موت لازمی طور پر نہیں آتی ہے؛ اور اسکی علامت یہ ہے کہ یہ حالت مریض کے بیہوش ہونیکے بعد نہ پیدا ہوئی ہوگی، برخلاف اسکے پہلی دونوں قسمیں غشی کے بعد پیدا ہوتی ہیں

{اور اگر کف ظاہر نہو تو فصد کریں} تاکہ عارضی حرارت سے فاسد شدہ خون نکل جائے، اور اسے طبیعت حلق کی طرف نہ پھینکے، کیونکہ حلق دباؤ کیوجہ سے کمزور ہو جاتا ہے جس سے خناق ورمی (ورم کا خناق) کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہے {اوسط درجے کے حقنے کریں} تاکہ فاسد مادے بدن کے بالائی حصے سے بغیر جوش کے نیچے کھنچ آئیں + {روغن بنفشہ اور نیمگرم پانی سے غرغرہ کرائیں} تاکہ حلق اور گردن کے اعضاء ڈھیلے، اور انکے عضلات و اعصاب نرم پڑ جائیں، جس سے بندش کا درد جاتا رہتا ہے، اور دوسرے مادہ کی توجہ اس طرف نہیں ہوتی ہے +

آواز کا بیٹھ جانا (بحوحت صوت)

سبب (۱) {اسکی وجہ کا ہے تیز نزلے ہوتے ہیں، جو حلق اور قصبہ ریہ میں اوتر کر چھیل دیتے ہیں} اور انکی لیسدار روغنی رطوبت کو زائل کر دیتے ہیں، جو انہیں ہمیشہ چکنا اور تر رکھتی ہے، اور آواز کی صفائی اور سہولت پیدا کرتی

علامات {ان مقامات میں نزلہ کی تیزی و حرارت کیوجہ سے کھردراپن، سوزش، اور دغدغہ معلوم ہوتا ہے} کیونکہ (یہ نزلہ گرم ہی ہوتا ہے) اگر یہ نزلہ سرد ہو (جو علی العموم غلیظ ہی ہوتا ہے)، تو وہ حنجرہ اور قصبہ ریہ کیطرف نفوذ نکرے، بلکہ یا نتھنوں کی طرف اوتر کر رینٹھ بنکر نکل جائے، یا تالو کیطرف چلا جائے، جو منہ سے کھنکھارنے سے نکلے؛ اور اگر یہ نزلہ رقیق ہو تو وہ چھیل نہ سکیگا + **علاج** {نزلہ روکنے کیلئے شربت خشخاش پلائیں، غرغرے کرائیں} مثلاً پوست خشخاش، عناب، تخم کاہو، تخم خرفہ، مسور مقشر کا جوشاندہ ہمراہ نشاستہ و گوندببول + {مادہ کو غلیظ کرنے والے طلاء، اور نطول (تریڑہ) سر پر استعمال کریں}

سبب (۲) {گاہے اسکا سبب حنجرہ کا سوء مزاج گرم سادہ ہوتا ہے} جو اسکو خشک کر دیتا ہے، اور اسکی اجزاء کی رطوبات کو کم کر کے انہیں اکٹھا کر دیتا ہے، جس سے انکی وضع بدل جاتی ہے، اور اس میں کھردراپن پیدا ہو جاتا ہے {اکثر یہ تیز بخاروں میں ہوتا ہے، اسکے ساتھ کسی قسم کا بلغم خارج نہیں ہوتا ہے} +

علاج {آب جو، مغز تخم خیار، نشاستہ، مغز بادام، خبازی کا شوربہ، اور دوسری سرد و تر اور لیس پیدا کرنے والی چیزیں پلائیں} +

سبب (۳) {گاہے اس کا سبب سوء مزاج سرد سادہ ہوتا ہے، جو حنجرہ کے اجزاء کو سکیڑتا اور اکٹھا

کرتا ہے، جس سے کھردرا پن آجاتا ہے} **علامات** {یہ حالت سردی کے وقت اور شمالی ہوا کے چلنے کے وقت پیدا ہوتی ہے، اور اس میں کسی قسم کا بلغم خارج نہیں ہوتا ہے} **علاج** {ہینگ اور زعفران الی دوا استعمال کریں} **نسخہ دوا حلتیت**:۔ سیاہ مرچ، ہینگ، الی، زعفران برابر لیکر شہد میں اسقدر جوش دیں کہ بستہ ہو جائے، اور روزانہ میں ایک بندق (۳، ماشہ) کے برابر لیکر استعمال کریں + {بھنی ہوئی الائی، سیاہ مرچ، مُرمکی، میعہ سائلہ اور بہروزہ لیکر شہد میں ملا کر گولیاں بنائیں، اور زبان کے نیچے رکھیں}

سبب (۴) {کبھی ایسا ہوتا ہے اسکا سبب حنجرہ اور قصبۂ ریہ کا سوء مزاج تر ہوتا ہے، جس سے یہ ڈھیلے اور نرم ہو جاتے ہیں} مگر اسقدر ڈھیلے نہیں ہوتے ہیں کہ یہ کانپنے لگیں، اور آواز میں کپکپی پیدا ہو جائے، اور نہ اس حد تک ڈھیلے ہوتے ہیں کہ استرخا تک نوبت پہونچے، اور آواز بالکل باطل ہو جائے + اسکی وجہ یہ ہے کہ ہوا، کی ٹھوکر جس سے آواز نکلتی ہے، قصبۂ ریہ اور حنجرہ پر پڑتی ہے، اسی وجہ سے یہ سخت پیدا کیے گئے ہیں، کیونکہ ہوا پھیپھڑوں سے نکلکر پہلے قصبۂ ریہ میں ٹھوکر مارتی ہے، پھر اس سے نکلکر حنجرہ میں ٹھوکر مارتی ہے۔ پس ان دونوں کی سختی آواز پیدا کرنے کا سبب ہے، اور انکے استرخاء کی کمی و زیادتی پر آواز کا کم ہونا، یا باطل ہونا موقوف ہے۔ **علامات** {ان مقامات میں نہ کھردرا پن محسوس ہوتا ہے، اور نہ درد معلوم ہوتا ہے، بلکہ صرف بوجھ معلوم ہوتا ہے} + **علاج** {ایسون، بادیان، ایرسا پانی میں جوش دیکر، اور شہد ملا کر غرغرہ کرائیں۔ مربی زنجبیل (سونٹھ کا مربی)، جو شہد میں بنایا گیا ہو کھلائیں} کیونکہ یہ رطوبتوں کو چھانٹتا ہے، نیز یہ ایسا خشک بھی نہیں ہے کہ اس میں خاکی اجزاء غالب ہوں، بلکہ اس میں ایک قسم کی رطوبت ہے، جو اسکی گرمی کی ایک عرصہ تک حفاظت کرتی ہے، جسطرح آگ جب تر لکڑی پر جلتی ہے، (تو وہ زیادہ دیر تک قائم رہتی ہے) {شہد، شونیز (کلونجی)، انجیر کا کاڑھا (جوشاندہ) استعمال کرائیں، ماء الاصول پلائیں} مثلاً بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ سوسن آسمانجونی (نیلا سوسن)، اصل السوس {لعوق چٹائیں} جو میتھی، حب صنوبر کلاں، رب السوس، میعہ مرکی اور شہد سے بنایا گیا ہو۔

سبب (۵) {کبھی ایسا ہوتا ہے اس کا سبب سوء مزاج خشک ہوتا ہے، جو حنجرہ اور قصبۂ ریہ کو خشک اور ان کی روغنی رطوبت کو، جو انہیں چکنا رکھتی ہے، جذب کر لیتا ہے} + **علامات** {آواز اگرچہ بیٹھ جاتی ہے، مگر بھاری اور بڑی نہیں ہوتی ہے} بلکہ باریک اور کسیقدر صاف ہوتی ہے، کیونکہ راستہ صاف ہوتا ہے {حنجرہ میں کسیقدر کھردرا پن اور درد ہوتا ہے} کیونکہ اجزاء کے سمٹنے کے بعد تفرق اتصال پیدا ہو جاتا ہے {اور اکثر یہ حالت گرد و غبار اور دھوئیں سے پیدا ہوتی ہے} کیونکہ یہ رطوبتوں کو جذب کر لیتے ہیں، اور انکے خاکی اجزاء حلق، حنجرہ، اور قصبۂ ریہ میں جمع ہو جاتے ہیں + **علاج** {روغن بنفشہ تازہ} جس میں بو نہ آگئی ہو {اور لعاب اسپغول شکر کے ساتھ پلائیں، فربہ مرغیوں کا سادہ شوربہ کھلائیں}

سبب (۶) {کبھی ایسا ہوتا ہے زیادہ چیخنے سے بھی آواز بیٹھ جاتی ہے} کیونکہ اس سے وہ رطوبت تحلیل ہو جاتی ہے جو حنجرہ کو چکنا رکھتی ہے، اور کھردرا پن آجاتا ہے، اور اسلئے کہ اس سے حنجرہ اور قصبۂ ریہ میں ورم اور درد پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ چیخنے کی سخت حرکت اور ریاضت کی گرمی سے انکی جھلیوں کی طرف مواد کھینچکر چلے آتے ہیں ۔

علاج {نیم گرم پانی سے غسل کرائیں} کیونکہ اسمیں تھوڑی سی قوت تحلیل کے ساتھ اعضاء و جلد کو نرم اور تر کرنے اور انکے رقیق کرنیکی قوت بھی ہے، جس سے تھکن پیدا کرنیوالا مادہ تحلیل کرنیکے وقت بآسانی خارج ہوجاتا ہے {زردی بیضہ پلائیں} یہ گرم و نرم ہے، مواد کو نرم کرکے جلد نضج دیتی اور تحلیل کرتی ہے، درد میں اور خصوصاً زیادہ حس رکھنے والے اعضاء کے درد میں تسکین پیدا کرتی ہے، مرض کے مقامات میں چمٹ جاتی ہے، اور ضماد کی طرح چسپاں رہتی ہے، اور چونکہ اس میں بلا سوزش پیدا کئے لیسدار کرنیکی قوت ہے، اسلئے یہ حلق، مری، اور معدہ وغیرہ کی خشونت کو زائل کردیتی ہے {سویاں کھلائیں} جو میدے کے سفید آٹے سے بنائی گئی ہوں. یہ نرمی اور تری پیدا کرتی ہیں، اور اپنے لیس سے خشونت زائل کرتی ہیں + شیخ کہتا ہے کہ اطریہ یعنی سویاں (باریک باریک) تسموں کے مانند ہوتی ہیں، جو بلا خمیر کے آٹے سے بنائی جاتی ہیں، اور پانی میں پکائی جاتی ہیں، جنکو ہمارے ملک میں رشتہ (سویاں) کہتے ہیں {حریرے پلائیں} جو دودھ، نشاستہ، اور روغن بادام سے بنائے گئے ہوں، یہ نرمی پیدا کرتے، اور خشونت کو زائل کرتے ہیں {لعوق چٹائیں} جو تخم خیار، مغز بادام شیریں، تخم خطمی، کتیرا، مغز حلبہ، اور لعاب اسپغول سے بنایا گیا ہو {نرمی پیدا کرنے والی گولیاں منہ میں رکھیں} مثلاً گوند ببول، نشاستہ، کتیرا، خشخاش سفید، مغز تخم کدو، بنفشہ لیکر کوٹیں، اور لعاب اسپغول میں ملاکر بڑی بڑی چپٹی گولیاں بنائیں (اور منہ میں رکھیں)

نگلنے کی دشواری (عسر بلع)

{اسکا سبب مری کا سوء مزاج ہوتا ہے} واضح ہو کہ نگلنے کا فعل دو قوتوں سے پیدا ہوتا ہے: اوّل مری اور معدہ کی قوت جاذبہ طبعیہ (جو ہمارے ارادہ کے بغیر کام کرتی ہے)، دوم، عضلات کی قوت ارادیہ (جو ہمارے ارادہ پر موقوف ہے)، اور افعال پورے طور پر اسی وقت صادر ہوتے ہیں، جبکہ اعضاء کا مزاج درست ہوتا ہے، اور جب انکا مزاج خراب ہوجاتا ہے، اور سوء مزاج کے آٹھوں قسموں میں سے کوئی قسم عارض ہوجاتی ہے، تو قوت جاذبہ کا فعل ضعیف ہوجاتا ہے، جو منہ سے معدہ کی طرف غذا جذب کرتی ہے، اسلئے نگلنے میں دشواری پیدا ہوجاتی ہے۔

علامات {نگلنے میں دشواری ہوتی ہے} اس علامت پر اعتراض ہے، کیونکہ یہی مرض ہے اور یہی علامت ہے (حالانکہ مرض اور، اور عرض و علامت اور ہونی چاہیئے) {غذا مری سے معدہ کی طرف دیر میں جاتی ہے، اور نگلنے کیوقت درد نہیں ہوتا ہے} برخلاف ازیں اگر اسکا سبب ورم، یا کوئی دوسرا دباؤ ہو تو نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے {بلکہ مری کے کسی مقام میں غذا کے رکنے کا احساس ہی کم ہوتا ہے} کیونکہ مری کے کسی حصہ میں تنگی تو پیدا ہو نہیں گئی ہے، جہاں غذا رک جائے، اور اسکا احساس ہو، ہاں اگر ضعف اسکے کسی خاص حصہ میں ہو تو یہاں غذا کے رکنے کا احساس ہوتا ہے {اگر سوء مزاج گرم ہو تو پیاس لگتی ہے، اور سرد پانی سے نفع ہوتا ہے، اور اگر سرد ہو تو معاملہ اسکے برعکس ہوتا ہے، اور اگر تر ہو، تو منہ میں رطوبت ہوتی ہے، اور کثرت سے تھوک نکلتا ہے، اور اگر خشک ہو تو اسکے برعکس ہوتا ہے} **علاج** {مزاج کو بدلنے کیلئے شربت، غرغرے، لتہ یرانے، اور شانوں کے درمیان چھڑکنے کی دوائیں استعمال کریں} کیونکہ مری کی جگہ قصبہ ریہ کے پیچھے، مہرہ پشت کے سامنے ہے، اس مقام پر دوا استعمال کرنیسے قریب ہونیکے باعث دوا بآسانی نفوذ کرتی ہے، اب ہمیں ہر قسم کا مفصل علاج بتانا چاہیئے: اگر سوء مزاج گرم ہو تو مریض کو شربت املی ہمراہ شیرہ تخم خرفہ یا لعاب اسپغول پلائیں، اور آب برگ کاسنی، آب گشنیز سبز، آب کا ہو سبز

غرغرہ کرائیں، اور شانوں کے درمیان صندل، کافور، آب کاہو سبز، آب خرفہ سبز، آب کشنیز سبز لتھیڑیں، اور روغن بنفشہ و موم لگائیں + اگر سوء مزاج سرد ہو تو شربت دینار، اور شربت بادرنجبویہ ہمراہ جوشاندہ انیسون مصطگی یا بچھڑ پلائیں۔ جوشاندہ بادیان، دارچینی، سویا سی ہمراہ شراب منضج غرغرہ کرائیں۔ بابچھڑ، افتیمون، مصطگی، جند بید ستر، لتھیڑیں، اور روغن خیری (شبو) روغن مولی، روغن قسط کی مالش کریں۔ اگر سوء مزاج تر ہو تو شربت بہی، شربت سیب، شربت حب الآس پلائیں۔ بہمن سرخ، بہمن سفید، گل سرخ، ہلیلہ، انجدان (درخت ہینگ) کے جوشاندہ سے غرغرہ کرائیں۔ اور روغن سنبل رومی، روغن زنبق (سوسن آزاد) کی مالش کریں۔ اور اگر سوء مزاج خشک ہو تو شربت نیلوفر، لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول پلائیں، اور تازہ دودھ سے غرغرہ کرائیں، مغز تخم کدو، مغز بادام شیریں، برگ خطمی، برگ بنفشہ، لعاب تخم کنوچہ، اور مرغیوں کی چربی لگائیں، اور روغن بنفشہ، اور روغن تخم کدو کی مالش کریں +

ورم مری

ورم گرم | مری کا ورم کا ہے گرم ہوتا ہے + **علامات** بخار، پیاس کی شدت، اور شانوں کے درمیان خصوصاً لقمہ نگلتے وقت، درد ہوتا ہے + **علاج**: رگ اکحل کی فصد کھولیں، تھوڑی دیر کے بعد ٹھنڈے شربت گھونٹ گھونٹ پلائیں، تاکہ دوا مسلسل اس پر گذرتی رہے جس سے اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ شانوں کے درمیان ابتداء میں مادہ کو پھیرنے والے ضماد لگائیں، مثلاً صندل، گلاب، بہی کا پانی، امرود کا پانی، پھر محلل ضماد لگائیں، مثلاً آرد جو، بابونہ، بنفشہ، خطمی، آب مکو، روغن گل۔ اسی طرح ابتداء میں مادہ کو لوٹانے والے شربت پلائیں، مثلاً شربت تمر ہندی، شربت فواکہ[1] ہمراہ شیرہ تخم خرفہ، آب انار، پھر تحلیل کرنے والے شربت پلائیں، مثلاً شربت بنفشہ، شربت کاکنج ہمراہ مغز فلوس، آب حج

ورم سرد | کبھی مری کا ورم سرد ہوتا ہے + **علامات**: بوجھ ہوتا ہے، زیادہ درد نہیں ہوتا ہے + **علاج**: سویا، بابونہ، ناخونہ، پتی پانی میں جوش دیکر شراب تفنیح کے ہمراہ پلائیں۔ شانوں کے درمیان اسی قسم کی دوائیں (جو محلل و منضج ہیں) طلا تیار کرکے لگائیں، گرم روغنوں کی مالش کریں، مثلاً روغن بکائن، روغن بابونہ، روغن زیتون تاکہ مادہ نرم ہو اور اسکے نضج پانے میں امداد ملے

مری کے زخم (قروح مری)

ان کا سبب یا مری کے دانے یا ورم ہوتے ہیں، جو پھوٹ جاتے ہیں، یا تیز اخلاط کی قے ہوتی ہے جنکی تیزی سے مری میں گذرتے وقت وہ زخمی ہو جاتی ہے + **علامات** ایسے لقمے نگلنے میں درد ہوتا ہے جنمیں کوئی تیز مزہ، از قسم ترشی، شوریت، یا تیزی وغیرہ ہو کیونکہ ایسی تیز چیزیں کاٹتی اور لگتی ہیں، جس سے زخم میں سخت جلن پیدا ہوتی ہے، ہاں چکنے اور پھیکے لقموں سے اگرچہ وہ بڑے کیوں نہوں، درد نہیں ہوتا ہے + مری کے زخم اور اسکے ورم میں یہی فرق ہے کہ ورم کی صورت میں بڑا لقمہ تکلیف دیتا ہے اور زخم میں تیز کیفیت کا لقمہ تکلیف دیتا ہے + **علاج** قیروطی جو مرد گل کیتا بنائی گئی ہو کھلائیں کیونکہ اس میں قبض کی قوت ہے، جس سے زخم کی رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں اور اس میں گوشت پیدا ہو جاتا ہے، اور ان فائدوں کے باوجود اس میں لیسدار درد کے تسکین دینے کی قوت بھی ہے اور مرہم ابیض کھلائیں جو زردی بیضہ، سفیدہ قلعی، اور روغن گل سے بنایا گیا ہو، زردی میں لیس دار دردناک مقامات میں چکنا اور درد میں تسکین دینے کی طاقت ہے اور سفیدہ میں سردی پہنچانے، خشک کرنے، لیسدار کرنے، اچھا گوشت اوگانے، اور خراب گوشت کو فنا کرنیکی قوت ہے

---

[1] میوہ جات کا شربت +

(۳۹) اعضائے صدر جگر اور معدہ کے حدود (اگلی سطح)
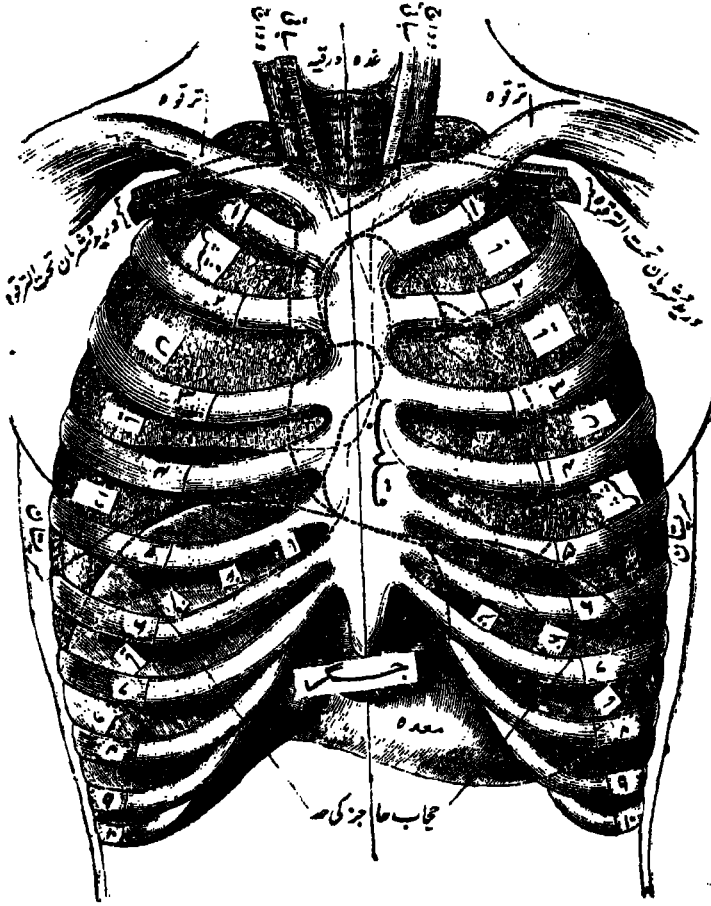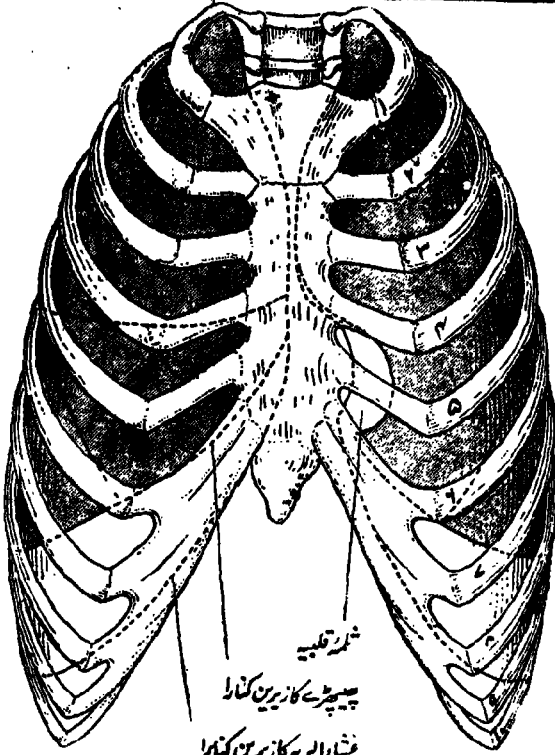
(۴۰) پھیپھڑے اور
غشاء الریہ کے حدود
(اگلا منظر)

(۴۱) پھیپھڑے اور
غشاء الریہ کے حدود
(پہلوی منظر)

پھیپھڑے اور سینہ کے امراض

سینہ اور پھیپھڑے کی تشریح

ابوسہل مسیحی کا قول ہے، پیٹ[1] کی ساری تجویف دو حصوں میں منقسم ہے: ایک اوپر والا حصہ (جوف صدر) جو پھیپھڑے اور دل (وغیرہ) کو محیط ہے (دل دونوں پھیپھڑوں کے درمیان ہوتا ہے)، اور دوسرا نیچے والا حصہ (جوف بطن) جو غذا کے اعضاء (معدہ، امعاء، جگر، گردے، طحال، بانقراس وغیرہ) کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور ان دونوں جوفوں (سینہ و شکم) کے درمیان حجاب حاجز حائل ہے۔

حجاب حاجز سینہ کی ہڈی کے سرے (غضروف خنجری کی نوک) سے شروع ہو کر ترچھے طور پر دونوں طرف سے نیچے (اور پیچھے) کو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ پشت کے بارہویں مہرہ تک پہونچ جاتا ہے۔

سینہ کا جوف سینہ کا جوف اوپر سے تنگ اور نیچے سے چوڑا ہے، یعنی مخروطی ہے، سینہ کی اگلی دیوار سینہ کی ہڈی (قص) سے، پچھلی دیوار ریڑھ سے، (پشت کے اخیر مہرہ تک) پہلوی دیواریں پسلیوں، ان کی کریوں اور ان کے درمیانی عضلوں سے مکمل ہوتی ہیں، اور زیریں حد کے متعلق تو اوپر ہی معلوم ہو چکا کہ وہ حجاب حاجز سے حاصل ہوتی ہے، جو بالکل بند رہتی ہے۔ سینہ کی اگلی دیوار چھوٹی ہے، اور پچھلی دیوار (پشت کے پہلے مہرے سے بارہویں مہرہ تک) بڑی ہے۔

غشاء الصدر وغشاء الریہ وغشاء الاضلاع اس جوف کے اندر جو جھلی استر کرتی ہے، اُسکو غشاء الصدر (سینہ کی جھلی) کہتے ہیں۔ یہ جھلی نہ صرف سینہ کی تمام دیواروں پر استر کرتی ہے، بلکہ یہی جھلی لوٹ کر پھیپھڑے پر آجاتی ہے، اور پھیپھڑے کو ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، یہی جھلی قلب کے غلاف پر، حجاب حاجز کی بالائی سطح پر، اور پھیپھڑے کی زیریں سطح پر استر کرتی ہے۔ یہ جھلی ہمیشہ رطوبت سے تر رہتی ہے، اگر اسکی رطوبت زیادہ پیدا ہونے لگے، تو اسی سے سینہ کے جوف میں پانی جمع ہو جاتا ہے (استسقاء صدر)، داہنی طرف کی جھلی بائیں طرف سے بالکل الگ ہوتی ہے، اسی وجہ سے سینہ کے ایک طرف کا پانی یا پیپ دوسری طرف نہیں آتا ہے۔ اس جھلی کا جو حصہ پھیپھڑے پر استر کرتا ہے، اُسے غشاء الریہ (پھیپھڑے کی جھلی) کہتے ہیں، اور جو پسلیوں کی اندرونی سطح پر استر کرتا ہے اُسے غشاء الاضلاع (پسلیوں کی جھلی) کہتے ہیں۔

پھیپھڑا (رِیَہ۔ رِئَتَین) پھیپھڑے دو ہوتے ہیں، ایک سینہ کے دائیں طرف، اور دوسرا بائیں طرف۔ ابوالفرج بن نفت کہتے ہیں: پھیپھڑا پانچ جوہروں (پانچ قسم کی چیزوں) سے مرکب ہے، قلم (۱) قصبۃ الریہ کی شاخیں، جو عروق خشنہ (کھردری رگوں) کے نام سے مشہور ہیں (ان کی راہ سانس کی ہوا پھیپھڑے کے اندر داخل ہوتی ہے) (۲) پھیپھڑے کا جرم (پھیپھڑے کی خاص ساخت) (۳)

[1] یہاں "پیٹ" سے دھڑ کا پورا جوف مراد ہے، جس کے بالائی حصے کا نام "سینہ" اور زیریں حصے کا نام "شکم" ہے۔

وریدی شریانی رگ کی شاخیں جن کی راہ پھیپھڑے تک قلب کے دائیں بطن سے دخان یعنی دھواں خون کے ساتھ ملا ہوا آتا ہے۔ مسیحی) + (۴) شریان وریدی رگ کی شاخیں جن کی راہ پھیپھڑے سے سانس کی ہوا کا خاص حصہ خون کے ساتھ ملکر قلب کے بائیں جوف کی طرف جاتا ہے۔ مسیحی) +

(۵) وہ جھلی جو پھیپھڑے پر محیط ہے (جسکو غشاء الریہ کہتے ہیں)" +

نفس پھیپھڑا (یعنی پھیپھڑے کا خاص جوہر) ایک ڈھیلا (رخو) پولا (متخلخل) اسفنجی گوشت ہے جس میں بہت سے منافذ (راستے۔ نالیاں) پائے جاتے ہیں" (ابو الفرج) "پھیپھڑے کا جو حصہ دائیں طرف واقع ہے (دایاں پھیپھڑا) وہ تین شاخوں (حصوں) میں منقسم ہے، اور جو بائیں طرف واقع ہے (بایاں پھیپھڑا) وہ دو شاخوں (حصوں) میں منقسم ہے" (مسیحی) ان حصوں کو فصوص (لوتھڑے) بھی کہتے ہیں + یہ شگاف جن کی وجہ سے پھیپھڑے چند حصوں میں منقسم ہوجاتے ہیں، یہ پھیپھڑے کے پچھلے کنارے کے بالائی جانب سے شروع ہو کر نیچے اور سامنے کو آتا ہے۔ دایاں پھیپھڑا بڑا اور چوڑا ہے، مگر ابائی میں بائیں سے کم ہوتا ہے، کیونکہ دائیں طرف جگر کے محدب حصہ کی وجہ سے حجاب حاجز اوپر کی طرف زیادہ بلند ہوگیا ہے۔ دائیں پھیپھڑے کا وزن مردوں میں تقریباً بائیں اوقیہ اور عورتوں میں تقریباً بیس اوقیہ ہوتا ہے + بایاں پھیپھڑا بہ نسبت دائیں کے چھوٹا اور تنگ (کم چوڑا) لیکن لمبا زیادہ ہوتا ہے؛ اس کا وزن مردوں میں تقریباً پچاس تولہ اور عورتوں میں پینتالیس تولہ ہوتا ہے + ہر ایک پھیپھڑے کی شکل مخروطی ہوتی ہے، یعنی اوپر کی طرف تنگ (سرا) اور نیچے چوڑا (قاعدہ)؛ چنانچہ پھیپھڑے کی زیرین سطح (قاعدہ) مقعر اور حجاب حاجز کی بالائی سطح پر مقیم ہوتی ہے + بیرونی سطح محدب، چکنی اور پسلیوں کے متصل، اندرونی سطح مقعر ہے، جس میں قلب مع غلاف کے واقع ہے، اسی سطح میں ایک شگاف ہے، جس کی راہ پھیپھڑے کی رگیں اور قصبہ ریہ کی شاخیں داخل وخارج ہوتی ہیں +

قصبۃ الریہ (جس میں حنجرہ بھی شامل ہے) منہ کی انتہاء (حلق اور زبان کی جڑ) سے شروع ہوتا ہے، اور (گردن میں نیچے) چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ ترقوہ (ہنسلی) سے نیچے اتر جاتا ہے (اور پشت کے تیسرے مہرے کے مقابل پہونچ جاتا ہے) جہاں یہ یہ دو شاخوں (دو شعبہ) میں تقسیم ہو جاتا ہے، اور پھر ہر ایک ان میں سے بہت سی شاخوں (عروق خشنہ) میں منقسم ہو جاتا ہے، یہ شاخیں (پھیپھڑے کے جوہر میں دوسری رگوں کے ساتھ مخصوص طور پر) بن جاتی ہیں، اور ان کے درمیان پھیپھڑے کا (مخصوص) گوشت آجاتا ہے" (مانتہ مسیحی)، عروق خشنہ کے انتہائی سرے آخر میں پھیل جاتے ہیں، جن کے اندر کثیر مقدار میں ہوا جمع ہوتی ہے، ان ہوائی خانوں (اَلْخَلِیَۃُ ھَوَائِیَۃ) اور عروق خشنہ کے ساتھ ورید شریانی اور شریان وریدی کی آخری شاخیں (عروق شعریہ)

(۴۲) غشاء الریہ (رداء) کی رفتار : آڑی کاٹ

(۴۳) سینہ کے اعضاء (بچوں میں)

(۴۴) پھیپھڑوں میں شریان رئوی اور قصبۂ ریہ کی تقسیم
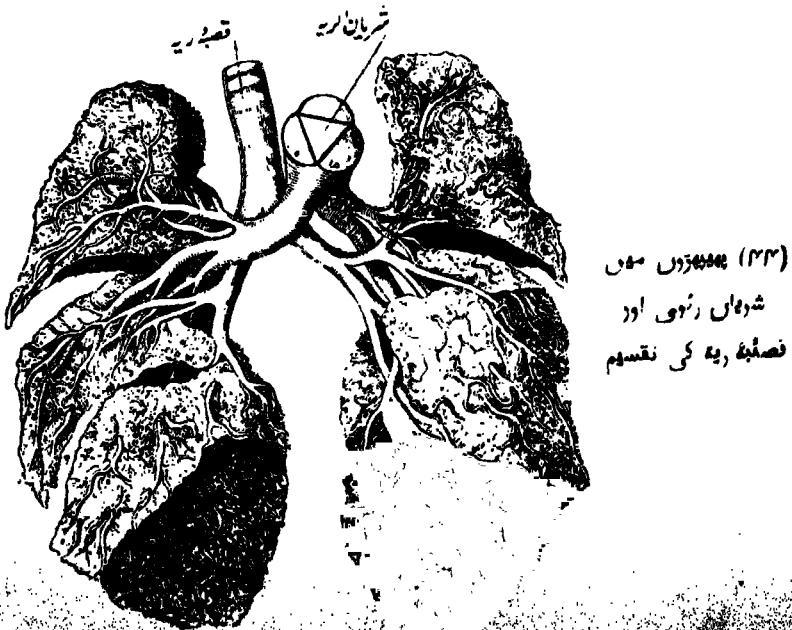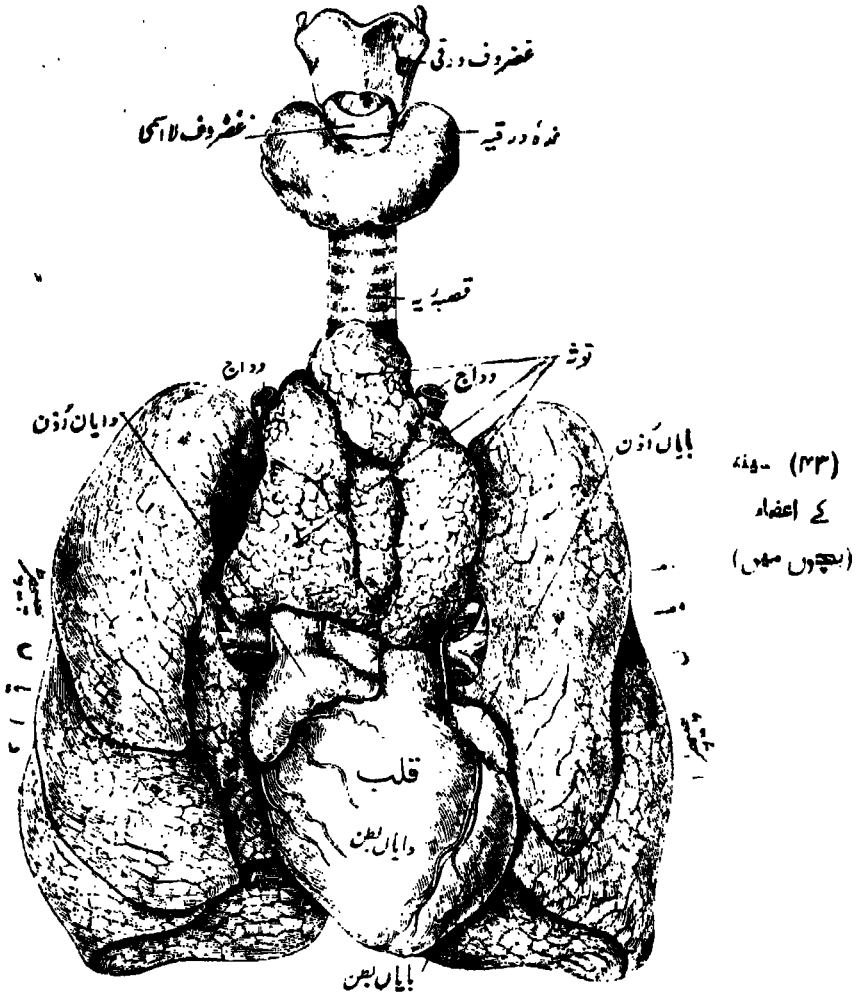
پھیلی ہوئی ہوتی ہیں؛ اور انکی دیواریں یہاں اسقدر باریک ہوتی ہیں کہ ورید شریانی کی عروق شعریہ سے دخانی مادہ ہوا کی تھیلیوں میں نفوذ کرجاتا ہے، اور وہاں سے اچھی ہوا کے مفید اجزاء جذب ہوکر ان رگوں کے خون میں چلے آتے ہیں، جو شرائین وریدیہ کے ذریعہ قلب کے بائیں جوف میں پہونچ جاتے ہیں۔ ورید شریانی کا خون ان دخانی مواد کی وجہ سے اگر سیاہی مائل تھا، تو یہی خون اب مخصوص اجزاء ہوائیہ (یا روح) کی وجہ سے شوخ شریانی ہوجاتا ہے ✦

دَمہ اور سانس کا کھڑا ہونا (رَبُو و اِنتِصَابِ نَفَس)

{رَبو یعنی دمہ خاص پھیپھڑے کی بیماری ہے، جس میں انسان باوجود سکون کے بار بار سانس لینے کا محتاج ہوتا ہے} یعنی دو سانس کے درمیان وقفہ کم ہوتا ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ سرد ہُوا کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اور راستوں کے تنگ ہونے اور اخلاط سے پُر ہونے کے باعث قلب تک وہ کم پہونچتی ہے۔ جب سانس کے بڑے ہونے اور تیز ہونے سے حاجت پُوری نہیں ہوتی ہے، تو اسکا تدارک اس طرح کیا جاتا ہے کہ سانس بار بار لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ تنفس کی ضرورت جب بڑھ جاتی ہے، اور کوئی مانع نہیں ہوتا ہے تو سانس بڑا ہوتا ہے۔ اور جب حاجت اس سے بھی بڑھ جاتی ہے، تو سانس تیز ہوجاتا ہے۔ اور جب اس سے بھی حاجت بڑھ جاتی ہے، تو سانس بار بار لینا پڑتا ہے ✦ مصنف نے سکون کی قید اس لئے بڑھائی ہے کہ ریاضت میں تندرست انسان بھی حرارت قلب کے باعث اور سرد ہوا کی ضرورت کے باعث بار بار سانس لینے کا محتاج ہوتا ہے ✦

(شیخ کہتا ہے کہ ربو یعنی دمہ لمبی بیماریوں میں سے ہے، اور مرگی (تشنج) کے دوروں کی طرح اس کے شدید دَورے ہوتے ہیں) ✦

بعض لوگ دمہ کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ "دمہ وہ مرض ہے، جس میں دوروں کے ساتھ تنگی تنفس کے یکایک حملے ہوتے ہیں، جو کچھ عرصہ کے بعد زائل ہوتے ہیں، اور کچھ مدت کے بعد اسی طرح پھر دورے آتے ہیں ✦ اس مرض کی ماہیت اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ عروق خشنہ کی چھوٹی چھوٹی شاخوں کی جھلی میں اجتماع خون اور ہوا کا انتفاخ ہوتا ہے، اور ان نالیوں سے خاص قسم کی بلغمی رطوبت مترشح ہوتی ہے ✦

جب یہ دوسرے اعضاء کے امراض کی شرکت کی وجہ سے ہوتا ہے، تو اسے ربو شرکی یا عرضی کہتے ہیں، اور جب تنہا ہوتا ہے، تو اسے ربو مرضی کہتے ہیں ✦

دمہ کی ماہیت اور سببیت میں اب بھی بہت کچھ اختلاف ہے۔ مثلاً:-

(۱) اسکا سبب تشنج ہے، جس سے عروق خشنہ کے عضلی ریشے سکڑتے ہیں ✦

(۲) اسکا سبب وہ خونی ورم ہے جو عروق خشنہ کی جھلی میں ہوتا ہے، اور جس کے ساتھ بلغم بھی مترشح ہوتا ہے۔ اسی سبب کو سب سے پہلے سمرقندی نے اپنے طرز پر بیان کیا ہے +

(۳) دمہ در اصل باریک عروق خشنہ کا ورم حار یعنی التہاب ہے، جس سے بلغم کا بھی ترشح ہوتا ہے +

(۴) دمہ کا دارومدار حجاب حاجز کے تشنج پر ہے +

(۵) دمہ کا دارومدار ادخال تنفس کے تمام عضلات کے تشنج پر ہے +

(۶) دمہ در اصل اُس عصبی مرکز کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے، جو عروق میں تحریک پیدا کر کے انہیں سکیڑتا یا پھیلاتا ہے +

{اس مرض کو بھر اور ضیق النفس بھی کہتے ہیں، اور انتصاب النفس وہ مرض ہے کہ انسان اُسوقت تک سانس نہیں لے سکتا، جب تک کہ وہ سیدھا کھڑا نہ ہو، اور گردن اوپر کی طرف نہ کھینچے} جس سے ہوا کا راستہ کھل جاتا ہے، اور تنفس آسان ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسکا نام انتصاب النفس (سانس کا کھڑا ہونا) رکھا گیا ہے۔ کہ جب مریض چت یا پہلو پر یا اوندھا یا کسی اور حالت میں ہوتا ہے، تو سینہ کے عضلات اور اس کی جھلیاں پھیپھڑے پر پڑ جاتی ہیں، بلکہ پھیپھڑے کے اجزاء بھی ایک دوسرے پر پڑ کر دب جاتے ہیں، اور راستوں کی تنگی بڑھ جاتی ہے، بلکہ یہ بند ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہوا کے راستے ایسی حالت میں فی الحقیقت اکثر بند ہی ہوتے ہیں، صرف برائے نام کھلے ہوتے ہیں۔ اس لئے سانس گھٹتا ہے، اور مریض سیدھا بیٹھنے پر مجبور ہوتا ہے، تاکہ سینہ اور گردن سیدھے ہو جائیں، اور تنفس آسانی سے جاری ہو؛ اسی وجہ سے اسکو نفس مستقیم (سیدھا سانس) بھی کہتے ہیں +

سبب (۱) {اسکا سبب گاہے غلیظ بلغم ہوتا ہے، جسکو پھیپھڑے سینہ اور اندرونی اعضاء سے پوسے اور اسفنج کے مانند ہونے کے باعث جذب کر لیتے ہیں، یا یہ بلغم سر سے پھیپھڑوں کی طرف نزلہ کے طور پر گر کر قصبہ ریہ کی شاخوں کو بھر دیتا ہے} قصبہ ریہ کی شاخیں ہوا کے مقامات ہیں، جو اطباء میں عروق خشنہ (کھردری رگیں) کے نام سے مشہور ہیں۔ بعض لوگ خاص اسی قسم کو انتصاب النفس کہتے ہیں، اور ربو اور بہر اُس صورت کو کہتے ہیں، جس میں قصبہ ریہ کی شاخیں مواد سے پُر نہ ہوں، بلکہ پھیپھڑوں کی شریانیں پُر ہوں؛ اور بعض لوگ عروق خشنہ کے امتلاء کو ربو اور شرائین کے امتلاء کو بہر کہتے ہیں +

علامات {سینہ میں خرخر کی سی آواز معلوم ہوتی ہے} کیونکہ ہوا کی آمد و شد میں ان غلیظ اخلاط سے رگڑ پیدا ہوتی ہے {کھانسی کے ساتھ بلغم آتا ہے} کیونکہ پھیپھڑے اذیت پاتے ہیں، اس لئے قوت دافعہ اِن اخلاط کو سانس کی ہوا کی امداد سے منہ کی راہ نکالتی ہے {سانس میں

تنگی ہوتی ہے، مریض زبان باہر نکالتا ہے، علی الخصوص حرکت کے وقت یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ حرکت کے وقت گرمی کی شدت کی وجہ سے سرد ہوا کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے، اس لئے انسان تنفس کے راستے کو کشادہ کرنے کے لئے زبان باہر نکالتا ہے. اسی وجہ سے اسکا نام لوگوں نے لَہثِیثِی رکھا ہے (لہث: زبان کا نکالنا). {اگر اس کے ساتھ کھانسی نہ ہو، اور کھانسی میں گاڑھا بلغم نہ نکلتا ہو تو مریض کا انجام یا یہ ہوگا کہ وہ نیند میں گھٹ کر مر جائیگا} کیونکہ انسان جب تک جاگتا رہتا ہے، اُس کے اختیار میں یہ بات ہوتی ہے کہ وہ تنفس کو آگے، پیچھے، بڑا اور چھوٹا کر سکے، چنانچہ وہ بیداری میں حتی الامکان جلد جلد پے در پے بڑے تنفس لیتا ہے، اور سینہ کو پورے طور پر پھیلانے کی کوشش کرتا ہے. برخلاف اس کے نیند میں اختیاری قوت معطل اور بیکار ہوتی ہے، اسلئے وہ گھٹ جاتا ہے، اور پھیپھڑوں کے بھرنے سے مر جاتا ہے. {یا اس کا انجام استسقاء لحمی ہوگا} کیونکہ پھیپھڑے اس صورت میں خون کی رطوبت سے غذا نہیں لیتے ہیں، اس لئے وہ خون میں باقی رہتی ہے، جسے اعضاء اپنی غذا میں صرف کرتے ہیں، جس سے انکا مزاج تر اور یہ ڈھیلے ہو جاتے ہیں، اور اسلئے کہ سانس کی تنگی میں اور قلب تک سرد ہوا کے کم پہونچنے کے وقت حرارت غریزیہ کسی قدر گھٹ جاتی ہے، جس سے قلب اور قلب سے دوسرے اعضاء سرد ہو جاتے ہیں۔

علاج {رقیق اور تحلیل کرنے والی چیزوں سے بلغم کو رقیق کریں، مثلاً شربت زوفا، سکنجبین عنصلی، گرم قسم کے لعوق،} جو زیادہ گرمی نہ پہونچاتے ہوں، مثلاً انجیر، مبتھی، بادیان، ایرسا، زوفائے خشک کا جوشاندہ، شہد، زعفران اور بھنی ہوئی جنگلی پیاز کے ساتھ استعمال کریں. کیونکہ سرد دوائیں مادہ کو غلیظ و کثیف بناتی ہیں، جس سے وہ بآسانی نہ تحلیل ہوتا ہے، اور نہ پگھلتا ہے، اور زیادہ گرم دوائیں مواد کے رقیق و لطیف اجزا کو فنا کر کے خشک اور غلیظ بنا دیتی ہیں، جس سے انکا خارج ہونا دشوار ہوتا ہے. {پھر مادہ کے رقیق ہونے اور نضج پانے کے بعد مولی کے کاڑھے اور شہد کے ذریعہ قے کرائیں، اور ایارج فیقرا اور حب غاریقون کا مسہل دیں، تاکہ بدن مواد سے صاف ہو جائے}۔

سبب (۲) {کا ہے اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ سینہ اور پھیپھڑے قلب کے بخارات سے پُر ہو جاتے ہیں} اور ان میں بخارات بند ہو جاتے ہیں، جن کی کثرت سے پھیپھڑوں کے بھرنے کے وقت ہوا کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں، کیونکہ ہوا کے مقامات وہی عروق خشنہ ہیں. جب ان میں کوئی چیز بند ہو جاتی ہے تو تنفس تنگ ہو جاتا ہے. لیکن جس وقت سینہ ان بخارات سے پُر ہوتا ہے تو چونکہ پھیپھڑوں کی جگہ تنگ ہو جاتی ہے، اس لئے جذب ہوا کے لئے وہ پورے طور پر پھیلنے سے عاجز ہوتے ہیں۔

علامات {سانس باوجود پے در پے آنے کے بڑا ہوتا ہے} کیونکہ حرارت اور سوزش کا غلبہ

ہوتا ہے، سرد ہوا کے کھینچنے اور بخارات دخانیہ کے خارج کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے۔
اور نفسِ عظیم یعنی بڑا سانس وہ ہے جس میں سارا سینہ معمول سے زیادہ ہوا کھینچنے کے لئے حرکت کرتا ہے، اور ایسا اُسی وقت ہوتا ہے جبکہ ضرورت زیادہ اور قوت قوی ہو۔ تو جسقدر ہوا کم اور دیر میں پہونچتی ہے اوسکا تدارک سانس کے بڑے ہونے سے ہوجاتا ہے۔ جالینوس نے تشریح کبیر میں لکھا ہے کہ حیوان جب تک تندرست ہوتا ہے، تو فقط اوس کے سینہ کا نچلا حصہ حرکت کرتا ہے، لیکن جب وہ سخت ریاضت کرتا ہے، یا اُسے بخار ہوجاتا ہے، تو پسلیوں کے درمیان کے عضلات حرکت کرتے ہیں، اور جب ہوا کی ضرورت اس سے بھی بڑھ جاتی ہے، تو سینے کا بالائی حصہ بھی حرکت کرتا ہے۔"
{نبض بڑی اور پیاس شدید ہوتی ہے} کیونکہ قلب اور پھیپھڑوں کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ یہ پیاس سرد پانی سے نہیں بجھتی ہے، جس طرح معدہ کی گرمی کی پیاس اس سے بجھ جاتی ہے۔

علاج {باسلیق کی فصد کھولیں} حرارتِ قلب کی تسکین کے لئے لعاب اسپغول، شربت نیلوفر اور شربت بنفشہ استعمال کرائیں، اور آب جو پلائیں۔

سبب (۳) {کبھی اس مرض کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سینہ کے عضلات ڈھیلے ہوکر پھیلنے سے عاجز ہوجاتے ہیں، اور حرارت غریزیہ، جو تمام قوائے محرکہ کی جڑ ہے، ضعیف ہوجاتی ہے}۔

علامات {نفسِ بکاء یعنی رونے کا سانس چلتا ہے} یعنی درمیان میں یہ سانس ٹوٹ جاتا ہے، جس سے ہوا کا داخل و خارج ہونا دو مرتبہ ہوتا ہے، جس طرح بچوں کے روتے وقت ہوتا ہے۔ اسکو نفسِ مُضاعف (دوہرا سانس) بھی کہتے ہیں۔ اس مقام میں ایسے سانس کا سبب یہ ہے کہ قوت کمزور ہوجاتی ہے، اور بقدر ضرورت سینہ کے پھیلانے اور سکیڑنے سے عاجز ہوجاتی ہے، اسلئے وہ درمیان میں (گویا) آرام لینے والے کی طرح رک جاتی ہے، پھر قوت متوجہ ہوتی ہے۔ اور سینہ کے انقباض و انبساط (سکڑنے اور پھیلنے) کو پورا کرتی ہے {انتصاب نفس یعنی سانس کھڑا ہوتا ہے} (یعنی کھڑے ہوئے بغیر سانس لیا نہیں جاتا ہے) کیونکہ کھڑے ہونے سے عضلات نیچے جاکر سینے اور پشت سے ہٹ جاتے ہیں، اسلئے وہ پھیپھڑوں پر پڑکر دباؤ نہیں ڈالتے ہیں، اور مریضوں کو تجربہ کے بعد اسکا علم ہوجاتا ہے، اسلئے تنفس کے وقت وہ سیدھے کھڑے ہوتے ہیں تاکہ تنفس جاری ہوسکے {نبض نرم ہوتی ہے} کیونکہ کثرت رطوبت سے شریان ڈھیلی ہوجاتی ہے۔

علاج {فالج کا علاج کریں} میتھی کا جوشاندہ شہد کے ساتھ پلائیں، {روغن سوسن،

روغن نرگس، روغن بابونہ کی مالش کریں، کلونجی کے آٹے، شہد اور سوسنے کے تیل کا ضماد لگائیں} ٭

سبب (۴) {گاہے اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑے خشک ہو کر سکڑ جاتے ہیں} جیسا کہ دق کے آخری درجہ میں ہوتا ہے، اسلئے وہ تنفس کے وقت پھیل نہیں سکتے ہیں ٭

علامات {پیاس ہوتی ہے} کیونکہ سرد و تر چیز کی خواہش بہت زیادہ ہوتی ہے، اسلئے کہ ایسی سخت خشکی اکثر حرارت کے بغیر نہیں ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو فنا کر دیتی ہے۔

{آواز باریک ہوتی ہے} کیونکہ آواز کا بھاری ہونا یا تیز ہونا، ہوا کے راستے کی فراخی و تنگی پر موقوف ہے: جب یہ وسیع ہوتا ہے تو آواز بھاری اور بڑی ہوتی ہے، اور جب تنگ ہوتا ہے تو آواز تیز اور باریک ہوتی ہے، جیسا کہ یراع (بانسری) میں دیکھا جاتا ہے جو "بم" اور "زیر" کہلاتی ہے (غرض سوراخ کی تنگی اور فراخی سے آواز باریک یا موٹی نکلتی ہے) اور جب پھیپھڑے سمٹ کر سکڑ جاتے ہیں، تو راستہ لازمی طور پر تنگ ہو جاتا ہے {کسی قسم کا بلغم خارج نہیں ہوتا ہے، پھیپھڑوں کے تر کرنے والی چیزوں کے کھانے کے بعد دمہ میں کمی ہوتی ہے} ٭

علاج {پھیپھڑوں میں تری پہونچانے کے لئے آب جو، تازہ دودھ، بکری کا دودھ، لڑکی والی عورتوں کا دودھ اور دوسرے مرطب لعاب، عصارے (بوٹیوں کے نچوڑ) اور لعوق استعمال کریں، مرطب قسم کے طلاء اور مرہم سینہ پر لگائیں} ٭

سبب (۵) {گاہے اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں کے ورم سے اسکے راستے دب جاتے ہیں، کہ وہ کھلتے نہیں، یا ان کے آس پاس کے اعضاء میں ورم پیدا ہو جاتا ہے} مثلاً حجاب حاجز، جگر، طحال، (معدہ وغیرہ) جس سے پھیپھڑے دب جاتے ہیں، اسکے اجزاء ایک دوسرے پر پڑ جاتے اور ہوا کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں ٭

علاج {ان ورموں کا علاج کریں} جیسا کہ انشاء اللہ آئے گا ٭

اضافہ: بعض دفعہ خاص خاص چیزوں کی بو سے خاص آدمیوں کو یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے، مثلاً تنباکو، گھاس، ٹھنڈی ہوا، گرد و غبار اور دوسرے بخارات سے ٭ امراض قلب، امراض گردہ، فساد معدہ، نفخ، قبض شکم، فساد ہضم، بواسیر الانف، نزلہ اور کھانسی، زکام مزمن، حمل کی گرانی، بعض انفعالات نفسانی مثلاً غم و غصہ وغیرہ، عظم لوزتین، امراض حلق، سینہ کے درمیانی حصے کی رسولیاں، اختناق الرحم، چیچک، کھسرہ، کالی کھانسی، امراض رحم اور ادرار سما وغیرہ، یہ سب چیزیں اس مرض کے اسباب میں شمار کی گئی ہیں ٭ یہ مرض ہر ملک اور ہر عمر میں ہو سکتا ہے، لیکن ادھیڑ عمر کے مردوں میں یہ زیادہ دیکھا جاتا ہے ٭

بان: بکائن یا کاشنی کی طرح ایک درخت ہے۔

علامات تشخیصی: دمہ کی باری علی العموم رات کے پچھلے حصے سے شروع ہوتی ہے، دورہ کے وقت مریض کا سینہ جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے، گھبراہٹ ہوتی ہے، سینہ پھلانے کی کوشش کرتا ہے، ادخال تنفس کی حرکت چھوٹی اور جھٹکے دار اور اخراج تنفس کی حرکت دراز ہوتی ہے، سانس میں سائیں سائیں کی آواز آتی ہے، آنکھیں ابھری ہوئی اور چہرہ متفکر اور پریشان ہوتا ہے، بدن کی حرارت گھٹ کر بعض اوقات ۸۰ یا ۸۲ درجہ تک آجاتی ہے، تنفس کی تکلیف سے بدن کی جلد نم یا پسینہ سے تر ہوتی ہے۔ اس مرض کا دورہ دو تین گھنٹے سے ۳۶ گھنٹہ تک رہتا ہے، دورہ کے بعد پسلیوں کے درمیان کے عضلات چند روز تک دکھتے رہتے ہیں۔ وقفہ مرض کے ایام میں مریض تندرست نظر آتا ہے۔ جو لوگ عرصہ سے اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ کمزور و لاغر ہو جاتے، دونوں شانے گول سامنے اور اوپر کو جھکے ہوئے، چہرہ فکرمند اور گال پچکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کے دورے کبھی قاعدہ کے ساتھ آتے ہیں، اور کبھی بے قاعدہ۔ بعض مرتبہ دورہ ایک سال کے بعد ہوتا ہے، اور بعض مرتبہ ہر ماہ اور بعض مرتبہ روزانہ ایک خاص وقت پر (مترجم)

معمولات مطب اگر بلغم کا اخراج آسانی نہ ہوتا ہو، جو عموماً دمہ میں پایا جاتا ہے، تو یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: گاؤزبان، گل گاؤزبان، عناب، ابریشم خام مقرض، سبوس گندم، پانی میں جوش دیکر چھان لیں اور عسل خالص ملاکر دونوں وقت پلائیں۔ اور دن رات میں یہ چٹنی چند بار چٹائیں:

نسخہ: مغز بادام شیریں، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم تربوز، صمغ عربی، کتیرا، نبات سفید، حسب دستور چٹنی تیار کریں۔

اگر قبض ہو تو روغن بادام گرم دودھ میں ملاکر شب کے وقت پلائیں۔

اگر اس سے آرام نہ ہو تو مذکورہ بالا پینے کے نسخہ میں اصل السوس مقشر، زوفائے خشک کا اضافہ کردیا (یا) صبح کے وقت مذکورہ بالا نسخہ استعمال کرائیں، اور شام کے وقت یہ نسخہ پلائیں:

نسخہ: لعوق حب الصنوبر اول کھلائیں، اوپر سے بزرکتان، نبات سفید، پانی میں جوشدیکر نیم گرم پلائیں۔ صبح کے نسخہ کے ساتھ لعوق معتدل بھی دے سکتے ہیں۔

اگر یہ مرض اختناق الرحم کی وجہ سے ہے تو اس مرض کے علاج کے ساتھ ضیق النفس کا لحاظ رکھیں؛ اور اگر نزلہ زکام کی زیادتی کی وجہ سے ہو یا خشکی کی وجہ سے ہو تو **نسخہ** لعوق نزلی آب تربوز والا، یا لعوق سپستاں یا لعوق معتدل پہلے کھلائیں، اوپر سے بہدانہ، عناب، سپستاں، تخم خطمی، عرق گاؤزبان میں جوشدیکر چھان لیں، اور عسل خالص، یا شربت بنفشہ ملاکر دونوں وقت پلائیں۔ یا ایک وقت مذکورہ بالا نسخہ پلائیں اور شام کے وقت سفوف دمہ ہلدی والا پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

جب مرض میں تخفیف ہو جائے تو کشتہ طلا کلاں، معجون یاقوت الموتین میں ملا کر صبح کے وقت، اور شام کے وقت کشتہ خبث الحدید، کشتہ مرجان، لعوق حب الصنوبر میں ملا کر کھلائیں رات کو سوتے وقت اطریفل استقصانی[1] سکنجبین میں ملا کر کھلائیں۔ اگر ہچک خسرہ کی وجہ سے ہو تو دونوں وقت یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: خاکسی، انجیر زرد، ابریشم خام مقرض، عسل خالص پانی میں جوش دے کر پلائیں ۔ ۵ر ۵دانہ ۵ر ۴تولہ

اور اگر امراض قلب، امراض رحم، یا امراض گردہ کی وجہ سے ہو تو اصلی امراض کا علاج کریں ۔

غذا: لطیف، زود ہضم اور کم مقدار میں دیں، مثلاً یخنی، شوربا، آش جو، دال مونگ وغیرہ۔

پرہیز: ثقیل، نفاخ، گرم، اور ترش اشیاء سے پرہیز کرائیں ۔ دورۂ مرض کی حالت میں ورزش اور محنتِ جسمانی سے مریض کو روکیں۔

ہدایات: اس مرض میں قے کرانا بہت مفید ہے، دورۂ مرض سے قبل گرم گرم پانی یا چائے کے پینے سے بعض وقت دورہ رُک جاتا ہے، مریض کو جن مقامات کی آب و ہوا موافق ہو، اُسی جگہ رکھیں۔ گرد و غبار میں سانس لینے سے روکیں، قبض اور بدہضمی سے بچائیں، پیٹ بھر کر کھانا نہ دیں، اور نہ زیادہ سونے دیں۔ غذا کھانے سے تین گھنٹہ بعد سونا بہتر ہے، سردی نہ لگنے دیں، مرطوب مقام پر نہ سلائیں۔ جس چیز کے کھانے پینے سے مرض کا دورہ ہو جایا کرے، اس سے قطعی پرہیز کرائیں اگر مریض ایسا ہمیشہ کرتا ہو، جس سے اس مرض کو امداد ملتی ہو، مثلاً نداآفی، سنگتراشی، تو وہ چھڑا دینا چاہئے ۔

کھانسی (سعال)

{کھانسی سینہ اور پھیپھڑوں کی ایک حرکت ہے، جس سے طبیعت پھیپھڑوں کی اور پھیپھڑوں سے اتصال رکھنے والے اعضاء کی اذیت دفع کرتی ہے} وہ اعضاء یہ ہیں: قصبہ ریہ، حجاب حاجز، حجاب منصف الصدر[2]، پسلیوں کے اندر استر کرنے والا پردہ، سینہ اور پہلو کے عضلات ۔ مذکورہ بالا دفعِ اذیت اُس قوت نفسانیہ کی امداد سے ہوتا ہے، جو عضلات کو حرکت دیکر سینے پر اس زور سے شکیڑتی ہے، کہ پھیپھڑے کی ہوا ر جھٹکے کے ساتھ فوراً خارج ہو جاتی ہے، جس کے ساتھ موذی شئے بھی باہر نکل آتی ہے (بشرطیکہ ہوا کی نالیوں

---

[1] استقصانی اجوائن خراسانی، اجوائن دیسی، نمک لاہوری سم الفار سب کو کر ایک جنگلی کبوتر آلایش سے پاک صاف کے شکم میں بھریں، اور ایک ہانڈی میں ۵تولہ رکھکر اسکی گلمت کرکے دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے پر نکالکر اور باریک پیسکر محفوظ رکھیں۔ [2] سینہ کو دائیں اور بائیں دو حصوں میں تقسیم کرنے والا پردہ۔

میں ایسے موذی مواد نکلنے کے قابل ہوں) *

اسباب (۱) { کھانسی کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں کے اندر کوئی اجنبی شئی آجاتی ہے} جسکا نکالنا ضروری ہوتا ہے، کیونکہ پھیپھڑوں میں سوائے ہوا کے دوسری شئے آتی جاتی نہیں ہے، جیسا کہ کھانے پینے کی کوئی شئے گاہے پھیپھڑوں کے راستے میں چلی جاتی ہے، اسلئے پھیپھڑے اور پھیپھڑوں سے اتصال رکھنے والے اعضاء ہوا کی امداد سے سکڑتے اور پھیلتے ہیں * سکڑنے سے اذیت دفع ہوتی ہے، اور پھیلنے سے راحت حاصل ہوتی ہے۔ اور زور سے سکڑنے کی آمادگی آجاتی ہے۔ {یہ اجنبی شئے گاہے خون ہوتا ہے، جس کا علاج وغیرہ نفث الدم میں آئیگا --- اور گاہے ریم ہوتی ہے، جو متصل اعضاء سے پھیپھڑوں کی طرف چلی جاتی ہے، یا اسی میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ پیپ گاہے ورم ذات الجنب (ورم پہلو) سے آتی ہے، جبکہ ورم پک کر پھوٹ جاتا ہے، اور گاہے سینہ کے زخموں سے آتی ہے، اور گاہے پھیپھڑوں کے اُس زخم سے پیدا ہوتی ہے، جسکو سل کہتے ہیں!--- اور گاہے کھانسی کی وجہ پھیپھڑوں کا ورم ہوتا ہے}، جس کی اذیت کو طبیعت کھانسی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یہ اذیت اُسوقت تک دفع نہیں ہوتی، جب تک کہ ورم تحلیل نہ ہو جائے، یا پک کر پھوٹ نہ جائے، اور پیپ سے صاف نہ ہو جائے { یہ ورم ذات الریہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور گاہے ورم جگر سے کھانسی آتی ہے} کیونکہ اس کے جگر کی بندشوں میں بوجھ پیدا ہوتا ہے، جس سے پھیپھڑے بھی کھنچ جاتے ہیں، کیونکہ اندرونی اعضا کی جھلیاں (عصبی ذرائع سے) ایک دوسرے سے اتصال رکھتی ہیں، جس سے پھیپھڑے تکلیف پاتے ہیں، اور کشش و کھچاوٹ کی وجہ سے ہوا کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر ورم جگر کے محدب حصہ میں ہو تو حجاب حاجز پر دباؤ بھی پڑتا ہے، اور وہ پورے طور پر پھیل نہیں سکتا، اس لئے طبیعت اپنی عادت کے موافق اس تکلیف کو کھانسی کے ساتھ دور کرنا چاہتی ہے۔ { اِن امراض کا علاج، جن میں کھانسی بطور عرض کے پیدا ہوتی ہے، الگ الگ آتا ہے} *

سبب (۲) { گاہے کھانسی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ غلیظ اور لیسدار خلط پھیپھڑے میں بند ہو جاتی ہے} *

علامات { یہ کھانسی زکام کے بعد پیدا ہوتی ہے} جبکہ زکام کا مادہ رقیق ہو کر تنفس کے حلق کی راہ پھیپھڑوں پر گر کر گاڑھا ہو جاتا ہے۔ { بلغم مشکل سے خارج ہوتا ہے} کیونکہ وہ لیسدار ہونے کی وجہ سے پھیپھڑوں میں چسٹ جاتا ہے، جو نہایت مشقت اور شدید کھانسی کے بغیر نہیں نکلتا ہے، اور جو نکلتا ہے وہ گاڑھا اور لیسدار ہوتا ہے *

علاج { بلغم کو رقیق کرنے اور پکانے کے لئے زوفا، انجیر، میتھی، ملٹھی، ایرسا جوش دیکر اور شہد ملا کر پلائیں، تاکہ بلغم کھانسی کے ساتھ خارج ہو۔ اور گاہے ایسا ہوتا ہے کہ یہ لیسدار بلغم برابر سر سے پھیپھڑوں پر گرا کرتا ہے، اور اوس کی ساری حالتیں سل والوں کی سی ہوتی ہیں }۔

سبب ۱۳ { گاہے کھانسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ رقیق، اور تیز نزلہ سر سے برابر پھیپھڑوں پر گرا کرتا ہے } اور اس کی تیزی اور جلن قصبۂ ریہ میں لگتی ہے۔ اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ دماغ گرم اور اپنی غذا کو ہضم کرنے سے عاجز ہوتا ہے، اسلئے دماغ اس سے بھر جاتا ہے، جو پھیپھڑوں پر گرتا ہے، جس میں دماغ کی گرمی سے تیزی اور جلن پیدا کرنیوالی کیفیت بھی آجاتی ہے۔

نزلہ کا مادہ دماغ سے نہیں گرتا ہے، بلکہ جب اُس مقام کی ملبغی جھلی میں ورم پیدا ہو جاتا ہے، تو اُس سے بلغم کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہر جگہ عام ہے۔ خواہ کہیں کی جھلی ہو۔ بقراط کے نزدیک نزلہ کی جو حقیقت ہے، اسے نزلہ کے بیان میں درج کیا گیا ہے۔

علامات { بلا بلغم کے خشک کھانسی آتی ہے } (یہ حالت ابتدا مرض کی ہے) کیونکہ پھیپھڑے کی ہوا، جو بلغم کو اپنی جگہ سے ہٹا کر کھانسی کے ساتھ خارج کیا کرتی ہے، وہ اس رقیق بلغم کو لے کر خارج نہیں کر سکتی ہے، بلکہ یہ بلغم رقیق ہونے کی وجہ سے پھٹ کر ہوا سے ہٹ جاتا ہے، اور ہوا بغیر اس کے کہ اسے اپنی جگہ سے ہٹا کر اپنے ساتھ لائے، اس سے الگ ہو جاتی ہے، اور رطوبت بلغمیہ لوٹ کر اپنی جگہ آجاتی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ کھانسی کے ساتھ خارج ہونے کے لئے مواد صرف اسیقدر گاڑھے ہونے چاہئیں کہ ہوا انھیں ڈھکیل کر خارج کر سکے، اسلئے انکو نہ مٹی کی طرح سخت ہونا چاہئے، اور نہ پانی کی طرح رقیق، کہ جب انکو ہوا ڈھکیلنا چاہے تو اسکے اجزا پھٹ پھٹ کر علیحدہ ہو جائیں۔ اس حالت میں کھانسی کی شدت کی یہی وجہ ہے { علی الخصوص شب کے وقت کھانسی زیادہ آتی ہے } کیونکہ رات کی سردی سے مسامات اور راستے زیادہ کثیف اور بند ہو جاتے ہیں، جن کی راہ رطوبتیں تحلیل ہوا کرتی ہیں، اسلئے یہ رطوبتیں دماغ میں جمع ہو کر پھیپھڑوں پر گرتی ہیں { علیٰ ہٰذا نیند کے بعد کھانسی کی شدت ہوتی ہے } کیونکہ نیند میں حرارت غریزیہ اندر چلی جاتی ہے، اور رطوبتوں کے رقیق کرنے، انکے چھانٹنے اور دفع کرنے میں مصروف ہو جاتی ہے، اسلئے نزلہ بڑھ جاتا ہے، اور اس لئے کہ بیمار جب تک بیٹھا ہوا اور جاگتا رہتا ہے، وہ رطوبت کو تھوکا کرتا ہے، اور پھیپھڑوں کی طرف گرنے نہیں دیتا ہے، کیونکہ حلق میں اوترتے ہوئے انکی سوزش اور دغدغہ حلق میں معلوم ہوتا رہتا ہے { یہ کھانسی بُری ہے، کچھ عرصہ گزرنے پر اس سے سل پیدا ہو جاتی ہے } کیونکہ پھیپھڑے نرم و نازک اعضا میں سے ہیں، اور تیز مادہ جب ان پر ایک عرصہ تک گرتا

رہیگا، تو انکو گلا دے گا، اور ان میں زخم پیدا کرے گا، خصوصاً جبکہ یہ مادہ کھانسی کے ذریعہ خارج نہ ہو، بلکہ انھیں میں رہ کر سڑ جائے، اور ان میں تیزی اور جلن بڑھتی جائے، اور اسلئے کہ یہ مادہ چونکہ رقیق ہوتا ہے، اس لئے سخت کھانسی کے بغیر خارج ہی نہیں ہوتا ہے، جس سے پھیپھڑے کی رگیں پھٹ جاتی ہیں، اور خون آنے لگتا ہے، اور بالآخر زخم (قرحہ سلیہ) بنجاتا ہے ÷

علاج {نزلہ روکنے کے لئے شربت خشخاش پلائیں، قابض غرغرے کرائیں} مثلاً پوست خشخاش، اجوائن خراسانی، باقلا، جو چھلکوں کے ساتھ کوٹا گیا ہو، برگ مورد، تخم کاہو، گل سرخ پانی میں جوشدیکر {سر منڈوائیں، اور کھردرے رومالوں سے خوب رگڑیں} کہ وہ سرخ ہوجائے، کیونکہ درد اور حرارت پیدا ہوجانے کی وجہ سے مادہ اندر سے باہر آجاتا ہے، اسلئے پھیپھڑے پر گرنے والے نزلہ کا رخ ادھر ہوجاتا ہے، اور یہاں سے تحلیل بھی ہوجاتا ہے؛ کیونکہ سر کے مسامات کشادہ ہوجاتے ہیں، اور حرارت کی زیادتی سے مواد بھی رقیق ہوجاتے ہیں۔ اگر یہ تدبیر ناکافی ثابت ہو تو انجیر کے جوشاندہ میں رائی ملاکر سر پر طلا کرکے چھوڑ دیں، تاکہ آبلے پیدا ہوں، اور وہ ٹوٹیں، اور انھیں ایک عرصہ تک اچھا نہ ہونے دیں۔ منہ میں ایسی گولیاں رکھیں، جو مادہ کو لیسدار اور غلیظ کرتی ہوں، تاکہ مواد پھیپھڑوں کی طرف گرنے سے رک جائیں، مثلاً نشاستہ، کتیرا، مغز بادام چھلے ہوئے، باقلا چھلا ہوا، تخم خشخاش، پوست خشخاش، گوند ببول، گل ارمنی، لعاب اسپغول میں گولیاں بنائیں ÷

سبب (۴) {گاہے کھانسی خاص پھیپھڑوں کی رطوبت سے پیدا ہوتی ہے، اور یہ بڈھوں اور تر مزاج والوں (اور گاہے بچوں) میں ہوتی ہے} کیونکہ انکے دماغ سردی و تری کے باعث، اور اس وجہ سے کہ یہ اپنی غذا ہضم کرنے اور اپنے فضلات کے تحلیل کرنے سے عاجز ہوتے ہیں، ہمیشہ فضلات سے پر رہتے ہیں، جو پھیپھڑوں پر گرتے ہیں، کیونکہ پھیپھڑے بذات خاص ایسے زیادہ تر نہیں ہیں، ان میں تری دماغی نزلات سے آیا کرتی ہے؛ یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انکے اندرونی اعضاء اور انکے سینے رطوبات سے بھرے ہوتے ہیں، جنہیں پھیپھڑے اسفنج کی طرح چوس لیتے ہیں، کیونکہ پھیپھڑے اسفنج کی طرح پولے ہیں، اسی وجہ سے قدماء کہا کرتے ہیں کہ پھیپھڑے اس اون کی طرح ہیں، جو رطوبت کے قریب رکھا ہوا ہو، اور رطوبت کو اپنی طرف جذب کر رہا ہو ÷

اس قسم کی کھانسی کو آجکل عرق خشنہ کا مزمن ورم یا نزلۂ مزمن خیال کیا جاتا ہے، جسکو دماغ سے کوئی تعلق نہیں دیا جاتا۔ اس قسم کی کھانسی موسم سرما میں

عموما ہوا کرتی ہے۔ مترجم)

علامات {بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے} کیونکہ مادہ مقدار میں زیادہ، اور اوسکا مقام نزدیک ہے، {اور وہ حلق میں چسپاں ہوتا ہے} کیونکہ یہ بلغم غلیظ اور لیسدار (سفید زردی مائل یا پیپ کے مانند) ہوتا ہے، اور حرارت اسکو نضج دینے، رقیق کرنے، اور چھانٹنے سے عاجز ہوتی ہے {خرخراہٹ زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ ہوا، بلغم سے رگڑا کھاتی ہے {خصوصا نیند میں اور نیند کے بعد یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ نیند میں یہ رطوبتیں زیادہ غلیظ اور ان کی مقدار بڑھ جاتی ہے، کیونکہ بیداری کی حرارت تو ہوتی نہیں، جو رقیق کرکے انہیں تحلیل کیا کرتی ہے، اور اسلئے کو نیند کی حالت میں یہ رطوبت بالکل فنا نہیں ہوتی ہے +

علاج {بلغم کو نضج دینے کے بعد بدن سے خارج کریں} بادیان، تخم کرفس، ملٹھی، زوفای خشک، پرسیاوشاں، جوشاندہ کر پلائیں (تاکہ وہ نضج پاجائے) {پھر تخم مولی، ملٹھی اور شہد سے قے کرائیں، اور ایارج روفس کا مسہل دیں} (تاکہ بلغم کا اخراج ہوجائے) {گرم اور رطوبت کو چوسنے والے لعوق منہ میں رکھیں} مثلا رب السوس، زوفائے خشک، ابرسا، مغز بادام تلخ، قدرے ہینگ، تخم اڈنگن، کوٹ کر شہد میں ملائیں {اور خشک غذائیں کھلائیں} مثلاً بھنے ہوئے گوشت اور کباب +

سبب (۵) {گاہے کھانسی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں کا مزاج گرم ہوجاتا ہے، اور اس میں صفراوی خون بھرجاتا ہے} جو پھیپھڑوں میں تمدد اور تناؤ اور جلن پیدا کرتا ہے، اور طبیعت اسے کھانسی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے +

علامات {سانس بڑا ہوتا ہے} کیونکہ سرد ہوا کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے {اور سانس گرم ہوتا ہے} کیونکہ گرم بخارات دخانیہ اس میں بکثرت ہوتے ہیں {پیاس خصوصا ریاضت کے وقت زیادہ ہوتی ہے، سرد ہوا سے لذت حاصل ہوتی ہے} اور بمقابلہ سرد پانی کے سرد ہوا سے پیاس زیادہ بجھتی ہے {چہرہ سرخ ہوتا ہے} کیونکہ اس کی طرف وہ گرم بخارات زیادہ چڑھتے ہیں، جنہیں چہرہ قبول کرلیتا ہے، کیونکہ چہرہ کی ساخت نرم اور ڈھیلی واقع ہوئی ہے، اور یہ پھیپھڑوں کے محاذات و مقابلہ میں بھی ہے۔ کھانسی میں {کچھ خارج نہیں ہوتا ہے} کیونکہ مادہ رقیق ہوتا ہے {اور گاہے زرد صفراوی مادہ خارج ہوتا ہے} جبکہ کھانسی زیادہ ہوتی ہے، اور مادہ بھی زیادہ رقیق نہیں ہوتا ہے +

علاج {باسلیق کی فصد کھولیں، سرد چیزوں سے گرمی زائل کریں} آب جو برابر پلائیں، کیونکہ اس میں مادہ کے خارج کرنے، سردی پہونچانے، اور غذا بخشنے کی طاقت بھی ہے {لعاب اسپغول، خمیرہ بنفشہ اور سرد لعوق استعمال کرائیں} جو ککڑی کے تخم، مغز بادام شیریں مقشر، بنفشہ، کتیرا، عناب، سپستاں، تخم خطمی، اور مصری سے بنایا گیا ہو {سرد طلاء

سینہ پر لگائیں} مثلاً صندل، کافور، پوست کدو، آب کشنیز سبز، آب کاہو سبز، گلاب وغیرہ {سبز قیروطی کی مالش کریں، یعنی وہ قیروطی جس میں سرد بوٹیوں کا پانی ملایا گیا، مثلاً کاہو کا پانی، دھنیے کا پانی وغیرہ} +

سبب (۶) {گاہے کھانسی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں کا مزاج سرد ہو جاتا ہے، جو انہیں کثیف بنا دیتا ہے} اور طبیعت اس اذیت کو کھانسی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے +

علامات {مریض کا رنگ سیسہ کا سا ہوتا ہے} یعنی سفیدی کے ساتھ کسی قدر سبزی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خون اس حالت میں غلیظ اور منجمد ہوتا ہے، اور اس کی پیدائش کم ہوتی ہے؛ کیونکہ پھیپھڑوں کی سردی سے قلب اور قلب کی سردی سے جگر سرد ہو جاتا ہے، اس لئے خون کی غلظت سے سیاہی پیدا ہوتی ہے، کیونکہ اس کی چمک جاتی رہتی ہے، اور خون کی کمی سے سفیدی پیدا ہوتی ہے، جو کسی قدر زردی کے ساتھ ملی ہوتی ہے، جیسا کہ مرض سے اُٹھے ہوئے لوگوں میں ہوتا ہے؛ اور سیاہی جب زردی سے مل جاتی ہے، تو سبزی پیدا ہو جاتی ہے {پیاس کم اور گرم ہوا، اور حمام سے لذت ملتی ہے} +

علاج {اگر سردی کا سبب خارجی ہو} مثلاً برف کا نزدیک ہونا اور سرد پانی کا پینا {تو سانس روکیں} کیونکہ گرم ہوا، جو سانس سے خارج ہوا کرتی ہے، پھیپھڑوں کے تمام راستوں میں گھومے گی، جس سے پھیپھڑے فوراً گرم ہو جائیں گے، اور انکے مزاج کی خرابی جاتی رہیگی {اور اگر سردی کا سبب اندرونی ہو تو گلقند جو شہد اور پیاز دشتی کے ساتھ بنایا گیا ہو، انجیر، منقی، اور ملٹھی معجون قفی کے ہمراہ کھلائیں} —— **نسخۂ معجون قفی**: منقی گٹھلیوں سے صاف کی ہوئی ۱۵ درہم (درہم ۳۔ ماشہ)، زعفران، بالچھڑ، تج، دارچینی، دارشیشعان (کائپھل)، ہر ایک ۳۔ ماشہ، چرائتہ، غنچہ اذخر، علک البطم (جنۃ الخضرار کا گوند)، نیلا گر گل ہر ایک ۲۔ ماشہ، مرکی ۱۴ ماشہ، شہد کف گرفتہ، ۱۶ درہم (۴ تولہ ۸ ماشہ) کوٹنے کی دوائیں کوٹی جائیں، اور بھگونے کی دوائیں بھگوئی جائیں، اور سب کو شہد میں ملا کر معجون بنائیں +

{گرم قسم کے لعوق چٹائیں} جنکا ذکر ہو چکا ہے {گرم روغنوں سے سینہ کی مالش کریں} مثلاً روغن شبو، روغن سوسن +

سبب (۷) {گاہے کھانسی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں کا مزاج گرم وخشک ہو جاتا ہے جو انھیں خشک کر دیتا ہے} +

علامات {حرکت، بھوک، اور پیاس کے وقت کھانسی بڑھ جاتی ہے} کیونکہ یہ چیزیں رطوبتوں کو فنا کر کے خشکی بڑھاتی ہیں {اور حمام مرطب کرنے اور مرطبات یعنی تر چیزوں کے

پینے کے بعد مثلاً دریاؤں کے کیکڑوں کے ساتھ ماء الشعیر پینے سے {کھانسی میں سکون ہوتا ہے، سانس تنگ ہوتا ہے} کیونکہ خشکی سے پھیپھڑے سکڑ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں، اسلئے وہ تنفس کے وقت پورے طور پر پھیل نہیں سکتے ہیں {کھانسی کے ساتھ کچھ نہیں نکلتا ہے، اور بدن لاغر ہوتا ہے} کیونکہ خشکی پھیپھڑوں سے قلب تک اور قلب سے تمام اعضاء تک سرایت کر جاتی ہے، اور یہ لاغری دق کے بخار کی لاغری سے حرارت نہ ہونے کے باعث اختلاف رکھتی ہے۔ ہاں اگر مرض ایک عرصہ تک قائم رہے، اور سرد ہوا کے کم پہونچنے سے، اور خشکی کے غلبہ سے، جو حرارت کے بھڑکنے کی امداد کرتی ہے، قلب کی حرارت بڑھ جائے، تو اس کے ساتھ حرارت بھی ہو سکتی ہے {نبض تیز اور پے در پے چلتی ہے} کیونکہ سرد ہوا، کی حاجت زیادہ ہوتی ہے، اور خشکی کی وجہ سے شریان زیادہ پھیل نہیں سکتی ہے، جس سے وہ بڑی ہو، اس لئے اس کا تدارک سرعت اور تواتر (پے در پے چلنے) سے کیا جاتا ہے ×

علاج {آب جو، لعاب اسپغول، آب خیار، اور جلاب (شربت گل) پلائیں، سرد و تر گولیاں منہ میں رکھیں} جورب السوس، تخم کدو، تخم خیار، نشاستہ، کتیرا، بنفشہ، لعاب بہدانہ اور سفیدی بیضہ مرغ سے بنائی گئی ہوں {اگر بخار نہ ہو تو دودھ پلائیں} کیونکہ دودھ اپنی مائیت اور پانی کی کثرت کی وجہ سے جلد متغیر ہو جاتا ہے، چنانچہ جب اس میں عارضی حرارت اثر کرتی ہے، تو متعفن ہو کر بخار کا سبب بنتا ہے {ترمنم کے ضماد سینہ پر لگائیں} مثلاً قیروطی جو روغن بنفشہ، روغن کدو، موم سفید، آب کاہو، آب کشنیز سبز، اور سفیدی بیضہ سے تیار کی گئی ہو ×

سبب (۸) {گاہے کھانسی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گرد و غبار اور دھوئیں سے قصبہ ریہ کھردرا ہو جاتا ہے} کیونکہ ان سے رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں، اور اس کے خاکی اجزاء اس میں بیٹھ جاتے ہیں۔ دھوئیں میں ان باتوں کے علاوہ حدت و تیزی بھی ہوتی ہے {انکے علاوہ زیادہ چیخنے سے بھی یہی حالت پیدا ہوتی ہے} کیونکہ چیخنے میں چونکہ سانس روکنا پڑتا ہے، اور آواز کے آلات حرکت کرتے ہیں، اسلئے اس سے گرمی پیدا ہوتی ہے، جو حلق اور قصبہ ریہ کی تر رکھنے والی رطوبت (رطوبت بلغمیہ، مخاطیہ) کو خشک کر دیتی ہے ×

علاج {لعوق اور حریروں سے اسکو چکنا کریں} لعوق لعاب بہدانہ، لعاب اسپغول، بنفشہ، کتیرا، مغز تخم کدو، مغز تخم خیار، اور خشخاش سفید سے بنایا گیا ہو۔ اور حریرے چھلے جو، خشخاش سفید، شکر اور روغن بادام سے بنائے گئے ہیں {ان کے علاوہ دوسری گولیاں اور روغن استعمال کرائیں} ×

ورم شعب | **سبب (۹)** گاہے کھانسی کی وجہ قصبہ ریہ کی شاخوں (عروق خشنہ)

کا ورم حار ہوتا ہے۔ خواہ یہ ورم بڑی شاخوں میں ہو، یا چھوٹی میں؛ اس کو ورم شعب اور التہاب شعب کہتے ہیں۔ چونکہ اس مرض کا ذکر تفصیل سے ممتاز طور پر مؤلف نے نہیں کیا ہے، اس لئے میں اسکا ذکر کرنا یہاں مناسب سمجھتا ہوں۔

اسباب: یہ مرض زیادہ تر موسم بہار کی ابتدا یا موسم خزاں میں دیکھا جاتا ہے، بچے اور بوڑھے اس مرض کے لئے بہت زیادہ استعداد رکھتے ہیں، اور وہ اس میں بکثرت مبتلا ہوا کرتے ہیں؛ سردی اس مرض کا کثیر الوقوع سبب ہے۔ ذات الریہ، کالی کھانسی (شہقہ)، ضیق النفس، امراض قلب، امراض گردہ، نقرس، وجع مفاصل، آتشک اور بعض حمیات متعدیہ مثلاً خسرہ، حمی معویہ، چیچک، انف العنزہ کے دوران میں بھی یہ مرض ہوا کرتا ہے۔ گرد و غبار، گرم سرد یا کسی ہوا، لذاع میں سانس لینا، عورتوں میں ایام کا بند ہو جانا، وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علامات: جب قصبۂ ریہ کی بڑی بڑی شاخوں میں ورم ہو جاتا ہے، تو بدنی حرارت کسی قدر تیز ہو جاتی ہے، حلق میں ڈکھن ہوتی ہے، مریض کو سینے کی ہڈی (قص) کے بالائی حصے کے پیچھے، اور گردن کے نیچے گرمی، سوزش، اور خراش محسوس ہوتی ہے۔ کھانسی اٹھتی ہے، اور کھانستے وقت سینہ چھری سے چرتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کھانستے کھانستے سینہ کے دونوں طرف کے عضلات میں درد ہونے لگتا ہے، ابتدائے مرض میں کھانسی خشک ہوتی ہے؛ لیکن اس کے بعد رقیق اور جھاگدار بلغم نکلنے لگتا ہے، اور آخر میں وہ مکدر اور پیپ کے مانند گاڑھا ہو جاتا ہے۔

جب عروق خشنہ کی باریک شاخوں میں ورم حار (ورم شعب شعری) ہوتا ہے، تو اس میں بخار زیادہ شدید ہوتا ہے، درد سر، قے، اور تنگی تنفس کی شکایت ہوتی ہے، سانس کی تعداد بڑھ جاتی ہے، تنفس کے وقت معدہ کا مقام اور پسلیاں دب جاتی ہیں، کھانسی زور سے اٹھتی ہے، بلغم لیسدار ہوتا ہے، جو دشواری سے نکلتا ہے؛ یہ مرض زیادہ تر بچوں کو ہوتا ہے؛ تنفس کی تنگی سے ترویح کا فعل پورے طور پر انجام نہیں پاتا، اس لئے وہی فاسد خون تمام جسم میں دورہ کرتا ہے، جس سے بعض اوقات تشنج بھی ہونے لگتا ہے۔ آخر کار بچہ کمزور ہو کر بیہوش ہو جاتا ہے، اور اگر مناسب علاج نہ کیا جائے، تو موت بھی آتی ہے۔

علاج: نزلۂ حار کے اصول کے مطابق علاج کریں، بچوں میں زیادہ احتیاط و توجہ کی ضرورت ہے۔ مکان کی ہوا صاف مگر گرم و تر ہو، اور یہ مخرج بلغم کا استعمال کریں۔ بلغم اگر رقیق خارج ہو رہا ہو تو یہ نسخہ دیں: بہدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں ۹ دانے، تخم خطمی ۷ ماشہ، تخم خبازی ۷ ماشہ۔ سب کو جوش دیکر چھان لیں، اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ اگر بلغم زیادہ لیسدار ہو اور دشواری سے نکل رہا ہو تو یہ نسخہ دیں: گاؤزبان، گل گاؤزبان، اصل السوس مقشر ہر ایک ۵ ماشہ، مصری ۲ تولہ، جوش دیکر اور چھان کر پلائیں۔ قبض ہرگز

نہ رہنے دیں، بلکہ اطریفل ملین سے دو ایک اجابت کا ہو جانا بہتر ہے، غذا میں ترشی اور سرخ مرچوں سے پرہیز کرائیں۔ جب پھیپھڑوں کے اندر بلغم کا اجتماع بکثرت ہو تو افیون اور اس کے مرکبات (حب جدوار، شربت خشخاش، لعوق خشخاش) کی اجازت نہیں ہے۔ ایسی حالت میں قے کرانا بہت مفید ہوتا ہے۔

اس مرض کے لیے مفید مرکبات یہ ہیں: لعوق خشخاش، شربت اعجاز، حب سعال، دیا قوزا، لعوق شعمون وغیرہ۔ سرد ہوا اور سرد پانی سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

خون تھوکنا (نفث دم)

سبب (۱) {خون جو منہ سے نکلتا ہے، یہ گاہے منہ کے اجزاء مثلاً مسوڑھوں سے نکلتا ہے} **علامت** {اس کی علامت یہ ہے کہ (یہ کھانسی کرنے یا کھنکھارنے سے نہیں نکلتا ہے بلکہ) معمولی طور پر تھوکنے سے نکلتا ہے}۔

علاج {قابض چیزوں سے غرغرہ کرائیں} مثلاً برگ مورد، گلنار، مازو، اور پھٹکری کا جوشاندہ اور اگر یہاں کوئی تازہ زخم ہو تو اس پر کندر اور دم الاخوین چھڑکا دیں، تاکہ زخم خشک اور خون کا بہنا بند ہو جائے {اور اگر جونک کی وجہ سے خون نکل رہا ہو تو اس کا علاج گزر چکا ہے}۔

سبب (۲) {گاہے یہ خون کرتے اور تالو سے نکلتا ہے، اور یہ سر سے اترتا ہے} اس کی **علامت** یہ ہے کہ خون منخر سے نکلتا ہے، یعنی نتھنوں کی راہ ہوا کھینچنے کے بعد حلق سے خون نکلتا ہے، اور نکسیر کی علامتیں پائی جاتی ہیں؛ مثلاً خون کے غلبہ سے چہرہ سرخ ہوتا ہے، آنکھوں کے سامنے چمک معلوم ہوتی ہے} کیونکہ خون سے خونی رنگ کے سرخ بخارات اٹھتے ہیں، اور روح باصرہ سے مل جاتے ہیں، اس لئے چیزوں میں شعاع اور چمک معلوم ہوتی ہے، اور گمان ہوتا ہے کہ یہ چیزیں باہر موجود ہیں {بوجھ کے بعد سر ہلکا معلوم ہوتا ہے} کیونکہ پہلے وہ بھرا ہوتا ہے، اور خون کے خارج ہو جانے پر ہلکا ہو جاتا ہے۔

علاج {قیفال کی فصد کھولیں، گدی پر پچھنوں کے ساتھ سنگیاں کھچوائیں، بشرطیکہ خون کی مقدار زیادہ ہو، ورنہ قبض پیدا کرنے والے کاڑھوں سے غرغرہ کرانا ہی کافی ہے} مثلاً مائیں کلاں، پوست انار، عصارۂ لحیۃ التیس، اور برگ مورد کا جوشاندہ {نیز غرغرہ قابض ربوب سے کرائیں} مثلاً رب آس، رب بہی، رب انگور خام، رب زعرور وغیرہ (زعرور ایک قسم کا میوہ ہے) {سرکہ کے ساتھ سر پہ سرد وتر طلا لگائیں} جسکا ذکر نکسیر میں ہو چکا ہے۔

سبب (۳) {گاہے یہ خون حنجرہ اور قصبۂ ریہ سے اس وجہ سے نکلتا ہے کہ سینہ یا گردن کے سامنے چوٹ پہونچی ہے، جس سے یہ زخمی ہوجاتے ہیں، اور بعض رگیں پھٹ جاتی ہیں، یا سخت کھانسی ہوتی ہے} اور کھانسی چونکہ ایک غیر طبعی اور سخت حرکت ہے، جس سے پھیپھڑے، حنجرہ، اور قصبۂ ریہ میں سخت صدمہ پہونچتا ہے، اسلئے کھانسی کی شدت کے وقت متواتر کھانسنے سے یہ اعضاء پھٹ جاتے ہیں {یا انکے پھٹنے کی وجہ زور سے چیخنا ہوتا ہے} چیخنے سے ان اعضاء میں تفرق اتصال پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ چیخنے میں سانس روکنا پڑتا ہے، اور ہوا، اور گرم بخارات بند ہوجاتے ہیں، جس سے حنجرہ اور قصبۂ ریہ میں تناؤ اور کھچاوٹ پیدا ہوتی ہے {یا انکے علاوہ کوئی اور سبب ہوتا ہے} مثلاً شدت کی قے، اور زور سے اینٹھنا (یا پاخانہ نکلنے کے لئے زور لگانا): ان دونوں صورتوں میں غیر طبعی اور سخت حرکت واقع ہوتی ہے، اور سانس روکنا پڑتا ہے، اس لیئے یہ پھٹ جاتے ہیں، یا مثلاً سخت غصہ، اس سے خون گرم ہوجاتا ہے، اور اس کی مقدار، خصوصاً قلب اور قلب کے قریب اعضاء کے خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لئے قصبۂ ریہ اور حنجرہ کی رگیں پھٹ جاتی ہیں، کیونکہ خون جوش کی حالت میں اوپر چڑھتا ہے ◆

علامات {خون تنخ یعنے کھنکھار سے نکلتا ہے} کیونکہ خون اس حالت میں بمقابلہ اُس حالت کے جو اس سے پہلے گذری ہے، زیادہ دور ہوتا ہے، اس لئے اسکے نکالنے میں زیادہ حرکت (کھنکھار کی حرکت) کرنی پڑتی ہے {اور اس کی مقدار کم ہوتی ہے} کیونکہ حنجرہ اور قصبۂ ریہ، کریوں، پٹھوں، رباطات، اور جھلیوں سے مرکب ہیں، جن میں خون کم ہوتا ہے، اور ان دونوں میں گوشت بہت ہی کم ہے، اور وریدوں اور شریانوں کی شاخیں ان میں باریک باریک آتی ہیں ◆

علاج {مذکورہ قابض غرغرے استعمال کرائیں، قرص نفث الدم منہ میں رکھوائیں} جو گل ارمنی، کہربا، گوند ببول، دم الاخوین، بنسلوچن، نشاستہ، کتیرا، اقاقیا، گلنار، عصارۂ لحیۃ التیس آب بارتنگ اور آب خرفہ سے بنایا گیا ہو۔ منہ میں اس کے رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ دوا منہ میں جس قدر گھلے، وہ حنجرہ سے ہمیشہ ملتی رہے، اور مری کی طرف جو کچھ بہکر جائے، وہ قصبۂ ریہ کی طرف رِستی رہے قبل اس کے کہ اعضاء کے فعل اور راستہ کی دوری سے اس کی قوت ٹوٹ جائے ◆

سبب (۴) {گاہے یہ خون مری اور معدہ سے خارج ہوتا ہے} ◆

علامات {اگر مری زخمی ہوتی ہے، تو شانوں کے درمیان درد ہوتا ہے، اور یہ خون قے میں نکلتا ہے ◆ اسکا علاج امراضِ معدہ میں آنے والا ہے} ◆

سبب (۵) { گاہے یہ خون جگر سے نکلتا ہے، اور یہ بھی قے ہی میں آتا ہے} کیونکہ جگر سے خون عروق ماساریقیہ کے ذریعہ معدہ تک پہونچتا ہے، اور پھر قے میں نکلتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جگر سے خون ترشح پاکر (رس کر) پھیپھڑوں میں جائے، اور کھانسی کے ساتھ نکلے؛ کیونکہ درمیان میں حجاب حاجز حائل رہتا ہے{ اور یہ اکثر اسہال کبدی یعنی جگر کے دستوں میں ہوتا ہے} اسہال کبدی وہ خونی دست ہیں، جو آنتوں کی خراش کے بغیر آتے ہیں۔ اسکا سبب یہ ہوتا ہے کہ جگر اعضاء میں خون کے تقسیم کرنے سے عاجز ہوجاتا ہے، اسلئے کچھ خون آنتوں پر گر کر دستوں کی صورت میں نکلتا ہے، اور کچھ معدہ کی طرف جاکر بصورت قے خارج ہوتا ہے{ یہ ایک بری علامت ہے} کیونکہ یہ ضعفِ جگر، کثرتِ مادہ، ضعف معدہ اور اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ معدہ میں جو چیز گرتی ہے، اس کے دفع کرنے سے وہ عاجز ہے۔ ان باتوں کے ساتھ یہ بھی ہے کہ یہ معدہ میں ضرر اور اذیت پہونچاتا ہے، اور معدہ میں خون جم کر زہر قاتل ہوجاتا ہے ٭

سبب (۶) { گاہے یہ خون پھیپھڑوں سے رگوں کے پھٹنے کے باعث نکلتا ہے، جس کے اسباب گاہے خارجی ہوتے ہیں، مثلاً ضرب وصدمہ اور زیادہ چیخنا؛ اور گاہے اندرونی ہوتے ہیں، مثلاً تیز صفراوی اور شور مواد سے انکا گل جانا؛ کبھی پھیپھڑوں کی رگوں کے منہ کثرتِ خون سے کھل جاتے اور پھٹ جاتے ہیں، یا پھیپھڑوں کا مزاج سرد و خشک ہوجاتا ہے} جس سے پھیپھڑے سکڑ جاتے ہیں، اور انکے اجزاء باہم سمٹتے ہیں، جس سے بعض رگیں کھنچکر پھٹ جاتی ہیں ٭

علامات { خون تنحنح (کھنکھارنے) اور تنخع (ناک میں ہوا لیجاکر حلق کی راہ خارج کرنے) کے ساتھ نہیں نکلتا ہے، بلکہ کھانسی کے ساتھ نکلتا ہے، اور خون نہایت شوخ سرخی لئے ہوتا ہے} کیونکہ پھیپھڑوں کی پرورش میں ایسا خون صرف ہوتا ہے، جس میں صفراء کی کافی مقدار اوسکو رقیق بنانے کے لئے ملی ہوتی ہے، اسوجہ سے اس کی سرخی سیاہی مائل نہیں ہوتی، بلکہ اسکی سرخی شوخ صفراء کی رنگت کے قریب ہوتی ہے{ اور کفدار ہوتا ہے} کیونکہ اس کے ساتھ ہوا پھیپھڑوں کی نالیوں میں ایک عرصہ تک اکٹھے رہنے کے باعث خوب اچھی طرح مل جاتی ہے۔ علاوہ ازیں پھیپھڑوں کا خون کفدار ہونے کے لئے آمادہ بھی ہوتا ہے، کیونکہ یہ خون قلب میں ل[illegible]

۵ل دورانِ خون کی تحقیق کے بعد اب یہ کہنا سخت دشوار ہے کہ عروق ماساریقیہ کی راہ جگر کا خون معدہ میں گرتا ہے، کیونکہ اب خون کی رفتار اس کے برعکس مانی جاتی ہے (مترجم) ٭

۵۲ پھیپھڑے میں جب خون قلب سے پہونچتا ہے، تو سانس کی ہوا سے وہ خون شوخ سرخ ہوجاتا ہے، اسکے بعد وہ قلب کے بائیں بطن کی طرف جاتا ہے۔ بس اسی قسم کے خون سے پھیپھڑے کی پرورش ہوتی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس میں صفراء کی آمیزش ثابت نہیں کی جاسکتی۔

اور قلب اور پھیپھڑے کے درمیان کی شرائین میں چھاچھ کی طرح خوب بلویا بھی جاتا ہے (یعنی خوب گھومتا پھرتا ہے) {اور درد بالکل نہیں ہوتا ہے} کیونکہ پھیپھڑے بےحس[1] ہیں، پس اگر زخم کی وجہ سے رگیں گل گئی ہوں، تو خون تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے، کیونکہ زخم کے مقام سے راستہ کی تنگی کے باعث کھانسی میں خون زیادہ جلدی نہیں نکلتا ہے، جتنا کہ رگوں کے پھٹنے کی صورت میں نکلتا ہے {پھر زخم کی زیادتی اور راستوں کی کشادگی کے موافق وہ بڑھتا جاتا ہے، اور سرخ کم ہوتا ہے} کیونکہ وہ بلغمی رطوبتوں سے مل جاتا ہے، جو پھیپھڑوں پر نزلہ کی صورت میں گرتی ہیں (مجاری تنفس کی اغشیۂ بلغمیہ سے بصورت نزلہ ترشح ہوتی ہیں) اور تمام بدن سے بخارات کی صورت میں چڑھتی ہیں {اور وہ کفدار زیادہ ہوتا ہے} کیونکہ وہ رگوں سے آہستہ آہستہ رس کر لیسدار رطوبتوں اور پھیپھڑوں کی ہوا سے مل جاتا ہے {اور اگر رگیں پھٹ گئی ہوں تو خون دفعۃً نکلتا ہے} کیونکہ پھٹنے سے خون کا راستہ کشادہ ہو جاتا ہے، اور یہ خون سرخ زیادہ اور کفدار کم ہوتا ہے۔ اور گاہے پھیپھڑوں کے گوشت سے نکلتا ہے، جو سفیدی مائل ہوتا ہے، کیونکہ اس کے ساتھ بلغمی رطوبتیں مل جاتی ہیں، جو پھیپھڑوں کے گوشت سے پیوست ہوتی ہیں؛ اور اسلئے کہ اس میں ہوا اچھی طرح مل جاتی ہے؛ اور اسلئے کہ یہ خون پھیپھڑوں میں آکر انکے رنگ کے مشابہ سفید ہو جاتا ہے، جس طرح دودھ چھاتی میں، اور منی خصیوں میں سفید ہو جاتی ہے، اس لئے کہ پھیپھڑے اگرچہ سرخ اور رقیق خون سے پرورش پاتے ہیں، مگر ہوا کے ملنے سے سفید ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے پھیپھڑے پیٹ کے بچوں میں جو رحم کے اندر سانس نہیں لیتے ہیں، سرخ ہوتے ہیں، جیسا کہ محقق اطبا نے بتایا ہے؛ اور نکلنے والا خون زیادہ جھاگدار ہوتا ہے، کیونکہ وہ بہت تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے، اور ہوا کے ساتھ دیر تک اکٹھا رہ کر اسقدر مل جاتا ہے کہ اس کے چھوٹے چھوٹے ذرات ہو کر ہوا کے ساتھ پورے طور پر مل جاتے ہیں کہ اُس سے علٰحدہ ہونا دشوار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ خون کفدار ہونے کے لئے آمادہ بھی ہوتا ہے، کیونکہ یہ خوب گھومتا ہے، اور رطوبتوں سے ملکر لیسدار ہو جاتا ہے۔

علاج {باسلیق کی فصد کھولیں} تاکہ خون کم اور دوسری طرف متوجہ ہو جائے {اور نفث الدم کی قرصیں کھلائیں}۔ اس حالت سے مریض کم نجات پاتا ہے، کیونکہ اکثر اسکا انجام مرض سل ہوتا ہے} کیونکہ پھیپھڑے پولے، نرم، اور ہمیشہ حرکت کرتے رہتے ہیں، اس لئے زخم بڑھتا اور پھیلتا جاتا ہے، اور چونکہ ان میں رطوبت کی کثرت اور اُن اسباب کی زیادتی ہوتی ہے جو زخم کو بھرنے نہیں دیتے ہیں، اس لئے پیپ پڑ جاتی ہے، اور سادہ جراحت قرحہ میں تبدیل ہو جاتی ہے (پیپ دار زخم بن جاتی ہے)۔

[1] پھیپھڑوں کی جھلی میں حس تیز ہے، اور خود پھیپھڑے میں کم (مترجم)۔

سبب (۷) { گاہے یہ خون سینے سے نکلتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ سخت کھانسی کے بعد نکلتا ہے} کیونکہ اس کی جگہ دور ہوتی ہے اسلئے اس کے نکالنے میں سخت حرکت کی ضرورت پڑتی ہے { اور خون کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے، کیونکہ سینہ کی رگیں باریک اور چھوٹی ہوتی ہیں، اور یہ خون جونک کے مانند ہوتا ہے} کیونکہ راستے کی لمبائی کی وجہ سے یہ خون جم جاتا ہے؛ چنانچہ رگوں سے نکلکر خارج ہونے تک ایک وقفہ صرف ہو جاتا ہے۔ اتنی مسافت میں خون ٹھنڈا ہو کر جم جاتا ہے، کیونکہ خون کے مزاج اور قوام کی حفاظت کرنے والی رگوں کی طبیعت ہی ہے؛ اور اس لئے کہ اکثر اجزاء بارد المزاج اعضاء ہیں، مثلاً ہڈیاں، کریاں، رباطات، اوتار (نسیں)، پٹھے، اور جھلیاں؛ ان کی صحبت سے خون سرد ہو کر جم جاتا ہے { سینہ میں زخمی مقام پر درد ہوتا ہے} کیونکہ اس کے اعضاء عصبی ہیں، اور ان میں عضلات کی کثرت ہے +

علاج { پھیپھڑوں سے خون نکلنے کی صورت میں جو علاج کیا جاتا ہے، وہی علاج یہاں کریں} مثلاً فصد کریں، قرص کھلائیں { مگر اس میں یہ بھی مناسب ہے کہ قرصیں سینہ پر طلا کے طور پر لگائیں} کیونکہ اس صورت میں یہ ممکن ہے کہ دواء کا اثر مقام مرض تک نزدیک ہونے کی وجہ سے بلا قوت کے کم ہوئے پہونچے؛ برخلاف اس کے پھیپھڑوں تک دواء کا پہونچنا ناممکن ہے، کیونکہ درمیان میں پردے ہیں، اور فاصلہ زیادہ ہے { اور اس میں وہ خطرہ بھی نہیں ہے، جو پھیپھڑوں کے نفث الدم میں ہے} یہ جلد اچھا ہو جاتا ہے، کیونکہ سینہ متحرک نہیں رہتا ہے، اس میں رطوبت زیادہ نہیں ہے، یہ دواء کے اثر سے قریب تر ہے، قوت کے کم ہوئے بغیر دواء کا اثر مقام مرض تک پہونچ جاتا ہے، اور اس لئے کہ یہاں وہ اسباب موجود نہیں ہیں، جو پھیپھڑے کے زخم کو بھرنے نہیں دیتے، جن کو ہم آگے بتائیں گے۔ نیز اگر یہ اچھا بھی نہ ہو تو اس میں سل کا ڈر نہیں ہے، جیسا کہ پھیپھڑوں کے زخم میں ہوتا ہے +

اس کے خطرات پھیپھڑوں کے زخم سے کم نہیں ہیں (مترجم)

اسباب | مرض نفث الدم کے اسباب یہ ہیں:- شدت کی گرمی، کثرت ورزش، زور سے کھانسنا، چلا کر گانا، ناگہانی چوٹ اور صدمات کے پہونچنے سے ورید شریانی کا پھٹ جانا، بانسری، اور شہنائی وغیرہ بجانا، جن میں تنفس پر بہت زور دینا پڑتا ہے، پہاڑ پر چڑھنا، دوران خون کو تیز کرنے والی اغذیہ یا ادویہ کا استعمال، صمامات قلب کے امراض، پھیپھڑوں میں تاکل اور غانغرانا کا ہو جانا، حلق، حنجرہ، قصبۃ الریہ، ریہ، صدر، اور مسوڑھوں کے عروق شعریہ کا پھٹ جانا،

لہ سینہ سے اگر خون پھیپھڑوں میں آسکتا ہے، تو اس کی صورت یہی ہوسکتی ہے کہ پھیپھڑے میں چھید اور زخم ہو کر اندر پہونچے۔ مترجم +

مری، معدہ، جگر، اور دماغ کے امراض، اندرونی اعضاء میں چوٹ لگنا، احتباس طمث، احتباس خون بواسیر، سل، آتشک، اور انورسما کا پھٹ جانا۔ مرض نفث الدم میں دموی مزاج کے اشخاص زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات: اکثر اوقات خون کے خارج ہونے سے پہلے کوئی علامت بطور پیش خیمہ ظاہر نہیں ہوتی، لیکن بعض لوگوں میں مقدمہ کے طور پر سستی، کاہلی، اور پست ہمتی ہوتی ہے، چہرہ سرخ ہوتا ہے، منہ کا مزہ نمکین ہوتا ہے، گلے میں سرسراہٹ اور خشک کھانسی ہوتی ہے، سینہ میں درد اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے، اور قلب میں سوزش اور جلن محسوس ہوتی ہے، اس کے بعد خون نکلنے لگتا ہے، بعض لوگوں میں صرف دو چار قطرہ خون بلغم کے ساتھ نکلتا ہے، اور بعض مریضوں میں اتنی کثیر مقدار میں خارج ہوتا ہے کہ انتہائی ضعف و نقاہت طاری ہو جاتی ہے، اور بعض اوقات موت واقع ہو جاتی ہے۔

اگر خون مسوڑھوں اور دانتوں سے آتا ہے، تو معمولی طور پر تھوک کے ساتھ نکلتا ہے۔

اور اگر خون حلق سے آتا ہے، تو گلے میں خراش اور خشک کھانسی نمودار ہوتی ہے، کھنکار کے ذریعہ خون نکلتا ہے، اور تنفس میں تکلیف ہوتی ہے؛

اگر دماغ سے خون آتا ہے تو چہرے میں سرخی اور سر میں بھاری پن ہوتا ہے، اور خون کے نکلنے کے بعد سر ہلکا ہو جاتا ہے، اور کھنکار کے ذریعہ ہمیشہ نہیں نکلتا ہے۔

اگر خون حنجرہ یا قصبۃ الریہ سے آتا ہے تو کھنکار کے ذریعہ نکلتا ہے، مقدار کم ہوتی ہے، اور دورہ کے ساتھ آتا ہے۔

جو خون صدر کے آتا ہے، وہ کھانسی کی شدت کے بعد اور درد کے ساتھ نکلتا ہے، اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، سینہ میں تناؤ اور گرانی معلوم ہوتی ہے، اور کبھی تنفس میں تکلیف بھی ہوتی ہے۔

اگر خون پھیپھڑے سے آتا ہے تو وہ پتلا سرخ، کف دار ہوتا ہے، کھانسی کے ساتھ نکلتا ہے، اور درد نہیں ہوتا ہے۔ مری، معدہ، اور جگر کے امراض میں خون قے کے ذریعہ نکلتا ہے، اور سیاہی مائل ہوتا ہے، اور معدہ میں غذا موجود ہو تو غذا ملی ہوئی ہوتی ہے، اور ان مقامات پر مریض سوزش اور گرمی محسوس کرتا ہے۔

اگر وریدہ شریانی کے پھٹ جانے کی وجہ سے یکبارگی بہت خون نکل جائے، یا امراض قلب کی وجہ سے بہت سا خون نکل جائے تو مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔

معمولات مطب | مرض کے حملہ کے وقت سب سے پہلی تدبیر یہ ہے کہ مریض کو آرام و سکون کے ساتھ ایک ٹھنڈے اور ہوادار مقام میں رکھیں، گرم کپڑے پہنائیں، اور سرہانے اونچا تکیہ لگائیں اس کے بعد تشخیص کریں کہ خون کس جگہ سے آ رہا ہے؛ اگر مسوڑھوں سے آ رہا ہے تو اسکا علاج

پہلے گذر چکا۔ اور اگر حلق سے آرہا ہے، تو قابضات سے مضمضہ وغیرہ کرائیں، جسکا نسخہ اوپر گذر چکا ہے، اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں — نسخہ: لعاب ریشۂ برگد ۵ر، شربت خشخاش ۲ تولہ کے ساتھ دونوں وقت پلائیں۔

اور اگر حنجرہ یا قصبۃ الریہ سے خون آرہا ہے، تو یہ نسخہ پلائیں — نسخہ: گیرو، سنگجراحت، دم الاخوین، خمیرہ خشخاش میں ملا کر اول کھلائیں، اوپر سے لعاب بہدانہ، شیرہ تخم خرفۂ سیاہ، شیرہ حب الآس، عرق گاؤزبان میں نکالکر شربت انجبار ملا کر پلائیں، اور شام کے وقت مذکورہ بالا نسخہ دیں۔ اور غذا کے بعد کافور محلول پانی میں ملا کر دونوں وقت دیں، اور یہ غرغرہ استعمال کرائیں — نسخہ غرغرہ: گلنار، گوکہنار، مازوئے سبز، کشنیز خشک، پھٹکری بریاں: سب کو جوش دیکر بطور غرغرہ استعمال کرائیں۔ اسی طرح پھٹکری کو پانی میں حل کر کے حلق میں لگائیں۔

اگر ورید شریانی کے پھٹ جانے کی وجہ سے خون آرہا ہے تو اسکا علاج سوائے اسکے کچھ نہیں ہے کہ مریض کو سکون اور آرام سے لٹائے رکھیں، برف سے سینہ میں برودت پہونچائیں اور برف کھلائیں۔ اس حالت میں مذکورہ بالا نسخہ بھی استعمال کرا سکتے ہیں۔

اگر امراض قلب کی وجہ سے خون آرہا ہے، تو اسکا علاج بھی یہی ہے، جو ورید شریانی کے علاج میں ذکر کیا گیا ہے۔

اور اگر سل کی وجہ سے خون آرہا ہے تو اسکا علاج سل کے بحث میں آئے گا۔

اگر اندرونی اعضاء میں چوٹ لگنے کی وجہ سے خون آرہا ہے، تو ان اعضا کے مطابق علاج کیا جائے۔

اگر انورسما کے پھٹ جانے کی وجہ سے خون آرہا ہے تو اسکا کوئی علاج نہیں ہے۔

اگر پھیپھڑے کے مرض سرطان کی وجہ سے خون آرہا ہے، تو بھی اسکا کوئی علاج نہیں ہے۔

اگر ذات الریہ کی وجہ سے خون آرہا ہے تو ذات الریہ کا علاج کریں، جسکا تذکرہ آگے آنے والا ہے۔

اور اگر خون شدتِ گرمی، کثرتِ ورزش، چلا کر گانے، اور زور سے کھانسنے کی وجہ سے آئے تو ان باتوں کو ترک کردیں۔

غذا: اس مرض میں غذا، زود ہضم اور مقوی کھلائی جائے، مگر بارہ گھنٹہ تک کوئی غذا نہ دی جائے۔ اس کے بعد دودھ، ساگودانہ، آشِ جو جیسی لطیف اور سیال غذا دیں، اسکے بعد بتدریج غذا میں زیادتی کریں۔

ہدایات: معمولی حالات میں مریض کو سخت محنت کرنے، زیادہ بولنے اور چیخنے سے روک دیا جائے، گرم خشک اور محرک اغذیہ وادویہ، مثلاً شراب، چائے، کباب وغیرہ اور ترش چیزوں

کے کھانے سے پرہیز کرایا جائے، ایسے مریضوں کے لئے جماع ہر حال میں مضر ہے ÷

پھیپھڑ کا ورم (ذات الریہ)

{ذات الریہ پھیپھڑوں کا گرم ورم ہے، جو گرم مادوں سے پیدا ہوتا ہے} خواہ بذاتِ خاص گرم ہوں، مثلاً خون اور صفراء، یا متعفن ہو کر گرم ہو گئے ہوں، مثلاً متعفن بلغم۔ یہ گمان نہ کرنا چاہئے کہ یہ محض خون اور صفراء ہی سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ شیخؒ نے بتایا ہے کہ یہ ہر خلط سے ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ صحیح ہے کہ یہ اکثر بلغم ہی سے ہوتا ہے، کیونکہ پھیپھڑہ ڈھیلا سا عضو ہے، اس میں رقیق خلط کم ہی رُکتی ہے؛ اسی طرح رازی کا قول بھی کتاب فاخر میں موجود ہے {جو خونی یا صفراوی ہوتے ہیں} گاہے یہ مرض ابتداءً لاحق ہوتا ہے، اور گاہے کسی دوسرے مرض کے بعد {مثلاً پرانا نزلہ[1] جو سر سے پھیپھڑوں پر گرا کرتا ہو، جس سے انکی قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں، اور ضعف سے اُنکے مواد اُنہی کے اندر قایم رہتے ہیں، جو ورم تک نوبت پہونچا دیتے ہیں {اور گاہے اس ورم کا سبب یہ ہوتا ہے کہ ذات الجنب یا ذبحہ وخناق وغیرہ کے مادے منتقل ہو کر پھیپھڑوں کی طرف آجاتے ہیں} مادہ کا اس قسم کا انتقال بُرا ہے، کیونکہ پھیپھڑے شریف، قلب سے قریب، اور نرمی و نزاکت کے باعث موذی مادوں کے کم ہی متحمل ہو سکتے ہیں، اور اسفنجی ہونے کے باعث وہ جلد گل جاتے ہیں، اور ورم پھوٹ کر جب زخم بنجاتا ہے، تو یہ اچھا نہیں ہوتا ہے ÷

علامات {سخت بخار ہمیشہ رہتا ہے} کیونکہ نزدیکی کی وجہ سے گرم اور گندے بخارات قلب تک کثرت سے پہونچتے رہتے ہیں {اور کھانسی اور تنفس میں سخت تنگی ہوتی ہے} کیونکہ ورم سے دب کر ہوا کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں {سینہ کے اگلے حصہ میں ثقیل درد ہوتا ہے} یعنی درد کے ساتھ بوجھ ہوتا ہے، کیونکہ ورم کے بوجھ سے پھیپھڑے نیچے کھنچتے ہیں، اور اس کے ساتھ اسکا علاقہ یعنی بندھن بھی کھنچتا ہے، جس کے ساتھ پھیپھڑے لٹکے ہوئے ہیں؛ اور یہ وہی مقام ہے جہاں سے اس کی جھلی پیدا ہوئی ہے، اور ان دونوں (یعنی علاقہ اور جھلی) کے کھنچنے اور نیچے لٹکنے سے درد اور درد کے ساتھ بوجھ معلوم ہوتا ہے {چہرہ سُرخ ہوتا ہے} کیونکہ پھیپھڑوں میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے، اور انکے گرم ہونے سے گرم بخارات سر اور چہرہ کی طرف مقابلہ کی وجہ سے بہت اُٹھتے ہیں، کیونکہ جن مواد سے یہ اُٹھتے ہیں وہ

---

[1] نزلہ کے متعلق اکثر بیانات میں تو یہی لکھا ملتا ہے کہ یہ سر سے گرتا ہے، مگر تحقیق یہ ہے کہ نزلہ میں اُس مقام کی جھلی متورم ہو جاتی ہے، جس سے بلغمی رطوبت مترشح ہوتی ہے، جیسا کہ بقراط نے اس کی تعریف کی ہے، دماغ سے یہ رطوبت نہیں گرتی ہے (مترجم) ÷

یا بذاتِ خاص گرم ہوتے ہیں، یا سُرکر گرم ہو جاتے ہیں، چہرہ میں اور [خاصکر رخساروں میں] ایسی سُرخی ہوتی ہے کہ انکے رنگے جانے کا گمان ہوتا ہے [کیونکہ چہرہ کے دوسرے اجزاء کی نسبت سے رخساروں میں گوشت زیادہ ہوتا ہے، اور یہ ڈھیلے ہوتے ہیں، اس لئے گرم بخارات زیادہ قبول کرتے ہیں] اس پر ایک اعتراض اس طرح کیا گیا ہے کہ یہ بخارات اوّل تو سُرخ نہیں ہوتے ہیں؛ دوسرے رخساروں کے ڈھیلے اور پولے ہونے کی وجہ سے اِن میں ٹھہر نہیں سکتے، بلکہ جلد تحلیل ہو جائینگے، اس لئے سُرخی کا یہ سبب بتانا غلط ہے، حالانکہ واقعی سُرخی ہمیشہ ہوتی ہے۔ جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ یہ گرم بخارات اوپر چڑھکر رخساروں کے آس پاس کے خون کو رقیق کر دیتے اور رخساروں میں پھیلا دیتے ہیں، جس سے یہ سُرخ ہو جاتے ہیں۔ یہ جواب صحیح نہیں ہے (کیونکہ رخساروں کے پولے ہونے سے ان بخارات کو تحلیل ہو جانا چاہئے)۔ ہاں اسکا جواب اس طرح دیا جا سکتا ہے کہ پھیپھڑوں میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے، اور باوجود اس کے اس کی پرورش صفراوی خون سے ہوتی ہے، جو نہایت گرم ہوتا ہے؛ نیز وہ قلب سے قریب واقع ہیں۔ پس جب گرم مواد سے اِن میں ورم ہو جاتا ہے، اور انکی گرمی عفونت سے بڑھ جاتی ہے، تو ان سے رخساروں کی طرف تقابل کی وجہ سے بخارات بکثرت چڑھتے ہیں، کیونکہ پھیپھڑوں میں رطوبت وحرارت زیادہ ہوتی ہے، اور یہ بخارات سُرخ ہوتے ہیں، کیونکہ یہ خونِ صفراوی سے اُٹھتے ہیں جو پھیپھڑوں کی غذا ہے؛ یا اُس متعفن خون اور صفراء سے اُٹھتے ہیں، جن سے ورم پیدا ہوا ہے؛ یا بلغم سے اُٹھتے ہیں جو متعفن ہوکر سُرخ ہو گیا ہے۔ نیز یہ بخارات غلیظ ہوتے ہیں، کیونکہ پھیپھڑوں میں بلغمی، غلیظ، اور لیسدار رطوبتوں کی کثرت ہوتی ہے، اسلئے ان سے (رخساروں میں) سخت سُرخی پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ ان بخارات کا رنگ سُرخ ہوتا ہے، اور یہ کثیر مقدار میں جمع ہو جاتے ہیں، کیونکہ لیسدار ہونے کی وجہ سے مشکل سے تحلیل ہو سکتے ہیں، اور اس لئے کہ پھیپھڑوں کی گرمی اور تری سے رخساروں کی طرف یہ ہمیشہ چڑھتے رہتے ہیں۔

رہا یہ امر کہ پھیپھڑے کے زخم میں یہ سُرخی کیوں کم ہوتی ہے، اس لئے کہ اسکے بخارات کم ہوتے ہیں، نیز وہ گرم کم ہوتے ہیں، کیونکہ وہاں ورم کی عفونت نہیں ہوتی ہے [مذکورہ بالا سبب سے آنکھیں بھی سُرخ ہوتی ہیں۔ پپوٹوں میں ورم ہوتا ہے] کیونکہ جب کچھ بخارات دماغ کی طرف چڑھ جاتے ہیں تو گرمی ان سے زائل ہو جاتی ہے، اور دماغ سے سردی حاصل کر کے رقیق رطوبات میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جیسا کہ قرع انبیق میں ہوتا ہے، اور پپوٹوں میں آکر ان میں نفوذ کر جاتے ہیں، کیونکہ پپوٹے پولے اور ڈھیلے ہونے کی وجہ سے ان کو قبول کر لیتے ہیں، اسی وجہ سے اِس مرض میں مناسبات بھی ہوتا ہے، کیونکہ بخارات دماغ کی طرف چڑھکر سرد رطوبتوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جس سے دماغ بھیس سا ہو جاتا ہے، اور

نیند آجاتی ہے {پیاس لگتی ہے، اور زبان خشک ہوتی ہے} کیونکہ سینہ اور قلب میں حرارت بھڑکی ہوئی ہوتی ہے۔ حرارت بجھانے کے لئے {سرد ہوا کا اشتیاق ہوتا ہے، نبض موجی چلتی ہے} نبض موجی وہ نبض ہے جس کے بعض اجزاء بڑے، بعض چھوٹے، بعض بلند اور بعض پست، بعض چوڑے اور بعض تنگ ہوتے ہیں، اس کے بعض اجزاء پہلے حرکت کرتے ہیں، اور بعض[^1] پیچھے، علیٰ ہذا بعض اجزاء سریع ہوتے ہیں، اور بعض سست، نیز اس نبض میں کسی قدر نرمی اور بہ نسبت نبض دودی اور نلی کے چوڑائی بھی ہوتی ہے۔ اسکی حرکت اُن موجوں کی طرح ہوتی ہے، جو یکے بعد دیگرے ایک سلسلہ پر چلتی ہیں {نبض کے موجی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ پھیپھڑے نرم اور ان میں رطوبت کی کثرت ہوتی ہے} جس سے شریانوں میں رطوبت پہونچ جاتی ہے، کیونکہ یہ پھیپھڑوں کی شریان[^2] سے اتصال رکھتی ہے۔ خاصکر پھیپھڑوں کا ورم علی العموم خون جیسے تر مادہ ہی سے پیدا ہوتا ہے، اور صفراوی مادہ سے کم ہوتا ہے، جس کی وجہ گذر چکی، اس لئے نبض میں سختی اور کھچاوٹ نہیں ہوتی ہے، بلکہ ڈھیلاپن اور تری ہوتی ہے، جس میں نبض کا نرم ہونا ضروری ہے۔ نیز یہ وجہ ہوتی ہے کہ ایسے مواد سے تر بخارات اُٹھتے ہیں، جو شریان کی تری میں اضافہ کر دیتے ہیں، اور شریان جب تر ہو جاتی ہے، تو قوت اسے پھیلانے اور دفعۃً حرکت دینے سے عاجز ہو جاتی ہے، اسلئے وہ تھوڑی تھوڑی حرکت دیتی ہے۔ نیز شریان جب تر ہو جاتی ہے، تو سخت چیزوں کی طرح اس کے سارے اجزاء ایک دفعہ حرکت نہیں کرتے، بلکہ کوئی جزء پہلے حرکت کرتا[^3] ہے، اور دوسرے اجزاء حرکت دینے والی قوت سے متاثر نہیں ہوتے ہیں، کیونکہ تری کی وجہ سے شریان کے اجزاء مختلف وضعوں کو جلد قبول کر لیتے ہیں، اور جلد ایک دوسرے سے الگ ہو سکتے ہیں۔

علامات تشخیصیہ: ذات الریہ میں ورم کی وجہ سے پھیپھڑے کے ہوائی خانے بھر جاتے ہیں، اسلئے اگر سینہ کو طبی طور پر ٹھونکا جائے (تقرع) تو گونجنے کی آواز کی جگہ بھدی اور بھاری آواز نکلتی ہے، چنانچہ اگر ایک طرف ورم ہو تو دوسری طرف اسکا مقابلہ بآسانی کیا جاسکتا ہے، اسی طرح اگر مریض کے سینہ پر ہاتھ رکھا جائے، اور مریض سے کہا جائے کہ وہ کوئی آواز نکالے، تو آواز کی لرزش جو ہاتھ میں معلوم ہوا کرتی ہے، وہ یہاں اعتدال سے زیادہ معلوم ہوگی (ارتعاش صوتی)۔ اگر آلہ مسماع الصدر سینہ پر لگا کر مریض سے کہا جائے کہ وہ کچھ بولے، تو مقام ورم پر تکلم کی گونج (رنانیت صوتیہ) تیز محسوس ہوگی۔

[^1]: یہ قول بہت مشتبہ اور نہایت غور طلب ہے (مترجم)۔
[^2]: یہ قول بھی قابل غور ہے، ایسا اتصال تو ہر ایک شریان کو بدن کے ہر ایک حصے سے ہے (مترجم)
[^3]: یہ دعوےٰ غور طلب ہے (مترجم)۔

اسی طرح مسامع میں تنفس کے داخل ہونے کی آواز جو محسوس ہوا کرتی ہے، اُس کے آخر میں خرا خر دقیقہ (خرخر کی باریک آواز) سُنائی دیتی ہیں؛ مثلاً گاہے ایسی آواز آتی ہے، جیسی بالوں کو چٹکی میں لیکر رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ پشت کے چوتھے مہرے کے قریب مسامع لگانے سے جو آواز صحت میں معلوم ہوتی ہے (تنفس شُعبی) وہ یہاں غیر معمولی مقامات میں سُنائی دیتی ہے + نیز اِس مرض میں خاص قسم کا لیسدار زنگاری بلغم نہایت دشواری سے خارج ہوتا ہے + مترجم +

علاج {باسلیق کی فصد کھولیں} بشرطیکہ خون کا غلبہ ہو {ہلکے جوشاندوں سے تلیین کریں} مثلاً عناب، سپستاں، نیلوفر، تخم خطمی، بنفشہ جوشیدہ کر مغز المتاس اور ترنجبین ملاکر پلائیں۔ {ماء الشعیر دیں، ابتداء میں مادہ کے پھیرنے والے ضماد سینہ پر لگائیں} مثلاً صندل، آرد جو، آب خرفہ قدرے روغن بنفشہ {پھر تحلیل کرنے والے ضماد لگائیں} مثلاً بنفشہ، بابونہ، ناخونہ، آرد جو، خطمی، روغن بابونہ (سردپانی اور سرد ہَوا سے بچائیں) +

نرم ورم (تھبج) {گاہے معمولی بلغمی مادہ سے پھیپھڑوں میں ڈھیلا سا ورم ہوجاتا ہے}

علامات {سانس میں نہایت تنگی ہوتی ہے} کیونکہ مادہ غلیظ اور لیسدار ہوتا ہے (جو ہوا کی نالیوں کو بند کر دیتا ہے) {مگر نہ گرمی زیادہ ہوتی ہے اور نہ چہرہ میں سُرخی} کیونکہ بلغم کا مزاج سرد ہے؛ اور اس سے گرم بخارات سر کی طرف کم چڑھتے ہیں {لعاب اور تھوک کی کثرت ہوتی ہے} کیونکہ تر بخارات پھیپھڑے سے حنجرہ اور حلق کی طرف، اور ان سے مُنہ کی طرف بکثرت چڑھتے ہیں، اور اس لئے کہ حرارت نہیں ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو خشک کیا کرتی ہے +

علاج {اوّل میں گرم ورم کا علاج کریں} ہلکے دست لائیں، اور مادہ کے پھیرنے والے ضماد کریں {اور بخار کے سکون کے بعد ورم کی کمی کی صورت میں بلغمی کھانسی کا علاج کریں، یعنی بلغم کو پکائیں، اور زوفا، انجیر، اور میتھی کے جوشاندہ سے بلغم کا اخراج کریں} +

سخت ورم {(ورم صلب) گاہے پھیپھڑوں میں سخت ورم ہوجاتا ہے} یہ گاہے گرم اورام کے بعد ہوتا ہے، جن سے رقیق مواد تحلیل ہوکر کثیف اور سخت مواد باقی رہ جاتے ہیں، اور گاہے یہ سوداوی مادہ سے ابتداءً ہوتا ہے، اور ایسا کم ہوتا ہے، اور گاہے غلیظ بلغم سے ابتداءً ہوتا ہے +

علامات {جتنے دن زیادہ گذرتے جاتے ہیں، اُسیقدر سانس میں تنگی بڑھتی جاتی ہے} کیونکہ اجزاء لطیفہ تحلیل ہوکر روز بروز ورم کی سختی زیادہ ہوتی جاتی ہے {کھانسی کے ساتھ کچھ نہیں نکلتا ہے، اور سینہ میں حرارت نہیں ہوتی ہے} مادہ سوداویہ اور بلغمیہ میں ایسا نہ ہونا تو ظاہر ہے، لیکن جبکہ یہ گرم اورام سے پیدا ہوا ہو تو گرمی نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے گرم

اجزاء لطیفہ تحلیل ہو کر ورم سخت ہو جاتا ہے، اور سرد، غلیظ، خاکی، اور سخت اجزاء باقی رہ جاتے ہیں، جو کھانسی میں نکل بھی نہیں سکتے ہیں [سانس مشکل سے کھینچا جاتا ہے] کیونکہ پھیپھڑوں کے اجزاء سکڑ بند ہو جاتے، اور وہ آسانی پردے پر پھیل نہیں سکتے ہیں +

علاج [مادہ کو نرم کرنے والی دوائیں کھلائیں] مثلاً لعاب السی، لعاب خطمی، روغن بادام اور لڑکی والی عورتوں کا دودھ [اسی قسم کی دوائیں سینہ پر لگائیں] مثلاً روغن بنفشہ، موم سفید لعاب تخم خطمی، لعاب میتھی، اور لعاب السی +

ذات الریہ اس کی دو قسمیں ہیں: حاد اور مزمن، پھر حاد کی دو قسمیں ہیں: ذات الریہ فصی، جس میں پورا پھیپھرہ، یا اس کا کوئی بڑا لوتھڑا متورم ہوتا ہے۔ ذات الریہ فصیصی جس میں پھیپھڑے کے چھوٹے لوتھڑوں (فُصیصات) میں ورم ہوتا ہے۔

ذات الریہ فصی ماہیت: اس میں تمام پھیپھڑا یا اسکا کوئی بڑا لوتھڑا مبتلائے مرض ہو جاتا ہے، جس کے تین درجات ہیں: درجہ اول میں اگر معائنہ کیا جائے، تو پھیپھڑے میں امتلاء خون ہوتا ہے (پھیپھڑے خون سے پُر ہو جاتے ہیں)، اور انکی رنگت سرخ ہو جاتی ہے، اس میں کسیقدر پچ پچاہٹ ہوتی ہے، انگلی سے دبانے پر پھیپھڑے کی سطح پر نشان پڑ جاتا ہے، پانی میں ڈالنے سے پھیپھڑے کا کچھ حصہ پانی پر تیرتا ہے، اور کچھ ڈوب جاتا ہے، اس حالت میں اگر تراش کر دیکھا جائے، تو تراشنے پر بہت سا جھاگدار خون نکلتا ہے، عروق شعریہ کا جال خون سے بھر جاتا ہے، اور انکی دیواروں سے مائیت خون مترشح ہو کر ہوائی خانوں میں جمع ہو جاتی ہے: اس پہلے درجہ کا نام درجۂ امتلائیہ ہے، جو امتلاء ورم کی طرف منسوب ہے۔

درجہ دوم میں پھیپھڑوں میں صلابت اور ثقل پیدا ہو جاتا ہے، اسکی ساخت نرم پڑ جاتی ہے دبانے سے پچ پچاہٹ کی آواز نہیں پیدا ہوتی، پانی میں چھوڑنے سے پھیپھڑہ ڈوب جاتا ہے، تراشنے سے سخت چیز کی مانند کٹتا ہے، اس کی رنگت کلیجی کے رنگ کے مانند ہو جاتی ہے، اسی واسطے اس درجہ کا نام درجہ تکبد احمراری ہے۔ (تَکَبُّد: کلیجی کی طرح ہو جانا۔ اِحْمِرَار: سُرخ ہونا) +

درجہ سوم میں پھیپھڑے کی رنگت خاکستری ہو جاتی ہے، اور وہ گل جاتا ہے، اور تراشنے پر اس سے گہرے رنگ کا پانی نکلتا ہے، جب پھیپھڑے کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو مرض مہلک خیال کیا جاتا ہے، اس درجہ کا نام درجہ تکبد اغبراری ہے (اِغْبِرَار: میلا غبار آلود ہونا، مٹیالا ہو جانا) +

اسباب: اگرچہ ذات الریہ کی یہ قسم ہر عمر میں ہو سکتی ہے، لیکن چھ سال تک کے بچوں میں اس کے پیدا ہونے کا اندیشہ زیادہ رہتا ہے، جوان بھی اس مرض میں بکثرت مبتلا ہوتے ہیں، مردوں میں عورتوں کی بہ نسبت، اور باشندگانِ شہر میں باشندگان دیہات کی بہ نسبت یہ مرض زیادہ پیدا ہوتا

ہے. گاہے ذات الریہ وبائی پھیلتا ہے، اور موسم سرما اور موسم بہار میں اس کی کثرت ہوتی ہے، اس مرض کا سب سے بڑا سبب سردی لگنا ہے، اور اگرچہ اس مرض میں طاقتور اور قوی آدمی بھی مبتلا ہوتے ہیں، لیکن ضعیف اشخاص اس میں مبتلا ہونے کے لئے زیادہ مستعد ہوتے ہیں، دائیں پھیپھڑے کی بہ نسبت بایاں پھیپھڑہ اور بالائی حصّے کی بہ نسبت پھیپھڑے کا زیریں حصہ اکثر مبتلا ہوا کرتا ہے. زیادتی محنت ومشقت، شراب خوری، غذا کی بدپرہیزی، سینہ پر صدمہ پہونچنا +

یہ ایک مرض متعدی ہے، اور اس کا مادّہ تعدیہ بذریعہ تنفس تندرست آدمی تک پہونچتا ہے +

علامات: دو ایک روز پہلے عام ضعف، گرانی، اور بےچینی سی رہتی ہے، پھر لرزہ سے بخار چڑھتا، اور اس کے ساتھ سخت کمزوری، متلی، قے، صداع، ہذیان، بےچینی، اور غنودگی ہوجاتی ہے، بعض مریضوں میں پہلے زکام نزلہ پایا جاتا ہے، جلد خشک اور گرم رہتی ہے، نبض فی دقیقہ ۹۰ سے ۱۲۰ تک چلتی ہے، بخار ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک ہوتا ہے، اور تنفس فی دقیقہ ۳۰ یا ۴۰ اور کبھی ۶۰ یا ۸۰ بھی ہوتا ہے، شروع میں نبض قوی اور ممتلی ہوتی ہے، مگر آخر میں دقیق اور سست ہوجاتی ہے، سینہ میں درد ہوتا ہے. کھانسی خشک ہوتی ہے، مگر درد کی وجہ سے مریض کھانسی کو روکتا ہے، کبھی کھانسی ایسی سخت اٹھتی ہے کہ روکنا محال ہوتا ہے، بیٹھنے کی حالت میں کھانسی میں زیادتی ہوتی ہے، شروع میں بلغم نہیں نکلتا، بلکہ آخر میں غلیظ، لیسدار سُرخی مایل، خاکی رنگ کا بلغم نکلتا ہے، شدت مرض میں ہذیان اور ضعف بہت ہوتا ہے، زبان میلی ہوجاتی ہے، اور کانٹے پڑجاتے ہیں، رخسارے سُرخ ہوجاتے ہیں، پیاس کی شدت ہوتی ہے، متورم جانب کے پھیپھڑہ کی طرف گال میں سُرخی زیادہ ہوتی ہے، تنفس میں تنگی ہوتی ہے + جب مرض ہلاک ہوتا ہے تو بلغم لیسدار نہیں نکلتا، بلکہ رقیق بھورا سُرخی مایل ہوجاتا ہے، تنگی تنفس کی زیادتی ہوجاتی ہے، نبض ضعیف چلتی ہے، چہرہ پھیکا اور لب نیلے پڑجاتے ہیں، جسم ٹھنڈا اور پسینہ سے شرابور ہوجاتا ہے، آخر میں مریض کمزوری کے غلبہ سے غشی کی حالت میں مرجاتا ہے +

عوارض: سرسام، ورم کلیہ، ورم مفاصل، ورم بطانۂ قلب، ورم باریطون +

انجام: اگر علامات میں خفّت ہو تو پانچ سے آٹھ روز میں بحران ہوکر بخار اُتر جاتا ہے، یہ بحران عموماً اسہال، نکسیر یا پسینہ کی صورت میں ہوتا ہے. اور جب علامات میں شدت ہوتی ہے، تو موت ۹ سے ۱۲ دن کے اندر ہوجاتی ہے، موت کا سبب سقوط قوت یا پھیپھڑوں کا زیادہ متورم ہونا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے تنفس بند ہوجاتا ہے +

ذات الریہ فُصَیصی

ماہیت: اس مرض میں دونوں پھیپھڑے مبتلا ہوتے ہیں، اور ان کے فصیصات یعنی

چھوٹے چھوٹے لوتھڑوں میں ورم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس سے قبل عروق خشنہ میں ورم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے فصیصات دب جاتے ہیں، شُش کا ماؤف حصہ سخت اور سُرخ ہو جاتا ہے، تراشنے پر قاش کی سطح صاف نظر آتی ہے، دبانے سے پیپ ملا ہوا خون نکلتا ہے، اور ہوائی خانوں میں آب خون (مصل دم) بھر جاتا ہے۔

اسباب: اس مرض کے لئے وہ لوگ آمادہ ہوتے ہیں، جو کمزور ہوتے، اور خراب ہوا میں بود و باش اختیار کرتے ہیں، یا ضعف کی وجہ سے کروٹ نہیں بدل سکتے۔ یہ مرض عموماً بچوں میں خسرہ، چیچک، اور کالی کھانسی کے بعد ہوتا ہے، نیز موتی جھرہ، حمی قرمزیہ (سُرخ بخار)، اور انف العنزہ کے بعد ہوتا ہے۔

علامات: بخار ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہوتا ہے، اور بیقاعدہ طور پر کمی بیشی بہت ہوتی ہے، پسینہ بکثرت آتا ہے، نبض ضعیف، سریع، اور غیر منتظم ہوتی ہے، تنفس جلد جلد اور کھانسی بدشواری آتی ہے، ضعف کی زیادتی ہوتی ہے، چہرہ نیلا اور پھیکا پڑ جاتا ہے، بچہ تکلیف کی وجہ سے رو دیتا ہو بلغم کی مقدار کم ہو جاتی ہے، لیکن سُرخ نہیں ہوتا ہے، شدت کی حالت میں بے چینی زیادہ ہوتی ہے بشرہ سے کلفت کے آثار ہویدا ہوتے ہیں، مریض سُست ہوتا، کمزوری کی زیادتی ہوتی ہے۔ بدن کے عضلات تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس مرض سے شفاء بتدریج اور دیر میں ہوتی ہے۔

انجام: یہ مرض زیادہ دنوں تک رہتا ہے، آخر میں سقوط تنفس اور سقوط قوت سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

ذات الریہ مزمن

ماہیت: ذات الریہ کی اس قسم میں پھیپھڑے میں صلابت پیدا ہو جاتی ہے، اور اسکا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے، تراشنے پر قاش کی سطح پر سفید رنگ کے ریشے ادھر سے اُدھر پھیلے ہوتے نظر آتے ہیں، کسی کسی مقام پر گڑھے پڑ جاتے ہیں، عروق خشنہ پھیل جاتی ہیں، اور شُش کی جھلی (غشاء الریہ) موٹی ہو جاتی ہیں۔

اسباب: یہ مرض زیادہ تر اُن اشخاص میں پیدا ہوتا ہے جو ایسی ہوا میں سانس لیتے ہیں جس میں گرد و غبار، ریگ، مٹی، یا کسی دوسری چیز کے باریک ذرات ہمیشہ موجود رہتے ہیں، اسی وجہ سے معمار، اور سنگتراش اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں، نیز یہ مرض ذات الریہ فصی، ذات الرئہ فصیصی، ورم شعب، سل، آتشک، اور سرطان کے بعد بھی ہو جاتا ہے۔

علامات: شروع میں کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی، لیکن ماؤف جانب کی پسلی میں درد اور تناؤ ہوتا ہے، سانس میں تنگی ہوتی ہے، ہیجانی کھانسی ہوتی ہے، جس میں بلغم بدقت نکلتا ہے، جسم لاغر اور ضعیف ہوتا جاتا ہے، شب کے وقت پسینہ بکثرت نکلتا ہے، خون پھیکا پڑ جاتا ہے، اور اکثر بخار

غائب ہو جاتا ہے ۔

معمولات مطب | ذات الریہ ۔۔۔ اگر قبض ہو تو سب سے پہلے اسے رفع کرنا چاہئے، اور اس مقصد کے لئے لعوق سپستاں خیار شنبری عرق گاؤزبان میں جوشدیکر نیمگرم پلائیں۔ جب آنتیں صاف ہو جائیں تو پھر یہ نسخہ پلائیں:

نسخہ: بہدانہ، عناب، سپستاں: پانی میں جوشدیکر چھان لیں اور شربت بنفشہ ملاکر اور خاکسی چھڑک کر دن میں چند بار تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ اگر عوارض میں زیادتی ہو، اور پیاس کا غلبہ ہو تو اسی نسخہ میں تخم خطمی، گاؤزبان، شیرہ تخم کاہوئے مقشر، شیرہ مغز تخم کدوے شیریں کا اضافہ کردیں۔ اور اگر کھانسی میں بھی زیادتی ہو تو لعوق سپستاں، یا لعوق معتدل یا دونوں کو عرق گاؤزبان میں جوشدیکر نیمگرم تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں۔ اور سینہ پر مالش کرنے کے لئے قیروطی اردکرستہ، قیروطی کرہ والی دونوں ملاکر یا ان میں ایک لیکر ریلوا، زعفران پیکر ملا دیں، اور نیمگرم مالش کرکے گرم روئی سینہ پر باندھیں ۔

اگر سینہ میں درد کی زیادتی ہو تو یہ گولی تیار کرکے مذکورہ نسخہ بہدانہ کے ساتھ ایک صبح ایک شام دیں ۔

نسخہ حب: لوبان، موم سفید: دونوں کو ملاکر مونگ کے برابر گولیاں تیار کریں ۔

پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی کے بجائے نیمگرم پانی یا نیمگرم عرق گاؤزبان یا نیمگرم عرق بادیان تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں ۔

غذا: مرض کی حالت میں غذا صرف دودھ نیمگرم، یا آش جو، یا ساگو دانہ، یخنی، مونگ کی دال کا پانی تھوڑی تھوڑی مقدار میں ہر دو گھنٹہ کے بعد دیں ۔

اگر دودھ سے نفخ شکم ہو، اور اس کی وجہ سے تنگی تنفس میں زیادتی ہوجائے تو اس میں سونف جوش دیکر یا چونہ کا پانی ملاکر دیں، یا دودھ کی بجائے ماءالجبن یا انڈے کے سفیدی کا پانی تھوڑا تھوڑا دیں، پانی ٹھنڈا نہ دیا جائے، بلکہ نیمگرم اور اس میں تھوڑا نمک حل کر دیا جائے۔ حدت مرض اور پیاس کی شدت میں پانی کے ساتھ گاہے شربت لیموں بھی ملایا جاتا ہے۔ پھر مرض میں جیسے جیسے کمی ہوتی جائے، اسی طرح سے غذا میں زیادتی کی جائے ۔

ہدایات: مریض کو صاف اور گرم لباس پہنایا جائے، اور اسے ایسے مکان میں رکھا جائے، جو روشن اور کشادہ ہو، اور ہوا کی آمد و شد اور تبدیل و تصفیہ کا انتظام ہو۔ کمرہ کی ہوا کو ٹھنڈے موسموں میں گرم رکھا جائے، مریض کو بستر پر آرام و سکون سے لیٹا رہنے دیں، اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں، زیادہ بات کرنے سے روکیں، مریض کے پاس شور و غل نہ ہونے دیں۔ کمرہ کے اندر دھواں بالکل نہ ہونے دیں ۔ ابتدائے مرض میں سینہ کو حرکت سے بچائیں، اور اسکو گرم رکھنے کی تدابیر کریں، مثلاً ضماد لگاکر گرم روئی باندھ دیں۔ ماؤف جانب پچھنے یا جونک لگانا بھی سود مند ہے ۔

ڈبہ اطفال

ماہیت: بچوں کے ذات الریہ کو اُردو میں ڈبہ اور پسلی چلنا کہتے ہیں۔ اس مرض میں بچہ جلد جلد سانس لیتا ہے، اور تنفس کے وقت ہر سانس میں پسلیوں کے نیچے گڑھا پیدا ہوتا ہے، اسی وجہ سے اس کا نام "پسلی چلنا" ہے۔

اسباب: مرض کی یہ نوعیت زیادہ تر ۲ سال سے کم عمر کے بچوں کو عارض ہوا کرتی ہے، اس کے اسباب وہی ذات الریہ کے اسباب ہیں۔ اس مرض میں کمزور اور لاغر بچے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں، لیکن بعض وقت موٹا تازہ تندرست بچہ بھی سردی لگنے سے مبتلا ہو جاتا ہے۔

علامات: ابتدا ہی سے مرض کا حملہ شدید ہوتا ہے، قے آتی ہے، پہلے ہلکا بخار رہتا ہے، اس کے بعد لرزہ سے بخار زیادہ تیز ہو جاتا ہے، کھانسی اُٹھتی ہے، تنگی تنفس ہوتی ہے، پسلی چلتی ہے، یعنی ہر تنفس کے وقت پسلیاں بہت زیادہ اونچی نیچی ہوتی ہیں، علی الخصوص زیریں پسلیاں اور اکثر اوقات پسلیوں کے محراب کے نیچے تنفس کے وقت گڑھا سا پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ کا رنگ نیلگوں ہو جاتا ہے، نتھنے پھیل جاتے اور حرکت کرتے ہیں، زبان خشک اور میلی ہوتی ہے، بے چینی کافی ہوتی ہے، گاہے دست آتے ہیں۔ مرض کی شدت کی حالت میں غفلت یا بے ہوشی، یا تشنج ہو جاتا ہے۔

انجام: اس مرض کا انجام عموماً اچھا ہوتا ہے، لیکن بہت چھوٹے اور کمزور بچوں میں انجام خراب بھی ہوتا ہے۔

علاج: اگر مرض کا حملہ شدید ہو تو اسکا علاج ذات الریہ کے مانند ہے، مگر دوا کی مقدار خوراک ایک چوتھائی یا اس سے بھی کم، حسب تقاضائے عمر، ہونی چاہیے۔ چنانچہ اس میں بھی حسب دستور اولیں تدبیر "تلیین" ہے، جس کے لئے بہتر یہ ہے کہ روغن بید انجیر یا روغن بادام ماں کے دودھ یا شہد میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ یا صرف ایلوا کو ماں کے دودھ میں حل کر کے دیں۔ جب قبض رفع ہو جائے تو پینے کے لئے وہ نسخہ پلائیں، جو ذات الریہ میں گذر چکا ہے، مگر نسخہ پلانے سے پہلے یہ گولی ایک عدد لیکر اس دوا کے تھوڑے سے حصہ میں گھسکر پہلے پلا دیں، اس کے بعد بقیہ دوا پلا دیں۔

حب ڈبہ اطفال: توتیائے سبز بریاں، سہاگہ نیم بریاں؛ دونوں کو بکری کے دودھ یا پانی میں حل کر کے باجرہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ باقی تدابیر اور علاج ذات الریہ کے مانند ہیں۔

حب عصارہ: بچوں کے ڈبہ میں حب عصارہ بھی بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔ اس کے استعمال کے بعد اکثر اوقات قے اور دست آجاتے ہیں، جس سے بچہ کی طبیعت بہت جلد صاف ہو جاتی ہے: عصارۂ ریوند، ایلوا، مصطگی، حسب دستور مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک

گولی ماں کے دودھ میں، یا کسی اور بدرقہ کے ساتھ گھسکر بچہ کو کھلادیں +

شہقہ: کالی کھانسی

کھانسی کی یہ ایک متعدی اور وبائی قسم ہے، جو زیادہ تر بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔ اس مرض کے خصوصی علامات میں سے یہ ہے کہ ہفتہ عشرہ تک زکام کی علامتیں ظاہر ہونے کے بعد نوبت کے ساتھ کھانسی اُٹھتی ہے، اور جب کھانسی اُٹھتی ہے تو اس شدت سے اُٹھتی ہے کہ مریض ضعف سے اُس وقت نڈھال ہوجاتا ہے، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں، کھانسی کے وقت جب مریض سانس زور سے اندر کھینچتا ہے تو اُسوقت سیٹی کے مانند آواز پیدا ہوتی ہے، کھانسی میں بدقت تمام تھوڑا سا لیسدار بلغم خارج ہوتا ہے، اکثر اوقات کھانستے کھانستے قے ہوجاتی ہے؛ اور معدہ اگر پُر ہو تو غذا باہر نکل آتی ہے، اس کے دورے بالعموم رات کے وقت اُٹھتے ہیں، چوبیس گھنٹے میں اس کے دورے گاہے ۵-۶ مرتبہ ہوتے ہیں، اور گاہے ایک گھنٹہ میں کئی کئی مرتبہ؛ دوروں کے درمیان (وقفہ میں) مریض تندرست جیسا معلوم ہوتا ہے، کھانسی کی شدت سے بعض اوقات نکسیر پھوٹ پڑتی ہے، آنکھ کی رگیں پھٹ جاتی ہیں، پیشاب اور پاخانہ خارج ہوجاتا ہے، گاہے تشنج نمودار ہوتا ہے +
کھانسی کے دورہ کی تحریک بچہ کے رونے، حلق میں کسی قسم کا دھکا نہ پہونچنے، گرد و غبار میں سانس لینے، اور بعض وقت غذا نگلنے یا پانی پینے سے ہوجاتی ہے، دو تین ہفتہ سے چھ ہفتہ تک اس قسم کی علامتیں قایم رہتی ہیں، اس کے بعد کھانسی کی شدت کم ہونے لگتی ہے، اور نوبت دیر کے بعد آتی ہے، اس طرح مرض بتدریج دُور ہوجاتا ہے + گاہے یہ مرض کئی ماہ تک قایم رہ جاتا ہے + اس کے ساتھ علی العموم عروق خشنہ میں ورم ہوتا ہے +

علاج: اسکا علاج ورم شعب قصبہ سے بہت مشابہ ہے۔ دوائیں ایسی استعمال کریں جو ہوائی نالیوں کو کھولنے والی اور مخرج بلغم (منفث) ہوں۔ گاہے قے لانے والی دواؤں سے فائدہ پہونچتا ہے +

مطب: لبان ایک رتی باریک پیسکر اور خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملاکر کھلائیں، اور یہ جوشاندہ ساتھ پلائیں :- باقلا ۵ ماشہ، اصل السوس مقشرہ ۵ ماشہ، پرسیاؤشاں ۵ ماشہ، پانی میں جوش دیکر چھان لیں، اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر پلائیں۔ بچوں کے لئے اس کی خوراک عمر کے مطابق کم کریں۔ اس مرض میں حب لبان (حب کندر) بھی بہت مفید اور معمولہ مطب ہے +

حب لبان، کندر (لبان)، آرد باقلا، مغز بہدانہ ہر ایک ۷ ماشہ، رب السوس، کتیرا، گل بنفشہ، ترنجبین ہر ایک ۵ ماشہ، مویز منقی ۹ ماشہ، انیسون، بادیان، مغز بادام تلخ مقشر، قند سفید ہر ایک ۷ ماشہ

کوٹ چھانکر، لعاب اسپغول کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں، ایک گولی منہ میں رکھیں، اور لعاب نگلتے جائیں۔ جب وہ حل ہو جائے تو دوسری گولی رکھیں ۔ چھوٹے بچوں کو یہ گولی شہد میں گھسکر دے سکتے ہیں (دن میں تین چار بار) ۔

سفوف کاکڑا سنگھی بھی اس مرض میں معمول مفید ہے، کاکڑا سنگھی نیم بریاں، زنجبیل نیم بریاں دارفلفل، سب دواؤں کو کوٹ چھانکر سفوف بنائیں، اور اس میں سے ایک رتی عسل خالص میں ملاکر چٹائیں۔ یہ ایک خوراک ہے، اسی طرح دن میں چند بار چٹانا چاہئے ۔

سِل

سِلّ کے معنے لاغری کے ہیں؛ اس مرض کو سل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لاغری اس مرض میں لازم ہے (یا) سل کے معنے ظاہر ہونے کے ہیں، کیونکہ ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں لاغری سے ظاہر ہونے لگتی ہیں؛ کہا جاتا ہے سَیْفٌ مَسْلُوْلٌ؛ ننگی تلوار) {سل پھیپھڑوں کا (مخصوص) قرحہ یعنی زخم ہے} قرحہ کو تم جانتے ہی ہو کہ گوشت کے تفرق اتصال کو، جبکہ اس میں پیپ پڑ جائے، قرحہ کہتے ہیں، اور چونکہ دِقّی بخار (خفیف بخار) اس زخم میں لازم ہوتا ہے، اسلئے قرشی نے پھیپھڑے کے زخم اور دق کے مجموعہ کو سل کہا ہے، اور اسے امراض مرکبہ میں سے شمار کیا ہے (جو چند امراض کے اجتماع سے پیدا ہوتے ہیں) ۔ اور شیخ گاہے سل کو ایک ایسے مرض کے لئے بولتا ہے، جس میں بخار نہیں ہوتا ہے، لیکن پھیپھڑے غلیظ اور لیسدار نزلوں کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہوتے ہیں، جو ہمیشہ ان پر گرتے رہتے ہیں، اور انکی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں، اس لئے سانس میں تنگی اور شدت کی کھانسی ہو جاتی ہے، جو انکے قویٰ کو ناتواں اور بدن کو لاغر کر دیتی ہیں۔ یہ لوگ فی الحقیقت دمہ والوں جیسے ہوتے ہیں۔ اور عام لوگ سل اُس ریم کو کہتے ہیں جو سینہ اور پھیپھڑوں میں جمع ہو جاتی ہے ۔

ماہیت مرض : مادۂ سلیہ علے العموم بائیں پھیپھڑے کی چوٹی (زاویہ) ماؤف ہوتی ہے، اور اس مادہ سے ابتداء میں چھوٹے چھوٹے کسی قدر سخت اور گول دانے (اُبھار) بنتے ہیں، جن کی وجہ سے پھیپھڑے کے متصلہ اجزاء میں خفیف قسم کا ورم حار پیدا ہو جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد متورم حصہ نرم ہو جاتا ہے، اور اس میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے، اور اس کے ساتھ وہ مخصوص دانے بھی نرم ہو جاتے، اور گل کر بلغم کے ساتھ پیپ کی شکل میں خارج ہوتے ہیں، ان اُبھاروں اور پھیپھڑے کے گلنے کی وجہ سے پھیپھڑے میں چھوٹے یا بڑے گڑھے پڑ جاتے ہیں، جن میں پیپ اور بلغم ہوتا ہے۔ بعض اوقات ان گڑھوں کی دیواریں ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں، اور ریشہ دار ساخت سے یہ گڑھے بند ہو جاتے ہیں، اور صحت حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر عموماً یہ غار بڑھتے ہی

چلے جاتے ہیں، اور آخرکار تمام پھیپھڑا گل جاتا ہے ۔ بعض اوقات یہ سل کے دانے نرم ہونے، اور پیپ بننے کی بجائے زیادہ سخت ہو جاتے ہیں، اور پھیپھڑے کے اندر یہ کنکریں (حصات) میں تبدیل ہو جاتے ہیں ۔ ان کنکریوں کے خارج ہونے کے بعد گاہے مریض تندرست ہو جاتا ہے، اور گاہے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں ۔

یہ مرض بطور وراثت کے بھی والدین سے اولاد میں منتقل ہوتا ہے۔ ضعف قوی اس مرض کے لئے انسان کو تیار کر دیتا ہے (سبب معد ہے) ۔ اس مرض کے لئے عمر اور جنس کی کوئی تخصیص نہیں ہے، مگر جوانی میں اکثر دیکھا جاتا ہے ۔ دیہات کی نسبت شہروں میں اس کی کثرت ہے، تنگ وتاریک مکانات اور گندہ ہوا، اور قوانین حفظان صحت کی خلاف ورزی اس کے اسباب ہیں ۔ اس مرض کا اثر شوہر سے بیوی تک اور بیوی سے شوہر تک پہونچ جایا کرتا ہے ۔ مترجم

اسباب { یہ زخم گاہے پھیپھڑوں کے ورم کے بعد پیدا ہوتا ہے } جبکہ اسکا مادہ کھانسی کے ساتھ خارج نہ ہو، بلکہ پک کر پیپ بنجائے { گاہے یہ ورم پہلو کے بعد ہوتا ہے } جبکہ اس میں ریم پڑ جاتی ہے، اور پھوٹ کر پھیپھڑوں کی طرف رس جاتی ہے، اور چالیس روز تک خارج نہیں ہوتی ہے ۔ اس حالت میں یہ ریم حدّت وعفونت کے باعث پھیپھڑوں کو گلا کر متعفن کر دیتی ہے، اور ان میں زخم ہو جاتا ہے { گاہے یہ مرض نفث الدم (خون کے تھوک) کے بعد ہوتا ہے } جبکہ یہ خون پھیپھڑوں کے پھٹنے سے نکلا ہو، جس میں پیپ جلد پڑ جاتی ہے، کیونکہ پھیپھڑوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، یا جبکہ خون کسی دوسرے عضو سے پھیپھڑوں پر گر رہا ہو، اور یہ خون ایسا تیز ہو کہ پھیپھڑوں کو فاسد کر دے { گاہے یہ زکام کے بعد ہوتا ہے } اس میں اعتراض ہے، کیونکہ مصنف کے نزدیک زکام وہ مرض ہے، جس میں دماغ کے مواد نتھنوں کی طرف آتے ہیں ۔ لیکن یہاں مصنف نے رازی کی عبارت کتاب فاخر سے نقل کی ہے، اور وہ اپنی اصطلاح کو بھول گئے، جو کتاب کے پہلے حصہ میں مقرر کر چکے ہیں ۔ { گاہے یہ دماغی نزلوں کے بعد ہوتا ہے، جو ایک عرصہ تک بکثرت گرتے رہے ہوں } علی الخصوص اسوقت جبکہ ان میں کوئی بری کیفیت ہو، جو پھیپھڑوں کو خراب کر کے زخم پیدا کر دے { اور گاہے پرانی کھانسی کے بعد ہوتا ہے } اس سے پھیپھڑے کی رگیں پھٹ جاتی ہے ۔ { اس زخم میں نرم بخار ہر وقت رہتا ہے، جو تمام علامتوں میں دق کے بخار کے مانند ہوتا ہے } مثلاً کھانے کے بعد، اور شب کے وقت بڑھتا ہے، اور چھونے سے اول حرارت ہلکی، مگر کچھ عرصہ بعد تیز معلوم ہوتی ہے ۔ { کیونکہ پھیپھڑوں کے قرب سے قلب گرم ہو جاتا ہے } نیز ردی، گندے، اور گرم بخارات قلب تک پہونچتے رہتے ہیں ۔ اور زخم کی وجہ سے { پھیپھڑوں کے فعل تنفس میں بھی فتور پیدا ہو جاتا ہے } جس سے قلب کو

ٹھنڈک پہونچا کرتی ہے، اس لئے بخارات دخانیہ کی قلب میں کثرت ہو جاتی ہے، روح اور حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے، اور حرارت غریبہ قلب، اور سارے بدن میں بھڑک اٹھتی ہے، اور بخار آجاتا ہے۔ اس بخار کے ہلکے ہونے کی وجہ انشاء اللہ دق کے بیان میں بتائی جائے گی ✦

علامات: سل کی ابتدا میں، جبکہ پھیپھڑے کی ساخت میں پیپ نہ پڑی ہو، بلکہ اس کی ساخت مادۂ سل سے سخت اور متورم ہوگئی ہو، علامات رفتہ رفتہ ظاہر ہوتی ہیں، اور تشخیص بہت دشوار ہوتی ہے مریض کو بار بار دیکھنے پر بھی یقین نہیں ہوتا ✦

درجۂ ابتدائی میں مریض کو کھانسی ہوتی ہے، جو بالعموم کھانا کھانے کے بعد، لیٹنے پر، سونے کے وقت اور علی الصباح شدید ہوتی ہے۔ ابتدا میں کھانسی اکثر خشک ہوتی ہے، لیکن گاہے کسی قدر لیسدار بلغم نکلتا ہے، جس میں کم وبیش خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ گاہے خون آدھ آدھ سیر تک خارج ہو جاتا ہے، مریض کمزور ہو جاتا ہے، معمولی کام کرنے اور چند قدم چلنے سے سانس چڑھ جاتا ہے، قوت ہاضمہ خراب ہو جاتی ہے، اور روغنی غذاؤں سے نفرت ہو جاتی ہے ✦ بدن کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے، نبض لین (نرم) اور سریع (تیز) چلتی ہے۔ دوپہر کے بعد بدنی حرارت کسی قدر بڑھ جاتی ہے، رات کے وقت سر و سینہ سے سر کے بال تر ہو جاتے ہیں۔ ماؤف جانب سینہ میں کم وبیش درد ہوتا ہے، انگلیوں کے پوروے موٹے ہو جاتے ہیں، اور مسوڑھوں پر سرخ لکیریں دکھائی دیتی ہیں ✦

اس درجہ میں ہنسلی کے اوپر اور نیچے ٹھونکنے سے ماؤف جانب ٹھوس آواز آتی ہے، یہاں ہاتھ رکھکر مریض سے بولنے کو کہا جائے، تو لرزش معمول سے زیادہ محسوس ہوتی ہے، سانس اندر کھینچنے پر ماؤف جانب کم پھیلتا ہے، اور تنفس کی آواز مسماع میں کمزور سنائی دیتی ہے ✦

جب مادۂ سل سے پھیپھڑے میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے، تو وہ علامتیں نمودار ہوتی ہیں، جو مصنف نے بیان کی ہیں۔ اسکو بعض لوگ درجۂ دویم کہتے ہیں ✦ اس حالت میں لاغری وکمزوری بہت زیادہ ہوتی ہے، صبح کے وقت کھانسی میں پیپ ملا ہوا بلغم بھی بکثرت خارج ہونے لگتا ہے، جس کی رنگت زرد وسبزی مائل ہوتی ہے، بخار جو پہلے روزانہ چڑھتا اور اُتر جاتا تھا، اب وہ کم وبیش ہر وقت قایم رہتا ہے، اور غذا کھانے کے بعد دوپہر یا شام کو لرزہ کے ساتھ تیز ہو جایا کرتا ہے، نبض زیادہ سریع ہو جاتی ہے، نصف شب کے بعد پسینہ آکر بخار خفیف ہو جاتا ہے، پسینہ زیادہ تر بالائی نصف بدن پر آتا ہے، ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں، بھوک زائل ہو جاتی ہے، آنکھیں روشن اور چمکدار ہوتی ہیں (مترجم) ✦

{سل کے علامات میں سے مِدّہ یعنی پیپ کا ظاہر ہونا ہے} مِدّہ وہ سفید، چکنی، اور معتدل القوام رطوبت ہے، جو پکے ہوئے زخم سے بہتی ہے۔ ریم کے خارج ہونے کی وجہ یہ ہے کہ طبیعت زخم کو بھرنا چاہتی ہے، جو ریم کے خارج کئے بغیر نا ممکن ہے، نیز اس ریم سے پھیپھڑوں کو اذیت پہونچتی ہے، اس لئے طبیعت کھانسی کے ذریعہ اسکو نکالتی ہے۔ {لیکن پیپ اور بلغم خام میں فرق کرنے کی ضرورت ہے} کیونکہ پیپ سے مشابہت تو بلغم خام ہی کو ہے، جو پیپ کی طرح گاڑھا اور سفید ہوتا ہے۔ اور ان میں فرق کرنے کی ضرورت اسلئے ہے کہ بعض آدمیوں کے سر سے، جیساکہ تمھیں معلوم ہے، سینہ پر لیسدار اور گاڑھا نزلہ گرا کرتا ہے، اور کھانسی اور سانس کی تنگی میں مبتلا رہتے ہیں، اور یہ رطوبت نکلا کرتی ہے، اور ان کا حال سل والوں کا سا ہوتا ہے {جلانے میں پیپ سے بدبو آتی ہے} کیونکہ پیپ کی بنانے والی وہی حرارت اصلیہ ہے، جو عارضی حرارت کی شرکت سے کام کرتی ہے، اور عارضی حرارت جب رطوبتوں پر اپنا تسلط جماتی ہے، اور اوس پر پورا غلبہ نہیں پاتی ہے کہ اُنکے اجزاء لطیفہ کو اُڑاکر اور اجزاء غلیظہ کو بٹھاکر ایک جزء کو دوسرے جزء سے علیحدہ کردے، تو اِن رطوبتوں میں ایسی گرمی پیدا کرتی ہے کو ان میں سخت جوش آتا ہے، یا غیر طبعی حرکت کرتی ہیں، اور بدبودار ہوجاتی ہیں، انکے مزہ اور بُو میں تغیر آجاتا ہے، اور اسقدر ان میں فساد آجاتا ہے کہ اس کے بعد کسی طرح ہضم ہوکر یا نضج پاکر اصلاح پذیر نہیں ہوسکتی ہیں، جن سے بدن میں کچھ بھی نفع پہونچ سکے، یہی معنے عفونت یا گندگی کے ہیں۔ گاہے عفونت اسقدر غالب ہوتی ہے کہ تھوکتے ہی وقت محسوس ہوتی ہے، اور گاہے یہ اس طرح پوشیدہ ہوتی ہے کہ جب تک آگ پر نہ رکھی جاوے، اور اس کے گرم، لطیف، اور بودار اجزاء آگ کے جلانے سے قوت شامہ تک نہ پہونچیں، بدبو معلوم نہیں ہوتی ہے {اور پانی میں کچھ عرصہ بعد تہ نشین ہوجاتی ہے} کیونکہ حرارت اصلیہ جب ان میں عمل کرکے کسی قدر نضج دیتی ہے تو اس کے ریاحی اجزاء (ہوائی اجزاء) تحلیل ہوجاتے ہیں، جو اسکو تیرا سکتے ہیں {گاہے پیپ کے ساتھ خون بھی ہوتا ہے} جبکہ حرارت اصلیہ اسقدر پکا نہیں سکتی ہے کہ وہ سفید ہوکر اصلی اعضاء کے مشابہ ہوجاتے، یا جبکہ کوئی رگ گل جاتی ہے، جس سے خون رِستا ہے۔ {یا کھانسی میں کھرنڈ خارج ہوتا ہے} کیونکہ زخم کے مقام سے چھلکے سے اُترتے ہیں، جس طرح بیرونی جرب سے چھلکے جھڑ جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے بلغم خام میں نہ بدبو ہوتی ہے، نہ پانی میں بیٹھتا ہے، اور نہ اُس میں خون یا کھرنڈ ہوتا ہے۔ {سل کے علامات میں سے یہ بھی ہے کہ پھیپھڑوں کے ورم کی طرح رخساروں میں سُرخی ہوتی ہے} لیکن بخارات کی کمی کی وجہ سے یہاں سُرخی کم ہوتی ہے (اِس سُرخی کو حمرت دقیہ

کہتے ہیں) ۔

{ناخون ٹیڑھے ہو جاتے ہیں، کیونکہ انکے نیچے کا گوشت گل جاتا ہے، جو انہیں باندھتا اور سہارہ دیتا ہے} اس کی وجہ قلب کی حرارت کی شدت اور اس حرارت کا تمام بدن میں سرایت کر جانا ہے ۔

جب مریض کی حالت نہایت ابتر ہو جاتی ہے، اور مذکورہ علامتیں شدید ہو جاتی ہیں، تو اسکو سل کا تیسرا درجہ کہتے ہیں، جس میں کھانسی بڑھ جاتی ہے، بلغم کے ساتھ پیپ بکثرت خارج ہوتی ہے، پھیپھڑوں میں بڑے بڑے زخم بن جاتے ہیں، رات کو بخار تیز ہو جاتا ہے، اور آخری شب میں یا صبح کے وقت بعض مریضوں کو اس کثرت سے پسینہ آتا ہے کہ تمام بدن اور بستر پسینہ سے تر ہو جاتا ہے، مریض کی قوت بالکل زائل ہو جاتی ہے، اور وہ بستر پر پڑا رہتا ہے، ناخن سفید اور گول ہو جاتے ہیں، بال گر جاتے ہیں۔ اسہال جاری ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں میں تہیج (بھر بھراہٹ) ہو جاتا ہے۔ اور باوجودیکہ مریض موت کے قریب پہونچ جاتا ہے، مگر شفا کی اُمید قایم رہتی ہے۔ ہوش و حواس مرتے دم تک برقرار رہتے ہیں۔ بعض مریضوں میں مرنے سے قبل ہاتھ پاؤں میں تشنج، کمر میں درد، اور قدرے تنگی تنفس ہوتی ہے ۔

تدابیر تحفظ چونکہ ضعف سے اس مرض کی استعداد بہت بڑھ جاتی ہے، اس لئے ایسے تدابیر کا خیال رکھیں، جن سے بدنی قوتیں برقرار رہیں ۔ **خورد و نوش کے متعلق** مندرجہ ذیل ہدایتوں پر عمل کریں :-

(۱) ہاتھ منہ دھوکر اور کلی کرکے کھانا کھایا کریں (۲) خورد و نوش میں ہمیشہ اعتدال رکھیں (۳) زود ہضم اور مقوی غذائیں کھائیں، دودھ، گھی، مکھن، بالائی زیادہ استعمال کریں۔ (۴) گائے کا دودھ جوش دیے بغیر نہ استعمال کریں (۵) گوشت کو ہمیشہ اچھی طرح پکاکر اور خوب گلاکر کھانا چاہئے (۶) اگر بچہ کی مسلول ہو تو وہ بچہ کو دودھ نہ پلائے (۷) مریض سل کے جھوٹے برتنوں میں کھانے پینے سے پرہیز کریں (۸) شراب، اور نشہ آور چیزیں قابل پرہیز ہیں (۹) تماکو کا کھانا اور پینا مضر ہے۔ **بود و باش کے متعلق** ضروری ہدایات یہ ہیں کہ روشن اور کشادہ مکان میں بود و باش اختیار کریں، جہاں تازہ ہوا کی آمد و رفت اچھی ہو، روشنی اور تازہ ہوا، اس مرض کے دشمن ہیں۔ مکان کو گرد و غبار اور دھوئیں سے محفوظ رکھیں، سوتے وقت چراغ گل کر دیا کریں، ایک ہی کمرے میں بہت سے آدمی نہ سوئیں، کھڑکیاں اور روشن دان بند نہ کریں ۔

رنج و غم اور فکر و غصہ سے آزاد رہنا چاہئے ۔

کثرتِ مجامعت، اور نو عمری کی شادی اس مرض کو بہت پیدا کرتی ہے ۔

جسمانی اور دماغی محنت کی زیادتی بہت مضر ہے، اور ہلکی ورزش مفید ہے +
مسلول کو تندرست اشخاص سے حتی الامکان الگ رہنا چاہئے، بلغم اور تھوک خاص ظرف میں جمع کرکے اسے پھر پاک کر دیا جائے، اس کے رومال و بستر وغیرہ کو کھولتے ہوئے پانی میں دھوکر استعمال میں لانا چاہئے +

علاج { اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو ابتداء میں اس جانب کی باسلیق کھولیں جدھر درد محسوس ہوتا ہے } اور اگر دماغ سے کوئی شئے اترتی ہوئی محسوس ہو تو قیفال کی فصد کھولیں، تاکہ پھیپھڑوں کی طرف دماغ سے کچھ گر نہ سکے { گدھی کا دودھ پلائیں } گدھی کا دودھ رقیق، اور لطیف ہوتا ہے۔ کیونکہ گدھی کے بدن کا گوشت سوداوی ہوتا ہے، جو خون سے اپنے مشابہ اجزاء (سوداویہ) جذب کر لیتا ہے، اور باقی رقیق اجزاء دودھ بنجاتے ہیں۔ رہا عورتوں کا دودھ؟ اس کی رقت کی وجہ یہ نہیں ہے، بلکہ وجہ یہ ہے کہ عورتوں کے بدن میں رطوبت ہوتی ہے، اور خون کی طبیعت اس بدن کی طبیعت کے مشابہ ہوتی ہے، جس بدن میں وہ پیدا ہوتا ہے۔ اگر گدھی کو ایسی بوٹیاں کھلائی جائیں، جن میں خشکی، اور قوت قابضہ ہو مثلاً جعدہ (بھنگرہ) اور عوسج (گلاب کے مانند ایک غیر مشہور بوٹی ہے۔ اغفال توت کے مانند ہیں) وغیرہ تاکہ اس دودھ میں بھی خشک کرنے کی قوت آجائے، تو بہتر ہے { عورتوں اور بکریوں کا دودھ پلائیں } بشرطیکہ دق کے بخار کے ساتھ عفونت کا بخار نہ ہو۔ ورنہ دودھ اس حالت میں صفراء بنکر بخار بڑھا دیتا ہے، اسلئے بدن کی پرورش تو کیا حاصل ہوگی، اس سے زیادہ بدن گل جائے گا، اور معدہ بھی ضعیف نہو کہ دودھ اس میں فاسد اور ترش ہو جائے، کیونکہ دودھ دراصل ایسا خون ہے، جو پورے طور پر پختہ ہوگیا ہے، اور چھاتیوں میں جاکر اور بھی زیادہ پختہ ہوا ہے، اسی وجہ سے یہ ہر ایک اثر کو جلد قبول کر لیتا ہے۔ اگر معدہ درست ہوتا ہے تو صالح خون بنجاتا ہے، ورنہ فاسد ہو جاتا ہے۔ دودھ سل والوں میں اس لئے مفید ثابت ہوتا ہے کہ یہ غذاء ہے، بدن میں تازگی اور قوت بخشتا ہے، خلط فاسد کو درست کرتا ہے، اس سے کثیر مقدار میں اچھا خون پیدا ہوتا ہے، جو جلد نفوذ کرنے والا ہوتا ہے، پنیر کی وجہ سے زخم میں لیس پیدا کرتا ہے، جس سے زخم بھر جاتا ہے، اور مکھن کی وجہ سے جو مواد کو نرم اور ڈھیلا کرنے کی قوت رکھتا ہے، بلغم بآسانی خارج کرتا ہے، اور پانی کی وجہ سے زرد آب (زخم کے پانی) اور پیپ کو صاف کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس میں ایک ہلکی سی حرارت بھی ہے؛ لیکن اس میں رطوبت ہوتی ہے، جو زخم کے لئے مخالف ہے، کیونکہ زخم کے علاج کا دارو مدار حتی الامکان خشکی پر ہوتا ہے، لیکن سل والوں کو یہ اس لئے بیحد مفید پڑتا ہے کہ بدن میں رطوبت بخشتا ہے، اور اعضاء اصلیہ کی رطوبت کی حفاظت کرتا ہے؛ اور قلب پر خشکی کا غلبہ ہونے نہیں دیتا ہے، کیونکہ اس قرحہ میں دق کا ہونا ضروری ہے۔ اور دودھ قلب، سینہ، اور شش،

اور انکے آس پاس کے اعضاء کے لئے نہایت مُفید چیز ہے، مگر چھاتیوں سے دودھ پیتے ہی گرم گرم پی لینا چاہئے؛ کیونکہ یہ جلد متغیر ہوجاتا اور جلد اس کی قوت باطل ہوجاتی ہے، اور اِس لئے کہ ہوا جب اِس میں لگ جاتی ہے، تو منی جس طرح خزانہ سے نکلکر جم جاتی ہے، یہ معدہ میں جم جاتا ہے۔ اگر چھاتیوں سے منہ لگاکر پینا ممکن ہو تو بہتر ہے۔ {اور کیکڑوں کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں} یہ غذا اور رطوبت بخشتے ہیں، بخار کو ٹھنڈا کرتے ہیں، زخم کو گندے رطوبات سے، جو بھرنے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں، پاک کرتے ہیں؛ جَو کو پانی میں کوٹ کر اور نچوڑ کر کیکڑوں کے ساتھ ہلکی آنچ پر پکانا چاہئے۔ کیکڑوں کو زندہ پکڑ کر اوسکے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں، پھر راکھ اور نمک کے پانی سے دھوئے جائیں؛ تاکہ لیسدار اور گندہ رطوبتوں سے پاک ہوجائیں {باقی وہ تدابیر کام میں لائیں جنکا ذکر کتاب کے آخر میں دِق کے بیان میں آئیگا، اور زخموں کی رعایت سے ایسی چیزیں ساتھ رکھیں، جو زرداب، اور پیپ صاف کرتی ہوں} کیونکہ صفائی کے بغیر زخموں کا بھرنا ناممکن ہے {اور کھانسی میں تسکین دیتی ہوں} کیونکہ کھانسی سے پھیپھڑوں میں سخت حرکت ہوتی ہے، جو زخم کو پھاڑ کر وسیع کردیتی ہے، اور پھیپھڑوں میں درد پیدا کرتی ہے؛ کیونکہ اس حرکت سے پھیپھڑوں کی طرف مواد کھنچکر چلے آتے ہیں، جو کھانسی کے بغیر خارج ہی نہیں ہوتے ہیں؛ اس لئے مرض پھر عود کرآتا ہے۔ {اور زخم کو بھرتی ہوں} یعنی زخم کو خشک کرنے والی دوائیں ہوں، اور ان میں تیزی نہ ہو؛ کیونکہ سارے زخموں کا علاج یہی ہے کہ اُنہیں خشک کیا جائے، خصوصاً پھیپھڑے جیسے تر عضو کا زخم، جس میں نزلہ کی رطوبتیں بڑی مقدار میں ہمیشہ گرتی رہتی ہیں، اور بخارات چڑھتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض کہتے ہیں کہ یہ مرض لاعلاج ہے؛ کیونکہ ریم کھانسی ہی سے صاف ہوسکتی ہے، اور کھانسی زخم کو بڑھادیتی اور اُسکو زیادہ پھاڑ دیتی ہے، اور درد بڑا کر مواد کھینچ لاتی ہے، جو ریم اور ورم کو زیادہ کردیتے ہیں۔ اسی طرح زخم کی خشک کرنے والی دوائیں اخراج بلغم و ریم میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں، اور بخار کی تیزی کو بڑھا دیتی ہیں، اس کے برعکس بخار کی سرد دوائیں، مثلاً کافور، بلغم اور ریم کو غلیظ کردیتی ہیں، اور نکلنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں +

جالینوس نے اسکے لاعلاج ہونے کے متعلق چند دوسری حجتیں پیش کی ہیں (۱) پھیپھڑے ہر وقت سکڑتے اور پھیلتے رہتے ہیں، اور زخم کے بھرنے کے لئے آرام و سکون کی ضرورت ہے تاکہ زخم کے کنارے مِل جائیں۔ رہا حجاب حاجز، یہ بھی اگرچہ ہمیشہ حرکت کرتا رہتا ہے، لیکن اس کی حرکت پھیلنے اور سکڑنے کی نہیں ہے، جو زخم کے بھرنے سے مانع ہوسکے (بلکہ یہ چڑھتا اور اُترتا ہے) (۲) پھیپھڑے دوا کے راستے سے دور واقع ہیں، جس سے اس کی قوت کمزور

لہ منی خزانہ سے نکلکر ہوا لگتے ہی رقیق ہوجاتی ہے۔ شارح کا کلام تامل کے قابل ہے۔ مترجم +

اسکا فعل متغیر ہو جاتا ہے، اس لئے زخم کے بھرنے میں پُورا کام نہیں کر سکتی ہے۔ چنانچہ دوار پہلے منہ میں جاتی ہے، پھر مری، پھر معدہ، پھر یکے بعد دیگرے چھوٹی آنتوں میں، پھر عروق ماساریقیہ میں، پھر باب الکبد اور اُس کی شاخوں میں، جو مقعر جگر میں واقع ہیں، پھر اُن وریدوں میں جو جگر کے محدب حصہ میں واقع ہیں، پھر ورید اجوف میں، پھر قلب، اور پھر پھیپھڑوں میں پہونچتی ہے۔ اتنی دراز مسافت میں دوار کی قوت پراگندہ ہو جاتی ہے، اوراگر دوار باہر سے لگائی جاوے، تو پہلے وہ سطح جلد میں لگتی ہے، اور اس میں اسکا اثر نفوذ کرتا ہے۔ پھر سینہ کے عضلات اور ہڈیوں میں، پھر پسلیوں کے اندر استر کرنے والی جھلی میں، پھر پھیپھڑوں کی جھلی میں، پھر خاص پھیپھڑوں میں پہونچتی ہے (۳) دوائیں اگر سرد ہوں تو وہ نفوذ کرنے میں سست ہوتی ہیں؛ اگر گرم ہوں تو بخار زیادہ کر دیتی ہیں، خشک ہوں تو دق میں ضرر پہونچاتی ہیں، اور تر ہوں تو زخم بھرنے نہیں دیتی ہیں (۴) اگر زخم تیز مادوں سے پیدا ہوا ہو، تو تا وقتیکہ اس مادہ کی اصلاح نہ ہو اچھا ہونا ناممکن ہے، اور اصلاح میں اتنا وقفہ صرف ہو جاتا ہے کہ زخم پھٹ کر ناصور بنجاتا ہے، جو قطعاً پھر نہیں سکتا، یا پھیل کر پھیپھڑا کو کھا جاتا ہے۔ اسی طرح اُس سل کا بھی حال ہے، جو ورم کے بعد ہوتا ہے (۵) پھیپھڑے نرم اور نازک ہیں، اسلئے جلد گل جاتے ہیں (۶) پھیپھڑوں کا خون نہایت رقیق اور گرم ہوتا ہے، اس لئے وہ جلد جمتا نہیں ہے، جس سے زخم بھی نہیں بھرتا ہے (۷) پھیپھڑوں کی رگیں بڑی اور کشادہ ہیں، اس لئے انکا تفرق بھی بڑا ہوتا ہے، جسکا جوڑنا طبیعت پر دشوار ہوتا ہے (۸) انکی رگیں کریوں کی طرح سخت ہیں، جیساکہ تشریح سے ثابت ہے (۹) پھیپھڑے اور انکی رگیں ہوار کے لئے نالیاں ہیں، جو انھیں پھیلاتی رہتی ہے، اس لئے یہ بھر نہیں سکتے ہیں۔

مطلب: اگر کھانسی کے ساتھ خون آرہا ہو تو یہ نسخہ دیں۔ گیرو۔ سنگجراحت۔ دم الاخوین بسد سوختہ۔ رب السوس۔ صمغ عربی۔ کتیرا، ہر ایک ایک ماشہ۔ باریک پیسکر خمیرۂ خشخاش دو تولہ میں ملاکر دو حصے کریں، ایک حصہ صبح اور ایک حصہ شام کے وقت کھلائیں، اور اوپر سے بہدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں ۹ دانہ کو پانی میں جوش دیکر، شربت بنفشہ ۲ تولہ، ملاکر پلائیں، یا یہ نسخہ پلائیں:۔

سرطان سوختہ دو رتی، رب السوس، گوند ببول، کتیرا، بنسلوچن، دانہ الائچی خورد، سریشم ماہی، ست گلو، کہربائے شمعی، ہر ایک نصف ماشہ کو باریک پیسکر شربت خشخاش ۲ تولہ میں ملاکر چٹائیں، اور اوپر سے مذکورہ بالا جوشاندہ پلائیں۔

نسخہ غری السمک، سل کے لئے مفید ہے۔ غری السمک (سریشم ماہی) ۲ ماشہ، مصری ۲ تولہ، دس تولہ دودھ میں جوش دے کر پلائیں۔

دواء کبریت: سل اور نفث الدم کے لئے بہت مفید ہے گندھک آملہ سار ایک ماشہ باریک پیسکر شربت اعجاز ۲ تولہ یا خمیرہ خشخاش ۲ تولہ یا لعوق سپستاں ۲ تولہ کے ساتھ دیں +

دوائے خونہ نوشادر: اگر زیادتی کے ساتھ خون آرہا ہو تو یہ نسخہ مفید ہے: تخم خرفہ ۲ ماشہ، نوشادر ۲ ماشہ مٹی کے آبخورہ میں ملتانی مٹی سے بند کرکے ایک گھنٹہ تک پانچ کشتی میں آنچ دیں، پھر باہر نکالکر ۶ رتی اس میں سے لیں، اور شربت انجبار ۲ تولہ میں ملاکر چٹائیں +

اگر دست آنے لگیں، تو قرص طباشیر کافوری ۵ ماشہ، شربت حب الآس ۲ تولہ یا شربت خشخاش ۲ تولہ کے ساتھ دیں +

بعض مفید مرکب دوائیں: شربت فریادرس، شربت اعجاز، قرص سرطان سادہ وکافوری، قرص کافور، دیا قوزہ وغیرہ +

اغذیہ، پرہیز، اور مناسب ہدایات: مریضان سل کو غذائیں ایسی دیں جو زود ہضم، کثیر الغذاء، اور مقوی ہوں۔ دودھ ان کے لئے بہت مفید غذا تسلیم کیا گیا ہے، جن میں سے گدھی اور عورت کا دودھ بہت بہتر ہے۔ علاوہ ازیں گائے اور بکری کا دودھ بھی جوش دیکر پلایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اچھی غذاؤں میں انڈے کا شوربا، آش جو سادہ و سرطانی، بکری یا بھیڑ کے گوشت کی یخنی، چوزہ مرغ کی یخنی، چھاچھ، بادام کا شوربا، ہوار اور مکان وغیرہ کے متعلق جو تدابیر تحفظ میں بتائے گئے ہیں وہ سل کے مریضوں کے لئے مفید ہیں، سیر و تفریح اور تبدیل آب و ہوا ان کے لئے اچھی ہے، سمندر کا سفر، بلند پہاڑوں، اور ساحل سمندر کے مقامات کی آب و ہوا بھی مفید ہے۔ سل کے مریضوں کے لئے بعض پہاڑوں پر شفاخانے بنے ہوئے ہیں جو بہت اچھی آب و ہوا رکھتے ہیں + مریض سل کے لئے دوا سے زیادہ ضروری چیز حفظان صحت کی زبردست پابندی ہے + شیخ نے گلقند کی کثرت کو اس مرض کے لئے مجرب لکھا ہے +

پیپ تھوکنا (نفث مدہ)

{گاہے غلیظ پیپ بغیر اس کے کہ بدن میں حرارت کی زیادتی ہو، منہ کے راہ خارج ہوتی ہے۔ یہ گاہے پھیپھڑوں سے اور گاہے سینہ سے نکلتی ہے} کیونکہ اس کے گرد کے اعضاء کا ورم پھوٹ جاتا ہے {جو سینہ سے نکلتی ہے اُس میں پہلے سینہ میں درد اور پھوڑا ہوتا ہے} +

علاج {زوفا، انجیر، ماشا طمشی، ایرسا، اور میتھی کا جوشاندہ پلائیں۔ سینہ پر پیپ کے رقیق کرنے والے طلاء لگائیں} مثلاً زوفائے تر، بہروزہ، آرد کرسنہ (مٹر کا آٹا)، میتھی،

تخم اڈنگن، پرسیاوشاں، روغن بابونہ، روغن غار، مرغیوں کی چربی اور شہد { اور مرکی، بیعہ، زرا وند، کندر، ہڑتال کی حلق میں دھونی دیں } تاکہ ریم اگر پھیپھڑوں میں ہو تو رقیق ہو کر بآسانی نکل آئے، اور اگر سینہ میں ہو تو رقیق ہو کر پھیپھڑوں کی طرف مترشح ہو (رسے)۔ اس قسم میں اگر ریم پھیپھڑوں کی طرف نہ رسے بلکہ سینہ کی فضاء میں گر پڑے، تو حجاب حاجز کے متعفن ہونے اور سخت ورم کے پیدا ہو جانے سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے { پھر ریم کی صاف کرنے والی گولیوں سے لے صاف کریں } مثلاً السی، تخم صنوبر، مغز ہنولہ، میتھی، رب السوس، ایرسا، لیکر شہد کے ساتھ گولیاں بنائیں، کیونکہ پیپ اگر پھیپھڑوں سے مُنہ کے راہ نہ نکلے تو ان کو گلا کر فاسد اور متعفن کردے، اور مریض بالآخر سل میں گرفتار ہو جائے ۔

سینہ میں پیپ کا جمع ہونا (مِدَّۃٌ مُحْتَقِنَۃٌ فِی الصَّدْرِ)

{ اسکا سبب سینہ کا دبیلہ یعنی دنبل ہوتا ہے } دبیلہ وہ ورم ہے، جس کے اندر مادہ ورم کے لئے خزانہ بنجاتا ہے۔ اس حالت میں پیپ کا پڑ جانا ضروری ہے۔ طبری کا قول ہے کہ دبیلہ فارسی لفظ ہے، جس کے معنے ہیں "پیپ کی دو تھیلیاں" اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مادہ جب رگوں میں اکٹھا ہو کر کثرت کی وجہ سے رگوں میں صدمہ پہونچاتا ہے، اور عضلہ کی جھلی کے نیچے یا اس جھلی کے اوپر اور جلد کے نیچے گر پڑتا ہے، تو پیپ کے لئے دو ظرف ہو جاتے ہیں، اس لئے دبیلہ نام رکھا جاتا ہے۔ اس کی شرح اس طرح ہے کہ ورم کا مادہ جب کسی خلا میں عضو کے اندر اکٹھا ہو جاتا ہے تو اس کے لئے دو ظروف پیدا ہو جاتے ہیں (۱) اول ظرف وہ جھلی ہے جو عضلہ کو پوشیدہ رکھتی ہے، بشرطیکہ مادہ عضلہ کے اندر اس جھلی کے نیچے اکٹھا ہوا ہو، یا وہ جھلی ہے، جو بدن کو پوشیدہ رکھتی ہے، یعنی جلد، بشرطیکہ مادہ اس جھلی اور پہلی جھلی (عضلہ کی جھلی) کے درمیان اکٹھا ہوا ہو (۲) دوسرا ظرف وہ جھلی ہے جو اس مادہ کی سطح پر حرارت کے اثر سے پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح آٹے کی سطح پر تنور میں، یا مسی کی سطح پر رحم میں ایک جھلی سی پیدا ہو جاتی ہے { جس کے پھوٹنے سے پیپ، سینہ کی فضاء میں اس کے اور پھیپھڑے کے درمیان سینہ کے دونوں جانب، یا صرف ایک جانب جمع ہو جاتی ہے، اور غلیظ ولیسدار ہونے کی وجہ سے اور پھیپھڑوں کے پردہ کے کثیف ہونے کی وجہ سے یہ ریم مُنہ کے راہ خارج نہیں ہوتی ہے } کیونکہ پردہ مذکور کی کثافت کے باعث گاڑھی پیپ سینہ کی فضاء سے پھیپھڑوں کی طرف مترشح نہیں ہو سکتی ہے، جو کھانسی میں خارج ہو { اور مریض بھی اس پیپ کے خارج کرنے سے عاجز ہوتا ہے } کیونکہ اس مرض میں قلب کے قرب کے باعث ہلکا سا بخار لازم ہوتا ہے، جو تمام [illegible] ضعیف کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ مرض جب

مستحکم اور پرانا ہو جاتا ہے، تو پاؤں پھول جاتے ہیں! کیونکہ پاؤں سرچشمہ حرارت اصلیہ یعنی قلب سے دور ہوتے ہیں، اِسلئے قوت غاذیہ یہیں سے باطل ہونا شروع ہوتی ہے، پھر قوت غاذیہ اور جاذبہ کے باطل ہونے سے بھوک بھی مرجاتی ہے، اور قوت ماسکہ کی کمزوری اور رطوبتوں کے پگھلنے سے ذوبانی اسہال آتے ہیں (ذوبان، پگھلنا)۔

علامات {سینہ میں بوجھ اور درد ہوتا ہے} کیونکہ رطوبت یہاں تناؤ پیدا کرتی ہے {خشک کھانسی ہوتی ہے} کیونکہ طبیعت چاہتی ہے کہ پھیپھڑوں اور سینہ سے اس گندہ ریم کو خارج کرکے اذیت دور کردے، مگر وہ سوائے شاذونادر صورتوں کے خارج نہیں ہوتی ہے، جس کی دلیلیں اوپر گذریں۔ اس لئے خشک کھانسی آتی ہے {اور سانس پھولتا ہے} کیونکہ سینہ میں ریم کے جمع ہونے سے پھیپھڑہ دبتا ہے، اس لئے وہ پورے طور پر پھیل نہیں سکتا، جس سے بقدر ضرورت کافی ہوا، جذب ہوسکے۔ اِس کی کو پورا کرنے کے لئے سانس پے درپے آتا ہے {دق یعنی خفیف بخار رہتا ہے} کیونکہ یہ مقام قلب سے قریب ہوتا ہے، اور گندہ ریم کی حرارت قلب تک برابر پہونچتی رہتی ہے۔ الغرض ایسے مریضوں کا حال تمام عوارض میں سل والوں کا سا ہوتا ہے اسی وجہ سے یہ سل والوں میں شمار کئے جاتے ہیں {پیپ کا مقام اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ جہاں پیپ ہوتی ہے، وہاں تفرق اتصال کی وجہ سے درد، بوجھ، اور تناؤ ہوتا ہے} جس کے دریافت کرنے کی صورت یہ ہے کہ مریض کو گاہے اس پہلو اور گاہے دوسرے پہلو پر لٹائیں، جدھر بوجھ اور تناؤ معلوم ہو اُسے پیپ کا مقام سمجھنا چاہئے {اور وہاں سوزش ہوتی ہے} جس کے دریافت کرنے کی صورت یہ ہے کہ سینہ پر کتان (یا ململ) کا کپڑا تر کرکے پھیلادیں، اور پھر دیکھیں کہ وہ جلد کہاں خشک ہوتا ہے {رجرجہ یعنی پیپ کے چلنے اور حرکت کرنے کی آواز معلوم ہوتی ہے}۔

علاج {پیپ کو رقیق ولطیف بنائیں} زوفا، انجیر، سپستاں، ملٹھی، پرسیاوشاں، مویز منقے، جوشاندہ کر کے روغن بادام، کتیرا، مصری ملاکر پلائیں، پھر پیشاب جاری کریں، تاکہ پیپ پیشاب کے ساتھ خارج ہو جائے، کیونکہ اس مرض کا انجام چار اُموروں میں سے کسی ایک کی طرف ہوتا ہے۔

(۱) پیپ کی کثرت سے مریض گھٹ کر مرجاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ سانس تنگ ہونے لگتا ہے اور بلغم وغیرہ نکلتا نہیں ہے (۲) پھیپھڑے سڑگل جاتے ہیں، اور سل ہو جاتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ ورم کے پھوٹنے سے چالیس روز تک پیپ سے صفائی نہیں ہوتی ہے کیونکہ پھیپھڑے نرم ونازک ہونے کی وجہ سے پیپ کی تیزی کو اتنے عرصہ سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتے ہیں، اور وہ زخمی ہو جاتے ہیں (۳) پیپ مترشح ہو کر پھیپھڑوں کی طرف آجاتی ہے اور کھانسی کے ساتھ بار بار نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ بخار ٹھہر جاتا ہے،

بھوک جاگ اٹھتی ہے، بلغم وغیرہ اور سانس آسانی سے آتا ہے (۳۳) پیپ پھیپھڑوں کی طرف مترشح ہو کر پہلے ورید شریانی میں جاتی ہے، پھر جگر، پھر آنتوں کی طرف جا کر پائخانہ کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔ بشرطیکہ پیپ گاڑھی ہو، یا جگر سے مثانہ کی طرف جا کر پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے، بشرطیکہ پیپ رقیق ہو، اور انجام کے لحاظ سے یہی بہتر بھی ہے۔ اس سے چھٹکارا اور صحت جلد حاصل ہوتی ہے، کیونکہ پیشاب پیپ کے بہنے پر امداد کرتا ہے، اور بار بار خارج کرتا ہے۔ اس لئے کہ بمقابلہ پائخانہ کے پیشاب بار بار آیا کرتا ہے، اور اس لئے کہ لوگوں کو بمقابلہ پائخانہ کے پیشاب کی حاجت زیادہ ہوا کرتی ہے، اور اسلئے کہ گردوں میں اُن چیزوں کے ضبط کرنے کی قوت ہے، جنکو جگر گردوں کی طرف دفع کرتا ہے، اور ان میں ایک دوسری قوت بھی ہے، جس کے ذریعہ سے وہ اپنے مواد کو مثانہ کی طرف دفع کر دیتے ہیں۔ یہی حال مثانہ کا بھی ہے۔ علیٰ ہذا جگر میں بھی ایک قوت ہے، جس کے ذریعہ وہ گردوں کی طرف مواد دفع کرتا ہے، جگر میں آنتوں کی طرف دفع کرنے کی کوئی قوت نہیں ہے، اور نہ آنتوں میں جگر کے مواد کے جذب کرنے کی قوت ہے +

مگر بعض کے نزدیک اس ریم کا پائخانہ کے ساتھ دفع ہونا اچھا ہے، کیونکہ پائخانہ کے ساتھ پتلی اور گاڑھی، دونوں قسم کی ریم، خارج ہو جاتی ہے +

گاہے پیپ پھیپھڑوں کی طرف مترشح ہو کر اُس شریان میں نفوذ کرتی ہے، جو ریڑھ پر سہارا لگاتی ہے، پھر وہ گردوں کی شریان میں نفوذ کر کے پیشاب کے ساتھ خارج ہوتی ہے، یا آنتوں کی شریان میں نفوذ کر کے دستوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے + پیپ کا شریان جیسے سخت اور ٹھوس عضو میں، جس میں مسامات تنگ ہوتے ہیں، نفوذ کرنا کوئی عجیب بات نہیں ہے، کیونکہ یہ گاہے ہڈی تک میں نفوذ کر کے باہر نکل آتی ہے + رہا یہ امر کہ مری میں نفوذ کیوں نہیں کرتی ہے؟ اس لئے کہ ایسا اگر ہو تو یہ پیپ معدہ میں گر پڑے گی، جس سے معدہ کو غذا سے نفرت ہو جائے گی، اور بدن کا حال خراب ہو جائیگا + طبری مصنف معالجات بقراطیہ نے حُنین ابن اسحاق کا قول، جو اُس نے جالینوس کی کتاب نبض کبیر کی تیسری فصل کی شرح میں لکھا ہے، اس طرح نقل کیا ہے کہ "قلب کی غذا اُس رگ کے ذریعہ جاتی ہے، جو جگر سے اوتر کر گردوں کی طرف جاتی ہے، پھر وہ گردوں سے قلب کی طرف چڑھتی ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ایسا اس لئے کیا ہے کہ چڑھنے اور اوترنے سے خون لطیف ہونے کے بعد قلب تک پہونچے، کیونکہ یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ قلب غذاء لطیف کا محتاج ہے + اس جگہ ایک مخفی اور لطیف بھید ہے، جو سوائے ماہرین فن کے اکثر اطباء پر ظاہر نہیں ہوتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ جب پھیپھڑوں کا خون، یا انکی پیپ منہ سے خارج ہوتی ہو، اور پھر اس میں مریض کو غشی آجائے، تو یہ صحت کی علامت ہے،

کیونکہ قلب اور پھیپھڑوں کی غذا، بخشنے والی رگیں گردوں سے چڑھتی ہیں، اس لئے جب ایسے مریضوں میں غشی آتی ہے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پیپ غذا کے راستوں میں لوٹ کر اور قلب سے گذر کر گردوں کی طرف اوتر رہی ہے، اور پیشاب کے ساتھ خارج ہوگی۔ اس کے بعد اگر پیشاب کے ساتھ پیپ خارج ہو تو قطعی حکم لگا دو کہ مریض اچھا ہو جائیگا، کیونکہ پیپ کا بہاؤ پیشاب کے راستہ کی طرف چلا گیا، اس لئے وہ بہت جلد خارج ہو جائےگی۔ اس حالت میں غشی پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ لوٹنے والی پیپ گاہے قلب میں رُک جاتی ہے، اسی لئے مناسب ہے کہ پیپ کو رقیق و لطیف کرنے کی کوشش کی جائے، تاکہ وہ بہ جائے۔"

پھر طبری کہتا ہے کہ "یہ تشریح کی پوشیدہ باتوں میں سے ہے، اور بادشاہ رَیّ کے معالج کی حکایت بیان کرتا ہے۔ اُسے یہی مرض ہوگیا تھا، یہ سن رسیدہ آدمی تھا، مگر جالینوس کی کتابیں کم دیکھا کرتا تھا، اس نے رو کر فریاد کی کہ سینہ کی پیپ منہ سے بھی آتی ہے، اور پیشاب میں بھی بہتی ہے، میں نے جالینوس کا یہ بیان کھولکر اس کے سامنے رکھدیا، جس سے اوس کی تسکین ہوگئی، اور اس مرض سے پورے طور پر شفایاب ہوگیا" جالینوس کتاب اَعضاء آلِمَہ میں لکھتا ہے کہ "پیپ پھیپھڑوں سے پھوٹ کر پیشاب میں خارج ہوا کرتی ہے، جس کی صورت یہ ہے کہ یہ پیپ پھیپھڑوں کی شریان سے قلب کے بائیں جوف میں، پھر شریان اعظم (اورطی) میں، پھر گردوں کی طرف آنے والی شریان میں جاتی ہے"

جالینوس کے اس قول پر اعتراض کیا گیا ہے کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ پیپ قلب کی بائیں تجویف (بائیں بطن) میں چلی جائے، اور کوئی حادثہ نہ پیدا ہو، اور پھر خون سے ملکر جدا ہو جائے اور خصوصًا شریانی خون سے جو نہایت رقیق ہوتا ہے، اور چھاچھ کی طرح خوب بلویا جاتا اور حرکت کرتا ہے۔ اسکا جواب ابن زُہر نے دیا ہے کہ اورام ایسے اجنبی اور عارضی مواد سے پیدا ہوتے ہیں، جنکو طبیعت مکروہ جانکر کسی عضو کی طرف (جدھر بھی اُس کا اتفاق ہو جائے) دفع کر دیتی ہے۔ اس لئے طبیعت پہلے ان کو پکاتی رہتی ہے، حتی کہ یہ پیپ بن جاتے ہیں، اور ان میں اُس عضو سے کچھ مشابہت پیدا ہو جاتی ہے، جس عضو کو طبیعت اس سے بچانا چاہتی ہے، اور ان میں زیادہ حدت و تیزی باقی نہیں رہتی ہے۔ اسی وجہ سے جب یہ قلب کے بائیں بطن سے گزرنے میں تو کوئی حادثہ نہیں پیدا ہوتا ہے، کیونکہ موجودہ تغیر سے اس کی پہلی اجنبی کیفیت ٹوٹ جاتی ہے۔ نیز قلبی قوت پیپ کے آتے ہی جلد سے جلد اسے خارج کر دیتی ہے، اور ممکن ہے کہ جب یہ پیپ قلب کے بائیں بطن میں گذرتی ہو تو پہلے پہل مریض کو ہلکا سا خفقان (اختلاج قلب) عارض ہوتا ہو، جو دوسرے شدید عوارض کی وجہ سے مریض کو پتہ نہ چلتا ہو۔ رہا یہ امر کہ

پیپ خون سے الگ کس طرح ہو جاتی ہے؟ اس کے متعلق جالینوس ہمیں بتا ہی چکا ہے کہ تمام اعضاء میں موافق چیزوں کے جذب کرنے اور مخالف چیزوں کے دفع کرنے کی قوت ہے، اور چونکہ شریان ایک عضو رئیس (قلب) کی شاخ ہے، اسلئے یہ قوتیں اس میں زیادہ ہوتی ہیں۔ جب ان میں پیپ آتی ہے تو یہ دفع کر دیتی ہے، کیونکہ پیپ اس قابل تو ہوتی نہیں، جو حرارت غریزیہ کے لئے ایندھن کے قایم مقام ہو سکے (یعنی پیپ اس قابل نہیں ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ حرارت غریزیہ قایم رہے، اور بڑھے، جس طرح خون ہوتا ہے)۔

اوپر کی طویل بحث میں بہت سی باتیں قابل غور ہیں:

(۱) اس میں شک نہیں کہ پھیپھڑے کی پیپ پاخانہ اور پیشاب میں خارج ہو سکتی ہے، مگر اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پیپ حجاب حاجز کو کسی مقام سے گلا کر سوراخ کر دیتی ہے، اور حجاب حاجز سے گردے اور معدہ وغیرہ ملے رہتے ہیں، اسلئے وہ سوراخ گاہے ان متصلہ اعضاء میں ہو جاتا ہے، اور پیپ پیشاب یا پاخانہ کی راہ خارج ہوتی ہے۔ جب یہ پیپ پھیپھڑے کو متقرح کر دیتی ہے، تو منہ سے خارج ہوتی ہے (نفث المدہ) اس کی صورت یہ ہرگز نہیں ہے کہ سینہ کی پیپ پھیپھڑے سے ورید شریانی یا شریان وریدی میں نفوذ و ترشح کے طور پر داخل ہو جائے، پھر وہ قلب سے گزر کر گردے، مثانہ، یا امعاء تک پہونچے۔

(۲) قلب کی غذا، کا جو پیچیدہ راستہ بتایا ہے، وہ تشریح سے ثابت نہیں ہو سکتا۔

(۳) یہ بھی قابل غور ہے کہ پیپ ہڈی میں ترشح کے طور پر نفوذ کر کے باہر نکل آئے، جیسا کہ ظاہر کلام کا مفہوم ہے۔ مترجم

{ گاہے سینہ میں پیپ کے مقام پر باریک باریک داغ ڈالدیتے ہیں، تاکہ پیپ ہڈیوں سے رِس رِس کر خارج ہو جائے }۔

ورم پہلو (ذات الجنب)

{ ذات الجنب خالص یا ذات الجنب حقیقی وہ ورم ہے جو پسلیوں کے اندر استر کرنے والی جھلی میں ہوتا ہے } یعنی اُس جھلی میں ہوتا ہے جو سینہ کی پسلیوں کے اندر استر کرتی ہے (غشاء الصدر یا غشاء الاضلاع)۔ سینہ چودہ پسلیوں سے مرکب ہے جو ہر طرف سات سات ہوتی ہیں۔ ہر دو پسلیوں کے درمیان عضلات ہوتے ہیں، جن کے ذریعہ سینہ پھیلتا اور سکڑتا ہے۔ ان پسلیوں اور عضلات کے اندر سے ایک جھلی محیط ہوتی ہے، جو پسلیوں اور عضلات کے ساتھ گھومتی اور انکے مڑنے پر مڑتی ہے۔ اس جھلی کے ورم کا نام بعض لوگوں کے نزدیک ذات الجنب خالص ور صحیح ہے، اور بعض کے نزدیک شوصہ ہے۔

سبب (یا وہ ورم حجاب حاجز میں ہوتا ہے) جو غذار اور تنفس کے اعضاء کے درمیان حائل رہتا ہے، اور جمہور اطباء اس کا نام دیافراغما رکھتے ہیں (گاہے یہ ان کے دائیں جانب ہوتا ہے، اور گاہے بائیں جانب) رہا یہ امر کہ ان دونوں میں سے بڑا کون ہے؟ بعض کہتے ہیں کہ بائیں طرف کا بڑا ہے، کیونکہ وہ قلب سے قریب ہوتا ہے، مگر اس ورم کا پکنا، اور تحلیل ہونا سہل و آسان ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ دائیں طرف کا ورم زیادہ بڑا ہے، کیونکہ وہ دیر میں نضج پاتا اور تحلیل ہوتا ہے، گو وہ مقام کے لحاظ سے اچھا ہے (کیونکہ وہ قلب سے دور ہوتا ہے)؛ رہا وہ ورم جو دونوں جانب ہوتا ہے، اس کا ذکر مستقل طور پر آتا ہے۔

علامات (بخار ہر وقت رہتا ہے، کیونکہ ورم سے قلب قریب ہے) اور قلب سے عفونت تمام بدن میں پھیل جاتی ہے (پسلیوں کے نیچے چبھتا ہوا درد ہوتا ہے، اس لئے کہ حجاب حاجز اور اسی طرح پسلیوں کے اندر استر کرنے والی جھلی سخت ہوتی ہے، جنکو ورم چوڑائی میں پھیلاتا ہے۔ اور اس لئے کہ شریان کا دباؤ پڑتا ہے) یہ کلام بے فائدہ اور لغو ہے، کیونکہ شریان نہ جھلی میں، اور نہ حجاب حاجز میں۔ اور نہ ان دونوں کے پاس ہے۔ چنانچہ اس امر کی تصریح جالینوس نے بھی اعضاء آلمہ کے دوسرے حصے میں کی ہے کہ ذات الجنب میں ٹیس نہیں ہوتی ہے' کیونکہ پہلو میں جھلی کے پاس کوئی (بڑی) شریان نہیں ہے۔ سرافیون نے بھی اپنی کناش میں لکھا ہے کہ اگر شوصہ یعنی ذات الجنب کے درد میں ٹیس ہو تو سمجھ لو کہ شوصۂ صحیحہ یعنی ذات الجنب خالص نہیں ہے، کیونکہ ٹیس شریانی مقامات میں ہوتی ہے۔ شیخ کے کلام سے بھی اس کا صاف پتہ چلتا ہے۔ اور اگر ہم ان میں شرائین کا وجود تسلیم بھی کریں تو یہ امر ناقابل تسلیم ہے کہ شریان کے دباؤ سے چبھتا ہوا درد ہوتا ہے، بلکہ اس سے ٹیس کا درد ہو سکتا ہے۔

اس درد میں گفتگو کرنے، کھانسنے، لمبا سانس لینے سے اضافہ ہو جاتا ہے (مترجم)

(سانس تنگ ہوتا ہے (اور اس کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے') (کیونکہ ورم ہوا کی نالیوں کو دباتا ہے، اور اس لئے کہ حجاب حاجز بھی تنفس کے آلات میں سے ہے) اور جب اس میں ورم ہو جائیگا تو پورے طور پر پھیل نہ سکے گا۔ اسی طرح وہ جھلی بھی تنفس پر امداد کرتی ہے (کھانسی ہوتی ہے) کیونکہ پھیپھڑے قرب کی وجہ سے، اور اسوجہ سے کہ مرض کا مادہ انکی طرف مترشح ہو کر جاتا ہے، اذیت پاتے ہیں، پس اگر مادہ گاڑھا ہے، تو کھانسی کے ساتھ نکلتا ہے، اور اگر رقیق ہے تو تا وقتیکہ پک کر گاڑھا نہ ہو جائے، کھانسی کی شدت کے باوجود خارج نہیں ہوتا ہے (نبض منشاری چلتی ہے) نبض منشاری وہ نبض ہے جو تیز اور متواتر چلتی ہے، جس کے بعض اجزاء زیادہ پھیلتے اور زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ اس میں تیزی اور تواتر (پے در پے چلنا) اسلئے ہوتا ہے، کہ سرد ہوا کی حاجت زیادہ ہوتی ہے (اور اس لئے کہ ورم سخت عضو میں ہے)

اسلئے شریان اتصال کی وجہ سے تن جاتی اور کھنچ جاتی ہے، اور سختی کی وجہ سے پورے طور پر پھیل نہیں سکتی ہے، اس لئے قوت اس کمی کا تدارک تیزی اور تواتر سے کرتی ہے* اور نبض کے اجزار میں اختلاف اس لئے ہوتا ہے کہ جھلیوں اور پٹھوں کے درمیان عصبی ریشوں کے ذریعہ اتصال ہے، کیونکہ یہ امر معلوم ہے کہ شریانوں پر دو جھلیاں[1] محیط ہوتی ہیں: باہر والی جھلی موٹی ہے، اور اندر کی رقیق؛ اور یہ پردہ جس میں ورم ہوتا ہے، سختی اور نرمی کے لحاظ سے مختلف ہے۔ چنانچہ حجاب حاجز کے اطراف اور سرے گوشت سے متصل ہیں (اور باقی حصہ گوشت سے خالی ہے) اس لئے اس کا نرم وسخت ہونا تو ظاہر ہے؛ اور پسلیوں کی استر کرنے والی جھلی اسلئے مختلف ہے کہ اسکا کچھ حصہ ہڈی (پسلی) پر ہوتا ہے، اور کچھ حصہ پسلیوں کے درمیان کے عضلات پر ہوتا ہے۔ جو حصہ ہڈیوں پر ہوتا ہے اُسکا بمقابلہ اُس حصہ کے جو گوشت پر ہوتا ہے سخت ہونا ضروری ہے، اس لئے جب ان میں ورم ہو جاتا ہے، تو نرم حصہ بمقابلہ سخت حصہ کے ورم سے زیادہ پھیل جاتا، اور تناؤ زیادہ قبول کرتا ہے، اس لئے شریان کی کھچاوٹ اور تناؤ تمام اجزار میں یکساں نہیں ہوتا ہے، اس لئے وہ اجزار زیادہ بلند ہو جاتے ہیں جن میں کھچاوٹ کم ہے، اور وہ اجزار پست ہو جاتے ہیں، جن میں کھچاوٹ زیادہ ہوتی ہے اجزائے نبض آرے کے دندانوں کی طرح ہو جاتی ہے*

اضافہ مریض بالعموم صحیح جانب لیٹا رہتا ہے، پیاس لگتی ہے، بالعموم قبض رہتا ہے، اگر مریض کا سینہ ٹھوکا جائے، تو طبعی گونج کی بجائے بھاری اور بھدی آواز آتی ہے، اگر سینہ پر ہاتھ رکھکر مریض سے کچھ بولنے کو کہا جائے، تو ہاتھ میں اس آواز سے کپکپی (ارتعاش صوتی) طبعی حالت سے کچھ کم معلوم ہوتی ہے، ماؤف حصے پر تنفس کی آواز (جو آلہ سماع الصدر سے سُنی جا سکتی ہے) وہ کمزور یا معدوم ہو جاتی ہے۔ سماع الصدر لگانے کے بعد اگر مریض سے کچھ بولنے کو کہا جائے، تو تکلم کی آواز جو طبعاً زور سے معلوم ہوا کرتی ہے، وہ اس مرض میں کمزور یا معدوم ہو جاتی ہے۔ ابتدار مرض میں صوت الاحتکاک یعنی رگڑ کی سی آواز سماع الصدر میں غیر معمولی طور پر سنائی دیتی ہے۔ جب ورم کی وجہ سے مائیت کا ترشح ہو جاتا، اور پانی سینہ کی فضا میں (اس جھلی کے دونوں پرتوں کے درمیان) جمع ہو جاتا ہے، تو پھیپھڑے کا حجم اس امتلار کی وجہ سے کم ہو جاتا ہے، اور وہ دب جاتے ہیں، ایسی حالت میں تنفس کی آواز آلہ سماع الصدر میں اسی جگہ تک سنی جاتی ہے جہاں تک پانی ہوتا ہے (پانی کے مقام میں یہ آواز نہیں سنی جاتی) اور چونکہ دوسرے جانب کے پھیپھڑے کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے، اس لئے اس جانب تنفس کی آواز آلہ سماع میں معمول سے زیادہ تیز سنائی دیتی ہے* جب پانی تھوڑا ہوتا ہے، تو مریض کو کھڑا کر کے سینہ کے زیریں حصے کو ٹھوکنے سے ٹھوس آواز سنائی دیتی ہے،

[1] شریان کے طبقات تین ہوتے ہیں۔ کامل الصناعہ*

لیکن جب مریض کو پیٹ کے بل لٹا دیا جائے، تو جس جگہ پہلے ٹھوس آواز سنائی دیتی تھی، وہاں پر نہیں سنائی دے گی، کیونکہ وہ پانی منتقل ہوکر دوسری جگہ آجاتا ہے۔

جب بائیں جانب کے ورم کی وجہ سے بائیں جانب پانی جمع ہوتا ہے، تو پانی کے دباؤ سے قلب دبکر نیچے کی طرف چلا آتا ہے، جہاں اس کی حرکت شہادت دیتی ہے۔ اور جب دائیں جانب ورم ہوتا ہے، اور دائیں طرف پانی جمع ہوتا ہے، تو پانی کے دباؤ سے جگر لٹک کر پسلیوں سے باہر (نیچے) آجاتا ہے۔

اگر پانی ایک ہی طرف ہو، تو جانب ماؤف نسبتاً بڑھ جاتی ہے، اور سانس کے وقت حرکت کم ہوتی ہے اور سینہ ابھرا ہوا نظر آتا ہے۔

تشخیص: ذات الجنب کا اشتباہ ذات الریہ، درد عضلات سینہ، اور درد اعصاب (بین الاضلاع) اور عظم الکبد سے ہو سکتا ہے، جو مندرجہ ذیل علامات سے امتیاز حاصل کر سکتے ہیں۔

ذات الریہ میں ابتداءً لرزے سے تیز بخار ہوتا ہے، جو ذات الجنب کے بخار کی نسبت تیز ہوتا ہے، کھانسنے سے زنگاری بلغم خارج ہوتا ہے، مریض کا چہرہ بہت غمگین سا ہوتا ہے، اور اس کے رخساروں پر سرخی ہوتی ہے۔ مریض کے سینہ پر اگر ہاتھ رکھکر کہا جائے کہ کچھ بولے، تو بولنے سے ہاتھ میں لرزش بہت زیادہ معلوم ہوگی (ارتعاش صوتی)، اور آلہ سماع الصدر سینہ پر رکھکر مریض سے کہا جائے کہ کچھ بولے، تو اس آلہ میں تکلم کی آواز بھی اس مرض میں بہت زیادہ معلوم ہوگی (رنانیت صوتیہ)؛ نیز تنفس کی آواز کے ساتھ آلہ مذکور میں خراخر کی باریک آوازیں بھی مسموع ہوتی ہیں۔

عضلات سینہ کے درد اور اعصاب (بین الاضلاع) کے درد میں بخار نہیں ہوتا، سینہ ٹھونکنے سے بھدی اور ٹھوس آواز نہیں سنائی دیتی، اور نہ سماع الصدر سے رگڑ کی آواز سنائی دیتی ہے۔

جب جگر بڑھ جاتا ہے، تو چوتھی پسلی، اور بعض اوقات تیسری پسلی تک ٹھونکنے سے ٹھوس اور بھدی آواز سنائی دیتی ہے۔ اگر مریض سے گہرا سانس لینے کے لئے کہا جائے تو اس بھدی آواز کی حد اوپر سے نیچے ہو جاتی ہے، کیونکہ تنفس کی وجہ سے حجاب حاجز نیچے آتا ہے، جس سے جگر بھی دب کر نیچے چلا آتا ہے۔ یہ بات ذات الجنب میں نہیں ہو سکتی۔

عظم الکبد سے اشتباہ اسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ ذات الجنب دائیں طرف ہو، کیونکہ جگر کا زیادہ حصہ بھی دائیں طرف ہوتا ہے۔

سبب (۱) (ورم کا سبب گاہے خالص خون ہوتا ہے) یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ پسلیوں کی جھلی اور حجاب حاجز میں سختی کی وجہ سے سوائے صفراوی رقیق مادہ کے دوسرا کوئی مادہ

نفوذ ہی نہیں کرتا ہے، جس کی تصریح جالینوس نے اعضاء آلمہ میں کی ہے، اس لئے خالص خون سے اس میں ورم کا ہونا ممکن ہے، بلکہ یہ ورم خون صفراوی سے ہوتا ہے۔ ہاں خالص خون سے ذات الجنب غیر خالص کا ورم ہو سکتا ہے، جو پسلیوں کے درمیان کے عضلات میں ہوتا ہے، کیونکہ عضلہ کے اجزاء سختی و نرمی میں مختلف ہوتے ہیں، جس میں خون صفراوی، بلکہ خون بلغمی کا نفوذ کرنا بھی ممکن ہے۔

علامات {چہرے میں تمتماہٹ اور سرخی ہوتی ہے} کیونکہ خون کے گرم بخارات بکثرت چڑھتے ہیں {نبض موٹی اور منشاری ہوتی ہے} کیونکہ خون اپنی گرمی کی وجہ سے نبض کی ضرورت (جذب ہوا) بڑھاتا ہے، اور تری کی وجہ سے شریان کو نرم رکھتا ہے، اور روح زیادہ پیدا کرکے قوت کو قوی کرتا ہے (غرض نبض کے موٹی ہونے کے سارے اسباب جمع ہو جاتے ہیں) {سانس میں تنگی بہت ہوتی ہے} کیونکہ بدن میں خون نسبتہً زیادہ ہوتا ہے، اور اس کا ورم بڑا ہوتا ہے، اس لئے یہ ورم سینہ کی جگہ زیادہ لے لیتا ہے، پھیپھڑے دب جاتے ہیں، اور ان میں ہوا، آجانے سے رُک جاتی ہے {اور ابتداء میں کھانسی کے ساتھ سرخ مادہ نکلتا ہے؛ یہ اسوقت ہوتا ہے جبکہ ورم پھوٹ جائے، اور پھیپھڑے خون اور پیپ کو ورم سے چوس لیں} یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ ورم انتہاء میں پھوٹا کرتا ہے، جبکہ مادہ اکٹھا ہو کر اور پک کر پیپ بن جاتا ہے، اور اسوقت منہ سے خارج ہونے والی شئے سفید پیپ ہوتی ہے؛ لیکن ابتداء میں یا دوسری حالتوں میں جو تھوک ورم پیدا کرنے والے مادے کے رنگ پر نکلتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مادۂ ورم مترشح ہو کر اور مسامات سے نکلکر پھیپھڑوں میں جذب ہو جاتا ہے، نہ یہ کہ وہ جمع ہو کر اور پیپ بنکر پھوٹتا ہے۔ {کیونکہ پھیپھڑے جھلی اور حجاب حاجز سے بالکل متصل ہیں، نیز یہ پولے اور اسفنج کے مانند مسامدار ہیں، اور ہمیشہ سکڑتے اور پھیلتے رہتے ہیں} اور حرکت انہیں گرم کر دیتی اور جذب کرنے کے لئے آمادہ کر دیتی ہے۔ علاوہ ازیں پھیپھڑوں کی ساخت ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ جذب رطوبات کے لائق ہے۔

علاج: ابتداء میں جبکہ مادہ ہیجان و اضطراب میں ہوتا ہے، اور کسی ایک جگہ ٹھہرا ہوا نہیں ہوتا ہے، {مخالف جانب کے باسلیق کی فصد کھولیں} تاکہ مادہ وہیں کمی آئے، اور دور چلا جائے {پھر تیسرے دن کے بعد، جبکہ مادہ مقام ورم میں ٹھہر جائے، تو اسی مرض کے جانب کی فصد کھولیں} تاکہ خاص مقام مرض سے مادہ نکل آئے؛ اسی وجہ سے بعض کہتے ہیں کہ فصد میں خون اس قدر نکالنا چاہئے کہ خون کا رنگ سیاہی مائل سرخ یا سیاہ[1] ہو جائے (یعنی آخر میں سیاہ خون نکلنے لگے) کیونکہ ایسا خون خاص ورم سے نکلتا ہے، اور یہ تنقیۂ تام کی علامت

---

[1] قابل غور ہے۔

ہے۔ کیونکہ ورم کے مقام میں جو خون جمع ہوتا ہے؛ وہ لازمی طور پر سیاہی مائل ہو جاتا ہے؛
اگرچہ بدن کا خون بلغمی ہو، کیونکہ اس میں عارضی حرارت کا اثر ہوتا ہے۔ لیکن فصد میں قوت
کا خیال کرنا ضروری ہے، چنانچہ بعض بدنوں میں اتنی طاقت نہیں ہوتی ہے کہ خون اس حد
تک نکالا جاسکے{ میووں کے پانی سے رفع قبض کریں} مثلاً عناب، سپستاں، آلو بخارا
شیریں، مویز منقیٰ، انجیر، مغز المناس اور ترنجبین{ خمیرہ بنفشہ یا شربت بنفشہ کے ساتھ ماء الشعیر
پلائیں} ماء الشعیر باوجود اچھی غذا ہونے کے قوت جلاء کی وجہ سے بلغم وغیرہ کے اخراج
میں آسانی بخشتا ہے{ پہلو پر بنفشہ، آردجو، اور خطمی، نیم گرم پانی اور روغن بابونہ کے ساتھ
ضماد کریں}

سبب (۲) { گاہے ورم پہلو کا سبب صفراوی خون ہوتا ہے}: **علامات**: {چبھن
درد، بخار اور سوزش کی شدت ہوتی ہے} کیونکہ اس کا مادہ زیادہ گرم ہوتا ہے{ کھانسی
کے ساتھ جو شئے خارج ہوتی ہے، وہ زرد ہوتی ہے، نبض تیز اور پے درپے چلتی ہے}
کیونکہ گرمی کی زیادتی سے سرد ہوا کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے، اور شریان بھی سخت
ہوتی ہے۔

علاج { اسی جانب کی فصد کھولیں، جدھر مرض ہے، کیونکہ اس سے جلد نفع حاصل ہوتا
ہے} کیونکہ یہ جانب ورم سے نزدیک تر ہے{ اور یہاں وہ ڈر بھی نہیں ہے جو ورم دموی
میں ہوتا ہے کہ اس طرف فصد کرنے سے ورم کے مقام میں کثیر مقدار میں خون کھنچ آئے گا}
کیونکہ صفراوی خون کی بدن میں قلت ہوتی ہے{ پھر میووں کے جوشاندہ سے رفع قبض
کریں، حرارت بجھانے کے لئے ایسے سرد شربت پلائیں جو کھانسی نہ بڑھا دیں} اور ان میں
ترشی نہ ہو، بلکہ شربت نیلوفر، شربت بنفشہ، شیرخشت، لعاب اسپغول جیسی چیزیں
ہوں۔

سبب (۳) { گاہے یہ ورم جلے ہوئے سوداوی خون سے پیدا ہوتا ہے}: **علامات**:
{ چبھن زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ اس کا مادہ زیادہ تیز ہے، اور غلیظ وخشک ہونے کی وجہ سے
جھلی میں سخت تناؤ پہونچاتا ہے{ منہ خشک، بخار تیز، زبان کھردری اور سیاہ ہوتی ہے} یہ
ساری باتیں اس لئے ہوتی ہے کہ مادہ جلا ہوا اور گرم وخشک ہوتا ہے{ کھانسی کے ساتھ مادہ
دیر میں اور مشکل سے نکلتا ہے} کیونکہ یہ مادہ سخت ہوتا ہے، اور بآسانی ترشح نہیں پاتا{ اور
اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ علی العموم یہ مرض ہلاک ثابت ہوتا ہے} کیونکہ اسکا مادہ غلیظ
اور خبیث ہوتا ہے، اور اسی مدت میں نضج نہیں پاتا ہے کہ اس مدت تک قوت قایم رہ کر
اس کی پیپ کر کھانسی کے ذریعہ، اور اعضاء تنفس میں انقباض شدید پیدا کر کے خارج کر سکے
بلکہ یہ عرصۂ دراز میں پکتا ہے، جب تک قوت کمزور ہو کر اس کے خارج کرنے سے

عاجز ہو جاتی ہے +

علاج { وہی مذکورہ بالا علاج کریں } فصد کھولیں : اور حرارت بجھائیں { ضماد (پابندی سے) ہمیشہ لگائیں } جو برگ کرم کلہ، بنفشہ، بابونہ، تخم خطمی سے مرکب ہو، اس لئے کہ یہ مادہ غلیظ اور ناقابل نضج ہوتا ہے { مقام ورم پر گرم پانی سے تریڑہ کریں } تاکہ وہ مقام ڈھیلا، مادہ ورم نرم تر، اور نضج پانے کے قابل ہو جائے ؛ اور تاکہ درد میں خفت ہو { ہلکے حقنوں سے دست لائیں } کیونکہ سوداوی مادہ خود نیچے جاتا ہے، اور جب مادہ نیچے کی طرف (زیریں حصوں میں) ہوتا ہے یا اُس کا رُخ اودھر ہوتا ہے تو بمقابلہ فصد کے دست لانا زیادہ مفید پڑتا ہے ؛ کیونکہ دستوں سے مادہ اودھر کھنچ آتا ہے، جدھر اُس کا رُخ ہے +

سبب (۴) { گاہے اس ورم کا سبب بلغمی خون ہوتا ہے } **علامت** { درد کے ساتھ بوجھ ہوتا اور بخار ہلکا ہوتا ہے } کیونکہ بلغم کا مزاج سرد ہے، اس لئے وہ عارضی اور تعفن پیدا کرنے والی حرارت سے زیادہ گرم نہیں ہوتا ہے { چبھن کم ہوتی ہے } کیونکہ مادہ نرم اور تر ہوتا ہے { ابتداء میں بلغم کی سفیدی کے ساتھ قدرے سُرخی بھی ہوتی ہے } کیونکہ یہ خون آمیز ہوتا ہے + ذات الجنب کی یہ قسم دوسری قسموں سے کم خطرناک ہے ؛ کیونکہ مادہ زیادہ گرم اور تیز نہیں ہوتا ہے، اور وہ جلد پک جاتا ہے +

علاج { دوسری قسموں کا جو علاج ہے۔ مثلاً فصد کرنا } دست لانا، ضماد لگانا، تریڑہ کرنا، اور حرارت بجھانا { وہی علاج یہاں بھی کریں، مگر اس میں سردی کم پہونچانی چاہئے } ورنہ مادہ غلیظ اور کچا ہو کر دیر میں نضج پائے گا { جو کا پانی، جو چنے اور بادیان سے مرکب ہو، پلائیں ؛ اور اگر مادہ کے چھانٹنے اور رقیق کرنے کی ضرورت ہو تو شربت زوفا ملا دیں } +

ذات الجنب غیر خالص

{ گاہے یہ ورم پسلیوں کے درمیان کے عضلات میں، یا اس جھلی میں ہوتا ہے، جو پسلیوں کو باہر سے پوشیدہ کرتی ہے } جس میں ورم گاہے جلد میں بھی ہوتا ہے۔ اور گاہے جلد میں نہیں ہوتا ہے { اس ورم کا نام ذات الجنب مُغالطہ، ذات الجنب غیر صحیح۔ اور غیر خالص رکھا جاتا ہے } +

علامات { اگر ورم عضلات میں ہو تو چبھن اور نبض میں منشاریت کم ہوتی ہے } چبھن کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جس عضو میں ورم ہوتا ہے، وہ جھلی اور گوشت سے مرکب ہے (اسلئے خاص جھلی کی سی چبھن نہیں ہوتی ہے) ؛ اور نبض میں منشاریت کم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عضلات میں نرم اجزاء بہ نسبت سخت اجزاء کے زیادہ ہیں، اسلئے ان عضلات کے تناؤ سے شریان میں تناؤ اور کھچاوٹ اتنی زیادہ نہیں ہوتی ہے کہ بعض اجزاء بہت زیادہ پست ہو جائیں، بلکہ شریان کے اجزاء میں بلندی اور پستی کا فرق تھوڑا ہوتا ہے، اس لئے نبض میں

پچھلی قسم کے مقابلہ میں منشاریت کم ہوتی ہے{ اس قسم میں منہ کے راہ مادہ خارج نہیں ہوتا ہے}کیونکہ یہ عضلات پھیپھڑوں سے دور واقع ہیں، اور پھیپھڑوں سے سوائے اُس حالت کے کہ پھیپھڑے پسلیں، ملے ہوئے نہیں ہوتے ہیں[1]، نیز ان دونوں کے درمیان پسلیوں کی استر کرنے والی جھلی حائل رہتی ہے، اس لئے مادہ مترشح ہو کر بھی پہونچ نہیں سکتا {مگر تنفس میں تنگی ضرور ہوتی ہے} کیونکہ یہ عضلات تنفس میں امداد کرتے ہیں ؛ جب ان میں ورم ہو جائیگا تو امداد نہ کر سکیں گے { گاہے ورم باہر نمودار ہو جاتا ہے، اور ہاتھ لگانے سے درد محسوس ہوتا ہے، اور گاہے باہر پھوٹ جاتا ہے، اور گاہے پیپ خارج کرنے کے لئے نشتر لگانا پڑتا ہے * اگر ورم میں سیاہی نمودار ہو تو وہ خطرناک ہے} کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مادہ خبیث اور ردی ہے، اور اس نے عضو کو اتنا فاسد کر دیا ہے کہ حرارت غریزی اور روح حیوانی کا تعلق اس سے چھوٹ گیا ہے، اور عارضی حرارت کے غلبہ سے مردوں کی لاش کی طرح سیاہ اور متعفن ہو گیا ہے * اگر ورم جھلی میں ہو تو تمام علامتیں اسی طرح ہوتی ہیں ؛ صرف چبھن اور نبض کی منشاریت زیادہ اور تنفس میں تنگی کم ہوتی ہے *

علاج { وہی ذات الجنب کا علاج کریں } فصد کھولیں، دست لائیں، اور گرمی بجھائیں، { ہاں اس میں ضمادات کا اثر زیادہ ہوتا ہے } کیونکہ دوا، کا اثر قرب کی وجہ سے جلد پہونچتا ہے *

شوصہ { وہ ورم ہے جو اضلاع خلف (چھوٹی پسلیوں) کی جھلی میں پیدا ہوتا ہے، جو چت لیٹنے میں حجاب حاجز کے نیچے ہوتی ہیں } اَضْلاعِ خُلْف وہ پسلیاں ہیں، جن کے سرے باہم متصل نہیں ہیں، یہ دس ہیں : ہر طرف پانچ پانچ (یہ پسلیاں نیچے ہوتی ہیں) *

علامات { مریض حرکت نہیں کر سکتا } کیونکہ حرکت سے بدن کے عضلات اور متصلہ اعضاء کھنچتے ہیں، جن کے کھنچنے سے وہ جھلی بھی کھنچتی ہے، اور درد بڑھ جاتا ہے، { اور نہ کسی شکل پر سو سکتا ہے } کیونکہ جب وہ ورم کی طرف سوتا ہے تو اُس پر دباؤ پڑتا ہے، اور جب دوسری طرف سوتا ہے تو وہ لٹک آتا ہے، اس لئے درد شدید ہوتا ہے { اس ورم کی پیپ سینہ اور پھیپھڑوں تک کم ہی جاتی ہے } کیونکہ پھیپھڑے اس جھلی سے کم چسپاں رہتے ہیں *

علاج { ابتداء میں حقنے (عمل) کریں } کیونکہ یہ فصد اور مسہل سے زیادہ نافع ہے : فصد کا نفع اس لئے کم ہے کہ فصد کے ذریعہ نیچے سے اوپر کی طرف مادہ کا جذب کرنا دشوار ہے، چنانچہ

---

[1] یہ دعوٰے قابل غور اس لئے ہے کہ انقباضی اور انبساطی حالت میں پھیپھڑے پسلیوں سے اور عضلات سے اس جھلی کے ذریعہ لگے ہوئے رہتے ہیں *

رازی نے ذات الجنب میں کہا ہے کہ جب مادہ کا رخ اوپر کی طرف ہو تو فصد نہایت مفید ہے، اور جب اس کا رخ نیچے کی طرف ہو تو اس کا فائدہ کم ہے + اور شیخ اس کی وجہ اس طرح بیان کرتا ہے کہ تنہا فصد باسلیق سے اس مقام کا مادہ کافی مقدار میں جذب نہیں ہوتا ہے + مسہل کا نفع اسلئے کم ہے کہ وہ اخلاط میں جوش و حرکت پیدا کر دیتا ہے، اور اس میں خطرہ ہے؛ خصوصاً اُس حالت میں جبکہ معالج کو مریض کے مزاج، اور اس کی طبیعت کا صحیح اندازہ نہ ہو، اس حالت میں وہ نہیں جان سکتا کہ کس اندازہ کا مسہل دینا چاہیے۔ اگر مسہل اندازہ سے کم رہا تو یا دست ہی نہ آئیں گے، یا تھوڑے دست آجائیں گے، اور تھوڑی سی حرکت ہو کر رہ جائے گی، اور مادہ پورے طور پر خارج نہ ہوگا۔ اور اس میں یہ بھی خوف رہیگا کہ کہیں مادہ قلب کی طرف نہ چلا جائے؛ اور اگر مسہل اندازہ سے زیادہ رہا تو دست زیادہ آجائیں گے۔ ان تمام صورتوں سے بری قسم کی مضرتیں پیدا ہو سکتی ہیں + رہا حقنہ؟ اس میں خطرہ کم، اور قرب کی وجہ سے اثر جلد ہوتا ہے { ضمادات نہ لگائیں } کیونکہ ضمادات کا اثر ورم تک کم پہونچتا ہے؛ کیونکہ جلد؛ پسلیوں کی پوشیدہ کرنیوالی جھلی، عضلات، اور ہڈیاں، ضمادات اور ورم کے درمیان حائل رہتی ہیں۔ چنانچہ ضمادات اگر محلل ہوں تو وہ نفع بالکل نہیں پہونچا سکتے ہیں؛ خصوصاً اس حالت میں جبکہ مادہ زیادہ ہو؛ اسی طرح اُن ضمادوں کا بھی حال ہے، جو مواد کو باہر کھینچ لاتے ہیں؛ کیونکہ ایسے ضمادوں سے ورم کی طرف مواد کھنچ آتے ہیں، علی الخصوص جبکہ مواد اور زیادہ ہوں، اور وہ پورے طور پر باہر لانے سے عاجز ہوں تو فساد بڑھ جاتا ہے؛ اور اگر ضمادات پکانے والے ہوں تو یہ اس لئے غیر مفید ہیں کہ اگر مواد کو پکا بھی دیں تو اس ورم کے مواد کا منہ کی راہ خارج ہونا دشوار ہوتا ہے، اس لئے پیپ پڑ جائے گی؛ جس میں سخت خطرہ ہے { بلکہ مادہ کو جلد کی طرف قدح (پیالہ) کے ذریعہ جذب کرنا چاہئے } قلع محجمۂ کبیرہ کے مانند یعنی سنگی لگانے کے آلہ کے مانند ایک بڑا آلہ ہے + پھر انجیر، اور رائی کا ضماد کر دیں، تاکہ وہاں زخم پڑ جائے { رہے اسکے باقی تدابیر وہ ذات الجنب کی طرح ہیں } +

ذات العرض
ذات الصدر
برسام وغیرہ

{ گاہے ورم اُس پردہ میں ہوتا ہے، جو سینہ کو دائیں بائیں دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے } اور یہ وہ جھلی (منصف صدر) ہے، جو عظام قص یعنی سینہ کی ہڈی (جس کا آخری حصہ غضروف خنجری کہلاتا ہے) کے درمیان شروع ہو کر پیچھے مہروں سے، اور اوپر ہنسلیوں کے اتصالی مقام سے مل جاتی ہے؛ یہ فی الحقیقت دو جھلیاں ہوتی ہیں { اور یہ ورم گاہے غشاء مذکور کے اُس حصہ میں ہوتا ہے۔ جو عظم قص (سینہ کی ہڈی) کے ساتھ متصل ہے، اسکو **ذات الصدر** (ورم سینہ) کہتے ہیں؛ اور گاہے اُس حصہ میں ہوتا ہے، جو مہروں سے

ملا ہوا ہے، اسکو ذات العرض کہتے ہیں}۔

علامات{ ذات الصدر میں درد، لقبۂ نحر یعنی ہنسلیوں کے درمیانی نشیب سے فم معدہ تک بڑھتا ہے، مریض نہ زمین کی طرف نگاہ ڈال سکتا ہے، اور نہ سر اوپر اٹھا سکتا ہے} کیونکہ دباؤ اور تناؤ سے درد بڑھ جاتا ہے{ اور مریض پہلو یا پیٹھ پر سو کر راحت پاتا ہے، اور ذات العرض کی علامت یہ ہے کہ درد، دونوں شانوں کے درمیان ہوتا ہے، اور پیٹھ پر سو نہیں سکتا} کیونکہ ورم قلب اور غلاف القلب کے نیچے دب جاتا ہے{ مریض دائیں بائیں مڑ نہیں سکتا} کیونکہ پشت کے مہروں کی حرکت سے کھچاوٹ، اور درد بڑھ جاتا ہے{ کھانسی کے وقت مریض درد سے بیقرار ہو جاتا ہے} کیونکہ کھانسی سے وہ جھلی اور متصلہ اعضاء ہل جاتے ہیں۔

علاج{ ان کا علاج ذات الجنب کی طرح ہے، صرف فرق اسقدر ہے کہ ذات الصدر میں ضمادات سینہ پر لگائیں، اور ذات العرض میں شانوں کے درمیان}۔

خانقہ{ گاہے ورم سینہ کے اندر استر کرنے والی جھلی (جو دائیں اور بائیں طرف پہلوؤں کے اندر استر کرتی ہے) کے تمام حصوں میں ہو جاتا ہے} یہ بالکل ظاہر ہے کہ یہ وہی جھلی ہے، جس کا ذکر ذات الجنب خالص میں ہو چکا ہے۔

علامات{ مریض سانس نہیں لے سکتا} کیونکہ اس جھلی سے تنفس میں امداد ملتی ہے، جب یہ جھلی ساری کی ساری متورم ہو جاتی ہے، تو پھیل نہیں سکتی؛ اسی وجہ سے بعض کہتے ہیں کہ ایسے مریض کو حرکت نہ کرنی چاہئے، تاکہ اُسے زیادہ سانس کی ضرورت نہ پڑے، ورنہ اس سے سانس نہیں لیا جاسکے گا، اور وہ گھٹ کر مر جائیگا۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں نے اسکا نام خانقہ (گلا گھوٹنے والا) رکھا ہے، کیونکہ اس میں مرض ذبحہ سے زیادہ انسان گھٹ جاتا ہے{ اور جب کھانسی آتی ہے، تو شدتِ درد سے اور درد کے عام ہونے سے غشی آجاتی ہے، اور کسی شکل پر وہ سو نہیں سکتا} کیونکہ جس پہلو وہ سوتا ہے، اُدھر کا ورم دب جاتا ہے، اور دوسری طرف کا ورم لٹک آتا ہے۔

برسام{ گاہے ورم دیا فرغما می پردہ میں ہوتا ہے، اور دیا فرغما وہ پردہ ہے، جو معدہ اور جگر کے درمیان حائل ہے، جس ورم کا نام "برسام" ہے} یہ گذر چکا ہے کہ اس مسئلہ میں مصنف نے تمام اطباء سے اختلاف کر کے طبری کی پیروی کی ہے (کیونکہ دیا فرغما حجاب حاجز کا نام ہے، جو غذا و تنفس کے اعضاء کے درمیان واقع ہے)۔ بعض لوگ اس طرح تاویل کرتے ہیں کہ اصل میں مصنف کی عبارت اس طرح ہے کہ دیا فرغما وہ پردہ ہے، جو معدہ، اور جگر کے درمیان، اور اعضائے تنفس کے درمیان حائل ہے، لیکن بیان سرسام میں مصنف کی جو عبارت ہے، وہ اس تاویل کے خلاف ہے (وہاں بھی اسکو معدہ اور جگر کے

درمیان حائل بتایا ہے۔

علامات{عقل جاتی رہتی ہے، کیونکہ یہ پردہ دماغی پردوں سے اتصال رکھتا ہے} جیسا کہ مصنف کا قول ہم نقل کر چکے ہیں کہ "دماغی پردہ کا ایک سرا اُتر کر پھیل جاتا ہے، اور اس سے یہ پردہ دیا فرغا بنتا ہے۔" لیکن جمہور اطباء اس بے عقلی کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ حجاب حاجز اور دماغ کا اتصال اُس پٹھے کے ذریعہ ہے، جو دماغ سے اس پردہ کی طرف اترتا ہے، اور اس لئے کہ گرم بخارات اس پردہ سے دماغ کی طرف چڑھتے ہیں{کھانسی بہت ہوتی ہے} اس کی وجہ جمہور اطباء کے نزدیک تو یہ ہوگی کہ ورم کا دباؤ پھیپھڑوں پر پڑتا ہے، اور مصنف کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ ورم کا دباؤ حجاب حاجز پر پڑتا ہے{مگر کچھ بھی نہیں نکلتا ہے} ایسا ابتداء میں ہوتا ہے، جب تک مادہ کچا ہوتا ہے؛ لیکن مصنف کے نزدیک کچھ نہ نکلنے کی وجہ یہ ہے کہ حجاب حاجز پھیپھڑوں، اور ورم کے درمیان حائل ہوتا ہے{مریض پاخانہ کے لئے زور نہیں لگا سکتا} کیونکہ اس میں سانس روکنا، اور سینہ، پھیپھڑے اور حجاب حاجز کو خوب پھیلانا پڑتا ہے، اور سینہ، اور شکم کے عضلات تن جاتے ہیں، اور ان کو سکڑنے سے روک لیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں پھیلنے کی وجہ سے تناؤ بڑھ جاتا ہے، جس سے ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔ انہی وجوہ سے{مریض تے بھی نہیں کر سکتا، تے کرنے سے اتنا درد بڑھتا ہے کہ غشی آجاتی ہے}۔

علاج{ان دونوں قسموں (خانقہ اور برسام) کا علاج پہلے اقسام کے مانند ہے۔ جب یہ امراض اکٹھے ہو جاتے ہیں، تو مریض کم بچتا ہے} کیونکہ یہ اعضاء شریف ہیں، اعضائے رئیسہ سے تعلق رکھتے ہیں، قلب سے قریب ہیں، اور سانس میں نہایت تنگی ہوتی ہے۔

ماہیت ذات الجنب ابتدائے مرض میں غشاء الریہ موٹی اور سرخ ہو جاتی ہے، اور اس کی رونق زائل ہو جاتی ہے، اور اس کی دونوں سطحوں پر مائیت خون منجمد ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ غلاف کھردرا ہو جاتا ہے، اور اجتماع خون کی وجہ سے رگوں سے آب خون مترشح ہونے لگتا ہے، اور غلاف کے اندر جمع ہوتا رہتا ہے۔ جب مریض صحت یاب ہوتا ہے، تو مائیت خون جذب ہو جاتی ہے۔ کبھی غلاف کی دونوں سطحیں باہم بعض بعض مقامات پر جڑ جاتی ہیں، کبھی آب خون جذب ہونے کے بجائے وہاں پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب: سردی لگنا، ضربہ وسقطہ، امراض شش مثلاً ذات الریہ، شش کا غانغرانا، ڈیبلہ ریہ، سرطان، حمیات متعدیہ، مثلاً چیچک، خسرہ، حمی قرمزیہ، انف العنزہ، سل، اوجاع مفاصل حار، ورم کلیہ حار، حمی نفاسیہ وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ذات الجنب حاد (۲) ذات الجنب مزمن۔

۵ے ممکن ہے کہ وہ عصب راجع ہو، مگر وہ براہ راست حجاب حاجز میں نہیں پھیلتا۔ مترجم

علامات ذات الجنب حاد: شروع میں کئی مرتبہ جاڑہ سے خفیف بخار آتا ہے، سینہ میں بوجھ معلوم ہوتا ہے، تھوڑی دیر کے بعد سینہ میں شدید درد ہونے لگتا ہے، جیسے کوئی برچھی چبھو رہا ہے۔ اس درد میں تنفس، گفتگو کرنے، کھانسنے، اور کروٹ بدلنے سے زیادتی ہوتی ہے۔ آخر میں مریض درد کی زیادتی کی وجہ سے سینہ کو جنبش نہیں دیتا، بلکہ شکم سے سانس لیتا ہے، اور عضلات شکم زیادہ کام کرتے ہیں۔ شروع میں مریض کو ماؤف جانب لیٹنے سے آرام ملتا ہے، مگر آخر میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ زبان میلی ہوتی ہے، پیشاب سرخ رنگ کا اور کم مقدار میں آتا ہے۔ رخسارے سرخ ہوتے ہیں۔ جلد گرم اور خشک ہوتی ہے، نبض سخت اور تیز چلتی ہے۔ بخار ۱۰۲ سے ۱۰۳ درجہ تک رہتا ہے، نبض کی رفتار ۹۰ سے ۱۲۰ تک ہوتی ہے، تنفس کی رفتار ۳۰ یا ۳۵ ہوتی ہے، کمزوری کی زیادتی ہوتی، اور خشک کھانسی اٹھتی ہے۔

جب مریض صحت پانے لگتا ہے تو ان علامات میں تخفیف ہو جاتی ہے، ورنہ مزمن ذات الریہ کی علامات شروع ہو جاتی ہیں،

علامات ذات الریہ مزمن: جب آب خون جذب نہو، بلکہ پیپ میں بدل جائے تو اسوقت بار بار لرزہ سے بخار چڑھتا ہے، جلد خشک و گرم ہوتی ہے، نبض سریع اور ضعیف چلتی ہے۔ مریض کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے۔ اور گاہے سینہ کی ماؤف جانب متورم ہو جاتی ہے۔ اسوقت اس کی علامات حمی دق سے مشابہ ہوتی ہیں۔

معمولات مطب: اس مرض کا علاج اور معمولات ذات الریہ کے مانند ہیں۔ نیز غذا اور ہدایات وغیرہ پر اسی طرح کاربند ہوں۔ اگر بخار کے رفع ہونے کے بعد خشک اور پھیکی چیزیں کھلائی جائیں تو مریض جلد صحت یاب ہوتا ہے۔

سینہ جکڑنا (جمود صدر)

(اس مرض کا نام بَرْدُ الصَّدْر (سینہ کا ٹھنڈا ہو جانا) اور جُمُوْدُ الصَّدْر (سینہ کا جکڑ جانا) دونوں ہے۔ اس مرض میں سینہ کے عضلات، سینہ کے پردے، اور پھیپھڑے ٹھنڈے ہو کر جم جاتے، اور اکڑ جاتے ہیں، اور ان میں ایک قسم کا تمدد (تناؤ) پیدا ہو جاتا ہے، اسلئے نہ طبعی طور پر پھیل سکتے ہیں، اور نہ سکڑ سکتے ہیں۔ اس لئے شرق یعنی اچھو کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے، اور سانس کھڑا ہو جاتا ہے، یعنی سیدھی گردن کئے بغیر سانس نہیں لیا جاتا ہے، کیونکہ تنفس کے اعضاء، جذب ہوا کے لئے طبعی طور پر پھیل نہیں سکتے ہیں، اس لئے مریض گردن سیدھی کرنے، اور اوپر کی طرف کھینچنے پر مجبور ہو جاتا ہے،

تاکہ سینہ اور پھیپھڑے پورے طور پر کشادہ ہو جائیں {گاہے یہ مرض دفعۃً ہلاک کر دیتا ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان اعضاء کی سردی سے قلب ٹھنڈا اور حرارت اصلیہ بجھ جاتی ہے یا تنفس رُک جاتا ہے} اور روح جل کر فنا ہو جاتی ہے۔

سبب {اس کا یہ ہوتا ہے کہ سینہ میں سرد ہوا، یا برف لگنے سے یا سرد پانی میں غوطہ لگانے سے سردی پہونچ جاتی ہے۔ گاہے یہ مرض افیون کے اثر سے بھی ہو جاتا ہے} کیونکہ افیون سخت سرد ہے، حرارت اصلیہ کو بجھا دیتی ہے، رطوبتوں کو غلیظ اور خشک کر دیتی ہے، اسی وجہ سے اسکے استعمال کے بعد ہاتھ پاؤں ٹھنڈے اور سُن ہو جاتے ہیں، حلق اور سانس میں تنگی آجاتی ہے، اور سانس چھوٹا ہو جاتا ہے، بدن میں تشنج (اینٹھن) ہونے لگتا ہے ناخون کالے پڑ جاتے ہیں، نیند کا غلبہ ہوتا ہے، زبان بند ہو جاتی ہے، پھر مرض کزاز پیدا ہو جاتا ہے، جس سے انسان گھٹ جاتا ہے، پھر ٹھنڈا سانس آکر موت آجاتی ہے {اور گاہے سینہ کے گلانے، اور گھلانے والوں کو یہ مرض ہو جاتا ہے} کیونکہ سیسے کا دھواں قلب کو ٹھنڈا کر دیتا، حرارت کو بجھا دیتا، رطوبات کو خشک کر دیتا، اور اعضائے تنفس کو جکڑ دیتا ہے، جس سے سانس تنگ اور چھوٹا ہو جاتا ہے، اور گاہے مریض گھٹ کر مر جاتا ہے۔

علاج {سینے کو گرم کرنے کے لئے گرم روغن لگائیں} مثلاً روغن قسط، سوسن، ہمراہ جند بیدستر {گرم ضماد لگائیں} مثلاً سداب، صعتر، پودینہ، ہینگ، افسنتین، جند بیدستر، شہد، اور روغن اخروٹ {اور پرانی شراب نیم گرم قدرے ہینگ کے ساتھ پلائیں}۔

امراض قلب دل کی بیماریاں

قلب۔ دل

دل ایک عضلی (لحمی، گوشت کا بنا ہوا) عضو ہے، جس کی ساخت نہایت قوی، اور مستحکم ہے، اور اس کی شکل مخروطی ہے، یعنی گاجر کی طرح اس کا بالائی حصہ چوڑا، اور زیریں حصہ نوکیلا ہوتا ہے، بالائی حصے کو قاعدہ (تلہ) اور زیریں حصہ کو زاویہ دراس (کہتے ہیں قلب اپنے غلاف کے اندر دونوں پھیپھڑوں کے درمیان سینہ کے اندر رہتا ہے "قلب کا قاعدہ (چوڑا حصہ) تقریباً سینہ کے وسط میں واقع ہے اور اس کا راس (زاویہ سرا) بائیں طرف ہٹا ہوا ہے" (ابن النفیس)۔

قلب حرارت غریزی کا سرچشمہ، دوران خون کا مرکز اور روح حیوانی کا مبدا ہے۔

قلب، سینہ کے اندر ترچھا اس طور پر واقع ہے کہ اس کا زیادہ حصہ بائیں طرف واقع ہے،

یعنی اگر سینہ کے وسط میں ایک کھڑی لکیر اوپر سے نیچے کھینچی جائے، تو قلب اس خط سے بائیں جانب تین قیراط، اور دائیں جانب ڈیڑھ قیراط واقع ہوگا۔ قلب کا قاعدہ اوپر، پیچھے اور دائیں جانب کو رخ رکھتا ہے، اور اس کا زاویہ اس کے برعکس نیچے، سامنے اور بائیں جانب کو مائل ہے، اور یہ پانچویں اور چھٹی پسلیوں کے درمیان، بائیں سرپستان سے تقریباً ڈیڑھ قیراط نیچے، اور ایک قیراط اندر کی طرف واقع ہے۔ اگر سینہ پر ایک خط دوسری بائیں پسلی کی کری کے زیریں کنارے، اور دائیں تیسری پسلی کی کری کے بالائی کنارے کے درمیان ترچھا کھینچا جاوے، تو قلب کا بالائی کنارا (قاعدہ) تقریباً اسی کے مقابل ہوگا۔ اور اگر ایک خط غضروف خنجری (کوڑی) کے اس مقام سے شروع کیا جائے۔ جہاں ساتویں پسلی کی کری لگتی ہے، اور اسے پانچویں چھٹی پسلیوں کے درمیان سرپستان سے تقریباً ڈیڑھ قیراط نیچے تک پہونچایا جائے، تو اس خط کے مقابل قلب کی زیریں حد ہوگی، جو حجاب حاجز پر رکھی رہتی ہے۔

سانس کے کھینچنے اور پھینکنے میں، اور شکم کے خالی اور پُر ہونے میں، نیز دیگر طبعی اور غیر طبعی حالات میں قلب کی جگہ مختلف اندازے سے بدل جایا کرتی ہے، مثلاً دل کبھی اوپر ہو جاتا ہے، اور کبھی نیچے۔ دائیں طرف سینہ کے اندر، اگر پانی جمع ہو جائے، تو دل بائیں طرف ہٹ جاتا ہے، اسی طرح اس کے برعکس۔

قلب کی پیمائش اور وزن قلب تقریباً پانچ قیراط لمبا، ساڑھے تین قیراط چوڑا، اور ڈھائی قیراط دبیز (موٹا) ہوتا ہے۔ اسکا وزن مردوں میں تقریباً ۲۵ تولہ سے ۳۰ تولہ تک، اور عورتوں میں ۲۰ تولہ سے ۲۵ تولہ تک ہوتا ہے۔

قلب کی تصویر چاروں قسم کے عروق کے ساتھ

قلب کے حصے قلب کا اندرونی خول ایک درمیانی دیوار کے ذریعہ دائیں اور بائیں دو خانوں میں تقسیم ہو جاتا ہے (اس درمیانی دیوار میں کوئی سوراخ نہیں ہوتا ہے) پھر ان میں سے ہر ایک خانہ جھلی کے ایک پردہ (کواڑی) کے ذریعہ، جو پھاٹک کی طرح

(۴۵) قلب مع عروق
(اگلا منظر)

(۴۶) قلب مع عروق
(پچھلا منظر)

(۴۷) قلب کے دائیں اذن اور دائیں بطن کو کھول کر دکھایا گیا ہے اگلا منظر
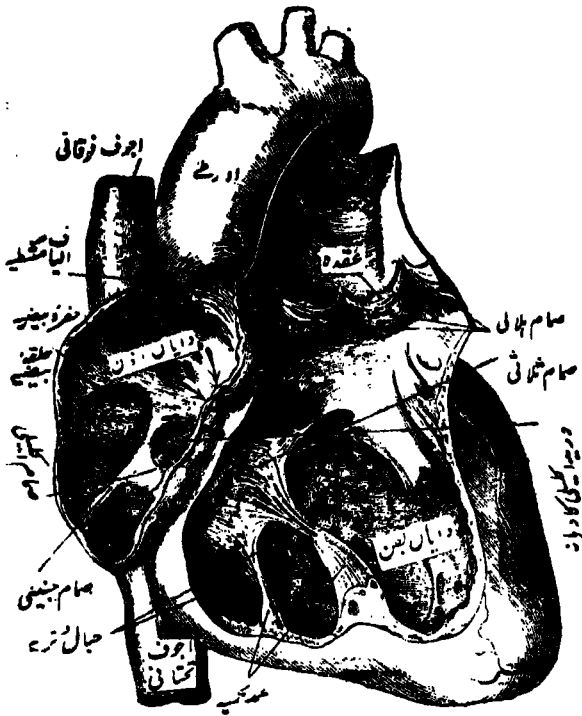
(۴۸) قلب کے بائیں اذن اور بائیں بطن کو کھول کر دکھلایا گیا ہے (پچھلا منظر)

کھلتا بند ہوتا رہتا ہے۔ بالائی اور زیریں دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ نیچے والے دونوں حصوں کو قلب کا بطن۔ کہتے ہیں (بطن: شکم) اور اوپر والے دونوں حصوں کو قلب کا اذن کہتے ہیں (اذن۔ کان)۔ غرض قلب چار خانوں میں منقسم ہوتا ہے: (۱) دایاں اذن (۲) دایاں بطن (۳) بایاں اذن (۴) بایاں بطن۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ قلب میں تین بطون ہیں، وہ صحت پر نہیں ہیں: **ابو سھل مسیحی** کا قول تشریح کے مطابق ہے کہ "قلب میں دو تجویفیں (بطن) ہیں، ایک دائیں طرف، اور دوسری بائیں طرف۔ دائیں تجویف میں ایسا خون ہے، جس میں دُخان (دھواں) ہوتا ہے، اور روح کم ہوتی ہے، اور بائیں بطن میں جو خون ہوتا ہے، اس میں روح زیادہ ہوتی ہے" (ملخصاً)

دایاں اذن بائیں کی نسبت بڑا ہوتا ہے، مگر دائیں اذن کی دیواریں پتلی ہوتی ہیں۔ اسی طرح دائیں بطن کی دیواریں بھی بائیں سے باریک ہوتی ہیں۔ اس کے اندر تقریباً ۵ تولہ خون سما سکتا ہے اس میں ہمیشہ وریدی خون (سیاہی مائل) دونوں اجوف سے آتا ہے، جو دائیں بطن کی طرف چلا جاتا ہے، اور دائیں بطن سے پھیپھڑے تک پہونچ جاتا ہے تاکہ اس خون کا دھواں صاف ہو جائے۔ دائیں اذن اور دائیں بطن کے درمیان ایک کواڑی ہوتی ہے، جس کے تین پٹ ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کو صمام ثلاثی کہتے ہیں۔ اس کواڑی کا فائدہ یہ ہے کہ دائیں اذن کا خون دائیں بطن میں بہ آسانی چلا جائے، مگر پھر وہ واپس نہ لوٹ سکے۔

دایاں بطن ایک مثلث شکل کا خانہ ہے جو دائیں اُذن کے نیچے واقع ہے۔ دائیں اُذن کا وریدی خون اس میں آتا ہے، جو شریان رئوی[1] کے ذریعہ دائیں بطن سے پھیپھڑے تک چلا جاتا ہے۔ دائیں اُذن اور دائیں بطن کے درمیانی حلقہ کو "فُوهَةُ الوَتِینِ[2] کہتے ہیں" (سمی) "یہ دہانہ اندر سے باہر کی طرف جھلیوں (کواڑیوں) کے ذریعہ بند ہو جاتا ہے" (سمی) یعنی جب اذن کا خون اس میں آجاتا ہے، تو پھر یہ کواڑیاں اس طرح

قلب کے ایک جوف کا خاکہ

اجوف
دایاں اذن
اجوف
بطن

(اس تصویر میں دکھلایا گیا ہے کہ صمام ہلالی کھلی ہوئی ہے اور بطن کا راستہ بند ہے)

[1] وریدِ شریانی: شریان رئوی

[2] وتین اور نیاط اجوف کے دو نام ہیں۔ مترجم

بند ہو جاتی ہیں کہ اس کا خون اُذن کی طرف واپس لوٹ کر نہیں جاسکتا۔ دائیں بطن کا خون پھیپھڑوں کی طرف جس رگ سے جاتا ہے، اسے **ورید شریانی** کہتے ہیں، اس کی ساخت شریانوں کی طرح ہے، اور شریانوں کی طرح یہ تڑپتی بھی ہے (گیلانی) "مگر اس کے اندر جو خون ہوتا ہے اُسکے اندر دُخان (دھواں) پایا جاتا ہے (نفیسی)، اس رگ کی جڑ میں تین پٹ والی ایک کواڑی ہوتی ہے، جس کا فعل یہ ہے کہ جب

قلب کے ایک جوف کا خاکہ

(اس تصویر میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ ہلالی کواڑیاں بند ہیں اور قلب کی طرف آنے کا راستہ کھلا ہوا ہے)

خون قلب سے پھیپھڑے کی طرف جانے لگے، تو یہ کھل جائے، اور پھر اگر وہ واپس ہونے لگے تو یہ بند ہو جائے (ابن نفیس)۔ ان کواڑیوں کی شکل ہلالی ہے، اسی وجہ سے انکا نام **صمام ہلالی** رکھا گیا ہے۔ اور جہاں یہ لگی رہتی ہیں، وہاں انکے پٹ کی تعداد کے موافق تین طرف سے جھول ہوتے ہیں۔ ان کواڑیوں کی شکل وصورت، فعل اور ساخت شریان اعظم کی کواڑیوں کے مانند ہے، جس کا بیان آنے والا ہے۔ **صمام ثلاثی** کے تین پٹ ہوتے ہیں، اور تینوں مثلث شکل کے ہوتے ہیں۔ اس پٹوں کے چوڑے سے (قاعدے) قلب کی دیوار سے (فوہۃ الاذین) سے لگے رہتے ہیں، اور ان کے سرے باریک، مضبوط ڈوریوں (حبال[1] وتریہ) کے ذریعہ دل کے عضلی اُبھاروں (عمد لحمیۃ[2]) سے لگے رہتے ہیں۔

قلب کی یہ اور باقی تمام کواڑیاں، قلب کی اندرونی استر کرنے والی جھلی سے بنتی ہیں، جن کے اندر استحکام کی غرض سے قلب کے کچھ عضلی ریشے بھی آجاتے ہیں۔

بایاں اُذن جو وریدی خون قلب کے دائیں بطن سے ورید شریانی[3] نامی رگ کے ذریعہ پھیپھڑے میں پہونچتا ہے، وہ اپنا دُخان (دھواں) وہاں خارج کر دیتا ہے، اور پھیپھڑے سے ہوا کا ایک مخصوص حصہ لیکر اور نہایت شوخ سرخ ہوکر دوسری رگوں (شریان[4] وریدی) کے ذریعہ پھیپھڑے سے قلب کے بائیں اُذن میں پہونچتا ہے۔ شریان وریدی اور ورید شریانی کے دہانے باہم پھیپھڑے میں ملے ہوئے ہیں، یعنی دونوں کے درمیان عروق شعریہ ذریعہ اتصال

[1] حبال بمعنے ڈوریاں، وتر بمعنے نس یا تانت۔ [3] شریان رئوی
[2] عمد بمعنے ستون، لحم اگوشت۔ مترجم [4] ورید رئوی

(۴۹) قلب کے چاروں دہانے اور اُن کی کواڑیاں (بالائی منظر)

(۵۰) بائیں بطن اور اورطی کی کواڑیاں (بالائی منظر)

ہیں۔ شریان وریدی میں خون اگرچہ نہایت شوخ سرخ (شریانی خون) ہوتا ہے، مگر انکی ساخت وریدوں کی طرح ہے، اور وریدوں کی طرح ان میں سکون ہوتا ہے۔ بایاں اُذن دائیں کی بنسبت اگرچہ چھوٹا ہے، مگر اس کی ساخت زیادہ موٹی اور مستحکم ہے۔ شریان وریدی پھیپھڑوں کے قریب بہت سی ہوتی ہیں۔ مگر آخر میں اُذن کے قریب چار بڑی رگوں میں جمع ہوکر چار سوراخوں کے ذریعہ بائیں اذن میں تمام ہوتی ہیں۔ اس کے بعد بائیں اُذن کا خون بائیں بطن میں (جو نیچے ہوتا ہے) چلا جاتا ہے، بائیں اُذن اور بائیں بطن کے درمیان بھی ایک کواڑی ہوتی ہے، جس کے دو پٹ ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اسکو صمام ذوالراسین[1] کہتے ہیں۔ ان کا فائدہ بھی دائیں بطن کی کواڑیوں کے مانند یہ ہے کہ جو خون بائیں اذن سے بائیں بطن میں آئے، وہ پھر لوٹ کر بائیں اذن میں نہ چلا جائے، یعنی آمد کے وقت اس کے پٹ کھل جاتے ہیں، اور واپسی کے وقت بند ہو جاتے ہیں۔

بایاں بطن مخروطی ساز گاؤدم (گاجرنما) ہوتا ہے، اور اس کی دیواریں دائیں بطن کی دیوار سے زیادہ دبیز ہوتی ہیں۔ اس کے اندر شریانی خون بائیں اُذن سے آتا ہے۔ جو یہاں سے شریان اعظم (اورطی) کے ذریعہ تمام بدن میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ اس خون کے ساتھ روح حیوانی بھی ہوتی ہے، جو تمام اعضاء کو گرم کرتی ہے۔ بائیں بطن سے چونکہ دور دور کے اعضاء میں خون و روح پہونچتا ہے، اس لئے اس بطن کی دیواریں زیادہ دبیز، اس کے عضلی ریشے بکثرت، اور اس کی قوت انقباض (سکڑنے کی) دائیں بطن کے مقابلہ میں زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اس میں ایک دہانہ (بائیں اُذن اور اس کے درمیان) کے ذریعہ خون آتا ہے، اور دوسرے دہانہ (اورطی کے دہانہ) سے خارج ہوکر تمام بدن میں چلا جاتا ہے۔ ان دونوں دہانوں پر دائیں بطن کی طرح کواڑیاں ہوتی ہیں، جن کی مدد سے آیا ہوا خون پھر اوسی طرف نہیں لوٹ سکتا، جہاں سے وہ آیا ہے۔ چنانچہ اورطی کے دہانہ پر جو کواڑی ہے، اس کے پٹ ہلالی شکل کے تین ہیں۔ اس کو صمام ہلالی اور صمام سینی کہتے ہیں۔ ان کی شکل و صورت وغیرہ وریدِ شریانی کی کواڑی کی طرح ہے۔

بائیں اُذن اور بائیں بطن کے درمیان، جو خون کے آنے کا راستہ ہے، اس پر جو کواڑی لگی ہوتی ہے، اس کے پٹ دو ہیں، اسی وجہ سے اسکو صمام ذوالراسین (دو سرے والی) کہتے ہیں۔ نیز اسے صمام تاجی بھی کہتے ہیں۔ اس کواڑی کی نوک سے بھی تندار ڈوریاں لگی رہتی ہیں (حبال وتریہ) جو دوسری طرف قلب کی دیواروں سے گوشت کے اُبھاروں (ستونوں) کے ذریعہ چسپاں رہتی ہیں، ان اُبھاروں کو عُمُد لحمیہ کہتے ہیں۔

---

[1] صمام کے اصطلاحی معنے کواڑی۔ ذوالراسین: دو سرے والی۔ اس کو صمام تاجی اور میترل ذو مسقفین بھی کہتے ہیں۔ [2] لہٰذا اسکو صمام ثنائی بھی کہتے ہیں۔

شیخ نے ان کواڑیوں کو سکر سے تشبیہ دی ہے! سکر اس تختہ یا پھاٹک کو کہتے ہیں، جو پانی روکنے کے لئے نہروں میں لگایا جاتا ہے ؎

ساخت قلب کا بیرونی استر غشار مائی (آبدار) کا ہے۔ اسی کے مرض سے قلب کے غلاف میں غیر معمولی طور پر پانی جمع ہو جاتا ہے، جبکہ قلب کا استسقاء کہنا چاہیے (احتواء رطوبت) اور جو جھلی قلب کے اُذن اور بطون میں اندر استر کرتی ہے، اسے بطانۂ قلب کہتے ہیں، ان دونوں استروں کے درمیان قلب کا خاص جوہر (قلب کا عضلی حصہ) ہے۔ جس کے ریشوں کے سکڑنے سے قلب سکڑتا ہے ؎

قلب میں عروق کے علاوہ اعصاب بھی ہیں، جن میں سے بعض کا تعلق دماغی عصب (عصب راجع) سے بھی ہے ؎ (مترجم)

سوءِ مزاج قلب (دل کے مزاج کی خرابی)

قلب کی گرمی { قلب کا مزاج گاہے گرم ہو جاتا ہے! **علامات**: سانس بڑا آتا ہے } یعنی اعضائے تنفس سانس کے وقت ہر طرف بہت زیادہ پھیلتے ہیں، تاکہ معمول سے زیادہ ہوا جذب ہو { نبض بڑی تیز اور پے درپے چلتی ہے } کیونکہ سرد ہوا کے جذب کرنے کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے قرب قلب کی وجہ سے { سینہ چھونے سے گرم معلوم ہوتا ہے } اور قلب اور پھیپھڑوں کی حرارت کے باعث { پیاس لگتی ہے۔ اور سرد ہوا سے راحت ملتی ہے، تمام بدن میں لاغری ہوتی ہے } کیونکہ قلب کی گرمی تمام بدن میں سرایت کر جاتی ہے، جس سے رطوبتیں پگھل کر تحلیل ہو جاتی ہیں، اور اعضاء خشک ہو جاتے ہیں۔ کسی ظاہری سبب کے بغیر { غم ہوتا ہے } کیونکہ خون جلکر غلیظ اور مکدر ہو جاتا ہے، جس سے روح مکدر، غلیظ اور تاریک پیدا ہوتی ہے، جو پھیل نہیں سکتی ہے (اور خوشی میں روح پھیلا کرتی ہے) { سوزش کے ساتھ بے چینی ہوتی ہے }

علاج { اقراص کافور، اور ٹھنڈے شربت استعمال کرائیں، جن کو قلب سے خصوصیت ہو } مثلاً شربت ریباس، شربت انار، اور شربت صندل { اور سینے پر ٹھنڈے ضماد لگائیں } مثلاً صندل، کافور ہمراہ گلاب ؎

سردی قلب { گاہے قلب کا مزاج سرد ہو جاتا ہے؛ **علامات**: نبض چھوٹی، اور سست ہوتی ہے، اور وقفہ زیادہ چھوڑتی ہے } کیونکہ اس میں قوت ضعیف، اور ہوا کی ضرورت کم ہو جاتی ہے { تنفس کمزور اور قوتیں نڈھال ہو جاتی ہیں، اگرم

چیزوں کے چکھنے، چھونے، اور سونگھنے سے راحت ملتی ہے، طبیعت میں ڈر، گھبراہٹ، اور بزدلی آجاتی ہے، کیونکہ ایسے مریضوں کا خون سرد اور رقیق ہوتا ہے، جس سے روح تھوڑی اور رقیق پیدا ہوتی ہے، اس میں اشتعال (بھڑک) اور گرمی کم ہوتی ہے، سردی کی وجہ سے باہر کی طرف حرکت کرنے میں سُست ہوتی ہے، رقت کی وجہ سے جلد تحلیل ہو جاتی ہے، قلت کی وجہ سے پورے طور پر پھیل نہیں سکتی ہے، اسلئے مریض ڈر اور خوف کے لئے آمادہ رہتا ہے {بشرہ سے تازگی جاتی رہتی ہے} کیونکہ تازگی اور رونق اُسی وقت آتی ہے جبکہ خون اپنی کثرت، حرارت، اور لطافت کے باعث پھیلکر بشرہ کی طرف روح کو اپنے ساتھ لیکر آئے، لیکن جب وہ سرد اور تھوڑا ہوتا ہے، اور باہر کی طرف حرکت کرنے سے عاجز ہوتا ہے، تو رونق اور تازگی لازمی طور سے جاتی رہتی ہے۔

علاج {دواء المسک اور مفرح حار (فرحت بخشنے والی گرم دواء) جسکا ذکر مالنخولیا میں ہو چکا ہے، اور مقوی قلب شربت استعمال کرائیں} مثلاً شربت گاؤزبان، شربت بادرنجبویہ، اور شربت عود، ان میں زعفران، مُشک، عنبر، سنبل، اور گل سرخ بھی ہو {بھنے ہوئے گوشت کھلائیں، جن میں دارچینی، زعفران، زیرہ اور عود (اگر) جیسے مصالح پڑے ہوں، سینے پر گرم اور خوشبودار ضماد لگائیں} تاکہ اس کا نفع تیز، اور پورا ہو، مثلاً سنبل، ناگرموتھہ، دارچینی، لونگ، گل سرخ، ہمراہ آب مرزنجوش، آب ریحاں، آب بادرنجبویہ۔

خشکی قلب {گاہے قلب میں خشکی آجاتی ہے} **علامات**: نبض میں سختی ہوتی ہے} کیونکہ شریان میں خشکی ہوتی ہے، نیز نبض صغیر (چھوٹی) ہوتی ہے، کیونکہ قوت میں ضعف، اور شریان میں سختی ہوتی ہے، جس سے قوت اس کو پھیلا نہیں سکتی ہے {نبض پے درپے چلتی ہے} تاکہ اس کے صغر (چھوٹی ہونے) اور سستی کا تدارک ہو جائے {بدن لاغر ہو جاتا ہے} گر حرارتِ قلب سے لاغری کم ہوتی ہے {انفعالات نفسانیہ مثلاً فرحت، غصہ، غم، اور خوف پیدا نہیں ہوتے ہیں، اور اگر پیدا ہو جاتے ہیں، تو دیر تک قایم رہتے ہیں}۔

علاج {ماء الشعیر، روغن بادام کے ساتھ پلائیں} بشرطیکہ خشکی کے ساتھ گرمی ہو۔ {دودھ اور تر غذائیں کھلائیں} مثلاً حریرہ، جو ماء الشعیر، شکر، روغن بادام سے تیار کیا گیا ہو، اور مثلاً ہازیا نامی مچھلی جو روغن بادام کے ساتھ پکائی گئی ہو (ہازیا پتھرلی زمین کی مچھلی ہے۔ یا خاص قسم کی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں ہیں) {سینہ پر قیروطی لگائیں} جو روغن بنفشہ، روغن کدو، آب کشنیز، اور آب کاہو سے بنائی گئی ہو۔

رطوبت قلب {گاہے قلب کا مزاج تر ہو جاتا ہے} **علامات** {نبض نرم ہوتی ہے} یعنی وہ بآسانی دب جاتی ہے، کیونکہ شریان نرم ہوتی ہے {نبض سست

ہوتی ہے} کیونکہ نبض کی حاجت کم، اور قوت ضعیف ہوتی ہے {نبض مختلف ہوتی ہے} کیونکہ ضعف نہایت درجہ نہیں ہوتا ہے، بلکہ قوت اس قدر ہوتی ہے کہ شریان کو حرکت دینے کی کوشش کرتی ہے، پھر وہ تھک کر راحت کرنے لگتی ہے اور ٹھہر جاتی ہے۔

{انفعالات نفسانیہ (مثلاً غم، غصہ وغیرہ) جلد آتے ہیں، اور جلد ہی زائل ہو جاتے ہیں} ٭

علاج {غذا ہلکی اور کم کھلائیں، قلب کی مخصوص خشک دوائیں استعمال کریں} تاکہ دوا کا اثر قلب تک شدت اور سرعت سے پہونچے، مثلاً لونگ، زعفران، بادرنجبویہ {معتدل درجہ کی ریاضت کریں} تاکہ خشکی بہت زیادہ نہ ہو جائے {اور اگر خرابی مزاج کا سبب مادہ کی کثرت ہو تو مناسب تدابیر سے مادہ خارج کریں} مثلاً فصد کھولیں، یا مسہل دیں ٭

خفقان (دل کا دھڑکنا)

{خفقان وہ مرض ہے، جس میں کسی اذیت کی وجہ سے قلب پھڑکتا ہے} یعنی اذیت کو دفع کرنے کے لئے قلب سکڑتا ہے! کیونکہ دفع کرنے کے لئے انقباضی (سکڑنے کی) حرکت ہی کی جاتی ہے، اور راحت حاصل کرنے کے لئے، اور دوسری مرتبہ سکڑنے کے لئے قلب پھیلتا ہے۔ یہ حرکت اُس انقباضی و انبساطی حرکت کے مانند نہیں ہے، جو بخارات دخانیہ کے دفع کرنے اور ہوا کے جذب کرنے کے لئے قلب کو ہر وقت کرنی پڑتی ہے۔ کیونکہ اس حرکت میں اضطراب و پریشانی اور بُرے طور پہ بے ترتیبی ہوتی ہے (قلب بخارات دخانیہ کو پھیپھڑوں کی طرف ورید شریانی کی راہ خارج کرتا ہے، اور پھیپھڑے سے ہوا کو شرائین وریدیہ کے ذریعہ جذب کرتا ہے، مسیحی) ٭

سبب {یہ اذیت گاہے اخلاط کی کثرت (امتلاء) سے ہوتی ہے، جتنے عروق پُر ہو جاتے ہیں} امتلاء سے مراد یہ ہے کہ اخلاط و مواد مقدار میں اس قدر زائد ہوں کہ رگیں (اور اخلاط کے ظروف) بھر جائیں، خواہ یہ اخلاط کیفیت کے لحاظ سے فاسد نہ ہوں لیکن یہاں کثرت اخلاط سے مراد محض خون کی کثرت ہے ٭

علامات {کثرت خون کی علامتیں پائی جاتی ہیں} مثلاً رگوں کا ابھرنا اور پھولنا، بوجھ کسل و ماندگی، نبض کا پُر ہونا، قارورہ کا رنگین اور گاڑھا ہونا ٭

علاج {بائیں باسلیق کی فصد کھولیں} تاکہ نفع پورا اور جلد ہو {رائب پلائیں} رائب، ابن تلمیذ کے قول کے مطابق وہ تازہ دودھ ہے، جو جم جاتا ہے (یعنی دہی کو رائب کہتے ہیں)۔

جانے کے لئے گاہے انفحہ (پنیر مایہ) گھول دیتے ہیں، اور گاہے دودھ کو ایک دن یا زیادہ چھوڑ دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اس کو ماست بھی کہتے ہیں، یہ نہایت سرد ہوتا ہے، اور بقول صاحب ذخیرہ" وہ صاف زرد رنگ کا پانی ہے، جو چھاچھ کے گاڑھے اجزاء سے (جورات کو سرد مقام میں رکھنے سے اوپر آجاتے ہیں) جدا ہو جاتا ہے۔ یہ پانی حرارت کو بجھاتا اور قبض رفع کرتا ہے۔" مگر یہ قول زیادہ صحیح نہیں معلوم ہوتا ہے (کیونکہ رائب دہی کو کہتے ہیں، جس کے اوپر پانی ہوتا ہے) {اقراص کافور کھلائیں، اور صرف چھوٹے شوربے (مزورات)، جو گوشت سے خالی ہوتے ہیں، پلائیں} +

سبب (۲) {گاہے وہ اذیت سوداوی خلط سے ہوتی ہے، جو قلب کی رگوں میں اکٹھا ہو جاتی ہے} جس کے دور کرنے کے لئے قلب مجبور ہوتا ہے (اس لئے وہ پھڑکتا ہے)۔

علامات {مریض کی سمجھ خراب ہو جاتی ہے، خوف، وحشت، اور مالیخولیا کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے} کیونکہ وہ روح حیوانی فاسد اور سیاہ ہو جاتی ہے، جو قلب سے دماغ کی طرف جایا کرتی ہے +

علاج {اس مالیخولیا کا علاج کریں، جس میں خون کے اندر سوداء کا غلبہ ہو جاتا ہے} اور ساتھ ساتھ قلب کو بھی طاقت پہونچائیں +

سبب (۳) {گاہے خفقان (اختلاج قلب) اخراج خون، کثرتِ فصد، یا کھانے پینے کی خرابی سے ہوتا ہے، کیونکہ اس سے خون مقدار میں کم، قوام میں رقیق، اور کیفیت میں فاسد ہو جاتا ہے} اور خون کی کمی اور خرابی سے (جو قلب کی غذا ہے) قلب ضعیف ہو جاتا ہے + شیخ کا قول ہے کہ جب قلب میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے تو جب تک اس میں کسی قدر قوت باقی ہوتی ہے، وہ اذیت کے دور کرنے کے لئے کم و بیش پھڑکتا ہی رہتا ہے، جس سے خفقان پیدا ہوتا ہے۔ نیز اس میں جب ضعف آتا ہے، تو ادنیٰ چیزوں سے، حتیٰ کہ غذاء کے معمولی بخارات سے بھی، متاثر ہوتا ہے +

علاج {عمدہ غذائیں کھلا کر بہتر اور معتدل القوام خون پیدا کریں} +

سبب (۴) {گاہے خفقان معدہ کے تعلق اور اس کے قرب کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے: معدہ میں کوئی صفراوی اور تیز خلط ہوتی ہے، یا غلیظ لیسدار بلغم، یا کوئی فاسد غذا ہوتی ہے + **علامات**: اس کا پتہ معدہ کی حالتوں اور قے میں خارج ہونے والی چیزوں سے چل سکتا ہے + **علاج**: قے اور دست سے معدہ صاف کریں، اور معدہ کے ساتھ ساتھ قلب کو بھی قوی کریں} تاکہ وہ معدہ کے تعلق سے متاثر نہ ہو +

سبب (۵) {گاہے خفقان اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ قلب کی قوتِ احساس تیز

اور اس میں نزاکت و لطافت آجاتی ہے} +

علامات { معمولی اذیتوں کے پہونچنے سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے} مثلاً معمولی گرمی و سردی کا پہونچنا، یا معمولی طور پر انفعالات نفسانیہ (یعنی غم و غصہ وغیرہ) کا لاحق ہونا؛ اور گلے اتنی نزاکت آجاتی ہے کہ غذا، اور اخلاط کے معمولی بخارات سے بھی (جن سے کوئی شخص خالی نہیں ہو سکتا) دل میں اذیت پہونچتی ہے { مگر بدن تندرست، افعال صحیح، اور قوت قایم ہوتی ہے، نبض بڑی اور قوی چلتی ہے + **علاج**: قلب کو، قلب کی مخصوص دواؤں اور مناسب خوشبو سے، سردی و گرمی کی رعایت کرکے قوت پہنچائیں} یہ صحیح نہیں ہے (کیونکہ قلب تو پہلے ہی سے قوی ہے) { غلیظ غذائیں دیں} مثلاً سری پائے اور ہلیم وغیرہ، تاکہ ان سے غلیظ اور سرد روح پیدا ہو، جو کثافت اور سستی رفتار کی وجہ سے اعضاء کے اندر نفوذ نہ کر سکے گی، اور قلب کی حس کمزور ہو جائے گی اور وہ معمولی چیز سے تکلیف نہ پا سکے گا +

سبب (۶) { گاہے خفقان قلب کی سردی سے ہوتا ہے + **علامات**: سردی کی علامتیں اور اس کا علاج پہلے گذر چکا ہے} **اعتراض**: مجھے پتہ نہیں چلتا کہ مخصوص طور پر سردی کے ذکر کرنے کے کیا معنے ہیں، حالانکہ سردی، گرمی، تری، اور خشکی، یہ سب چیزیں خفقان پیدا کر سکتی ہیں +

اسباب: وہ خراب عادتیں جن کی وجہ سے قلب کے لحمی اور عصبی ریشے کمزور پڑ جاتے ہیں، مثلاً تمباکو، بھنگ، چرس، شراب خوری، چاء، کثرت جماع، آرام طلبی، جلق، فاقہ کشی وغیرہ، انفعالات نفسانیہ، مثلاً رنج و غم، فکر و تردد، خوف و دہشت وغیرہ۔ قلب کی دیواروں میں چربی کی زیادتی، یا انکا موٹا یا پتلا یا کشادہ ہو جانا۔ مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو اور بوڑھوں کی بہ نسبت جوانوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے؛ اور فربہ اشخاص اس کے لئے زیادہ آمادہ اور مستعد ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے اسباب میں کمی خون، عام کمزوری جسمانی، اختناق الرحم، کثرت حیض، قلت حیض، احتباس حیض، نقرس، وجع مفاصل، سوء ہضمی، کثرت ورزش، تکان، داء الرقص، جنون، صرع، مالنخولیا، گھیگھا، امراض صمامات قلب، ذات الریہ، سل، بواسیر وغیرہ بھی ہیں۔

علامات: دل بہت تیزی اور شدت کے ساتھ حرکت کرتا ہے، اور سینہ کو دیکھنے سے اس کی حرکات دور تک پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ دل اُچھلکر حلق کی طرف چڑھتا ہے یا زور کے ساتھ لرزتا ہے، شرائین تڑپتی ہیں، نبض جلد جلد چلتی ہے، جلد بدن سرخ ہو جاتی ہے، مریض بے چین و بے قرار رہتا ہے، مقام قلب پر کبھی درد بھی مریض محسوس کرتا ہے، کبھی نشتر چبھونے، کبھی صرف دکھن سی معلوم ہوتی ہے،

جس کی وجہ سے بائیں جانب لیٹنا دشوار ہو جاتا ہے، اگر سوء ہضمی ہو تو نفخ شکم اور ترش ڈکاریں آتی ہیں، منہ میں پانی بھر آتا ہے، سینہ میں جلن رہتی ہے، علیٰ ہذا اختناق الرحم والی مریضہ میں اس مرض کی علامات پائی جاتی ہیں + کبھی درد سر، دوران سر، آنکھوں کے سامنے تاریکی، اور کانوں میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ تنفس میں تنگی ہوتی ہے، قلب کی کواڑیوں کی وجہ سے اگر یہ مرض ہو تو قلب کی حرکت بے قاعدہ ہو جاتی ہے، اور امراض ریہ کی وجہ سے ہو تو قلب کی حرکت سست ہو جاتی ہے،

معمولات مطب: اگر اسکا سبب تمباکو، چرس، بھنگ، شراب خوری وغیرہ ہے تو ان چیزوں کو چھوڑ دیں، اور تقویت قلب کے لئے یہ نسخہ پلائیں؛

نسخہ: مفرح بارد اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ صندل سفید، شیرہ کشنیز خشک، عرق گاؤزبان، عرق کیوڑہ میں نکالکر اور شربت سیب یا شربت انار ملاکر پلائیں۔ اور شام کے وقت گل سرخ سبزی دور کرکے رات کے وقت عرق بید مشک، عرق گلاب، عرق گاؤزبان میں ڈال دیں اور زلال لیکر شربت نیلوفر ملاکر پلائیں۔ اور رات کو سوتے وقت کچلہ کے مرکبات میں سے کوئی ایک چیز ضرور دیں، مثلاً حب اذاراقی، معجون لبنا وغیرہ، کچلہ قلبی الیاف اور اعصاب کے لیے مقوی ہے +

اگر یہ مرض انفعالات نفسانیہ کی وجہ سے ہو تو ان خیالات کو بدلنے کی کوشش کریں اور تقویت قلب کے لیے یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا یا خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا، اول کھلائیں، اوپر سے عرق کیوڑہ، عرق عنبر شربت سیب ملاکر صبح کے وقت اور شام کیوقت مفرح بارد عرق کیوڑہ، عرق عنبر شربت انار کیساتھ دیں اگر قبض کی شکایت ہو تو گلقند، عرق گلاب، عرق گاؤزبان میں حل کرکے اور شربت دینار ملاکر پلائیں +

اگر یہ مرض قلب کی کواڑیوں کے امراض کی وجہ سے ہے تو اسکا کوئی موثر اور کامیاب علاج نہیں ہے، ان مذکورہ بالا نسخے تخفیف مرض کیلئے مفید ہو سکتے ہیں + اگر قلت خون اور جسمانی کمزوری کیوجہ سے خفقان ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں

نسخہ: دواء المسک معتدل جواہر والی میں چاندی کا ورق لپیٹ کر اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ کشنیز خشک، شیرہ الائچی خرد، شیرہ تخم خرفہ سیاہ، عرق گاؤزبان، عرق گلاب میں نکالکر اور مصری ملاکر پلائیں +

اگر اختناق الرحم یا ایام کی خرابی کی وجہ سے یہ مرض ہو تو اصل مرض کا علاج کریں، اسی طرح اگر نقرس وجع مفاصل، داء الرقص، جنون صرع، مالنخولیا، ذات الریہ، سل، کمگھا وغیرہ کی وجہ سے خفقان ہو تو ان امراض کا علاج کریں، اور اس کے ساتھ خفقان کی بھی رعایت رکھیں +

اور اگر سوء ہضمی کی وجہ سے ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: زہر مہرہ، ملباشیر، باریک پیکر دواء المسک معتدل میں ملاکر اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ کشنیز خشک، شیرہ کشمش سبز، شیرہ الائچی خرد، عرق کیوڑہ، عرق گاؤزبان میں نکالکر اور گلقند ملاکر صبح کے وقت دیں +

اور غذا کے بعد دونوں وقت یہ سفوف کھلائیں :

نسخۂ سفوف : بادیان، کشنیز خشک، طباشیر، دانہ ہیل خرد، نبات سفید: کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور پانی کے ساتھ کھلائیں۔ گاہے اس میں گل سرخ بھی اضافہ کرتے ہیں ؛

غذا : لطیف، زود ہضم، اور مقوی کھلائیں۔ مثلاً دودھ، شوربا، یخنی، انڈا، مکھن، بالائی، پنیر، مونگ کی کھچڑی، پھلا ترکاریوں میں کدو، توری، ٹنڈا، خرفہ، پالک وغیرہ دے سکتے ہیں؛ اور میووں میں انگور، سیب، سنترہ، ناشپاتی وغیرہ ؛

ثقیل، نفاخ، گرم، ترش، اور تیز مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز کرائیں ؛

ہدایات : موسم کے مطابق مریض کو صاف ستھری پوشاک پہنائیں، اسی طرح اگر مریض کا مزاج گرم ہو تو صندلی اور کافوری لباس پہنا سکتے ہیں ؛ صاف کشادہ ہوادار مکان میں مریض کی سکونت ہونی چاہئے، جہاں شور و غل نہ ہو۔ مریض کو فکر و تردد اور رنج و غم سے حتی الامکان دور رکھیں ؛ صبح کے وقت کھلے میدانوں میں سیر و تفریح کرائی جائے، محرکات اور گرم اشیاء، مثلاً شراب، چائے، قہوہ وغیرہ سے حتی الامکان پرہیز کرائیں، اور اگر ان چیزوں کی عادت ہو تو بتدریج انھیں ترک کرنے کی کوشش کی جائے ؛

کثرت مطالعہ، کثرت جماع اور کثرت محنت سے مریض کو بچائیں، کھانا پینا وقت پر دیں اور تفریح اور دلبستگی کا سامان پیدا کریں ؛

وجع القلب (ذُبحۂ صَدرِیَہ)

یہ نام اُس مخصوص حالت کے لئے بولا جاتا ہے، جس میں مقامِ قلب پر اچانک شدید درد کا حملہ ہوتا ہے، جو گاہے اُسی وقت ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے ؛

ماہیت : اس مرض کی حقیقی ماہیت قطعاً پردۂ خفا میں ہے، اور مختلف لوگوں نے دور سے اندھیرے میں تکے لگائے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قلب کی ایک یا دونوں شریانوں (شریانِ قلبی یا شریان اکلیلی) کے تنگ یا بند ہو جانے کی وجہ سے قلب کی پرورش اور اس کے نظامِ تغذیہ میں فتور واقع ہو جاتا ہے، اور اس میں خون کم پہونچتا ہے ؛

بعض لوگوں نے اپنا مشاہدہ بتایا ہے کہ شریانِ قلبی کی ایک بڑی شاخ کے باندھ دینے کے بعد اولاً حرکاتِ قلب کا نظام بے ترتیب ہو جاتا ہے، اس کے بعد اس کے ضربات یک لخت بند ہو جاتے ہیں، اور قلب ڈھیلا ہو کر بحالتِ انبساط رہ جاتا ہے۔ عام طور پر اس مرض کے اندر جو قلب پھیل کر رہ جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ فسادِ نظامِ تغذیہ کے باعث قلب کو کافی خون نہیں ملتا ہے، اور جو درد اس مرض میں ظاہر ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہوتی

ہے کہ قلب کے اعصاب پر کوئی دباؤ پہونچتا ہے۔
جب اس مرض کے حملہ کے وقت موت واقع ہوتی ہے، تو لاش چیرنے پر عموماً قلب پھیلا ہوا پایا جاتا ہے، اور بطون قلب خون سے پُر ہوتے ہیں۔ پھر عام طور پر قلب یا شریان اعظم میں کوئی نہ کوئی مرض ملتا ہے، مثلاً قلبی لحم کا تورم؛ قلبی لحم کا تشحم (رضاد شحمی؛ چربی میں تبدیل ہو جانا)؛ شریان اعظم کا مادہ آتشک سے متورم ہو جانا، سلعہ بلاہیہ، شریان اعظم کا پھیل جانا، یا انورسا؛ صمامات سینیہ کا سلعہ بلاہیہ متحجر ہو جانا، یا سکڑ جانا، شرائین قلبیہ کا تصلب یا تحجر، یا ورم یا انجماد خون کی وجہ سے انکا انسداد۔
رہا یہ سوال کہ قلب کے یہ امراض ایسا شدید اور مہلک درد کیونکر پیدا کرتے ہیں؟ اس کا جواب بعض لوگوں نے یہ دیا ہے کہ اس کی اصلیت اعصاب سے متعلق ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان سے قلب کے تغذیہ میں خرابی لاحق ہو جاتی ہے، اور بعض لوگوں کا نظریہ ہے کہ اورطے کے متورم طبقہ کے تناؤ سے یہ درد پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات لاش چیرنے پر اس مرض کی کوئی علامت قلب میں نہیں پائی گئی ہے، ایسی حالت میں یہ سارے خیالات بے بنیاد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بعض لوگوں کا قیاس ہے کہ دل کی شدتِ تشنج سے یہ درد شروع ہوتا ہے۔
بعض لوگوں نے اس مرض کو موروثی شمار کیا ہے۔
اسی طرح اس درد کا اثر خاص طور پر بازوؤں تک پھیلتا ہے، اس کے متعلق بعض لوگوں نے یہ صورت بتائی ہے کہ قلبی اثرات وارد حرام مغز کے متشارک حصوں کے ذریعہ مقدم دماغ کے خاکی جوہر (جوہر سنجابی) تک پہونچتے ہیں، پھر دماغ کے یہ اثرات تحویل اثرات کے اصول کے مطابق شرکت و تعلق کی وجہ سے اس خاکی جوہر کے اور متصلہ اجزاء میں پھیل جاتے ہیں چنانچہ یہ خاکی جوہر جن اعصاب کا مرکز ہے، انکے مقام انقسام میں درد محسوس ہوتا ہے، چنانچہ شریان اور لمی صاعد اپنے درد کو گردن کے تیسرے، چوتھے، اور پشت کے پہلے، دوسرے اور تیسرے اعصاب کے مقام انقسام میں بدل دیتا ہے، اسی طرح قلب کے اذن اور بطن حرام مغز کے اس حصے سے تعلق رکھتے ہیں، جہاں سے پشت کے دوسرے سے آٹھویں اعصاب تک نکلتے ہیں، اور پشت کا پہلا اور دوسرا عصب بازو اور کلائی کی اندرونی جانب پھیلتا ہے، اس لئے اس مقام میں درد کا محسوس ہونا خلاف قیاس نہیں ہے۔
اسباب (اسباب سابقہ) یہ مرض بمقابلہ عورتوں کے مردوں کو زیادہ ہوتا ہے اور ۴۵ اور پچاس برس کے عمر کے بعد زیادہ تر۔
اسباب واصلہ ورزش کی کثرت، کثرت رنج و غم، غصہ و غضب، فکر و تردد، قبض، نفخ شکم، شراب خوری، مادۂ نقرس کی سمیت، ذیابیطس، آتشک، بعض امراض قلب،

مثلاً شریانِ اعظم کی کواڑی کا مرض، وغیرہ +

علامات: اسکا دورہ علی العموم اس وقت ہوتا ہے، جبکہ بیمار کسی ورزش میں مشغول ہو، یا جب مقتضائے ثقل کے خلاف کسی بلندی پر چڑھ رہا ہو، اور گاہے کھانا کھانے کے بعد پیدا ہو جاتا ہے، چنانچہ دورے کے وقت سینہ میں مقام قلب پر شدت کا درد ہوتا ہے، جو علی العموم سینہ کی ہڈی کے درمیان سے شروع ہو کر گردن، پشت/ بائیں شانہ، بائیں بازو، اور گاہے دونوں بازو کے عضلہ ذالیہ[1] کے اختتام کے مقام تک بڑھتا ہے، اور گاہے انگلیوں تک پھیلتا ہے۔ یہ درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض کے فوراً ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اسکا دم گھٹنے لگتا ہے۔ یہ درد مختلف اقسام کا ہوتا ہے، گاہے نشتر کی سی چبھن گاہے آگ کی سی جلن اور گاہے اینٹھن معلوم ہوتی ہے، اگر چلتے پھرتے اسکا دورہ شروع ہو تو مریض بیقرار ہو کر کسی چیز کو تھام لیتا ہے، اور بیٹھکر سانس لیتا ہے، دل دھڑکتا ہے، آنکھوں کے سامنے اندھیرا اور غشی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، چہرہ متفکر، پھیکا، پژمردہ اور بدن سرد ہو جاتا ہے، اور گاہے پسینہ سے بدن نم ہو جاتا ہے، نبض آہستہ آہستہ چلتی اور باریک ہو جاتی ہے، تنفس زیادہ گہرا نہیں ہوتا، اور جلد جلد ہوتا ہے، لیکن مریض کے ہوش وحواس بجا رہتے ہیں۔ یہ کیفیت دو تین دقیقہ اور گاہے دو ایک گھنٹے تک رہتی ہے، گاہے دورہ میں قے بھی ہو جاتی ہے، درد کے شروع ہوتے ہی اگر مریض چلنے اور ریاضت کرنے سے فوراً رک جائے تو کل علامتیں فوراً زایل ہو جاتی ہیں، لیکن جب اس مرض کے دورے بار بار ہونے لگتے ہیں اور مرض کی شدت بڑھ جاتی ہے تو ادنیٰ ترین اسباب سے اسکا دورہ ہو جاتا ہے، اور وہ دیر تک سختی کے ساتھ رہتا ہے۔ اسکا دورہ خصوصیت کے ساتھ صبح کے وقت زیادہ ہوتا ہے، جبکہ مریض سوتا ہوا اٹھنا چاہتا ہے، بالآخر اس کی ایک شدید نوبت مریض کو ہلاک کر دیتی ہے، مگر گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ بلا کسی درد اور علامت کے اچانک مریض تلف ہو جاتا ہے +

اقسام: اس مرض کی دو قسمیں ہیں: (۱) ذبحہ حقیقیہ (۲) ذبحہ کاذبہ، ذبحہ حقیقیہ اور کاذبہ کے درمیان فرق یہ ہے:

حقیقی	کاذب
(۱) بالعموم چالیس پچاس سال کے عمر کے لوگوں میں ہوتا ہے +	(۱) ہر عمر میں ہو سکتا ہے، حتیٰ کہ چھ سال کے بچہ میں دیکھا گیا ہے۔
(۲) بالعموم مردوں کو ہوتا ہے، اور ورزش	(۲) بالعموم عورتوں کو ہوتا ہے، اور بغیر کسی قسم

[1] عضلہ ذالیہ ایک عضلہ ہے جو شانہ کی چوٹی پر ہوتا ہے۔ اور بازو کے تقریباً وسط میں تمام ہوتا ہے یہ عضلہ بازو کو اوپر اٹھاتا ہے اور بدن اور بازو کے درمیان زاویہ قائمہ بناتا ہے +

کاذب	حقیقی
کی تحریک کے اٹھتا ہے ۔	فکروغم، یا بدہضمی کے باعث اسکا دورہ ہوتا ہے۔
(۳) بالعموم رات کے وقت ہوتا ہے ۔	(۳) رات کے وقت شاذونادر پیدا ہوتا ہے۔
(۴) درد زیادہ شدید نہیں ہوتا اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکا دل پھول کر پھٹا جاتا ہے ۔	(۴) درد شدید ہوتا ہے اور مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اسکا دل مٹھی میں دبا دیا ہے ۔
(۵) یہ درد گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے تک رہتا ہے، مریض زمین پر لوٹتا اور چلاتا ہے ۔	(۵) درد صرف ایک یا دو دقیقہ تک رہتا ہے دورے کے وقت مریض خاموش رہتا ہے، اور حرکت نہیں کرتا ۔

وجع القلب کاذب کے اسباب عموماً اختناق الرحم، ضعف اعصاب، تمباکو، قہوہ اور چائے کا بکثرت استعمال ہوا کرتے ہیں ۔

انجام: ذبحہ صدریہ حقیقی کا انجام خراب ہی ہوتا ہے، گو اوائل مرض میں اس سے موت واقع نہیں ہوتی، مگر مزمن ہونے کے بعد اس سے کوئی جانبر نہیں ہوتا ۔

اصول علاج: رفع درد کے لئے وہ دوائیں مؤثر ثابت ہوتی ہیں، جو عروق کو پھیلا دیتی ہیں (مفتح عروق) ۔

علاج۔ نوبت: دورہ کے شروع ہوتے ہی آرام سے بستر پر لٹانا چاہئے، اور تسکین الم کی کوشش کریں، قلب کے حرکات میں تحریک پیدا کریں، اور اس کی بے نظمی کو مقویات قلب سے رفع کریں، متلی ہو تو قے کرائیں، نفخ ہو تو کاسر ریاح کریں، چنانچہ تسکین الم اور رفع درد کے لئے عطر حنا یا عطر گلاب درد کے مقام پر ملنا چاہئے، یا یہ ٹکور کریں:

ٹکور: ہلدی، سہاگہ ہموزن پیس کر برگ گھیکوار پر چھڑک کر اور گرم کرکے سینہ کو سینکنا چاہئے ۔

نسخہ دیگر: سبوس گندم، گل بابونہ، نمک طعام، گل خطمی ان سب کو کوٹ کر دو پوٹلی بنائیں اور توے پر رکھ کر باری باری سینکیں۔
تولہ ۲ تولہ تولہ

یہ لخلخہ تیار کرکے مریض کو سونگھائیں:

نسخہ لخلخہ: عرق کیوڑہ، عرق بیدمشک، صندل سفید، عرق گلاب، آب کشنیز سبز، آب کدو سبز، سرکہ خالص۔ ان میں سے وقت پر جتنے اجزا بھی میسر آجائیں ۔
تولہ تولہ تولہ تولہ تولہ تولہ

اور پینے کے لئے یہ نسخہ دیں:

نسخہ: جواہر مہرہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا میں ملا کر عرق بیدمشک، عرق گلاب، عرق عنبر، شربت ورد مکرر یا شربت انار میں ملا کر تھوڑی تھوڑی مقدار میں چند بار دیں ۔
۴ تولہ ۱۲ تولہ ۱۲ تولہ

اگر غذا کے بعد درد کا دورہ ہو تو پہلے گرم پانی سکنجبین سادہ ملا کر قے کرائیں، اس کے بعد جوارش کمونی، عرق گلاب شربت دردمکرر کے ساتھ دیں +

اور اگر بدہضمی کی وجہ سے ہو تو سب سے پہلے رفع قبض کریں، چنانچہ اس کے لئے شربت دردمکرر، شربت دینار، عرق گلاب میں ملا کر دیں +

اور اس کے بعد یہ نسخہ دیں:

نسخہ: نوشدارو سادہ اول کھلائیں، اس کے بعد شیرہ بادیان، شیرہ تخم کشوث شیر افیون، عرق بادیان میں نکال کر اور گلقند ملا کر دونوں وقت دیا جائے، اور کھانے کے بعد حب کبد نوشادری یا حب پپیتہ پانی کے ساتھ دیں +

علاج بوقت فترہ: تمام تدابیر میں اصول حفظان صحت کی پابندی کی جائے، اور تحریک و تقویت قلب کے لئے مشک، عنبر، کافور، گلاب، کیوڑہ جیسی تمام مفرح، مقوی اور معطر دوائیں کام میں لا سکتے ہیں، مثلاً دواء المسک معتدل جواہر والا، مفرح بارد، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا، خمیرہ مروارید وغیرہ +

اس مرض میں قبض کی شکایت کو رفع کرنے کے لئے گلقند بہترین چیز ہے +

مریض کو محنت و مشقت، روحانی و جسمانی تحریکات و ریاضات سے بچنا چاہئے، رنج و فکر، غیض و غضب کے اسباب، حرکات سے حتی الامکان دور رہنے کی کوشش کریں، خصوصیت کے ساتھ غذا کے بعد چلنا پھرنا اور ورزش ہرگز نہ کرنا چاہئے، اونچے مقامات پر چڑھنا بُرا ہے، محرک ادویہ کا استعمال ہرگز نہ کرنا چاہئے، چائے، قہوہ، شراب، تمباکو وغیرہ سے بچنا چاہئے، کھانے پینے میں احتیاط کرنی چاہئے، کیونکہ جس روز غذا ہضم نہیں ہوتی ہے، اور پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے، اُسی دن اس مرض کا دورہ ہو جاتا ہے، اس وجہ سے ثقیل، نفاخ، اور دیر ہضم اغذیہ کا استعمال کرنا ناجائز ہے +

علاج جدید: دورہ کے وقت نشائیہ شورآمود (ایمائل نائٹرائٹ) سونگھانا چاہئے: یہ ایک اُڑنے والا سیال ہے، جو دل کے حرکات کو تیز کرنے کی خاصیت رکھتا ہے، اس کے سونگھتے ہی چند ثانیہ کے بعد مریض کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، سر کی رگیں خون سے پُر ہو جاتی ہیں، پھر دل یکلخت زور سے تڑپنے لگتا ہے، اور درد فوراً رفع ہو جاتا ہے۔ ایک بند خول میں، جس میں پانچ قطرہ دوا ہوتی ہے، بازار میں ملتی ہے، اس خول کو توڑ کر رومال وغیرہ پر دوا کو چھڑک کر مریض کو سونگھائیں + اور اگر درد اس سے نہ جائے تو پھر جوہر افیون $\frac{1}{4}$ رتی، اور جوہر یبروج (ایٹروپین) $\frac{1}{100}$ رتی کی جلدی پچکاری کی جاتی ہے، تو درد فوراً کافور ہو جاتا ہے +

چونکہ جوہر افیون حرکات قلب میں ضعف پیدا کرتا ہے، اس لئے اسے امراض قلب میں ذرا

احتیاط سے استعمال کرنے کی ضرورت ہے +

غذا: دورہ کے بعد ہلکی، زود ہضم، مقوی، مثلاً مرغ کا شوربہ، ساگودانہ، آش جو، دودھ، مونگ کی دال، بکری کا شوربہ وغیرہ دینا چاہئے +

ہدایات: شور و غل مریض کے پاس نہ ہونے دیں، غذا بھوک سے کم دی جائے، شب کے وقت غذا سونے سے کم از کم تین گھنٹہ پہلے کھلائی جائے، صبح کے وقت کھلی جگہ میں سیر و تفریح کرانا چاہئے +

بیہوشی (غَشْی)

{حس و حرکت کی اکثر قوتیں غشی میں بیکار ہو جاتی ہیں} ہاں تنفس کی حرکت جاری رہتی ہے {اس کی وجہ یہ ہے کہ قلب ضعیف ہو جاتا ہے} کیونکہ روح قوتوں کی محل اور سواری ہے۔ جب یہ اکٹھی ہو کر گھٹ جاتی ہے، یا وہ خارج اور تحلیل ہو جاتی ہے، تو قوت کے کمزور ہو جانے کے باعث قلب ضعیف ہو جاتا ہے {اور ساری روح حیوانی قلب میں آکر اکٹھی ہو جاتی ہے} اس لئے روح نفسانی کا مادہ، یعنی روح حیوانی جس سے دماغی روح بنا کرتی ہے، دماغ کی طرف جانے سے رک جاتا ہے۔ نیز جب روح حیوانی اعضاء میں تقسیم نہیں ہوتی ہے، تو ان میں روح دماغی کے قبول کرنے کی استعداد باقی نہیں رہتی ہے، اس سے لازمی طور پر حس اور اختیاری حرکت بند ہو جاتی ہے؛ اسی وجہ سے بعض لوگ قلب کو کہتے ہیں کہ حقیقت میں حس و حرکات ارادیہ کا سرچشمہ یہی ہے؛ اور قلب کے اندر اس کے اکٹھے ہونے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ وہ اندر کی طرف حرکت کر کے چلی آتی ہے، جیسا کہ سخت خوف کی صورت میں ہوتا ہے، یا وہ قلب میں بند ہو جاتی ہے؛ جیسا کہ شریان[1] اعظم (اورطی یا ابہر) کے بند ہو جانے کی صورت میں ہوتا ہے {یا وہ اس قدر تحلیل ہو جاتی ہے کہ سرچشمہ، یعنی قلب سے فاضل اور زائد نہیں بچتی ہے} کہ وہ اعضاء میں تقسیم ہو، کیونکہ بقیہ روح کا قلب میں موجود رہنا ضروری ہوتا ہے؛ اس صورت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح کا تحلیل ہو جانا حقیقت میں اُن اسباب میں سے ہے، جنسے روح قلب میں اکٹھی ہو جاتی ہے، اس لئے تحلل روح کو اجتماع روح کے اسباب میں شمار کرنا چاہئے، اگر مصنف نے تحلیل روح کو اجتماع روح کا قسیم[2] بنا دیا ہے (حالانکہ تحلیل روح کو اجتماع کا سبب بنانا چاہئے تھا) +

---

[1] شریان اعظم کے بند ہونے میں غشی آکر فوراً ہلاکت آتی ہے، اس میں زیادہ عرصہ نہیں لگ سکتا ہے (مترجم)

[2] دو چیزیں جب کسی تیسری چیز کی قسمیں ہوتی ہیں، تو ان دونوں قسموں کو آپس میں قسیم کہتے ہیں (مترجم) +

سبب (۱) {غشی کا سبب گاہے مواد کی کثرت ہوتی ہے، جن کی کثرت سے روح گھٹ جاتی ہے} جیسا کہ شراب کی کثرت کرنے والوں میں شراب سے روح اور حرارت اصلیہ گھٹ جاتی ہے {اور گاہے اس کی وجہ استفراغ یعنی اخراج مواد ہوتا ہے، جس سے روح تحلیل ہو جاتی ہے؛ کیونکہ مواد کے ساتھ روح بھی خارج ہوا کرتی ہے} کیونکہ رطوبات بدن میں طبیعت کا تصرف اور فعل ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ اگر رطوبات بدن صالح اور عمدہ ہیں، تو طبیعت انہیں ہضم کر کے بدنی غذا میں صرف کرتی ہے، اور اگر وہ فاسد ہیں تو نضج دیکر درست کرلیتی ہے، یا نضج دیکر دفع کر دیتی ہے، یا ان کے فساد و خرابی کو روکتی ہے، تاکہ ان سے بدن نہ فاسد ہو جائے۔ اس حالت میں طبیعت قوتوں اور روحوں سے خدمت لیتی ہے؛ کیونکہ طبیعت کے آلات اور ذرائع یہی ہیں؛ اس لئے جب رطوبتیں اخراج پاتی ہیں، خواہ اچھی ہوں، یا بری، تو روح اور قوتیں بھی خارج ہوتی ہیں؛ کیونکہ رطوبتوں کے ساتھ انکا تعلق ہوتا ہے، اور انہیں کے ساتھ یہ قایم ہوتی ہیں {یہاں تک کہ روح کا بیشتر حصہ تحلیل ہو جاتا ہے} اور قلب میں محض تھوڑی سی روح رہ جاتی ہے، جو کمی کے باعث پھیلکر رقیق ہو جاتی ہے، تاکہ وہ خلاء کو پر کر سکے (کیونکہ خلاء کا قایم رہنا طبعاً تو محال ہے)، اس لئے اتنی تھوڑی روح اندرونی اور بیرونی تدبیر کے لئے کافی ثابت نہیں ہوتی ہے۔

{اسی قسم میں} جس میں روح تحلیل ہو جاتی ہے {سخت قسم کے درد بھی داخل ہیں} جو روح کو تحلیل کر کے غشی پیدا کرتے ہیں؛ کیونکہ طبیعت قویٰ اور ارواح کو ساتھ لیکر اور درد کے مقام میں جاکر نہایت کوشش اور سخت اضطراب کے ساتھ موذی شے سے مقابلہ کرتی ہے، جس سے روح تحلیل ہو جاتی ہے، اور اس لئے کہ جب طبیعت درد کے ساتھ مقابلہ کرتی ہے، تو تغذیہ اور پرورش کے کاموں سے غفلت کر جاتی ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ غذا ہی سے قوتیں قایم رہتی ہیں۔

{اسی قسم میں ہر قسم کے استفراغ بھی داخل ہیں} مثلاً دستوں کی کثرت، قے کی زیادتی، بکثیر اخراج خون، استسقار کا پانی خارج کرنا، دنبل اور پھوڑوں کا چیرنا، کثرت حیض و نفاس، پسینہ کی کثرت وغیرہ۔

{اور اسی قسم میں بعض اعراض نفسانیہ بھی شامل ہیں} مثلاً فرحت و سرور کی کثرت، چنانچہ سرور کی حالت میں لذت بخش شے سے نفس ملنا چاہتا ہے، اس لئے قلب پھیلتا ہے، اور روح اور حرارت اصلیہ باہر کی طرف حرکت کرتے ہیں، لیکن اس میں غصہ کی طرح جوش خون نہیں ہوتا ہے، اس لئے روح بتدریج تحلیل ہو کر غشی اور موت آجاتی ہے؛ کیونکہ پہلے بدن کے بیرونی حصہ کی روح تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوتی ہے، پھر قلب کی روح اور حرارت اصلیہ پھیل کر بیرونی اعضاء کی طرف جاتی ہے، اور وہاں جاکر تحلیل ہو جاتی ہے، اسی طرح

ہمیشہ اندر سے روح نکلتی رہتی اور تحلیل ہوتی رہتی ہے، اور اس کے پیدا کرنے والے مادے یعنی قلبی خون کی مدد رُک جاتی ہے ۔ جب یہ کثرت سے تحلیل ہو جاتی ہے تو قوتیں نڈھال ہو کر موت آتی ہے؛ کیونکہ اس سے اندر اور باہر دونوں سرد ہو جاتے ہیں ۔ (۵) غصہ اس میں روح باہر کی طرف اگرچہ دفعۃً حرکت کرتی ہے، مگر اس کے ساتھ قلبی خون میں غلیان وجوش ہوتا ہے، اور موذی امر سے نجات حاصل کرنے اور غلبہ پانے کے لئے مقابلہ کی آگ بھڑکی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے روح اور حرارت غریزیہ اس میں اس قدر تحلیل نہیں ہوتی، جتنی سردی کی حالت میں تحلیل ہوتی ہیں؛ کیونکہ یہاں سکون کی جگہ جوش ہوتا ہے؛ اور اگر کچھ روح تحلیل بھی ہو جاتی ہے، تو اتنی یا اُس سے زیادہ اندر سے آجاتی ہے، اس لئے بیرونی اعضاء میں اتنی سردی پیدا نہیں ہونے پاتی کہ غشی آجائے اور نہ اندر اتنی سردی ہی ہوتی ہے؛ کیونکہ اس کے ساتھ جوش وغلیان ہوتا ہے ۔

{ اور جو غشی بخاروں کی ابتداء میں پیدا ہوتی ہے، وہ پہلی قسم میں داخل ہے } جس میں مواد کی کثرت ہوتی ہے؛ کیونکہ مادہ جو مُسْتَوْقَدِ حرارت[1] میں جمع ہوتا ہے، وہ بخار کی ابتداء میں بہت زیادہ ہوتا ہے، اور جب بخار ظاہر ہونے لگتا ہے تو وہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ بخار کی گرمی سے وہ پھیل جاتا ہے، جوش میں آتا ہے، اور پگھل جاتا ہے، جس کے نیچے روح اور حرارت اصلیہ دب کر گھٹ جاتی ہیں، اور قوتیں نڈھال ہو کر غشی آجاتی ہے، خصوصاً جبکہ یہ مادہ غلیظ ہو یا قلب سے قریب ہو ۔ بخاروں کی ابتداء میں پیدا ہونے والی غشی گاہے دوسری قسم میں داخل ہوتی ہے، جس میں روح تحلیل ہو جاتی ہے، جیسا کہ غِبِّ خالصہ[2] کے مریضوں کو لاحق ہوتی ہے؛ کیونکہ اس میں حرارت کی شدت سے نہایت سخت تکلیف، سوزش، اور جلن ہوتی ہے، جس سے روح اور قوت تحلیل ہو جاتی ہیں؛ یا جیسا کہ ایسے اشخاص میں ہوتا ہے، جن کے اندرونی اعضاء میں ورم ہو؛ کیونکہ بخاروں کی ابتداء میں مواد اندرونی اعضاء میں گرتے ہیں، جس سے ورم زیادہ اور درد شدید ہو جاتا ہے، اور روح کے تحلیل ہونے سے قوت ساقط ہو جاتی ہے؛ ایسی صورتوں میں ہاتھ پاؤں باندھ دینے چاہئیں، گرم چیزوں سے تکمید کرنا چاہئے، اور باری کی ابتداء کے وقت بدن کی مالش کرنی چاہئے، تاکہ مادہ اندر سے باہر، اور شریف سے خسیس کی طرف آجائے؛ اور نیند سے روکنا چاہئے، ورنہ مادہ اندر کی طرف رُخ کرے گا ۔

[1] مُسْتَوْقَدِ حرارت: مرکز عفونت۔ مواد کے تعفن کی اصلی جگہ ۔

[2] غِبِّ خالصہ: تیسرے دن کی باری کا بخار، جو خالص صفراء سے ہو ۔

{اسی طرح وہ غشی بھی اس دوسری قسم میں داخل ہے، جو رگوں کے پُر ہونے سے پیدا ہوتی ہے} کیونکہ مواد کی کثرت سے تنفس کے راستے بند ہو جاتے ہیں، اور روح اور حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے + مگر شیخ کا قول ہے کہ مواد کی کثرت سے غشی پیدا ہونے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ یہ بدن کو غذا سے محروم کر دیتی ہے؛ کیونکہ یہ اچھی غذا کے راستے کو بند کر دیتے ہیں، اور خود پرورش بدنی میں صرف ہونے کے قابل نہیں ہوتے ہیں؛ کیونکہ یہ اسقدر زیادہ ہوتے ہیں کہ طبیعت ان پر غلبہ نہیں پا سکتی ہے، اور یہ طبیعت کے عمل سے متاثر نہیں ہوتے ہیں (اس لئے یہ صرف نہیں ہوتے ہیں) + علاوہ ازیں انکی وجہ سے بدن کا مزاج بھی خراب ہو جاتا ہے + یہ تو اس صورت میں ہے جبکہ مواد اچھے ہوں (اور اگر بُرے ہوں تو بطریق اولیٰ غشی پیدا کر سکتے ہیں) +

{اسی طرح وہ غشی بھی اس دوسری قسم میں داخل ہے، جو تخمہ (سوءِ ہضم) میں معدہ کے پُر ہونے سے پیدا ہوتی ہے} کیونکہ معدہ اور قلب کے تعلق سے روح اور حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے، اور اس میں چونکہ بدن غذا سے محروم ہو جاتا ہے، اس لئے یہ بھی غشی کی اعانت کرتا ہے {اور فم معدہ چونکہ ذکی الحس اور قلب سے نہایت قریب ہے، اسلئے اس کے امراض سے غشی اکثر پیدا ہوتی ہے} کیونکہ تعلق کے باعث اس کی تکلیف سے قلب تکلیف پاتا ہے، اسلئے ساری روح قلب میں آکر اکٹھی ہوتی ہے {مثلاً مرض بولیموس یعنی جوع بقری[۱] میں اس کے مزاج کا بگڑ جانا، یا اس میں ورم کا ہو جانا، اور بُرے مواد سے اس کا بھر جانا} خواہ وہ غلیظ ہوں، یا لیسدار، یا تیز ہوں، یا کسی اور قسم کے؛ کیونکہ ایسے مواد فم معدہ میں اپنے ثقل اور کثرتِ مقدار سے، یا اپنی ردائت و فساد سے اذیت پہونچاتے ہیں، اور فم معدہ کا تعلق قلب سے قایم ہے؛ اسی وجہ سے فم معدہ کے درد کو وجع الفواد یعنی قلب کا درد کہتے ہیں؛ اور بعض لوگ اس نام کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ فم معدہ کا لفظ یونانی زبان میں قلب کے معنے میں بھی مستعمل ہے۔ اس لئے ترجمہ کرنے والوں نے فم معدہ کا ترجمہ قلب کر دیا (اور فم معدے کے درد کو وجع الفواد لکھا) + گاہے غشی قلب کے مزاج کی خرابی سے بھی پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ ایسی حالت میں روح اچھی طرح نہیں پیدا ہوتی، اور اپنی اذیت کو دور کرنے کے لئے قلب پھڑکتا بھی ہے، جس سے خفقان پیدا ہوتا ہے؛ اور خفقان جب بڑھ جاتا ہے، تو روح کی تحلیل کی وجہ سے غشی آتی ہے، اور غشی جب بڑھ جاتی ہے تو موت آتی ہے۔ خرابی مزاج قلب کی ساری قسموں کا ذکر ہو چکا ہے + اسی طرح گاہے غشی فاسد بخارات کے چڑھنے سے پیدا ہوتی ہے، جیساکہ مرض اختناق الرحم میں ہوتا ہے، اور گاہے خون حیض بند ہو کر فاسد اور زہریلا ہو جاتا ہے، جس سے زہریلے بخارات قلب کی

[۱] جوع بقری: وہ مرض جس میں بھوک نہیں لگتی ہے؛ حالانکہ اعضاء غذا کے محتاج ہوتے ہیں +

طرف چڑھتے ہیں، جس سے قوتیں نڈھال ہو جاتی، اور روح زائل ہو جاتی ہے، کیونکہ قوتیں اسے روکنے اور حفاظت کرنے سے عاجز ہو جاتی ہیں، اور کچھ حصہ جو قلب میں باقی رہتا ہے، وہ اس لئے گھٹ جاتا ہے کہ قلب سکڑنے اور پھیلنے سے عاجز ہو جاتا ہے +

{گاہے غشی قلب کے سرد ورم سے ہوتی ہے} جو قلب میں شاذ ونادر پیدا ہوتا ہے! اس سے قلب کا مزاج فاسد ہو جاتا، اور سخت غشی پیدا ہوتی ہے، اور بات تک کرنے کی مہلت نہیں ملتی کہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے {اس کو قلبی غشی کہتے ہیں} +

{گاہے غشی پردۂ غلاف القلب کے سرد ورم سے ہوتی ہے} جس سے مریض باہستگی لاغر ہوتا ہوا ہلاک ہو جاتا ہے، جیساکہ جالینوس نے ایک بندر کا واقعہ نقل کیا ہے جس کو اس نے تشریحی مقامات کے دریافت کرنے اور چیرنے کی غرض سے پال رکھا تھا، اوسکے چیرنے میں کچھ عرصہ گذر گیا، اور بندر روز بروز دُبلا ہونا شروع ہوا، بالآخر اوسے ذبح کرکے اوس کے شکم اور سینہ کو چاک کیا؛ اس کے بعد کیا دیکھتا ہے کہ غلاف القلب میں ورم ہے، جس سے وہ سمجھ گیا کہ لاغری کا سبب یہی ورم تھا۔ اگر قلب یا اوس کے غلاف میں ورم گرم پیدا ہو جائے تو مریض فوراً ہلاک ہو جاتا ہے (اور غشی کی نوبت نہیں آتی ہے) +

{گاہے غشی زہریلے جانوروں کے ڈسنے سے پیدا ہوتی ہے} خصوصاً اگر اوس نے شریان پر ڈسا ہو؛ کیونکہ زہر کی بُری کیفیت قلب پہونچ جاتی ہے، یا اس لئے کہ شدت درد سے روح تحلیل ہو جاتی ہے +

{گاہے غشی زہروں کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے} غشی گرم زہروں سے اس طرح آتی ہے کہ یہ روح حیوانی کو تحلیل کر دیتے ہیں، اور سرد زہروں سے اس لئے آتی ہے کہ یہ روح مذکور کو سرد کرکے بجھا دیتے اور اُس کے فعل کو ضعیف کر دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں زہر خواہ سرد ہوں، یا گرم، ان کا مزاج حیات وصحت کے لئے بالکل مخالف ہوتا ہے +

{گاہے غشی شریان وریدی کے بند ہو جانے (سدہ) سے پیدا ہوتی ہے۔ شریان وریدی وہ رگ ہے جو پھیپھڑوں سے قلب تک ہوا لیجاتی ہے} اور قلب سے پھیپھڑوں تک بخارات دخانیہ[1]۔ یہ اُن دونوں شریانوں میں سے چھوٹی شریان ہے، جو قلب سے نکلکر اور پھیپھڑوں تک جاکر ان میں پھیل جاتی ہے؛ یہ دو طبقات یعنی دو پرتوں سے مرکب نہیں ہے؛ بلکہ اس میں ایک ہی طبقہ ہے (اس کی ساخت وریدوں کے مانند ہے) تاکہ نرمی

[1] یہ غلط ہے، اور صحیح یہ ہے کہ بخارات دخانیہ ورید شریانی کے ذریعہ قلب سے پھیپھڑوں تک جاتے ہیں (ابوسہل مسیحی و قرشی) مترجم +

کی وجہ سے بآسانی پھیل اور سکڑ سکے + اس کے بند ہو جانے سے سانس قلب تک نہیں جا سکتا، اور بخارات دخانیہ قلب ہی میں بند ہو جاتے ہیں، جس سے روح اور حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے +

{ کلبے غشی شریان ابہر، یعنی اورطی کے بند ہونے سے آتی ہے، اور ابہر وہ شریان ہے جس کے ذریعہ روح قلبی قلب سے تمام بدن میں جاتی ہے } کیونکہ اس سے قلبی روح قلب میں بند ہو کر گھٹ جاتی ہے، جس طرح کا ہے مرگی مبدار النخاع (حرام مغزکی جڑ) کے بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے + ابن ابی صادق کا قول ہے کہ مرگی والے علی العموم تندرست ہو جاتے ہیں، مگر اس غشی کے مریض تندرست نہیں ہوتے، جو شریان ابہر کے بند ہونے سے عارض ہوتی ہے؛ اس کی وجہ رازی نے غلط بیان کی ہے کہ " مرگی میں سدہ دماغ میں ہوتا ہے، جو تمام حرکات کا مبدا، وسرچشمہ ہے، اس لئے اس سدہ کے کھولنے کے لئے بہت سی قوی حرکتیں جمع ہو جاتی ہیں، اور سدہ کھل جاتا ہے۔" اس کے غلط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حقیقت میں قلب ہی تمام حرکات کا مبدا، وسرچشمہ ہے۔ لیکن وجہ صحیح یہ ہے کہ قلب دماغ سے زیادہ شریف ونازک ہے، اس لئے سدہ کی اذیت کو جس قدر دماغ برداشت کر سکتا ہے، قلب اس کا متحمل نہیں ہوتا، اور اس لئے کہ قلب حرارت غریزیہ کا منبع ومرکز ہے اس لئے ہوا کے نہ پہونچنے سے وہ جلد سرد ہو جاتا ہے +

{ اس غشی کی علامت یہ ہے کہ یہ سخت ہوتی ہے } ایسی ہلکی نہیں ہوتی، جیسی کہ ضعفِ معدہ اور اختناق الرحم کی غشی ضعیف ہوتی ہے { اور بظاہر کوئی سبب بھی معلوم نہیں ہوتا ہے } جیساکہ عام مریضوں میں اسکا سبب قوئی حیوانیہ کا ضعف ہوتا ہے، یا جیساکہ اُن لوگوں میں ہوتا ہے جو زیادہ عرصہ تک حمام میں رہتے ہیں، یا جن کا معدہ ضعیف ہوتا ہے، اور وہ نہارمنہ حمام کرتے ہیں، جس سے معدہ پر صفرا گر کر تکلیف پہونچاتا ہے { جیساکہ بقراط نے فصول بقراط کے دوسرے حصے میں کہا ہے، کہ جس شخص کو بار بار بلا کسی ظاہری سبب کے سخت غشی آتی ہو وہ کبھی اچانک مرجائے گا } یعنی وہ اس قسم کی موت کے لئے آمادہ رہے گا؛ کیونکہ جب بار بار قلب کی قوتیں تحلیل ہونگی، اور مرض پائدار ہو جائیگا، تو ایسی غشی سے مریض ہرگز افاقہ نہیں پا سکتا، جو بار بار آرہی ہو، کیونکہ ضعف سے قلب نہ پھیل سکے گا، اور نہ سکڑ سکے گا، جس سے حرارت غریزیہ گھٹ کر رہ جائے گی، جس طرح تنفس کے بند ہونے میں وہ گھٹ کر رہ جاتی ہے + مگر بقراط نے اس میں تین شرطوں کا لحاظ رکھا ہے +

(۱) غشی بار بار آتی ہو۔ یہ شرط اس لئے لگائی گئی ہے کہ ایسی صورت میں قلب کا ضعیف ہونا ضروری ہے، اور قلب جب ضعیف ہو جاتا ہے، تو مواد کی آمد کو روک نہیں سکتا، اس لئے قلب اس قابل ہو جاتا ہے کہ مواد سے پُر ہو جائے اور انسان فوراً ہلاک ہو جائے

اور جب غشی صرف ایک یا دو مرتبہ عارض ہوتی ہے تو قلب اتنا کمزور نہیں ہونے پاتا، اس لئے وہ اس قابل نہیں ہوتا ہے کہ وہ مواد سے پُر ہو کر ناگاہ ہلاک کر دے۔

(۲) غشی سخت ہو — کیونکہ ہلکی غشی گاہے قلب کی حس کے تیز ہونے سے بھی آتی ہے، جس میں قلب معمولی اذیتوں سے تکلیف پاتا ہے، اس لئے طبیعت پُورے طور پر روح کو ساتھ لے کر متوجہ ہو جاتی ہے، جس سے غشی آجاتی ہے؛ مگر یہ غشی سخت نہیں ہوتی ہے، کیونکہ اس میں قوتیں کافی، روح زیادہ، اور قلب تندرست ہوتا ہے۔

(۳) یہ غشی بلا کسی ظاہری سبب کے عارض ہوئی ہو — کیونکہ جو غشی بیرونی اسباب سے پیدا ہوتی ہے، اوس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کے ساتھ حقیقت میں قلب بھی ضعیف ہو۔ رازی کہتا ہے کہ جالینوس نے بقراط کے اس کلام کی شرح میں کمی کی ہے؛ کیونکہ جالینوس نے اتنا تو بتا دیا ہے کہ ایسی غشی ضعفِ قلب پر دلالت کرتی ہے، مگر اُسنے یہ نہیں بتایا کہ اچانک موت کیوں آتی ہے، حالانکہ بہتیرے ضعفِ قلب والوں کو میں نے دیکھا ہے کہ اُن میں ضعف کی پُوری علامتیں پائی جاتی ہیں، اُن کی نبض بھی نہایت سُست ہے، آواز بھی دھیمی ہے، بدن چھونے سے سرد بھی معلوم ہوتا ہے، مگر وہ اچانک نہیں مرے، بلکہ وہ عرصہ تک زندہ رہے ہیں۔ میرے نزدیک اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی تھوڑی مقدار میں غلیظ لیسدار مادہ ہوتا ہے، جو پھیپھڑے اور قلب کے درمیان کے راستے کو بند کر دیتا ہے، جس سے قلب تک ہوا نہیں پہونچ سکتی، اور تنفس اور نبض دونوں رُک جاتے ہیں۔ اس حالت میں منہ کے اندر کسی قدر کف بھی ہوتا ہے، یا وہ مادہ اس راستے کو بند کر دیتا ہے، جو قلب کے بائیں بطن اور شریانِ اعظم کے درمیان واقع ہے، جیسا کہ مرگی میں حرام مغز کا ابتدائی حصہ بند ہو جایا کرتا ہے؛ ایسی حالت میں طبیعت اس سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے؛ چنانچہ بارہا اس قسم کی غشی پیدا ہوتے ہوئے میں نے دیکھا ہے، جس میں منہ کے اندر کف ہوتا تھا، اور تنفس اور نبض دونوں بند تھے۔ اس سے میں نے اندازہ کیا کہ ان دونوں اسباب میں یہی فرق ہے کہ جب پھیپھڑے اور قلب کے درمیان کا راستہ بند ہو جاتا ہے، اور ہوا قلب تک نہیں جا سکتی ہے تو کف ہوتا ہے، اور تنفس و نبض بند ہوتے ہیں؛ اور جب شریان بند ہو جاتی ہے، اور روح حیوانی قلب کے بائیں بطن سے خارج نہیں ہوتی، اور شریانوں میں نہیں دوڑتی ہے، تو یہ باتیں نہیں ہوتی ہیں، ان مریضوں میں سے بعض کو میں نے مرتے ہوئے بھی دیکھا ہے، اور میں گمان کرتا ہوں کہ موت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ طبیعت اس سُدہ کو اپنی جگہ سے ہٹانے پر قادر نہیں ہوتی ہے، جیسا کہ مرگی میں بھی شاذونادر ہوتا ہے (اور موت آجاتی ہے)۔ مگر مرگی میں چونکہ سخت حرکتیں ہوتی ہیں، اس لئے اس کا سبب دماغ میں ہوتا ہے، جو تمام اختیاری حرکات کا مرکز ہے،

اس لئے وہ مادہ علی العموم ہٹ جاتا اور سُدہ کھل جاتا ہے؛ لیکن قلب میں اس قسم کی سخت حرکتوں کا ہونا ناممکن ہے، اس لئے اس میں اکثر موت آتی ہے۔ میں نے اس قسم کے بہتیرے مریضوں کا (اس کے سبب کی رعایت رکھ کر) علاج کیا ہے، اور ان کو فائدہ ہوا ہے، اس لئے مجھے اس میں کوئی شک نہیں رہا ہے + جن لوگوں کے منہ میں غشی سے پہلے کف آتا تھا، اور سانس میں تنگی تھی، ایسے مریضوں کو میں نے ایسے تدابیر بتائے، جن میں بڑے زور سے سانس کھینچنے کی ضرورت پڑتی ہے، یعنی میں نے سخت ریاضتیں کرائیں، حتی الامکان چھینخے اور سینہ پھیلانے کو بتلایا، جس سے حجاب حاجز کشادگی کے ساتھ پھیل سکے + اور دوسرے مریضوں کے متعلق (جن کی غشی نبض کے سُست اور ساقط ہونے، اور رنگ کے زرد ہونے کے بعد عارض ہوا کرتی تھی) میں نے یہ حکم دیا کہ دورے سے پہلے ان کو خوب جھول کر ہلایا جائے، ان کے بائیں ہاتھ پاؤں متحرک کئے جائیں اور سینہ کے بائیں طرف چٹکیاں بھری جائیں، یا دانت وغیرہ سے کاٹا جائے، اور دورے کے علاوہ دوسرے اوقات میں بائیں جانب سینہ کی مالش کی جائے، اس میں حرکت دی جائے، بائیں چھاتی پر سنگیاں لگائی جائیں، اور قلب کی مخصوص لطیف دوائیں، مثلاً دواء المسک، کھلائی جائیں + پہلی قسم میں، جس میں شریان وریدی بند ہو جاتی ہے، مریض سرد مقامات میں رہے؛ اور دوسری قسم میں جس میں شریان اعظم بند ہو جاتی ہے اگرم مقامات اختیار کرے؛ کیونکہ (شریان وریدی کے سُدہ کے باعث اگر زیادہ ہوا ر نہ پہونچ سکے گی تو تھوڑی ہوا ر تو ضرور پہونچے گی، اور سرد ہوا ر تھوڑی بھی ہو تو قلب کی ترویح کے لئے کافی ہوتی ہے (اس لئے پہلی قسم میں سرد مقام اختیار کریں) + اور دوسری قسم میں گرم مقام اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ گرم ہوا قوت حیوانیہ کو باہر کی طرف بزور جذب کرتی ہے، بشرطیکہ وہ اس درجہ گرم نہ ہو کہ قلب کی گرمی بہت زیادہ بڑھ جائے" +

ابن ابی صادق کا قول ہے "میں نے اس قسم کے مریضوں کو بہتیرا دیکھا ہے جن میں یہی غشی چند مہینے تک آتی رہی، اور ایک ماہ میں دو یا زیادہ دورے پڑتے رہے، یہاں تک کہ وہ بالآخر مر گئے + میں نے ایسے مریضوں کو بھی دیکھا ہے جو پہلی یا دوسری غشی میں مر گئے؛ اس سے میں نے تخمینہ وانداز کیا کہ پہلے مریضوں میں (جن میں غشی بار بار آتی رہی) ابھر یعنی شریان اعظم کے اندر سُدہ تھا، اور اس میں قلب کو کچھ نہ کچھ ہوا ر ضرور پہونچتی رہی تھی، اسی وجہ سے یہ غشی ایک عرصہ تک عود کرتی رہی، اور دوسرے مریضوں میں (جو پہلے یا دوسرے دورے میں ہلاک ہو گئے تھے) شریان وریدی کے اندر سدہ تھا؛ اس میں چونکہ قلب سے ہوا ر فوراً بند ہو جاتی ہے، اس لئے مریض اس طرح ہلاک ہو جاتا ہے، جس طرح گلا گھٹنے سے انسان مر جاتا ہے؛ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس غشی کے جتنے مریضوں

میں کف آیا وہ ہلاک ہی ہو گئے اور افاقہ نہ پا سکے ؛ اس سے میں نے یہ سمجھا کہ شدہ شریان کے اندر تھا"۔

علامات [عام غشی کی علامت یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں] کیونکہ روح اور حرارت غریزی قلب کی طرف دوڑ جاتی ہے ، جس سے ہاتھ پاؤں حرارت سے خالی ہو جاتے ہیں ، کیونکہ یہ قلب سے دور واقع ہیں [سانس کمزور ، نبض چھوٹی اور کمزور چلتی ہے] کیونکہ قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں [رنگ زرد ہو جاتا ہے] کیونکہ روح اپنے ساتھ خون کو اندر لیجاتی ہے [اگر غشی والے مریض سے بات چیخ کر کہی جائے ، تو اچھی طرح نہیں سُن سکتا ہے ، بلکہ اس طرح سُنائی دیتی ہے کہ آواز گویا دور سے ، یا دیوار کے پشت سے آرہی ہے] کیونکہ دماغی قوتیں ، اس میں سکتہ کی طرح بالکل باطل نہیں ہو جاتی ہیں ، بلکہ صرف ضعیف اور کمزور پڑ جاتی ہیں ، اس لئے کہ روح حیوانی قلب سے دماغ کی طرف کم پہونچتی ہے ، جس سے روح نفسانی میں کمی آجاتی ہے ۔ جالینوس نے ہاتھ پاؤں کی ٹھنڈک اور ضعفِ تنفس کے سبب کو ذکر کرتے ہوئے کتاب اغلوقن میں یہ لکھا ہے کہ اس کا سبب یہ ہے کہ حرارت بدن کے اندر رہتی ہے ، اور قلب میں اگر سردی ہوتی ہے تو وہ بہت تھوڑی ہوتی ہے ، اور اختناق میں یہ سردی اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ تنفس بھی بند ہو جاتا ہے ۔

علاج [دورے کا علاج یہ ہے کہ سرد پانی چہرے پر چھڑکیں] کیونکہ سردی کی تکلیف سے طبیعت خبردار ہو جاتی ہے ، اور وہ روح ، خون ، اور حرارت غریزیہ کو ساتھ لیکر باہر کی طرف متحرک ہوتی ہے ، جس سے یہاں حرارت اکٹھی ہو کر قوی ہو جاتی ہے ، اور بیرونی اعضاء میں سردی نہیں رہتی ہے ۔ یہ تو اس وقت ہے جبکہ غشی کی وجہ سے حرارت کا رُخ اندر کی طرف ہو ، اور وہاں جمع ہو ، لیکن حرارت جس وقت تھوڑی ہو ، اور تحلیل ہو رہی ہو تو پانی کی سردی سے یہ فائدہ پہونچتا ہے کہ وہ سوء مزاج زائل ہو جاتا ہے ، جس کا کام تحلیل کرنا ہے ؛ اور پانی کی سردی سے چونکہ جلد سکڑتی ہے ، اس لئے مسامات بند ہو جاتے ہیں ، ان کی کشادگی ، جو روح کے تحلیل ہونے پر اعانت کرتی ہے ، جاتی رہتی ہے ، اور روح اور حرارت غریزیہ بھاگ کر اندر اکٹھی ہو جاتی ہے ، اس لئے اندر اس کی کثرت ہو جاتی ، اور ان میں قوت آجاتی ہے ، جس سے روح تحلیل ہونے سے رُک جاتی ہے ! بمقابلہ تر کرنے کے پانی کا چھڑکنا اور خصوصاً زور سے چھینٹیں مارنا زیادہ مفید ہے ، کیونکہ جلد میں چوٹ کے لگنے سے طبیعت میں بیداری زیادہ آتی ہے ، اور چھڑکنے سے سردی بھی زیادہ پہونچتی ہے ؛ کیونکہ اس میں ٹھنڈا پانی بدلتا رہتا ہے ، اور تر کرنے میں ایسا نہیں ہوتا ؛ قسطا بن لوقا کا قول ہے کہ "چہرہ پر پانی کے چھڑکنے سے قوت لوٹ آتی ہے ؛ کیونکہ چھینٹوں کے لگتے ہی انسان سانس لینے پر مجبور ہوتا ہے ، اور روح حیوانی رقسطا کے

نزدیک) اسی ہوا رسے پیدا ہوتی ہے؛ تو جب ہوا ر سانس کے ذریعہ اندر پہونچتی ہے، تو اس سے روح کی امداد ہو جاتی ہے، اس لئے وہ مقدار میں زیادہ اور قوی تر ہو جاتی ہے، اور اس کی وجہ سے انسان بھی توانا اور قوی ہو جاتا ہے۔" رہا یہ امر کہ پانی چہرہ پر کیوں چھڑکنا چاہئے؟ اس کے متعلق جالینوس نے کتاب اغلوقن میں لکھا ہے۔ "ہم چہرہ ہی پر پانی کیوں چھڑکتے ہیں، سینہ پر کیوں نہیں چھڑکتے، حالانکہ سینہ حرارت غریزیہ کا سرچشمہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ حواس چہرہ میں زیادہ ہیں، اور چہرہ دماغ سے قریب بھی ہے، اس لئے دوسرے اعضاء کی نسبت سے پانی کی اذیت چہرہ میں زیادہ محسوس ہوتی ہے، اور اس لئے کہ ناک اور مُنہ، جو روح حیوانی کے راستے ہیں! چہرہ ہی میں واقع ہیں۔"

مگر یہ وجہ جالینوس کے اس مذہب پر مبنی ہے کہ روح حیوانی ہوا رسے پیدا ہوتی ہے (باقی دوسرے لوگ روح کو خون سے پیدا ہونا مانتے ہیں) {خوشبودار غذاؤں کی بو سنگھائیں} جن میں خوشبودار دوائیں پڑی ہوں، اور کباب کی بو سنگھائیں جس پر خوشبودار مصالح چھڑکے گئے ہوں {عمدہ بوئیں سنگھائیں} کیونکہ خوشبو سے روح کا مزاج طبعی لذت و مناسبت کی وجہ سے قوی ہو جاتا ہے؛ علاوہ ازیں بعض خوشبوؤں میں افزائش روح کے علاوہ تقویت پہونچانے کی خاصیت بھی ہوتی ہے، جیسے مشک اور عنبر {سیب کے پانی کے ساتھ دوا رالمسک حلق میں ٹپکائیں} یہ مفرح، اور بالخاصیت مُقوّی روح ہے {ہاتھ پاؤں کو زور سے ملکر اور کس کر باندھ دیں} کیونکہ اس کی تکلیف سے حرارت جوش میں آجاتی، اور طبیعت بیدار ہو جاتی ہے، گویا یہ سوتے ہوؤں کو جگانے والی چیز ہے، جس سے روح قلب سے بیرونی اعضاء کی طرف دوڑ جاتی ہے! اسی غرض سے بعض لوگ سانس روکنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہاتھ پاؤں ملنے اور باندھنے سے مواد کا رُخ اندر سے باہر کی طرف ہو جاتا ہے، جیساکہ قولنج کی غشی میں کیا جاتا ہے {مریض کو ہلائیں ڈولائیں} ہم کہہ چکے ہیں کہ اس قسم کے کام طبیعت کو بیدار کرنے کے لئے کئے جاتے ہیں {دورے کے علاوہ افاقہ کی صورت میں سبب کو دریافت کرکے اس کا علاج کریں} اگر سبب استفراغ مواد ہو تو اُسکو روکیں؛ اگر مواد کی کثرت ہو تو اُس کا استفراغ کریں؛ اور اگر خرابی مزاج ہو تو اُس کو درست کریں۔

اسباب: غشی کے اسباب عموماً مندرجۂ ذیل ہوتے ہیں: عصبی مزاج، عام جسمانی کمزوری، خون کی قلت، خون کا کسی طور پر کثرت سے خارج ہو جانا، دماغی صدمہ کا پہونچنا، شدت درد، جسم کے بہت بڑے حصہ کا جل جانا، ضرب شدید کا پہونچنا، معدہ کے مقام پر صدمہ کا پہونچنا، دفعتاً ٹھنڈے پانی کا یک لخت بڑی مقدار میں پی لینا، فاقہ کے بعد بہت

زیادہ کھا لینا، گرمی میں آدمیوں کا ایک جگہ ہجوم ہونا، بھوک کی شدت، اچانک خوشی یا شدید غم والم کا پہونچنا، نازک مزاجی، ضعف قلب اور ضغط القلب کا ہونا، کسی بڑی ورید پر دباؤ کا پہونچنا، جیسا کہ استسقاء میں شکم سے یک لخت زیادہ پانی نکال لینے کے بعد ہوا کرتا ہے، سموم حارہ کا استعمال کرنا، زہریلے جانوروں کا کاٹنا، قوتوں کا تحلیل ہو جانا، وضع حمل کے وقت بعض عورتوں کو غشی آجایا کرتی ہے ◆

علامات: گاہے غشی یکایک لاحق ہوتی اور مریض فوراً ہلاک ہو جاتا ہے، یا بتدریج لاحق ہوتی ہے، اور کچھ دیر کے بعد رفع ہو جاتی ہے، غشی سے پہلے اکثر اوقات مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں:

آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا، اور دوران سر ہوتا ہے، گاہے متلی اور قے لاحق ہوتی ہے، چہرہ پھیکا ہوتا ہے، نبض باریک اور سریع اور گاہے غیر منتظم چلتی ہے، تنفس متواتر اور غیر منتظم ہوتا ہے، اور گاہے مریض ٹھنڈے سانس لیتا ہے، بے چینی ہوتی ہے، کانوں میں شور و غل کی آواز سنائی دیتی ہے، جس کے بعد بیہوشی طاری ہو جاتی ہے ◆

غشی کی حالت میں جسم بالکل ٹھنڈا اور پھیکا پڑ جاتا ہے اور پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہے، آنکھ کی پتلیاں کشادہ ہوتی ہیں، نبض باریک، کمزور یا ساقط ہو جاتی ہے، تنفس سست اور غیر منتظم ہو جاتا ہے، تشنج کی وجہ سے پیشاب اور پاخانہ نکل جاتا ہے؛ اور ہوش میں آنے کے بعد قلب میں گرمی لاحق ہوتی اور قے ہو جاتی ہے، اور ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں ◆

تشخیص: اس مرض کے علامات چونکہ سبات سے بہت مشابہ ہیں، اس لئے اسکو سبات سے مشخص کرنا چاہئے:

غشی	سبات
(۱) غشی میں مریض کا چہرہ زرد ہوتا ہے ◆	(۱) سبات میں مریض کا چہرہ سرخ ہوتا ہے ◆
(۲) غشی میں نبض کمزور اور اٹک اٹک کر چلتی ہے ◆	(۲) نبض ممتلی یعنی خون سے بھری ہوئی چلتی ہے ◆
(۳) سانس آہستہ اور غیر منتظم ہوتا ہے ◆	(۳) سانس خراٹے سے آتا ہے ◆
(۴) غشی میں جسم سرد پسینہ سے تر رہتا ہے ◆	(۴) سرد پسینہ سے جسم تر نہیں رہتا ہے ◆
(۵) غشی میں دماغ میں خون کی کمی ہوتی ہے ◆	(۵) سبات میں دماغ میں خون کی زیادتی ہوتی ہے ◆

معمولات مطب: غشی دراصل بذات خود کوئی مرض نہیں، بلکہ محض ایک علامت مرض ہے، جو دوسرے قلبی امراض کے ضمن میں واقع ہوتی ہے ◆

دورہ کے وقت مریض کو فوراً لٹا دیں، سر کو نیچا کر دیں، اور گلے اور سینہ کے بند وغیرہ کو کھول دیں۔ جس جگہ مریض کو لٹائیں، وہ جگہ ہوادار رہو، اور فرش نرم ہو۔ پھر ٹھنڈے

پانی کے منہ پر چھینٹے ماریں، مریض کے ہاتھ پاؤں کو قلب کی طرف ملیں، جس سے اعضاء کا خون قلب کی طرف دوڑے، تیز سرکہ سنگھائیں + یا نوشادر اور چونے کو ملا کر ایک شیشی میں بند کر کے اس سے بخارات سنگھائیں۔ بعض لوگوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ سرخ مرچ باریک پیس کر ناک میں پھونکنا غشی کے وقت مفید ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں تقویت قلب کیلئے مریض کے حلق میں جواہر مہرہ کو عرق بید مشک اور عرق گلاب میں ملا کر ٹپکائیں +

اگر غشی کثرتِ اخراج خون کی وجہ سے ہو، تو سب سے پہلے خون بند کرنے کی کوشش کریں، سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں، اور برف کی تھیلی دماغ پر اور اس مقام پر رکھیں، جہاں سے خون نکل رہا ہے، بشرطیکہ خون جاری ہو۔ اور یہ نسخہ استعمال کریں:

نسخہ: خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا ۵ر کو عرق بید مشک ۵ تولہ میں ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں +

جب مریض ہوش میں آجائے تو تقویت قلب کے لئے یہ نسخہ دیں:

نسخہ: جواہر مہرہ ۱ رتی، خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والے ۵ ماشہ میں ملا کر اول کھلائیں؛ اوپر سے عرق بید مشک ۴ تولہ، عرق گلاب ۴ تولہ، عرق کیوڑہ ۴ تولہ، شربت انار شیریں ۲ تولہ ملا کر پلائیں +

اس کے بعد سبب کے ازالہ کی فکر کریں؛ چنانچہ اگر عام جسمانی کمزوری اور قلت خون ہو تو یہ نسخہ دیں +

نسخہ: دواء المسک معتدل جواہر والا ۵ ماشہ اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ کشنیز خشک، شیرہ کشمش سبز، شیرہ مویز منقے ۹ دانہ، عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں نکال کر نبات سفید ۲ تولہ ملا کر دیں +

کھانے کے بعد فولاد سیال ۵ قطرہ پانی میں ملا کر پلائیں +

اور اگر شدتِ درد سببِ غشی ہو تو درد کو سکون دینے کے لئے ضماد وغیرہ کا استعمال کریں۔ اور اگر اعضاء کے جل جانے کی وجہ سے غشی عارض ہو تو باقاعدہ اسکا علاج کریں۔ اسی طرح اگر آدمیوں کے ہجوم کی وجہ سے غشی لاحق ہوئی ہو تو ہجوم کو دور کریں۔ اگر بھوک کی شدت اور فاقہ کی وجہ سے ہو تو بہت تھوڑی مقدار میں دودھ یا سنترہ یا انگور کا عرق دیں؛ یک لخت بہت سی غذا وغیرہ نہ کھلا دیں۔ اگر عصبی کمزوری کی وجہ سے ہو تو تقویت اعصاب کے لئے یہ نسخہ دیں:

نسخہ: کشتۂ طلا ۱ رتی، دواء المسک معتدل ۵ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھلائیں، اور شب کے وقت حب احمر ۱ عدد، دودھ کے ساتھ کھلائیں + ان نسخہ جات کی بجائے مرکبات اذاراقی بھی اس حالت میں بہت کارگر اور مؤثر ثابت ہوتے ہیں، مثلاً حب اذاراقی، معجون نشا، وغیرہ +

ملہ ان تینوں عرق میں سے ایک بھی ہو تو کافی ہے۔ اس صورت میں اسکا وزن ۱۲ تولہ ہونا چاہیے +

اور اگر سموم حارہ کے استعمال کی وجہ سے، یا زہریلے جانور کے کاٹنے کی وجہ سے ہو تو اسکا اصولی علاج کریں۔ علیٰ ہذا باقی اسباب کا علاج بھی حسب دستور کیا جائے۔

غذا و پرہیز: اگر مریض کو بھوک ہو تو لطیف اور سریع النفوذ غذائیں دیں، مثلاً دودھ، یخنی، مرغ یا بکری کے گوشت کا شوربہ، آب انگور، آب سیب، آب سنترہ وغیرہ۔ چلنے پھرنے، اور دوسرے کام کاج کرنے سے مریض کو چند روز کے لئے، تا حصول قوت، روک دیں، اور صحت کے بعد بھی نفاخ، ثقیل، گرم، ترش، اور محرک اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

اُذنِ القلب کا ورم (وَرَمِ اُذُنِ القَلب)

اُذن القلب (قلب کے کان) دو عصبی زائدے یعنی سفید رنگ کے ابھار ہیں، جو قلب کے منہ پر، جہاں سے خون اور ہوا قلب میں داخل ہوتے ہیں، دو کانوں کے طرح واقع ہیں، جو (بطون قلب کے) سکڑنے کے وقت ڈھیلے ہو جاتے ہیں، اور (ان کے) پھیلنے کے وقت تنجاتے ہیں، تاکہ قلب کی کشش اور کھچاوٹ سے رگیں نہ پھٹ جائیں۔ ان دونوں زوائد کا فائدہ یہ ہے کہ یہ دو خزانوں کے مانند ہیں؛ عروق سے خون اور ہوا کو قبول کر کے قلب کی طرف ایک اندازہ سے روانہ کرتے ہیں (دایاں اُذن اجوف سے دخانی خون جذب کرتا ہے، اور بایاں شریان وریدی سے وہ صاف خون جذب کرتا ہے، جو ہوا لے کر پھیپھڑے سے آتا ہے) [یہ مرض سخت اور پرانے بخاروں کے بعد ہوتا ہے] کیونکہ ایسی حالتوں میں روح اور حرارت غریزیہ تحلیل ہو جاتی ہے، قلبی قوت ضعیف، اور غذا ریں پورے طور پر عمل کرنے سے، اور مواد کے خارج کرنے سے عاجز ہو جاتی ہے، اسلئے قلب میں ردی مواد اکٹھے ہو جاتے ہیں، جسے قلب کے دونوں اذن میں ورم ہو جاتا ہے، کیونکہ طبیعت ان مواد کو ان کی طرف اس لئے دفع کر دیتی ہے کہ یہ بمقابلہ خاص قلب کے کم رتبہ ہیں، لہٰذا طبیعت شریف کو، کم رتبہ کے ذریعہ بچاتی ہے۔

علامات [سینے اور پھیپھڑوں میں فم معدہ کے پاس ورم کا بوجھ معلوم ہوتا ہے][1] (اس قول میں فم معدہ سے معنی مجازی، یعنی قلب بھی سمجھا جا سکتا ہے (جس کا مطلب یہ ہوا کہ قلب کے پاس بوجھ ہوتا ہے)، اور حقیقی معنے پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے؛ کیونکہ فم معدہ کے پاس بوجھ کے محسوس ہونے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ قرب کی وجہ سے قلب کے بوجھ اور اس کے بوجھ میں امتیاز نہیں[2]

---

[1] یہ کہنا صحیح نہیں ہے، بلکہ اس قول کی کوئی صحیح تاویل بھی نہیں ہو سکتی ہے (مترجم)۔

[2] تشریح سے یہ ثابت ہے کہ فم معدہ اور اذن قلب کے درمیان بہت فاصلہ ہے، ہاں فم معدہ اور قلب کے سرے کے درمیان فاصلہ کم ہے (مترجم)۔

ہوسکتا ہے (الغرض قلب میں بوجھ ہوتا ہے، جو فم معدہ کے قریب معلوم ہوتا ہے) {اکثر اوقات غشی کی سی حالت رہتی ہے} کیونکہ قلب کے اذن قلب سے نہایت قریب ہیں (بلکہ دونوں متصل ہیں، اور بعض لوگ قلب کا جزء کہتے ہیں، جو بالکل درست ہے) + اس کا ورم اگرچہ فوراً ہلاک نہیں کرتا ہے، جیساکہ خاص قلب کا ورم ہلاک کر دیتا ہے، لیکن اس کا مریض زیادہ عرصہ تک زندہ بھی نہیں رہتا، بلکہ اسے ایسی غشی آتی ہے کہ اس سے قطعاً افاقہ نہیں پاتا ہے۔ {مریض کا چہرہ نہایت زرد ہوتا ہے} کیونکہ مرض سے مقابلہ کرتے کرتے خون میں کمی آجاتی ہے، اور اس لئے کہ بار بار کی غشی سے خون روح کے ساتھ اندر کی طرف لوٹ جاتا ہے {آنکھوں میں بھربھراہٹ ہوتی ہے} کیونکہ اس میں حرارت ضعیف اور قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے {اور قلب کے پھیلنے کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلب پھیلنے سے رُک جاتا ہے} کیونکہ انبساط قلب کے وقت دونوں اذن تن جاتے ہیں، جس سے درد بڑھ جاتا ہے، اس لئے قلب پورے طور پر پھیل نہیں سکتا، بلکہ محیط تک جانے سے پہلے مرکز[1] کی طرف لوٹ آتا ہے +

علاج {ریاضت ترک کرا دیں} ورنہ روح اور زیادہ تحلیل ہو کر قلبی قوت کو کمزور اور غشی کو شدید کرے گی {تحلیل کرنے والے جوشاندے سینہ پر ڈالیں} تاکہ ورم کا مادہ تحلیل ہو، مثلاً بابونہ، ناخونہ، پرسیاوشاں، گیہوں کی بھوسی کا جوشاندہ {محلل ضماد لگائیں} جن میں خوشبو بھی ہو، مثلاً بابونہ، ناخونہ، السی، برگ خطمی، برگ کرم کلہ، نمام، اور زعفران +

قلب کا بھچنا (ضَغطُ القلب)

{یہ ایک سوداوی مرض ہے، جو اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ کسی قدر تیز سوداوی مادہ قلب کی طرف رس کر آتا ہے} اور ایسا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ جگر میں اس قسم کے مواد بکثرت پیدا ہوں، اور خون کے ساتھ جس طرح دوسری رگوں میں جائیں گے، قلب کی رگوں کے ذریعہ کسی قدر قلب تک پہونچے، اور اُسے اپنی قوت قابضہ اور کسیلے پن سے، اور اس کے اجزا کو سمیٹ کر بھینچ دے، جیساکہ یہی کیفیت فم معدہ پر گر کر بھوک کے وقت پیدا کرتا ہے +

علامات {انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اوسکا دل بھینچ رہا ہے، جس سے اوسکو

[1] گول دائرہ میں بیچ کے نقطہ کو مرکز اور گرد کے حلقہ کو محیط کہتے ہیں۔ اور پھیلنے اور سکڑنے میں قلب کی حرکت مرکز سے محیط کی طرف اور محیط سے مرکز کی طرف ہوتی ہے +

خفیف سی غشی آجاتی ہے} کیونکہ وہ مادہ تھوڑا ہی سا ہوتا ہے، اور اوس میں عفونت اور سمیت وغیرہ جیسی بری کیفیتیں نہیں ہوتی ہیں؛ اسی مادہ کی قلت وکثرت اور تیزی کے موافق غشی کی حالت مختلف ہوتی ہے { پھر اوس کے منہ سے لعاب بکثرت جاری ہوتا ہے} کیونکہ اس میں ہوا، قلب تک کم پہونچتی ہے، اس لئے حرارت غریزیہ گھٹ جاتی، اور حرارت عارضی کا غلبہ ہو جاتا ہے، جس سے معدہ، قصبۂ ریہ اور حلق کے گرد کی رطوبتیں پگھل کر بہتی ہیں؛ نیز قوتیں کمزور ہو کر ان رطوبتوں کو روک نہیں سکتی ہیں (جس سے وہ بہ نکلتی ہیں)+

علاج { اس سوداوی مادہ کو خارج کریں} ایسی دوائیں دیں، جو دوسرے سودا، خارج کر سکتی ہوں، جگر کے مزاج کو درست کریں، کہ طبعی خون پیدا ہو { مفرحات کے ذریعہ قلب کی تقویت کریں} جو مالنخولیا میں گذر چکے { اور تریاق کبیر کھلائیں} +

قلب کا چھلنا (تقشّر قلب)

{ یہ وہ مرض ہے جس میں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اوس کا دل مجرد (رندے) سے چھیلا جارہا ہے، اور شدت درد سے تقریباً اُسے غشی سی آجاتی ہے، اور وہ فوراً ہی زائل ہو جاتی ہے} کیونکہ اس کا سبب ضعیف ہوتا ہے، جو فوراً زائل ہو جاتا ہے { یہ مرض اُس شخص کو ہوتا ہے (۱) جسے صفراوی دست عرصہ سے جاری ہوں} اور اس کے ساتھ بدن کی رطوبتیں اس قدر خارج ہوگئی ہیں کہ رطوبات طلبیہ (شبنم کی سی رطوبتیں) اور وہ رطوبتیں نکلنے لگی ہوں، جو تقریباً اعضاء میں تبدیل ہونے والی ہیں (رطوبات طلبیہ وہ رطوبتیں ہیں، جو خون کی شکل چھوڑ کر اور اعضاء کی شکل قبول کرنے سے پیشتر شبنم کی طرح اعضاء کی ساخت میں پھیلی ہوتی ہیں) اور جب اس قسم کی حالت قلب میں عارض ہوتی ہے (اور قلب کی رطوبتیں نکلنے لگتی ہیں)، تو لازمی طور پر انسان کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا قلب چھل رہا ہے + بہتر یہ ہے کہ یہاں قلب سے معدہ مراد لیا جائے؛ کیونکہ صفراوی دست لگا ہے اس وجہ سے آتے ہیں کہ صفراء معدہ پر بکثرت گرتا ہے، اور صفراء جب معدہ پر عرصہ تک گرتا رہتا ہے تو معدہ کے شکن کو چھیل دیتا ہے، جسے مریض سمجھتا ہے کہ قلب چھل گیا، کیونکہ اگر قلب سے معدہ مراد نہ لیا جائیگا، تو صفراوی دستوں سے قلب کا چھلنا بعید از عقل امر معلوم ہوتا ہے + نیز قلب ایسی تکلیف کو اپنی شرافت ونزاکت کے باعث برداشت بھی نہیں کر سکتا، بلکہ اس سے پہلے موت آجائے گی؛ اس خیال کی تائید مصنف کے اس قول سے بھی ہوتی ہے کہ (۲) { یا سر سے تیز نزلے قلب پر گر رہے ہوں} کیونکہ سر سے قلب پر نزلہ اسی طرح گر سکتا ہے کہ پہلے

وہ پھیپھڑوں پر گرے، اور پھر پھیپھڑوں سے قلب تک پہونچے، لیکن ایسا شاذونادر ہی ہو سکتا ہے؛ کیونکہ طبیعت تیز نزلے کو پھیپھڑوں سے کھانسی کے ذریعہ دفع کر دے گی، اور قلب تک جانے نہ دیگی۔ ہاں یہ اُس وقت ممکن ہے، جبکہ طبیعت نہایت درجہ ضعیف ہو، مگر ایسی حالت میں قلب پر نزلہ کے گرتے ہی مریض فوراً ہلاک ہو جائیگا۔ ہاں نزلہ معدہ کی طرف البتہ اکثر گرا کرتا ہے (لہٰذا قلب سے معدہ ہی مراد لینا بہتر ہے) {اس مرض کے علامات میں سے یہ ہے کہ اس حالت میں انسان کا چہرہ (اذیت و تکلیف کی وجہ سے) بگڑ جاتا، اور اس کے تیور بدل جاتے ہیں؛ اور بدن کے مختلف مقامات میں کثرت سے پسینہ نکلنے لگتا ہے} کیونکہ اس میں قوتیں نڈھال ہو جاتی ہیں، اور بدن کی رطوبتوں کے روکنے پر قادر نہیں رہتی ہیں، اس لئے جن مقامات کی جلد نرم، گوشت ڈھیلا، اور مسامات وسیع ہیں، وہاں سے پسینہ جاری ہو جاتا ہے ÷

علاج:{صفراوی مواد اور تیز فضلات سے بدن کو پاک کریں، اچھی غذائیں دیکر خون کی اصلاح کریں} مثلاً گوشت کبک، تیہو، تیتر، صاف روٹی، اور خوشبودار شربت وغیرہ ÷

دل کا نکلا پڑنا (قذف القلب)

{یہ وہ مرض ہے جس میں معلوم ہوتا ہے کہ گویا دل سینے سے تے کے ساتھ نکلا پڑتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قلب میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے، جس کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے قلب پھیلتا ہے، اور بھاگتا ہے، اور چونکہ قلب اس اذیت کو بزور دفع کرنا چاہتا ہے، اور خوب پھیلتا ہے، اس لئے ایسا خیال ہوتا ہے کہ وہ سینے سے نکلا پڑتا ہے} مصنف کا یہ کہنا کہ "تکلیف کے دفع کرنے کے لئے قلب پھیلتا ہے" صحیح نہیں ہے؛ کیونکہ اذیت دور کرنے کے لئے سکڑنا پڑتا ہے{اور اس مرض کی مخصوص علامتوں میں سے یہ ہے کہ جس قدر قلب بھاگتا ہے، اسی قدر مریض کا رنگ اس موذی مادہ کے رنگ کے موافق بدل جاتا ہے} کیونکہ یہ مادہ اندر سے باہر کی طرف دفع ہو جاتا ہے، اور یہ مادہ صفرا، یا خون ہوتا ہے ÷

علاج{باسلیق کی فصد کھولیں، شاہترہ اور ہلیلہ زرد کے جوشاندے سے بدن کا تنقیہ کریں، غذا عمدہ دیں، اور قلب کی تقویت کریں} ÷

قلب کا تیرنا (اِحتوَاءُ الرَّطُوبَۃِ عَلَی القَلب)

{اس مرض میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل پانی میں تیر رہا ہے، کیونکہ مریض کو ان رطوبتوں کی سردی کا احساس ہوتا ہے، جو قلب کو گھیرے ہوتی ہیں} اور غلافِ قلب کے اندر بند ہوتی ہیں، اور ان کی تری بھی محسوس ہوتی ہے، کیونکہ یہ رطوبتیں پانی جیسی رقیق ہوتی ہیں، اور قلب ان سے تکلیف پا کر دفع کرنے کی غرض سے پھڑکتا ہے، اسی واسطے اگلے حکماء نے اسے خفقان (اختلاج) میں شمار کیا ہے {اس لئے قلب جب ان رطوبتوں کے اندر حرکت کرتا ہے، تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلب ان رطوبتوں کے اندر تیر رہا ہے۔ اور پلٹا کھا رہا ہے} اور یہ رطوبتیں جب زیادہ ہو کر قلب کو گھیر لیتی ہیں، تو قلب کو بھینچ کر اس کو پھیلنے سے اس قدر روک دیتی ہیں کہ انسان کو اس کا احساس ہونے لگتا ہے، اور اپنی حالت میں ایک تغیرِ عظیم پاتا ہے، تو نبض ساقط ہو جاتی ہیں، اور غصہ کافور ہو جاتا ہے، {اور یہ مرض فم معدہ کی شرکت و تعلق کے بغیر نہیں ہوتا ہے} اس قول میں تامل ہے (کیونکہ فم معدہ کی شرکت ضروری نہیں ہے، پھیپھڑوں کی وجہ سے بھی یہ رطوبتیں جمع ہو سکتی ہیں)۔

علاج {ریاضت کرائیں} تاکہ یہ رطوبتیں رقیق و لطیف ہو کر اور اندر سے باہر آکر تحلیل ہو جائیں، اور بڑے بڑے ایارج کے ذریعہ مسہل دیں {اور سینہ پر گرم تاثیرات کے ضماد لگائیں} تاکہ یہ رطوبتیں تحلیل ہو کر خشک ہو جائیں، مثلاً گل سرخ، سنبل، زعفران ہمراہ آب بادرنجبویہ {اور اس میں غصہ دلانے سے بھی نفع پہونچتا ہے} کیونکہ غصہ میں قلب گرم ہو جاتا ہے، جس سے قلب کی رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں، اور اندر سے باہر کی طرف حرکت کرتی ہیں۔

دل کا کھچنا (جذب القلب)

{اس مرض میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل نیچے کو کھچا جاتا ہے، سبب اس کا یہ ہوتا ہے کہ کوئی مادہ رباطاتِ جگر میں آکر ان کو کھینچتا ہے، اور اس کشش کا احساس قلب کو بھی ہوتا ہے} کیونکہ دل جگر سے متصل ہے، اور جگر سے اوپر واقع ہے {اور گاہے اس سے دل میں تھوڑا سا درد بھی اٹھتا ہے: اس حالت میں انسان غشی والوں کی طرح پڑا رہتا ہے۔ یہ مادہ کس قسم کا ہے؟ اس کا پتہ مریض کی رنگت اور دیگر علامات سے چل سکتا ہے

علاج اس کا یہ ہے کہ مناسب چیزوں سے اس مادہ کو خارج کریں۔

ورم بطانۂ قلب اور امراض صماماتِ قلب

ورم بطانہ قلب یعنی اس جھلی کا ورم جو قلب کے اندر استر کرتی ہے۔ یہ مرض عموماً قلب کے بائیں جوف میں پایا جاتا ہے۔ اس کے اسباب عموماً مندرجہ ذیل امور ہوا کرتے ہیں: خنازیر، آتشک، سرطان، چیچک، سل، وجع مفاصل حاد، اور نقرس کا مادہ، پھیپھڑے اور اس جھلی کا ورم، یا صفاق کا ورم، یا خون میں پیپ کا داخل ہو جانا وغیرہ۔ علاوہ ازیں گاہے بیرونی صدمہ بھی اس کا سبب بن جاتا ہے۔ گاہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مریض کسی تنگ و تاریک مقام (کنواں اور کوئلہ وغیرہ کی کان) میں کام کرتا ہے، یا یہ کہ اس نے یکایک سخت قسم کی حرکت کی یا بوجھ اٹھایا، جس سے قلب کی کوئی کواڑی یا انسدادی ڈوری (حبال وتریہ) ٹوٹ گئی۔

علامات طبعیہ: جب تک قلب کی کواڑیاں ماؤف نہ ہوں، تو کوئی خاص علامت ظاہر نہیں ہوتی، اور جب کواڑیاں مبتلا ہو جاتی ہیں، تو ایک ہلکی آواز دھونکنی کی آواز (مرمش) کے مانند قلب کی نوک پر، یا اس کے قریب قلب کی پہلی آواز کی بجائے سنائی دیتی ہے۔ **عوارض** جب حدار (گٹھیے) کے مادہ کی وجہ سے یہ مرض ہوتا ہے، تو گٹھیے کی علامتوں کے علاوہ کوئی شدید علامت نمایاں نہیں ہوتی ہے، درد بالکل نہیں ہوتا، لیکن چہرہ غمزدہ، نبض تیز، اور کمزور اور تنفس سریع و متواتر ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ مرض دوسرے اسباب سے ہو، تو علامات شدید بعض اوقات مہلک ہوتی ہیں، دل کے مقام پر درد و تکلیف ہوتی ہے، مریض بے چین اور پژمردہ رہتا ہے، نبض باریک اور مختلف ہوتی ہے، تنفس میں تنگی اور سرد پسینہ کا اخراج ہوتا ہے، گاہے غشی طاری ہوتی ہے، بدنی حرارت کسی قدر زیادہ ہو جاتی ہے۔

اصول علاج کا ذکر امراض صمامات میں آئے گا۔

امراض صمامات قلب یعنی قلب کی کواڑیوں کے امراض۔ ان سے خون کی روانگی یا واپسی میں خرابی آجاتی ہے۔ عموماً قلب کی کواڑیاں ورم بطانۂ قلب سے خراب ہوتی ہیں یعنی یہ سخت و دبیز اور موٹی ہو جاتی، یا مڑ جاتی ہیں، گاہے آپس میں یا دیوار قلب سے چسپاں ہو جاتی ہیں، گاہے چھوٹی ہو جاتی، اور گاہے پھٹ جاتی ہیں گاہے قلب کا جوف اسقدر کشادہ ہو جاتا ہے کہ یہ کواڑیاں سوراخوں کو بند نہیں کر سکتی ہیں: الغرض مذکورہ بالا وجوہ سے یا تو لوہانے بند ہو جاتے ہیں، اور خون کی روانگی میں رکاوٹ (انسداد)

پیش آتی ہے، یا دانوں کے بند نہ ہونے سے خون لوٹنے لگتا ہے (قلس = مراجعت) معمولی حالتوں میں عام علامتیں کم نمایاں ہوتی ہیں، مگر علامات طبیعیہ سے تشخیص میں بہت مدد ملتی ہے، چنانچہ ان امراض سے قلب کی طبعی آوازوں میں اختلاف پیدا ہوجاتا ہے۔ اس کی پہلی یا دوسری آواز کے ساتھ دھونکنی کی سی باریک یا بھاری آواز سنائی دیتی ہے، گاہے ہشش کی سی، اور گاہے سیٹی کی سی آواز آتی ہے۔

اورطی کی کواڑیوں کے امراض

اورطی کا تنگ یا بند ہوجانا (انسداد و ضیق اورطی)

اورطی کے تنگ ہوجانے کی وجہ سے قلب کے سکڑنے کے وقت خون کی روانگی میں رکاوٹ ہوتی ہے، جس سے ایک غیر معمولی آواز، دل کی پہلی آواز کی بجائے، سینہ کی ہڈی (قص) کے درمیانی مقام پر، اس فضاء کے مقابل بہت زور سے سنی جاتی ہے، جو دوسری اور تیسری پسلیوں کے مابین ہوتی ہے، لیکن زاویۂ قلب کی طرف بتدریج یہ آواز کم ہوتی چلی جاتی ہے، یہ آواز دائیں جانب پسلی کی دوسری کری کے متوازی، قص کے کنارے پر، اور اورطی کی راہ ہوتی ہوئی دائیں ترقوہ تک، اور گاہے شریان سباتی پر بھی سنائی دیتی ہے۔ یہ آواز تیز لمبی اور ناہموار ہوتی ہے (اسکو خریر اورطی انسدادی کہتے ہیں)۔ اس میں نبض باریک اور لمبی ہوتی ہے۔ قلب کا بایاں بطن دبیز اور کشادہ ہوجاتا ہے، جس سے گاہے قلبی تکان کے باعث غشی طاری ہوجاتی ہے، اور گاہے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

قلس اورطی میں قلب کے پھیلنے کے وقت اورطی سے خون لوٹ کر قلب میں اُلٹا آجاتا ہے اس کی وجہ سے، جو غیر معمولی آواز (خریر) دھونکنی کی سی پیدا ہوتی ہے، وہ دائیں طرف دوسری فضاء بین الاضلاع (پسلیوں کے درمیان کی جگہ) سے ترچھی نیچے اور بائیں طرف کو قلب کی دوسری آواز کی بجائے، زاویہ قلب کی نسبت غضروف خنجری پر زیادہ تیز سنائی دیتی ہے (اس کو خریر اورطی قلسی کہتے ہیں) اگر مذکورہ بالا دونوں امراض ایک ساتھ لاحق ہوں تو قلب کی دونوں آوازوں کی بجائے آری چلنے کی سی دو آوازیں (سی۔سا) مقامات مذکورہ میں سنی جاتی ہیں۔ قلس اورطی میں نبض جھٹکے دار چلتی ہے یعنی نبض پر انگلی رکھنے سے ایک موج کے آنے، اور پھر لوٹ جانے کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے، بڑی شریانوں میں یہ حالت آنکھوں سے بھی دکھائی دیتی ہے۔ اس حالت میں بھی بایاں بطن دبیز اور کشادہ ہوجاتا ہے۔ گاہے قلب کی ساخت متغیر ہوجاتی ہے، صمام ذوالراسین ماؤف ہوجاتی ہے۔ اور دایاں بطن بھی قدرے کشادہ ہوجاتا ہے۔

صمام تاجی کے امراض

قلس تاجی

(صمام تاجی وہ کواڑی ہے، جو بائیں اُذن اور بائیں بطن کے درمیان واقع ہے) اس مرض میں بائیں بطن کا خون، انقباضِ قلب کے وقت بائیں اُذن میں واپس لوٹ جاتا ہے؛ اس کی وجہ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، وہ زاویہ قلب سے قدرے باہر کی طرف قلب کی پہلی آواز کی بجائے زور سے سنائی دیتی ہے، لیکن قلب کے قاعدہ اور غضروف خنجری پر بالکل نہیں (خریر تاجی قلبی) **نبض** خفیف مرض میں تقریباً صحت کے مانند، اور شدتِ مرض میں غیر منتظم، متفاوت (وقفہ دار)، نرم اور جلد جلد چلتی ہے۔ **نتائج**: بایاں بطن کشادہ، اور دبیز ہو جاتا ہے؛ بایاں اُذن، اور شرایین وریدی خون سے پُر ہوتی ہے، پھیپھڑے میں خون جمع رہتا ہے، جس سے کھانسی اٹھتی ہے، تنفس میں تکلیف ہوتی ہے، گاہے ورم ششش ہوتا ہے، گاہے سکتہ عارض ہوتا ہے۔ اگر صمام ثلاثی بھی شریک مرض ہو جائے، تو جگر میں اجتماع خون ہونے سے یرقان، اور گردہ میں اجتماع ہونے سے استسقاء لحمی ہو جاتا ہے۔

انسداد تاجی، یا ضیق تاجی | یعنی اُس سوراخ کا تنگ، یا بند ہو جانا، جو بائیں اُذن اور بائیں بطن کے درمیان ہے۔ اس حالت میں بائیں اُذن کا خون بائیں بطن میں رُک رُک کر داخل ہوتا ہے۔ اس حالت میں، جو غیر معمولی آواز (خریر) پیدا ہوتی ہے، وہ قلب کی دوسری آواز کے بعد، اور پہلی آواز سے قدرے پہلے، زاویہ قلب کے مقام پر سنائی دیتی ہے (خریر تاجی انسدادی)۔ اس آواز کا پہچاننا ذرا دشوار ہے، اگر اس مرض کے ساتھ مرض قلس تاجی بھی شریک ہو تو دونوں مرضوں کی آوازیں مل کر دھونکنی کی سی ایک لمبی آواز سُنائی دے گی۔ **نتائج**: پھیپھڑے میں خون کے جمع ہونے سے گاہے نفث الدم ہو جاتا ہے، دایاں بطن دبیز اور کشادہ ہو جاتا ہے۔

ورید شریانی کی کواڑی (صمام ہلالی) کے امراض | یہ کواڑی شاذونادر ہی مبتلائے مرض ہوتی ہے۔ جب یہ مبتلا ہوتی ہے، تو اس کی غیر طبعی آواز قص کے بائیں کنارے کے وسط میں، تیسری فضاء بین الاضلاع میں، قلب کی پہلی یا دوسری آواز کی بجائے، دھونکنی کے مانند بائیں ترقوہ کے درمیانی حصے تک سُنی جاتی ہے؛ لیکن بائیں شریان شباتی اور تحت الترقوہ پر نہیں سُنی جاتی۔

صمام ثلاثی کے امراض | یہ کواڑی عموماً دوسری کواڑیوں کے ساتھ مبتلا ہوا کرتی ہے؛ چنانچہ اگر کسی وجہ سے **قلس ثلاثی** کا مرض ہو جائے، تو دھونکنی

کی سی آواز قص کے زیریں حصے میں قلب کی آواز کی بجائے سنائی دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ورید وداج میں نبض کی طرح تڑپ ہوتی ہے۔ وریدیں خون سے پُر ہوتی ہیں، اور استسقاء لحمی عارض ہو جاتا ہے۔

علامات امراض صمامات دوران خون میں خلل آنے سے شدید اختلاج قلب عارض ہوتا ہے، سانس کی تنگی، تیز چلنا، اور بلندی پر چڑھنا دشوار، دردسر، دوران سر، کانوں میں دوی وطنین وغیرہ عارض ہوتے ہیں، گاہے غشی (خصوصاً اورطی کی کواڑیوں کے امراض میں)، کھانسی، گاہے مختلف اعضاء سے سیلان خون ہونا، استسقاء بطنی یا لحمی، اور آخر مرض میں سونا اور لیٹنا محال ہوتا ہے، اور مریض بیٹھکر اور منہ پھاڑ کر سانس لیتا ہے۔

انجام قلب کی کواڑیوں کے امراض کے انجام ہمیشہ خراب ہوا کرتے ہیں۔ اگر ایک سے زیادہ کواڑیاں مبتلا ہو جائیں تو موت بہت جلد آجاتی ہے۔

اصول علاج (۱) بدنی قوتوں کو بحال رکھنے کی کوشش کی جائے (۲) قلب کی دیواروں کو تقویت پہونچائی جائے، اور قلب کو بیقاعدہ حرکات سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے، (۳) دوران خون کے خلل کو حتی الامکان دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ پہلے مقصد کے حصول کے لئے زود ہضم اور مقوی اغذیہ کھلانا، راحت و آرام دینا، محنت، جوش، غصہ، وغم سے محفوظ رکھنا؛ بعض اوقات محرک و مقوی ادویہ دینا، حفظان صحت کی پابندی کرنا، روزانہ سرد یا نیم گرم پانی سے غسل کرنا وغیرہ مفید ہیں۔ دوسرے مقصد کے لئے ان مقویات قلب کا استعمال کیا جاتا ہے، جو تقویت کے ساتھ تحریک نہ پیدا کریں؛ بلکہ تسکین بخشیں۔ تیسرے مقصد کے لئے مدرات، معرقات اور مسہلات دیتے ہیں۔ وہ مدر ادویہ نسبتاً زیادہ مفید ہیں، جو دل پر اثر کرکے گردہ کی شریانوں کا تناؤ زیادہ کریں، نیند لانے کی کوشش کرنا بہتر ہے، رفع درد کے لئے بعض اوقات دل کے مقام پر کوئی مسکن ضماد لگا دیا جاتا ہے۔ گاہے جونک یا سنگھی سے اس مقام کا خون خارج کیا جاتا ہے۔ ضعف پیدا کرنے والی دوائیں اور تدبیریں اس مرض میں بہت مضر ثابت ہوتی ہیں (مترجم)۔

امراض پستان (امراض ثدی)

ثدی = پستان

دو گلٹیاں ہیں جو دودھ پیدا کرتی ہیں، اور اعضائے تناسل کے اضافی اجزاء میں سے ہیں۔ عورتوں کی طرح مردوں میں بھی اگرچہ یہ پائی جاتی ہیں، مگر غیر معمولی اسباب سے اگر انہیں بڑھایا نہ جائے، تو محض ایک باقیماندہ اثر اور نشان کے مانند چھوٹی سی ہوتی ہیں۔

بہرحال جوان عورتوں میں یہ دو بڑی بلندیاں ہوتی ہیں، جو نصف کرہ کے مانند گول ہیں، یہ سینہ کی اگلی اور پہلوی سطحوں پر تیسری سے چھٹی یا ساتویں پسلی، اور سینہ کی ہڈی سے بغل تک رہتی ہیں ۔ ان کا وزن اور حجم مختلف عورتوں اور مختلف عمروں میں جداگانہ ہوتا ہے؛ چنانچہ جوانی سے پہلے چھوٹی ہوتی ہیں، پھر اعضائے تناسل کی بالیدگی کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں، اور ایام حمل اور ایام رضاعت (دودھ پلانے کے زمانہ) میں بڑی ہوجاتی ہیں، اور بڑھاپے میں لاغر اور ڈھیلی ہوجاتی ہیں؛ بائیں چھاتی علی العموم دائیں سے کسی قدر بڑی ہوتی ہے؛ ان کا قاعدہ (جڑ) ، جو سینہ سے لگا رہتا ہے، گول ہوتا ہے، جو سینہ کے عضلات (گوشت) سے بذریعہ ایک باریک طبقہ کے علٰحدہ رہتا ہے ۔ ان کی بیرونی سطح محدب ہوتی ہے؛ اس کے وسط سے قدرے نیچے ایک چھوٹی مخروطی شکل کی بلندی ہوتی ہے، جس کو حلمہ (سرپستان. ٹھٹنی) کہتے ہیں؛ سرپستان کی سطح سیاہی مائل یا سیاہ، اور اسکے گرد گلابی رنگ کا ہالہ (گھیرا) ہوتا ہے؛ اس کا رنگ گلابی باکرہ لڑکیوں میں ہوتا ہے، اور حمل کے دوسرے مہینے کے قریب یہ پھیل جاتا، اور اس کا رنگ گندمی ہوجاتا ہے، پھر جس قدر حمل کے دن زیادہ ہوتے جاتے ہیں، اسی قدر گندم گونی بڑھتی جاتی ہے حتی کہ وہ بالآخر سیاہ ہوجاتی ہے، پھر رضاعت (دودھ پلانے) کے بعد اس کی یہ رنگت زائل ہوجاتی ہے۔ گر اس کا یہ اثر (گندم گونی و سیاہی) تا زیست باقی رہتا ہے ۔ اس ہالہ کی رنگت کے تغیرات سے وجود حمل کی معتبر دلیل ملتی ہے ۔ پستان کی ساخت میں بہت سی چھوٹی چھوٹی گلٹیاں ہوتی ہیں جو دودھ پیدا کرتی ہیں ۔

حلمہ (سرپستان) ایک مخروطی بلندی ہے، جو عملی تحریک سے کسی قدر کھڑی ہوجاتی ہے۔ اس کا رنگ گلابی یا مائل بہ گندمی ہوتا ہے ۔ اس کی سطح شکن دار اور اس پر چھوٹے چھوٹے اُبھار ہوتے ہیں ۔ اس کی نوک پر بہت سے سوراخ ہوتے ہیں، جو دودھ کی نالیوں کے دہانے ہیں ۔ سرپستان کی جڑ کے پاس اور ہالہ کی سطح پر بہت سی شحمی گلٹیاں ہوتی ہیں، جو ایام رضاعت میں بڑی ہوکر جلد کے نیچے بیل کی طرح معلوم ہوتی ہیں؛ ان گلٹیوں سے مخصوص روغنی مادہ مترشح ہوتا رہتا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ سرپستان کی جلد رضاعت کے وقت زیادہ محفوظ رہے۔ ساخت: پستان کی ساخت میں گلٹی کا گوشت (لحم غدری)، اور ان کے جوڑنے والے بندھنے داخل ہیں، کچھ چربی کی ساخت بھی ہوتی ہے ۔ لحم غدری بہت سے ٹکڑوں (قصوص) سے مرکب ہے، جن میں دودھ کی چھوٹی چھوٹی نالیاں ہوتی ہیں؛ یہ نالیاں باہم ملکر بڑی ہوجاتی ہیں یہ بڑی نالیاں کل پندرہ بیس ہوتی ہیں، جن کو مجاری لبن (دودھ کی نالیاں) کہتے ہیں ۔ یہ نالیاں ہالہ کے پاس پھول جاتی ہیں، جن کو اوعیۂ لبن (دودھ کے ظرف) کہتے ہیں، پھر تنگ ہوکر حلمہ میں سوراخوں کے ذریعہ کھلتی ہیں ۔

لَبَنٌ - دودھ اگرچہ دیکھنے میں بظاہر دودھ کے سارے اجزاء ایک دوسرے سے متشابہ و متجانس معلوم ہوتے ہیں، اور سب چیزیں بالکل متحد نظر آتی ہیں۔ مگر اصل میں دودھ دو قسم کے اجزاء سے مرکب ہے (۱) صاف رقیق و سیال رطوبت، جس کو دودھ کا پانی یا ماء الجبن کہنا چاہیے (۲) کچھ منجمد اجزاء جو رطوبت مذکورہ میں تیرتے رہتے ہیں؛ انکو کُریات لَبَن (دودھ کے گول دانے) کہتے ہیں؛ انہیں دانوں کی وجہ سے دودھ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔

دودھ کی کمی (قِلّتِ لَبَن)

{کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ بدن کا خون (جو دودھ کا مادہ ہے) کم ہو جاتا ہے، اس لئے وہ چیز ہی معدوم ہو جاتی ہے، جس سے دودھ پیدا ہوتا ہے} کیونکہ دودھ خونِ حیض سے پیدا ہوتا ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں حیض بند ہو جاتا ہے؛ کیونکہ حمل کے وقت خون حیض بچہ کی غذاء میں صرف ہوتا ہے، اور اس کے فضلات سے جو غذائیت کے قابل نہیں ہوتے ہیں، دودھ بن جاتا ہے، تاکہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اوس کی غذاء تیار ملے، اور ولادت کے بعد حیض کا سارا خون علی العموم چھاتیوں کی طرف چلا جاتا ہے؛ کیونکہ چھاتیوں اور رحم کے درمیان رگوں کے ذریعہ اتصال قایم ہے؛ چھاتیوں میں وہ خون سفید غددی (گلٹی جیسے) گوشت کی صحبت سے سفید ہو جاتا ہے، جس طرح سفید رنگ کا کیلوس جگر میں جاکر سرخ ہو جاتا، اور خون ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رگوں کی طبیعت ہی خون کی شکل کی حفاظت کرتی ہے، جب خون رگوں سے خارج ہو جاتا ہے تو اس میں تغیر لازمی طور پر آجاتا ہے، خواہ وہ فاسد ہو جائے، مثلاً پیپ بنجائے، یا جم جائے، یا کوئی دوسرے جوہر میں تبدیل ہو جائے؛ مثلاً جب یہ گوشت میں پہونچتا ہے تو رطوبت طَلِّیَہ میں تبدیل ہو کر اعضاء کی پرورش میں صرف ہوتا ہے؛ یا چھاتیوں اور خصیوں میں پہونچکر دودھ اور منی میں تبدیل ہو جاتا ہے [اور خون کی کمی کی وجہ کبھی یہ ہوتی ہے کہ وہ فصد وغیرہ کے ذریعہ بہت سا نکل پڑتا ہے؛ یا دستوں، حیض، اور نکسیر وغیرہ کے ساتھ بہت سارا بہ جاتا ہے، یا خون کی کمی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سارے بدن کا مزاج بگڑ جاتا ہے} جس سے خون فاسد ہو کر اس قابل نہیں رہتا ہے کہ اس سے دودھ پیدا ہو؛ کیونکہ دودھ عمدہ خون سے تیار ہوتا ہے {یا چھاتیوں کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے} جس سے خون فاسد ہو کر دودھ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے۔ اس لئے دودھ نہیں پیدا ہوتا ہے، اگرچہ وہ خون چھاتیوں میں آنے سے پہلے اچھا رہا ہو

{یا کھانے میں کمی ہوتی ہے} اور غذا کم کر دی جاتی ہے، جس سے خون پیدا ہوا کرتا ہے {یا ایسی چیزیں کھائی جاتی ہیں، جن سے خون نہیں پیدا ہوتا! کیونکہ ان کا مزاج خون کے مزاج سے بعید ہوتا ہے} مثلاً نہایت سرد خشک غذائیں۔

علامات {ان اسباب میں سے کوئی ایک سبب موجود ہوگا، یا پہلے گذر چکا ہوگا}

علاج {سبب کو زائل کریں، جو دودھ کی پیدائش میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے، اور مناسب غذائیں کھلا کر، عمدہ خون از سر نو پیدا کرنے کی کوشش کریں}

سبب (۲) {دودھ کی کمی کا سبب کا ہے یہ ہوتا ہے کہ تینوں خلطوں (صفراء، سوداء، بلغم) میں سے کوئی ایک خلط غالب ہو کر خون کو فاسد کر دیتی ہے} اس لئے دودھ اس سے نہیں پیدا ہوتا ہے۔

علامات {اگر صفراء غالب ہو گیا ہو تو دودھ کا رنگ زرد، قوام پتلا، اور مزے، اور بو میں تیز ہوتا ہے، اور اگر بلغم زیادہ ہو گیا ہو تو دودھ بہت زیادہ سفید اور پانی سا ہوتا ہے} کیونکہ سردی و تری کے غلبہ سے وہ کچا رہ جاتا ہے {اور بو اور مزے میں ترشی مائل ہوتا ہے} کیونکہ حرارت پورے طور پر پکانے سے قاصر ہوتی ہے، اس لئے اس میں پہلے جوش آتا ہے، اس کے بعد ترش ہو جاتا ہے، جس طرح دوسری سبزیوں کے پانی اور نچوڑوں میں ہوتا ہے {اور اگر سوداء کا غلبہ ہو گیا ہو تو دودھ نہایت گاڑھا ہوتا ہے} کیونکہ سوداء بھی گاڑھا ہی ہے۔ {اور پہلی دونوں قسموں کے مقابلہ میں دودھ کی مقدار بہت قلیل ہوتی ہے} کیونکہ صفراء اور بلغم کے مقابلہ میں سوداء خون کا بڑا دشمن ہے۔

علاج {اس خلط غالب سے بدن کو پاک کریں، اور ایسی غذائیں کھلائیں، جو اس خلط کے مقابل ہوں} مثلاً صفراء میں ماء الشعیر، گوشت حلوان (بکری کے بچے)، یا بھیڑ کے بچوں کے گوشت کے ساتھ، سادے شوربے، اجاصیہ (آلو بخارا کی غذاء) رمانیہ (انار کی غذاء) اور لیمونیہ (لیموں کی غذاء) کھلائیں، اور بلغم میں مصالحہ دار شوربے، جن میں تخم گاجر اور بادیان ہوا اور حریرہ، جو گیہوں کے آٹے، میتھی، روغن کنجد، اور شہد سے تیار کیا گیا ہو، اور **سوداء** میں گیہوں، چنے، جو، انجیر اور روغن بادام کے شوربے، فربہ مرغیوں کے گوشت، بھیڑ کی کھیری کھلائیں، کھیری میں کسی قدر دودھ ہوتا ہے، اس لئے یہ بہت مفید ہے۔

اسباب: بدن میں خون کی کمی، غم و غصہ، رنج و فکر، ایام رضاعت میں جماع کی کثرت، خون کا کافی مقدار میں نکل جانا، آگ کے پاس زیادہ بیٹھنا، پستان کی قوت جاذبہ کا ضعیف ہونا۔

معمولات مطب: اگر خون کی کمی کی وجہ سے ہو تو مقوی غذائیں، مثلاً انڈا، مکھن، بالائی

وغیرہ کھلائیں، اور مندرجہ ذیل سفوفات میں سے کوئی سفوف صبح اور شام دودھ کے ساتھ کھلائیں:

نسخہ: تودری سرخ ۳ تولہ کھلاکر اوپر سے دودھ پلائیں۔

نسخہ دیگر: ستاور، نبات سفید، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ایک تولہ کھلائیں۔

نسخہ دیگر: ستاور، زیرہ سفید، نبات سفید، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور چھ ماشہ لیکر دودھ کے ساتھ کھلائیں تولہ روغن بید انجیر کی مالش پستان پر دودھ کی تولید میں مدد دیتی ہے۔ علاوہ ازیں رنج وغم، اور فکر وتردد کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ایام رضاعت میں جماع سے قطعاً پرہیز مناسب ہے، ورنہ اعتدال کا خیال مدنظر رہے۔ آگ کے پاس مریضہ کو زیادہ بیٹھنے نہ دیں۔ اگر خون کے نکل جانے کی وجہ سے غشی ہو تو مقوی غذائیں کھلائیں۔

غذا اور پرہیز: لطیف، زود ہضم، اور مقوی غذائیں کھلائیں، دودھ، مکھن، بالائی، چاول، دال ماش، اور دال مسور کی کھیر کھلائیں۔ مریض کو آرام وسکون بخشیں، سخت ریاضت نہ کرنے دیں، اور رنج وغم سے آزاد رکھیں۔

دودھ کی کثرت (کثرتِ لبن)

دودھ کی کثرت چند وجوہ سے مضر ہے: (۱) اس کے کثرتِ اخراج سے بدن ضعیف ہوجاتا ہے، کیونکہ آخر یہ خون ہی سے پیدا ہوتا ہے؛ (۲) چھاتیوں میں بند ہوکر اسکو بیرونی سردی پہونچ جاتی ہے، اس لیے یہ گاڑھا اور خراب ہو جاتا ہے، اور اکثر ترش ہوجاتا ہے۔ (۳) چھاتیوں کی اصلی حرارت کو بجھا دیتا ہے، اس لئے حرارت کا اثر پورے طور پر جاری نہیں رہتا ہے؛ (۴) چھاتیوں میں تناؤ، اور درد پیدا کرکے ورم جیسے امراض میں مبتلا کر دیتا ہے {اس کے **اسباب** دودھ کی کمی کے اسباب کے برعکس ہوتے ہیں}۔

علاج: {رطوبتوں کو خشک اور تحلیل کرنے والی دوائیں دیں، حیض جاری کریں} تاکہ چھاتیوں کا خون، جس سے دودھ بنتا ہے، رحم کی طرف چلا جائے۔ چھاتیوں پر لاکھ، سنگ (دست آملہ) مردار سنگ، روغن گل یا زیرہ، اور سرکہ لگائیں} تاکہ دودھ کے راستے تنگ ہوجائیں، اور دودھ خشک ہوجائے{ منی کی کم کرنے والی دوائیں اگر کھلائی جادیں تو وہ اس جگہ فائدہ کرتی ہیں} کیونکہ وہ خشکی پیدا کرکے خون کو کم، غلیظ، اور چھاتیوں کی طرف جانے سے روک دیتا ہیں۔

اسباب: بدن میں خون کی زیادتی، خون کی رقت، پستان کی قوت جاذبہ کا قوی ہونا، مقوی اور کثیر التغذیہ اغذیہ کا بکثرت استعمال، اور بدنی رطوبات کی کثرت۔

معمولات مطب: کثرت خون میں فصد کے ذریعہ خون نکالیں، اور مسور کی دال کا پانی پلائیں۔ اور اگر پستان کی قوت جاذبہ قوی ہو تو یہ لیپ دن میں دو بار لگائیں:

نسخہ: لاکھ، مردار سنگ: باریک پیس کر روغن گل میں ملا کر لیپ کریں — اور یہ سفوف ایک تولہ پانی کے ساتھ دیں: **نسخہ:** عدس مسلم، تخم کاہو مقشر، سداب، تخم سنبھالو، تخم خیارین۔

اگر بدنی رطوبات کی کثرت کی وجہ سے دودھ کی زیادتی ہو تو جس خلط کی کثرت ہو، اسی کے مطابق منضج پلا کر مسہل دیں۔ اور اگر مقوی اور کثیر التغذیہ غذاؤں کی وجہ سے ہو تو ایسی غذاؤں کا استعمال ترک کریں۔

غذا اور پرہیز: بینی روٹی نمکین، مسور اور مونگ کی دال، میتھی کا ساگ وغیرہ چپاتی کے ساتھ کھلائیں۔ خون اور بلغم پیدا کرنے والی غذاؤں سے، اور ثقیل اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

چھاتیوں کا ورم (ورم الثدی)

دوسرے اعضاء کی طرح ہے ان میں بھی گرم، اور سرد قسم کے اورام پیدا ہو جاتے ہیں کہ تمام اورام کا علاج آگے آئے گا، اور خاص قسم کے اورام کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔ اور گاہے ان میں دودھ کے جم جانے اور متعفن ہو جانے سے گرم ورم پیدا ہوتا ہے کہ اور دودھ کے جمنے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ وہ گاڑھا ہوتا ہے، یا بدن کا مزاج یا چھاتیوں کا مزاج سرد ہو جاتا ہے، جس سے دودھ جم جاتا ہے یا بدن، یا چھاتیوں کے مزاج میں سخت گرمی آجاتی ہے، جو دودھ کو خشک کر کے گاڑھا کر دیتی ہے، اور دودھ کے پانی کو سکھا کر تحلیل کر دیتی ہے یا بچہ دودھ اچھی طرح نہیں چوستا، اس لئے وہ عرصہ تک رک کر گاڑھا اور کثیف ہو جاتا ہے۔

علامات: چھاتیاں پھولی ہوئی اور سخت ہو جاتی ہیں، درد ہوتا ہے، اور سرخی ہوتی ہے۔

علاج: سرکہ اور پانی میں کپڑا تر کر کے چھاتیوں پر رکھیں کہ تاکہ حرارت میں تسکین ہو، اور دودھ کا انجماد جاتا رہے۔ اگر حرارت کی شدت ہو تو آرد باقلا، آرد جو، میدہ لکڑی، زردی بیضہ، آب کشنیز، آب خرفہ، اور ان کے مانند سرد دوائیں ملا کر جو ورم دیں

سکون پیدا کرتی ہوں، اور مواد کے گرنے کو روکتی ہوں] اور انتہاء کے وقت، جبکہ حرارت میں سکون آجائے، محلل طلاء موم، اور روغن گل کی قیروطی کے ہمراہ لگائیں [مثلاً السی، بابونہ، ناخونہ، اور تل [اور اس میں جب پیپ پڑنے لگے تو نرم کرنے والے اور پکانے والے لعاب لگائیں] مثلاً لعاب میتھی، خطمی، السی، انجیر [اور گرم ضماد لگائیں] مثلاً بادیان، میتھی، السی، راتینج (ایک قسم کا گوند) کا سفوف انجیر کے جوشاندے کے ساتھ +

اسباب: پستان کے متورم ہونے کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں، چوٹ کا لگ جانا، معدہ اور جگر کی خرابی، یا قوت ہاضمہ کی خرابی، لیکن عموماً اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اگر ایک پستان کا سر دوسرے کی بہ نسبت چھوٹا ہوتا ہے، تو بچہ کو اس کے چوسنے میں دقت ہوتی ہے، اس لئے اس کی ماں زیادہ تر دوسری پستان سے پلاتی ہے، جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کم خارج ہونے کی وجہ سے دودھ پستان میں زیادہ جمع ہوجاتا، اور بگڑ جاتا ہے، اور پستان کے متورم ہوجانے کا سبب بن جاتا ہے، پھر ورم کی حالت میں جب بچہ اسکو چوستا ہے، تو ماں کو سخت تکلیف پہونچتی اور اس طرف سے پلانے میں تامل کرتی، اور درد سے ڈرتی ہے، اس طرح سے ورم میں زیادتی ہوتی چلی جاتی، اور آخر میں پیپ پڑجاتی ہے +

علامات: شروع میں ہلکی ہلکی خارش ہوتی ہے، جو تھوڑی دیر میں زائل ہوجایا کرتی ہے، اس کے بعد خارش میں زیادتی ہوجاتی، یا پائداری کے ساتھ مستقل ہوجاتی ہے، پھر جب اس میں ورم ہوجاتا ہے تو متورم مقام سرخ ہوجاتا ہے، جس میں سوزش، جلن، اور ٹیس شدید ہوتی ہے، بخار لاحق ہوجاتا ہے، چھونے سے دکھتا ہے، اس درد کی ٹیس بغل، شانہ، اور بازو تک پہونچتی ہے، اگر ان علامات میں تخفیف نہ ہو تو پیپ کا شبہ کرنا چاہئے +

معمولات مطب: درد کو سکون دینے کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں:

نسخہ تکمید: پوست خشخاش، عرق گلاب میں جوش دیں، اور روغن دیودار (روغن تارپین) ملاکر تکمید کریں + اس کے بعد یہ ضماد لگائیں + **نسخہ ضماد**: جدوار کو آب کاسنی سبز، اور آب کدوئے سبز کے پانی میں پیسکر، سرکہ، اور روغن گل ملاکر ضماد کریں۔ اس ضماد کے تھوڑی دیر کے بعد اس دوا میں کپڑہ بھگوکر برابر پستان پر رکھیں اور اسے خشک نہ ہونے دیں: **نسخہ**: جوشاندہ پوست خشخاش ۱۰ر، نوشادر ۲ر: دونوں کو ملاکر رکھ لیں +

اگر ورم پختہ ہوجائے، اور اس میں پیپ پڑ جائے، تو دبیلہ کے اصول پر عمل جراحی کے ذریعہ شگاف دیکر پیپ کو خارج کردیں + اور تسکین و تبرید کے لئے یہ نسخہ پلائیں:

نسخہ: لعاب بہدانہ، شیرہ عناب، شیرہ مغز تخم کدو شیریں، عرق شاہترہ، عرق

گاؤزبان میں نکالکر اور شربت نیلوفر ملاکر پلائیں۔
اور اگر معدہ، جگر، اور ہاضمہ کی خرابی ہو تو ان کی اصلاح کریں۔

غذا: غذا، زود ہضم اور لطیف اور بھوک سے کم کھلائیں، اور ٹھنڈی ترکاریوں پر زور دیں: مثلاً شوربہ، انڈا، مونگ کی دال، مونگ کی کھچڑی، توری، پالک، اٹنڈا، خرفہ، کدو، آش جو، ساگو دانہ وغیرہ۔

چھاتیوں میں تناؤ (تمدد الثدی)

گاہے چھاتیوں میں دودھ کے جم جانے سے ورم کے بغیر تناؤ پیدا ہوجاتا ہے۔ **علاج:** محلل اور ملین جوشاندوں سے تریڑہ کریں، مثلاً چقندر کا پانی، روغن زیتون، کرم کلہ پانی، جوشاندہ بابونہ، بنفشہ، خطمی، میتھی ہمراہ روغن زرد (گھی)۔

چھاتیوں کی گانٹھیں (تعقد الثدی): گاہے چھاتیوں میں بالغ ہونے کے وقت گرہیں پڑ جاتی ہیں؛ کیونکہ قدرتاً اس وقت نسل کے اعضا میں گرمی دوڑتی ہے، منی اور حیض کی رطوبتیں جوش میں آتی ہیں، اور ان کے متعلق جنسی قوتیں ہیں، وہ اپنے اپنے کاموں کے لئے اس طرح بیدار ہوجاتی ہیں، جس طرح مرض کے اندر بحران کی صورت میں طبیعت مرض سے مقابلہ کرنے کے لئے آمادہ ہوجاتی ہے؛ اس لئے اسوقت ان رطوبتوں سے بخارات اٹھکر چھاتیوں میں پہونچتے ہیں؛ کیونکہ اعضاء نسل و تولید اور چھاتیوں کے درمیان عروق کے ذریعہ گہرا تعلق ہے؛ پھر یہ بخارات یہاں پہونچکر، اور ان کی سردی کی وجہ سے ٹھنڈے ہوکر، کثیف و غلیظ ہوجاتے ہیں، اور چھاتیوں کی نرمی کے باعث ان کا لطیف حصہ تحلیل ہوکر، باقی حصہ سخت ہوکر بستہ ہوجاتا ہے، اور گٹھلیاں سی پڑ جاتی ہیں۔ اس کے بعد مردوں میں جب حرارت بڑھتی ہے تو یہ تحلیل ہوجاتی ہیں، اور عورتوں میں حیض کے مادہ کی کثرت اور حرارت غریزیہ کے ضعف کے باعث روز بروز بڑھتی جاتی ہیں، اس لئے چھاتیاں نمایاں طور پر بڑھ جاتی ہیں، اور خالق برتر کی حکمت سے ضرورت کے وقت دودھ کی پیدایش کا ذریعہ بن جاتی ہیں (اور اگر چھاتیاں گل جائیں) اور درد کی وجہ سے مواد جذب ہوکر ان کی طرف چلے آئیں (جس سے ورم ہوجائے تو) منقے کی گٹھلیاں، اور مونگ کوٹ کر آب مورد اور آب برگ سرد میں ملاکر لیپ لگائیں؛ یہ لیپ ابتداء میں لگایا جاتا ہے، تاکہ عضو میں قوت آئے، اور مواد لوٹ کر واپس چلے جائیں (اور ورم نہ بڑھ سکے)۔

امراض معدہ

تشریح معدہ

عدہ، غذا کی نالی (یا اعضائے غذا) کا سب سے پھیلا ہوا حصہ ہے، جو جوفِ شکم کے
حصوں میں سے دائیں قسم تحت الشراسیف، قسم شراسیفی، اور کسی قدر بائیں قسم تحت
لشراسیف میں واقع ہے۔ اس کی شکل مخروطی ہوتی ہے، جو خود خمیدہ ہو گیا ہے۔ اس کا
پھیلا ہوا گول اور چوڑا حصہ، جس کو قاعدہ سمجھنا چاہئے، بائیں طرف ہوتا ہے + معدہ کی
حدی یہ ہے کہ اس کے سامنے شکم کی اگلی دیوار، پیچھے شکم کی پچھلی دیوار، بانقراس
ور حجاب حاجز کی دونوں ساقیں؛ اوپر حجاب حاجز اور جگر؛ نیچے قولون کا آڑا حصہ +
عدہ کا حجم مختلف آدمیوں اور خالی اور پُر ہونے کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتا ہے؛ چنانچہ
جب یہ معمولی طور پر بھرا رہتا ہے، تو اس کی لمبائی آڑے پن میں تقریباً بارہ قیراط، اور چوڑائی
کھڑے پن میں تقریباً چار قیراط ہوتی ہے + معدہ کا وزن تقریباً ساڑھے چار اوقیہ (۴ ۱/۲
وتا ہے + معدہ میں دو سرے، دو سوراخ، دو کنارے اور دو سطحیں پائی جاتی ہیں +

بایاں سرا (قعر معدہ)، جو طحال سے متصل ہے، معدہ کا نہایت چوڑا اور پھیلا
وا حصہ ہے +

دایاں سرا، جو جگر سے متصل ہے، اسی سرے کے پاس بوّاب واقع ہے؛ یہ بائیں سرے
کی نسبت تنگ ہوتا ہے، جو جگر کی زیریں سطح، پتہ اور دیوار شکم سے متصل ہے +

بالائی سوراخ (فم معدہ)، جس سے غذا معدہ کے اندر مری سے داخل ہوتی ہے؛
یہ معدہ کا سب سے اونچا حصہ ہے، جو قیف نما ہوتا ہے، اور مری سے ملا رہتا ہے +

دوسرا سوراخ (بوّاب والا سوراخ)، جس کے راستے سے غذا معدہ سے نکل کر آنتوں میں جا
تی ہے، یہ سوراخ گول ریشوں کی ایک کواڑی (صمام بوّابی) سے بند رہتا ہے۔
یہ کواڑی غذا کے ہضم ہونے سے پہلے اسے یک لخت آنتوں کی طرف جانے سے
روکتی ہے +

معدہ کا زیریں کنارا (معدہ کی بڑی خمیدگی)، محدب یا قوس نما ہے؛ اس سے ثرب
چپاں رہتا ہے، اور بالائی کنارا زیریں کنارے سے چھوٹا ہوتا ہے، اور اسکی خمیدگی
مقعر ہوتی ہے +

معدہ کی اگلی سطح اوپر اور سامنے کو مائل ہے، جو حجاب حاجز اور جگر کے بائیں زائدہ کی زیریں سطح اور شکم کی اگلی دیوار سے متصل ہے +

پچھلی سطح پیچھے اور نیچے کو مائل ہے، جو بانقراس، اور حجاب حاجز کی دونوں ساقوں سے متصل ہے +

ساخت معدہ کی ساخت میں دو طبقات داخل ہیں: **اندرونی طبقہ (مخاطیہ)** رطوبت ہاضمہ تیار کرتا ہے۔ **بیرونی طبقہ (لحمیہ۔ عضلیہ)** رطوبت ہاضمہ کو غذا کے ساتھ ملاتا ہے، اور معدہ میں کیڑے جیسی حرکت پیدا کرتا ہے، جس سے غذا حرکت کرتی ہے + ان دونوں طبقوں کو ایک مخصوص ساخت ملاتی ہے، جس کو بعض رگ متخلل طبقہ (طبقہ خلویہ واصلہ) کہتے ہیں + سب کے اوپر صفاق کا استر ہوتا ہے (طبقہ صفاقیہ)۔ جو معدہ کو اپنی جگہ قائم رکھتا، معدہ کا رباط بناتا، اور اسے جگر و طحال وغیرہ سے متصل رکھتا ہے +

رطوبت معدیہ، جو معدہ کے اندرونی طبقہ سے پیدا ہوتی ہے، اس میں علاوہ دیگر اجزاء کے ایک مخصوص جوہر ہاضم (**ھاضومہ**)، اور ایک ترش جوہر (تیزاب نمک) ہوتا ہے۔ رطوبت معدیہ اپنے جوہر ہاضم اور ترشی کے عمل سے بمعاونت حرارت غریزی غذا کے حیوانی اجزاء (گوشت) کو حل و ہضم کر کے ایک مخصوص شکل (**مھضومہ**) میں تبدیل کر دیتی ہے، جس سے وہ باریک رگوں میں جذب ہونے کے قابل ہو جاتا ہے +

خرابی مزاج (سوٴ مزاج معدہ)

حرارت سادہ {گاہے معدہ میں گرمی لاحق ہو جاتی ہے، جس کے ساتھ کسی قسم کا مادہ نہیں ہوتا ہے} +

علامات {پیاس لگتی ہے، جلی ڈکاریں آتی ہیں} کیونکہ غذا جل جاتی ہے، اور اس سے جلے ہوئے دود آمیز بخارات (دھوئیں دار) اٹھتے ہیں {ہلکی غذائیں معدہ میں فاسد ہو جاتی ہیں} مثلاً چڑیوں کے گوشت، اور غلیظ غذائیں خراب نہیں ہوتی ہیں {علی ہٰذا تھوڑی مقدار میں اور گرم غذائیں بھی فاسد ہو جاتی ہیں} کیونکہ یہ جلد جل جاتی ہیں {بھوک کم لگتی ہے} کیونکہ حرارت سے معدہ اور اس کی بناوٹ ڈھیلی ہو جاتی ہے، اور اس سے سکڑنے کی طاقت (جس کے ذریعہ معدہ غذا کو جذب اور ہضم کرتا ہے) جاتی رہتی ہے، اور اس لئے کہ گرم معدہ میں صفراء کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے؛ پھر یہ صفراء معدہ کی گرمی سے صدید (زرداب) یعنی زخم کے پانی کی مانند ہو جاتا ہے، نیز صفراء میں زرداب کی کیفیت قبول کرنے کی استعداد بھی ہے؛ اور اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے کہ اس سے بھوک

(۵۱) معدہ اور اثنا عشری : اگلی سطح

(۵۲) معدہ اور اثنا عشری : اندرونی سطح
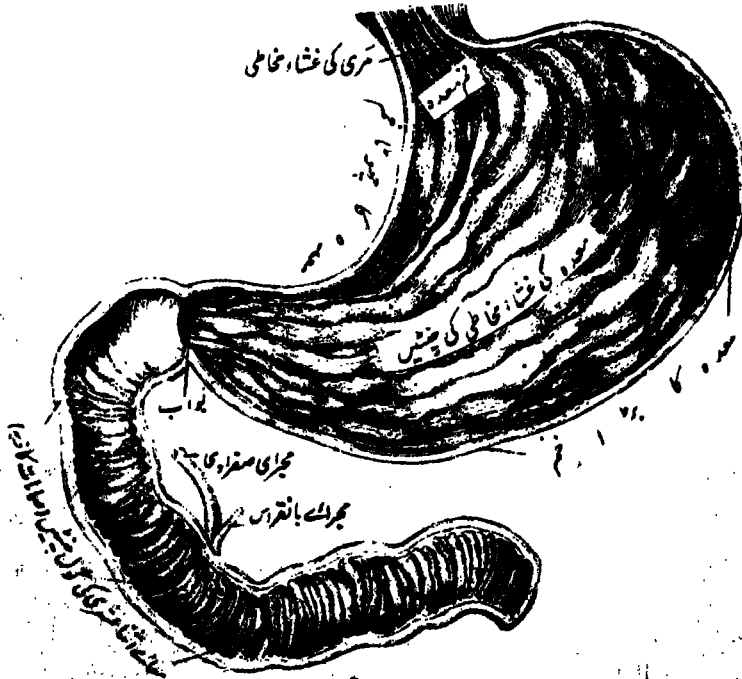
شکم کا بیرونی ترچھا عضلہ (متعلق صفحہ ۸۰۳)
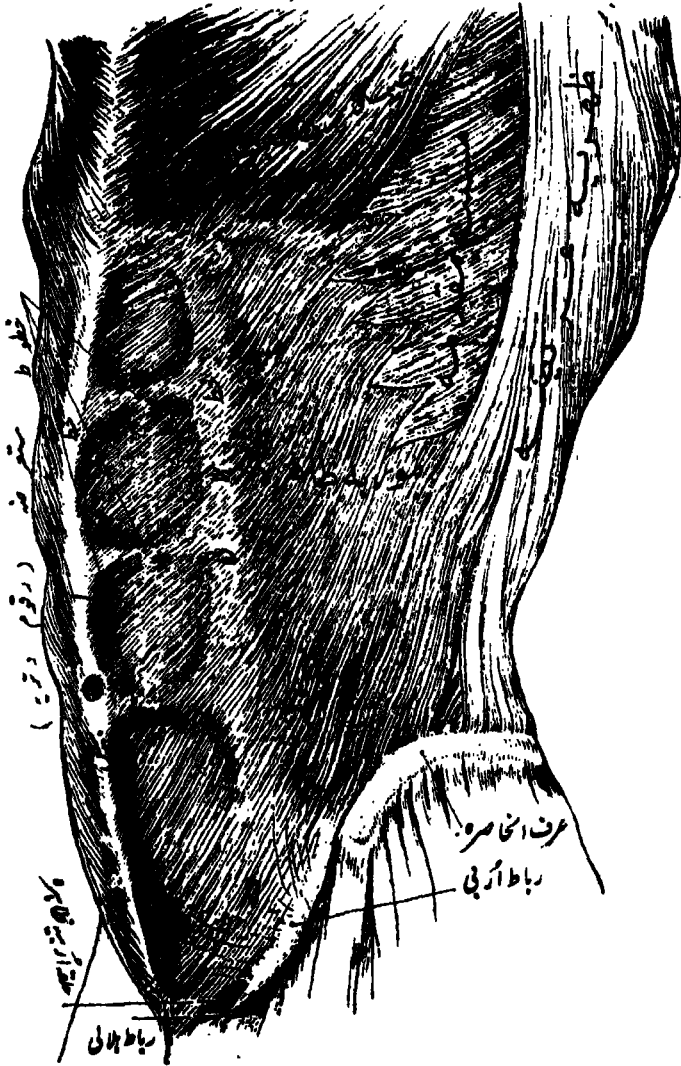
زائل ہو جاتی ہے، کیونکہ طبیعت خالص صفراء سے کراہت کرتی ہے، چہ جائیکہ وہ پیپ کے مانند ہو گیا ہو { اور منہ خشک ہوتا ہے } کیونکہ معدہ اپنی گرمی سے رطوبتوں کو چوس کر تحلیل کر دیتا ہے۔

علاج { ٹھنڈے شربت اور ربوب استعمال کرائیں } مثلاً شربت انار، شربت غورہ[۱]، شربت لیمو، رُبّ ریباس، رب سیب، رُب بہی تُرش { اور غلیظ غذائیں کھلائیں } تاکہ حرارت میں تسکین پیدا ہو، معدہ کے اجزاء سمٹ جائیں، ان کی ترشی سے بھوک جاگ اٹھے، اور غلیظ ہونے کی وجہ سے وہ معدہ میں فاسد بھی نہ ہو سکیں، مثلاً قریص (گوشت، جو سرکہ سبزیوں، اور مصالح کے ساتھ پکایا گیا ہو) اور سکباج، جو گائے کے گوشت کے ساتھ پکایا گیا ہو (سکباج: گوشت، جس میں سرکہ، مناسب سبزیاں، اور مصالح ہوں)، حصرمیہ (کچے انگور کی غذاء)، سماقیہ (سماق کی غذاء) پیٹ کی اوجھڑیوں کے ساتھ، جسکو شکنبہ بھی کہتے ہیں۔ مگر جب حرارت اس قدر زیادہ ہو کہ اس سے قوتیں ضعیف ہو گئی ہوں، تو انار کی غذاء، زرشک کی غذاء، کچے انگور کی غذاء، تیہو اور تیتر کے گوشت کے ساتھ دیں { اور خوب ٹھنڈا پانی پلائیں } تاکہ حرارت بجھ جائے، اور معدہ سمٹ جائے۔

گرمی و خشکی مادی

{ لگا ہے معدہ میں صفراوی مادہ کے ساتھ گرمی و خشکی لاحق ہو جاتی ہے }

علامات { منہ کڑوا ہوتا ہے، اور ہر وقت متلی رہتی ہے } بشرطیکہ صفراء زیادہ ہو، اور صفراء جب کم ہوتا ہے تو متلی صرف کھانے کے بعد ہوتی ہے، کیونکہ اس وقت وہ غذاء سے ملکر معدہ میں پھیل جاتا، اور فم معدہ تک پہونچتا ہے { صفراء قے، پاخانہ، یا پیشاب میں خارج ہوتا ہے، کھانا کھانے کے بعد بدبودار، اور تیز ڈکار آتی ہے } کیونکہ ہاضمہ کی خرابی اور صفراء کی آمیزش سے غذاء فاسد ہو جاتی ہے۔ **علاج** { معدہ کو صفراء سے پاک کرنے کے لئے سکنجبین اور گرم پانی سے قے کرائیں، یا جوشاندۂ ہلیلہ اور سقمونیا کا مسہل دیں } غرض مادہ کا جدہر رُخ دیکھیں اور جس کو مریض برداشت کر سکے، اُس کے موافق کریں { پھر اُن چیزوں سے مزاج بدلیں } جن کا ذکر پہلی قسم (حرارت معدہ سادہ) میں ہو چکا ہے۔

گرمی و تری مادی

{ لگا ہے معدہ میں گرمی و تری کسی تر مادہ کے ساتھ ہو جاتی ہے }۔

علامات { بھوک اپنے حال پر ہوتی ہے } اس قول میں تامل ہے، کیونکہ جب صرف گرمی بھوک زائل کر دیتی ہے، کیونکہ وہ معدہ کو ڈھیلا کر کے اور اس کے طرف موادے جا کر اس کو موادسے پُر کر دیتی ہے، تو اُس وقت کس طرح نہ زائل ہوگی، جبکہ حرارت کے ساتھ رطوبت بھی ہو،

[۱] غورہ: انگور ترش، انگور خام۔

جو معدہ کے ڈھیلا کرنے میں امداد دے گی۔ حرارت کی وجہ سے خود بھی پگھل کر معدہ کو بھر دے گی۔ اور اس کے ساتھ دوسرے مواد بھی بہ کر آئیں گے {متلی ہوتی ہے، تھوک کی کثرت ہوتی ہے، علی الخصوص بھوک کے وقت} کیونکہ بھوک میں حرارت شدید ہوکر ان رطوبتوں کو پگھلانے لگتی ہے {منہ کے مزے میں بساندہ آجاتی ہے} کیونکہ حرارت غریبہ جب اصلی حرارت پر غالب آجاتی ہے، تو طبیعت اپنا اثر رطوبتوں سے الگ کرلیتی ہے، کیونکہ اس کا آلہ و ذریعہ حرارت غریزیہ ہی کمزور ہوتی ہے، اس لئے ان رطوبتوں پر حرارت غریبہ مسلط ہوکر بُری سی تحریک دیتی ہے، جس سے وہ نہ ہضم ہوتی ہیں، اور نہ نضج پاتی ہیں۔ اور جب اس حرارت کے ساتھ رطوبت بھی ہوتی ہے (جیساکہ یہاں ہے) تو یہ حرارت نرم ہوجاتی ہے، ان رطوبتوں کو جلا نہیں سکتی، اور نہ ان کے تر اور خشک اجزاء میں تفریق پیدا کرسکتی ہے (جیساکہ جلنے کے بعد ہوتی ہے)، اس لئے رطوبتیں فاسد ہوکر ان میں پہلے تو بساندہ آتی ہے، کیونکہ یہ رطوبتیں چکنی ہوتی ہیں، اس کے بعد ان میں سڑاند پیدا ہوتی ہے {اور گاہے قے میں رطوبت خارج ہوتی ہے} جبکہ ان رطوبتوں کے فساد کی وجہ سے معدہ ان کے دفع کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے، تو قے کی حرکت پیدا کرکے انہیں خارج کردیتا ہے۔

علاج {آب سویا اور سکنجبین بزوری سے قے کرائیں، ہڑ کا مربی، گلقند، جو شکر میں بنایا گیا ہو، اور جلنجبین میں ملایا گیا ہو، اور خشک قسم کے جوارش، جن میں گرمی نہ ہو استعمال کرائیں}۔

گرمی و خشکی سادہ {گاہے معدہ میں بلا مادہ کے سادہ گرمی و خشکی پیدا ہوجاتی ہے}۔

علامات {پیاس سخت، زبان خشک، اور بدن لاغر ہوتا ہے} کیونکہ ہاضمہ کمزور ہوتا ہے، اس لئے کہ ہضم، رطوبت کے بدون ہو ہی نہیں سکتا، اور رطوبت کی وجہ سے ہاضمہ کی امداد ہوتی ہے۔ ہاضمہ جس طرح غذا میں تغیر پیدا کرتا اور پکاتا ہے، رطوبت کی وجہ سے غذا اس کے فعل کو قبول کرلیتی ہے (نیز اس رطوبت میں ترشی کی طرح حدت و تیزی ہوتی ہے، جس سے غذا ہضم ہوجاتی ہے، معدہ میں غذا کے پہونچتے ہی جوہر معدہ سے یہ خارج ہونے لگتی ہے جس طرح منہ میں لقمہ کے پہونچنے سے لعاب دہن رسنے لگتا ہے)۔ اور لاغری اس لئے بھی ہوتی ہے کہ ایسے گرم معدہ والوں کا خون کم، بدبودار، اور تیز ہو جاتا ہے، جس کو اعضاء پسند نہیں کرتے، اور اس سے پرورش نہیں پاتے، جس سے لاغری ہوگیا، گاہے دِقّ الشیخوخت ہوجاتی ہے (جس میں بخار کے سوا ساری باتیں دق کی سی ہوتی ہیں) {قبض ہوتا ہے} کیونکہ رطوبتیں خشک اور تحلیل ہوجاتی ہیں۔

علاج {دودھ اور خصوصاً گائے کا دودھ اور ماء الشعیر وغیرہ، مثلاً آردجو، روغن بادام اور شکر کا حریرہ، اور مثلاً ریت کی مچھلی اور چھوٹی چڑیوں کے باز واستعمال کرکے معدہ میں

رطوبت اور سردی پیدا کریں} گائے کا دودھ علاوہ اس کے کہ اس میں کسی قدر سردی بھی ہوتی ہے، یہ گاڑھا ہوتا ہے، اس لئے معدہ میں دیر تک رہ کر حرارت کو توڑتا ہے۔ برخلاف ازیں دوسرے رقیق اور جلد ہضم ہونے والے دودھ سے یہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ انسانی مزاج سے یہ بہت مناسب اور قریب ہے؛ کیونکہ انسان کی طرح گائے کے حمل کا زمانہ بھی نو ہی ماہ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں اور گائیوں کے مزاج اور قویٰ میں خاص مناسبت و مشابہت ہے۔

سردی و خشکی سادہ

{گاہے معدہ میں بلا مادہ کے سادہ سردی و خشکی پیدا ہو جاتی ہے}۔

علامات {معدہ کی سادہ سردی اور سادہ خشکی کی تمام علامتیں پائی جاتی ہیں} جن کا ذکر ابھی آتا ہے۔ واضح ہو کہ اگر مصنف مفرد سردی اور مفرد خشکی کو بیان کرنے کے بعد سردی و خشکی مرکب کو بیان کرتے تو اچھا ہوتا {اس کا علاج دشوار ہے} کیونکہ سردی گرم چیزوں ہی سے زائل ہو سکتی ہے، اور گرم چیزیں رطوبتوں کو تحلیل کر کے خشکی بڑھا دیتی ہیں، اور تر چیزیں سردی کی امداد کرتی ہیں، جس سے حرارت غریزیہ ضعیف ہو جاتی ہے۔

علاج {معمولی درجہ کی گرم اور تر چیزیں کھلائیں، جس کی وجہ ابھی گذری؛ مثلاً ماء الشعیر قدرے شہد کف دور کردہ کے ساتھ {اسی طرح شربت اور مالش کی چیزیں بھی معمولی درجہ کی گرم و تر ہوں} مثلاً شربت گاؤزبان، شربت انار شیریں، شربت زوفا، اور مثلاً روغن مصطگی، روغن سنبل ہمراہ موم۔

سردی و تری سادہ

{گاہے معدہ میں بلا کسی مادہ کے سردی و تری پیدا ہو جاتی ہے}

علامات {اس کی علامتیں بھی خالص سردی اور خالص تری کی علامتوں سے (جن کا الگ الگ ذکر ابھی آتا ہے) مرکب ہوتی ہیں، بدن سفید ہو جاتا ہے} کیونکہ ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے، اور بلغمی رقیق رطوبتیں بکثرت پیدا ہو کر جلد کے اندر پھیل جاتی ہیں، اور اچھا رنگین خون کم پیدا ہوتا ہے {استسقاء والوں کی طرح بدن ڈھیلا سا ہو جاتا ہے} کیونکہ یہ رطوبتیں بدن میں پھیلکر اسکو ڈھیلا کر دیتی ہیں {حرکت میں کسل و ماندگی ہوتی ہے} کیونکہ اعصاب ڈھیلے اور حرارت ضعیف ہو جاتی ہے، جو حرکت کی ساری قوتوں کا آلہ و ذریعہ ہے {پاخانہ رقیق و نرم آتا ہے} کیونکہ کیلوس فاسد ہوتا ہے، اس لئے جگر اسے جذب نہیں کرتا ہے، بلکہ وہ پاخانہ سے ملکر اور اسکو رقیق کر کے خارج ہو جاتا ہے۔

علاج {گرم و خشک چیزیں استعمال کرائیں} مثلاً غذاؤں میں سے قلیئے اور مصالحہ دار قورمے؛ معجونوں اور جوارشوں وغیرہ میں سے کمونی، فلافلی، اقراص ورد، جوارش عود، اسطوخودوس

اور روغنوں میں سے روغن قسط، روغن سنبل رومی، اور روغن زنبق (سوسن)۔

گرمی تری سادہ {گاہے معدہ میں کسی مادہ کے بغیر گرمی و تری پیدا ہو جاتی ہے، اور یہ تاوقتیکہ بہت زیادہ نہ ہو جائے، ضرر نہیں پہونچا سکتی ہے} کیونکہ ہضم حرارت اور رطوبت ہی سے ہوتا ہے، ہاں جب یہ بہت بڑھ جائے گی تو ہضم میں خرابی آئے گی۔

علامات {منہ میں بساندھ سی معلوم ہوتی ہے} کیونکہ بدہضمی سے معدہ میں رطوبت زیادہ پیدا ہوتی ہے، اس لئے وہ متغیر اور فاسد ہو جاتی ہے۔ اور اس میں بساندھ آجاتی ہے {منہ سے لعاب بہتا ہے} کیونکہ معدہ کی رطوبتیں حرارت سے پگھل کر خارج ہوتی ہیں {بخارات سر کی طرف چڑھتے ہیں}، جو حرارت اور رطوبت سے پیدا ہوتے ہیں۔ **علاج** {اطریفلوں کے ذریعہ سردی و خشکی پیدا کریں}۔

سردی سادہ {گاہے معدہ میں مادہ کے بغیر سردی پیدا ہو جاتی ہے}۔

علامات {ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے} کیونکہ ہضم کے معنے یہی ہیں کہ غذا کی شکل تبدیل ہو جائے، اور وہ پک جائے، جس کی تکمیل اس طرح ہوتی ہے کہ غلیظ اجزاء جدا ہو کر رقیق ہو جاتے ہیں، رقیق اجزاء غلیظ ہو جاتے ہیں، پس اگر ہو تو وہ دُور ہو جاتا ہے، متفرق اجزاء اکٹھے ہو جاتے ہیں، اور یہ ساری باتیں از قسم حرکت ہیں، جو حرارت کے بدوں نہیں ہو سکتی ہیں۔ {معدہ میں غذا دیر تک رہتی ہے} کیونکہ معدہ کی قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے، کیونکہ دفع کرنا اور ڈھکیلنا حرکت کی قسم سے ہے، جو حرارت کے بدوں نہیں ہو سکتا ہے، اس لئے کہ سردی کا کام قوتوں کو مار دینا، سُن کر دینا، اور تمام حرکتوں سے روک دینا ہے۔ علاوہ ازیں سردی قوت ماسکہ کی اعانت کرتی ہے، اور ترچھے ریشوں کو جن سے روکنے کا کام لیا جاتا ہے اشتمالی ہیئت پر قائم رکھتی ہے، یعنی سکیڑے رکھتی ہے، جس سے چیزیں رُکی رہتی ہیں {اور وہ ترش ہو جاتی ہے، کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، پاخانہ نرم آتا ہے} کیونکہ کیلوس کو فساد کی وجہ سے جذب نہیں کرتا ہے {اور وہ گائے کے گوبر کی طرح پھولا ہوا ہوتا ہے} کیونکہ اس کے ساتھ غلیظ اور سرد ریاح ملجاتی ہے، جو سردی کے غلبہ سے اس قابل نہیں رہتی کہ اوپر کی طرف چڑھکر ڈکار بنکر نکلے۔ مگر ساتھ ہی یہ اب تک ریاح کی شکل پر قائم ہوتی ہے، اور اس ریاح کے پیدائش کی وجہ ہضم کی کمی اور غذاء کا کچا رہنا ہے، ورنہ اگر ہضم پورا اور حرارت قوی ہو تو ریاح تحلیل ہی ہو جائے {معدہ کی بھوک بڑھ جاتی ہے} کیونکہ فم معدہ کے اجزاء سکڑ کر اکٹھے ہو جاتے ہیں، اس لئے قوت جاذبہ قوی ہو جاتی ہے، جس طرح یہ سودار کے گرنے کے وقت سکڑ جاتا ہے، اور قوت جاذبہ قوی ہو جاتی ہے {یا یہ کہ تمام اعضاء کی بھوک بڑھ جاتی ہے} کیونکہ غذاء فساد کی وجہ سے اعضاء کو کم ملتی ہے، اس لئے

اعضاء رگوں سے غذا مانگتے ہیں، اور رگیں اپنی متصلہ رگوں سے چوستی ہیں، جس کا سلسلہ فم معدہ پر ختم ہوتا ہے۔

علاج {گرم جوارشیں اور گرم مربے کھلائیں} مثلاً جوارش کمونی، جوارش عود، مربائے زنجبیل، اور ورد مربے (گلقند)۔

سردی وتری مادی {گاہے معدہ میں سردی وتری پیدا ہو جاتی ہے، جس کے ساتھ ایسا بلغمی مادہ بھی ہوتا ہے۔ **علامات:** بھوک کم لگتی ہے} کیونکہ بلغم معدہ کو ڈھیلا کر دیتا، اور اسے بھر دیتا ہے، اور معدہ اور سوداء کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، اور سوداہی بھوک لگایا کرتا ہے {چٹپٹی اور تیز غذا کی طرف طبیعت راغب ہوتی ہے} کیونکہ طبیعت اس بلغمی مادہ کو دفع کرنا چاہتی ہے، اس لئے وہ ایسی چیز طلب کرتی ہے، جو گرم وخشک ہونے کے علاوہ بلغم کے چھانٹنے، صاف کرنے، اور رقیق بنانے والی ہو، اور چٹپٹی غذائیں اسی قسم کی ہوتی ہیں؛ کیونکہ تمہیں عنقریب معلوم ہونے والا ہے کہ غیر معتاد چیز کا مخالف اور مضاد وہی ہو سکتا ہے، جو معتاد کا مخالف ہو۔

چنانچہ یہ بلغمی مادہ، جو معدہ میں عارضی طور پر جمع ہو گیا ہے، غیر معتاد یعنی خلافِ عادت ہے، یعنی یہ عادت کے طور پر ہمیشہ نہیں ہوتا ہے، بلکہ یہ عارضی طور پر اور خلافِ عادت جمع ہو گیا ہے۔ اس کا مضاد و مخالف وہی ہو سکتا ہے، جو اس سے انتہاء درجہ اختلاف رکھتا ہو، اور جس سے یہ بلغم چھنٹ کر دور ہو سکے، وہ تیز اور چٹپٹی غذائیں ہیں؛ اور معتاد وہ اخلاط اور رطوبات ہیں، جو ہر شخص کے معدہ میں ہمیشہ طبعی طور پر ہوتے ہیں۔ جب بلغم معدہ میں جمع ہو جائیگا تو معدہ کے طبعی رطوبات اور اچھے اخلاط سے، جو ہمیشہ عادت کے طور پر رہتے ہیں، ہرگز دور نہیں ہو سکتا؛ کیونکہ بلغم اور ان کے درمیان انتہائی درجہ پر اختلاف نہیں ہے۔ یہ تیز غذاؤں ہی سے دور ہو سکتا ہے؛ کیونکہ تیز غذائیں، جن میں مرچیں، تیز مصالح، اور تیز ترشی پڑی ہوئی ہو، بلغم کے سخت دشمن ہیں، اور کاٹ چھانٹ کر اس کو الگ کر سکتے ہیں، اس لئے طبیعت غیر معتاد (بلغم) کے دشمن و مضاد (چٹپٹی غذاؤں) کو چاہتی ہے، جو معتاد یعنی بدن کے مواد صالحہ سے اختلاف رکھتا ہے؛ کیونکہ بلغم کا مواد صالحہ سے دور ہونا ناممکن ہے۔ غرض غیر معتاد کا پکا دشمن بھی وہی ہو سکتا ہے، جو معتاد کا دشمن ہو؛ اس سے سمجھو کہ مرچوں والی غذائیں بھی عادت کے خلاف ہی ہوتی ہیں، جن کو طبیعت فقط بلغم وغیرہ کے دفع کرنے کے لئے چاہتی ہے (مترجم)

{متلی آتی ہے} کیونکہ معدہ اس مادہ کو دفع کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے، مگر وہ لیس کی وجہ سے خارج نہیں ہوتا {پیاس نہیں ہوتی ہے، یا جھوٹی پیاس ہوتی ہے} اگر وہ بلغم نمکین اور

شور ہو تو پیاس کا ہونا کھلی ہوئی بات ہے؛ کیونکہ اس میں تیزی اور خشکی ہوتی ہے؛ اس لئے طبیعت کسی ایسی چیز کو طلب کرتی ہے، جو اس کو معدہ سے دور کرے؛ اور شیریں پانی اسی قسم کی چیز ہے: یہ تمام تیز مزوں سے مقابلہ کرکے انکی تیزی کو توڑ دیتا ہے؛ اور اپنی ذاتی رطوبت سے معدہ کو تر کر دیتا ہے۔ اور اگر وہ بلغم نمکین نہ ہو تو پیاس کی وجہ بلغم کا لیس ہوتا ہے؛ کیونکہ لیسدار چیزیں جب معدہ میں آجاتی ہیں تو اوس میں عرصہ تک رقیق ہوئے بغیر قایم رہتی ہیں، بلکہ معدہ کی حرارت سے خشک ہوکر زیادہ سخت ہو جاتی ہیں؛ بشرطیکہ ان میں اسقدر زیادہ رطوبت نہو کہ معدہ کی حرارت بجھ جائے؛ اس لئے طبیعت کو رطوبت کی ضرورت ہوتی ہے، اور وہ پانی سے حاصل کرنا چاہتی ہے، تاکہ اس رطوبت کے ذریعہ خشک شدہ بلغم کو رقیق کرکے پگھلا دے؛ اور چونکہ یہ بلغم ایک دو مرتبہ پانی پینے سے رقیق نہیں ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ پانی عروق ماساریقیہ میں بہت جلد قبل اس کے کہ مادۂ بلغمیہ پکے نفوذ کر جاتا ہے، اس لئے طبیعت میں پانی کی پے درپے خواہش ہوتی ہے، تاکہ مادہ پورے طور پر حل ہو جائے۔ یہ سلسلہ اسی طرح اُسوقت تک جاری رہتا ہے، جب تک کہ مادہ پورے طور پر پگھل کر اور حل ہوکر نفوذ کر جاتا ہے (نمکین اور سکھائی ہوئی مچھلیوں کے سوا) تازہ مچھلیوں، سری، پائے، اور دوسری لیسدار غذاؤں سے پیاس لگنے کی وجہ یہی ہوا کرتی ہے۔ {پیٹ پھول جاتا ہے} یہ اوس وقت ہوسکتا ہے، جبکہ اس عارضی مزاج کے ساتھ اصلی مزاج گرم ہو، غذا میں ہلکا عمل کرسکے، اور اس سے بخارات اُٹھیں، جن میں حرارت کم ہو، اور عارضی سردی سے متاثر ہوکر ریاح بنجائیں، اور اجزاء ناریہ اُنسے الگ ہوجائیں، رہا یہ امر کہ اگر سردی خالص ہو (مزاج اصلی میں حرارت نہو) تو اس سے ریاح کا پیدا ہونا ناممکن ہے؛ کیونکہ سردی مواد کو رقیق ولطیف کرکے بخارات نہیں بناسکتی ہے {ترش ڈکاریں آتی ہیں، گاہے قے میں بلغم نکلتا ہے، بدن کا رنگ سفیدی مائل اور بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے} کیونکہ ہضم خراب ہوجاتا ہے، اور خون میں رطوبت زیادہ مل جاتی ہے۔

علاج {پہلے تخم مولی، رائی، نمک، بورۂ ارمنی، اور سکنجبین عسلی کھلاکر بلغم کو لطیف ورقیق کرلیں، اور اوسے چھانٹ لیں، پھر سوئے اور مولی کے جوشاندہ سے قے کرا کے معدہ کو صاف کریں؛ اس کے بعد سردی دور کرنے کے لئے گرم جوارشیں کھلائیں}۔

سردی وخشکی مادی {گاہے معدہ میں سوداوی مادہ کے ساتھ سردی وخشکی آجاتی ہے}

علامات: باوجود ضعف ہضم اور نفخ شکم کے {بھوک بہت زیادہ ہوتی ہے، معدہ جلتا ہے، اور اس میں ترشی ہوتی ہے} کیونکہ سودا تیز اور ترش ہوتا ہے {علی الخصوص کھانے سے پیشتر زیادہ ہوتی ہے} کیونکہ کھانے کے بعد غذا سودا کے ساتھ مل جاتی ہے، اس لئے

ترشی کم ہو جانے کی وجہ سے زیادہ ظاہر نہیں ہوتی ہے { گا ہے تے میں ترش سوداء، جس سے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں، نکلتا ہے، طحال بڑھ جاتی ہے} کیونکہ فاسد اور غلیظ مواد کثرت سے پیدا ہوتے ہیں، اور طحال کا فعل یہی ہے کہ ایسے اخلاط کو جذب کرے +

علاج { سودا رسے معدہ کو صاف کرنے کے لئے مسہل دیں} قے نہ کرائیں؛ کیونکہ سودا ایک غلیظ مادہ ہے، اور یہ معدہ کے قعر میں (نیچے کی طرف) رہتا ہے، اور شیخ نے بتادیا ہے کہ معدہ کے مواد اسی طرف سے خارج ہو سکتے ہیں، جدھر ان کا رُخ ہو + علاوہ ازیں قے سے سوداء جیسا ثقیل مادہ پورے طور پر غرض کے مطابق نکل بھی نہیں سکتا { پھر مزاج کو بدلنے کے لئے مناسب شربت، غذائیں، اور روغن استعمال کریں} +

تری سادہ { گا ہے معدہ میں کسی مادہ کے بغیر تری آجاتی ہے + **علامات**: پیاس کم لگتی ہے، تر غذاؤں سے نفرت، اور ان سے اذیت پہونچتی ہے، لعاب بہ کثرت نکلتا ہے، کھانا معدہ سے جلد اوتر جاتا ہے} کیونکہ تری سے قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے کہ اس میں خشکی سے قوت آتی ہے؛ اسی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بچوں اور تر مزاج والوں کو معمولی اسباب سے دست آجاتے ہیں + علاج { قے کرائیں} بعض نسخوں میں یہی لکھا ہے، حالانکہ اس میں تامل ہے (کیونکہ یہاں مادہ تو ہے نہیں، جو قے کے ذریعہ خارج ہو) { پھر اطریفل صغیر اور قرص ورد کھلائیں} +

خشکی سادہ { گا ہے معدہ میں بلا کسی مادہ کے خشکی آجاتی ہے + **علامات**: پیاس، زبان خشک، اور بدن لاغر ہوتا ہے} کیونکہ ان کو غذا کم ملتی ہے؛ کیونکہ رطوبت ہی سے ہضم کی امداد ہوتی ہے، غذاء رقیق ہوتی ہے، اور غذاء میں سیلان پیدا ہو کر رگوں میں نفوذ کرنے، اور مختلف اعضاء کی شکلوں کو قبول کرنے کے قابل ہو جاتی ہے + جب رطوبت جاتی رہتی ہے تو اس کی یہ ساری باتیں کھو جاتی ہیں، اس لئے بدن خشک ہو کر لاغر ہو جاتا ہے +

رازی کہتا ہے کہ خشکی جب زیادہ ہو جاتی ہے تو مریض کا معدہ بڈھوں کے معدہ کی طرح ہو جاتا ہے، اور غذاء اچھی طرح ہضم نہیں کر سکتا ہے، جس سے بدن لاغر ہو جاتا ہے { اور تر غذاؤں سے فائدہ ہوتا ہے} +

علاج { معدہ میں رطوبت پہنچائیں} دودھ اور ماء الشعیر پلائیں، نطول اور مالش کرائیں؛ جب معدہ میں خشکی پائدار ہو جاتی ہے تو تا وقتیکہ دوسرے اعضاء میں رطوبت نہ پہونچائی جائے، معدہ میں تری کا آنا ناممکن ہے + اس غرض سے حمام رطب کرائیں، اور رطوبت پیدا کرنے والے آبزنوں میں بٹھائیں +

تنبیہ: مصنف نے سوء مزاج معدہ کے جمیع اقسام کو بے ترتیبی کے ساتھ بیان کیا

اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں کیا فائدہ تھا +

درد معدہ (وجع المعدہ)

{درد معدہ کا سبب (۱) گاہے اس کا سوء مزاج ہوتا ہے، اور (۲) گاہے بڑے اخلاط جمع ہو جاتے ہیں} جو کیفیت کی برائت اور مقدار کی کثرت سے درد پیدا کرتے ہیں + یہ دوسرا سبب بھی سوء مزاج مادی میں داخل ہے {اور (۳) گاہے معدہ میں ورم، یا پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں + ان اسباب میں سے سوء مزاج کا ذکر ہو چکا ہے، خواہ مادی ہو یا سادہ؛ اور اورام اور زخموں کا بیان اس کے بعد آنے والا ہے؛ اور (۴) گاہے معدہ میں ریاح جمع ہو کر تناؤ پیدا کرتے ہیں} کیونکہ وہ اس قدر غلیظ اور مقدار میں اس قدر زیادہ ہوتے ہیں کہ معدہ میں سما نہیں سکتے + ریاح کی پیدایش نفاخ غذاؤں سے ہوتی ہے، مثلاً مسور، امرود، اور گاہے اس کی پیدایش اوس ہلکی اور ضعیف حرارت سے ہوتی ہے، جو معدہ کی رطوبات کو نضج دینے، اور پکانے سے قاصر ہوتی ہے، اس سبب سے غلیظ بخارات پیدا ہو کر ریاح کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں، جبکہ اجزاء ناریہ ان سے الگ ہو جاتے ہیں +

علامات {ڈکاریں آتی ہیں} کیونکہ کچھ ریاح تحلیل ہو کر اوپر کی طرف دفع ہوتے ہیں {ہچکیاں آتی ہیں} کیونکہ اس موذی کے دفع کرنے کے لئے معدہ سکڑتا اور پھیلتا ہے {شراسیف یعنی پسلیوں کی محراب اور پیٹ میں تناؤ ہوتا ہے، اور درد اس وقت ہوتا ہے، جبکہ غذا فم معدہ سے اتر کر قعر معدہ میں پہونچ جاتی ہے} کیونکہ غذا کے ہضم ہونے کا وقت یہی ہے، اور اسی وقت ریاح پیدا ہوتی ہے {یہ درد بائیں طرف طحال سے اوپر ہوتا ہے} کیونکہ ریاح اپنی خفت کی وجہ سے معدہ کے اوپر کی طرف چڑھتی ہے، اس لئے وہیں تناؤ اور درد ہوتا ہے، اور معدے کا بالائی حصہ بائیں طرف مائل ہے، کیونکہ جگر کے لئے جب معدہ کے دائیں جانب کی جگہ اختیار کی گئی، اور جگر بڑا سا عضو ہے، تو معدہ کے سرے کو بائیں طرف لازمی طور پر مائل ہونا پڑا، تاکہ جگر کے لئے کافی وسعت پیدا ہو جائے. پھر معدے کا زیریں حصہ دائیں طرف کو مائل ہو گیا ہے، جہاں جگر نے جگہ خالی کر دی ہے، اس لئے بائیں طرف طحال کے لئے بھی وسعت نکل آتی ہے + اس سے معلوم ہوا کہ جگر اشرف جہات میں واقع ہے؛ کیونکہ وہ اوپر اور دائیں طرف واقع ہے، اور طحال کے لئے اطراف و جوانب میں سے خسیس جہت اختیار کی گئی ہے، یعنی اسے نیچے اور بائیں طرف رکھا گیا ہے (غرض بلند اور دایاں مقام بمقابلہ نچلے اور بائیں کے بڑا مرتبہ رکھتا ہے) {اس طرف جانے سے قراقر کی آواز پیدا

ہوتی ہے} کیونکہ ریاح اپنی برودت اور غلظت کی وجہ سے اپنی جگہ سے خود بخود نہیں ٹلتے ہیں، ہاں جب ان پر دباؤ پڑتا ہے تو وہ حصہ جس پر دباؤ پڑا ہے اپنی جگہ سے ہٹ کر بھاگتا ہے، جس سے قراقر کی آواز آتی ہے ✢

علاج : گیہوں کی بھوسی اور نمک سے {خشک ٹکور کریں، خلوِ معدہ میں ریاضت کرائیں} تاکہ حرارت قوی ہو: ریاح اور رطوبتیں، جتنے ریاح پیدا ہوتی ہے تحلیل ہوجائیں {ریاح توڑنے والی جوارش، مثلاً جوارش کموتی کھلائیں! کندر، زیرۂ سفید، پودینہ، اور زیرۂ سیاہ وغیرہ چبا کر ڈکاریں لائیں} کیونکہ معدہ کی ریاح ڈکاروں ہی کے ذریعہ نکلا کرتی ہے، جس طرح معدہ کے مواد قے کے ذریعہ خارج ہوسکتے ہیں ✢

سبب (۵) {گاہے درد معدہ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدہ کے اندر کوئی غذا ر پڑی ہوتی ہے، جو اپنی کیفیت کی خرابی، اور مقدار کی کثرت سے اذیت پہونچاتی ہے ✢

علاج : اس غذا ر کو قے کے ذریعہ خارج کرکے معدہ کو پاک کریں، اور پوری ایک قسمت نہ کھلائیں} بلکہ دن میں چند بار تھوڑی تھوڑی غذا ر دیں، جبکہ درد معدہ کی وجہ غذا ر کی مقدار کی زیادتی ہو ✢

سبب (۶) {گاہے درد معدہ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدہ غذا ر کے ہضم کرنے اور اس کے دفع کرنے سے عاجز ہوتا ہے} اس لئے غذا ر فاسد ہوکر معدہ پر بوجھ ہوجاتی ہے، درد ہوتا ہے، اور اس سے ریاح بھی پیدا ہوجاتے ہیں، جو تناؤ کی وجہ سے درد پیدا کرتے ہیں ! اور درد ایک ایسی چیز ہے کہ اگر بدن کے کسی دور کے عضو میں ہوتا ہے تو ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے، چہ جائیکہ درد خاص ہضم ہی کرنے والے عضو (معدہ) میں ہو، اس وقت ہاضمہ کیسے نہ خراب ہو ✢

علامات {اس قسم کی علامت یہ ہے کہ درد کھانے کے بعد اٹھتا ہے، اور سوائے قے اور دست کے زائل ہی نہیں ہوتا ہے} چنانچہ رازی کہتا ہے کہ "جس معدہ میں غذا ر سے اذیت پہونچتی ہو، سمجھو کہ وہ معدہ نہایت ضعیف ہے، اس لئے کہ وہ اس کے خارج کرنے پر مجبور ہوتا ہے؛ پس اگر ضعف معدہ کے بالائی حصہ میں ہوتا ہے تو وہ قے کے ذریعہ، اور اگر زیریں حصہ میں ہوتا ہے تو دستوں کے ذریعہ خارج کرتا ہے" ✢

علاج {معدہ میں تقویت پہونچائیں، اگر مواد کے اکٹھے ہونے سے ضعف ہوگیا ہو تو معدہ کو ان سے پاک کریں، اور قرص کوکب کھلائیں} **قرص کوکب** : جند بیدستر، سنبل، دارچینی، طین حرّہ (خالص مٹی بے ریگ)، پوست بیخ لفاح: ہر ایک ۴ ماشہ، افیون، زعفران، قسط، کوکب الارض یعنی زمین کے ستارے (ابرک جلا ہوا) ہر ایک ۷½ ماشہ، خشخاش سفید، دوقو، انیسون، سیساليوس یعنی انجدان کے تخم (انجدان: درخت ہینگ) اجوائن خراسانی

سفید، بیعہ خشک، تخم کرفس، ہرایک ۱۲ ماشہ: گوند کے قسم کی دوائیں تر کر دی جائیں، اور دوسری دوائیں کوٹ کر اور شہد میں ملا کر قرص یعنی ٹکئے بنا کر سایہ میں خشک کر لئے جائیں۔

اقسام: درد معدہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) **ایک قسم عصبی درد** ہے، جو عموماً دورے رات کے وقت اٹھا کرتا ہے، اور گاہے بے قاعدہ طور پر بھی ہوتا ہے؛ درد میں خلوِ معدہ کے وقت زیادتی ہوتی ہے؛ اس میں زیادہ تر جوان عورتیں اور سنِ یاس میں بوڑھی عورتیں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔ اسی طرح ضعف، لاغری، اختناق الرحم، فکر و تردد، دماغی محنت کی زیادتی، حمیات اجامیہ کی مزمن سمیت، قبض کا دوام، نقرس کا مادہ، اور چاء، تمباکو وغیرہ زیادہ استعمال کرنا اس مرض کے اسباب ہیں۔ اس مرض میں خراب اغذیہ کے کھانے کی خواہش زیادہ ہو جاتی ہے۔

(۲) **دوسری قسم** (امتلائی) میں خلوئے معدہ کی بجائے امتلاء معدہ کے وقت درد میں شدت ہوتی ہے؛ اور دبانے سے درد میں کسی قدر تخفیف ہو جاتی ہے۔ یہ عام طور پر بدہضمی ثقیل اور نفاخ اغذیہ کے استعمال، اور مقدار غذا کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں متلی اور قے ہوتی ہے، پیٹ میں مروڑ اور تشنج ہوتا ہے، ترش یا جلی ڈکاریں آتی ہیں، نفخ، قراقر اور جلن ہوتی ہے۔

گاہے یہ درد خلوئے معدہ کی حالت میں سرد پانی یا برف کے پینے سے بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ قلبی صدمات اور مادہ نقرس وغیرہ بھی اس کے اسباب میں شمار کئے جاتے ہیں۔

معمولات مطب: قسم اول (عصبی) — میں کوئی ہلکی اور مقوی غذا کھلائیں۔ اس سے درد میں معاً افاقہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے بعد بھی درد قائم رہے، تو تسکین درد کی تدبیریں کریں، مثلاً مقام معدہ پر تکمید کریں، اور یہ نسخہ پلائیں:

جوارش انارین کھلا کر اوپر سے شیرہ زرشک، شیرہ آلو بخارا، عرق کاسنی میں نکال کر سکنجبین لیموں ملا کر پلائیں۔ اور غذا کے بعد دونوں وقت سکنجبین لیموں چٹائیں۔

قسم دوم امتلائی — میں دورہ کے وقت، جب درد کی شدت ہو، نمک گرم پانی میں ملا کر اور قے کرا کر معدہ کو صاف کر دیں؛ اس کے بعد یہ نسخہ دیں: **نسخہ:** گلقند، سکنجبین، عرق گلاب میں ملا کر پلا دیں۔

اس کے بعد سبب کے ازالہ کی کوشش کریں۔ چنانچہ اگر ضعف اور لاغری کی وجہ سے ہو تو مقوی غذائیں کھلائیں، اور قبض نہ ہونے دیں۔

اگر اختناق الرحم، مالیخولیا، نقرس، اور وجع مفاصل کی وجہ سے ہو تو ان امراض کا علاج کیا جائے۔

اگر فکر و تردد، اور دماغی محنت کی وجہ سے ہو تو فکر و تردد سے آزاد کرنے کی کوشش کریں، اور دماغی محنت ترک کرا دیں +

اگر درد معدہ حمل کے زمانہ میں ہو تو چند روز تک مصطگی ۱ ر اور گلقند ۱ تولہ ملا کر دونوں وقت کھلائیں۔ اور اگر قبض کی وجہ سے ہو تو قبض رفع کریں۔ اس کے لئے ۱ تولہ روغن بادام، یا روغن بید انجیر گرم دودھ میں ملا کر دیں۔ یہ دونوں چیزیں بحالت حمل بھی رفع قبض کے لئے ۱ تولہ دی جا سکتی ہیں۔ دیگر حالات میں رفع قبض کے لئے اطریفل ملین ۱ ر گرم پانی کے ساتھ رات کو سوتے وقت کھلایا جا سکتا ہے +

اگر حیات احایہ کی وجہ سے ہو تو اسکا علاج کریں، اور قبض کو رفع کرتے رہیں +

اور اگر بدہضمی کی وجہ سے ہو، اور متلی وغیرہ کی شکایت ہو، تو سب سے پہلے قے کرا دیں اس کے بعد یہ نسخہ استعمال کریں :

نسخہ : جوارش کمونی اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ انیسون عرق بادیان یا پانی میں نکالکر شربت دو مکرر، یا خمیرہ بنفشہ، یا گلقند ملا کر صبح کے وقت دیں، اور کھانے کے بعد حب پپیتہ کھلائیں۔

اور شام کے وقت وہی مذکورہ نسخہ دیں، یا اُس کی بجائے نسخہ ذیل پلائیں :

جوارش مصطگی کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ پودینہ خشک، شیرہ مویز منقی، عرق بادیان میں نکالکر خمیرہ بنفشہ ملا کر دیں +

ان تدابیر سے عموماً درد دور ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر درد شدید ہو، اور مریض زیادہ بے قرار ہو، تو ان تدابیر کے ساتھ ساتھ پیٹ کو سینکیں، اور اس کے بعد پیٹ پر یہ روٹی باندھیں :

ماش کا آٹا ایک دودھ میں گوندھیں، اور اس میں نمک طعام، زنجبیل، حلتیت باریک پیسکر ملا دیں، اور روٹی پکائیں جو ایک طرف سے کچی رہے۔ اور کچی طرف روغن گل لگا کر پیٹ پر باندھ دیں ؛ جب یہ روٹی ٹھنڈی ہو جائے تو دوسری روٹی اسی طرح پھر باندھیں + اور رات کے وقت نمک مرگانگ جوارش کمونی میں ملا کر کھلا دیں +

اور اگر دورہ سے درد ہوتا ہو تو چند روز تک اسی نسخہ نمک مرگانگ کو استعمال کرائیں۔ اگر اس سے کامیابی نہ ہو تو نسخہ ذیل کو آزمائیں ؛

نسخہ ؛ جوارش کمونی پانی کے ساتھ صبح کے وقت کھلائیں، اور تین روز تک یہی مقدار جاری رکھیں۔ چوتھے روز سے روزانہ ایک ایک ماشہ چودہ روز تک بڑھاتے جائیں۔ اس کے بعد پھر تین روز تک اسی مقدار پر رکھیں، اس کے بعد روزانہ ایک ایک ماشہ کم کرتے کرتے پہلی مقدار یعنی تین ماشہ پر لے آئیں، اور تین روز اسی مقدار میں استعمال کرا کے چھوڑا دیں +

اگر زیادتیِ غذا کی وجہ سے ہو اور قے کرانا ممکن ہو، تو قے کرائی جائے، اس کے بعد جوارش تمر ہندی کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان ۵ دانہ، شیرہ آلو بخارا، عرق بادیان یا پانی میں نکالکر گلقند ۴ تولہ یا شربت دردمکرر ملا کر پلائیں۔ اور رات کو سوتے وقت حب تنکار کھلائیں۔

اور اگر قے کرانا ممکن نہ ہو، مریض اسے پسند نہ کرے، اور درد زیادہ شدید نہ ہو، تو بلا قے کرائے وہی نسخہ استعمال کیا جائے۔

اگر چائے نوشی کی کثرت کی وجہ سے ہو تو اس کی عادت ترک کرنے کی کوشش کی جائے، اور ترطیب کے لیے یہ نسخہ پلایا جائے: لعاب بہدانہ ۳ ماشہ، شیرہ عناب ۵ دانہ، عرق گاؤزبان ۶ تولہ، عرق گلاب ۶ تولہ میں نکالکر شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔

اگر تمباکو کی زیادتی کی وجہ سے درد معدہ عارض ہوا ہو، تو اس عادت بد کو ترک کرنے کی کوشش کی جائے، اور درد کی موجودگی میں تسکین درد کی معمولی کوششیں کی جائیں، مثلاً تکمید وغیرہ۔

اگر ثقیل اور نفاخ اغذیہ کی وجہ سے ہو تو ان چیزوں کا استعمال چھوڑا دیں، اور قے کرا کے جوارش کمونی والا نسخہ پلائیں۔

اور اگر سرد پانی یا برف کے استعمال کی وجہ سے ہو تو یہ درد تھوڑی دیر کے بعد خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ اور اگر قائم ہو جائے، تو حسب دستور شکم کو سینک دیں۔

غذا: قسم امتلائی میں سکون حاصل ہونے کے کم از کم بارہ گھنٹے بعد اشتہائے صادق کی موجودگی میں مونگ کی نرم کھچڑی، املی، زیرہ اور پودینہ کی چٹنی کے ساتھ، یا لیموں کے اچار کے ساتھ کھلائیں۔ اس کے بعد غذا میں مرغ کا شوربہ، بکری کا شوربہ، مونگ کی دال پھلکے یا خشکہ کے ساتھ دیں، اور غذا بھوک سے کم کھلائیں۔ شراب، کباب، تمباکو، چائے، حلوے، بازار کی مٹھائیاں، ثقیل، اور نفاخ اغذیہ سے پرہیز کرائیں۔

ھدایات: کسی حالت میں قبض نہ ہونے دیں، اور اگر کسی خاص غذا سے درد کا دورہ ہوتا ہو تو اس غذا سے پرہیز کرائیں۔

ضعفِ ہضم، بدہضمی اور تخمہ

(ضعف ہضم، سوئے ہضم، و تخمہ)

{ضعف ہضم سے مراد یہ ہے کہ معدہ سے غذا جلد نہ اترے۔ بلکہ معمول سے زیادہ عرصہ تک معدہ کے اندر پڑی رہے} کیونکہ تا وقتیکہ غذا میں قوت ہاضمہ کا فعل تمام نہ ہو،

قوت ماسکہ اوسے معدہ سے جانے نہیں دیتی ہے؛ اور بوّاب[1] بھی اس عرصہ میں بند رہتا ہے، اور قوت ہاضمہ بحالت ضعف زیادہ عرصہ میں غذاء کو ہضم کرتی ہے، اس لئے غذاء معدہ میں دیرتک رکی رہتی ہے؛ اور جب ہضم ہو جاتی ہے، اور اوس کے خارج ہونے کا موقعہ آتا ہے، تو بواب کا راستہ فراخ ہوتا ہے، اور معدہ کی چیزیں قوت دافعہ کی کوشش سے خارج ہو جاتی ہیں؛ اس لئے ہضم جس قدر جلد ہوتا ہے، اوسی قدر جلد غذاء نیچے اوترتی ہے؛ اور جس قدر اس میں تاخیر ہوتی ہے، اوسی قدر غذاء کے اوترنے میں تاخیر ہوتی ہے، ہاں اتفاقیہ اسباب سے اس کے برعکس بھی ہو جاتا ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ مصنف نے جو کچھ کہا ہے، وہ ضعف ہاضمہ کے لوازم سے ہے، عین ضعف ہضم نہیں ہے۔ ضعف ہضم کی حقیقت یہ ہے کہ غذاء میں وہ قوام اور وہ مزاج نہ پیدا ہو، جس کی وجہ سے وہ قوت[2] مغیرہ کے فعل اور اوس کے اثر کو قبول کرنے کے لئے طبعی طور پر آمادہ ہو جاتی ہے۔

علامات {معدہ میں بوجھ ہوتا ہے} کیونکہ وہ معدہ میں زیادہ دیرتک ٹھہرتی ہے اور معدہ ضعف کی وجہ سے اُسے برداشت نہیں کرسکتا {اور اس میں تناؤ ہوتا ہے} کیونکہ ریاح بکثرت پیدا ہوکر معدہ کو پھلا دیتے ہیں، اور اس ریاح کے ساتھ غذاء بلکہ پھیل جاتی ہے۔ {ایک عرصہ کے بعد بھی ڈکاروں میں غذاء کا مزہ آتا ہے} کیونکہ ہاضمہ کا عمل تو ہوتا نہیں، جس سے غذاء کی اصلی کیفیتیں دور ہو جائیں، جو غذاء میں ایک مدت معین تک موجود رہتی ہیں۔

{اور بدہضمی (سوء ہضم (یا) فساد ہضم) کے یہ معنے ہیں کہ غذا اچھی طرح اور پورے طور پر ہضم نہ ہو، بلکہ بُرے طور پر ہضم ہوکر اس میں کوئی بُری کیفیت پیدا ہو جائے} جس کو اعضاء اپنی پرورش کے لئے جذب نہ کریں، اور اگر جذب بھی کرلیں تو یہ غذاء اعضاء کی شکل اچھی طرح قبول نہ کرسکے، بلکہ اس سے استسقاء، سرطان، برص وغیرہ جیسے امراض پیدا ہو جائیں۔

علامات {اگر بدہضمی حرارت سے ہوتی ہے، تو پاخانہ میں بدبو سخت ہوتی ہے، بدبودار جلی ڈکاریں آتی ہیں، جو تیز اور بساندھ لئے ہوتی ہیں} کیونکہ حرارت غریبہ جب غذاء پر غلبہ پاکر عمل کرتی ہے، تو غیر طبعی طور پر اس میں جوش پیدا کرکے اسے خراب کر دیتی ہے، جس سے غذاء قابلیت واستعداد اور خصوصیت ذاتی کی وجہ سے مذکورہ بالا کیفیات میں سے کوئی ایک

---

[1] بوّاب: (دربان) وہ مقام جو معدہ اور پہلی آنت کے درمیان واقع ہے۔

[2] قوت مغیرہ: قوت غاذیہ کی دو قسم ہے، جو غذاء اور خون کو اعضاء کی شکل میں تبدیل کرتی ہے۔ اس کا فعل ضعف ہاضمہ اور غذاء کے کچے رہنے کی صورت میں اچھی طرح نہیں ہو سکتا ہے۔

کیفیت پیدا ہو جاتی ہے + چنانچہ بعض میں کیچڑ کی سی بساندھ، اور بعض میں مچھلی کی سی بساندھ آجاتی ہے، اور بعض میں کچھ ایسی عجیب سی بو آجاتی ہے کہ اوس کا ظاہر کرنا ممکن ہے {اور اگر بدہضمی سردی سے ہوتی ہے تو ڈکاریں ترش آتی ہیں} کیونکہ سردی کے غلبہ کے وقت اصلی حرارت مغلوب ہو کر بجھ جاتی ہے، اس لئے غذاء ترش ہو جاتی ہے، جس طرح سبزیوں کے نچوڑ سخت جاڑوں میں ترش ہو جاتے ہیں {پسلیوں کے سروں کے پاس تناؤ محسوس ہوتا ہے} کیونکہ غذاء دیر تک بہنے کی وجہ سے تناؤ پیدا کرتی ہے + علاوہ ازیں گاہے اس سے ریاح بھی پیدا ہو جاتی ہے، جو تناؤ پیدا کرتی ہے {متلی آتی ہے} کیونکہ حرارت عزیزیہ کے عمل کے پورا ہونے سے غذاء میں جوش آجاتا ہے، اور خصوصاً اس وجہ سے کہ بدہضمی کے وقت معدہ غذاء سے نفرت کرتا ہے، اور اچھی طرح غذاء سے چمٹتا نہیں، اس لئے یہ فاسد غذاء جوش کھا کر فم معدہ تک چڑھ جاتی ہے، جو باعث نفرت ہوتی ہے، اور اس سے بعینہ وہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو کسی فاسد خلط کی موجودگی سے پیدا ہو سکتی ہے، اس لئے معدہ اسکو دفع کرنا چاہتا ہے (جس سے متلی آتی ہے) + اور انہیں بری کیفیتوں کی وجہ سے {معدہ میں سوزش ہوتی ہے} +

{تخمہ کے معنی یہ ہیں کہ غذاء معدہ میں بالکل ہضم نہ ہو} بلکہ فاسد ہو کر غیر طبعی شئی میں تبدیل ہو جائے، یا اپنی حالت پر قائم رہے، اور نیچے نہ اُترے، یا پے درپے دست جاری ہو جائیں +

{ان تمام امراض (ضعف ہضم، بدہضمی، اور تخمہ) کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ (۱) بلا کسی مادہ کے معدہ کا مزاج خراب ہو جاتا ہے؛ (۲) یا اس میں برے مواد جمع ہو جاتے ہیں؛ (۳) یا کسی مقام سے آکر گرتے ہیں + ان سب کے علامات و علاج کا ذکر ہو چکا ہے} اور معدہ کے فساد مزاج سادہ اور فساد مزاج مادی میں فرق یہ ہے کہ سادہ میں معدہ ہلکا ہوتا ہے؛ کیونکہ اس میں مادہ ہی نہیں ہوتا ہے، جو بوجھ پیدا کر سکے! اور دوسرا فرق یہ ہے کہ اگر مریض کوئی اچھی غذاء کھایا کرے تو غذاء کے ساتھ کوئی دوسری شئی خارج نہیں ہوتی ہے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ سادہ دیرپا اور اس کا علاج دشوار ہوتا ہے، کیونکہ مادی میں وہ جسم اور مادہ قوت ناقصہ کے قریب ہی ہوتا ہے؛ جسکا معدہ سے خارج کرنا سہل ہے، برعکس اس کے سادہ میں یہ ناممکن ہے (کیونکہ یہاں مادہ ہی نہیں ہوتا ہے، جو بہ آسانی خارج ہو سکے) +

سبب (۴) {گاہے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف، اور اس کے ریشوں کی بناوٹ اور ساخت ڈھیلی پڑ جاتی ہے} جس سے اس کے طبعی افعال صحیح نہیں رہتے ہیں؛ کیونکہ یہ طبعی افعال اسی وقت پورے ہوتے ہیں، جبکہ تینوں قسموں کے ریشے (لمبوترے، آڑے، اور ترچھے) قوی اور ان کی ساخت مستحکم و پائدار ہوتی ہے؛ کیونکہ ریشوں کا وجود

اس میں اسی فائدہ کے لئے ہے، اس لئے جب یہ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں تو ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات {ایسی صورت کثرتِ قے کے بعد ہوتی ہے} کیونکہ قے میں معدہ کو سخت اور غیر طبعی حرکتیں کرنی پڑتی ہیں، اور اس کے سارے اجزاء ہل جاتے ہیں، اور شدت کے ساتھ یہ اوپر کی طرف کھنچتے ہیں، جس سے ان کی ساخت ڈھیلی پڑ جاتی ہے {تھوڑی غذائیں ہضم ہو جاتی ہیں، اور اس سے زیادہ بوجھل ہو جاتی ہے} کیونکہ بڑی مقدار کی غذاء کی طرف معدہ اچھی طرح متوجہ نہیں ہوتا، اور ضعف کی وجہ سے اوس کے اٹھانے اور روکنے پر قادر بھی نہیں ہوتا، اس لئے معدہ تنگ کر یہ چاہتا ہے کہ غذا معدہ سے نیچے اوتر جائے۔

علاج {تقویت بخش اطریفل، اور جوارش کھلائیں} جو خوشبودار ہونے کے علاوہ قابض ہوں، مثلاً جوارش عود {اور تقویت بخش ضماد معدہ پر لگائیں} مثلاً بالچھڑ، ناگرموتھا، اذخر، مصطگی، ہمراہ آب بہی {روغن ناردین کی مالش کریں} ناردین ہندی سنبل کا نام ہے جس کو سنبل الطیب (بالچھڑ) کہتے ہیں، یہ درد معدہ، سردی شکم، اور اعضاء کے ڈھیلے پن کو زائل کرتا ہے۔

سبب (۵) {گاہے بدہضمی بُری غذاء سے ہوتی ہے} مثلاً وہ غذاء اس قسم کی ہوتی ہے کہ وہ جلد فساد کو قبول کر لیتی ہے، جیسے ترش دودھ (یا تازہ دودھ)، تازہ مچھلی، (یعنی وہ مچھلی جو نمک لگا کر خشک نہ کر لی گئی ہو) یا وہ غذا ایسی غلیظ ہوتی ہے کہ جلد اصلاح نہیں پاتی ہے، مثلاً بھینس کا گوشت، یا وہ بہت زیادہ گرم ہوتی ہے، مثلاً شہد، یا وہ نہایت سرد ہوتی ہے، مثلاً کدو، یا اوس میں لیسانہ، یا بدبو ہوتی ہے، یا وہ بُرے طور پہ تیار کی گئی ہو، اور اوس سے نفرت انگیز بو آتی ہو۔ ان تمام صورتوں میں طبیعت ان غذاؤں سے کراہت کرتی، اور لذت نہیں پاتی، اس لئے انکی طرف طبیعت کی پوری توجہ نہیں ہوتی ہے، جس سے وہ ہضم ہونے نہیں پاتی، اور فاسد ہو جاتی ہے۔ {اور گاہے بدہضمی اس لئے ہوتی ہے کہ غذاء مقدار میں زیادہ ہوتی ہے} جس کو معدہ ہضم کرنے سے عاجز ہوتا ہے، جس طرح تھوڑی سی آگ پر اگر بہت سی لکڑیاں ڈالدی جائیں تو وہ انہیں روشن نہیں کر سکتی ہے، اس لئے کچی غذاء معدہ سے اوتر جاتی ہے، اور اس میں کسی قسم کا فساد نہیں آتا ہے، اور گاہے اس میں فساد بھی آجاتا ہے، بشرطیکہ قوتِ ماسکہ قوی ہو، وہ معدہ میں اس غذاء کو دیر تک روکے رکھے، اور حرارت غریبہ کا اس میں عمل ہو، فساد ہضم کی یہ صورت، جو کثرتِ غذاء سے ہوتی ہے، بمقابلہ اُس صورت کے اچھی ہے، جو بُری غذاؤں سے پیدا ہوتی ہے، بشرطیکہ فساد غذاء سے اس میں کوئی بُری کیفیت نہ پیدا ہو گئی ہو، صرف اس میں کچا پن ہو، کیونکہ اس غذاء کی کیفیت چونکہ بُری نہیں ہے، اس لئے بدن کچھ نہ کچھ اپنی غذاء کے لئے

ے سکے گا، اور باقی کچی غذا کو چھوڑ دیگا۔

{گاہے بدہضمی اس لئے ہوتی ہے کہ غذا، مقدار سے کم ہوتی ہے} اس لئے وہ جلجاتی ہے، جس طرح ہلکی غذائیں گرم معدوں میں جل جاتی ہیں {اور گاہے بدہضمی کھانے پینے کی بے ترتیبی سے ہوتی ہے} مثلاً (۱) بھاری غذا، کھاکر ہلکی غذا کھالی؛ اس صورت میں ہلکی غذا، پہلے ہضم ہوگی، اور بھاری غذا، کے اوپر ہی تیرتی رہے گی؛ اور بھاری غذا، چونکہ راستہ میں پڑی ہوئی ہے، اس لئے وہ نیچے نہ جاسکے گی، جس سے بھاری غذا، بھی فاسد ہوجائے گی؛ کیونکہ فاسد چیزوں سے ملکر اچھی چیزیں بھی فاسد ہوجاتی ہیں؛ اور مثلاً (۲) بھرے ہوئے معدہ پر پھر دوسری غذا کھالی؛ یا (۳) طبیعت جب غذا، کے ہضم کرنے میں مشغول تھی، اس وقت پانی پی لیا، حالانکہ پہلے سے طبیعت پانی سے آسودہ تھی؛ ایسا کرنے سے حرارت بجھ جاتی ہے، جس کا کام ہضم کرنا ہے؛ نیز غذا، اور معدہ کی سطح کے درمیان پانی حائل ہوجاتا ہے (علاوہ ازیں پانی کی زیادتی سے معدہ کی رطوبت ہاضمہ کمزور ہوجاتی ہے)۔

{گاہے بدہضمی دیگر عارضی امور سے لاحق ہوتی ہے، مثلاً بیقاعدہ طور پر سخت جسمانی حرکت کرنا} جس سے معدہ کی غذا، غیر معمولی طور پر حرکت میں آجائے، اور وہ معدہ کے قعر میں نہ ٹھہر سکے۔ ایسی صورت میں غذا، ہضم ہونے سے پہلے آنتوں کی طرف اترجاتی ہے، یا بالکل ہضم نہیں ہوسکتی؛ کیونکہ ہضم کے لئے سکون وراحت کی ضرورت ہے؛ اس لئے کہ سکون کی حالت میں معدہ کے اجزاء غذا، سے پیوستہ رہتے ہیں، لیکن سخت حرکت ہونے کی حالت میں غذا، ایک جگہ برقرار نہیں رہ سکتی ہے، اور معدہ اور غذا، کی پیوستگی جاتی رہتی ہے، اسی وجہ سے تھوڑی سی غذا، کو بڑا معدہ اچھی طرح ہضم نہیں کرسکتا ہے، کیونکہ معدہ اور غذا، باہم اچھی طرح متصل نہیں ہوتے ہیں، مگر قعر معدہ میں غذا، کے برقرار ہونے سے پیشتر تھوڑی حرکت کرنی ہضم پر امداد کرتی ہے؛ کیونکہ اس سے غذا، معدہ کے زیریں حصے میں، جہاں ہضم اچھا ہوتا ہے، بیٹھ جاتی ہے، اور ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ جو چیزیں غلیظ ہوتی ہیں، اور سیال نہیں ہوتیں، ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب وہ کسی کشادہ ظرف میں ڈالی جاتی ہیں تو اس ظرف میں یہ مخروطی شکل پر یعنی گاجر کی شکل پر ہوتی ہیں، جس کا قاعدہ یعنی چوڑا حصہ نیچے کی طرف، اور سرا یعنی تنگ حصہ اوپر کی طرف ہوتا ہے؛ پس اگر حرکت نہیں ہوتی ہے تو یہ اسی شکل پر قائم رہتی ہیں، اور اگر حرکت ہوتی ہے تو اوپر کے اجزاء ہر چہار طرف سے گر کر نیچے کی طرف بیٹھ جاتے ہیں {اور مثلاً ثقیل غذائیں کھاکر زیادہ بیدار رہنا، یا ہلکی غذائیں کھاکر بہت زیادہ سونا}۔

علاج {بُری غذاؤں سے معدہ کو پاک کرنے کے لئے سوئے اور پودینہ کے جوشاندہ

اور سکنجبین سے قے کرائیں} اس حالت میں قے کرانا ہی بہتر ہے، کیونکہ اس سے فاسد غذا، جلد خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس اگر مسہل سے خارج کی جائے تو آنتوں میں گذرتے ہوئے اتنا وقت ضرور صرف ہوگا کہ اس عرصہ میں کچھ فاسد اجزاء رگوں میں جذب ہو جائیں گے {یا گلقند، جوارش شہریاراں، اور جوارش تمری سے دست لائیں} یہ چیزیں غذاء فاسد کو خارج کرنے کے علاوہ مقوی معدہ بھی ہیں، جس سے عارض شدہ ضعفِ معدہ دُور ہو جاتا ہے، اور جو کچھ غذاء معدہ میں رہ جاتی ہے، اُس کے ہضم کرنے پر امداد کرتی ہیں۔ دست اُسوقت لاتے ہیں، جبکہ غذاء معدہ سے آنتوں کی طرف چلی گئی ہو، اور قے نہ کرائی جا سکے، یا کسی دوسرے قوی سبب سے قے کرانا ناممکن ہو{ معدہ کو صاف کرنے کے بعد معدہ کو ہلکا رکھیں} یعنی جہاں تک برداشت ہو، غذاء روک دیں، اور اگر وہ برداشت نہ کر سکے تو غذا کم دیں، تاکہ اس حالت میں حرارت غریزیہ اُن رطوبتوں کی طرف متوجہ ہو کر پکا دے، جو بدن میں معدہ سے نفوذ کر گئی ہیں، اور فاسد رطوبتوں کی اصلاح کر دے {کھانے پینے میں اصلاح کریں} یعنی غذائیں ہلکی اور زود ہضم دیں، تاکہ معدہ ان کو ہضم کر سکے، مثلاً تیتر، تیہو، چڑے، جو دار چینی، سونٹھ، اور قدرے زعفران کے ساتھ پکائے گئے ہوں۔

ضعف ہضم | وہ مرض ہے، جس میں معدہ اور آنتوں کا عمل ہضم بگڑ جاتا ہے، مگر ان کی ساخت اور ترکیب میں کوئی نمایاں خرابی محسوس نہیں ہوتی۔

اسباب: غذا میں بے اعتدالی کا واقع ہونا، مثلاً زیادہ کھا لینا، بار بار، جلد جلد، اور بے وقت کھانا، کھانے کے درمیان ٹھنڈے پانی یا برف کا زائد استعمال کرنا، خراب اور نیم پختہ غذاؤں کا استعمال، تیز چاء، قہوہ، شراب وغیرہ کا بکثرت استعمال، غذا میں گرم مصالح اور روغن کی زیادتی، رطوبت معدیہ اور رطوبت ہاضمہ کا رقیق ہو جانا، یا اس کی پیدایش وترشح میں کمی یا زیادتی کا واقع ہونا، ضعف اعصاب، خوف و دہشت، حزن وملال، فکر وتردد، غذا سے پہلے یا بعد ورزش کی زیادتی، دماغی محنت کی کثرت، معدہ و امعاء کی قوت ماسکہ اور دافعہ میں خرابی کا ہونا، وجع مفاصل اور نقرس وغیرہ کے اثرات۔

علامات: معدہ میں گرانی، نفخ، جلن، درد یا بے چینی، متلی، قے، بھوک اور پیاس کی کمی لیکن گاہے ان میں غیر طبعی طور پر زیادتی بھی ہوتی ہے، کبھی قبض، کبھی اسہال، پیٹ میں نفخ، قراقر، مروڑ، عام کمزوری، ہاتھ پاؤں میں جلن، جلد میں خارش، تنفس میں بدبو، پیشاب سفید رنگ، منہ کا مزہ خراب، سر میں بوجھ اور درد، منہ میں کبھی تلخ، کبھی کھاری، کبھی ترش پانی بھر جاتا ہے، ترش ڈکاریں آتی ہیں، عام جسم میں ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے، جسکو عرف عام میں **تبخیری کیفیت** کہا جاتا ہے، یعنی جسم میں کسل ومانذگی، اور ضعف، سر اور آنکھوں میں

بوجھ، نیند اور غنودگی کی طرف طبیعت کا میلان، ہاتھ پاؤں میں ہلکی سی گرمی کا احساس۔

اصول علاج: ضعف ہضم کے علاج میں اگر غذا اور پانی میں باقاعدگی کیجائے، اور مناسب ورزش کا خیال کیا جائے، تو دوا کی چنداں ضرورت پیش نہیں آتی یہ تدابیر بطور خود کافی علاج ہیں بعض اوقات امور حفظان صحت کی پابندی کے ساتھ محض معمولی دوا، مثلاً عرق اجوائن یا عرق پودینہ یا عرق بادیان کا وقتاً فوقتاً پی لینا یا پانی کی بجائے پینا، کافی ثابت ہوتا ہے۔

معمولات مطب: اگر معدہ میں گرانی، تلی اور دغیرہ ہو تو سب سے پہلے معدہ کو پاک کرنے کی غرض سے گرم پانی اور نمک ملا کر قے کرائیں اگر اس سے درد میں سکون حاصل نہ ہو تو سکے بعد گرم پانی شیشہ یا مناسب ظرف میں بھر کر اس سے پیٹ کو سینکیں، اور ہضم و اصلاح فعل کیلئے اندرونی طور پر حب حلتیت، یا جوارش کمونی، عرق بادیان کے ساتھ دیں۔
اور اگر ترش ڈکاریں آئیں، جو بد دار ہوں، اور سینہ میں جلن معلوم ہو، اور نفخ کی شکایت ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: جوارش کمونی اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرۂ مویز منقیٰ، شیرۂ انیسون عرق بادیان میں نکالکر گلقند، یا سکنجبین سادہ ملا کر دیں، اور غذا کے بعد حب کبد نوشادری یا حب پپیتہ، یا نمک سلیمانی، کھلائیں۔

اور اگر منہ میں پانی بھر آیا کرتا ہو تو کشتہ خبث الحدید، جوارش مصطگی میں ملا کر پہلے کھلائیں اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ مویز منقیٰ، عرق بادیان میں نکالکر اور گلقند ملا کر دیں، اور غذا کے بعد حب پپیتہ دیں۔

اور اگر کھانا کھانے کے بعد تبخیری کیفیت کی شکایت ہو جایا کرتی ہو تو یہ نسخہ صبح کے وقت دیں:

نسخہ: جوارش جالینوس اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ مویز منقیٰ، شیرۂ تخم کشوث عرق بادیان میں نکالکر نبات سفید ملا کر دیں۔

اور غذا کے بعد یہ سفوف دونوں وقت دیا کریں:

نسخہ سفوف تبخیر: بادیان، کشنیز خشک، دانہ الائچی خرد، طباشیر، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔

اگر دست آرہے ہوں تو انکو یک لخت روکنا نہ چاہئے، بلکہ معدہ اور آنتوں کے تنقیہ کے لئے اس کی اور مدد کرنی چاہئے، چنانچہ مدد کی غرض سے روغن بادام گرم دودھ میں ملا کر دیں، اور اس کے بعد یہ نسخہ دیں:

نسخہ: پوست ترنج، طباشیر، مصطگی رومی، دانہ ہیل خرد، گل سماق: ان سب کو باریک پیسکر سکنجبین سادہ میں ملا کر اول چٹائیں، اس کے بعد عرق بادیان، عرق گلاب گلقند ملا کر دیں۔

یا یہ نسخہ دیں — **نسخہ دیگر:** زہر مہرہ، طباشیر، صندل سفید، کہربائے شمعی، تخم خرفہ، دانہ ہیل: ان سب کو پیسکر رب بہی شیریں میں ملا کر اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ زرشک، شیرہ حب الآس، عرق گاؤزبان، عرق گلاب میں نکالکر رب بہی شیریں ملا کر بارتنگ چھڑک کر

پلائیں +

یا یہ نسخہ دیں — **نسخہ دیگر:** اَرمصطگی، انار دانہ، سماق باریک پیس کر جوارش آملہ میں ملاکر پہلے دیں۔ اس کے اوپر سے شیرہ حب الآس عرق گاؤزبان میں نکالکر رُبِ بہی شیریں ملاکر دیں، اور غذا کے بعد حب پپیتہ دیں + ۱۲ ، ۱۲ تولہ ، ۲ تولہ

اگر مذکورہ ادویہ سے کوئی فائدہ نہ ہو تو آخر میں یہ نسخہ آزمائیں — **نسخہ:** نمک مرگانگ جوارش کمونی میں ملاکر صبح کے وقت دیں ؛ ۲ ماشہ ، ۲ تولہ

اور شام کے وقت معجون نانخواہ عرق بادیان کے ساتھ دیں، اور کھانے کے بعد حب پپیتہ حب کبریت، حب کبد نوشادری، نمک سلیمانی، ان میں سے کوئی ایک چیز دیں + ۲-۲ عدد

اگر معدہ میں، رطوباتِ معدیہ میں، اور ڈکاروں میں، ترشی کا غلبہ ہو، تو املاح، سفوفات اور حبوب ہاضمہ میں سے ایسی چیزوں کا انتخاب کریں، جن میں نمک اور شور اجزاء بکثرت ہوں، مثلاً حب کبد نوشادری، نمک سلیمانی وغیرہ +

اگر معدہ میں شوریت اور بورقیت غالب ہو، جیساکہ ملانغیس نے بتایا ہے کہ "جب ایسی چیزیں معدہ میں غالب ہو جاتی ہیں، تو ہضم اچھا نہیں ہوتا" تو ایسی دوائیں انتخاب کریں، جن میں ترشی زیادہ ہو، مثلاً آب انار ترش، آب لیموں کاغذی، زلال تر ہندی، اور انکے شربت وغیرہ +

اگر ضعف اعصاب کی وجہ سے ضعفِ ہضم ہو، جیساکہ معمر لوگوں، اور کمزور ونقیہ اشخاص میں ہوا کرتا ہے، تو اس وقت ایسی چیزوں سے علاج کریں، جن میں تقویت اعصاب کی خاصیت ہو، مثلاً مرکبات کچلہ، پپیتہ، وغیرہ۔ (معجون لنا، معجون اذاراقی، حب پپیتہ، حب اذاراقی اسی قسم کی دوائیں ہیں) +

غذا و پرہیز: اس میں غذا زود ہضم اور لطیف، بلا مصالحہ کے، اوقات معینہ پر پابندگی کے ساتھ دیا کریں۔ اگر گوشت سے پرہیز کرنا بہتر ہے، معدے میں خراش کی تکلیف جس قدر زیادہ ہو، اسی قدر سادہ غذائیں بہتر ہوتی ہیں، مثلاً سادہ یخنی، سادہ شوربا، دودھ (جس میں چونے کا پانی ملایا گیا ہو) ساگودانہ، زردی بیضہ مرغ، کھچڑی وغیرہ + سبزیوں اور ترکاریوں میں سے گھیا، توری، کدو، پالک، شلغم، پرول، اور پھلوں میں سے انار، انگور، نارنگی، امرود وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔ لیکن معدہ میں اگر ترشی غالب ہو تو ان ترش چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

پانی کم پینا چاہئے، اسی طرح کھانے کے بعد فوراً پانی نہ پینا چاہئے، بلکہ دو ایک گھنٹہ کے بعد۔ اگر خالص پانی کے بجائے کھاری پانی پلائیں، یا عرق پودینہ، عرق اجواین پانی کے بجائے پلائیں تو زیادہ بہتر ہے + لیکن معدہ کی بورقیت میں کھاری پانی کی اجازت نہ ہوگی، بلکہ اس کی بجائے کھٹے پانی کی ہدایت کرنی چاہئے +

چربی، گھی، تیل، چکنائی، اور شکر ونشاستہ کی زیادتی سے، مثلاً مٹھائیوں اور حلوؤں سے اور ثقیل، نفاخ، اور دیرہضم چیزوں سے اس مرض میں پرہیز کرنا چاہئے +

ہدایات: علی الصباح پیدل یا کسی سواری پر ہوا خوری کرنا، اور روزانہ گرم یا سرد پانی سے غسل کرنا اس مرض کے لئے سودمند ہے۔ روزانہ ایک قسم کے کام میں پھنسے رہنا نہ چاہئے۔ جس سے دماغ اکتا جائے، اور طبیعت پر بار گزرے۔ علی الخصوص جبکہ وہ کام جسمانی محنت کا نہ ہو۔ اور نہ روزانہ ایک قسم کا کھانا کھائیں؛ کھانا اسوقت کھائیں جب خوب بھوک معلوم ہو، کھانے کے بعد کوئی جسمانی یا دماغی محنت نہ کریں، بلکہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ایک آدھ گھنٹہ آرام کریں۔ دانتوں کو مسواک یا منجن سے، اور منہ، حلق، زبان کو کلی اور غرغروں سے پاک صاف رکھا کریں؛ علی الخصوص اگر دانتوں میں کوئی مرض ہو، منہ سے گندگی آتی ہو، مسوڑھوں میں پیپ ہو، تو دن رات میں کئی بار دانتوں کو ملنا چاہئے، مجامعت سے حتی الامکان پرہیز کرائیں +

مریض کے دل کو بہلانے کے لئے دلچسپ حکایات وغیرہ سنائیں، اس کے ساتھ شفقت وعنایت سے پیش آئیں، تاکہ مریض کی طبیعت میں تفریح حاصل ہو، اور وہ ہشاش بشاش رہے +

اگر معدہ میں ترشی کا غلبہ ہو تو اس صورت میں کھٹی چیزوں سے پرہیز کرنا بہتر ہے اور غذا میں نمک اور گرم مصالحہ کی زیادتی نہ کرنی چاہئے۔ اور شراب وکباب سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے؛ اور اگر معدہ میں ترشی کم پیدا ہوتی ہو تو ایسی چیزیں کھلائیں، جن میں نمک، کھٹائی، اور گرم مصالحہ اچھی طرح دیا گیا ہو، اور چٹنی اچار وغیرہ مفید ہوتا ہے +

ہَیضَہ

{ہیضہ وہ مرض ہے، جس میں فاسد اور غیر منہضم یعنی کچے مواد دافعہ کی قوت سے متحرک ہو کر معدہ اور آنتوں کی راہ قے اور دستوں کی صورت میں شدت کے ساتھ خارج ہوتے ہیں} یہ مواد تمام بدن سے لوٹ کر معدہ اور آنتوں کی طرف آتے ہیں +

سبب (۱) {اس کا سبب گاہے یہ ہوتا ہے کہ غذا فاسد ہو کر صفراء میں تبدیل ہو جاتی ہے} اور صفراء میں تبدیل ہونے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ معدہ میں حرارت زیادہ ہو جاتی ہے، اور گاہے غذا ہی فاسد اور قابل احتراق ہوتی ہے {جس کے لطیف حصہ کو، جو معدہ کے بالائی حصہ میں تیرتا ہوا ہوتا ہے، بذریعہ قے کے، اور غلیظ

حصہ کو، جو معدہ کے قعر میں ہوتا ہے، بذریعہ دستوں کے طبیعت خارج کرتی ہے} کیونکہ معدہ پر اس کا بوجھ ہوتا ہے۔ نیز اس سے معدہ میں جلن اور تکلیف پہونچتی ہے، اور جب یہ خارج ہو جاتی ہے تو تمام بدن اور تمام رگوں کے فاسد اور غیر منہضم مواد، جو اُن میں بتدریج اکٹھے ہو جاتے ہیں، خلار کی وجہ سے لوٹ آتے ہیں، اور اگر اچھے مواد موجود ہوں تو وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں۔

علامات {ہیضہ کے اس قسم کی علامت یہ ہے کہ معدہ میں بےچینی ہوتی ہے} کیونکہ یہ صفراوی مواد تیز اور گرم ہوتے ہیں {یا قلب میں بےچینی ہوتی ہے} کیونکہ ان مواد کا اثر قلب تک قرب واتصال کی وجہ سے پہونچتا ہے {تشنگی اور پیاس کی شدت ہوتی ہے} جو پانی کی کثرت سے بھی نہیں بجھتی ہے، کیونکہ اس قسم کے گرم معدہ میں پانی بہت جلد گرم ہو جاتا ہے، اور اس سے وہ سردی حاصل نہیں ہوتی ہے، جو پیاس کو بجھا سکے {صفراوی قے آتی ہے، اور گاہے یہ تمام عوارض نہایت شدید ہو جاتے ہیں} جس کا دار و مدار مادہ کی خرابی پر ہے {معدہ اور آنتوں میں درد ہو جاتا ہے} کیونکہ تیز مادوں سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ شدت درد اور سوزش سے {سخت کرب و بےچینی ہوتی ہے، چہرہ لاغر ہو جاتا ہے، اور کنپٹیاں بیٹھ جاتی ہیں} کیونکہ فاسد مواد کے ساتھ اچھے مواد بھی خارج ہو جاتے ہیں، جو کیلوس کی شکل چھوڑ کر اعضار میں نفوذ کر چکے ہیں، مگر وہ اب تک پورے طور پر عضو کی شکل میں تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔ یہ حالت اگرچہ تمام اعضار میں ہوتی ہے، مگر مذکورہ بالا مقامات میں یہ حالت زیادہ اور بہت جلد نمایاں ہو جاتی ہے، کیونکہ ان میں رطوبت کی کثرت ہے، جو جلد تحلیل ہو جانے والی شئی ہے {ناک پتلی ہو جاتی ہے} کیونکہ اس میں گوشت کم ہے، جب اس سے رطوبت نکل جاتی ہے تو لاغر اور دبلی ہو جاتی ہے {ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں} کیونکہ رطوبات بدنیہ اور روح کے خارج ہونے سے اصلی حرارت کم ہو جاتی ہے، اور اس لئے کہ حرارت جس قدر بھی ہوتی ہے، وہ طبیعت کے ساتھ مقام مرض کی طرف دفع ضرر کے لئے متوجہ ہو جاتی ہے، اس لئے ہاتھ پاؤں حرارت سے خالی ہو جاتے ہیں۔

{گاہے یہ عوارض اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ غشی آ جاتی ہے} کیونکہ شدت درد اور رطوبات بدنیہ کے اخراج سے روح اس قدر تحلیل ہو جاتی ہے کہ قلب سے فاضل نہیں بچتی، جو تمام بدن میں پھیل سکے، اور قوتوں کے نڈھال ہونے سے نبض ساقط ہو جاتی ہے، اور گاہے موت کی نوبت آ جاتی ہے {اور ایسا اُس وقت ہوتا ہے، جبکہ فاسد ہونے کے لئے بدن میں مواد بکثرت موجود ہوتے ہیں، جو غذار کے فنا ہوتے ہی فاسد ہو جاتے ہیں} کیونکہ یہ مواد فاسد غذا سے مخلوط ہو جاتے ہیں، جنہیں طبیعت قے اور دستوں سے

خارج کرتی ہے، اور اس کے ساتھ روح بھی تحلیل ہوتی ہے، حتیٰ کہ قوتیں نڈھال ہو جاتی ہیں +

علاج {قے کی سہولت کے لئے گرم پانی پلائیں، تاکہ معدہ پورے طور پر صاف ہو جائے، پھر قے کو روکیں، تاکہ قوتیں نڈھال نہ ہو جائیں، اور کھٹ مٹھے انار کا رُب، اور شربت انار نعنائی، اور اسی قسم کی مقوی معدہ دوائیں استعمال کرائیں، جن سے معدہ پر مواد کا گرنا بند ہو جائے} +

سبب (۲) {گاہے ہیضہ کا سبب یہ ہوتا ہے کہ غذا متغیر ہو کر سرد اور بلغم بن جاتی ہے} جو معدہ پر بوجھل ہو جاتی، اور معدہ میں تناؤ پیدا کرتی ہے، اس لئے طبیعت اسے دفع کرتی ہے + **علامات** {قے ترش عارض ہوتی ہے اور اس میں بلغم ہوتا ہے} اور اسی طرح دستوں میں بھی بلغم نکلتا ہے + **علاج** {گرم پانی پلائیں، جس میں انیسون، زیرہ، مصطگی، اور اگر (عود) جوش دئے گئے ہوں، اور پھر اسی حالت میں چھوڑ دیں، تاکہ کچھ دست اور آ جائیں} اور معدہ اور آنتیں فاسد غذا سے پاک ہو جائیں، اور جب تک بدن میں قوت اور برداشت ہو، اسکو ہرگز بند کرنے کی کوشش نہ کریں! پھر بیہ (شراب بہی) اور جوارش سفرجلی قابض کھلائیں +

سبب (۳) {گاہے ہیضہ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ فاسد اور غیر منہضم غذا، تمام بدن سے لوٹ کر معدے اور آنتوں کی طرف آتی ہے} کیونکہ غذا جب اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی ہے، تو ایسے مواد میں تبدیل ہو جاتی ہے، جو بدن کے لئے موافق نہیں ہوتے ہیں، اور بدن پر ایک بوجھ سا ہوتا ہے، اس لئے کہ ایسے مواد اعضاء کی پرورش میں صرف نہیں ہو سکتے ہیں + پس طبیعت اُن مواد کو مختلف راستوں سے دفع کرتی ہے، اور پہلی قسم کی طرح یہ صورت نہیں ہوتی کہ یہ مواد معدہ کی فاسد غذا کی پیروی میں تابع ہو کر خارج ہوں +

علامات {قے اور دستوں سے پہلے تخمہ ہوتا ہے} جس سے فاسد مواد معدے سے پیدا ہو کر، بدن میں سرایت کر جاتے ہیں (اور پھر ہیضہ کی صورت میں وہی مواد اعضاء سے لوٹ کر معدہ اور آنتوں میں آتے ہیں) {اور ہیضہ سے چند دن پیشتر ہاضمہ کی خرابی سے پیٹ میں ریاح کی کثرت ہوتی ہے! پھر ہیضہ جب شروع ہوتا ہے، تو اُس وقت ناف کے مقام میں درد اور مروڑ ہوتا ہے} بشرطیکہ مواد آنتوں پر گر رہے ہوں {پھر کثرت سے دست آتے ہیں، جن کے ساتھ گاہے قے نہیں آتی ہے} بشرطیکہ مواد غلیظ اور ثقیل ہوں {اور گاہے کسی قدر قے بھی ہوتی ہے} جبکہ کچھ مواد آنتوں سے معدے کی طرف چڑھ جاتے ہیں + یہاں قے سے زیادہ دست اسلئے آتے ہیں کہ مواد کے دفع کرنے کا طبعی راستہ یہی آنتیں ہیں،

اور اس لئے کہ طبیعت معدے کو اس کی شرافت کی وجہ سے حتی الامکان بچانا چاہتی ہے، اور آنتوں کی طرف مواد کو دفع کرتی ہے۔

علاج {شہد کا پانی گرم گرم پلائیں تاکہ یہ لیسدار مواد کو چھانٹ کر اور نرم کرکے معدہ کو دھودے، اور قے کے ذریعہ اس کو پاک کردے} کیونکہ شہد کا پانی معدہ کو ڈھیلا اور تر کر دیتا ہے، اور اس کی لیسدار رطوبتوں کو بہا دیتا ہے، اور ان رطوبتوں میں پانی کی گرمی سے کچھ اجزاء ہوائیہ پیدا ہو جاتے ہیں؛ جو ان رطوبات کو تیرانے لگتے ہیں، جس سے قے کا آنا ضروری ہے۔ {اور وہ معدہ کو دستوں کے ذریعہ بھی پاک کر دیتا ہے} کیونکہ شہد کا پانی رطوبتوں کو کاٹ چھانٹ کر رقیق کر دیتا، اور معدے اور آنتوں کو ڈھیلا کر دیتا ہے، جس سے ان میں کشادگی پیدا ہو جاتی ہے، اور پاخانہ ان سے پھسلکر نکل جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہد کے پانی سے اکثر اوقات قولنج کے سدے بھی کھل جاتے ہیں۔ {اگر یہ علاج کافی ثابت ہو تو خیر، ورنہ جوارش سفرجلی مسہل وغیرہ دیں، اور صفائی اور تنقیہ کے بعد مریض کو خوب سلائیں} تاکہ دست وقے رُک جائیں؛ کیونکہ نیند سکون سے مشابہ ہے (اور بیداری حرکت سے مشابہ ہے) اور سکون سے مواد کا جوش اور ان کی حرکت رُک جاتی ہے (جس سے دست و قے بھی بند ہو جاتے ہیں)؛ اور تاکہ روح کے تحلیل ہونے سے جو ضعف لاحق ہوا ہے، وہ نیند کی وجہ سے دور ہو جائے؛ کیونکہ نیند کی حالت میں اصلی قوتیں اور حرارت غریزیہ قوی ہو جاتی ہے، اور اس حالت میں روح اپنا عوض حاصل کر لیتی ہے؛ اور تاکہ جگر اور رگوں کے اندر جو کچھ فاسد غذاء موجود ہو، وہ نیند کی وجہ سے ہضم ہو جائے {اور اس کے پیٹ کو کپڑوں سے ڈھانکیں} تاکہ گرمی سے مواد باہر کی طرف کھنچ آئیں، اور آنتوں سے انکا رُخ بدل جائے، اور دست بند ہو جائیں {اور اس کے بعد مریض کو حمام میں داخل کریں} تاکہ دست پورے طور پر بند ہو جائیں، اعضاء میں تری آئے، اور ان کی عارضی خشکی دور ہو جائے؛ اور تاکہ رگوں میں جو کچھ غذاء فاسد موجود ہو، وہ رقیق ہو جائے، اور اس کی خامی اور غلظت کی وجہ سے رگوں میں سدے نہ پیدا ہو جائیں {اور غذائیں ہلکی دیں} مثلاً زود ہضم چڑیوں کے گوشت، ہمراہ آب انار، آب انگور خام؛ پھر بھاری غذائیں بتدریج بڑھاکر عادت تک پہونچائیں۔

ہیضہ ایک متعدی اور مہلک مرض ہے جو اکثر اوقات طاعون، چیچک جیسے وبائی امراض کی طرح وباءً پھیلا کرتا ہے، بالعموم قے اور دست کثرت سے آتے ہیں اور مریض بہت جلد اور تیزی کے ساتھ تھوڑی دیر میں نڈھال ہو جاتا ہے۔

یہ صرف انسان کو ہوتا ہے، اور یہ اگرچہ بالعموم برسات کے موسم میں پھیلا کرتا، اور وقتی ہوتا ہے، لیکن ہندوستان کے بعض مقامات میں، مثلاً گنگا اور برہم پتر کے

کناروں میں یہ مرض بارہ مہینے رہتا ہے۔

ماہیت: یہ ایک متعدی مرض ہے، جو ایک خاص قسم کے زہریلے مادہ سے لاحق ہوتا ہے، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ یہ مادہ کس طرح سے مؤثر ہوتا ہے:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مادہ خون میں پہونچکر اعصاب شرکیہ اور مبدار النخاع پر اثر کرتا ہے، جس سے آنتوں کی باریک عروق اپنے طبقات کے مفلوج ہوجانے کی وجہ سے کشادہ ہوجاتی ہیں، اور خون زیادہ مقدار میں پہونچنے سے خون کی مائیت رسنے لگتی ہے، اور پھیپھڑہ کی عروق خشنہ سکڑ جاتی ہیں، اس وجہ سے خون آگے بڑھنے نہیں پاتا۔

اور بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یہ زہریلا مادہ خون میں شامل نہیں ہوتا، بلکہ معدہ میں پہونچکر آنتوں پر اثر کرتا ہے، جس کی وجہ سے قے و دست آنے لگ جاتے ہیں۔ لیکن صحیح رائے یہ ہے کہ خون میں یہ مادہ جذب ہوکر آنتوں پر اثر کرتا ہے، مگر اس کے بعد یہ نہیں معلوم کہ کس طرح اس مرض میں خون کا رقیق و سیال حصہ خارج ہوکر آنتوں کی راہ نکل جاتا ہے، جس کی وجہ سے خون گاڑھا ہوجاتا ہے۔

اسباب: آب وہوا کا تغیر اور فساد یعنی مادۂ مرض سے ان کا ملوث ہونا اس مرض کا بڑا سبب ہے، آب وہوا کا یہ تلوث و فساد بعض اوقات براہِ راست بدن انسان پر مؤثر ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ فساد پھلوں، ترکاریوں، ساگ پات وغیرہ یا حیوانی غذاؤں مثلاً دودھ، گوشت وغیرہ کے ذریعہ، جسم انسان پر مؤثر ہوتا ہے۔ نیز گاہے وہ مخصوص مواد بذریعہ تغذیہ انسان کی آنتوں میں پہونچ جاتے ہیں، اگر خلوء معدہ کی حالت میں ملوث کنوئیں کا پانی پیا جائے تو اس مرض میں گرفتار ہوسکتا ہے۔ نیز نازک مزاج، کمزور، ڈرپوک اشخاص، اور وہ لوگ جنکا ہاضمہ کمزور ہو، یا غذا کے نہ ملنے کی وجہ سے وہ کمزور ہوگئے ہوں، یا وہ لوگ جو گندہ مقامات میں سکونت پذیر ہیں، تکان، مفلسی، غذا کی بدہضمی، رنج وغم، خوف، ایام ہیضہ میں تیز مسہل لینا، اس کے معاون اسباب ہوا کرتے ہیں، نیز نشیبی مرطوب مقامات، بہت سے آدمیوں کی تنگ اور گندہ رہائش، شراب خواری، ہیضہ زدہ مقام میں دوسرے صحیح آب وہوا سے یکایک وارد ہونا، ہیضہ میں اس سے پہلے مبتلا ہوچکنا اس کے اسباب مُعِدّہ ہیں۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ گوری رنگت کے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ اس مخصوص مادہ کا اثر جسم انسان میں زیادہ تر مکھیوں کے ذریعہ ہوتا ہے، موسم گرما اور برسات میں عموماً وبا تہ پھیلتا ہے، اگرچہ بعض مقامات میں بارہ مہینے رہتا ہے اور یہیں سے وباء کا بیج اطراف عالم میں پہونچتا ہے،

علامات منذرہ: مادۂ مرض داخل بدن ہونے کے بعد مرض کا ظہور ایک سے چار دن تک ہوتا ہے۔ لیکن بالعموم یہ زمانہ ۱۲ اور ۲۴ گھنٹے سے متجاوز نہیں ہوتا۔ اس زمانہ میں منذرہ ذیل

علامات ظاہر ہوتی ہیں:
طبیعت میں گھبراہٹ، بے چینی، کمزوری، سستی اور پست ہمتی ہوتی ہے، چہرہ بے رونق سا ہو جاتا ہے، کبھی خفیف درد سر یا چکر ہوتا ہے، جسم میں گرانی ہوتی ہے، ہاضمہ خراب اور بھوک بند یا کم ہو جاتی ہے، پیاس زیادہ لگتی ہے، متلی ہوتی ہے؛ مرض کے شروع ہونے سے پہلے عموماً دو تین دست آ جاتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان علامات مندرہ میں سے ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی اور دفعۃً مرض کا حملہ شروع ہو جاتا ہے۔

علامات: علامات کے لحاظ سے اس مرض کی تقسیم چار درجات میں کی جاتی ہے:

درجہ اوّل: ابتدائے مرض میں بالعموم صبح کے وقت پہلے پیٹ میں درد ہو کر قے اور دست آنے لگتے ہیں، دستوں میں پہلے فضلہ یعنی براز خارج ہوتا ہے، اس کے بعد چاولوں کی پیچ کی مانند دست آنے لگتے ہیں، دست کے ساتھ یا بعد میں قے آنے لگتی ہے، اس میں پہلے غذا نکلتی ہے، اس کے بعد صفراوی قے آتی ہے، اور پھر قے میں جو مادہ نکلتا ہے، وہ چاولوں کی پیچ کے مانند ہوتا ہے، اس کے بعد دوسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔

درجہ دوم: یہ درجہ "تزئید مرض" ہے، اس درجہ میں قے اور دست شدت سے آنے لگتے ہیں، ہاتھ، پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں، سر اور پیٹ میں درد پیدا ہوتا ہے، پیاس کی شدت ہو جاتی ہے، لیکن پانی یا دوا پیتے ہی وہ چیز فوراً قے کی راہ خارج ہو جاتی ہے، گھبراہٹ اور بے چینی میں زیادتی ہوتی جاتی ہے، اس کے بعد ضعف و نقاہت کا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔

درجہ سوم: اس درجہ میں مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے، سرد پسینہ آنے لگتا ہے، ہاتھ سکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے، تمام جسم کی جلد نیلی پڑ جاتی ہے، ناخن بھی نیلے پڑ جاتے ہیں، تمام جسم برف کے مانند ٹھنڈا ہو جاتا ہے، کیونکہ دست و قے کی زیادتی کی وجہ سے رگوں سے خون کی مائیت بہت بڑی مقدار میں خارج ہو جاتی ہے، جس سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے، اور اسکا دورہ سست پڑ جاتا ہے، اور نتیجۃً جسم کی بیرونی حرارت کم ہو جاتی ہے، رخسارے بیٹھ جاتے ہیں، چہرہ لاغر ہو جاتا ہے، پیاس کی شدت ہو جاتی ہے، ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہیں، آنکھیں پتھرا جاتی اور اندر گھس جاتی ہیں، اور ان کے چاروں طرف نیلگوں حلقے پڑ جاتے ہیں، پیشاب بند ہو جاتا ہے، بے چینی میں زیادتی ہو جاتی ہے، تنفس میں تکلیف ہوتی ہے، گفتگو کرنا دشوار ہوتا ہے، نبض ضعیف اور ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگتی ہے (نبض متفاوت) اس حالت میں قے و دست گاہے بند ہو جاتے اور گاہے آتے رہتے ہیں۔ یہ حالت محض چند گھنٹے رہتی

ہے، اور اکثر اوقات تین سے بارہ گھنٹے کے اندر مریض فوت ہو جاتا ہے، اگر اس مدت سے گذر جائے تو مریض کے اچھا ہونے کی اُمید ہوتی ہے، جس کے بعد چوتھا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔

درجہ چہارم: یہ درجہ انحطاط مرض ہے، اس میں علامات میں رفتہ رفتہ تخفیف ہو کر مرض بالکل رفع ہو جاتا ہے، چنانچہ قے دست بند، پیاس کی کمی، پیشاب کی آمد، نبض کی تیزی، چہرہ پر شگفتگی شروع ہو جاتی ہے، اور بعض مریضوں کو بخار آ جاتا ہے۔

معلوم ہونا چاہئے کہ جب ہیضہ نہایت شدید صورت میں پھیلا ہوا ہوتا ہے، تو بعض لوگوں میں شروع ہی سے جسم سرد پڑ جاتا ہے، اور قے دست آئے بغیر مریض انتقال کر جاتا ہے، اور یہ بہت مہلک قسم ہوتی ہے۔ اسکو بند ہیضہ کہا کرتے ہیں۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ شدید ہیضہ میں دو چار دستوں کے بعد ہی ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے، اور بہت جلد خطرناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگرچہ اصل مرض کی علامتیں دفع ہو جاتی ہیں لیکن اس کے بعد غنودگی طاری ہوتی اور مریض اسی سباتی حالت میں ہلاک ہو جاتا ہے۔

گاہے شدید علامتوں کے زایل ہونے اور مریض کے روبہ صحت ہونے کے بعد دوبارہ دست وغیرہ شروع ہو جاتے ہیں، اور ہذیان، بے ہوشی، یا تشنج ہونے لگتا ہے، اور اس کے بعد مریض مر جاتا ہے۔

عوارض: مرض ہیضہ میں بعض مریضوں کو ورم معدہ کی وجہ سے شدت سے قے آنے لگتی ہے، بعض کو ہچکیاں اور ڈکاریں ستاتی ہیں، بعض کی بھوک زایل ہو جاتی ہے، بعض لوگ ذات الجنب، ذات الریہ، اگردہ کے ورم مزمن، ورم امعاء، اسہال، زحیر مزمن، ورم اصل الاذن، بخار وغیرہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

درجہ چہارم میں جو بخار ہوتا ہے، اس میں جلدی امراض مثلاً شری (پتی)، نملہ، وردیہ (گلابی رنگ کے دھبے) پیدا ہو جاتے ہیں، یا دوسری قسم کی پھنسیاں نکل آتی ہیں، منہ آ جاتا ہے، حلق اور تھوک کی گلٹیاں متورم اور متشنج ہو جاتی ہیں، آنکھ کا طبقہ قرنیہ زخمی ہو جاتا ہے، اور اگر یہ مرض زیادہ دنوں تک رہے تو سوء القنیہ (فقر الدم) ہو جاتا ہے، اور عرصہ تک کمزوری قایم رہتی ہے۔

تشخیص: ہیضہ کا اشتباہ تخمہ، سنکھیا کی سمیت، اسہال صفراوی، وغیرہ سے ہو سکتا ہے،

لہٰذا ان کے علامات فارقہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

تخمہ	ہیضہ
(۱) تخمہ میں قے اور دستوں میں غیر منہضم غذا نکلتی ہے، اور اس کے نکلنے کے بعد بالعموم افاقہ ہو جاتا ہے۔	(۱) ہیضہ میں اولاً دستوں میں فضلہ نکلتا ہے، اس کے بعد چاولوں کی پیچ کے مانند دست آنے لگتے ہیں، اور قے میں اولاً غیر منہضم غذا نکلتی ہے، اور اس کے بعد صفراوی قے اور پھر پیچ کے مانند قے آتی ہے،
(۲) تخمہ کے عوارض شدید نہیں ہوتے اور مریض زیادہ ضعیف نہیں ہوتا۔	(۲) ہیضہ کے عوارض شدید ہوتے ہیں، ایک دو دست کے بعد ہی مریض بے حد ضعیف ہو جاتا ہے۔

زہر سنکھیا	ہیضہ
(۱) قے سے پہلے حلق میں درد ہوتا ہے	(۱) ہیضہ میں پہلے حلق میں درد نہیں ہوتا۔
(۲) دست قے کے بعد آتے ہیں	(۲) دست بالعموم قے سے پہلے آتے ہیں۔
(۳) پاخانہ خوب رنگین، خون آمیز بدبودار مروڑ کے ساتھ ہوتا ہے، چاولوں کی پیچ کے مانند شاذونادر ہوتا ہے۔	(۳) پاخانہ بالعموم چاولوں کی پیچ کے مانند پتلا سفیدی مائل ہوتا ہے، اور جب آتا ہے تو مسلسل اور بے اختیار نکلتا ہے۔
(۴) اس کے زہر میں آواز پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔	(۴) آواز مخصوص قسم کی ہو جاتی ہے، جیسے کوئی سیٹی بجاتا ہے یا کنوئیں میں سے بولتا ہے۔
(۵) اس میں ورم ہو جاتا ہے۔	(۵) آنکھ کے طبقہ ملتحمہ میں ورم نہیں ہوتا ہے۔
(۶) اس کے زہر میں وریدی اجتماع خون نہیں ہوتا ہے۔	(۶) ہیضہ میں موت کے بعد وریدی اجتماع خون پایا جاتا ہے۔

اسہال صفراوی کی خاص علامت، جس کی وجہ سے ہیضہ سے بآسانی ممتاز ہو جاتے ہیں، یہ ہے کہ اس میں دست اور قے کی رنگت صفراوی ہوتی ہے۔

اسہال شبیہ ہیضہ کو ہیضہ کی علامت منذرہ خیال کیا جاتا ہے، بعض وقت اس قسم کے دست اصلی مرض ہیضہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں، لیکن اگر مناسب علاج کیا جائے تو ان کو اکثر آرام ہو جاتا ہے۔

بعض بخاروں کے شروع میں جو دست آتے ہیں، ان سے مریض زیادہ کمزور نہیں ہوتا، اور نہ ہیضہ کے مانند جسم سرد پڑ جاتا ہے۔

اگرچہ بند ہیضہ میں تشخیص دشوار ہے، اس وجہ سے کہ وہ اسقدر شدید اور مہلک

ہوتا ہے، کہ دست اور قے کی نوبت ہی نہیں آتی کہ مریض فوت ہو جاتا ہے +

انجام: اس مرض کا انجام اکثر خراب ہوتا ہے، چنانچہ جب یہ وبا پھیلتا ہے، تو شفا کی کم اُمید ہوتی ہے، لیکن جب وبا خفیف ہو، یا وبا کا آخری زمانہ ہو، تو شفا کی اُمید ہوتی ہے۔ جن لوگوں کے گردے ماؤف ہوں، اور وہ اس مرض میں گرفتار ہوں، تو شفا کی اُمید کم ہوتی ہے۔ اور اگر مرض کا درجہ سوم زیادہ دیر تک رہے تو بھی انجام خراب ہوتا ہے +

اصول علاج: ابتدائے مرض میں جبکہ قے اور دست آرہے ہوں تو ان کو فوراً نہ بند کریں، بلکہ طبیعت کی مدد کریں، تاکہ زہریلے مادہ کا اخراج بخوبی ہو جائے۔ اس اُصول پر اُسوقت تک عمل کریں جب تک کہ کمزوری کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو، لیکن جب کمزوری کا غلبہ ہو تو ایسی ادویہ کا استعمال شروع کر دیں، جو اس مرض کے لئے فادزہر اور تریاقی تاثیر رکھنے والی ہوں، مثلاً اارجیل، پپیتہ وغیرہ +

جب معدہ فاسد مواد سے بالکل پاک ہو جائے تو تریاقی ادویہ کے ساتھ ساتھ مسکن اور مقوی ادویہ بھی استعمال کریں +

اگر قے اور دست کسی طرح بند نہ ہوں، کمزوری کا غلبہ ہو، اور کمزوری سے مریض کے جان کا خطرہ ہو تو قوی حابس ادویہ، مثلاً مرکبات افیون استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن ان میں تریاقی اور دافع سمیت ادویہ بھی ہونی چاہئیں +

ابتدا میں مادہ اگر اوپر کی طرف (قے کی طرف) مائل ہو تو اس کے اخراج پر مدد کرنے کے لئے بہت سا گرم پانی نمک یا سکنجبین ملا کر پلائیں اور قے کرائیں،

اگر مادہ نیچے کی طرف مائل ہو، جو آنتوں کے نفخ و قراقر سے معلوم ہو سکتا ہے، تو جوارش سفرجلی مسہل، یا جوارش شہریاں کھلا کر تلیین پر اعانت کریں۔ یا تلیین کے لئے شربت وردمکرر، عرق بادیان، عرق نعناع، عرق گلاب، سکنجبین سادہ ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں، یا ایلوا گلقند میں ملا کر کھلائیں +

۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۱ ماشہ ۲ تولہ

الغرض جب معدہ اور آنتیں بخوبی پاک صاف ہو جائیں، خواہ وہ خود بخود صاف ہوں یا بذریعہ ادویہ، تو اس کے بعد ایسی تریاقی ادویہ استعمال کریں، جو سمیت مرض کو رفع کرنے والی ہوں، مثلاً ارجیل دریائی، جدوار بنفسجی، پپیتہ ولایتی، کافور، زہرمہرہ خطائی، فادزہر حیوانی وغیرہ عرق گلاب، عرق کیوڑہ میں گھس کر سکنجبین لیموں میں ملا کر ایک ایک گھنٹہ کے بعد دو تین بار دیں +

۲ تولہ

معمولات مطب: ہیضہ میں اکثر اوقات دوا معدہ میں نہیں ٹھہرتی ہے، لہٰذا بہترین تدبیر یہ ہے کہ مقدار خوراک کم کر دی جائے، اور ہر گھنٹہ آدھ گھنٹہ پر دوا گھونٹ گھونٹ

پلائی جائے، تاکہ معدہ پر بار نہ ہو، اور قے سے نہ نکل سکے ۔

نسخہ: زہر مہرہ، طباشیر، پیس کر جوارش عود ترش میں ملا کر پہلے کھلائیں، اوپر سے شیرہ زرشک، شیرہ تخم خرفہ سیاہ، شیرہ آلو بخارا، عرق بادیان، عرق کیوڑہ، عرق گلاب، عرق بیدمشک میں نکال کر اور شربت غورہ، سکنجبین سادہ، یا لیموں ملا کر حسب دستور مذکورہ بالا پلائیں ۔

اضافات: گاہے پہلی دو دواؤں کے ساتھ سماق، انار دانہ، اور زرد روڑ بڑھاتے ہیں، گاہے لعاب بہدانہ، عرق کیوڑہ، شربت لیموں مریض کی حالت کے مطابق اضافہ کرتے ہیں ۔

گاہے زہر مہرہ، طباشیر کے ہمراہ کافور بڑھاتے ہیں، جس سے بہت ہی نفع حاصل ہوتا ہے۔ بارہا اس کی آزمائش ہو چکی ہے ۔ مترجم

نسخہ دیگر: جدوار، پیپتہ، نارجیل دریائی: باریک پیس کر جوارش تمر ہندی میں ملا کر پہلے کھلائیں، اوپر سے عرق گلاب، سکنجبین سادہ ملا کر پلا دیں ۔

نسخہ دیگر: عرق پیاز، ان بجھے چونہ کا نتھرا ہوا پانی، عسل خالص سے میٹھا کر کے تھوڑا تھوڑا پلائیں ۔

اگر یہ گولی تیار کر کے مذکورہ بالا نسخہ کے ساتھ دی جائے، تو بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

نسخہ حب: نارجیل، جدوار، پیپتہ ولایتی، چوب چینی، چھوارا سبز، زہر مہرہ، طباشیر، زرنباد، عود خام، مغز تخم لیموں، مصطگی رومی، مرچ سیاہ کوٹ چھان کر عرق گاؤزبان یا عرق بادیان یا عرق پودینہ میں چنے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولی لے کر نسخہ مذکورہ بالا کے ساتھ کھلائیں۔

پیاس اور قے کی شدت کے وقت شربت انار اور سکنجبین یا شربت بہی یا رب بہی یا رب انار شیریں کو عرق گلاب میں ملا کر اور برف سے ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا پلاتے رہیں، اور برف کی ڈلی چسائیں ۔

یا زہر مہرہ کو عرق گلاب، عرق بیدمشک میں حل کر کے اور شربت انار میخوش پلائیں کبھی اس میں شربت لیموں ملاتے ہیں۔ یا انار ترش کو عرق گلاب میں ملکر چھان کر اور برف سے ٹھنڈا کر کے پلاتے ہیں ۔

جب معدہ کا بخوبی تنقیہ ہو چکا ہو تو قے اور دستوں کو بند کرنے کے لئے یہ نسخہ پلائیں

نسخہ: پوست بیرون پستہ، طباشیر، دانہ الائچی خرد: باریک پیس کر شربت انار میں ملا کر ہر وقت تھوڑا تھوڑا چٹاتے رہیں ۔

ہیضہ کی شدت حرارت اور قے کو تسکین دینے کے لئے آب لیموں برف سے ٹھنڈا کر کے پلانا سود مند ہے ۔

جب قے اور دست کی کثرت ہوا اور مریض بہت کمزور ہوگیا ہو، تو صرف مغز کنول گٹہ کی اندرونی سبزی یا لیموں کا تخم عرق گلاب میں گھسکر پلائیں، اور قے کی شدت کو رد کرنے کے لئے رانوں اور بازؤں کو کسکر باندھیں۔

اور اگر مریض کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہو تو گھی میں کپڑا اترکر کے معدہ پر رکھیں، گرم پانی سے پاشویہ کرائیں، گرم اینٹ یا گرم پانی کا شیشہ رانوں، اور بغلوں کے اندر اور ہاتھ پاؤں پر رکھیں۔ جائفل کو باریک پیسکر تلوں کے تیل میں ملاکر تمام بدن اور بالخصوص ہاتھ پاؤں میں نیم گرم مالش کریں، یا کائپھل، جائفل، لونگ، زعفران کو کوٹ کر خشک مالش کریں، یا صرف نمک شور کی خشک مالش کریں۔

اور جواہر مہرہ دوا المسک معتدل جواہر والی میں ملاکر عرق گلاب کے ساتھ صبح، دوپہر، اور شام کے وقت دیں۔

اور اگر نفخ اور درد شکم ہو تو یہ نسخہ پلائیں؛

نسخہ: شیرہ بادیان، شیرہ الائچی کلاں، عرق گلاب میں نکالکر گلقند ملاکر پلائیں اور یہ ضماد پیٹ پر لگائیں:

نسخہ ضماد: ایلوا، مغز املتاس کو آب کوئے سبز اور مغز گھیکوار میں پیکر ضماد کریں۔

علیٰ ہٰذا عرق گلاب، سیر کر بلا ہم ملاکر خفیف جوش دیں، اور کپڑہ بھگوکر پیٹ پر تکمید کریں، یا نمک شور، نمک سیاہ، تخم چور، بادیان باریک کوٹ کر اور اس کی پوٹلی بناکر توے پر گرم کرکے شکم پر تکمید کریں۔

غشی کے ازالہ کے لئے سر اور چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے لگائیں، یا کافور کو عرق گلاب یا عرق کیوڑہ یا عرق بید مشک میں حل کرکے سر اور چہرے پر چھڑکیں، دونوں بازؤں اور دونوں پنڈلیوں کو کس کر باندھیں، اور یہ نسخہ پلائیں؛

نسخہ: نارجیل دریائی، زہر مہرہ خطائی، جدوار خطائی، پیپتہ ولایتی کو عرق گلاب میں گھسکر حلق میں ٹپکائیں، یا تریاق فاروق کو عرق گلاب میں حل کرکے ٹپکائیں۔

ضعف کو دور کرنے کے لئے تریاق فاروق کو عرق گلاب کے ساتھ دیں، یا دوا المسک عرق بید مشک کے ساتھ دیں۔

اور اگر پیشاب بند ہو تو برگ شبت، برگ ڈھاک، برگ بھنگ، برگ انار، برگ کپاس کو پانی میں جوش دیکر گز دوں اور مثانہ پر تکمید کریں، اور بھوک کو کچل کر ناف پر باندھیں اور یہ نسخہ پلائیں؛

نسخہ: کباب چینی، اور خار خسک کو گرم کرکے صاف کریں، اور شورہ قلمی ملاکر پلائیں۔

اگر انحطاط مرض کے وقت بخار ہو جائے تو یہ نیک فال ہے، اس وقت کوئی گرم محرک چیز نہ دیں، بلکہ اگر ضرورت ہو مبردات مفرحہ دیں۔

ایام نقاہت میں حصول شفاء کے بعد کھانے پینے میں خاص احتیاط رکھیں کسی قسم کی بد پرہیزی نہ ہونے دیں، یہ بہت ہی نازک وقت ہے۔ اور بطور دوا جوارش شاہی، جوارش آملہ عنبری، یا نوشدارو سے رولی کھلائیں۔

اور اگر قبض ہو تو آنتوں کے کھولنے کے لئے حقنہ کریں، جس کا ایک نسخہ یہ بھی ہے: صابون دیسی روغن بید انجیر نیم گرم پانی میں ملا کر حقنہ کریں۔

اور اگر سبات (نوم) کی شکایت ہو تو سرکہ روغن گل میں ملا کر تالو پر رکھیں۔

اگر نقاہت کی حالت میں ہچکیاں آنے لگیں تو عرق گلاب، عرق قرنفل ملا کر پلائیں اسی طرح مقطر سرکہ دو تین تولہ عرق گلاب پاؤ سیر میں ملا کر دیں۔

یا عرق عجیب دو دو بوند عرق پودینہ میں ملا کر دو دو گھنٹے کے وقفہ سے پلائیں۔

یا صرف اجوائن دیسی کا جوشاندہ دو دو تین تولہ کی مقدار میں دو دو گھنٹے کے وقفہ سے پلاتے رہیں۔ بعض مریضوں پر اس کے حیرت انگیز اثرات مشاہدہ میں آئے ہیں۔

غذا: ہیضہ کے مریض کو مرض کی ابتدا اور شدت میں بالکل غذا نہ دیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں کسی قسم کی غذا ہضم ہی نہیں ہوتی، اور مضر ثابت ہوتی ہے۔ البتہ پیاس کی شدت کو روکنے کے لئے عرق گلاب سکنجبین میں ملا کر یا شربت لیموں میں ملا کر برف سے سرد کرکے گھونٹ گھونٹ پلاتے رہیں، یا برف کی ڈلی چسائیں۔ ضرورت کے وقت اگر طبیب مناسب خیال کرے، تو انار یا سنترہ کا پانی نچوڑ کر برف سے سرد کرکے گھونٹ گھونٹ پلا سکتے ہیں۔ جب مرض تقریباً دفع ہو جائے تو آش جو، لیموں کا عرق ملا کر برف سے ٹھنڈا کرکے دیں، اس کے بعد بتدریج مرغ کا شوربہ، بکری کا شوربہ، ساگو دانہ، مونگ کی پتلی دال، نرم کھچڑی دے سکتے ہیں۔ چند روز کے بعد شوربا، چپاتی، مونگ کی پتلی دال اور ملائم کھچڑی کھلانا شروع کریں، گھیا، توری، اور ٹنڈوں کی ترکاری بھی چپاتی کے ساتھ اس وقت کھلا سکتے ہیں۔

ثقیل، نفاخ، دیر ہضم غذاؤں سے اس مرض میں شروع سے آخر تک قطعاً پرہیز کرائیں۔

رہائش مریض اور دوسری ہدایتیں | ہیضہ کے مریض کو تندرست آدمیوں سے علیحدہ ایک ایسے کشادہ کمرے میں رکھیں، جس میں ہوا اور روشنی کی آمد و رفت اچھی طرح ہو، البتہ اگر مریض کو روشنی بری معلوم ہو تو کمرے کے دروازے بند کرکے یا پردے ٹانگ کر تاریک کر سکتے ہیں۔ اسکو آرام سے بستر پر لیٹا رہنے کی تاکید کر دیں۔ کسی ایسے شخص کو اس کے پاس [illegible] کے ساتھ نہ آنے دیں، جو رنج و فکر کی باتیں کرکے اسکو صدمہ پہونچائے

اگر مریض پیٹ میں درد یا مروڑ کی شکایت بیان کرے تو گرم پانی سے سینکیں، مریض کے سر کو پنکھے سے ہوا دیں۔ اگر نیند آنے لگے تو آرام سے سونے دیں، کیونکہ مریض کو نیند آجاتی ہے، تو اس کی طبیعت اکثر اوقات سنبھل جایا کرتی ہے۔

تدابیر تحفظ: عام صفائی کا بہت خیال رکھیں، روزانہ غسل کریں، پاک صاف کپڑے پہنیں، بستر کو دھوپ میں روزانہ خشک کیا کریں، پاخانوں اور نالیوں کی صفائی کی طرف خاص توجہ کریں، مکان یا آبادی کے پاس، یا گلی کوچوں میں گڑھے وغیرہ ہوں تو ان کو بھر دیں، اور اگر کوڑے کے انبار ہوں تو ان کو آبادی سے دور پھنکوا دیں۔

پانی کی صفائی کا خیال رکھیں، کیونکہ یہ مرض زیادہ تر پانی کے ذریعہ پھیلتا ہے، اس زمانہ میں پانی کو جوش دئے بغیر ہرگز نہ پینا چاہئے۔ حتیٰ کہ منہ ہاتھ دھونے، کلی کرنے اور برتن وغیرہ دھونے کے لئے جو پانی استعمال کیا جائے، وہ بھی اُبالا ہونا چاہئے۔ اسی طرح دودھ بھی جوشدیا ہوا پینا چاہئے۔

غذا: وبائے ہیضہ کے ایام میں غذا لطیف، زود ہضم، مقررہ اوقات میں کھانی چاہئے، پیٹ بھر کر نہ کھانی چاہئے، اور جب تک خوب بھوک نہ لگے، اور پہلا کھانا ہضم نہ ہو جائے، اس وقت تک دوسرا کھانا نہ کھانا چاہئے، کھانے کے ساتھ لیموں، سرکہ، پیاز کا استعمال کرنا مفید ہے، یا ہلکا تیزاب گندھک پانچ قطرہ تھوڑے پانی میں ملا کر کھانے کے بعد پی لینا چاہئے۔ نیز پوری، کچوری، حلوہ، مٹھائی، بازاری کچے دودھ، مکھن، دہی، پنیر، ربڑی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ نیز پھلوں اور سڑی ترکاریوں سے بچنا چاہئے اور اگر ضرورتاً کھائے جائیں، تو اچھی طرح دھو کر کھائے جائیں۔ ترکاریوں کو پانی سے خوب دھو کر پکانا چاہئے۔ کھانے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنا چاہئے، تاکہ ان پر مکھیاں نہ بیٹھیں، وبا کے زمانہ میں بغیر ناشتہ کئے ہوئے گھر سے باہر، یا ہیضہ کے مریض کے پاس ہرگز نہ جائیں۔

ورزش سے پرہیز کریں، خواہ کسی قسم کی ہو، جسمانی ہو یا دماغی، علیٰ ہذا کوئی تو ی مسہل اس زمانہ میں نہ لیں۔

عوارض نفسانی: اس زمانہ میں دل کو قوی رکھیں، سیر و تفریح کریں، رنج و غم، فکر و تردد، خوف و دہشت کو پاس نہ آنے دیں۔

بدہضمی اور اسہال وغیرہ اگر اس زمانہ میں آئیں تو عرق عجیب[1] عرق گاؤزبان یا عرق بادیان میں ڈال کر تین تین گھنٹہ کے بعد دیں، یا حب کبریت کھلائیں[2] قطرہ

---

[1] اس میں ست پودینہ، ست اجوائن، کافور، ہوتا ہے۔

بھوک کی کمی اور بھوک کا نہ لگنا

(نقصان شہوۃ و بطلان شہوۃ)

سبب (۱) { اس کا سبب گاہے یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ گرمی سے ڈھیلا ہو جاتا ہے } اس کی ساری قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں، گرمی سے مواد رقیق ہو کر اس کی طرف بہہ کر آتے ہیں، اس کی قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے، جس سے یہ بھرا رہتا ہے، اور بھوک مر جاتی ہے؛ ہاں سرد پانی پینے کی طلب ضرور رہتی ہے، اسی وجہ سے یہ تجربہ سے دیکھا جاتا ہے کہ جب دکن کی ہوا، چلتی ہے (جو گرم ہے) اور جب گرما کا موسم ہوتا ہے تو بھوک ساقط ہو جایا کرتی ہے؛ برخلاف ازیں اُتر کی ہوا، جب چلتی ہے، اور جب سرما کا موسم ہوتا ہے، تو ایسی حالت نہیں پیدا ہوتی ہے؛ کیونکہ سردی سے معدہ سکڑ کر کثیف ہو جاتا ہے، اخلاط بھی اکٹھے ہو کر کثیف ہو جاتے ہیں، جس سے انکی مقدار چھوٹی ہو جاتی ہے، اور انکی نسبت سے اُنکا ظرف وسیع و فراخ ہو جاتا ہے، اور ان میں خلا پیدا ہو جاتی ہے؛ اور چونکہ خلاء ناممکن ہے، اس لئے رگیں غذا، اور رطوبت کو چوسنے اور جذب کرنے لگتی ہیں، جس کا سلسلہ معدہ تک پہونچتا ہے اور بھوک لگ جاتی ہے۔

علامات: { جلی ڈکاریں آتی ہیں، جن میں کیچڑ کی سی بدبو ہوتی ہے } کیونکہ معدے میں جو غذائیں پہونچتی ہیں، حرارت غریبہ کے غلبہ سے ان میں کسی قدر تعفن پیدا ہو جاتا ہے اور یہ کچھ جل جاتی ہیں { پیاس لگتی ہے، گرم غذاؤں سے (جن میں حرارت فعلیہ ہوتی ہے) نفرت اور سرد پانی سے راحت ملتی ہے }۔

علاج { سرد اور قابض دواؤں سے معدے کے مزاج کو درست کریں } جیسا کہ پہلے گذرا۔

سبب (۲) { گاہے اس مرض کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کے تمام اجزاء میں نہایت درجہ سردی لاحق ہو جاتی ہے } یہ سردی صرف فم معدہ میں نہیں ہوتی ہے، ورنہ جوع الکلب (کتے کی بھوک) پیدا ہو جاتے { اور قرب کی وجہ سے جگر سرد ہو جاتا ہے، اور بھوک مر جاتی ہے } کیونکہ سردی سے معدہ کی حِسّ و ادراک اور اس کی قوت جاذبہ، بلکہ ساری قوتیں ماسکہ، ہاضمہ، اور دافعہ باطل ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جگر کی قوتیں بھی زائل ہو جاتی ہیں۔ اور جب یہی حالت ایک عرصہ تک قایم رہتی ہے تو خون فاسد ہو کر رقیق ہو جاتا ہے، اور تمام اعضاء میں رس رس کر استسقاء پیدا کر دیتا ہے۔ مگر یہ صورت شاذ و نادر ہوتی ہے۔

علامات { سردی معدہ کی علامتیں اور اس کا **علاج** گذر چکا ہے } اس قسم میں جوارش پودینہ

اور لہسن کا کھلانا، اور باجرے کی سینک نہایت مفید پڑتی ہے +

سبب (۳) { لگا ہے اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ میں صفراوی مادہ، یا نمکین مادہ ہوتا ہے } جس سے معدہ اذیت پاتا ہے، نیز کڑواپن اور نمکینیت چونکہ طبیعت کے مخالف کیفیتیں ہیں، اسلئے اس حالت میں غذا کے جذب کرنے کی خواہش کے بجائے دفع کرنے کی خواہش ہوتی ہے +

علامات: مذکورہ بالا مواد کی تیزی اور خرابی کی وجہ سے { معدہ میں جلن ہوتی ہے، متلی، اور قے عارض ہوتی اور سرد پانی پینے کی بے حد خواہش ہوتی ہے } اس لئے کہ سرد پانی سے معدہ کی حرارت اور جلن دور ہو جاتی ہے، اور یہ تیز خلط معدہ سے دھلکر رفع ہو جاتی ہے { منہ کڑوا، یا نمکین ہوتا ہے }

علاج { قے اور دستوں کے ذریعہ ان مواد سے معدہ کو پاک کریں } +

سبب (۴) { لگا ہے یہ مرض اس لئے ہوتا ہے کہ لیسدار بلغم معدے میں کثرت سے جمع ہو جاتا ہے } اور معدہ میں چپاں ہو کر اس کے اور سودا کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، جو بھوک لگایا کرتا ہے + نیز اس حالت میں معدہ بھی غذا کے جذب کرنے کی طرف رُخ نہیں کرتا، بلکہ مواد کے دفع کرنے کی طرف متوجہ رہتا ہے + نیز معدہ اس بلغم سے پُر ہوتا ہے، اس لئے غذا کی طلب نہیں رہتی ہے +

علامات { اس صورت میں سوزش نہیں ہوتی ہے } کیونکہ یہ تیز کیفیتوں سے خالی ہوتا ہے اور اگر کسی قسم کی تیزی ہوتی بھی ہے تو وہ معدے کے جوہر تک نہیں پہنچ سکتی ہے! کیونکہ بلغم معدہ میں چپاں ہوتا ہے { پیاس بھی نہیں ہوتی ہے } کیونکہ اس میں نہ حرارت ہوتی ہے، اور نہ مذکورہ بالا کیفیات (کڑواپن وشوریت) ہوتی ہیں { اور مریض کا دل فقط ایسی چیزوں کو چاہتا ہے، جو بالفعل گرم ہوں، اور اُن میں تیزی ہو } تاکہ اس سے بلغم گرم ورقیق ہو کر چھٹ جائے { پھر اس قسم کی تیز اور گرم چیزوں کے کھانے سے پیٹ پھول جاتا ہے } کیونکہ بلغم کی کثرت اور اس میں لیس اس قدر ہوتا ہے کہ یہ گرم چیزیں اس کے چھانٹنے، رفع کرنے، اور خارج کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہیں، بلکہ اس میں گرمی پہونچاکر معمولی سا تغیر پیدا کر دیتی ہیں، جس سے غلیظ بخارات اُٹھ کر پیٹ میں نفخ پیدا کر دیتے ہیں { متلی آتی ہے } کیونکہ ان گرم چیزوں کے کھانے سے بلغم متحرک ہو کر فم معدہ تک چڑھ جاتا ہے، اور لیس کی وجہ سے وہ خارج نہیں ہو سکتا، اس لئے معدہ اسے دفع کرنے کی کوشش کرتا ہے { اور مذکورہ بالا ریاح سے (جس سے پیٹ پھول جاتا ہے) تناؤ معلوم ہوتا ہے، اور جب ڈکاریں آتی ہیں، تو آرام ملتا ہے }

علاج { پہلے رائی، ترا تیزک، بیخ کبر، افیمون کے جوشاندے، اور شہد اور نمک سے اس بلغم کو رقیق ولطیف بنائیں، پھر سویا، اور مولی کے بیج، کلتھی، نمک ہندی کا جوشاندہ سکنجبین عسلی کے

ساتھ پلا کر قے کرا کے معدہ کو اس بلغم سے پاک کریں } ۔

سبب (۵) { گاہے بھوک اس لئے اُڑ جاتی ہے کہ معدہ میں متعفن اور گندے مواد جمع ہو جاتے ہیں } اور طبیعت اس کے دفع کرنے کی کوشش میں لگ کر غذا کی طلب سے اعراض کر لیتی ہے ۔ **علامات** { متلی آتی ہے ، جی اُلٹ جاتا ہے } کیونکہ معدہ ان مواد سے نفرت کر کے انہیں دفع کرنا چاہتا ہے ۔ چنانچہ اگر یہ معدہ کے جوف میں ہونگے تو قے سے خارج ہو جائیں گے ، اور اگر معدے کے طبقات میں چپاں ہونگے تو قے میں کچھ بھی خارج نہ ہوگا ، ہاں اگر بہت سی غذاء کھالی جائے تو اس سے ملکر کچھ مواد خارج ہو سکیں گے { منہ سے بدبو آتی ہے } کیونکہ گندے بخارات منہ کی طرف چڑھتے ہیں { پاخانہ میں سخت بدبو آتی ہے } کیونکہ کچھ مواد پاخانہ سے ملکر خارج ہو جاتے ہیں ۔ **علاج** { قے کرا کے معدے کو پاک کریں ، اور دواء المسک اور جوارش عود وغیرہ سے معدے کو قوی اور خوشبودار کریں } ۔

سبب (۶) { گاہے بھوک اس لئے اُڑ جاتی ہے کہ بدن غذاء کی طرف سے بے پرواہ ہو جاتا ہے } کیونکہ وہ بلغم خام سے پُر ہوتا ہے ، جس کی اصلاح کرنے ، پکانے ، اور اُسے جزوِ بدن بنانے کی طرف طبیعت متوجہ ہو جاتی ہے ، اس لئے اعضاء عروق سے طلب کرنا اور چوسنا چھوڑ دیتے ہیں ، اور عروق معدے سے چوسنا روک دیتے ہیں ، اس لئے معدہ بھی غذاء کی طلب نہیں کرتا ہے ! کیونکہ بدن کو غذاء کی ضرورت ہی نہیں رہتی ہے ، جس طرح ریچھ جیسے بہتیرے جانور موسم سرما میں ایک عرصہ تک غذاء سے بے پرواہ پڑے رہتے ہیں[1] کیونکہ ان کے بدن میں کچے اخلاط بہت ہوتے ہیں ، جو موسم گرما ، اور موسم خریف میں جمع ہو جاتے ہیں ۔

علامات { بدن مواد سے پُر ہوگا ، مریض ایک عرصہ سے راحت و آرام میں ہوگا } راحت و آرام میں مواد کم تحلیل ہوتے ہیں ، اور بدن میں مواد جمع ہو جاتے ہیں ۔

علاج { چلیں پھریں ، ریاضت زیادہ کریں ، اور غذا کم کھائیں } کیونکہ زیادہ کھانے میں طبیعت غذاء کے ہضم کرنے کی طرف متوجہ ہو کر ان مواد سے منہ موڑ لیتی ہے ، نیز غذاء کی وجہ سے مواد اور بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں ۔

سبب (۷) { گاہے بھوک اس لئے اُڑ جاتی ہے کہ بدن کی رطوبتیں کم تحلیل ، اور کم خرچ ہوتی ہیں } اور جب خرچ کم ہوتی ہیں ، تو اس کے عوض کی ضرورت کم پڑتی ہے ، اور اعضاء غذاء کو عروق سے کم چوستے ہیں ۔

---

[1] اُن جانوروں کو جو موسم سرما میں بے حس و حرکت سے پڑے رہتے ہیں ، حیوانات مشاتئہ کہتے ہیں (مشاتئہ : سرما سانے والے) ۔

علامات {بدن کی جلد سخت اور ٹھوس ہوگی} اس لئے مسامات تنگ اور بند ہونگے، اور ان سے رطوبتیں کم تحلیل ہونگی، جس طرح اُن جانوروں میں رطوبتیں تحلیل کم ہوتی ہیں، جن کی کھال ٹھیکروں کی طرح ٹھوس اور سخت ہوتی ہے، مثلاً کچھوے اگرہ اگرگٹ وغیرہ + یہ جانور ایک عرصہ تک بھوکے رہ سکتے ہیں {اور مریض ایک عرصہ تک ترک غذا پر صبر کریگا} یعنی وہ ایک عرصہ تک غذاء بند کرکے صبر کے ساتھ رہ سکے گا، کیونکہ اوسے بھوک اور غذا کی طلب ہی نہیں ہوتی ہے +

علاج {حمام کرائیں} تاکہ جلد نرم اور مسامات بدن کشادہ ہو جائیں، اور مواد بدن تحلیل ہوں {پسینہ لائیں} تاکہ مواد تحلیل ہوں {مالش کریں} تاکہ مواد بدن تحلیل ہوں + {اور بدن کے مسامات کھولیں} سخت ریاضتیں کرائیں؛ جوشاندوں میں بٹھائیں، جن میں مسامات کے کھولنے اور ڈھیلا کرنے والی دوائیں پکائی گئی ہوں؛ اور گرم اور مسامات کے کھولنے والے روغن لگائیں + یہ ساری چیزیں محض اس لئے کی جائیں گی کہ بدن سے رطوبات زیادہ تحلیل ہوکر غذاء کی ضرورت پڑے، اور اعضاء کے چوسنے کا سلسلہ فم معدہ تک پہونچے +

سبب (۸) {گاہے بھوک اس لئے اُڑ جاتی ہے کہ جگر ضعیف ہو جاتا ہے، یا اس میں سُدّے پیدا ہو جاتے ہیں، اس لئے وہ معدہ سے کیلوس جذب نہیں کرسکتا ہے} اور معدہ غذاء سے پُر رہتا ہے، اور اس کی طلب نہیں کرتا +

علامات {مختلف رنگ کے دست آتے ہیں} جو گاہے سفید ہوتے ہیں، اس لئے کہ جو کیلوس جگر کی طرف جاتا ہے، وہ سفیدی کی حالت میں آنتوں کی طرف اوتر جاتا ہے؛ اور گاہے سبز رنگ کے آتے ہیں؛ کیونکہ کیلوس کسی قدر راسا ریقا میں رک کر حرارت عارضیہ کی وجہ سے متغیر ہو جاتا ہے؛ اور گاہے صفراء کی آمیزش سے دست زرد رنگ کے آتے ہیں +

علاج {غذاء کی نفوذ کرانے والی، جگر کی قوت بخشنے والی، اور اس کے سُدّے کھولنے والی دوائیں استعمال کریں} جیسا کہ امراض جگر میں آئے گا +

سبب (۹) {گاہے بھوک اس لئے اُڑ جاتی ہے کہ فم معدہ پر سوداء جو گرا کرتا ہے، وہ راستے کے بند ہونے سے رُک جاتا ہے، جس سے وہ دغدغہ بند ہو جاتا ہے، جو سوداء کی ترشی کے لذع وحدت سے معدہ میں پیدا ہوا کرتا ہے، اور اس کی دباغت و صفائی بھی نہیں ہو سکے گی} جو اس کے کسیلے پن کی وجہ سے ہوا کرتی ہے، اور اس سے غلیظ اور لیسدار رطوبتیں پاک ہوا کرتی ہیں، اس لئے یہ رطوبتیں کسی قدر معدے کی سطح پر رہتی ہیں، جنہیں معدہ دفع کرنا چاہتا ہے، اور جذب غذاء سے منہ موڑ لیتا ہے +

علامات {بھوک نہیں لگتی ہے، لیکن اگر کسی وقت مریض کھالیتا ہے تو وہ ہضم بھی ہو جاتا ہے} کیونکہ معدہ صحیح اور اوسکی قوت ہاضمہ درست ہوتی ہے {اور ترش اور

قابض چیزوں کے کھانے کے بعد بھوک لوٹ آتی ہے} کیونکہ یہ بھی سوداء کی طرح دغدغہ پیدا کرتی، اور معدے کو صاف کرتی ہیں{ گویا یہ چیزیں سوداء کے قائم مقام ہو جاتی ہیں، جس کا معدے کی طرف آنا بند ہو گیا ہے} اسی وجہ سے گرم ممالک کے باشندے روزوں میں پہلے سرکہ سے افطار کرتے ہیں، جس سے بھوک بھاگ اٹھتی ہے، جس طرح سوداء کے گرنے سے بھوک لگا کرتی ہے۔ اور چونکہ سوداء طحال کے اندر بند رہتا ہے اس لئے { تلی بھی بڑھ جاتی ہے} ۔

علاج { بڑھی ہوئی تلی کا جو علاج ہے، وہی علاج یہاں کریں ؛ نالیوں کو کھولنے کے لئے سکنجبین بزوری اور کوامیخ کھلائیں} (کوامیخ : وہ سالن، یا ترکاریاں ہیں، جو پودینہ، دودھ، اور دوسرے مصالح کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں) مثلاً کامخ کبر، کامخ کبر، کامخ انجدان۔ (انجدان : درخت ہینگ) { سرکہ کے اچار استعمال کریں، جو دوسرے تخم کے ساتھ سرکہ میں ترکیے گئے ہوں} مثلاً کبر، انجیر، لہسن، جو سرکہ میں تخم کرفس، بادیان، تخم سداب، اور اجوائن دیسی کے ساتھ بھگوئے گئے ہوں { اور ان دواؤں سے قے کرانی نہایت مفید ہے، جو مواد کو کاٹ چھانٹ کر رقیق کر دیں} مثلاً تخم مولی، ترانیزک، سویا، نمک، بورۂ ارمنی (جواکھار) ہمراہ سکنجبین عسلی { کیونکہ جس سبب سے سوداء رک جاتا ہے، یہ قے بدن اور اخلاط میں زبردست تحریک پیدا کر کے اسے زائل کر دیتی ہے} اسی وجہ سے یہ طبی مقولہ مشہور ہے کہ "قے بدن کے لئے ایسی ہے جیسے زمین کے لئے زلزلہ" { اور وہ سبب کیا ہے ؟ وہی سدہ ہے، جو طحال اور معدے کے درمیان پیدا ہو جاتا ہے} اس کے زائل ہو جانے سے نالی کھل جاتی ہے، اور بند کرنے والا مادہ ہٹ جاتا ہے ۔

سبب (۱۰) { کبھی بھوک اس لئے باطل ہو جاتی ہے کہ فم معدہ کی حس باطل ہو جاتی ہے} اس لئے وہ نہ رگوں کے چوسنے سے متاثر ہوتا ہے، اور نہ سوداء کی تیزی اس میں لگتی ہے{ اور حس کے باطل ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ دماغ سے اس کی طرف آنے والے پٹھے میں کوئی آفت پہونچ جاتی ہے} اور یہ پٹھہ دماغی اعصاب میں سے چھٹے جوڑے کی شاخ ہے (جسکو بعض لوگ اپنے طرزِ شمار سے گیارھویں جوڑے کی شاخ کہتے ہیں) ۔

علامات { قوت ہاضمہ، ماسکہ، اور دافعہ کے افعال درست ہوتے ہیں} صرف قوت جاذبہ کا فعل (طلب غذاء) جاتا رہتا ہے { معجون فلافلی جیسی تیز چیزوں کی تیزی سے تکلیف نہیں پہونچتی ہے، اور نہ ان سے ہچکی آتی ہے} کیونکہ ان سے فم معدہ میں کسی قسم کی اذیت پہونچتی ہی نہیں ہے { اور نہ ان تیز چیزوں کے کھانے سے تتلی آتی ہے} اگرچہ خلاء معدہ کی صورت میں نہار منہ کیوں نہ کھائیں (جس کی وجہ ہم بتا چکے کہ معدہ کی حس ہی باطل ہو جاتی ہے) ۔

علاج {اس کا دشوار ہے} کیونکہ اگر اس پٹھے کا صرف مزاج خراب ہوگیا ہے، اور کسی قسم کا مادہ نہیں ہے تو اس صورت میں یہ نا ممکن ہے کہ مخصوص طور پر اس پٹھے کا مزاج بدل دیا جائے، اور بدن کے دوسرے اعضاء میں تبدیلی نہ پیدا ہو، اور اگر مزاج کی خرابی کسی مادے سے ہوئی ہے، تو اس صورت میں یہ نا ممکن ہے کہ ایک دو دفعہ میں مخصوص طور پر اسکے مادے کو نکال دیا جائے، اور بدن کے دوسرے حصہ میں کوئی اثر نہ پہونچے، کیونکہ یہ پٹھا دوا کی رسائی سے دور واقع ہے، بلکہ جب کبھی اس کے مزاج کے بدلنے کی کوشش کی جائے گی، یا جب کبھی اس کا مادہ خارج کیا جاوے گا، تو سارے بدن کا مزاج بھی اس کے ساتھ متغیر ہو جائے گا، اور تمام بدن سے اخلاط خارج ہو جائیں گے، اور اس میں جتنا کچھ ضرر ہے وہ ظاہر ہے، کیونکہ جب تک اسکا مزاج بدلے گا، یا اس کے مواد خارج ہونگے، اس وقت تک بدن کی حالت نہ معلوم کس درجہ متغیر ہو کر نڈھال ہو جائے گی، اور اچھے اخلاط خارج ہو کر نہ معلوم کس درجہ ضعف و لاغری پیدا ہو جائے گی، اور صحت کا مزاج بدل کر کہاں سے کہاں پہونچے گا{ مگر بہر صورت علاج کرنا چاہئے، اور دماغ میں تقویت پہونچانی چاہئے} اس مقصد کے لئے پہلے دست آور گولیوں اور ایارجات سے دماغ کا تنقیہ کرنا چاہئے، پھر معجونیں، مناسب اقسام کے روغن، اور خوشبوئیں استعمال کریں +

اسباب: مندرجہ ذیل اسباب سے بالعموم اشتہا کم ہو جاتی ہے: مزمن ورم معدہ یا زخم معدہ کا موجود ہونا، روغنی اغذیہ کا زیادہ استعمال کرنا، زیادہ مقدار میں کھالینا، ثقیل، نفاخ، دیر ہضم اشیاء اور شراب وغیرہ کا بکثرت استعمال کرنا، فعل ہضم کا خراب رہنا، عصبی کمزوری کا موجود ہونا، آلات ہضم میں سرطان کا پایا جانا وغیرہ +

علامات: بھوک کم لگتی ہے یا بالکل نہیں لگتی، گاہے غذا سے بالکل تنفر ہو جاتا ہے، ایسی حالت میں اس امر کی ضرورت واقع ہوتی ہے کہ مریض کو جبراً کھانا کھلایا جائے، تاکہ قوت زیادہ نڈھال نہ ہو جائے +

معمولات مطب: اگر مزمن ورم معدہ و یا زخم معدہ وغیرہ کی وجہ سے ہو تو اسکا علاج آگے بیان کیا جائے گا +

اگر روغنی اور چکنی اغذیہ کا استعمال سبب مرض ہو تو ایسی اغذیہ کا استعمال ترک کر دیں، اور مندرجہ ذیل نسخوں میں کوئی نسخہ استعمال کرائیں:

نسخہ: جوارش عود ترش پہلے کھلائیں، اور پرسے شیرہ بادیان، شیرہ زرشک، شیرہ آلو بخارا، عرق بادیان میں نکالکر سکنجبین ملا کر دیں،
۵ دانہ ۳ ر ۳ ر ۱۲ تولہ

اور کھانے کے بعد سفوف نعناع کھلا دیا کریں +
۶ ماشہ

سفوف نعناع: پودینہ خشک، گردسیاق، نمک طعام، مرچ سیاہ: کوٹ چھان کر

سفوف بنائیں۔ اور دن میں چند بار ذیل کی چٹنی چٹائیں:

چٹنی: زہر مہرہ، طباشیر، گردسماق، انار دانہ، پودینہ خشک، پوست ترنج ہسب کو پیس کر سکنجبین یا شربت انار میں ملا کر چٹائیں۔ یہ مقدار دن بھر کے لئے کافی ہے۔

اگر ثقیل، نفاخ اور دیر ہضم اشیاء کے استعمال کی وجہ سے مرض لاحق ہوا ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ دیں:

نسخہ: جوارش جالینوس اول کھلائیں، اور شیرۂ بادیان، شیرہ مویز منقی، شیرہ تخم کشوث، عرق بادیان میں نکال کر اور گلقند ملا کر پلائیں۔ کھانے کے بعد حب کبریت ۲-۲ عدد دیں اور شام کے وقت معجون نانخواہ عرق بادیان کے ساتھ دیتے رہیں۔

اور اگر سوء ہضم کی وجہ سے مرض پیدا ہوا ہو تو اسکا علاج پہلے گذر چکا ہے۔ اگر زیادہ شراب نوشی سے مرض ہوا ہو تو بتدریج شراب کا استعمال ترک کرا دیں، اور مذکورہ بالا نسخہ جوارش عود ترش والا استعمال کرائیں، اسی طرح اگر عصبی کمزوری کی وجہ سے یہ شکایت ہو گئی ہو تو جوارش جالینوس والا نسخہ دیں۔

غذا و پرہیز: آغاز مرض میں غذا کمی کے ساتھ دیں، اور مقررہ اوقات پر دیا کریں، غذا لطیف اور زود ہضم ہو، پھر بتدریج غذا میں زیادتی کرتے رہیں، بکری کا شوربا، مونگ کی دال، ارہر کی دال، مرغ کا شوربہ، مونگ کی کھچڑی وغیرہ اچھی غذائیں ہیں۔

ثقیل، نفاخ، اور دیر ہضم چیزوں سے پرہیز کرائیں اور قبض نہ ہونے دیں۔ صبح وشام کی چہل قدمی، جو کھلی ہوا میں کی جائے، اس حالت میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

بُری چیزوں کے کھانے کی خواہش

(وَحَم وفسادالشہوۃ)

وحم اور فساد شہوت میں اکثر اطباء کے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے، مگر مصنف نے اپنی طرف سے گھڑ کر ایک فرق نکالا ہے کہ {وَحَم وہ مرض ہے، جس میں بُری غذاؤں، مثلاً چٹپٹی اور نمکین غذاؤں کی خواہش ہوتی ہے، اور فساد شہوت وہ مرض ہے، جس میں بُری چیزوں، مثلاً مٹی، کوئلے، ٹھیکریوں، چونے، اور سفیدے جیسی عجیب و غریب اشیاء کی خواہش ہوتی ہے} اور میں نے ایک عورت کو پرانی روئی کھاتے ہوئے دیکھا ہے، دونوں چیزوں

نسخہ حب کبریت: گندھک آملہ سار، فلفل سیاہ، نمک طعام، کوٹ چھان کر لیموں کے عرق میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

کے درمیان رکھ کر ہمیشہ چبایا کرتی، اور گاہے نگل بھی جاتی تھی +

اسباب {ان بری خواہشات کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کی چنٹوں، اور اس کے شکن میں ردی اور بُرے مواد، مثلاً کچے اور لیسدار بلغم جمع ہو جاتے ہیں، جو خلاف معتاد ہیں، یعنی ان کی کیفیت صحت اور عادت کے مخالف ہوتی ہے، اس لئے طبیعت ایسی چیزوں کو چاہتی ہے، جو خلاف معتاد چیز کے مضاد ہوں} (بُرے مواد کے پکے دشمن ہوں) مثلاً مرچیں، چونا وغیرہ، تاکہ اس دشمن کی امداد سے ان مواد کو دور کر دے، طبیعت اِن چیزوں کو (مثلاً مرچوں اور چونا وغیرہ کو) اس لئے چاہتی ہے کہ اس وقت میں یہ چیزیں طبیعت کے مخالف نہیں ہیں، بلکہ نہایت موافق و مناسب ہیں! کیونکہ اُن کی امداد سے طبیعت کی عارضی اذیت (جو بلغم وغیرہ سے لاحق ہوئی ہے) دُور ہو جاتی ہے + یہ چیزیں اس حالت میں ایسی ہی موافق ہیں (جس طرح صحت کی حالت میں اچھی غذائیں مناسب ہوتی ہیں، اور طبیعت ان کو چاہتی ہے + {اور جو چیزیں خلاف مُعتاد کے مضاد ہیں، وہ خود بھی خلاف مُعتاد ہیں؛ ہاں وہ معتاد کے مضاد نہیں ہو سکتی ہیں! کیونکہ دو چیزیں، جو باہم منافی ہوتی ہیں، یعنی جو آپس میں نہایت درجہ اختلاف رکھتی ہیں، وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں بالکل کنارے واقع ہوتی ہیں} اور ان دونوں منافی چیزوں کے درمیان نہایت درجہ بُعد و اختلاف ہوتا ہے {اور اسی طرح اسکا عکس ہے} یعنی جو دو چیزیں ایک دوسرے کے مقابلہ میں کنارے واقع ہوتی ہیں، وہ آپس میں منافی ہوتی ہیں +

عکس کا یہ مطلب اُس وقت ہو سکتا ہے، جبکہ عکس سے مراد عکس مستوی ہو، اور عکس مستوی کے معنی منطق میں یہ ہیں کہ کسی جملہ کے پہلے جزر کو دوسرا جزر بنا دیا جائے، اور دوسرے جزر کو پہلا جزر بنا دیا جائے، اور وہ بھی اس طرح کہ جس طرح پہلا جملہ سچا تھا، اس میں بھی اس کی صداقت اسی طرح قایم ہے، مثلاً ایک جملہ ہے کہ "سارے آدمی ہنستے ہیں، اس کا عکس مستوی یہ ہوگا کہ جو ہنستے ہیں، وہ آدمی ہیں" یعنی آدمی کے سوا، دوسرے نہیں ہنستے یہاں بھی اسی طرح کیا گیا ہے کہ "جو باہم منافی ہوتے ہیں، وہ کنارے میں واقع ہوتے ہیں" اس کا عکس مستوی یہ ہے کہ جو کنارے میں واقع ہوتے ہیں، وہ باہم منافی ہیں، مثلاً سیاہی و سفیدی باہم منافی ہیں، اور دونوں کے درمیان دوسرے رنگوں کے مقابلہ میں نہایت درجہ اختلاف و بُعد ہے، برخلاف ازیں سُرخی، زردی وغیرہ آپس میں اتنا اختلاف نہیں رکھتے ہیں، اس لئے اگر سارے رنگوں کو بلحاظ اختلاف ایک جگہ جمع کریں تو اگر سفیدی ایک سرے پر ہوگی تو سیاہی دوسرے سرے پر، اور باقی دوسرے رنگ آ کے درمیان ہونگے۔ یہ مطلب تو عکس مستوی ہونے کی صورت میں تھا +

مگر بعض لوگوں نے مصنف کے قول میں عکس سے عکسِ نقیض مراد لی ہے، اور وہ یہ مطلب

بیان کرتے ہیں کہ جو چیزیں کنارے پر نہیں ہونگی، وہ باہم منافی بھی نہ ہوسکیں گی +

عکس نقیض کے معنے منطق میں یہ ہیں کہ کسی جملہ کے دوسرے جزو کی نقیض کو، یعنی اس جزو کے منفی کو، جملے کا پہلا جزء بنادیں، اور اوس کے پہلے جزو کی نقیض کو دوسرا جزء بناکر ایک ایسا جملہ تیار کرلیں کہ وہ پہلے کی طرح سچا ہے، مثلاً ایک جملہ ہے کہ "سارے انسان حیوان ہیں" اسکا عکس نقیض یہ ہوگا کہ "جو حیوان نہیں ہے وہ انسان نہیں ہے" اسی طرح یہاں سمجھو کہ "جو چیزیں باہم منافی ہوتی ہیں، وہ ایک دوسرے سے نہایت درجہ اختلاف رکھتی ہیں" اسکا عکس نقیض یہ ہوگا کہ "جو دو چیزیں باہم نہایت درجہ اختلاف نہیں رکھتی ہیں، وہ باہم منافی نہیں ہوسکتی ہیں"

مصنف نے یہ مشکل عبارت جو لکھی ہے، وہ شیخ کی عبارت ہے، جسکی وضاحت استاذ علامہ نے کلیات کی شرح میں اس طرح کی ہے کہ "دو چیزیں، جو وجودی یعنی مثبت ہوں، منفی نہ ہوں، اور کسی جگہ ایک دوسرے کے بعد آسکتی ہوں، اور ان دونوں کے درمیان نہایت درجہ اختلاف ہو، تو ان دونوں چیزوں کو ضدان یا مُتَضَادَیْن کہتے ہیں، مثلاً سیاہی وسفیدی (یہ دونوں آپس میں ضد اور متضاد کہلاتی ہیں؛ کیونکہ یہ دونوں مثبت ہیں، کسی جگہ ایک دوسرے کے بعد آبھی سکتی ہیں اور ان دونوں کے درمیان انتہائی درجہ کا اختلاف ہے) برخلاف اس کے جو دو چیزیں ایک دوسرے سے مختلف ہوں، مگر یہ ضروری نہیں کہ ان دونوں کے درمیان اختلاف کا انتہائی درجہ ہو، تو ان دونوں کو ایک دوسرے کا مخالف کہتے ہیں. مثلاً سرخی اور سیاہی (سرخی اور سیاہی میں انتہائی درجے کا اختلاف نہیں ہے، جو سفیدی اور سیاہی کے درمیان ہے، اور ان دونوں کی ماہیت ایک دوسرے سے جداگانہ بھی ہے) اس سے معلوم ہوگیا کہ مخالف بمقابلہ متضاد کے زیادہ عام ہے (کیونکہ مخالف دونوں صورتوں میں بولا جاسکتا ہے، خواہ اختلاف نہایت درجہ پر ہو، یا اس سے کم ہو) اور یہ قانون بھی مسلمات میں سے ہے کہ جو چیز کسی ضد کے مخالف ہوتی ہے، وہ اس کی ضد نہیں ہوسکتی ہے (صرف مخالف ہی رہے گی)، کیونکہ ان دونوں کے درمیان انتہائی مرتبہ کا اختلاف نہیں ہوسکتا ہے ورنہ ایک ہی شئے کی دو ضدیں ہوں (اور یہ محال ہے، مثلاً سیاہی وسفیدی آپس میں ضدیں ہیں، اور سرخی دونوں سے مخالف ہے؛ یہ سرخی، سیاہی، یا سفیدی کی ضد نہیں ہوسکتی، یعنی ان کے درمیان انتہائی اختلاف نہیں ہوسکتا، وہ انتہائی اختلاف فقط سفیدی وسیاہی کے درمیان ہے، ورنہ لازم آئے کہ سفیدی کی دو ضدیں ہوں ایک سیاہی، اور دوسری سرخی، اور یہ محال ہے) +

جب یہ معلوم ہوگیا تو سمجھو کہ جب معدے میں کوئی مادہ اس قسم کا آجاتا ہے، جسکی کیفیت طاقت معدے کے مخالف ہے، تو طبیعت ایسی چیز کو چاہتی ہے، جو اس مادہ مخالف کے منا

ہو، مثلاً مٹی اور کوئلے وغیرہ؛ کیونکہ ان میں خشک کرنے، یا کاٹنے کی طاقت ہوتی ہے؛ یہ طاقت مادۂ مخالف کی کیفیت سے مضاد ہے + اور یہ مادہ جو معتاد (اخلاط طبعیہ) کا مخالف ہے، معتاد کا مضاد نہیں ہوسکتا، نہ اس لئے کہ اگر معتاد کا مضاد ہو تو اس کا معدے میں جمع ہونا محال ہو، کیونکہ لوگ جو کہتے ہیں کہ دو ضدیں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی ہیں، اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک مقام میں کسی طرح یہ جمع ہی نہیں ہوسکتی ہیں بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ایک متعین مقام میں دونوں جمع نہیں ہوسکتی ہیں، ایک جگہ کے دو الگ الگ حصتوں میں جمع ہوسکتی ہیں؛ بلکہ اس امر کی وجہ (کہ جو مادہ معتاد کا مخالف ہے، وہ معتاد کا مضاد نہیں ہوسکتا)، یہ ہے کہ اگر وہ مضاد ہو تو یہ مرض ہی نہ پیدا ہوسکے؛ کیونکہ جب وہ مادہ معدے میں اپنی ضد کے ساتھ جمع ہے، جیسا کہ فرض کرلیا گیا ہے، کہ معتاد یعنی طبعی اخلاط اس کے مضاد ہیں اور اس کی ضد اس کے پاس حاضر اور موجود ہے، تو کوئلے اور مٹی وغیرہ کی طلب ہی نہ ہوسکتی؛ کیونکہ اُس مادہ کی ضد اُس کے پاس موجود مان لی گئی ہے؛ اور جو چیز پاس موجود ہو، اس کے طلب کے کیا معنی؛ و جب ثابت ہوگیا کہ مادہ، جو معتاد کا مخالف ہوتا ہے، معتاد کا مضاد نہیں ہوسکتا، پس جو چیزیں اس مادہ کے مضاد ہیں، مثلاً کوئلے وغیرہ، وہ بھی حسب قاعدۂ مذکورۂ بالا معتاد (طبعی اخلاط) کے مضاد نہیں ہوسکتی ہیں؛ کیونکہ معتاد اس مادہ اور اس کی ضد کے وسط میں واقع ہے + اگر معتاد انکے درمیان میں نہ ہو، بلکہ انکے مقابلہ میں کنارے ہو (جس طرح ضدین بالکل کنارے ہوتی ہیں) تو وہی خرابی لازم آئے گی کہ ان کی دو ضدیں ہو جائیں گی (مثلاً موادِ مذکورہ کی ایک ضد کوئلے، چونہ وغیرہ ہیں، اور دوسری ضد یہ طبعی اخلاط بھی ہو جائیں گے، جو معتاد ہیں) +

فاضل علامہ نے خواجہ نصیر الدین طوسی کا قول اس جملہ کی شرح میں کہ "جو چیزیں منافی و مضاد ہوتی ہیں، وہ کناروں میں ہوتی ہیں، اور اسی طرح اس کا عکس ہے" نقل کیا ہے کہ جو چیزیں ان ردی مواد کی کاٹنے اور چھانٹنے والی ہیں، یعنی ان موادِ فاسدہ کی ضدیں، مثلاً چونہ وغیرہ، وہ معتاد یعنی طبعی اخلاط کے مخالف بھی ہونگی، اور معتاد کی ضد یعنی سم اور زہر کے مخالف بھی ہونگی؛ لیکن ان دونوں میں سے کسی کی ضد نہ ہونگی (یعنی چونہ، مٹی وغیرہ نہ طبعی اخلاط کی ضد ہونگی، اور نہ زہر کی ضد ہونگی)؛ علیٰ ہذا ان چیزوں کی ضد یعنی وہی فاسد مواد بھی معتاد اور ضد معتاد کے مخالف ہوں گے، ان کے ضد نہ ہوسکیں گے +

مسیحی نے اس کلام کو اس طرح حل کیا ہے کہ جب ہم یہ فرض کریں کہ معدے کا اصلی مزاج کسی قدر گرم ہے، اور اس میں سرد مواد جمع ہوگئے ہیں، تو اس وقت طبیعت ایسی چیزوں کو چاہے گی، جو ان سرد مواد کو تحلیل و رقیق کردیں + ایسی حالت میں یہ ضروری ہے کہ ان چیزوں کی گرمی معدے کی اصلی گرمی سے زیادہ ہوگی، ورنہ یہ چیزیں تحلیل و ترقیق کرنے پر قادر نہ ہوسکیں گی

لیکن ساتھ ہی یہ چیزیں معدے کی اصلی حرارت سے دو طور پر مخالف ہونگی: اوّل تو اس طور پر کہ انکی حرارت معدے کی حرارت سے زیادہ ہے۔ دوم اس طور پر کہ ان کی حرارت عارضی ہے اور معدے کی حرارت اصلی اور طبعی ہے۔ پس دوا کی جس گرمی کو طبیعت نے چاہا ہے، وہ معدے کی حرارت معتادہ (طبعیہ) سے بھی مخالف ہوگی، اور معدے کے سرد مواد کی سردی سے بھی مخالف ہوگی۔ پس دوا کی حرارت، جسکو طبیعت طلب کرتی ہے، اور سرد مواد کی سردی، جس کے دور کرنے کے لئے طبیعت دوا کو چاہتی ہے، یہ دونوں آپس میں منافی و مضاد ہیں، اور گرمی، سردی آپس میں اتنا شدید اختلاف رکھتے ہیں کہ ایک دوسرے سے یہ بالکل سرے پر ہیں (اس سے معلوم ہوگیا کہ جو چیزیں باہم منافی و مضاد ہوتی ہیں، وہ کناروں میں رہتی ہیں)۔ (اور گاہے ایسی بری خواہشات اس لئے نہیں پیدا ہوتی ہیں کہ فاسد مواد کی اذیت کو دور کرنے کے لئے طبیعت بری چیزوں کو چاہتی ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ مواد بذات خاص اپنی جیسی چیزوں کو چاہتے ہیں) جس طرح دماغ کے اگلے حصہ میں متعفن مواد جمع ہو کر بری بوؤں کو چاہتے ہیں، اور انکو اچھا سمجھتے ہیں (اور ایسا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ ان مواد کا طبیعت پر اتنا غلبہ ہو جائے، کہ بدن کی اصلی قوتوں کو اپنا تابع اور غلام بنالیں (جس طرح چاہیں ان قوتوں سے کام لیں) اور چونکہ یہ مواد طبیعت کے مخالف ہوتے ہیں، اسلئے ان کی طلب اور انکی خواہش بھی طبعی خواہش کے مخالف ہوگی، اور جو خواہشیں طبعی خواہشات کے مخالف ہوں گی، وہ ایسی چیزوں کی طرف مائل ہونگی، جو طبیعت کے مخالف اور غیر طبعی مواد کے مشابہ ہوں، مثلاً جن لوگوں کے بدن میں گرم و خشک، اور نمکین مواد جمع ہو جاتے ہیں، انہیں خشک کی ہوئی نمکین مچھلی کی خواہش ہوتی ہے: اور جن لوگوں کے بدن میں سرد و تر مواد اکٹھے ہو جاتے ہیں، وہ دہی کی خواہش رکھتے ہیں۔ گاہے اس قسم کے دو، یا تین مواد ایک ہی بدن میں مختلف قوت و طاقت کے جمع ہو جاتے ہیں، مثلاً ایک فم معدہ میں ہوتا ہے، تو دوسرا قعر معدہ میں ہوتا ہے، جو چڑھکر فم معدہ تک پہونچ جاتا ہے، اور تیسرا دماغ میں ہوتا ہے، جو فم معدہ پر گرتا ہے۔ یہ مادہ خواہ قعر معدہ میں ہو، یا دماغ میں، اس کا فم معدہ تک پہونچنا ضروری ہے: کیونکہ کسی چیز کی خواہش اگر ہوتی ہے تو فم معدہ ہی سے ہوتی ہے۔ اس مرض کی اس خاص قسم کو، جس میں برے مواد اپنی جیسی بری چیزوں کو مشابہت کی وجہ سے چاہتے ہیں، ابو ماھر نے اس طرح ثابت کیا ہے کہ ایک عورت، جس کے پیٹ میں پھوڑا تھا، باوجود شدید کاوش کے ہڑتال کھانا چاہتی تھی، اور جب پھوڑا پھوٹ گیا تو قے میں ایسے مواد خارج ہوئے، جو رنگ و بو میں ہڑتال سرخ اور زرد کے مشابہ تھے۔ نیز جن کے بدن میں برے سوداوی مواد جمع ہو جاتے ہیں، وہ سرکہ اور ترش چیزیں کھانی چاہتے ہیں، اور جب انہیں قے آتی ہے تو وہ اس قدر ترش ہوتی ہے کہ دانت کھٹے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ محقق ہیں وہ اس رائے کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے: کیونکہ کسی شئے کا

چاہنا یا اُس سے نفرت کرنا، یہ طبیعت کا کام ہے، نہ کہ فاسد مواد کا کام ہے ÷ طبیعت کا کام محض یہ ہے، خواہ کتنی ہی ضعیف ہو، کہ جو مواد بدن میں زیادہ ہو جاتے ہیں، اُن کے دشمنوں اور مخالفوں کو چاہے ÷ چنانچہ شیخ کا قول ہے کہ یہ بالکل بے اصل بات ہے کہ ایسی چیزوں کی طرف بھی میلان ہو سکتا ہے، جو عارضی مزاج کے موافق ہوں اور اصلی مزاج کے مخالف [(اس مرض کے ان دونوں قسموں میں فرق یہ ہے کہ دوسری قسم میں (جس میں بُرے مواد اپنے جیسی چیزوں کو طلب کرتے ہیں) بدن کی صحت ٹھیک نہیں رہتی ہے } کیونکہ طبیعت پر مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے، نہیں، بلکہ ان مخالف طبیعت اور بُری اشیاء کے استعمال سے صحت متغیر ہو جاتی ہے، اور وہ قایم نہیں رہتی، کیونکہ وہ بُری چیزیں فاسد مواد اور ضعف طبیعت میں اضافہ ہی کرتی جاتی ہیں { اور پہلی قسم میں، جس میں طبیعت مادہ کی اذیت کو دور کرنے کی غرض سے ان عجیب چیزوں کو چاہتی ہے، صحت قایم ہوتی ہے } کیونکہ اس صورت میں طبیعت قوی اور مرض مغلوب ہوتا ہے ÷

{ یہ مرض علی العموم عورتوں کو ایام حمل میں تیسرے مہینے تک ہوا کرتا ہے؛ کیونکہ ان ایام میں پیٹ کا بچہ نہایت چھوٹا ہوتا ہے۔ اور خون حیض اس کی غذا میں زیادہ صرف نہیں ہوتا، اس لئے حیض کے مواد معدے میں اکٹھے ہو جاتے ہیں } خون حیض عورت کے بدن کی غذا کا فضلہ اور بقیہ ہے، جو پیٹ کے بچے کی پرورش میں صرف ہوتا ہے ÷ نطفہ قرار پاتے ہی عموماً یہ خون بند ہو جاتا ہے اور بصورت حیض خارج نہیں ہوتا، حالانکہ اس وقت پیٹ کے بچے کو اسکی ضرورت نہیں ہے کہ یہ سارا کا سارا اکٹھا رہے؛ کیونکہ اگر کچھ حصہ خون کا خارج کیا جائے، اور کچھ حصہ روکا جائے تو یہ حصہ رُک نہ سکے گا، بلکہ خارج ہونے والے حصے کے ساتھ یہ بھی بہ جائے گا؛ اسی طرح اوس کے ساتھ پیٹ کا بچہ بھی بہ جائے گا، اس لئے ضرورت پڑی کہ یہ سارا خون بند رہے، اور اس میں سے بہترین حصہ پیٹ کے بچے کی پرورش میں صرف ہو، اور باقی اچھے حصے چھاتیوں کی طرف چڑھ جائیں، اور بُرے حصے عورت کے بدن میں قائم رہیں، تاکہ ولادت کے وقت بچے کے پھسلانے میں امداد کریں ÷ چنانچہ انہی میں سے کچھ حصہ گاہے معدے کی طرف چڑھ جاتا ہے، اور اس میں رطوبت سیالہ اور تری پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے طبیعت ایسی چیزوں کو چاہتی ہے، جو انہیں خشک کریں؛ اور چوتھے مہینے تک یہی حالت قایم رہتی ہے، حتیٰ کہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے؛ اور خون حیض اس کی غذا میں زیادہ صرف ہونے لگتا ہے، تو یہ مرض جاتا رہتا ہے؛ کیونکہ خون کے ساتھ معدے کے یہ ردی مواد بھی جذب ہو جاتے ہیں، اس لئے عورت کے بدن میں اُن موادِ ردیہ کی کمی ہو جاتی ہے ÷ علاوہ ازیں ان مواد ردیہ کا بیشتر حصہ قے کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے اور باقی حصہ ایک عرصہ گذر جانے پر طبیعت کے عمل سے

پک جاتا ہے! کیونکہ اس حالت میں بھوک اُڑ جاتی ہے، اور غذائیں کم کھائی جاتی ہیں + اس پکے ہوئے اس میں سے اچھے مواد بدن کی پرورش میں صرف ہو جاتے ہیں، اور باقی اجزاء تحلیل ہو جاتے ہیں۔ گاہے یہ حالت چار مہینہ کے بعد تک رہتی ہے؛ کیونکہ بدن کے بہت سے مواد متغیر ہو کر اسی قسم کے مواد میں تبدیل ہو جاتے ہیں، اور ان کی کیفیت ان میں آ جاتی ہے؛ کیونکہ حیض کا خون بچے کی پرورش کے بعد جتنا بچتا ہے، وہ ماں کی رگوں میں جا کر اوس کے بدن کو پُر کر دیتا ہے، جس کے ساتھ دوسرے مواد بھی مل جاتے ہیں، اور اس کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، جس کو طبیعت ہر روز تھوڑا تھوڑا معدے کی طرف دفع کرتی ہے، یہاں تک کہ بدن اس سے بالکل خالی ہو جاتا ہے + پیٹ میں اگر لڑکا ہو (لڑکی نہ ہو) تو یہ حالت علی العموم کم ہوتی ہے؛ کیونکہ بمقابلہ لڑکی کے لڑکا زیادہ غذا جذب کرتا ہے۔ لڑکی اول تو زیادہ غذا جذب ہی نہیں کرتی، اور اگر کرتی ہے تو لڑکے کی طرح تحلیل نہیں کر سکتی ہے، کیونکہ لڑکوں میں حرارت زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جس عورت کو لڑکے کا حمل ہوتا ہے، اس کے بدن میں فضلات تھوڑے ہوتے ہیں +

علاج {معدے کو پاک کرنے کے لئے قے کرائیں} پہلے مچھلی کھلا کر شہد کا پانی، سکنجبین، جس میں مولی بھگوئی گئی ہو، سُوئے کا پانی، نمک، تخم مولی جیسی چیزوں سے ہر مہینے ایک دو مرتبہ قے کرائیں۔ تربد، باؤبڑنگ، نمک نفطی، ایارج، اور شہد سے {دست لائیں} (نمک نفطی سیاہ رنگ کا ایک بدبودار نمک ہے) {معدے کی تقویت بخشنے والی جوارش کھلائیں} جو انیسون، ہڑ، بہیڑہ، آملہ، مصطگی، زیرہ، اجوائن دیسی، الائچی خرد، الائچی کلاں، سیاہ مرچ، سونٹھ، سداب، اور مصری سے تیار کی گئی ہو {اور جب بدچیزوں کی خواہش کا زور ہو تو ان بدخواہشات کو روکنے کے لئے چوزوں کی بھنی ہوئی نرم ہڈیاں (عظام مشاشی) چبانے کو دیں} مُشاش العظام ہڈیوں کے نرم سروں کو کہتے ہیں، جو چبائے جا سکتے ہیں + انکے متعلق بعض کا گمان ہے کہ ان بدخواہشات کے دور کرنے کے لئے خدا نے یہ بہترین شئے پیدا کی ہے {یا بچھڑوں کا نمکین خشک کیا ہوا گوشت چبانے کو دیں، جو اجوائن دیسی، خوشبودار مصالح، اور نمک لگا کر خشک کیا گیا ہو} +

کُتّے کی بھوک (شہوۃ کلبیہ)

{اس مرض میں اسقدر سختی سے بھوک لگتی ہے کہ بہتیری غذائیں کھانے کے بعد بھی مریض کو سیری نہیں ہوتی ہے، اور کھانے والے ساتھیوں کے ساتھ وہ کتوں کی طرح لڑتا اور حرص کرتا ہے} کتوں کی عادت ہے کہ اگرچہ اُن کے پیٹ اس قدر بھر جائیں کہ غذا کی بالکل گنجائش

بند رہے، مگر پھر بھی ان کی حرص زائل نہیں ہوتی ہے، اور وہ غذا پر کو دپڑتے ہیں + اس مرض کا نام اسی مناسبت سے رکھا گیا ہے +

سبب (۱) {گاہے اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ میں خفیف سی سردی پہونچ جاتی ہے، جس سے فم معدہ سکڑ کر قوی ہو جاتا ہے، اور بھوک جاگ اٹھتی ہے} اور اس سردی سے وہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو رگوں کے چڑھنے کے وقت پیدا ہوتی ہے، اور جس طرح سوداء کے گرنے سے فم معدہ سکڑ کر قوی ہو جاتا ہے، اسی طرح اس سردی سے بھی یہی حالت پیدا ہو جاتی ہے + یہی وجہ ہے کہ سرد ممالک کے لوگوں اور سرد موسموں میں بھوک زیادہ ہوتی ہے، اور پانی پینے والوں کی بھوک شراب پینے والوں سے زیادہ ہوتی ہے + اکثر لوگوں میں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جب وہ مرنے کے قریب ہوتے ہیں، تو انہیں غذا کی خواہش ہوتی ہے؛ کیونکہ اس حالت میں فم معدہ میں سردی کا غلبہ ہو جاتا ہے + علاوہ ازیں سردی سے غذا کی مقدار سکڑ کر چھوٹی ہو جاتی ہے، اور نسبتہً معدہ میں زیادہ گنجایش پیدا ہو جاتی ہے، اور اخلاط کی وجہ سے معدہ زیادہ غذائیں جذب کر سکتا ہے {خصوصاً اگر دوسرے اعضاء کا مزاج گرم ہو} تو زیادہ بھوک لگتی ہے؛ کیونکہ گرمی سے غذا جلد تحلیل ہو جاتی ہے، اور یہ غذا سے جلد خالی ہو جاتے ہیں، اور تحلیل کا عوض چاہتے ہیں، اس لئے یہ رگوں سے، اور رگیں جگر سے، اور جگر فم معدہ سے، طلب کرتا ہے + علاوہ ازیں حرارت بذات خود بھی جذب غذا پر امداد کرتی ہے +

علامات {معدے میں بوجھ ہوتا اور یہ پھولا ہوا ہوتا ہے} کیونکہ ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے، اور غذا دیر میں نیچے اترتی ہے {پیاس کم لگتی ہے، اور فم معدہ کی سردی کی دوسری علامتیں پائی جاتی ہیں} +

علاج {فم معدہ کو گرم کرنے کے لئے معجونیں کھلائیں} مثلاً معجون سفرجلی قابض، معجون خوزی اور معجون فنجنوش {گرم چیزیں چبانے کو دیں} مثلاً مصطگی، انیسون، زیرہ، اجوائن دیسی، {ضماداتں لگائیں} مثلاً سنبل، لونگ، جائفل، گل سرخ {اگر معدے میں سوء مزاج کے ساتھ کوئی مادہ یعنی بلغم ہو تو حب قوقایا اور حب ایارج سے معدے کو پاک کریں، اور میٹھی شراب پلائیں} +

بقراط کا قول ہے کہ شراب جوع کلبی (کتے کی بھوک) کو، جو سردی، یا ترش مواد سے عارض ہوئی ہو، شفا دیتی ہے؛ کیونکہ شراب سردی کو زائل کرتی، غلیظ مواد کو پکاتی، اور اسے رقیق کرکے نیچے اتار دیتی ہے؛ خصوصاً جبکہ وہ شراب شیریں ہو؛ کیونکہ قابض اور میٹھی شراب بھوک بڑھا دیتی ہے، خصوصاً جبکہ شراب شیریں کے ساتھ کوئی چکنی شئی بھی استعمال کی جائے، کیونکہ چکنی چیزیں گرمی میں اور بھی امداد کرتی ہیں، معدے کو ڈھیلا کر دیتی ہیں، اور معدے سے

قبض اور تسکین کر دور کر دیتی ہیں، جو سردی سے یا ترش مواد سے معدے میں پیدا ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ مواد کو ڈھیلا اور تر کر کے نرم کر دیتی، اور پھسلا کر خارج کر دیتی ہے{ اور ایسی غذائیں کھلائیں، جو دیر میں نفوذ کرنے والی ہوں} (اور دیر ہضم ہوں) مثلاً ہلیم اور چکنے فالودے وغیرہ { بشرطیکہ غذار معدے میں نہ ٹھہرتی ہو، بلکہ تمام اعضار کی گرمی، اور ان کی حاجت کی وجہ سے معدے سے جذب ہو کر ان میں چلی جاتی ہو، اور اطریفل صغیر، اطریفل خوزی، اور جوارش نار مشک کھلاتے رہیں، تاکہ قبض کھلتا رہے، اور تاکہ ایسا نہ ہو کہ معدے پر بہت سے مواد گر کر اسکٹھے ہو جائیں، اور معدہ ان کو ہضم نہ کر سکے، جس سے ہیضہ پیدا ہو جائے، اور دست جاری ہو جائیں} اگر ایسا ہو گا تو قوتیں الگ ضعیف ہو جائیں گی، اور بھوک الگ بڑھ جائے گی؛ کیونکہ غذار اعضار کے پاس کم پہونچے گی +

سبب (۲) { گاہے ایسی بھوک اس لئے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر سودار کثرت سے گرتا ہے} اور چونکہ سودار کسیلا ہوتا ہے، اس لئے وہ معدہ کے اجزار کو سمیٹتا ہے، اور اس سے معدے میں وُہی کیفیت طاری ہوتی ہے، جو رگوں کے چوسنے، اور غذار کے طلب کرنے کے وقت ہوا کرتی ہے؛ اور چونکہ سودا ترش ہوتا ہے، اس لئے وہ فم معدے پر لگتا، اور دغدغہ پیدا کرتا ہے، اور اس سے بھی وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے، جو بھوک کے وقت رگوں کو چوسنے سے پیدا ہوا کرتی ہے + نیز سودار کی وجہ سے معدہ قوی ہو جاتا ہے، اس کے ایسے بلغم چھنٹ جاتے ہیں، جو بھوک کو کم کر دیا کرتے ہیں؛ کیونکہ ایسے بلغم کی موجودگی میں معدہ ان کو دفع کرنا چاہے گا، نہ کہ غذار کو طلب کر سکے گا +

علامات { پیاس کم لگتی ہے، ڈکاریں ترش آتی ہیں} کیونکہ سودا ترش ہوتا ہے، اور ہاضمہ کی کمزوری سے غذار ترش ہو جاتی ہے{ اگر مریض غذار نہ کھائے تو معدے میں سخت سوزش پیدا ہوتی ہے} کیونکہ سودار میں ترشی، جلن، اور تیزی ہوتی ہے؛ جب مریض کھانا کھاتا ہے تو غذار کے ساتھ سودار مل جاتا ہے، اور اس کی تیزی ٹوٹ جاتی ہے{ اور اتنی سوزش ہوتی ہے کہ کچھ کھائے بغیر چارہ نہیں ہوتا ہے، اور مریض جس قدر کھانا زیادہ کھاتا ہے، اسی قدر پاخانہ بھی زیادہ آتا ہے} کیونکہ اعضار کو اس قدر زیادہ غذار کی ضرورت تو ہوتی نہیں، اس لئے اعضار کی طرف غذار فقط اس قدر جذب ہو کر جاتی ہے، جو ان کے لئے کافی ہو، باقی حصہ پاخانہ کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے +

علاج { جوشاندۂ افتیمون سے سودار کا مسہل دیں، باسلیق کی فصد کھولیں} چونکہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ باسلیق فصد کی تمام رگوں میں زیادہ بڑی اور کشادہ ہے، اس لئے سوداء کے اخراج کے لئے مناسب یہی ہے کہ اس کی وسیع فصد کی جائے؛ کیونکہ سودار گاڑھا ہوتا ہے { طحال میں گرمی پہونچائیں} تاکہ وہ زور سے سودار کو جذب کرے، اور معدہ کی طرف سوداء

کے دفع کرنے میں بخل سے کام لے (یعنی کم دفع کرے) {چربیدار اور روغنی غذائیں کھلائیں} کیونکہ روغن سوداء کی ترشی کو کم کر دیتا ہے، معدے سے قبض اور شکیڑ کو، جو خشکی سے پیدا ہو جاتی ہے، زائل کر دیتا ہے، کیونکہ پانی معدے میں تری پیدا کرنے کے لئے اس وجہ سے کافی نہیں ہے کہ وہ معدہ کے اجزاء میں گھسنے سے پہلے نکل جاتا ہے، اور روغن دار چیزیں معدے کو نرم اور ڈھیلا کر دیتی ہیں، جیساکہ تم دباغت کئے ہوئے چمڑوں میں اس کا تجربہ و مشاہدہ کر سکتے ہو۔

سبب (۳) {گاہے اس قسم کی بھوک اس لئے لگتی ہے کہ بدن نہایت متخلخل ہوتا ہے} کیونکہ جو بدن زیادہ پولا ہوتا ہے، وہ تحلیل کرنے والے اسباب سے بمقابلہ ایسے بدن کے، جو زیادہ ٹھوس اور سخت ہو، زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اگر ایسی حالت میں اندرونی یا بیرونی حرارت موجود ہو تو ایسے بدن کے رطوبات زیادہ تحلیل ہو جاتے ہیں، اور اعضاء غذاء کے محتاج زیادہ ہو جاتے ہیں، اعضاء سے زیادہ جذب کرتے ہیں، اور رگیں ایک دوسرے سے غذاء کو چوستی ہوئی چلی جاتی ہیں، جن کا اثر آخر میں معدہ تک پہونچتا ہے۔

علامات {ایسے اسباب پہلے گذر چکے ہوں گے، جن سے بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے، مثلاً ہوا گرم، بیداری، جماع کی کثرت، غصہ، بھوک، حمام، ریاضت وغیرہ، اور یہ کہ ہاضمہ میں کوئی فتور نہ ہو گا} اس لئے کہ اس میں معدہ قوی اور صحیح ہوتا ہے {اور یہ کہ پاخانہ، کھائے ہوئے کھانے کے برابر نہیں ہوتا ہے، بلکہ اس سے کم ہوتا ہے} کیونکہ بدن اس صورت میں چونکہ غذاء کا نہایت محتاج ہوتا ہے، اس لئے وہ کیلوسی اجزاء کو حتی الامکان جذب کر لیتا ہے۔

علاج {دیر ہضم اور ثقیل غذائیں کھلائیں} مثلاً ارجھڑی وغیرہ، فطیری روٹیاں (جس میں خمیر نہیں ہوتا ہے) تاکہ غذائیں معدے میں زیادہ دیر تک ٹھہریں {لیسدار، اور رگوں میں سدے ڈالنے والی غذائیں کھلائیں} مثلاً خبیص نامی حلوا، جو میدے، شکر، اور تل کے تیل سے بنایا جاتا ہے، فالودے، لوزینے (مغزیات کا ایک خاص حلوا ہے)، یہ بھی اسی لئے کہ غذاء معدے میں دیر تک رہے، اور تاکہ بدن کی رگیں بند ہو جائیں، اور تحلیل کم واقع ہو، اور تاکہ ان غذاؤں سے گاڑھا اور لیسدار خون پیدا ہو، جو بآسانی تحلیل نہ ہو سکے {اور بدن کے مسامات کو بند کرنے کے لئے سرد پانی میں اور ٹھنڈے مقامات میں بٹھائیں} کیونکہ اس سے بدن کی جلد سکڑ کر موٹی ہو جاتی ہے اور مسامات بند ہو جاتے ہیں {اور بدن پر قیروطی ملیں} جو قابض روغنوں سے بنائی گئی ہو، مثلاً روغن آس، جس میں ترش بہی کا پانی ملا دیا گیا ہو، قیروطی اپنی لیس کی وجہ سے مسامات میں چسپاں ہو کر ان کو بند کر دیتی ہے، خصوصاً اس وقت جبکہ اس کے روغن میں دوسری دواؤں سے قوت قابضہ پیدا کر لی جائے۔

سبب (۴) { لگتا ہے اس بھوک کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زیادہ عرصہ تک بھوکے رہنے کے بعد، یا بدن سے قے، یا اسہال وغیرہ کے ذریعہ بکثرت مواد خارج ہونے کے بعد سارے اعضاء بھوکے، اور غذاء کے سخت محتاج ہو جاتے ہیں} تاکہ وہ تحلیل شدہ اجزاء کا بدل حاصل کریں { چنانچہ اعضاء کا یہی تقاضا معدہ تک پہونچتا ہے، لمبے بخاروں سے اُٹھنے کے بعد جو شدت کی بھوک لگتی ہے، وہ اسی قسم سے ہوتی ہے }

علامات { مذکورہ بالا اسباب پہلے گذر چکے ہونگے، جن سے بدن کے رطوبات خارج اور تحلیل ہو چکے ہوں گے، یا زیادہ عرصہ تک مریض کو بھوکے رہنے کا اتفاق ہوا ہوگا، مریض اس قدر کثرت سے غذائیں کھائے گا کہ معدے میں بوجھ پیدا ہو جائیگا، مگر باوجود اتنی کثرت کے اُسے دست نہیں آئیں گے } کیونکہ اعضاء بھوک کی وجہ سے کیلوس کی تمام رطوبتوں کو جذب کر لیں گے { لیکن جب خود بخود یعنی کسی دست آور دواء کھانے کے بغیر دست آجائیں تو سمجھنا چاہئے کہ صحت ہوگئی } اور اعضاء کو زیادہ غذاء کی اب ضرورت نہ رہی، اور اعضا نے رطوبات کیلوس کو پورے طور پر جذب کرنا چھوڑ دیا، صرف وہ اسقدر جذب کر رہے ہیں، جو انکے لئے کافی ہو + اسی طرح اگر مریض کو کھٹی ڈکاریں آنے لگیں تو سمجھنا چاہئے کہ صحت حاصل ہوگئی؛ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ غذاء باوجود ہضم نہ ہونے کے زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہے { اسی طرح اس مرض کی دوسری قسموں میں اگر دست آتے آتے بند ہو جائیں تو وہ بھی تسفار ہونے پر دلالت کرتا ہے؛ کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اعضاء غذاء کو جذب نہیں کرتے تھے اور اب وہ جذب کرنے لگے ہیں } اس قول میں تامل ہے، کیونکہ دوسری قسموں میں ایسا تو ہوتا نہیں کہ بدن غذاء کو جذب نہیں کرتے، اور نہ دست آنے کی یہ وجہ ہوتی ہے؛ بلکہ ان میں بھی دست آنے کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اعضاء کو زیادہ غذاء کی ضرورت نہیں ہوتی +

علاج { تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد قلیل مقدار میں ایسی غذائیں کھلائیں، جو کثیر الغذاء ہوں } مثلاً بھیڑ کے بچوں کے کباب، تاکہ ہضم اچھا ہو، اور معدہ پر بوجھ نہو، اور تمام بدن میں غذاء وافر پہونچے { اور ایسے تدابیر سے کام لیں کہ بدن سے کوئی چیز زیادہ تحلیل نہ ہو، ورنہ غذاء کی طلب تحلیل کے عوض کو حاصل کرنے کے لئے بڑھ جائے گی، اور ایسے تدابیر وہی ہو سکتے ہیں، جو مسامات کو بند کر دیں، اور دست نہ آنے دیں } مثلاً شربت سیب، شربت بہی ترش، غذاء حصرمیہ اور غذاء سماقیہ کا کھلانا (حصرمیہ: کچے انگور کی غذاء + سماقیہ: سماق کی غذاء) +

سبب (۵) { لگتا ہے بھوک کی شدت کی وجہ پیٹ کے کیڑے اور بڑی جونکیں ہوتی ہیں، کیونکہ یہ کیڑے غذاء کو جلد حاصل کر کے جذب کر لیتے ہیں، جس سے معدہ اور سارا بدن بھوکے کا بھوکا رہ جاتا ہے }

علامات {آنتوں سے معدہ کی طرف کیڑوں کی حرکت اور ان کا چڑھنا محسوس ہوتا ہے} ۔

علاج {مار کر ان کو خارج کریں} جیسا کہ آنتوں کے امراض میں اُن کا مفصل بیان آئے گا ۔

سبب (۶) {گاہے شدت کی بھوک اس لئے لگتی ہے کہ فم معدہ میں کوئی ترش بلغم ہوتا ہے، جس کی ترشی معدے میں سوداء کی ترشی کی طرح لگتی ہے، اور جس طرح معدے میں رگوں کے چوسنے سے ایک خاص تکلیف اور بھوک کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اسی طرح بلغم کی ترشی سے یہ کیفیت لاحق ہوتی ہے} ۔

علامات {کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، ٹھنڈے پانی کی خواہش کم ہو جاتی ہے، پائخانہ کی مقدار زیادہ، اور وہ زیادہ ڈھیلا ہوتا ہے}

علاج {گریلوں اور ایارجوں کے ذریعہ معدے کو بلغم سے پاک کریں اور اسفیدباجات (سادے شوربے) گرم مصالحوں کے ساتھ استعمال کریں} مثلاً دارچینی، صعتر، زیرہ، کالی مرچیں ۔

جُوعُ البَقَر (بولیموس)

(جُوعُ البقر کے معنی بیل کی بھوک کے ہیں: جُوع : بھوک ۔ بقر : بیل) {یہ وہی مرض ہے، جس کا یونانی نام بولیموس ہے ۔ اس مرض میں تمام اعضاء بھوکے، اور غذاء کے محتاج ہوتے ہیں، مگر معدہ سیر ہوتا ہے، اور اس کو غذاء سے کراہت و نفرت ہوتی ہے} وجہ تسمیہ: اس مرض کو جوع یعنی بھوک کہنے کی وجہ محض یہ ہے کہ اس میں اعضاء بھوکے ہوتے ہیں، ورنہ حقیقت میں اگر دیکھا جائے، تو اس مرض میں بھوک مر جاتی ہے ۔ جوع البقر یعنی بیل کی بھوک کے معنی بڑی بھوک کے ہیں؛ کیونکہ اس بھوک کی بڑائی کو بیل کے بدن کی بڑائی سے تشبیہ دی گئی ہے؛ کیونکہ یونانی میں موس کے معنی بھوک کے ہیں، اور بولی بہت بڑی چیز کو کہتے ہیں (یونانی لفظ بولیموس کے بجائے عربی میں جوع البقر استعمال کیا جاتا ہے ۔ بولیموس کے معنے بڑی بھوک کے ہیں ۔ عربی لفظ جوع البقر میں بھوک کا لفظ موجود ہے، مگر بڑی کے بجائے بیل ہے) گویا بیل کہہ کر بڑی چیز مراد لی گئی ہے، اور اس بھوک کو بیل سے اس امر میں تشبیہ دی گئی ہے کہ بیل کے بدن کی طرح یہ بھوک بھی بڑی ہوتی ہے، جیسا کہ فارس کے لوگ نہایت بڑے اجسام کو بیل سے تشبیہ دیا کرتے ہیں ۔ رہا یہ کہنا کہ اس مرض کو جوع البقر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اکثر بیلوں کو لاحق ہوتا ہے، کچھ

زیادہ اچھا نہیں ہے +

سبب (۱) {اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ فم معدہ میں ایسی غیر معمولی سردی پیدا ہو جاتی ہے کہ اوس کی حس باطل ہو جاتی ہے، اور باوجود اس کے کہ غذار بند ہوتی ہے، بدن کی رگیں خالی ہوتی ہیں، اعضار کو غذار کی ضرورت اور اس کا شوق ہوتا ہے، اگر فم معدہ سے غذار کے جذب کرنے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے} فم معدہ میں نہ عروق جاذبہ کے چوسنے کا احساس ہوتا ہے، نہ غذار کے طلب کی حس ہوتی ہے، اور نہ سودار کی تیزی کا علم ہوتا ہے؛ نیز مریض کے لئے لقمہ کا نگلنا محال ہوتا ہے؛ کیونکہ اوس وقت تک کوئی چیز حلق سے نہیں اُتر سکتی، جب تک قوت جاذبہ (جو غذار کو معدے کی طرف جذب کیا کرتی ہے) غذار کے نگلنے میں امداد نہ کرے + اس مرض کے ابتدار میں مریض کو بھوک کی شدت کی شکایت ہوتی ہے (کیونکہ جوع الکلب بھی فم معدہ کی سردی ہی سے پیدا ہوتا ہے)۔ پھر جب یہ سردی مستحکم ہو جاتی ہے تو بھوک بالکل باطل ہو جاتی ہے +

علامات {غذار کی کمی سے بدن کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے، بھوک جاتی رہتی ہے، ہاتھ سے فم معدہ چھونے میں سرد معلوم ہوتا ہے} بشرطیکہ فم معدہ میں سردی اس قدر غالب ہو گئی ہو اور حرارت غریزیہ اس قدر مغلوب ہو گئی ہو کہ سردی کا اثر باہر سے بھی معلوم ہوتا ہو {فم معدہ میں درد ہوتا ہے} اس میں تامل ہے (کیونکہ سردی کے غلبہ سے جب فم معدہ کی حس باطل ہو جائے گی تو درد کیونکر محسوس کر سکے گا) {مریض کو غشی طاری ہوتی ہے} کیونکہ غذار کی کمی سے ارواح تحلیل ہو جاتے ہیں، اور اس لئے کہ فم معدہ اور قلب کے باہمی تعلقات بہت زیادہ ہیں، اور فم معدہ کی ایسی سخت سردی سے قلب کو اذیت پہونچتی ہے + بعض لوگوں نے غشی کی وجہ یہ بتائی ہے کہ "چونکہ مریض کا بدن غذار کا محتاج ہوتا ہے، مگر ضعف کے غلبہ سے وہ پوری طرح غذار حاصل نہیں کر سکتا، اس لئے بدن کی بھوک روز بروز بڑھتی چلی جاتی ہے، قلب زیادہ گرم ہوتا چلا جاتا ہے، اور اس کی حرارت روز افزوں زیادہ بھڑکتی جاتی ہے، جس سے گرم بخارات دماغ کی طرف چڑھتے ہیں، اور غشی پیدا ہو جاتی ہے + چنانچہ جو لوگ غذار کے وقت مقررہ کو چھوڑ کر چند بار غذار میں تاخیر پیدا کر دیتے ہیں، یا جو لوگ غلیظ اور ثقیل غذاؤں کی عادت چھوڑ کر، لطیف اور ہلکی غذائیں استعمال کرنے لگتے ہیں، انہیں غشی عارض ہو جاتی ہے؛ کیونکہ غذار کے رُک جانے سے قلب زیادہ گرم ہو جاتا ہے"! مگر غشی کی پہلی وجہ زیادہ لگتی ہوئی معلوم ہوتی ہے؛ کیونکہ اس مرض میں جو غشی پیدا ہوتی ہے، وہ اس مرض کے آخر میں عارض ہوتی ہے، جبکہ حرارت بجھ جاتی ہے، اور قلب ٹھنڈا پڑ جاتا ہے + اگر بالفرض یہ غشی قلب کی حرارت سے عارض ہوتی تو یہ غشی اس مرض

کی ابتدا میں پیدا ہوتی، نہ کہ آخر میں + اس خیال کی تائید جالینوس کے قول سے بھی ہوتی ہے، جو اس نے کتاب صناعت صغیرہ میں ذکر کیا ہے کہ "مرض بولیموس میں جو غشی پیدا ہوتی ہے، وہ اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ غذا کی اور رطوبت غریزیہ کی کمی سے حرارت غریزیہ بجھ جاتی، اور سردی عارض ہو جاتی ہے اور رطوبت غریزیہ اس لئے کم ہو جاتی ہے کہ بھوک سے بدن میں عارضی حرارت پیدا ہو جاتی ہے، جو رطوبت کو تحلیل کر دیتی ہے {یہ مرض اکثر اُن لوگوں کو عارض ہوتا ہے، جو سردی میں سفر کرتے ہیں، اور جنہیں سخت سردی پہونچ جاتی ہے} اور اس سردی سے ان کے معدے اس قدر کثیف ہو جاتے ہیں کہ اس کی حس اور بھوک باطل ہو جاتی ہے {خصوصاً اگر یہ لوگ پہلے سے بھوکے رہے ہوں، اور غذا کم کھائی ہو} ایسی حالت میں سردی کا زیادہ غلبہ ہوتا ہے، کیونکہ غذا کی کمی کی صورت میں حرارت رطوبت غریزیہ کی طرف متوجہ ہو کر اوسے فنا کرنے لگتی ہے، اور رطوبت کے فنا ہونے سے حرارت بھی فنا ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں بیرونی سردی کا اثر بدن میں لامحالہ زیادہ ہوگا +

علاج {غشی کی حالت میں چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے اریں، خوشبو سنگھائیں، ہاتھ پاؤں کس کر باندھیں، انکو خوب ملیں، ان میں سوئیاں چبھوئیں، بال نوچیں} تاکہ ان تکالیف سے طبیعت اس طرح ہوشیار ہو جائے، جس طرح سوتا ہوا انسان بیدار ہو جاتا ہے {معدے پر تقویت بخش ضماد لگائیں} جو خوشبودار دواؤں سے بنائے گئے ہوں، مثلاً سُک[1]، رامک[2]، گل سرخ، سنبل، مصطگی، عود، اس قسم کی خوشبودار دواؤں کو ادویہ قلبیہ (دل کی دوائیں) کہتے ہیں {جب غشی سے افاقہ ہو تو ایسی روٹیاں کھلائیں، جو گلاب، عرق گاؤزبان، اور عرق بید مشک سے ملی ہوئی شراب میں، یا سیب کے پانی میں بھگوئی گئی ہوں} تاکہ یہ اعضاء رئیسہ تک جلد نفوذ کر سکے، اور تاکہ اعضاء کی قوت جاذبہ خوشبو کی وجہ سے اسے جلد قبول کرے + اس تدبیر سے قوتیں بہت جلد قوی ہو جائیں گی، اور روح، اور بدن میں نہایت جلد غذا پہونچ جائے گی {زود ہضم اور جلد نفوذ کرنے والی غذائیں کھلائیں، تاکہ جلد نفوذ کر کے اعضاء میں غذا پہنچا سکیں} مثلاً وہ شوربے، جو چوزوں، چنے کی دال، زیرہ، دارچینی، اگر خام نیم کوفتہ سے بنائے گئے ہوں {پھر فم معدہ کے مزاج کو بدلنے کے لئے تریاق، معجون سنجر نیا، جوارش بزوری وغیرہ کھلائیں، اور گرم ضماد لگائیں} +

سبب (۲) {گاہے یہ مرض غلیظ اور لیسدار بلغمی مواد سے پیدا ہوتا ہے، جو اپنی کثرت سے فم معدہ کو پوشیدہ کر لیتے ہیں، اسلئے فم معدہ انہیں خارج کرنا چاہتا ہے، اور اسے طلب غذا سے نفرت ہو جاتی ہے} علاوہ ازیں یہ بلغم فم معدہ کی سطح پر چسپاں ہو کر

[1] سُک: آملہ کا ایک خوشبودار مرکب ہے + [2] رامک: ایک خوشبودار مرکب ہے +

اس کے اور سوداء کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، جس کا کام بھوک لگانا ہے۔ گاہے یہ مرض رقیق مواد سے پیدا ہوتا ہے، جو فم معدہ کے جوہر میں نفوذ کر جاتے ہیں، اور ان کے ریشوں میں پھیل جاتے ہیں، جنہیں فم معدہ خارج کرنا چاہتا ہے، جس سے تلی اور آبکائی عارض ہوتی ہے، اور طلب غذاء سے نفرت ہوتی ہے {حالانکہ سارے اعضاء غذاء کے محتاج ہوتے ہیں}۔

علامات {سوء مزاج سرد جب مادے کے ساتھ ہو تو اس وقت جو علامتیں پائی جاتی ہیں، وہی علامتیں اس وقت بھی پائی جائیں گی، لیکن اگر مادہ صفراوی ہو، بلغمی نہ ہو، تو صفراء کی علامتیں نمودار ہوں گی}۔

علاج {فم معدہ کو اُن مواد سے صاف کیا جائے} اور یہ کوئی آسان امر نہیں ہے؛ کیونکہ اس کی صفائی قے یا دستوں کے بدون ناممکن ہے، اور غایت درجہ کی کمزوری اور غشی میں ایسا کرنا خطرناک ثابت ہوتا ہے {فم معدہ کو گرم کریں، اور اس میں قوت پہونچائیں}۔

سبب (۲) {گاہے یہ مرض بولیموس اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ فم معدہ میں نہایت ضعف ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہی اس میں اور سارے بدن میں غیر معمولی گرمی عارض ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو تحلیل کر کے رگوں کو خالی کر دیتی ہے، اور یہ رگیں غذاء کی اسقدر محتاج ہو جاتی ہیں کہ ان کے تقاضے کا سلسلہ فم معدہ پر ختم ہوتا ہے۔ اس بھوک کا نام جوع غشی (غشی پیدا کرنے والی بھوک) ہے} اور شیخ نے اس کو ایک الگ باب میں بیان کیا ہے، کیونکہ اس مرض میں غذاء سے نفرت نہیں ہوتی ہے، جس طرح بولیموس میں ہوتی ہے۔

علامات {معدے کے سوء مزاج گرم کی علامتیں پائی جاتی ہیں، پیاس کی شدت اور پائخانہ میں خشکی ہوتی ہے} کیونکہ اعضاء غلبۂ حرارت کی وجہ سے کیلوس کی تمام رطوبتوں کو جذب کر کے پائخانہ کو خشک کر دیتی ہے، اور سردپانی کی طلب کو بڑھا دیتی ہے {مریض بھوکا رہنے پر قادر نہیں رہتا ہے} کیونکہ ضعف کی وجہ سے فم معدہ میں رگوں کے چوسنے، غذا مانگنے، اور اعضاء کے تقاضے سے سخت اذیت پہونچتی ہے {کھانے میں اگر ذرا بھی تاخیر ہو جاتی ہے تو غشی آ جاتی ہے، اور مریض ایک دم نڈھال ہو جاتا ہے} جس کی وجہ ہم ابھی بتا چکے ہیں، کہ اس حالت میں روح تحلیل ہو جاتی ہے، اور باہمی تعلق سے قلب کو اذیت پہونچتی ہے۔

علاج {غشی کی حالت میں جو علاج کرنا چاہئے، اس کو ہم بتا چکے ہیں، اور غشی کے بعد جبکہ افاقہ ہو تو مریض کو ایسی غذائیں کھلائیں، جو تاثیر میں بھی سرد ہوں، اور یوں بالفعل بھی سرد ہوں}

تاثیر کے لحاظ سے اس کا سرد ہونا تو ضروری ہے ۔ رہا یہ امر کہ اسے بالفعل بھی سرد ہی ہونا چاہئے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیزیں بالفعل گرم ہوتی ہیں، وہ معدے کو ڈھیلا کر کے اس کی کمزوری میں ترقی پیدا کر دیتی ہیں، پیاس لگاتی ہیں، روح کے تحلیل اور قوتوں کے نڈھال ہونے میں امداد کرتی ہیں، برخلاف ازیں جو چیزیں بالفعل سرد ہوتی ہیں، وہ اپنی موجودہ سردی سے معدے کے ریشوں کو سمیٹ کر قوی کر دیتی ہیں، اس لئے بھوک بڑھ جاتی ہے، حرارت عزیزیہ منتشر ہونے سے رُک جاتی ہے، بدن کے مسام بند ہو جاتے ہیں، قوتیں قوی ہو جاتی ہیں، اور روح تحلیل ہونے سے رُک جاتی ہے {نیز وہ غذائیں فم معدہ کو قوت بخشنے والی ہوں، مثلاً وہ روٹی، جو آبِ انار اور آبِ سیب وغیرہ میں تر کر کے سرد کر لی گئی ہو} بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس کے علاج میں سستی و غفلت سے کام نہ لینا چاہئے، ورنہ بالآخر مرگی پیدا ہو جائیگی، کیونکہ اس میں بخارات بکثرت سر کی طرف چڑھتے ہیں، جن سے دماغی بطون بند ہو جاتے ہیں، اور اس لئے کہ غشی حرارت کو فنا کر کے بجھا دیتی ہے، جس سے اخلاط فاسد اور سرد ہو جاتے ہیں، جن میں سے گاہے کچھ دماغ کی طرف بھی چڑھ جاتے ہیں، جو سردی کی وجہ سے دماغ کو سرد اور اس میں سُدہ پیدا کر دیتے ہیں ۔

پیاس کی شدت (عطش مفرط)

جھوٹی پیاس

{پیاس کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ غلیظ اور نمکین اخلاط معدے میں جمع ہو جاتے ہیں} جن کی تیزی معدے میں لگتی ہے، اور جو معدے میں خشکی پیدا کر دیتے ہیں، اس لئے طبیعت پانی کو طلب کرتی ہے، تاکہ اس کے ذریعہ وہ مواد دُھل جائیں، حالانکہ وہ غلیظ ہونے کے باعث ایک دو دفعہ کے پانی پینے سے دُھلتا بھی نہیں ہے ۔ علاوہ ازیں ایسے مواد معدے کو زیادہ گرم بھی کر دیتے ہیں، اور معدے کی رطوبتوں میں جوش پیدا کر دیتے ہیں، اس لئے طبیعت سرد پانی چاہتی ہے، تاکہ اس میں تسکین پیدا ہو {یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ معدے میں نہایت خشک مواد جمع ہو جاتے ہیں} مثلاً بلغم جصی (گاڑھا بلغم) اور سوداء احتراقی {اس لئے پانی کی طلب ہوتی ہے، تاکہ یہ مواد پانی سے تر ہو کر حل ہو جائیں} کیونکہ نہایت خشک چیزیں رطوبت ہی سے حل ہو سکتی ہیں، جس کی امداد حرارت بھی کرتی ہے، خالص حرارت سے انکا حل ہونا ممکن ہے، تنہا حرارت رطوبتوں کو جذب کر کے خشکی اور سختی کو بڑھا دیتی ہے {لیکن جب مریض پانی پیتا ہے تو کچھ مواد اس پانی سے مل کر زیادہ غلیظ اور سرد ہو جاتے ہیں، جو غلیظ ہونے کی وجہ سے جگر کی طرف نفوذ نہیں کر سکتے ہیں، اور جگر اسی طرح پیاسا اور پانی کا محتاج رہتا ہے، جس طرح پہلے تھا} کیونکہ بقدر ضرورت

جگر تک پانی پہونچتا ہی نہیں ہے { اور یہ مواد بھی اوسی طرح پانی کی طلب جاری رکھتے ہیں } تاکہ یہ حل ہو سکیں، کیونکہ جو غذائیں معمولی اور خشکی سے خالی ہوتی ہیں، وہ تو ایک دو دفعہ پانی پیئے بغیر حل ہی نہیں ہوتی ہیں، تو وہ مواد پانی کے بغیر کیسے حل ہو سکتے ہیں، جو نہایت درجہ خشک اور غلیظ ہوں ؛ اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ پانی ماساریقائی رگوں میں مواد کے حل ہونے سے پہلے گذر جاتا ہے، اس لئے طبیعت دوبارہ اور سہ بارہ طلب کرتی ہے، اِسلئے پیاس برابر قایم رہتی ہے، یہاں تک کہ مواد بالکل حل ہو جاتے ہیں { اس پیاس کو جھوٹی پیاس (عطش کاذب) کہتے ہیں } کیونکہ یہ پیاس رطوبت کی کمی سے، اور اسوجہ سے نہیں لگتی ہے کہ اعضاء پانی کے محتاج ہوتے ہیں ✦ جو پیاس اس وجہ سے لاحق ہوتی ہے کہ بدن پانی کا محتاج ہے، تو اُسے جھوٹی پیاس نہیں کہتے ہیں، بلکہ وہ سچی پیاس کہلاتی ہے ✦

علامات { اس پیاس کی علامت یہ ہے کہ سرد پانی پینے پر بھی یہ بالکل نہیں بجھتی ہے، ہاں اگر پیاس روکی جائے، اور سختی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے، تو یہ رک جاتی ہے؛ کیونکہ اس سے اندرونی اعضاء کی حرارت شدید ہو کر اس قسم کے مواد کو پگھلا دیتی، اور رقیق کر دیتی ہے ؛ چنانچہ یہ مواد اگر اچھے ہوتے ہیں تو اعضاء اس سے سیراب ہو جاتے ہیں } مثلاً اگر یہ مواد بلغم غلیظ کے اقسام سے ہوں، اور ان میں کسی قسم کی بُری کیفیت نہ پائی جاتی ہو، ورنہ بدنی حرارت ان مواد کو رقیق و لطیف کر کے تحلیل کر دیتی ہے، اور سبب کے دُور ہو جانے سے پیاس تھم جاتی ہے { بعض لوگوں نے کہا ہے کہ پیاس کو لہسن ساکن کر دیتا ہے } اس کا بتانے والا حکیم دلیسقوریدوس ہے ؛ اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ لہسن اُس پیاس کو روکتا ہے، جو معدے کے نمکین بلغم سے عارض ہوتی ہے، کیونکہ لہسن اوسے تحلیل کر دیتا ہے ✦ سُفیان اندلسی کہتا ہے کہ لہسن اُس بلغم کی پیاس کو روکتا ہے، جو عروق ماساریقیہ کے سُدّوں سے پیدا ہوتا ہے، یا اُس بلغم کی پیاس کو روکتا ہے، جو لیسدار اور شور ہو، اور وہ معدے کی سطح سے چسپاں ہو { اگر یہ قول حق اور درست ہے } اور ضرور درست ہے ؛ اس میں کسی طرح شک کرنا ہی فضول ہے، معمولی عقل سے بھی دریافت کیا جا سکتا ہے کہ ایسی پیاس اُنھیں چیزوں سے زائل ہو سکتی ہے، جو اس قسم کے غلیظ مواد کو چھانٹ کر بہا دیں، اور تحلیل کر دیں اور لہسن اسی قسم کی شئے ہے ✦ علاوہ ازیں تجربہ اور کثرت استعمال سے بھی اس کی تائید و تصحیح ہوتی ہے { تو یہ لہسن اسی قسم کی پیاس کو تسکین دے سکتا ہے، جو خاص اسی سبب (بلغم) سے عارض ہوئی ہو } یہ بالکل ظاہر اور کھلی ہوئی بات ہے ✦ علاوہ ازیں جن لوگوں نے لہسن کے متعلق یہ کہا ہے کہ وہ پیاس کو بجھاتا ہے، انھوں نے یہ بھی مخصوص کر دیا ہے کہ اسی قسم کی (بلغمی) پیاس کو تسکین دیتا ہے، بلا تعیین

دبلا تخصیص نہیں چھوڑا ہے، جس سے مصنف کو اتنی دشواریاں اختیار کرنی پڑیں +
طبری کا قول ہے کہ لہسن اس شخص کی پیاس کو تسکین دیتا ہے، جس کے معدے میں رطوبت ہو، یا جس کے سر میں رطوبت ہو، اور وہ معدے کی طرف نزلہ کی صورت میں گرا کرتی ہو؛ کیونکہ لہسن اپنی گرمی سے ان رطوبتوں کو رقیق کر کے رگوں کی طرف بہا دیتا ہے، جس سے اعضاً سیرابی حاصل کر لیتے ہیں { گاہے اس پیاس کے ساتھ منہ کا مزہ ترش یا نمکین ہوتا ہے } جیسا بھی مادہ ہوگا ویسا ہی منہ کا مزہ ہوگا +

علاج { ایسی چیزوں سے علاج کریں، جو مواد کو چھانٹنے، اور رقیق کرنے والی ہوں } مثلاً لہسن، شہد، گرم پانی اور سکنجبین { بادی اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کریں، جو غلیظ اخلاط پیدا کرنے والی ہوں } مثلاً سری، پائے، ہلیم وغیرہ { اور صرف زیرباج استعمال کریں } شکر، یا مصری اور روغن بادام کے ساتھ (زیرباج: سرکہ اور خشک میوؤں کا شوربہ ہے، جو زعفران سے خوشبودار کیا جاتا ہے) +

سبب (۲) { گاہے معدے کی گرمی سے پیاس زیادہ لگتی ہے } جیسا کہ تیز بخاروں میں ہوتا ہے { اور گاہے معدے کی خشکی سے، اور گاہے گرمی و خشکی دونوں سے عارض ہوتی ہے } یہ آخری سبب سب میں سخت ہوتی ہے { اور گاہے سینہ، پھیپھڑہ، اور قلب کی گرمی سے پیاس لگتی ہے } +

فرق { سینہ اور پھیپھڑوں کی پیاس اور معدے کی پیاس میں فرق یہ ہے کہ سینہ اور پھیپھڑوں کی وجہ سے جو پیاس عارض ہوتی ہے، وہ سرد پانی کی بجائے سرد ہوا سے بہت جلد زائل ہوتی ہے } کیونکہ سینہ اور پھیپھڑوں میں پانی سے زیادہ ہوا، کا اثر اچھی طرح پہونچتا ہے + { اور معدے کی پیاس اس کے برعکس سرد ہوا، کی نسبت سرد پانی سے جلد زائل ہوتی ہے } یہ بالکل بدیہی اور کھلی ہوئی بات ہے جو محتاج بیان نہیں + رہا یہ امر کہ معدے کی پیاس ہوا سے اور سینے کی پیاس پانی سے کس طرح زائل ہوتی ہے ؟ اس لئے کہ یہ اعضاً ایک دوسرے سے قریب واقع ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک سرد ہو جاتا ہے، تو اس کی وجہ سے دوسرا بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہے، لیکن قلب کی پیاس سرد پانی سے جس قدر جلد زائل ہوتی ہے، معدے کی پیاس ہوا سے اس قدر جلد زائل نہیں ہوتی ہے؛ کیونکہ پانی سے جب معدہ سرد ہو جاتا ہے، تو نزدیکی کی وجہ سے قلب بھی سرد ہو جاتا ہے، لیکن سرد ہوا سے قلب اسقدر زیادہ ٹھنڈا نہیں ہوتا ہے کہ اس کی کیفیت معدے کی کیفیت کے برابر ہو جائے، بلکہ گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر پانی چوس چوس کر تھوڑا تھوڑا پیا جائے، تو بمقابلہ معدے کی گرمی کے قلب کی گرمی میں زیادہ تسکین ہو جاتی ہے؛ کیونکہ اس صورت میں معدے تک پانی تھوڑا تھوڑا اور بتدریج پہونچتا ہے، اس لئے اس کی سردی ٹوٹ جاتی ہے، اور معدے کی

حرارت پر غلبہ نہیں پاسکتی ہے۔

علامات {ان اعضاء کے سوء مزاج کی علامتیں، اور ان کا علاج گذر چکا ہے} ۔

سبب (۱۲) {گاہے پیاس کی کثرت ورم جگر کے سبب سے ہوتی ہے} کیونکہ ورم سے رگیں اور نالیاں بند ہو جاتی ہیں، اور ان میں پانی نفوذ نہیں کرسکتا ہے، خصوصاً جس وقت ورم گرم ہوتا ہے، تو جگر کی گرمی کی وجہ سے پیاس اور بھی شدید ہو جاتی ہے {گاہے پیاس کی کثرت جگر کے سوء مزاج گرم، یا سوء مزاج سرد کی وجہ سے ہوتی ہے} جگر کی گرمی سے پیاس کی شدت ظاہر ہے، مگر سوء مزاج سرد سے پیاس کی کثرت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ سوء مزاج سرد قوت جاذبہ کو ضعیف کر دیتا ہے؛ کیونکہ قوت جاذبہ کا فعل حرارت سے وابستہ ہے، اسلئے وہ پانی کو جذب نہیں کرسکتی ہے، اور اس کی وجہ سے اعضاء کی گرمی بڑھ جاتی ہے، اور ان میں پانی کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے {اور گاہے پیاس کی شدت اسوجہ سے ہوتی ہے کہ جگر میں سُدّے پیدا ہو کر اعضاء اور پانی کے درمیان حائل ہو جانے، اور اوسکے نفوذ کرنے سے مانع ہو جاتے ہیں، جیسا کہ مرض استسقاء میں یہی صورت ہوتی ہے} اور باوجود پانی کی کثرت کے پیاس نہیں بجھتی ہے۔ {اور گاہے پیاس کی شدت گردوں کی گرمی سے ہوتی ہے} کیونکہ گردے جب زیادہ گرم ہو جاتے ہیں، تو اپنی برداشت سے زیادہ پانی جگر کی طرف سے جذب کر لیتے ہیں، پھر اس کو اپنی کمزوری کے باعث بہت جلد حالبین (پیشاب کی نالیوں) اور مثانہ کی طرف روانہ کر دیتے ہیں، اور پھر اسی طرح جگر سے جذب کرتے ہیں، اور جذب کر کے دفع کرتے ہیں {جیسا کہ مرض ذیابیطس میں ہوتا ہے۔ ان سارے امراض کا تذکرہ آنے والا ہے۔ گاہے پیاس کی شدت پرانی شراب کے پینے، یا لہسن، پیاز، ہینگ یا کسی دوسری گرم غذا کے کھانے سے ہوتی ہے} کیونکہ ایسی چیزوں سے معدے میں ایک غیر معمولی تیز گرمی پیدا ہو جاتی ہے {گاہے سمندر کے پانی پینے سے بھی پیاس بڑھ جاتی ہے} کیونکہ سمندر کا پانی کھاری اور کڑوا ہوتا ہے، اس لئے طبیعت معدے کو دوسرے پانی کے ذریعہ دھونا چاہتی ہے۔ علاوہ ازیں سمندر کے پانی سے اکثر دست آجاتے ہیں، اور بدن کی رطوبتیں خارج ہو کر خشکی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے رطوبت حاصل کرنے کے لئے طبیعت پانی کو چاہتی ہے۔

علاج {ماء الشعیر اور پیاس بجھانے والی دوسری چیزیں استعمال کرائیں} مثلاً لعاب اسبغول، آب کدو، آب تربوز، آب خیار (کھیرے کا پانی)، شیرۂ تخم خرفہ، ہمراہ رُبّ سیب پیوش (پیوش = کھٹا میٹھا) رب آلو بخارا۔ یہ دوائیں برف سے سرد کر کے دی جائیں {اگر ضرورت ہو تو فصد کریں} یعنی اگر خون میں اسقدر گرمی بڑھ گئی ہو کہ کسی دوسری تدبیر سے اس کی اصلاح ناممکن ہو گئی ہو تو فصد کریں۔

سبب (۴) { گاہے پیاس کی شدت مسہل دوا کے استعمال کے بعد دستوں کی کثرت سے بھی ہوتی ہے } کیونکہ مسہل کا عمل جب رطوبات فاسدہ یعنی غیر طبعی مواد کے اخراج میں بڑھ جاتا ہے تو بدن کی وہ اصلی رطوبتیں بھی تحلیل ہونے لگتی ہیں، جن سے اعضا میں تغذیہ پہونچتا ہے } اور جن کی طرف اعضار محتاج ہوتے ہیں + خلاصہ یہ ہے کہ جب بدن کی رطوبتیں اوسط درجے سے کم ہو جاتی ہیں، تو طبیعت رطوبت حاصل کرنے کے لئے پانی کی طلب کرتی ہے، تاکہ یہ انکے قایم مقام ہو جائے + اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ پانی کی طلب کیوں ہوتی ہے، غذار کی طلب کیوں نہیں ہوتی، حالانکہ غذار سے جو رطوبت حاصل ہوتی ہے، وہ اعضار کے جوہر میں پیوست ہو جاتی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ غذار کی رطوبت اگرچہ اعضار کے جوہر میں داخل ہو جاتی ہے، لیکن یہ ہضم ہونے کے بعد حاصل ہو سکتی ہے، اور اس مدت میں خشکی کا نہایت درجہ غلبہ ہو جاتا ہے، برخلاف اس کے پانی کی رطوبت فوری ہوتی ہے { اور مسہل کے بعد دستوں کی کثرت سے اسلئے بھی پیاس کی شدت ہوتی ہے کہ مسہل دوار اعضار کو گرم کر دیتی ہے } اس میں کسی قدر تامل ہے، کیونکہ دستوں کی کثرت کے بعد بدن سرد ہو جاتا ہے (نہ کہ گرم)، کیونکہ یہ روح کو فنا کرتی، اور بدن کی اصلی رطوبتوں کو جو حرارت کے لئے مادہ اور محل ہیں خارج کرتی ہے، ہاں یہ ممکن ہے کہ گرم دوار بدن میں گرمی پیدا کر کے پیاس میں شدت پیدا کر دے، مگر یہ دستوں کی کثرت سے پہلے ہو سکتا ہے، دستوں کی کثرت کے بعد بدن سرد ہو جاتا ہے +

علاج { پکے انگور کی غذائیں برف سے سرد کر کے کھلائیں } کیونکہ اس کی موجودہ سردی چونکہ اعضار کے اجزار کو سمیٹے گی، اور رطوبتوں کو غلیظ کرے گی، اس لئے یہ سردی قبض پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوگی { اور اسی قسم کی دوسری قابض اور دستوں کی روکنے والی دوائیں استعمال کرائیں } مثلاً مختلف اقسام کے ستو، کعک (خشک روٹیاں یا سوکھی ٹکیاں) آب انار کے ہمراہ { معتدل حمام کرنے کے بعد (جس میں پسینہ زیادہ نہیں آتا ہے) اعضار میں روغن بنفشہ لگائیں } روغن بنفشہ سے رطوبت پہونچے گی، اور اس قسم کے حمام سے بدن میں رطوبت اور سردی پہونچے گی، بدن کے مسام کشادہ ہو جائینگے، جن میں پانی اور روغن نفوذ کرینگے، اور دوار مسہل کا عمل بند ہو جائیگا، کیونکہ حمام مواد کو بدن کے بیرونی اعضار کی طرف متوجہ کرتا ہے، اور مسہل دوار اندر کی طرف جذب کرتی ہے (بہر حال حمام مواد کے رخ کو بدل دیتا ہے) +

سبب (۵) { گاہے پیاس کی کثرت اُن سانپوں کے گوشت کے کھانے سے ہوتی ہے، جو اپنی سمیت سے پیاس لگاتے ہیں } کیونکہ سانپوں کا زہر اولاً قلب کو پھر تمام اعضا اصلیہ کو گرم کر کے فاسد کر دیتا ہے، اور تمام قوتوں کو تحلیل کر دیتا ہے + بعض لوگ کہتے

ہیں کہ سانپوں کے زہر میں نمک اور شوریت ہوتی ہے، جو رطوبتوں کو خارج کرتی اور اعضاء کو گرم کر دیتی ہے، مریض پانی پیتا جاتا ہے، اور پیشاب نہیں آتا ہے، اسلئے کہ اس کی قوتیں ساقط ہو جاتی ہیں، اور مریض کا پیٹ پھول جاتا ہے، اور انجام میں موت دامنگیر ہوتی ہے۔ {کا ہے فرفیون کے استعمال سے پیاس لگتی ہے؛ چونکہ فرفیون نہایت گرم ہے، اس لئے اس سے رطوبات اصلیہ تحلیل ہو جاتے ہیں} فرفیون ایک درخت کا دودھ ہوتا ہے، جو تمام درختوں کے دودھوں سے زیادہ گرم ہے؛ علاوہ ازیں انسانی مزاج سے اس میں قطعاً مناسبت نہیں ہے۔

علاج {بدن میں رطوبت پیدا کرنے کے لئے دودھ، گھی، جو کا پانی، روغن بنفشہ، تربوز اور کھیرے کا پانی پلائیں، اور معجون مفرح بارد کھلائیں} تاکہ قلب کی تقویت ہو، اور زہر کی تکلیف دفع ہو۔

سبب (۶) {کا ہے پیاس کی شدت غلیظ اور لیسدار چیزوں کے کھانے سے ہوتی ہے} مثلاً وہ پیاس، جو تازہ مچھلیوں کے کھانے کے بعد عارض ہوتی ہے (رہی وہ مچھلی جو نمک ملا کر خشک کر لی جاتی ہے، اس سے جو پیاس کی شدت ہوتی ہے، وہ خشکی کی وجہ سے عارض ہوتی ہے) {کیونکہ ایسی غلیظ چیزوں کو رقیق کرنے، اور ان کے لیس کو چھانٹنے کے لئے حرارت معدے کی طرف متوجہ ہوتی ہے} جس سے معدے میں گرمی بڑھ جاتی ہے، اور پیاس سخت ہو جاتی ہے {اور اس لئے کہ لیسدار چیزیں عروق ماساریقیہ میں چمٹ جاتی ہیں} جس کے رقیق کرنے کی طبیعت کو ضرورت پڑتی ہے، تاکہ وہ دفع ہونے کے قابل ہو جائیں، اور پھر کسی جگہ نہ چمٹیں، اس لئے پانی کی طلب ہوتی ہے {اور پانی تنہا ان رگوں سے گزر جاتا ہے} اور یہ چیزیں بدستور رگوں میں چمٹی رہ جاتی ہیں {اس لئے دوبارہ اور سہ بارہ پانی کی ضرورت پڑتی ہے} یہاں تک کہ یہ لیسدار چیزیں پورے طور پر تحلیل ہو جاتی ہیں، اور جگر کی طرف چلی جاتی ہیں۔

علاج {ایسی چیزیں پلائیں، جو لیسدار مواد کو چھانٹنے، اور رقیق کرنے والی ہوں} مثلاً سکنجبین گرم پانی کے ساتھ۔

برف کی پیاس {برف کے متعلق بھی کہا کرتے ہیں کہ یہ پیاس لگاتی ہے، اگر یہ واقعی صحیح ہے} اور بلاشبہ صحیح ہے (اگر کے کیا معنے؟) {تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ برف چونکہ سخت سرد ہوتی ہے، اس لئے فم معدہ پر اس سے اذیت پہونچتی ہے، اور بدن کی حرارت اس طرف متوجہ ہو جاتی ہے} کیونکہ طبیعت اپنی عادت کے موافق اذیت کو دور کرنے کے لئے ضرور جائے گی، جس کے ساتھ خون اور روح بھی ہوتے ہیں، اور ان کی وجہ سے یہاں یہ گرمی عارض ہو جاتی ہے، اور پیاس بڑھ جاتی ہے {اور اس لئے کہ برف سے فم معدہ میں

کثافت اور قبض (سکیڑ) عارض ہو جاتا ہے، جسے زائل کرنے کے لئے طبیعت پانی کو طلب کرتی ہے، جو ایک سیال شئے ہے} اس دلیل میں کچھ تامل ہے، کیونکہ قبض کو زائل کرنے کی اگر ضرورت ہوتی تو سرد پانی کی طلب نہ ہوا کرتی، بلکہ گرم پانی کی خواہش ہوتی + برف کی پیاس کے متعلق بعض فاضلوں کا قول ہے کہ برف سردی کی وجہ سے معدے کی اندرونی سطح کو کثیف اور ٹھوس کر دیتی ہے، جس سے تحلیل ہونے والی چیزیں تحلیل ہونے سے رُک جاتی ہیں، اور اس سے حرارت معدے کے اندر مجتمع ہو کر بند ہو جاتی ہے، اس لئے معدے میں پہلے سے زیادہ گرمی ہو جاتی ہے، اور پیاس بڑھ جاتی ہے + **استاذ علامہ** فرماتے ہیں کہ برف جب معدے میں پہونچتی ہے تو سردی کی وجہ سے بلغم کو، اور اُن رطوبتوں کو کثیف و غلیظ کر دیتی ہے، جنسے معدہ کسی حالت میں خالی نہیں ہوا کرتا ہے۔ اس وقت یہ رطوبتیں معدے کی چنٹوں میں زیادہ چپاں ہو جاتی ہیں، اور معدے اور پانی کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں، اور معدہ چونکہ کیلوس کا پکانے والا ہے، اس لئے اس میں حرارت زیادہ ہوا کرتی ہے، اس لئے اس کا شوق اس وقت ایسی شئے کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے، جو اس کی گرمی میں تسکین پیدا کرے، اس لئے پیاس سخت ہو جاتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ برف سے صرف معدہ ہی کی رطوبتیں گاڑھی نہیں ہو جاتی ہیں، بلکہ منہ اور حلق کی رطوبتیں بھی گاڑھی ہو جاتی ہیں، جیسا کہ دیکھا بھی جاتا ہے؛ یا اس لئے پیاس کی کثرت ہوتی ہے کہ پانی پینے سے چونکہ پیاس کی تکلیف میں تسکین حاصل ہوتی ہے، اس لئے طبیعت کو اس سے لذت حاصل ہوتی ہے، اس لئے وہ بار بار پانی کو طلب کرتی ہے + **قرشی** اس طرف گئے ہیں کہ "برف مذکورہ بالا وجوہ سے پیاس نہیں لگاتی ہے، بلکہ اسلئے پیاس لگاتی ہے کہ فی الواقع یہ گرم ہے، اور بدن میں گرمی پیدا کرتی ہے؛ کیونکہ اس میں اجزاء دُخانیہ (دھوئیں کے اجزاء) ہوتے ہیں + جب یہ معدہ میں پہونچتی ہے، اور اس کی موجودہ سردی دُور ہو جاتی ہے، تو اجزاء دُخانیہ کی وجہ سے اُس کی اصلی گرمی لوٹ آتی ہے + اس کی مثال اُن گرم دواؤں کے مطابق ہے، جو بالفعل نہایت سرد کر دی گئی ہوں؛ جب ان سے عارضی سردی دُور ہو جاتی ہے، تو انکی اصلی گرمی لوٹ آتی ہے، اور بدن میں گرمی پیدا کرنے لگتی ہیں + استاذ علامہ نے اس قول پر بہتیرے اعتراض کئے ہیں، جن کی گنجائش یہاں نہیں ہے؛ جو چاہیں وہ کلیات کی شرح میں اس لطیف بحث کو دیکھیں +

ورم معدہ (ورم المعدۃ)

ورم دموی وصفراوی	{ معدۃ کا ورم گاہے گرم یعنی دموی، یا صفراوی ہوتا ہے}

علامات {بخار ہوتا ہے} کیونکہ معدہ قلب سے قریب ہے، اور معدے کے گرم، اور متعفن بخارات قلب تک بآسانی پہونچ سکتے ہیں {معدے کے مقام میں سوزش اور درد ہوتا ہے} کیونکہ معدے کی حس خاصی تیز ہوتی ہے {چھونے سے اس مقام میں ورم نمودار ہوتا ہے} بشرطیکہ ورم معدے کے اگلے حصے میں ہو، خصوصاً چت لیٹنے، اور مریض کی لاغری کے وقت زیادہ ظاہر ہوتا ہے * گاہے معدے میں اضطراب اور پھڑک بھی ہوتی ہے، بشرطیکہ ورم معدے کے پچھلے حصے میں ہو، کیونکہ اس کے پیچھے شریان اعظم (بڑی شریان جس کو اورطی کہتے ہیں) پھڑکتی، اور تڑپتی ہے، جو ریڑھ کے اندر کی طرف ہوتی ہے {قے آتی ہے} کیونکہ معدے کے مزاج کی خرابی سے غذا، معدے میں فاسد ہو جاتی ہے، جس کو معدہ اپنی ذات سے الگ کرنا چاہتا ہے، یا اس لئے کہ ورم کے دباؤ سے معدہ تنگ ہو جاتا ہے، اور غذا کو جگہ نہیں ملتی ہے، اس لئے معدہ غذا کو دفع کر دیتا ہے {پیاس کی شدت، کرب و بےچینی، اور بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے} کیونکہ ورم سے معدہ نہایت گرم ہو جاتا ہے، اور اس لئے کہ مادہ معدے کے جوہر میں نفوذ کر جاتا ہے، جس کو معدہ دفع کرنا چاہتا ہے، اور جذب غذا سے اس کو نفرت ہو جاتی ہے، اور اس لئے کہ درد ایسی بری چیز ہے کہ وہ خواہ کہیں ہو، طبیعت کو ذاتی کاموں کے انجام دینے سے روک دیتا ہے، جن میں سے ایک کام بھوک بھی ہے، تو پھر جب درد خاص معدے میں ہو تو کیونکر بھوک لگ سکتی ہے *

علاج {باسلیق کی فصد کھلوائیں، پھر انار کا پانی پلائیں} کیونکہ یہ معدے میں سردی پیدا کرتا ہے، اور اس کے اجزاء کو سکیڑ کر سمیٹ دیتا ہے، جس سے مادے کا نفوذ کرنا اس میں ناممکن ہو جاتا ہے {غذاؤں میں سے صرف جَو کا پانی پلائیں، اور دواؤں سے قرص طباشیر کچے انگور کے پانی کے ساتھ استعمال کرائیں} یہ دوا ورم کے زمانۂ ازدیاد کے آخر تک استعمال کی جا سکتی ہے {اور آب کاسنی ہمراہ مغز المناس استعمال کرائیں} کیونکہ المناس ہلکے طور پر دست بھی لاتا ہے، مادے کو خشک بھی کرتا ہے، ورم میں بھی مفید ہے، اس میں اسہال کی سخت قوت بھی نہیں ہے، جس سے یہ احتمال ہو کہ معدے کی طرف مواد کثرت سے آ کر ورم میں اضافہ کر دینگے* گاہے اس دوا کے ساتھ کسی قدر ہلیلہ بھی اضافہ کر دیتے ہیں، کیونکہ ہڑ میں کسی قدر قوت قابضہ ہے جس سے معدے کی قوتوں کی حفاظت رہتی ہے، اعضا کی قوتوں کی حفاظت ہر جگہ قابض دواؤں سے ہی ممکن ہے) {اوائل میں معدے پر مادے کے پھیرنے والے ضماد لگائیں، جس میں خوشبودار اور قابض دوائیں بھی ہوں} جو معدے کی قوتوں کو تحلیل ہونے سے محفوظ رکھیں، ورنہ درد سے تحلیل ہو جانے کا خطرہ ہے، کیونکہ قابض دوائیں عضو کے اجزاء کو سمیٹ کر اس کی قوتوں کی نگہبانی کرتی ہیں، اور خوشبودار چیزیں قوتوں کو قوی اور ان کو بھڑکاتی ہیں، کیونکہ قوتیں خوشبو پر عاشق ہیں۔ اسی وجہ سے لوگوں کا گمان ہے کہ اچھی بوئیں قوتوں کی غذائیں ہیں،

گر مصنف کا یہ کہنا کہ وہ ضماد قابض بھی ہوں، لغو اور بیکار ہے، کیونکہ مادے کے پھیرنے والے ضماد لازمی طور پر قابض ہی ہو سکتے ہیں { پھر مواد کے تحلیل کرنے والے ضماد لگائیں، جو خالص محلل ہی نہ ہوں } اگرچہ ورم گھٹنے کے زمانے میں ہو، کیونکہ اس وقت گو صرف محلل ہی ضماد کی ضرورت ہے، لیکن اگر صرف خالص محلل ضماد استعمال کیا جائے تو یہ خطرہ ہے کہ ورم کی تحلیل کے ساتھ قوتوں کو بھی تحلیل کر دے گا، اور معدے کی قوتوں کے ساتھ جگر اور ساری رگوں کی قوتیں بھی تحلیل ہو جائیں گی، اور نوبت ہلاکت کی پہونچے گی، اسی وجہ سے مناسب یہی ہے کہ عضو کے ڈھیلے کرنے والے ضمادات میں قابض اور خوشبودار دوائیں بھی ملا دیں +

ورم بلغمی { معدے کا بلغمی ورم وہ ڈھیلا سا ورم ہے، جو معدے کی رطوبتوں سے پیدا ہوتا ہے + یہ رطوبتیں اوس وقت پیدا ہوتی ہیں، جبکہ ہضم خراب ہو جاتا ہے، جس سے معدے میں بلغم پیدا ہو جاتا ہے، اور جبکہ ریاضت کم کی جاتی ہے، اور ریاضت کا کام رطوبتوں کا تحلیل کرنا ہے } +

علامات { بخار ہلکا سا ہوتا ہے } کیونکہ اس ورم کا مادہ ذاتی طور پر سرد ہوتا ہے، اسلئے وہ متعفن ہونے کے وقت گرم مواد کی طرح زیادہ گرم نہیں ہو سکتا ہے { تھوک کی کثرت کے ساتھ غذا کی اشتہا ساقط ہوتی ہے } کیونکہ ان رطوبتوں کے سرایت کر جانے سے معدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے، اور اس لئے کہ اس حالت میں معدہ کو جذب غذا سے نفرت ہوتی ہے، اور دفع کرنے کی خواہش زیادہ ہوتی ہے { معدہ پھولا ہوا ہوتا ہے، اگر چھونے سے سختی کا احساس نہیں ہوتا ہے } کیونکہ اس کا مادہ نرم ہوتا ہے { زبان نہایت سفید ہوتی ہے، اور چہرے میں بھر بھراہٹ ہوتی ہے } کیونکہ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے، غلیظ اور رطوبت والے بخارات سر کی طرف کثرت سے چڑھتے ہیں { نیز چہرہ کے رنگ میں رصاصیت (رصاص یعنی سیسہ کا رنگ) ہوتی ہے } رصاصیت میں سفیدی کے ساتھ قدرے سبزی ہوتی ہے، سفیدی یہاں اس لئے ہوتی ہے کہ خون کی کمی ہے، اور بدن میں بلغمی رطوبتوں کی کثرت ہے، اور سبزی اسلئے ہوتی ہے کہ سردی کے غلبہ سے خون اور رطوبتیں جم جاتی ہیں +

علاج { بلغم کو رقیق کرنے اور پکانے کے لئے ماء الاصول پلائیں، اور انہیں باتوں کے لئے، نیز معدے کی تقویت کے لئے تریاق اربعہ کھلائیں، غذا حتی الامکان تھوڑی اور ہلکی کھلائیں } تاکہ معدہ بآسانی ہضم کر سکے، اور معدے میں غذا فاسد نہ ہو، اور مادۂ مرض کو نہ بڑھائے { معدے پر روغن گل اور سرکہ لگائیں } روغن گل میں گرمی اور قوت قابضہ کے ساتھ خوشبو اور تلیین کی طاقت بھی ہے، اور سرکہ میں نفوذ کراتے اور بلغم کے چھانٹنے کی قوت ہے { نیز معدے پر انگور کی لکڑی کی راکھ، ناگرموتھہ، اذخر، بابچھڑ، اور سرکہ کا ضماد کریں } اس راکھ میں

خشکی کے ساتھ مادے کے تحلیل کرنے، اور گرم کرنے کی قوت ہے؛ اور ناگر موتھہ میں مادے کے چھانٹنے، قبض پیدا کرنے (عضو کے اجزاء کو سمیٹنے)، اور معدے کو گرم اور قوی کرنے کی قوت بھی ہے؛ اور بالچھڑ دو قسم کے اجزاء سے مرکب ہے، بعض اجزاء اس میں قابض ہیں اور بعض اجزاء گرم، اور رطوبتوں کے خشک کرنے والے ہیں؛ نیز اس میں خوشبو ہوتی ہے {پھر اگر مذکورہ بالا تدابیر سے ورم نہ تحلیل ہو، اور دستوں کا جاری کرنا ممکن ہو تو زوفا کے جوشاندے اور المتاس سے، یا ایلوے کے خیساندے سے دست لائیں، اور قے سے پرہیز کرائیں} کیونکہ قے معدے کی طرف مواد کھینچکر ورم بڑھا دیتی ہے۔

ورم سوداوی {گاہے معدے میں سخت اور سوداوی ورم پیدا ہو جاتا ہے} یہ ورم اکثر دوسرے اورام کے منتقل ہونے، اور سخت ہو جانے سے ہوتا ہے، اور گاہے ابتداءً مادہ سوداویہ سے بھی ہو جاتا ہے۔

علامات {چھونے سے ورم کی سختی نمودار ہوتی ہے، مریض کو برے قسم کے افکار اور ردی خیالات گھیرے رہتے ہیں، طبیعت چڑچڑی ہو جاتی ہے} اس کی وجہ مالیخولیا مراقی میں گذر چکی ہے۔ خون کی کمی سے {بدن کی رنگت بدل جاتی ہے} دماغ کی طرف چونکہ گرم اور سوداوی بخارات چڑھتے رہیں، اس لئے دماغ میں خشکی، اور اس کی خشکی سے {آنکھوں میں بھی خشکی آجاتی ہے}۔

علاج {بادیان کا پانی، کرفس کا پانی، المتاس کے ساتھ پلائیں} بشرطیکہ مزاج میں حرارت ہو؛ تاکہ مادہ نرم اور ڈھیلا ہو کر بتدریج خارج ہو۔ پورے طور پر مواد کے نضج پانے کے بعد {روغن بیدانجیر (رینڈی کا تیل)، ماء الاصول، اور بڑے بڑے ایارج استعمال کرائیں} پورے نضج کی ضرورت اس لئے ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ان دواؤں سے رقیق مواد خارج ہو کر غلیظ مواد زیادہ سخت ہو جائیں۔ {معدے پر ایسے ضماد لگائیں، جو مواد کے نرم کرنے، اور تحلیل کرنے والے ہوں، اور ان میں کچھ قابض اور خوشبودار دوائیں بھی ہوں} مثلاً بالچھڑ، میتھی، میعہ، السی، بابونہ، مغز تخم قرطم (کرا)، مُقل (گوگل)، افسنتین، زعفران، آب کرم کلہ، مرغیوں کی چربی، بیل کی نلی کا مغز، موم، روغن زیتون۔

سرطانی ورم طبری کہتے ہیں کہ گاہے معدے میں سرطانی ورم بھی ہو جاتا ہے، مگر اکثر جاہل اطباء معدے میں سرطان کا پیدا ہونا اس وجہ سے بعید از عقل سمجھتے ہیں کہ معدے میں رگیں کم ہیں، مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ گوشت میں جب دنبل پیدا ہوتے ہیں تو رگوں کی طرح ان میں سخت اور موٹی موٹی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں معدے میں شریانیں اور وریدیں کچھ کم بھی نہیں ہیں (پھر معدے میں سرطان کیوں نہیں پیدا ہو سکتا)۔

ماہیت: ورم معدہ میں زیادہ تر معدہ کی غشاء مخاطی متاثر ہوتی ہے، یعنی زیادہ تر ورم، امتلاء خون، اور سرخی اسی میں لاحق ہوتی ہے، اور اس سے سفید و غلیظ رطوبت کا اخراج بڑھ جاتا ہے، اسی وجہ سے اسکو ورم نزلی بھی کہتے ہیں۔

اقسام: ورم معدہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ورم حاد (۲) ورم مزمن۔

ورم معدہ حاد: عموماً مندرجہ ذیل اسباب سے یہ شکایت ہوا کرتی ہے: بُری اور ثقیل غذائیں بکثرت استعمال کرنا، یا زیادہ مقدار میں غذاء کا کھانا، غذاء میں مصالحہ کی زیادتی، یا ترشی اور مٹھاس کی زیادتی، شراب کی کثرت، نقرس یا وجع مفاصل کے مادہ کا جسم میں موجود ہونا، امراض قلب، جگر و کلیہ کا پایا جانا، ہیضہ، خناق وبائی، حمی قرمزیہ، خسرہ، ذات الریہ، اور قروح معدہ میں بھی بطور نتیجہ کے ورم معدہ عارض ہو جاتا ہے۔ سنکھیا وغیرہ کا استعمال کرنا، بہت گرم پانی پی لینا، کسی جسم غریب کا معدہ میں اتفاقاً پہونچ جانا، جو باعث لذع و خراش ہو، سرطانِ معدہ اور سل معدہ وغیرہ۔

علامات: معدہ میں گرمی، جلن، اور درد ہوتا ہے، بخار بھی ہوتا ہے، کھانے کے بعد دبانے سے یا کھانسنے سے درد میں زیادتی ہوتی ہے، طبیعت بے چین رہتی ہے، جسکو اصطلاحاً کرب معدی کہا جاتا ہے، بار بار متلی اور قئے ہوتی ہے، بھوک کم اور پیاس شدید ہو جاتی ہے، کبھی قبض اور کبھی اسہال ہوتے ہیں، تھوک زیادہ آتا ہے، کبھی ترش پانی بھی منہ میں آجاتا ہے، زبان میلی ہو جاتی ہے، پیشاب کی مقدار کم ہو جاتی ہے، درد سر، زبان سرخ، اور ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے، اگر ابتداء مرض میں علاج کی طرف توجہ نہ کی جائے تو بالآخر، ہچکیاں بکثرت آکر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ بچوں میں ورم معدہ بڑھکر اگر اثنا عشری تک پہونچ جائے تو مرارہ میں تورم ہوکر یرقان ہو جایا کرتا ہے، اور اگر امعاء تک ورم پہنچ جائے تو اسہال ہونے لگتے ہیں۔

معمولات مطب: اصل سبب کی تحقیق کرکے اسکو رفع کریں، نیز معدہ کو بحالت سکون رکھنے کی حتی الوسع کوشش کریں، کیونکہ اس میں معدہ کو جس قدر سکون دیا جائے، اسی قدر بہتر ہے، اگر مریض کی قوت اس بات کی اجازت دے کہ غذا دو تین روز تک نہ دی جائے، تو مناسب ہے کہ غذا بند کر دی جائے، لیکن پیاس کے رفع کرنے کے لئے عرق مکوہ برف سے ٹھنڈا کرکے تھوڑا تھوڑا دیتے رہیں۔ اگر معدہ کے مقام پر شدید درد ہو تو پوست خشخاش (۲ تولہ) کو عرق گلاب (۲۰ تولہ) میں جوش دیکر ٹکور کریں اور معدہ پر مندرجہ ذیل ضماد لگائیں:

نسخہ ضماد: رسوت، صندل سرخ، گل ارمنی، آب مکوہ سبز میں پیسکر نیمگرم ضماد کریں۔ اس کے بعد اسی نسخہ میں دو تین روز کے بعد آردجو (۲ تولہ)، مغز املتاس (۱ تولہ)، تخم خطمی (۱ تولہ) کا اضافہ کریں۔ ایک ہفتہ کے بعد اس ضماد کو بند کر دیں اور اس کی جگہ ذیل کا ضماد لگائیں:

نسخہ ضماد محلل: مغز املتاس (۱ تولہ)، مکوہ خشک (۶ ماشہ)، آردجو (۲ ماشہ)، گل بابونہ (۶ ماشہ)، سنبل الطیب (۶ ماشہ)، اکلیل الملک (۶ ماشہ)

صندل سرخ، آب کوہ سبز میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں، اور نسخہ مروقین تھوڑا تھوڑا دن میں چند بار پلائیں:

نسخہ مروقین: آب کوہ سبز مروق، آب کاسنی سبز مروق، شربت بزوری ملا کر خاکسی چھڑک کر دیں، اور شام کے وقت سے ذیل کا نسخہ تھوڑا تھوڑا رات تک پلاتے رہیں:

شیرۂ تخم کاسنی، شیرۂ تخم خیارین، شیرۂ کوہ خشک، شیرۂ تخم خربزہ، عرق بادیان عرق کوہ میں ملا کر شربت بزوری معتدل ملا کر دیں۔

جب مندرجۂ بالا نسخوں سے عوارض میں کمی ہو جائے تو پھر سات آٹھ روز تک منضج پلا کر مسہل دیں:

نسخہ منضج: گل بنفشہ، مویز منقی، بیخ کاسنی، بادیان، گاؤزبان، کوہ خشک رات کے وقت گرم پانی میں ڈال دیں اور صبح کے وقت مل چھان کر آب کوہ سبز مروق اور شربت بزوری معتدل ملا کر دیں۔ اگر قبض ہو تو بجائے شربت بزوری کے خمیرہ بنفشہ ملا کر دیں، اور شام کے وقت ذیل کا نسخہ پلائیں:

دواء المسک معتدل پہلے کھلائیں، اوپر سے شیرہ کوہ خشک، شیرہ بادیان، شیرہ مویز منقےٰ، عرق کوہ میں نکالکر شربت بزوری، یا خمیرہ بنفشہ ملا کر دیں؛ اور مسہل کے روز سنا مکی شامل کر دیں، اور آب کوہ صبح کے وقت نہ ملائیں، بلکہ اس کے بجائے مغز املتاس، ترنجبین، شکر سرخ، گلقند، مغز بادام شیریں اضافہ کر کے ایک دو جلاب دیدیں۔

اس کے بعد تبرید کے لئے ذیل کا نسخہ پلائیں:

نسخہ تبرید: لعاب بہدانہ، شیرہ عناب، عرق گاؤزبان، عرق کوہ میں نکال کر شربت بنفشہ ملا کر تخم ریحاں چھڑک کر پلا دیں۔ اس کے بعد صرف مروقین چند روز تک پلاتے رہیں۔

غذا: غذا بہت کم، زود ہضم اور سیال دیجائے، تاکہ معدہ کو غذا کے ہضم کرنے میں زیادہ دشواری نہ ہو، مثلاً بکری کا شوربہ، جس میں مصالحہ نہ ڈالے گئے ہوں، آش جو، آب مونگ وغیرہ۔

ورم معدہ مزمن

ماہیت: مرض کی اس حالت میں معدہ کی غشاء مخاطی موٹی سخت اور خاکستری رنگ کی ہو جاتی ہے، اس میں زخم یا جریان خون کی علامات پائی جاتی ہیں، معدہ معتدل مقدار سے بڑا ہو جاتا ہے، رطوبت معدیہ کی بجائے اس سے ایک لیسدار رطوبت نکلتی ہے۔

اسباب: یہ صورت عموماً ورم حادہ کے نتیجہ میں، اور گاہے اصالتاً بھی ہوا کرتی ہے، مثلاً شراب خوری، تیز مصالحہ دار اشیاء کے استعمال سے، یا امراض قلب، جگر، گردہ، ریہ، اور نقرس، وجع مفاصل، آتشک وغیرہ کے باعث ہو جایا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں خراب اغذیہ کا استعمال کرنا، کھانے کے بعد سخت دماغی وجسمانی محنت کرنا، رنج وغم، فکر وتردد میں پڑا رہنا،

دائمی قبض رہنا، دانتوں میں کسی قسم کی خرابی کا ہونا اور اسی طرح دیگر اسباب اس کے اسباب معدہ ہیں +

علامات : بھوک اچھی طرح نہیں لگتی، قوت ہاضمہ خراب رہتی ہے، معدہ کے مقام پر ایک ہلکا ہلکا درد ہوا کرتا ہے، کھانے کے بعد درد میں زیادتی ہوجایا کرتی ہے، شکم میں تناؤ ہوجاتا ہے، ہاتھ لگانے سے فم معدہ دُکھتا ہے، زبان درمیان سے کمدر اور کنارے سے سرخ ہوتی ہے، اور ان پر دانتوں کے نشان ہوتے ہیں، ترش ڈکاریں آتی ہیں، متلی اور قے ہوتی ہے، پیاس کی شدت ہوتی ہے، ہتھیلی اور تلوؤں میں جلن ہوتی ہے، خفیف بخار رہتا ہے، قبض ہوتا ہے، گاہے منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں، سینہ میں جلن اور سر میں درد ہوتا ہے، تھوک بکثرت آتا ہے، پیشاب کی مقدار کم ہوجاتی ہے، اور اسکا رنگ سرخ ہوتا ہے، جلد خشک اور بدن پھیکا ہوتا ہے، سستی، کاہلی، سہر، اختلاج، اور ضعف کا غلبہ ہوجاتا ہے +

تشخیص اسکی بعض علامات سوء ہضم ضعفی سے مشابہ ہیں، اس لئے اسے سوء ہضم ضعفی[1] سے تشخیص کرنا چاہئے، سوء ہضم ضعفی میں فم معدہ ہاتھ لگانے سے نہیں دُکھتا، نبض چلتی ہے، اطراف سرد رہتے ہیں، زبان زیادہ میلی نہیں ہوتی +

ورم معدہ مزمن میں دبانے سے فم معدہ کا مقام دُکھتا ہے، مریض کو خفیف بخار ہوتا ہے، نبض سریع چلتی ہے، زبان میلی ہوتی ہے، اور مصالحہ دار اشیاء کے کھانے سے درد میں زیادتی ہوجاتی ہے +

معمولات مطب : اس میں ورم معدہ حار کی طرح منضج پلاکر دو تین جلاب دیں اور اسی طرح تبرید وغیرہ پلائیں، اس کے بعد اگر بخار ہو تو قرص گل مرواریدین کے ساتھ دیں، اگر بخار زائل ہوجائے تو معجون دبید الورد کے ساتھ مرواریدین دیں، اور پانی کے بجائے عرق گاؤزبان یا لوہے کا بجھا ہوا پانی پلائیں +

باقی تدابیر غذا، اور پرہیز میں ورم حار کے اصول و ہدایات پر کاربند ہوں +

معدے کا دبیل اور زخم

(دُبَیْلَۃُ الْمِعْدَہ، قُرُوْحُ الْمِعْدَہ)

{معدے کے گرم اورام، جن کے مواد تیز ہوتے ہیں، ان کے مواد اکثر ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں}

[1] سوء ہضم ضعفی سے مراد وہ سوء ہضم ہے، جو اعضائے ہاضمہ (معدہ و امعاء) کی قوت ہاضمہ کے کمزور ہوجانے سے لاحق ہوتا ہے +

یعنی ان اورام کے اندر ایک مقام پیدا ہو جاتا ہے، جس کے اندر ورم کا مادہ اکٹھا ہو جاتا ہے {اور پک کر اور پیپ بنکر پھوڑے بنجاتے ہیں} +

علامات {پھوڑے بننے کی علامت یہ ہے کہ ٹیس بڑھ جاتی ہے} کیونکہ مادہ جس وقت پکنے لگتا ہے تو اس میں ایک قسم کا جوش پیدا ہوتا ہے، جس سے مادے کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اور کھچاوٹ زیادہ ہو جاتی ہے {بخار تیز ہو جاتا ہے} کیونکہ مادے کے پکنے کی گرمی موجودہ بخار کی گرمی کے ساتھ مل جاتی ہے اور اس لئے کہ اس وقت درد میں اضافہ ہو جاتا ہے، اور اس کی زیادتی سے حرارت میں بھی زیادتی ہو جاتی ہے {جب مادہ پورے طور پر پک کر، اور پیپ بنکر ٹھیک ہو جاتا ہے تو بخار اور درد میں تخفیف ہو جاتی ہے} کیونکہ اس وقت مادے کے پکنے کی گرمی کم ہو جاتی ہے {مگر سوجن باقی رہتی ہے، اور پھوڑے کی پھوٹنے کی علامت یہ ہے کہ رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں، اور لرزہ آتا ہے} کیونکہ پیپ جب اپنی جگہ سے نکل کر بہتی ہے تو اس کی حدت و تیزی حس دار اعضاء میں لگتی ہے {پیپ اور خون پاخانہ یا قے میں خارج ہوتا ہے، اور ورم دب جاتا ہے} +

علاج {اگر پھوڑا بننے کے بعد ورم خود بخود نہ پھوٹے، تو تازہ دودھ اور گرم پانی پلاکر ورم پر نرمی سے دباؤ ڈالیں} دودھ جلد یعنی جھلی کو نرم اور ڈھیلا کرکے آسانی پھٹنے کے قابل بنا دیتا ہے {اور مریض سے کہیں کہ نہایت نرم گدے پر پیٹ کے بل لیٹے، تاکہ دباؤ سے ورم پھوٹ جائے، پھر شکر کا پانی، یا شہد کا پانی پلائیں، تاکہ اس سے دھل کر صاف ہو جائے، پھر پیپ کے صاف ہو جانے کے بعد ایسی دوائیں کھلائیں، جس سے زخم بھر جائے، مثلاً کندر، دم الاخوین، گلنار، کہربا، گل ارمنی، اور گل سرخ} +

{معدے کے زخم اور اس کے دانوں کی علامت یہ ہے کہ ترش اور چٹپٹی چیزوں کے کھانے کے بعد ان کی تیزی کے لگنے سے شانوں کے درمیان درد سخت ہو جاتا ہے} شانوں کے درمیان درد کیوں ہونے لگا، معدہ تو ان سے نیچے ہے، ہاں اگر مری میں زخم یا دانہ ہو تو شانوں کے درمیان درد ہو سکتا ہے {یا قص یعنی سینے کی ہڈی کے نیچے درد بڑھ جاتا ہے، بشرطیکہ زخم فم معدہ میں ہو، یا ناف کے اوپر درد ہوتا ہے} بشرطیکہ معدہ کے قعر (گہرائی) میں ہو {اور پیپ، یا خون، قے، یا پاخانہ میں ظاہر ہوتا ہے + معدے کے زخم کے علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ڈکاریں بکثرت، اور بدبودار آتی ہیں} کیونکہ زخم سے گندے بخارات اٹھتے ہیں {اور زبان خشک ہوتی ہے} +

علاج {گاہے زخموں کی صاف کرنے والی، اور گاہے بھر لانے والی دوائیں دیں} "صاف کرنے والی دوائیں" اس لئے کہ میل کچیل، اور پیپ کو صاف کر دیں، مثلاً شہد کا پانی، اور جلاب، اور ایسی تیز دوائیں اس مطلب کے لئے استعمال نہ کریں، جو تیزی سے چھیل کر زخم

کو بڑھا دیں، اور بھرنے والی دوائیں یہ ہیں؛ قرص کہربا ایسے ربوب کے ساتھ، جو تا بعض ہوں (ربوب؛ رُبّ کی جمع ہے، گاڑھے کئے ہوئے جوہر یا ست)۔

ماہیت: معدہ کے قروح اکثر اوقات بواب کے پاس اور معدہ کی پچھلی دیوار میں پیدا ہوتے ہیں، یہ چھوٹے بڑے اور عدد اً کم و بیش ہوتے ہیں، مگر اکثر اوقات عدداً ایک ہوتے، اور تقریباً ایک پیسہ کے برابر پھیلے ہوتے ہوتے ہیں، جس کی شکل بیضوی، یا گول ہوتی ہے، اور کنارے گہرے ہوتے ہیں۔ اس مرض میں زیادہ تر ۲۰ سے ۴۰ سال کے عمر کی عورتیں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔

اسباب: اس مرض کے اسباب بالعموم مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: گلی سڑی، اور ثقیل اغذیہ کا استعمال کرنا، غذا کے کھانے میں بے اعتدالی کرنا، ورم معدہ مزمن کا پہلے سے موجود ہونا، اکثر اوقات یہ شکایت ایسی عورتوں کو ہو جایا کرتی ہے جو ایام کی خرابی کی وجہ سے نفث الدم کی شکایت میں مبتلا رہا کرتی ہیں۔

علامات: ابتدار مرض میں سوءِ ہضم کی شکایت ہوتی ہے، فم معدہ پر درد اور جلن ہوتی ہے، اس کے بعد رفتہ رفتہ درد معدہ کا دورہ ہونے لگتا ہے، جو فم معدہ سے شروع ہوتا ہے اور اس کی ٹیس پشت اور پسلیوں تک پہونچتی ہے، کھانے کے بعد درد میں زیادتی ہو جاتی ہے، بعض دفعہ اسقدر درد ہوتا ہے کہ درد کی زیادتی سے مریض قے کر دیتا ہے، جس میں غذا، خون اور بلغم خارج ہوتا ہے، فعل ہضم ہمیشہ خراب رہتا ہے، بھوک زائل ہو جاتی ہے، اور مریض رفتہ رفتہ ضعیف ہوتا جاتا ہے، قبض رہتا ہے، زبان سرخ ہوتی ہے۔ جب مرض اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ معدہ میں سوراخ پیدا کر دے، تو اس وقت دفعتہ فم معدہ میں شدت کا درد ہوتا ہے، جو بالآخر تمام شکم میں پھیل جاتا ہے، اور جس سے مریض نڈھال اور اسکا چہرہ زرد ہو جاتا ہے، نبض سریع اور ضعیف چلتی ہے، قے آتی ہے، پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے، اگر پیٹ کو دبایا جائے تو تکلیف ہوتی ہے۔ جب قرحہ کی پیپ معدہ سے نکل کر صفاق تک پہنچ جاتی ہے تو صفاق میں غیر معمولی ورم ہو کر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

انجام: عموماً قروح معدہ کے مریض تندرست ہو جایا کرتے ہیں، بشرطیکہ علاج اور پرہیز اچھے طریقہ پر کیا جائے، ورنہ مرض ترقی کر جاتا ہے، اور بالآخر موت واقع ہوتی ہے۔

معمولات مطب: اس مرض کے علاج کرنے میں اس امر کو مدِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ جس قدر ممکن ہو معدہ کو ہر قسم کی حرکت اور فعل سے محفوظ رکھا جائے، چنانچہ اگر مریض برداشت کر سکے تو دو تین روز تک غذا بالکل نہ دیں، پیاس کو کم کرنے کے لئے عرق کیوڑہ، عرق بادیان، عرق گاؤزبان وغیرہ برف سے ٹھنڈا کر کے پلائیں۔ نیز کندر، دم الاخوین، گل ارمنی، گلنار کو سرمہ سا باریک کر کے شربت انجبار میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چٹاتے رہیں۔

یا قرص کہربا یا قرص گلنار شربت خشخاش میں ملا کر عرق کیوڑہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اور پینے کے لئے ذیل کا نسخہ دیں: قرص کہربا، یا قرص گلنار، آب کاسنی سبز مروق، آب کدو سبز مروق آب برگ شبت سبز مروق، شربت حب الآس کے ساتھ دیں۔

جب قئے میں پیپ وغیرہ کا اخراج ہونے لگے تو اس کی صفائی کے لئے ماء العسل پلائیں اور اس کے بعد مذکورہ بالا ادویہ استعمال کرائیں۔ پیٹ پر زردی بیضہ مرغ اور روغن گل ملا کر مالش کریں۔

غذا: مناسب تو یہ ہے کہ غذا بالکل بند کر دی جائے، لیکن اگر مریض بھوک سے بےچین ہو جائے، تو ہلکی الطیف اور سیال غذائیں دیں، مثلاً آب انار، آب سنگترہ، سفیدی بیضہ، زردی بیضہ مرغ گرم پانی میں ملا کر، آش جو، دودھ آب آہک ملا ہوا، ساگودانہ، یخنی بغیر مصالحہ وایسی چیزیں۔ یہ غذائیں ہر چار گھنٹے کے بعد، یا کم وبیش وقفہ سے تھوڑی تھوڑی مقدار میں دی جائیں۔ اگر ہو سکے تو حقنہ کے ذریعہ غذا پہونچایا کریں، تاکہ معدہ پر زیادہ بار نہ پڑے۔ غذا بذریعہ حقنہ پہونچانے کی ترکیب وفوائد کا ذکر خناق کے بیان میں کیا گیا ہے۔

اپھارہ، ڈکار، جمھائی، انگڑائی (نفخہ، جشاء، تثاؤب، تمطی)

(پیٹ گاہے معدے کی وجہ سے پھولتا ہے) مثلاً یہ کہ معدے کا مزاج بلا کسی مادے کے خراب ہو گیا ہو (یا غذا کی وجہ سے، یا اس وجہ سے پھولتا ہے کہ معدے میں کسی قسم کے مواد اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ معدے کی وجہ سے پیٹ کے پھولنے کی صورت یہ ہے کہ اوس میں سردی پیدا ہو جاتی ہے، اور اوس کی حرارت غریزیہ کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے وہ غذا کے پکانے پر قادر نہیں رہتا ہے) اور ہضم کئے بغیر غذا میں خفیف سی تحریک پیدا کر دیتا ہے (جس سے بخارات پیدا ہو جاتے ہیں) ان بخارات کو معدہ ضعف کی وجہ سے تحلیل بھی نہیں کر سکتا ہے، اسلئے یہ سرد وغلیظ ہو کر ریاح بنجاتے ہیں، اور پیٹ میں نفخ پیدا کر دیتے ہیں، اور معدہ پھونکی ہوئی مشک کی طرح پھول کر سانس کو تنگ کر دیتا ہے (غذا کی وجہ سے پیٹ پھولنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ اس کی زیادتی کی وجہ سے، یا اس کے اندر رطوبت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے یا اسوجہ سے کہ غذا فی نفسہ نفاخ (پیٹ پھلانے والی) ہے یا اسوجہ سے کہ اس میں بساندھ ہے، غذا اس قابل نہیں ہوتی ہے کہ حرارت اسکو پوری طور پر پکا سکے چنانچہ جن چیزوں میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے، مثلاً کدو اور ککڑی، ان میں جب بدنی حرارت عمل کرتی ہے تو ان سے غلیظ بخارات اٹھتے ہیں، جنکو بدنی حرارت تحلیل کرنے سے عاجز ہوتی

ہے: خواہ حرارت بدنیہ کسی طور پر کم نہ ہو، بلکہ اعتدالی حالت پر ہو۔

نفاخ وہ چیزیں ہیں، جن میں ایک عارضی زائد رطوبت ہوتی ہے، جن کے تحلیل کرنے پر حرارت قادر نہیں ہوتی ہے، اسلئے اس سے ریاح پیدا ہو جاتے ہیں اور پیٹ کو پھلا دیتے ہیں، مثلاً مسور اور لوبیا۔

جن چیزوں میں بسانده ہوتی ہے، طبیعت کو ان سے چونکہ نفرت ہوتی ہے، اس لئے ان پر طبیعت اچھی طرح عمل نہیں کر سکتی ہے، جس سے یہ فاسد ہو جاتے ہیں، اور ان سے ریاح پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ دماغ اور رحم کی طرح چونکہ معدے کی حس بھی تیز ہے، اس لئے خوشبودار چیزوں سے اس کو بھی نفع پہونچتا ہے، اور اس میں تقویت پہونچتی ہے، اور برعکس اس کے بدبو سے اس میں ضرر پہونچتا ہے۔ جب اس کے مزاج کے موافق کوئی خوشبو اس میں پہونچتی ہے تو یہ اچھی طرح ہضم کر سکتا ہے، اور جب اس میں کوئی بدبودار، بسانده کی کوئی شئے پہونچتی ہے تو یہ کمزور ہضم کو فاسد کر دیتا ہے۔

{ مواد کی وجہ سے پیٹ پھولنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بلغم، سوداء، یا صفراء محیہ، جس میں غلیظ بلغم مخلوط ہوتا ہے، معدے کی گرمی سے تحلیل ہو کر ریاح پیدا کر دیتے ہیں۔ ان اسباب کی علامتیں اور ان کا علاج سوء مزاج معدہ، اور ضعف معدہ میں مذکور ہو چکا ہے }۔

{ ڈکار (جشاء) وہی ریاح ہے، جو معدے سے منہ کے راہ خارج ہوتی ہے } یہ کہنا کچھ صحیح نہیں ہے کہ ڈکار وہ ریاح ہے، کہنا یہ چاہئے تھا کہ ڈکار وہ حالت ہے، جو معدے سے منہ کے راہ ریاح خارج ہونے کے وقت پیدا ہوتی ہے، خود اس ریاح کا نام ڈکار نہیں ہے { ڈکاریں جب کثرت سے آنے لگتی ہیں تو ہضم خراب ہو جاتا ہے، کیونکہ ڈکاروں سے غذاء قعر معدہ میں ٹھہر نہیں سکتی، بلکہ اوپر چڑھ جاتی ہے } حتیٰ کہ گاہے قے کی طرح نکل پڑتی ہے، کیونکہ معدہ ڈکار کے وقت ریاح کو منہ کی راہ خارج کرنے کے لئے سکڑتا، اور اندرونی اشیاء کو سمیٹ کر نچوڑتا ہے، اس لئے معدہ کی غذاء بھی ریاح کے ساتھ منہ کے راہ خارج ہو جاتی ہے { اس لئے قعر معدہ، جہاں قوت ہاضمہ فم معدہ سے زیادہ ہے، غذاء پر اچھی طرح حاوی نہیں ہو سکتا ہے } اور گاہے ڈکاریں طبعی طور پر بھی اس وقت آتی ہیں، جبکہ کوئی شئے تھوڑی اور چوس چوس کر پی جائے، یا عجلت کی حالت میں غذاء کھائی جائے، کیونکہ پانی وغیرہ کو چوس کر پینے، اور غذاء بعجلت کھانے کے وقت منہ کی ہوا، پانی اور غذاء کے ساتھ معدہ تک جا کر اکٹھی ہو جاتی ہے، جسے طبیعت خارج کرنا چاہتی ہے، جب یہ خارج ہوتی ہے تو معدہ کی موجودہ دوسری ریاح بھی خارج ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد معدہ غذاء کو ہر طرف سے گھیر لیتا ہے، اور معدے سے ریاح کا تناؤ دور ہو جاتا ہے، جس سے

ہضم اچھا ہوتا ہے +

جماہی (تثاؤب) وہ حالت ہے کہ انسان خواہ مخواہ منہ کھولنے پر مجبور ہوتا ہے +

{جماہی ان غیر منہضم بخارات سے پیدا ہوتی ہے، جو سر کی طرف چڑھتے ہیں + یہ بخارات جب جبڑے اور ہونٹھوں کے عضلات میں جمع ہو کر سردی، تکاثف، اور تحلیل نہ ہونے کے باعث غلیظ ہو جاتے ہیں، تو ان عضلات میں تناؤ اور کھچاوٹ پہونچتی ہے، اور طبیعت ان کو دفع کرنا چاہتی ہے} مگر چونکہ وہ ان کے غلیظ ہونے کے باعث دفع کرنے سے عاجز ہوتی ہے، اس لئے وہ اختیاری عضلات کی قوت سے اِمداد حاصل کرتی ہے {یہی وجہ ہے کہ ہاضمہ کی کمزوری کے وقت جماہیاں زیادہ آیا کرتی ہیں} جیسا کہ کچی نیند میں بیدار ہونے کے وقت اکثر ہوتا ہے، جبکہ نیند پوری نہ ہوئی ہو +

{**انگڑائی** (تمطی) بھی انہی بخارات سے پیدا ہوتی ہے، جبکہ یہ بدن کے دوسرے عضلات میں جمع ہو جاتے ہیں + **علاج**: اِن چاروں امراض کا علاج یہ ہے کہ معدے کی تقویت، اور اسکا تنقیہ کریں، اور ہاضمہ کو اُن تدابیر سے درست کریں، جو بارہا مذکور ہو چکے ہیں} +

نفخ شکم میں معدہ اور آنتوں کی قوت ہاضمہ اور ان کی ساخت کمزور ہو جاتی ہے جس سے اُن میں ریاح پیدا ہو کر نفخ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے +

اسباب: نفخ کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں: نفاخ، ثقیل، ٹھنڈی چیزوں کا استعمال کرنا، پانی کا زیادہ پینا، چائے کی کثرت، غذا کے بعد فوراً سو جانا، امراض معدہ و امعاء، امراض جگر، امراض رحم، اور مرض نقرس، حمی معویہ (موتی جھرا؛ ٹیفوڈس) وغیرہ ہیں، اور عصبی مزاج کی عورتوں کو یہ شکایت ہوا کرتی ہے +

علامات: عام حالات میں کوئی چیز کھانے کے چند گھنٹے کے بعد پیٹ پھول جاتا ہے، اور ڈکار کے بعد طبیعت کسی قدر درست ہو جاتی ہے؛ کبھی درد ہوتا ہے اور قراقر کی آواز آتی ہے، کبھی ترش ڈکاریں آتی ہیں، منہ سے تھوک زیادہ آتا ہے، دل دھڑکتا ہے، غذا کے بعد سینہ میں جلن ہوتی ہے +

علاج: دیگر اہم امراض کی وجہ سے یہ مرض ہو تو اصل مرض کی طرف التفات کریں۔ معمولی حالات میں اصولاً اصلاح ہضم، کسر ریاح، اور تلطیف غذا برتیں، اور تقویت ہضم کے لئے معدہ و امعاء کی طرف توجہ کریں +

معمولات مطب: عام حالات میں ابتداءً کسر ریاح اور اصلاح ہضم کے لیے مصطگی، گلقند (عرق) ... میں ملا کر پہلے کھلائیں، اوپر سے بادیان، انیسون، دانہ الائچی کلاں پانی میں جوش دیکر صاف کریں، اور گلقند (عرق) حل کر کے پلائیں + ——— اگر اس نسخہ سے مرض میں افاقہ نہ ہو تو جوارش کمونی پہلے

کھلائیں، اوپر سے شیرۂ بادیان، شیرۂ انیسون، شیرۂ زیرہ سفید، پانی میں شیرہ نکالکر اور خمیرہ بنفشہ ملاکر دیں، اور کھانے کے بعد حب کبد نوشادری، یا حب پپیتہ، یا نمک سلیمانی کھلائیں۔ آور اس کے بعد پیٹ پر آرد نخود اور نمک طعام کی خشک ٹکور کرتے رہیں۔

ان تدابیر کے بعد بشرط ضرورت مندرجہ ذیل ادویہ سے تکمید کریں:

نسخہ تکمید: زنجبیل، مالکنگنی، سبوس گندم، نمک طعام، باجرہ، ان سب کو کوٹ چھانکر دو پوٹلی بنائیں، اور توے پر گرم کر کے پیٹ کو سینکیں، شام کے وقت معجون نانخواہ، عرق بادیان کے ساتھ دیں، یا نمک مرگانگ جوارش کمونی میں ملاکر دیں۔ ہفتہ میں دو بار رفع قبض کے لئے حب تنکار کھلایا کریں۔

غذا و پرہیز: درد کے رفع ہونے کے بعد مریض کے حالات کے مطابق معمولی لطیف غذائیں دیں شلاً بکری، مرغ، تیتر، بٹیر وغیرہ کا شوربہ، مونگ کی دال، مونگ کی کھچڑی، پھلکا وغیرہ۔ سبزی، مٹھائی، میوہ جات، چائے، قہوہ، اور ثقیل، نفاخ، دیرہضم چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ نیز بھوک سے کم غذا دیں۔ کھانے کے بعد فوراً پانی پینے سے روکیں، بلکہ ایک دو گھنٹہ کے وقفہ کے بعد پانی پلائیں، اور قبض کسی حالت میں نہ ہونے دیں۔

قَے، اُبکائی، اور متلی (قَے، تَہَوُّع، غَثیَان)

(قے اور اُبکائی معدے کی اُس خاص حرکت کا نام ہے، جو معدہ کسی شئے کو منہ کے راہ خارج کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے، مگر ان میں باہمی فرق صرف اسقدر ہے کہ اُبکائیوں میں معدے کی حرکت کے ساتھ غذا خارج نہیں ہوتی ہے، اور قے میں غذا بھی خارج ہوتی ہے۔ اور متلی اوس حالت کا نام ہے، جو قے اور اُبکائیوں سے پہلے ہوا کرتی ہے، اور جس میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب معدہ حرکت کریگا، اور قی یا اُبکائیاں عنقریب نمودار ہونگی۔ گاہے یہ حالت حسب تقاضائے مادہ ایک عرصہ تک دیر پا رہتی ہے، اور گاہے صرف تھوڑی دیر تک قائم رہتی ہے} چنانچہ اگر مادہ معدے میں پیدا ہوتا ہے تو متلی قائم رہتی ہے، اور اگر کسی دوسرے عضو سے گرتا ہے تو متلی کسی وقت ہوتی ہے، اور کسی وقت بند ہوجاتی ہے۔

{تقلب النفس (جی اُلٹ جانا) بھی اُسی متلی کو کہتے ہیں، جو دیرپا ہوتی ہے، اور گاہے بھوک کے زائل ہوجانے کو بھی تقلب نفس (جی اولٹ جانا) کہتے ہیں۔ ان امراض کی وجہ فاسد مواد ہوتے ہیں} جو اپنے فساد کی وجہ سے، یا کثیر المقدار ہونے کی وجہ سے معدے پر بوجہ ڈال کر اذیت پہونچاتے ہیں{ یہ مواد گاہے معدے کے جوف میں ہوتے ہیں، اور

گا ہے معدے کے جوہر اور اس کے طبقات میں سرایت کئے ہوتے ہیں، پہلی صورت سے قی، اور دوسری صورت سے اُبکائیاں آتی ہیں} پہلی صورت سے قے آنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان مواد سے معدہ جب تکلیف پاتا ہے، اور معدہ اُن کو دفع کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے، تو یہ مواد بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ معدہ کی چنٹوں سے چسپاں نہیں ہوتے ہیں تو سہولت سے خارج ہوتے ہیں، اور اگر چسپاں ہوتے ہیں تو دشواری سے خارج ہو جاتے ہیں؛ اور دوسری صورت میں اُبکائیوں کے ساتھ تکلیف بہت زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ معدہ جب دفع کرنا چاہتا ہے تو سرایت کئے ہوئے مواد نہ معدے کے جوہر سے بہ آسانی خارج ہوتے ہیں، اور نہ وہ باہر نکلتے ہیں۔

سبب (۱) {یہ مواد گا ہے گرم اور صفراوی ہوتے ہیں} **علامات** {سوزش، پیاس، اور قے میں خارج ہونے والی شئے زردی ہوتی ہے۔ **علاج**: ان مواد کو معدے سے خارج کرنے کے لئے سکنجبین اور گرم پانی سے قے کرائیں، جوشاندۂ ہلیلہ یا ایارج فیقرا اور سقمونیا کا مسہل دیں، ہلکے حقنے کریں۔ غرض ان میں سے جو مناسب ہو، اور جو کر سکیں کریں} کیونکہ جب معدے سے مادۂ فاسد خارج ہو جائیگا تو اُسوقت قی یونہی بند ہو جائے گی {باقی مواد جو نہ نکل سکے ہوں، اُنکو مناسب خوشبودار شربتوں اور غذاؤں سے درست کریں} مثلاً شربت سیب، شربت بہی، ہمراہ عود خام، صندل، گلاب، اور غذاؤں میں سماق والی غذاء، انار کی غذاء، انگور خام کی غذاء، جن میں بہی، گلاب، اور عود ڈالا گیا ہو۔

سبب (۲) {گا ہے وہ مواد سرد تر (بلغمی) یا سوداوی ہوتے ہیں} **علامات** {نہ سوزش، اور نہ پیاس ہوتی ہے، ہاں نفخ، گڑگڑاہٹ، اور قے میں نکلنے والی شئے ترش ہوتی ہے} سوداوی مادے کا ترش ہونا تو ظاہر ہے، مگر بلغمی مادے میں ترشی کی وجہ ہضم کی کمی ہوتی ہے {یا وہ شور یا شیریں ہوتی ہے} کیونکہ بلغم اگر شور ہے تو نکلنے والی شئی بھی لازمی طور پر شور ہوگی، اور اگر بلغم طبعی اور شیریں ہے تو یہ بھی شیریں ہوگی، اس لئے کہ بلغم طبعی، جو شیریں ہوتا ہے، وہ اگرچہ خون بنکر معدے کے تغذیہ میں صرف ہو سکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ معدے میں جس طور پر بھی پہونچے، تغذیہ ضرور بخشے؛ بلکہ معدے کے تغذیہ میں یہ اسی وقت صرف ہو سکتا ہے، جبکہ یہ معدے کی رگوں کے ذریعہ پہونچے۔

علاج: {قے کی ہلکی دواؤں، یا کسی دوسری تدبیر سے معدے کو صاف کریں} مثلاً سوئے کا جوشاندہ ہمراہ سکنجبین قے کے لئے پلائیں؛ اور اگر یہ کافی ثابت نہ ہو تو اس کے ساتھ مولی کے تخم، نمک، رائی اور شہد بھی استعمال کریں {اس کے بعد معدے کو قوی کرنے کے لئے شربت نانا استعمال کرائیں، جس میں نعناع بھی ہو، اور لونگ، عود خام، اور گل سرخ سے خوشبودار کیا گیا ہو} ۔

سبب (۳) {گاہے یہ مواد معدہ میں نہیں پیدا ہوتے ہیں، اور نہ معدے میں جمع رہتے ہیں، بلکہ جگر، طحال، اور مرارہ یعنی پتہ جیسے اعضاء سے معدہ پر گرتے ہیں} یہ قسم پہلی قسم سے زیادہ بری ہے، کیونکہ اس میں یہ اعضاء بھی آفت زدہ ہوتے ہیں، معدہ بھی اتنا کمزور ہوتا ہے کہ ان کے مواد کو قبول کر لیتا ہے، اور ان اعضاء کی آفت میں شریک ہو کر معدہ اسقدر ضعیف اور عاجز ہو جاتا ہے کہ جن مواد کا رخ اس کی طرف ہے اُن کے دفع کرنے پر بھی قادر نہیں رہتا ہے۔ گاہے یہ مواد معدے میں سارے بدن سے آتے ہیں، جیسا کہ بخاروں کے بحران میں گاہے ہوا کرتا ہے۔

علامات {اس قسم کی علامت یہ ہے کہ یہ اعراض ایک عرصہ تک دیرپا نہیں رہتے ہیں، بلکہ قے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے، جب تک کہ مواد دوبارہ از سرِ نو معدہ پر گریں، ان علامتوں میں سکون رہتا ہے}۔ **علاج** {جس عضو سے معدے پر مواد گرتا ہوا دیکھیں پہلے اوس عضو کی تدبیر کریں، اور اوس کی طرف متوجہ ہو کر اوس کا تنقیہ وغیرہ کریں} نیز میوؤں کے پانی، اور ان کے ربوب، خوشبودار اور قابض دواؤں کے ساتھ استعمال کر کے معدے کی تقویت کریں۔

سبب (۴) {گاہے متلی اور قے غذاء کے فاسد ہو جانے سے ہوتی ہے، یعنی غذاء مقدار میں اسقدر زیادہ ہوتی ہے کہ معدے کی قوت اس کی کثرت برداشت نہیں کر سکتی ہے، یا وہ کیفیت کے لحاظ سے بُری ہوتی ہے} مثلاً یہ کہ وہ کڑوی تلخ، تیز، یا ترش ہوتی ہے، جس کی تیزی معدے میں لگ کر اذیت پہونچاتی ہے، اور معدہ اس کو قے کے ذریعہ دفع کرنا چاہتا ہے {یا وہ بیقاعدہ طور پر استعمال کی جاتی ہے} مثلاً یہ کہ بھاری غذاء کھا کر ہلکی اور لطیف غذاء کھالی جائے؛ اس سے لطیف غذاء پہلے خود فاسد ہوتی ہے، پھر دوسری کو فاسد کرتی ہے، اور معدے میں اذیت پہونچا کر قے کی حرکت کرنے پر معدے کو مجبور کر دیتی ہے۔

علامات {اس کی علامت یہ ہے کہ غذاء کی بیقاعدگی کے بعد اس کا ظہور ہوتا ہے} **علاج** {غذاء فاسد سے معدے کو پاک کر کے معدے کی تقویت کریں، اور غذاء کی بیقاعدگی کو دور کریں}۔

سبب (۵) {قے کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ معدے کا مزاج بگڑا ہوا، اور اس میں ضعف اسقدر ہوتا ہے کہ وہ غذاء کے بوجھ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا ہے} بلکہ قے کے ذریعہ خارج کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے {خرابی مزاج کی تمام قسموں کا ذکر علامات و علاجات کے ساتھ ہو چکا ہے}۔

سبب (۶) {گاہے قے بحران کے طور پر اس صورت سے ہوتی ہے کہ طبیعت مرض

کے ادے کو معدے کی طرف دفع کر دیتی ہے، اور پھر معدہ اس کو قے کے راہ خارج کر دیتا ہے} +

علامات {اس خاص قسم کی علامت یہ ہے کہ ایسی حالت اکثر کسی تیز مرض میں ہوا کرتی ہے} کیونکہ سرد امراض کے مواد کو طبیعت اوپر کی طرف (قے کے طور پر) کم دفع کیا کرتی ہے، کیونکہ ایسے سرد مواد خود نیچے کی طرف رُخ رکھتے ہیں، اور قعر معدہ کی طرف مائل رہتے ہیں، اس لئے طبیعت پر ایسے مواد کا خارج کرنا اسی راستے سے سہل ہوتا ہے، جدھر ان کا طبعی میلان ہوتا ہے {اور دوسری علامت یہ ہے کہ کسی بحران کے دن مرض نمودار ہوتا ہے} +

علاج {یہ ہے کہ قے لانے والی دواؤں سے طبیعت کی امداد کریں} +

اسباب: اس قسم کی شکایات بالعموم مندرجہ ذیل اسباب سے پیدا ہوتی ہیں: خراب غذا کا استعمال کرنا، گرم پانی کا پینا، معدہ میں فاسد رطوبات کا اجتماع، غذا زیادہ مقدار میں کھانا، معدہ کی غشاء مخاطی کا متورم ہونا، قروح معدہ، سرطان معدہ، استرخاء معدہ، نیز ورم امعاء، درد شکم، درد گردہ، اور حصاۃ گردہ، درد جگر، اور حصاۃ الکبد، بعض امراض قلب، ورم صفاق، صغر کبد، امراض رحم وخصیۃ الرحم، ورم اغشیۂ دماغ، ورم دماغ، دماغ کی رسولیاں، سکتہ، اختناق الرحم، ذیابیطس، تسمم بولی، کھانسی، ہیضہ، بعض متعدی بخار وغیرہ بھی ان عوارض کے اسباب ہو سکتے ہیں علیٰ ہذا بعض اقسام کے زہروں کا استعمال کرنا، مثلاً شراب، افیون، چرس، بھنگ، سنکھیا، تمباکو وغیرہ سے بھی قے اور متلی کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔ نیز بیہوشی کی بعض ادویہ کا سونگھنا یا ایام حمل کا ہونا، آنتوں میں کیڑوں کا ہونا، یا قولنج، فتق، تشنج معدہ، مکروہ نظارہ کا دیکھنا، بدبو کا سونگھنا گندہ اور تری ہوا میں سانس لینا، سرمہ، پارہ وغیرہ کا کھانا یا کسی اور طریقہ سے ان چیزوں کا خون میں شامل ہو جانا، اس قسم کی شکایات کا باعث ہوتا ہے +

اسی طرح جھولا جھولنے، کشتی یا جہاز پر سفر کرنے، چکر کھانے، اور بعض آدمیوں کو بعض سواریوں پر سفر کرنے سے شدید قے کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ چیچک، خسرہ وغیرہ میں بھی جبکہ دانے نکلنے والے ہوتے ہیں، قے ہوا کرتی ہے +

تشخیص: کھانا کھانے کے بعد اگر ایک گھنٹے کے اندر قے ہو جائے، تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ سبب مرض معدہ سے وابستہ ہے، لیکن اگر کھانا کھانے سے دو تین گھنٹہ کے بعد قے ہو تو امعائے دقاق کا مرض خیال کیا جاتا ہے، اور اس سے زیادہ عرصہ کے بعد قے کا ہونا بڑی آنتوں کے امراض کی دلیل ہے +

دماغی امراض کی ابتداء میں، یا یکایک بدنی حرارت کے زیادہ ہو جانے سے (جیسا کہ حمیات نائبہ میں ہوا کرتا ہے)، متلی کے بغیر خفیف جنبش سے قے ہو جاتی ہے، اور معدہ کو دبانے سے کوئی تکلیف نہیں معلوم ہوتی، لیکن امراض معدہ، امعاء، اور جگر میں متلی کے ساتھ قے ہوتی ہے، اور اگر شکم کو

دبایا جائے، تو درد بھی محسوس ہوتا ہے۔

معمولات مطب: اول اصل سبب کو معلوم کر کے اسکو رفع کریں، چنانچہ اگر خراب غذا کی وجہ سے مرض ہوا ہو تو تھوڑا تھوڑا سکنجبین چٹائیں، — اگر گرم پانی پی لینے کی وجہ سے ہے تو اسکا پینا چھوڑ دیں، — اور اگر معدہ میں اجتماع رطوبت کی وجہ سے یہ شکایت ہے تو یہ معلوم کریں کہ کونسی رطوبت جمع ہوئی ہے، اگر صفرا جمع ہوگیا ہے تو نیم گرم پانی میں سکنجبین ملاکر پلائیں، اس کے بعد جوارش انارین پہلے کھلادیں، اوپر سے شیرہ زرشک، شیرہ پودینہ خشک، شیرہ آلو بخارا عرق بادیان میں نکالکر شربت غورہ شامل کرکے دیں، اور ذیل کی چٹنی تیار کرکے تھوڑی تھوڑی چٹاتے رہیں۔

چٹنی: زہرمہرہ، طباشیر، گروسماق، اناردانہ، پودینہ خشک، زرشک، زردرد، صندل سفید، ان سب کو باریک پیسکر شربت انار یا سکنجبین لیموئی یا شربت غورہ میں ملاکر دیں، اور فم معدہ پر ان چیزوں کا لیپ کریں۔

نسخہ: زرشک، آملہ منقی، سماق، طباشیر، پوست ترنج، صندل سفید، پوست بیرون پستہ، ان سب کو عرق گلاب میں پیسکر سرکہ کا اضافہ کرکے لیپ کریں۔

اگر بلغم کا اجتماع ہو تو پہلے مندرجہ ذیل دوائیں پلاکر خوب اچھی طرح سے قے کرادیں:

نسخہ: تخم ترب کو پانی میں پیسکر سکنجبین سادہ ملاکر دیں،

جب طبیعت صاف ہوجائے تو یہ نسخہ پلائیں:

نسخہ: مصطگی رومی، عود غرقی، پودینہ خشک: باریک پیسکر جوارش مصطگی میں ملاکر عرق بادیان کے ساتھ، اور غذا کے بعد قرص دینار دسادہ پانی کے ساتھ دیں، اور شام کے وقت دوالمسک معتدل عرق بادیان کے ساتھ کھلائیں۔

اگر معدہ کے غشائے مخاطی کے ورم کی وجہ سے ہو تو ورم معدہ کی تدبیر کریں، اگر قروح معدہ وغیرہ کی وجہ سے ہو، اسی طرح اگر ورم امعاء، دردشکم، درد گردہ، درد جگر، ورم صفاق وغیرہ کی وجہ سے ہے تو ان کا علاج کریں، علی ہذا اگر امراض رحم وغیرہ کی وجہ سے ہے تو انکا علاج کریں، اگر سمیات کے استعمال سے مرض پیدا ہوا ہو تو انکے اخراج و اصلاح کی تدابیر کریں، اور ان چیزوں کا استعمال ترک کرادیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس سبب سے مرض لاحق ہوا ہو، اسی کا علاج کریں۔

اگر حمل کی وجہ سے مرض ہو تو ذیل کا نسخہ بطور چٹنی تھوڑا تھوڑا چٹاتے رہیں:

نسخہ: زہرمہرہ، طباشیر، گروسماق، اناردانہ، پودینہ خشک: باریک پیسکر سکنجبین لیموئی میں ملاکر تھوڑا تھوڑا چٹائیں، مریض کو بستر سے اسوقت تک نہ اٹھنے دیں، جب تک وہ کسی بھی چیز کا اشتہا نہ کرے۔ تلیین امعاء کا خیال رکھیں، تھکان کے کاموں سے روکیں، غذا سے پہلے

اور اس کے بعد گھنٹہ دو گھنٹہ آرام و راحت بخشیں +

غذا: مریض کو ایسی غذائیں دیں، جو سیال، زود ہضم، اور ساتھ ہی مقوی ہوں، اور ان میں قدرے ترشی ہو، مثلاً مرغ کے شوربہ میں انار دانہ ڈال کر پلائیں، مونگ کی پتلی دال تھوڑی مقدار میں دیں، کھاری پانی برف سے ٹھنڈا کر کے دیں، یا پودینہ، اور الائچی کو پانی میں پکا کر دیں، موسمی بخار میں قند کا شربت، لیموں کا عرق نچوڑ کر پلانا مفید ہے، علیٰ ہذا زلال تمر ہندی اور کچے آم کا شربت (پھلسا) کی اس حالت میں مسکن ثابت ہوتے ہیں +

ہدایات: قے آنے کے بعد فوراً غذا نہیں دینی چاہئے، فساد غذا کی صورت میں اگر قے آئے تو گرم پانی اور نمک ملا کر چند بار قے کرا دیں تاکہ معدہ پاک و صاف ہو جائے، اس کے بعد کم از کم چھ سات گھنٹہ تک کوئی چیز کھانے کے لئے نہ دیں، اگر خشکی محسوس ہو تو کلی اور غرغرہ کرائیں۔ شدید امراض کی ابتدا میں جو قے آتی ہے، ان میں ابتداءً غذا موقوف رکھیں، اس کے بعد جب قے کا سلسلہ رُک جائے تو زود ہضم غذا کھلائیں +

خون کی قے (قئ الدم)

{قے کے ساتھ جو خون نکلتا ہے، وہ معدہ سے، یا معدہ کے آس پاس سے آتا ہے} آس پاس کے اعضاء میں سے فقط مری ہی ہے، جہاں سے خون بصورت قے خارج ہو سکتا ہے +

سبب (۱) {اس خون کی وجہ گاہے یہ ہوتی ہے کہ معدے، یا مری کی کسی رگ کا منہ کسی ایسے تیز صفراوی مواد کی وجہ سے کھل جاتا ہے، جو خون میں بلکہ رگوں کو چھید دیتے ہیں} یا رگوں کے منہ کھلنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ قوت ماسکہ[1]، جو رگ کے منہ میں ہوتی ہے، وہ اس وجہ سے کمزور ہو جاتی ہے کہ رگیں کسی رطوبت سے ڈھیلی اور نرم پڑ جاتی ہیں، اس لئے وہ معمولی اسباب اور ادنیٰ قوت سے کھل جاتی ہیں، یا اس وجہ سے ان کے منہ کھل جاتے ہیں کہ رگیں بہت سے مواد سے پُر ہو کر اسقدر تنجاتی ہیں، کہ ان کے منہ خود بخود کھل جاتے ہیں + چنانچہ جوش خون کے وقت، جو رگوں کے منہ کھل جاتے ہیں، وہ اسی قسم کے تحت میں ہے، جبکہ خون کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ رگوں میں اس کی گنجایش نہیں رہتی ہے {یا کوئی رگ کٹ پھٹ جاتی ہے} اور اس کے پھٹنے کی وجہ گاہے مواد کی کثرت ہوتی ہے، بشرطیکہ رگ نہایت نرم اور رقیق، یا نہایت سخت ہو، جس سے وہ سہولت سے پھٹ جاتی ہے، یا اس کی وجہ چوٹ، یا صدمہ، یا تناؤ اور کھچاوٹ ہوتی ہے، یا یہ وجہ ہوتی ہے کہ مریض زور سے چیختا ہے +

[1] خون کی روکنے والی قوت +

علاج {باسلیق کی فصد کھولیں} اور چند مرتبوں میں خون نکالیں، تاکہ خون کی مقدار کم، اور اس کا رُخ بدل جائے ٭ یہ دونوں غرضیں اوس وقت پُوری ہو سکتی ہیں، جبکہ خون کی مقدار کثیر ہو، ورنہ دوسری صورتوں میں فصد کی غرض محض یہی ہو سکتی ہے کہ خون کا امالہ دوسری طرف ہو جائے، یعنی اس کا رخ بدل جائے {غبارِ کندر، گوند ببول، گل ارمنی، گلنار، دم الاخوین کے ساتھ ہی کا پانی گھونٹ گھونٹ پلائیں ٭ بلوط، خرنوبؔ، منقےؔ گٹھلیوں سمیت، اور سماق جیسی قابض اور خون بند کرنے والی چیزیں کھلائیں} منقی کی گٹھلیاں کسیلے پن (کھٹے پن) کی وجہ سے معدے کے اجزاء کو سکیڑ کر جمع کر دیتی ہیں، جس سے رگوں کے منہ بند ہو جاتے ہیں ٭

سبب (۲) {گاہے خون کی قے اس وجہ سے آتی ہے کہ خون معدے کی طرف بعض اعضاء سے گرتا ہے، مثلاً جگر، طحال، اور سر، جبکہ مریض کو نکسیر پھوٹے، اور معدے کی طرف (سر کا خون) بہہ کر اس طور پر چلا جائے کہ مریض کو اس کا احساس نہ ہو سکے} ٭

علامات {اس قسم کے یہ ہیں کہ جس عضو سے خون جاتا ہے، اوس میں تکلیف ہوگی} اور اوس کی حالت بدلی ہوئی ہوگی؛ طحال سے اگر خون آتا ہے تو وہ سیاہ اور میلا ہوتا ہے، اور گاہے ان باتوں کے ساتھ ترش بھی ہوتا ہے؛ اور اگر نکسیر کی وجہ سے اس مرض کا ظہور ہوگا تو گاہے نتھنوں سے خون خارج ہوگا، اور گاہے منہ سے کھنکھار کے بعد نکلے گا ٭

علاج {اس عضو کی اصلاح کریں، اور فصد کے ذریعہ اُس خون کو خارج کریں، جو اس عضو سے کسی دوسری طرف (مثلاً معدہ کی طرف) گرا کرتا ہے} ٭

سبب (۳) {گاہے معدے کے زخموں، اور اس کے تآکل (گل جانے) سے خون کی قے آتی ہے، جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے} ٭

معدے میں خون کا جمنا

{گاہے خون معدے میں آکر جم جاتا ہے} کیونکہ خون جب رگوں سے نکل کر معدے کے جوف میں جمع ہو جاتا ہے، تو اس خون کی ترویح جاتی رہتی ہے، یعنی اس میں ہوا شامل نہیں ہوتی ہے (جو ہمیشہ پھیپھڑوں کے ذریعہ ہوا کرتا ہے) اور حرارت غریزیہ کا عمل بھی اس سے منقطع ہو جاتا ہے؛ کیونکہ خون کی حفاظت رگوں ہی سے ہو سکتی ہے، اس لئے خون متغیر ہو کر سرد اور غلیظ ہو جاتا ہے {علی الخصوص اُس وقت یہ کیفیت زیادہ پیدا ہوتی ہے، جبکہ معدے کا مزاج سرد ہو} ایسی حالت میں اس جمے ہوئے خون کے اندر سمیت اور بُری کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ٭

علامات {غشی پیدا ہو جاتی ہے} کیونکہ اس کی سمیّت قلب تک پہونچتی ہے {ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے} کیونکہ اس کی سمیت سے روح اور حرارت غریزیہ تحلیل ہو جاتی ہے، اور بدگی

ؔ مشہور نام نہیں ہے، اس کے دانے باقلا کے سے ہوتے ہیں ٭

رطوبتوں کی تھامنے والی قوت کمزور ہو کر انکا روکنا چھوڑ دیتی ہے، اس لئے یہ مسامات سے خود بخود یہ نکلتی ہیں، اور چونکہ بدن کی حرارت سُست ہو کر اندر چلی جاتی ہے اسلئے یہ رطوبتیں سرد خارج ہوتی ہیں {لرزہ شروع ہو جاتا ہے} کیونکہ اس حالت میں حرارت باہر سے لوٹ کر قلب کی طرف چلی جاتی ہے، اس لئے باہر سردی غالب ہو جاتی ہے۔ یہ بُری علامتوں میں سے ہے۔

علاج {گرم پانی میں سویا اور پودینہ جوش دیکر سکنجبین کے ساتھ پلا کر قے کرائیں} سوئے میں حرارت پیدا کرنے کی پوری طاقت ہے، پودینے میں حرارت پیدا کرنے اور مواد کے چھانٹنے، اور سکنجبین میں علیٰ ہذا مواد چھانٹنے کی قوت ہے {یہی تدبیریں اُسوقت بھی کام آتی ہیں، جبکہ معدے میں دودھ جم جاتا ہے۔ نیز اس کے لئے خرگوش کا پنیر مایہ مفید ہے} کیونکہ اس کے پنیر مایہ میں مواد کے تحلیل کرنے اور رقیق و لطیف کرنے کی طاقت ہے، جالینوس کا قول ہے کہ "میں نے اسکو بارہا تجربہ میں مفید پایا ہے؛ اور صرف خرگوش ہی کا پنیر مایہ مفید نہیں ہے، بلکہ تمام جانوروں کے پنیر مایہ کی یہی حالت ہے، ہاں خرگوش کا پنیر مایہ اس بارہ میں زیادہ طاقتور اور زیادہ بہتر ہے۔" جب کسی دودھ پیتے بچے کے پیٹ میں دودھ جم جائے تو اوسکی ماں کا دودھ بند کرا دیں، ورنہ اوس کے پیٹ میں اور بھی زیادہ جمیگا، اور ایسی گائے کا دودھ پلائیں جس کے چارے میں پودینہ، سویا، سداب، قیصوم[۱] اور برگ حماض (چوکے کے پتے) دئے جاتے ہوں، اس سے گائے کا دودھ پیٹ میں جما نہیں کرتا ہے۔

اسباب: بالعموم خون کی قے مندرجہ ذیل اسباب سے ہوا کرتی ہے: شکم پر براہ راست یا بالواسطہ ضرب لگنا، خون بواسیر کا رک جانا، احتباس الطمث، معدہ، جگر، بانقراس، طحال، اور صدر کے امراض، سوء القنیہ (یا فساد اجزاء خون کی بعض صورتیں)، اختناق الرحم، اور صرع جیسے امراض، متعدی حمیات، مثلاً چیچک، خسرہ، زرد بخار، وغیرہ؛ کبھی سنکھیا کھا لینے سے بھی یہ شکایت ہو جایا کرتی ہے، گاہے نکسیر کا خون حلق اور معدہ میں داخل ہو کر بصورت قے خارج ہوتا ہے۔

علامات: خون جو بذریعہ قے کے خارج ہوتا ہے، اسکی نوعیت مختلف ہوا کرتی ہے، یعنی خون گاہے زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے، گاہے کم، گاہے غلیظ ہوتا ہے، اور گاہے رقیق؛ اسی طرح گاہے وہ جھاگدار ہوتا اور غذا کے ساتھ خارج ہوتا ہے، جس میں کبھی صرف جلن ہوتی ہے، اور کبھی درد بھی ہوتا ہے، اور گاہے وہ بغیر غذا کی آمیزش کے خالص صورت میں نکلتا ہے۔ بعض اوقات خون اسقدر زیادہ نکل جاتا ہے کہ مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہوتا ہے۔

[۱] قیصوم: برنجاسف کی قسم ہے۔

تشخیص: چونکہ نفث الدم میں پھیپھڑے وغیرہ کا خون بھی منہ کی راہ خارج ہوتا ہے، اس لئے قی الدم کو نفث الدم سے تشخیص کرنا چاہئے۔

قے الدم	نفث الدم
(۱) خون بذریعہ قے نکلتا ہے۔	(۱) خون کھانسی کے ساتھ یا تھوکنے سے نکلتا ہے
(۲) سرخ یا سیاہی مائل منجمد خون ہوتا ہے۔	(۲) صاف سرخ اور جھاگ دار ہوتا ہے۔
(۳) اکثر اوقات مریض کا پاخانہ سیاہ ہوتا ہے، کیونکہ معدہ کا خون آنتوں میں چلا جاتا ہے، نیز عموماً اعضائے شکم میں سے کوئی عضو ماؤف ہوتا ہے۔	(۳) کچھ دنوں تک کھانسی کے ساتھ آتا ہے۔ اور سینہ کے معاینہ کرنے پر عموماً سینہ کا کوئی مرض موجود ہوتا ہے، مثلاً سینہ میں درد اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے۔

انجام: اس کے اسباب پر انجام کا انحصار ہے۔ چنانچہ اگر معمولی ضرب وغیرہ سے یہ شکایت پیدا ہو جائے تو اس میں جان کا خطرہ نہیں ہوتا۔ لیکن اگر سبب قوی ہے، مثلاً کسی مہلک مرض کی وجہ سے خون کی قے ہوئی ہے تو یہ خطرناک ثابت ہوتا ہے۔

معمولات مطب: اصل سبب کو معلوم کرکے اسکو رفع کریں، اور فوری طور پر مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کریں، مریض کو چت لٹائیں اور چند روز تک غذا نہ دیں۔ برف کے ٹکڑے چسائیں، اور برف کو کوٹ کر معدہ کے مقام پر رکھیں۔ اگر قبض کی شکایت ہو تو بذریعہ حقنہ اسکو رفع کریں، ہاتھ پاؤں کو کس کر باندھیں، اور مندرجہ ذیل چٹنی کا نسخہ خون کو روکنے کے لئے چٹائیں: یہ ظاہر ہے کہ کھانے پینے کی دوائیں قے کی موجودگی میں نہ معدہ کے اندر ٹھہر سکتی ہیں، اور نہ اپنا عمل کر سکتی ہیں۔ یہ تو سکون قے کی حالت ہی میں دی سکتی ہیں:

نسخہ: گیرو، سنگجراحت، دم الاخوین، بسد، کہربا شمعی: باریک پیسکر شربت خشخاش میں ملاکر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ اور کافور سیال پانی میں ملاکر تھوڑا تھوڑا پلائیں ۲ تولہ ۴ قطرہ یا یہ نسخہ پلائیں۔

نسخہ: گیرو، سنگجراحت، دم الاخوین: باریک پیسکر مربی آملہ میں ملاکر اوّل کھلائیں اور پر سے لعاب بہدانہ، شیرہ تخم خرفہ سیاہ، خمیرہ حب الآس، عرق گاؤزبان میں نکالکر اور شربت اعجاز یا شربت حب الآس، ملاکر دیں، اور معدہ پر مندرجہ ذیل ضماد برف سے ٹھنڈا کرکے لگائیں۔

نسخہ ضماد: اقاقیا، گلنار، صندل سفید وسرخ، آب بارتنگ یا عرق گلاب میں پیسکر لیپ کریں۔ ۱ر ۲ر ۲ر ۲ر قدرحاجت قدرحاجت

بقیہ تدابیر وہی اختیار کی جائیں، جو نفث الدم میں بیان کی گئی ہیں۔

غذا و پرہیز: مریض کو ایسی غذائیں دیں، جو لطیف، زود ہضم، اور مقوی ہوں، مثلاً آش جو رقیق

پہلے بھون لئے گئے ہوں) ؛ چاول کے مُر مُرے پکا کر ، دھان کی کھیلیں پکا کر ، دودھ ، مونگ کی دال کا پانی وغیرہ ، چاول اور جو کا ستو اور آب انار بھی اس حالت میں اچھی غذائیں ہیں۔ جسمانی حرکت سے ، چلنے پھرنے سے ، جماع سے ، اور گرم و محرک اشیا کے استعمال سے مریض کو روک دیں۔ غم و غصہ سے حتی الامکان مریض کو بچائیں ، اور ثقیل ، نفاخ ، دیر ہضم اغذیہ سے پرہیز کرائیں ۔

خون کی قے جب تک قطعاً رک نہ جائے ، غذا دینا مناسب نہیں ہے ، اس حالت میں محض دوا پر رکھا جائے ، جس میں قدرے غذائیت بھی ہو ، مثلاً شیرہ تخم خرفہ ، آب انار ، مربّٰے آملہ ، اور دیگر شربت۔ اگر ضرورت شدید ہو تو ستو کا پانی تھوڑا تھوڑا پلایا جائے۔ اگر صورت خطرناک ہو ، اور ضعف بہت زیادہ طاری ہو جائے ، تو غذا بصورت حقنہ بھی پہونچائی جا سکتی ہے ۔

ہچکی (فُوَاق)

{ہچکی کیا ہے ؟ معدے کے اندرونی طبقہ کے تمام اجزا کی حرکت کا نام ہے} (جس میں یہ اجزا یکبارگی سکڑتے اور پھیلتے ہیں) {یہ حرکت جو ہچکی میں ہوتی ہے ، تشنج و تمدد یا انقباض و انبساط یعنی سکیڑ اور پھیلاؤ سے مرکب ہوتی ہے ۔ معدے کے سارے جسم ، اور اس کے ریشوں میں سکیڑ اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ موذی سے بھاگنے کے لئے وہ سمٹنا ، اور اس کے اجزا سکڑتے ہیں} اور اس لئے بھی معدہ سکڑتا ہے کہ سکڑنے ہی سے پھیلنے کی قابلیت و استعداد پیدا ہوتی ہے ، اور پھیلنے کا فائدہ ، جیسا کہ ابھی بتایا جائیگا یہ ہے کہ اس سے موذی کا دفعیہ ہوتا ہے ۔ اسکی بیرونی مثال ، کہ سکڑنے ہی سے پھیلنے کی قابلیت آتی ہے ، اس شخص میں پائی جاتی ہے ، جو کبھی کودنا چاہتا ہے ، تو پہلے کسی قدر پیچھے ہٹتا ہے ، پھر کودتا ہے ، اس لئے کہ معدے کے اجزا جب سکڑ جاتے ہیں تو سارا معدہ پھیل جاتا ہے ، اس کا جوف کشادہ ہو جاتا ہے ، اور وہ ہوا سے بھر جاتا ہے۔ پھر جب معدے کے اجزا موذی کے خارج کرنے کے لئے ہر طرف سے سکڑتے ہیں ، تو معدے کی ہوا ، موذی کے خارج کرنے پر معدے کی امداد کرتی ہے ، جیسا کہ کھانسی کے وقت پھیپھڑوں میں ہوتا ہے ۔ اجزا معدہ کا یہ سکیڑ یعنی انقباض ، جو موذی کے اخراج کے لئے ہر طرف سے ہوتا ہے ، یہ در اصل اجزا کے تمدد و انبساط سے حاصل ہوتا ہے ، جو ان اجزا کے ذاتی انقباض و تشنج کے بعد موذی کے دفعیہ کے لئے پیدا ہوتا ہے {اور معدے کے اجزا اور اس کے ریشوں میں پھیلاؤ یعنی تمدد و انبساط اس لئے ہوتا ہے کہ یہ موذی معدے کی تجویف سے دفع اور خارج کیا جائے} جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ یہ اجزا سارے کے سارے اس وقت موذی پر سکڑتے ہیں ۔

قول مترجم: یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ اجزاء کے سکڑنے سے معدہ پھیل جاتا ہے، تجویف کشادہ ہوجاتی ہے، اور وہ ہوا سے بھر جاتا ہے؛ اور یہ بھی غلط ہے کہ اجزاء معدہ کے تمدّد و انبساط سے معدے میں تشنج و انقباض پیدا ہوتا ہے؛ اور یہ بھی غلط ہے کہ اجزاء معدہ کے تمدّد وانبساط سے موذی کا دفعیہ ہوتا ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ اجزاء کے سکڑنے سے جوف معدہ تنگ اور ان کے پھیلنے سے جوف کشادہ ہوجاتا ہے، اور جوفِ معدہ کی چیزیں معدہ کے سکڑنے، اسکے جوف کے تنگ ہونے اور معدہ کے نچوڑنے سے خارج اور دفع ہوسکتی ہیں، اور پھیلنا دراصل سکڑنے کی قوت پیدا کردیتا ہے (اور اسکا برعکس صحیح نہیں ہے) +

ہچکی اس لحاظ سے کہ اس میں ہوا پھیپھڑوں کے اندر داخل ہوتی ہے، آہ کے مشابہ ہے، جس میں حجاب حاجز اور دوسرے عضلات سکڑتے ہیں، مگر فرق یہ ہے کہ ہچکی میں ہوا ایک لخت زور سے اندر داخل ہوتی ہے، اور آہ میں وہ عضلات اس قدر خفیف انقباض ظاہر کرتے ہیں کہ ہوا کے اندر داخل ہونے میں کوئی غیر معمولی آواز پیدا نہیں ہوتی۔ برخلاف ازیں ہچکی میں حجاب حاجز یک لخت زور سے سکڑتا ہے، چنانچہ جب ہوا یک لخت حنجرہ کے سوراخ میں داخل ہوتی ہے، اور وہ پہلے سے اس کے لئے پورے طور پر آمادہ نہیں ہوتا ہے، تو لسان المزمار کی ڈوریوں میں جھٹکا لگتا ہے، اور ہچکی کی مخصوص آواز پیدا ہوتی ہے + حجاب حاجز اور دیگر عضلات میں ہچکی کی یہ تحریک مری اور معدہ وغیرہ کے مختلف آفات سے پیدا ہوتی ہے + ان حالات کی اطلاع اعصاب کے ذریعہ عصبی مراکز کو ہوتی ہے، پھر متعلقہ عصبی مراکز عضلات متعلقہ میں حرکت پیدا کرتے ہیں۔ یہ آفات اگرچہ مختلف ہیں، مگر زیادہ تر خراش معدہ ہی کی وجہ سے ہچکی عارض ہوا کرتی ہے +

وجہ تسمیہ: ہچکی کو عربی میں فُواق اس لئے کہتے ہیں کہ تعبر معدہ اس حالت میں فوق یعنے اوپر کی طرف چڑھتا ہے (غرض فُواق کا لفظ فوق سے نکلا ہے، جس کے معنے اوپر کے ہیں) +

سبب (۱) {گاہے ہچکی کی وجہ کوئی ایسی شئی ہوتی ہے، جو فم معدہ میں تیزی کی وجہ سے لگتی ہے، وہ شئے گرم اور تیز مواد کی قسم سے ہوتی ہے} یا تیز کیفیت کی غذا ہوتی ہے + یہ چیزیں علی الخصوص اُسوقت زیادہ لگتی ہیں، جبکہ فم معدہ کی حس نہایت ذکی اور تیز ہو +

علامات {فم معدے میں جلن ہوتی ہے، اور نیز یہ حالت کسی تیز غذا، یا دوا، کھانے کے بعد عارض ہوتی ہے} مثلاً نمکین کیا ہوا اقلار اور وہ دوا، جس میں فلفل (مرچ) کی قسمیں پڑی ہوں (جیسے فلفل سیاہ، فلفل سفید، فلفل سرخ، فلفل دراز، جس کو پیپل کہتے ہیں) {یا پت کی قے کے بعد عارض ہوتی ہے + یہ پت زرد، یا سبز، یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے} +

علاج {سکنجبین اور گرم پانی پلاکر قے کرائیں؛ پھر اسپغول، روغن بادام، روغن گل، روغن بنفشہ، اور گلاب پلائیں} تاکہ معدے کا مزاج بدل جائے، معدہ ڈھیلا اور نرم ہوجائے،

اور اس کی سوزش میں سکون آئے ؛ غذاء میں جو کا پانی برف سے سرد کر کے روغن بادام کے ساتھ دیں ، اور جو کا ستو شکر کے ساتھ کھلائیں ، بشرطیکہ قبض نہ ہو ۔

سبب (۲) { گاہے ہچکی کی وجہ غلیظ ریاح ہوتی ہے ، جو فم معدہ ، یا معدے کے طبقات ، یا مری میں بند ہو کر کچاوٹ پیدا کر کے تکلیف پہونچاتی ہے } جس کے دفع کرنے کے لئے معدہ حرکت کرتا ہے ، مگر یہ ریاح غلظت کی وجہ سے خارج نہیں ہوتی ہے ۔

علامات { یہ شکایت تخمہ (بدہضمی) اور ہضم کی کمی کے بعد عارض ہوتی ہے } کیونکہ بدہضمی میں غلیظ ریاح پیدا ہوتی ہے ، جس کے تحلیل کرنے پر طبیعت کو قدرت نہیں ہوتی ہے ۔ اس قسم کی ہچکی بچوں کو اکثر زیادہ دودھ پی لینے کے بعد عارض ہوا کرتی ہے ؛ کیونکہ بچوں کی حرارت کمزور ہوتی ہے ، اور انکا ہاضمہ جب کمزور ہو جاتا ہے تو دودھ ان کے معدے میں فاسد ہو جاتا ہے ، اور اس سے غلیظ ریاح پیدا ہو جاتے ہیں ۔

علاج { کھانے اور چبانے کی ایسی دوائیں دیں ، جو فم معدہ میں گرمی پیدا کریں } ریاح کو توڑیں اور تحلیل کریں { اور ڈکاریں لائیں } کیونکہ معدے کی ریاح کا ڈکار کے ذریعہ خارج ہونا نہایت آسان ہے ، مثلاً مصطگی ، زیرہ ، پودینہ ، سونٹھ وغیرہ ۔

سبب (۳) { گاہے ہچکی کی وجہ کوئی ایسی شئے ہوتی ہے ، جو ثقل اور بوجھ کی وجہ سے معدے کو تکلیف دیتی ہے ، وہ شئے (الف) گاہے از قسم رطوبت ہوتی ہے ، جو بڑی مقدار میں معدے کے اندر چپاں ہوتی ہے ؛ اور (ب) گاہے از قسم غذاء ہوتی ہے } (جسکا ذکر اس کے بعد آتا ہے) ۔

علامات { اگر از قسم رطوبت ہوتی ہے تو اسکی علامت یہ ہے کہ منہ پانی سے بھر جایا کرتا ہے ، معدے میں ثقل ہوتا ہے ، غذاء معدے میں ترش ہو جایا کرتی ہے } کیونکہ حرارت اتنی نہیں ہوتی کہ پورے طور پر غذاء کو پکا سکے ، اس لئے غذاء کے اندر معدے میں ایک قسم کا جوش آجاتا ہے ، اور وہ ترش ہو جاتی ہے ، اور اسی وجہ سے ہضم بھی خراب ہو جاتا ہے ۔

علاج { معدے کو ان رطوبتوں سے قے اور ایارج کے مسہلوں کے ذریعہ پاک کریں ، ہچکی کے مادے کے زائل کرنے میں چھینک بھی نہایت مفید ثابت ہوئی ہے } کیونکہ چھینک ایک سخت حرکت ہے ، جو تمام اعضاء کو ہچکولا دیکر زور سے ہلا دیتی ہے ، اس لئے اعضاء کے ساتھ جو رطوبتیں وابستہ اور چپاں ہیں ، وہ الگ ہو جاتی ہیں ۔ جب ہچکی کا پیدا کرنے والا مادہ اوکھڑ کر اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے ، تو یہ مادہ خارج بھی ہو جاتا ہے ؛ کیونکہ طبیعت اس وقت اس کے دفع اور اخراج پر قادر ہو جاتی ہے ، جس سے ہچکی میں سکون آجاتا ہے ، برخلاف ازیں وہ ہچکی جو خشکی سے پیدا ہوتی ہے ، وہ چھینک سے نہیں ٹلتی ، کیونکہ اس میں کوئی مادہ تو ہوتا نہیں ۔

(ب) { اور گاہے وہ شئے از قسم غذاء ہوتی ہے، جو کہ کثرتِ مقدار اور غلظت کے باعث معدے پر بوجھل ہوکر معدے میں اپنے اخراج کے لئے حرکت پیدا کرتی ہے } ۔

علامت { مریض نے ایسی ثقیل غذاء کھائی ہوگی، اور اوس نے ریاضت چھوڑ دی ہوگی } کیونکہ ریاضت کے ترک سے غذاء کی جذب کرنے والی قوت اعضاء میں سست ہوجاتی ہے، علی الخصوص جس وقت ریاضت کی عادت ہو، اور طبیعت ریاضت کی مدد سے غذاء کو طلب کیا کرتی ہو، تو ریاضت کے ترک کردینے سے طبیعت بھی غذاء کو جذب کرنا چھوڑ دیتی ہے، وہ غذاء معدے میں قایم رہکر بوجھ ڈالتی ہے { اور مریض نے حمام کرنا بھی ترک کردیا ہوگا } کیونکہ حمام معدے اور جگر سے اعضاء کی طرف غذاء کے جذب کرانے پر امداد کرتا ہے، بایں طور کہ حمام پسینہ کے ذریعہ مواد کو خارج کرکے تحلیل کرتا ہے، اس لئے اعضاء مواد سے خالی ہوجاتے ہیں، اور غذاء ان میں کھنچ آتی ہے ۔ صاحب کامل الصناعۃ کہتے ہیں کہ " ہچکی گاہے معدے کے امتلاء سے پیدا ہوتی ہے، اس کی تمثیل اس ہچکی میں پائی جاتی ہے، جو غذاء کی کثرت سے عارض ہوتی ہے، اور گاہے ایسی بیقاعدگیوں سے ہچکی لاحق ہوتی ہے، جس سے بدن میں مواد کثرت سے پیدا ہوجاتے ہیں، مثلاً غذاء غلیظ کی کثرت، ترک ریاضت، ترک حمام " مصنف نے اسی کلام کا انتخاب کرکے ذکر کیا ہے جس کے درست کرنے میں اتنی دقتیں پیش آئیں (صاحب کامل الصناعہ نے غذاء غلیظ کی کثرت، ترکِ ریاضت، اور ترک حمام کو ہچکی کا سبب بتایا ہے، مگر مصنف نے اسکو سبب اوّل (امتلاء معدہ) کی علامت قرار دی ہے) ۔

علاج { گرم پانی پلاکر اس غذاء کو قے کے ذریعہ خارج کریں، اور غذاء میں کمی کردیں }

سبب (۴) { گاہے ہچکی اس وجہ سے ہوتی ہے کہ معدے میں سردی پہونچ جاتی ہے } کیونکہ (۱) ایسی صورت میں معدے کے اندر جو چیز پہونچی ہے، وہ سرد ہوکر فاسد اور خراب ہوجاتی ہے، جو بوجھ اور فساد کی وجہ سے معدے میں اذیت پہونچاتی ہے، اس لئے قوت دافعہ اس کو ہچکی کے ذریعہ دفع کرنا چاہتی ہے؛ (۲) نیز جب معدے میں سردی پہونچ جاتی ہے تو اس سے معدے کے اجزاء میں قبض اور تشنج پیدا ہوتا ہے، جس کو طبیعت زایل کرکے اصلی حالت پر لانا چاہتی ہے، اور قبض اور تشنج کی تکلیف کو معدے سے ہچکی کی حرکت کے ذریعہ دور کرنا چاہتی ہے؛ (۳) نیز سردی سے چونکہ معدے کے مسام تنگ ہوجاتے ہیں، اور جن چیزوں کو معدے سے تحلیل ہونا چاہئے تھا، مثلاً ریاح، وہ اس کے ریشوں کے درمیان بند رہتے ہیں، جس سے معدے کو اذیت پہونچتی ہے؛ (۴) سردی جب حدِ اعتدال سے تجاوز کرجاتی ہے، تو معدے کے لئے دشمن اور موذی ثابت ہوتی ہے ۔

علامات {پیاس کم لگتی ہے، گرم چیزوں کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے، اور اکثر یہ صورت بوڑھوں اور بچوں میں نمودار ہوتی ہے} کیونکہ ان میں حرارت ضعیف ہوتی ہے۔

علاج {معدے کو اندرونی و بیرونی تدابیر سے گرم کرنے کے لئے مناسب غذائیں اور دوائیں استعمال کرائیں} مثلاً غذا میں مرغیاں کھلائیں، جو زیرہ، دارچینی، اور سونٹھ کے ساتھ پکائی گئی ہوں، اور مثلاً پودینہ، تخم کرفس، دوقوا زیرہ، انیسون، سونٹھ، سنبل، وج (بچھ)، جند بیدستر لیکر جنگلی پیاز کے سرکہ کے ساتھ کھلائیں، اور پتہا نے روغن زیتون کے ساتھ ملاکر باہر سے معدے پر ضماد کریں {نیز اس ہچکی کے لئے، جو ریاح سے عارض ہوتی ہے، مثلاً یہی قسم چہارم، یا جو کثرت رطوبات سے عارض ہوتی ہے، بدن یا روح میں سخت تحریک پیدا کرنی، مثلاً مریض کو ہلانا، یا اس کا چیخنا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح سارے نفسانی جذبات بھی، جو اچانک پیدا ہوں، مفید اثر رکھتے ہیں} مثلاً غصہ، سرور، اور ڈر {نیز سانس کا روکنا، اور پیاسا رہنا بھی اس امر کے لئے نافع ہے} کیونکہ ان تمام امور سے حرارت بدنیہ بھڑک اٹھتی ہے} اور جب حرارت بدنیہ بھڑک اٹھتی ہے تو سردی کو الگ زائل کر دیتی ہے، ریاح کو لطیف کرکے الگ تحلیل کر دیتی ہے، وہ اخلاط، جو معدے میں چپاں ہوتے ہیں، انکو علٰحدہ کرکے الگ تحلیل کر دیتی ہے۔ چنانچہ مریض کے ہلانے، اور اس کے جھنجھوڑنے میں چونکہ طبیعت متحیر اور پریشان ہو جاتی ہے، اس لئے اس کے ساتھ حرارت میں بھی حرکت، بھڑک، اور سخت جوش پیدا ہو جاتا ہے، اور چیخنے میں چونکہ سانس رکتی ہے، اور سینے کے عضلات، اور تنفس کے اعضاء میں سخت حرکت پہونچتی ہے، اس لئے اس سے قلب میں خاصی گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ رہے نفسانی جذبات، یہ چونکہ روح اور حرارت غریزیہ کو حرکت اور جوش میں لے آتے ہیں، اس لئے ان سے بدن میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے، مگر گاہے ان سے بدن میں سخت کپکپی اور لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ سانس کے روکنے سے قلب اور روح میں گرمی عارض ہو جاتی ہے، اور حرارت بھڑک کر مسام بدن کی طرف سرد ہوا کے جذب کرنے کے لئے باہر نکل آتی ہے؛ اور پیاس چونکہ معدہ اور قلب کو گرم کر دیتی ہے، اسلئے حرارت بھڑک کر قوی ہو جاتی ہے۔

سبب (۵) {گاہے ہچکی ورم جگر کے تعلق سے عارض ہو جاتی ہے، بشرطیکہ ورم بڑا ہو، کیونکہ اس سے معدے کو دباؤ کی زحمت پہونچتی ہے} اور اس زحمت اور دباؤ کا اثر فم معدہ تک پہونچکر ہچکی کا ذریعہ ہو جاتا ہے، لیکن جگر اور معدہ کے درمیان فاصلہ خاصا ہے، اس لئے دباؤ کا اثر تا وقتیکہ ورم بڑا نہ ہو، بالکل نہیں پہونچتا ہے {نیز معدہ و ورم کے بوجھ سے تن جاتا ہے} کیونکہ بوجھ کی وجہ سے اول تو جگر کھنچتا ہے، اور پھر اس کے کھنچنے سے وہ رباطات اور

بندشیں بھی کھنچتی ہیں، جن کا تعلق اور لگاؤ مری اور معدہ سے ہے، اور قوت دافعہ اس اذیت کو دفع کرنے کے لئے ہچکی پیدا کرتی ہے، اس وجہ کو ابن سرافیون نے اختیار کیا ہے {یا ورم سے ہچکی عارض ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جگر سے صفراء براہ عروق ماساریقیہ اثنا عشری نامی آنت پر گرتا ہے} کیونکہ ورم کے باعث وہ نالی تنگ ہو جاتی ہے، جو جگر اور پتہ کے درمیان ہے، اور اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ورم سے چونکہ گرم اور تیز ہوا وبکثرت پیدا ہوتے ہیں، اس لئے وہ اثنا عشری سے بحالتِ جوش وغلیان معدے کی طرف، اور معدے سے فم معدے کی طرف چڑھ جاتے ہیں + یا یہ کہ وہ صفراء براہِ راست معدے ہی پر گرتا ہے، اور پھر معدے سے جوش کھا کر فم معدہ تک چڑھ جاتا ہے، اور اپنی تیزی سے فم معدہ میں تکلیف پہونچا کر ہچکی لگاتا ہے + اس دلیل کو جالینوس نے اختیار کیا ہے {یا ورم سے ہچکی اس طرح عارض ہوتی ہے کہ جگر اور فم معدہ کے درمیان ایک باریک پٹھے کے ذریعہ تعلق وارتباط قائم ہے} (یہ عصب دماغی ہے، جس کا نام عصب رئوی معدی یا عصب راجع ہے، جس کی آخری شاخیں جگر اور معدہ میں پھیلی ہیں) اور چونکہ یہ پٹھہ نہایت باریک ہوتا ہے، اس لئے ورم کی اذیت جگر سے فم معدہ تک، تا وقتیکہ ورم بڑا نہ ہوا اس کے توسط سے نہیں پہونچتی ہے +

علامات {بخار تیز ہوتا ہے} بشرطیکہ ورم گرم ہو {غشی سخت ہوتی ہے} کیونکہ جگر کی گرمی سے معدہ بھی گرم ہو جاتا ہے، اس لئے معدے میں پت بہ کثرت پیدا ہوتا ہے، یا اس لئے کہ جگر ہی سے گرم مواد اور پت معدہ کی طرف گرتا ہے {اور ورم جگر کی ساری علامتیں موجود ہوتی ہیں} **علاج** {ورم جگر کا علاج کریں، جو عنقریب آتا ہے} +

سبب (۶) {گاہے ہچکی فم معدہ کی سخت خشکی سے عارض ہوتی ہے، کیونکہ خشکی سے فم معدہ میں خشک تشنج پیدا ہو جاتا ہے} اس لئے کہ اعصاب کی لمبائی وچوڑائی خشکی کے غلبہ سے کم ہو جاتی ہو {اور طبیعت بغرض اصلاح اسکو پھیلا کر تشنج زائل کرنا چاہتی ہے، لیکن وہ غلبۂ یبوست سے پھیل نہیں سکتا ہے، اس لئے ہچکی لگ جاتی ہے} یہ معلوم ہی ہے کہ ہچکی میں دو حرکتیں ہوتی ہیں، تشنج اور سکیڑ تو خشکی سے عارض ہوتی ہے (نہ کہ موذی سے بھاگنے کے لئے جیسا کہ اول میں بتایا گیا ہے) اور تمدد اور پھیلاؤ اصلاح کی غرض ہوتا ہے {یہ ہچکی بُری علامت ہے} کیونکہ یہ بتاتی ہے کہ معدے کی، معدے کے ریشوں کی، اور اس کے اعصاب کی رطوبتیں فنا اور اس کا جوہر خشک ہو گیا ہے + مگر یہ مہلک نہیں ہے، بشرطیکہ یہ سخت استفراغ کے بعد بالکل قلیل عرصہ میں پیدا ہوئی ہو، کیونکہ اس صورت میں تھوڑے عرصے کے اندر رطوبت پیدا کر کے اس کا تدارک کرنا ممکن ہے، اس لئے کہ اس خشکی کا سبب محض رطوبات اور اخلاط کا اخراج ہے، اور قوتیں اس میں بحالہ قایم رہتی ہیں + علی ہذا القیاس

اعضار کی حالت بھی زیادہ بری نہیں ہوتی ہے، اس لئے یہ اپنے طبعی افعال جاری کرنے پر قادر ہوتے ہیں، اور غذاؤں کی کثرت کے وقت اِن رطوبتوں کا عوض بہت جلد حاصل کرلیتے ہیں + لیکن اگر یہ ہچکی لمبے استفراغ کے بعد ایک عرصہ دراز میں پیدا ہوئی ہو تو یہ مہلک ثابت ہوتی ہے، کیونکہ اس صورت میں اعضار اصلیہ بالکل گھل جاتے ہیں، گوشت اور بدن کی چربیاں کم ہوجاتی ہیں، قوتیں نڈھال ہوجاتی ہیں، جنسے فعل ہضم وابستہ ہے، اور جو خون کو (جو رطوبت کا اصلی ذریعہ ہے) پیدا کرکے تمام اعضار میں تقسیم کرتی ہیں، اس لئے اب وہ اس قابل نہیں رہتی ہیں کہ بدن کو تھوڑے عرصہ میں تروتازہ کرسکیں، اور مرض کی تیزی زیادہ عرصہ تک مہلت نہیں دیتی + علاوہ ازیں اصلی رطوبتوں کا پیدا کرنا اعضار سے معدوم ہونے کے بعد بالکل ناممکن ہے +

علامات { اس قسم کی علامت یہ ہے کہ مرض کا ظہور لمبے استفراغات کے بعد } (جو معدے کی رطوبتوں کو قہراً جبراً کھینچ لے جاتے ہیں) { اور تیز بخاروں کے بعد ہوتا ہے } جو اصلی رطوبتوں کو بھون کر فنا کردیتے ہیں +

علاج { دودھ، روغن بادام، اور رطوبت پیدا کرنیوالے حریرے، اور اسی قسم کی دوسری تر چیزیں، جن کا ذکر خشک تشنج میں ہوچکا ہے، استعمال کرائیں } +

ہچکی کے اسباب: جیساکہ اوپر بتایا گیا ہے، یہ حجاب حاجز کا ایک تشنجی مرض ہے، جس میں حجاب مذکور بار بار سکڑتا ہے۔ حجاب حاجز کی اس تحریک کا باعث اور محرک مختلف چیزیں ہیں:

(۱) اعضائے شکم کے بعض اورام حارّہ (التہابات)، مثلاً ورم معدہ، ورم باریطون (ورم صفاق)، ورم اعور، حمی معویہ رطیفودس، موتی جھرا، فتق وغیرہ +

(۲) معدہ کی غشار مخاطی کالذع، حرقت، سوزش اور خراش، مثلاً تیز اور گرم اشیار کا کھانا، نفخ شکم، بدہضمی، ہیضہ، معدہ پر صفرار کا انصباب، بلغم فاسد کا معدہ کے اندر اجتماع، عموماً یہ مرض اسی سبب (خراش معدہ) سے ہوا کرتا ہے +

(۳) کوئی عصبی اختلال وفتور، مثلاً اختناق الرحم، مرگی، قلبی صدمہ، دماغی رسولی +

(۴) بعض اوقات نمایاں طور پر کوئی سبب نہیں ہوتا ہے، لیکن خون میں فساد اور سمیت ضرور ہوتی ہے، مثلاً ذیابیطس، نقرس، اور امراض گردہ، حمیات حادہ، جگر کی خرابی +

علاج: معمولی حالات میں مختلف حیلوں سے ــ مثلاً کچھ عرصہ تک سانس کو روکنے سے، ہلاس اور نسوار سونگھانے اور چھینک لانے سے، مریض کو اچانک کسی خوفناک یا رنجدہ خبر سنانے سے، گھونٹ گھونٹ آب سرد، یا آب گرم پلانے سے ــــ ہچکی بند ہوجایا کرتی ہے، اور کسی دوار کی ضرورت پیش نہیں آتی، لیکن بعض اوقات یہ پائدار ہوجاتی، اور سخت پریشان کرتی ہے، اور کسی تدبیر سے نہیں جاتی! حتیٰ کہ جان لے کر ٹلتی ہے +

خراش اور لذع معدہ کی صورت میں معدہ کو صفرا یا خلط فاسد سے دھونا اور قے کرانا چاہئے، اس کے بعد مسکنات استعمال کرنی چاہئیں، مثلاً لعاب بہدانہ، سفیدی بیضہ، لعاب اسپغول،
شدید حالات میں، جبکہ ہچکی پائدار ہو، مختلف دافع تشنج ادویہ مسلسل استعمال کی جاتی ہیں، مثلاً اجوائن دیسی کا جوشاندہ۔
اگر دیگر امراض کی وجہ سے ہچکی ہو تو ہچکی کی تدابیر کے ساتھ ساتھ اصل امراض کی طرف توجہ کریں۔
تخمہ، بدہضمی، اور خرابی غذا کی صورت میں بھی پہلے قے کرانا چاہئے، اس کے بعد مرخی اور دافع تشنج ادویہ کھلائی جائیں۔ نفخ کی صورت میں کاسرات ریاح سے علاج کیا جائے، اور بیرونی طور پر تکمید حار استعمال کی جائے۔

معمولات مطب : اگر معدہ میں بلغم کا اجتماع ہو تو نمک گرم پانی میں ملا کر قے کرائیں، اور اس کے بعد زنجبیل، مرچ سیاہ ۵ دانہ پاؤ سیر پانی میں جوش دیکر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ یہ نسخہ بھی اس حالت میں قے کے بعد مفید ہے:

نسخہ : زیرہ سیاہ، انیسون، زنجبیل، پودینہ خشک، تخم کرفس، زراوند مدحرج ۳/۳ ماشہ ۳ ماشہ، پانی میں جوش دیکر گلقند ۱۲ تولہ ملا کر دیں۔ یہ معدہ کے لئے مرخی اور دافع تشنج ہے۔

بلغم غلیظ کی موجودگی میں قے کے بعد یہ نسخہ بھی دیا جا سکتا ہے:

نسخہ : جدوار باریک پیسکر خمیرہ گاؤزبان میں پہلے کھلائیں، اوپر سے گاؤزبان، گل گاؤزبان، اصل السوس مقشر ۵/۵ ماشہ، پانی میں جوش دیکر نبات سفید ۲ تولہ ملا کر دیں۔
یا مصطگی، عاقرقرحا ۱/۱ ماشہ باریک پیسکر جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں ملا کر اول کھلائیں اوپر سے عرق بادیان ۱۲ تولہ پلا دیں۔
اور یہ چٹنی برابر ذرا ذرا سی چٹاتے رہیں:

چٹنی : مغز بادام شیریں ۱۵ دانہ، فلفل سیاہ ۱۵ دانہ، نبات سفید ۳ تولہ پانی میں پیسکر چٹائیں، اور دن بھر میں اسے ختم کر دیں۔
اور اگر نفخ کی وجہ سے ہو تو جوارش کمونی پہلے کھلائیں اس کے بعد شیرہ بادیان ۴ ماشہ، شیرہ انیسون ۳ ماشہ، شیرہ زیرہ سیاہ ۳ ماشہ عرق بادیان میں نکال کر اور خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ ملا کر دیں۔

غذا اور پرہیز : اصلی اسباب کے مطابق غذا کے اصول مقرر کریں۔ خراش معدہ کی صورت میں ہلکی لعاب دار چیزیں خفیف غذائیں کھلائیں، مثلاً انڈے کی سفیدی دودھ میں حل کر کے، یا نازک صورتوں میں صرف انڈے کی سفیدی۔ علی ہذا آش جو، کھیر، اور فیرینی، چاول کی پیچ وغیرہ بھی اچھی غذائیں ہیں۔ ثقیل، نفاخ اور دیر ہضم غذاؤں سے، نیز مرچ، مصالح، اور تیز چرپری چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

معدے کا لوٹ جانا (اِنقلابِ معدہ)

{اس مرض میں انسان جو کچھ کھاتا ہے، وہ ہضم ہوکر قے کی راہ نکل جاتا ہے} اسکا نام انقلاب معدہ (معدہ کا لوٹ جانا) اس مناسبت سے رکھا گیا ہے کہ اِسکو کسی ایسی چیز سے تشبیہ دی گئی ہے، جس کا نچلا حصہ لوٹ کر اوپر آگیا ہو، یا اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے کہ اس میں معدے کا طبعی فعل اصلی حالت سے لوٹ جاتا ہے، کیونکہ اس کا طبعی فعل تو یہ تھا کہ غذا کو نیچے دفع کرے، مگر یہاں اس کے برعکس غذا لوٹ کر اوپر جاتی ہے۔

سبب {بوّاب نامی آنت، جو اِثنا عشری کے نام سے مشہور ہے، اور دوسری آنت صائم، جو اثنا عشری سے متصل ہے، چھل جاتی ہیں} اثنا عشری کے متعلق مُصنف نے جو اپنا گمان ظاہر کیا ہے، وہ کچھ زیادہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ اکثر اطبا میں جو بات مشہور ہے، وہ صرف یہ ہے کہ اثنا عشری کا ایک منہ جو قعرِ معدہ سے متصل ہوتا ہے، وہ بوّاب کہلاتا ہے، (خود اثنا عشری کو بوّاب نہیں کہتے) {اس لئے جب ہضم شدہ غذا ان آنتوں میں پہونچتی ہے، تو اس کی عفونت، یا لگنے والی کیفیت[1]} (مثلاً چرپرا پن، شوریت، ترشی، اور کڑوا پن) {ان آنتوں میں لگتی ہے، جس سے یہ آنتیں ہضم شدہ غذا کو سامنے ہی کی طرف ڈھکیلنے پر مجبور ہوجاتی ہیں، اور غذا اُلٹے پاؤں معدے کی طرف چلی جاتی ہے}؛ اور چونکہ اس سے اب معدے کو بھی نفرت ہوگئی ہے، اس لئے وہ اس کو اس راستے کی طرف پھینک دیتا ہے، جدھر سے دفع کرنا معدے کے لئے زیادہ سہل ہے} اور وہ راستہ مری کا ہے، کیونکہ مری کی طرف دفع کرنے کے لئے اب کوئی مانع بھی نہیں ہے {اس لئے وہ غذا قے کی راہ خارج ہوتی ہے}

فرق {اس مرض میں اور ایلاؤس میں فرق یہ ہے کہ ایلاؤس کی قے میں بدبودار پاخانہ خارج ہوتا ہے} (اور اس مرض میں بدبو نہیں ہوتی ہے) کیونکہ ایلاؤس میں خلاصۂ کیلوس عروق ماساریقیہ کے ذریعہ جذب ہوکر باقی حصہ فضلہ کی صورت میں قایم رہتا ہے {اور چونکہ اس میں نیچے کا راستہ بند ہوتا ہے، اس لئے وہ فضلہ چھوٹی آنتوں میں، اور ان کے پیچ و خم میں عرصہ تک قائم رہ کر، اور عارضی حرارت کے اثر سے متاثر ہوکر فاسد اور گندہ ہو جاتا ہے} اس میں عارضی حرارت کا عمل اس لئے ہوتا ہے کہ طبیعت کو اس میں کوئی طمع نہیں رہتی ہے، اور وہ اس سے اپنے عمل کو اُٹھا لیتی ہے۔ ایلاؤس کی صورت میں پاخانہ معدے سے کیوں خارج ہوتا ہے؟ اس لئے کہ فضلہ آنتوں کی طرف روزانہ جایا کرتا ہے، جو راستے کے بند ہونے کے باعث آنتوں میں اسقدر زیادہ جمع ہوجاتا ہے، کہ اس کا آنتوں میں روکے رکھنا ناممکن

---

[1] کیفیت لذاعہ: تیز اور لگنے والی کیفیت۔

ہے، اس لئے طبیعت اسکو معدے کی طرف دفع کر دیتی ہے؛ پھر یہ گندہ ہو کر قے کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے + بر خلاف ازیں اس مرض میں چونکہ فضلہ اثنا عشری اور ضائم سے لوٹتا ہے، اور ان کے اور معدے کے درمیان فاصلہ زیادہ نہیں ہے، اس لئے فضلہ خراش کے مقام پر جیسے ہی پہونچتا ہے، وہاں سے فوراً لوٹ کر معدے کی طرف چلا آتا ہے؛ اتنے عرصہ تک ٹھہرنے نہیں پاتا کہ گندہ ہو جائے + نیز ان دونوں مرضوں میں یہ فرق ہے کہ خراش کی صورت میں قے کے ساتھ پتلے پتلے چھلکے سے نکلتے ہیں، اور ترش اور چرپری چیزوں کے کھانے سے درد اور سوزش بڑھتی جاتی ہے +

علاج {لیسدار چیزوں سے علاج کریں، جیسا کہ خراش امعاء میں آئے گا} +

معدے کی کرب بے چینی (کربِ معدی، قلقِ معدی)

{گاہے معدے کی وجہ سے مریض کرب بے چینی میں غمگین پڑا رہتا ہے، اور پریشانی سے کروٹیں بدلتا رہتا ہے + گاہے ان باتوں کے ساتھ متلی بھی ہوتی ہے} +

سبب {اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ معدہ ضعیف اور متلی پیدا کرنے والے مواد وہاں موجود ہوتے ہیں، خصوصاً اس وقت یہ کیفیت زیادہ پیدا ہوتی ہے، جبکہ وہ مواد جوہر معدہ اور خاصکر قعر معدہ میں نفوذ کئے ہوئے ہوتے ہیں؛ کیونکہ یہ مواد جب تک پیوست رہتے ہیں، بےچینی میں مبتلا رکھتے ہیں} اس لئے کہ یہ مواد چونکہ معدے کے طبقات کے درمیان جاگزیں ہوتے ہیں، اس لئے وہ قے کے ساتھ خارج نہیں ہوتے، اور معدہ کو اذیت میں مبتلا رکھتے ہیں {جب یہ مواد فم معدہ میں جمع رہتے ہیں تو متلی پیدا کرتے ہیں} اس لئے کہ یہ مواد موذی ہوتے ہیں، اور طبیعت ان کو دفع کرنا چاہتی ہے، اور یہ دفع نہیں ہو سکتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدہ کمزور ہوتا ہے؛ یا یہ کہ مادہ بہت قلیل سا، یا نہایت رقیق ہوتا ہے، یا قوتِ ماسکہ نہایت سخت ہوتی ہے + علی العموم یہ مواد گرم اور صفراوی ہی ہوتے ہیں، جو یا معدے میں پیدا ہوتے ہیں، یا جگر سے آتے ہیں +

علاج {جہاں تک ممکن ہو، ان مواد سے معدے کو پاک کریں} گرم پانی اور سکنجبین سے قے کرائیں + یہ اس وقت کر سکتے ہیں، جبکہ مواد معدے کے اندر جمع ہوں، جوہر معدہ میں پیوستہ نہ ہوں {اندرونی اور بیرونی تدابیر سے معدے میں ٹھنڈک پہونچائیں} شربت سیب، یا شربت بہی کے ساتھ کھیرے کا پانی پلائیں؛ طباشیر اور شربتِ قند کے ساتھ جو کا ستو کھلائیں؛ معدہ پر صندل، گل سرخ، کافور، اور پوست کدو کا ضماد کریں {اور اگر وہ مواد سرد ہوں} جو ہر حال فساد اور خرابی سے، مثلاً ترشی، شوریت، نمکینیت، اور گندگی سے خالی نہ ہوں گے،

اور جن سے معدے کو اذیت پہونچکر کرب و پریشانی لاحق ہوگی { تو معدے کو ان سے پاک کرنے کے لئے ایسی دواؤں سے قے کرائیں، جو تیز اور کاٹنے والی ہوں } مثلاً شہد کی سکنجبین کے ساتھ سوئے کا جوشاندہ { یا ان کو رقیق و لطیف کرنے والی دوائوں سے تحلیل کریں } مثلاً عرق بادیان اور شربت افسنتین ۔

معدے کی پھڑکن (اِختلاجِ معدہ)

{ گاہے معدے میں اختلاجی حرکت پیدا ہوتی ہے } یعنی معدہ قلب کی طرح پھڑکتا ہے۔ یہ پھڑکن دوسرے عضلات کی طرح نہیں ہوتی ہے، بلکہ خفقانِ قلب کے مشابہ ہوتی ہے۔ { جب یہ حرکت اختلاجیہ فم معدہ، یا معدے کے بالائی حصے میں ہوتی ہے تو قلب میں فم معدہ کے تعلق اور باہمی قرب و اتصال سے خفقان (پھڑکن۔ دھڑکن) اور گاہے غشی بھی عارض ہو جاتی ہے } ۔

سبب { اس کی وجہ معدے کی اذیت ہوتی ہے، جو گاہے سرد مواد سے لاحق ہوتی ہے۔ یہ مواد معدے میں اکٹھے ہوتے ہیں، یا جگر وغیرہ سے آتے ہیں } اس موذی کے دور کرنے کے لئے معدہ پھڑکتا اور پریشان ہوتا ہے { اور گاہے گرم اور تیز مواد سے لاحق ہوتی ہے، جو معدے کے دونوں طبقات کے درمیان بند ہو کر پیوست ہو جاتا ہے ؛ اس کے دور کرنے کے لئے قوتِ دافعہ کھڑی ہو جاتی ہے، اور وہی اختلاجی حرکت ظہور میں آتی ہے } گاہے اس آخری قسم کے ساتھ متلی اور قے بھی ہوتی ہے ۔

علاج { علاج میں دیکھنا یہ ہے کہ کس قسم کے مواد سے مرض کا حدوث ہوا ہے، پھر انکو قے اور دستوں کے ذریعہ خارج کریں } ۔

سبب (۲) { گاہے معدہ اس وجہ سے پھڑکتا ہے کہ آنتوں کے کیڑے معدے کی طرف چلے جاتے ہیں } معدہ ان سے تکلیف پاکر دفع کرنے کے لئے حرکت کرتا ہے { اور ایسا اسوقت ہوتا ہے، جبکہ بحالتِ قبض آنتوں میں صفراء گرتا ہے } اور کیڑے صفراء کی تیزی اور اس کے کڑوے پن سے اذیت پاکر معدہ کی طرف چڑھ جاتے ہیں ؛ کیونکہ یہ اس وقت آنتوں میں رُک بھی نہیں سکتے ہیں (ورنہ صفراء سے ہلاک ہو جائیں) اور باہر بھی نہیں نکل سکتے ہیں (کیونکہ نیچے راستہ قبض کی وجہ سے بند ہے) ۔

علامات { قبض ہوگا، آنتوں میں درد ہوگا } یہ درد یا اس وجہ سے ہوگا کہ فضلہ آنتوں میں قبض کی وجہ سے بند ہے، یا صفراء کی تیزی اور سوزش لگتی ہے، یا کیڑے کاٹتے ہیں { تقلب نفس ہوتا ہے، یعنی جی اُلٹا جاتا ہے } یعنی متلی ہوتی ہے ؛ کیونکہ معدہ اس سے اذیت پاتا ہے،

اور قے کے ذریعہ خارج کرنا چاہتا ہے{ معدے میں سرسراہٹ ہوتی ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بچھو ڈر رہا ہے} سرسراہٹ تو اس لئے ہوتی ہے کہ کیڑے کاٹتے اور چلتے پھرتے ہیں، اور دوسری کیفیت اس لئے معلوم ہوتی ہے کہ کیڑوں کے خارج کرنے کے لئے معدہ ہر طرف سے سمٹتا اور سکڑتا ہے، یا اس لئے کہ معدہ کے اجزاء بذاتِ خاص بھی تکلیف و اذیت کی وجہ سے سمٹتے ہیں۔

علاج { حقنوں کے ذریعہ پیٹ نرم کریں} جیسا کہ قولنج میں نسخہ آئے گا{ دستوں کے اور شدّے کے کھلنے کے بعد کیڑوں کو مارنے، اور نکالنے کی تدبیر کریں} جیسا کہ کیڑوں کے بیان میں ذکر کیا جائے گا۔

کلیجے کا درد (وَجعُ الفُؤَاد)

{ فم معدے کے درد کو عام لوگ (اردو میں کلیجے کا درد، اور) عربی میں وجع الفؤاد (دردِ دل) اور وجع القلب (قلب کا درد) کہتے ہیں} (حقیقت میں یہ درد نہ کلیجے کا یعنی جگر کا ہے اور نہ دل کا، بلکہ فم معدہ چونکہ دل اور جگر سے قریب ہے اس لئے اکثر لوگ ان اعضاء کے دردوں میں کچھ زیادہ تمیز نہیں کر سکتے ہیں۔ جالینوس کہتا ہے کہ جب عام آدمی تم سے یہ شکایت کریں کہ دل میں درد یا کوئی اور مرض ہے تو تم کو خیال کرنا چاہئے کہ دل سے اوس کی غرض فم معدہ ہے) کیونکہ شریان اعظم (بڑی شریان) کے تعلق سے دل بہت جلد فم معدہ کے امراض سے متاثر ہو جاتا ہے۔

قول مترجم: یہی حال اس ملک کے باشندوں کا ہے کہ وہ فم معدہ کے درد کو کلیجے کا درد اور فم معدہ کی سوزش کو "کلیجے کی جلن" کہتے ہیں، اور فم معدہ کے مقام کو کلیجہ کا مقام کہتے ہیں۔

بعض متأخرین نے وجع الفؤاد کلیجے یا دل کی جلن کو لکھا ہے مگر اس کی علامات میں غشی کا کوئی ذکر نہیں ہے، اور یہاں مصنف نے اس کی علامت میں غشی کا تذکرہ کیا ہے۔ حالانکہ غشی کو حقیقی وجع القلب سے کافی لگاؤ ہے۔

سبب { فم معدہ میں حرارت لاحق ہو جاتی ہے، یا صفراوی مادہ اس پر گرتا ہے} ایسا اکثر سخت دردوں میں، اور خالی پیٹ زیادہ عرصہ تک بھوکا رہنے میں ہوتا ہے۔

علامات { فم معدے کی حس چونکہ نہایت ذکی اور تیز ہے، اس لئے درد اور غشی اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ مریض اس سے جان بر نہیں ہو سکتا ہے} بلکہ اس کی شدت سے، اور قلب کے قرب سے روح تحلیل ہو کر موت واقع ہوتی ہے{ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ جاتے

ہیں} کیونکہ یہ اعضاء قلب سے دور واقع ہیں، یہاں تک روح اور حرارت غریزیہ نہیں پہونچ سکتے ہیں؛ کیونکہ سرچشمۂ ارواح یعنی قلب میں اتنی بہتات اس وقت ہوتی ہی نہیں ہے، کہ قلب سے بچکر ہاتھ پاؤں میں تقسیم ہو سکیں۔ علاج {درد معدہ، اور اس کے سوء مزاج، خواہ مادی ہوں، یا سادہ ہوں، ان کا ذکر علاجوں کے ساتھ گذر چکا ہے} +

وجع الفؤاد میں اور عام درد معدہ میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں ہے کہ اس مرض میں درد فم معدہ میں دل کے قریب ہوتا ہے اور مریض مقام قلب پر درد اور جلن کا ہونا بیان کرتا ہے، اور عام درد معدہ میں پورے معدہ میں درد کی شکایت کرتا ہے، باقی اسباب، علامات اور علاج دونوں کے ایک ہی ہیں، اسوجہ سے علاج وغیرہ میں درد معدہ کے اصول کو ملحوظ رکھیں+

سوزش معدہ (حُرقتِ معدہ)

{(۱) یہ گاہے کچی اور ثقیل چیزوں کے کھانے سے ہو جاتی ہے، مثلاً فطیری روٹیاں (جو خمیر سے خالی ہوتی ہیں) اور پکے میوہ جات + یہ چیزیں دیر ہضم اور ثقیل ہونے کی وجہ سے جلد نہیں اترتی ہیں، بلکہ فم معدہ کے پاس تیرتی رہتی ہیں} اس لئے کہ ان سے غلیظ ریاح پیدا ہو جاتے ہیں، جو غذا کو قعر معدہ تک جانے نہیں دیتے {اور معدہ کی حرارت سے وہ چیزیں اسقدر زیادہ ترش ہو جاتی ہیں، کہ دانت کند کرنے والی ترشیوں کے قریب قریب ہو جاتی ہیں} کیونکہ فم معدہ کا فعل کچھ غذا کا ہضم کرنا تو ہے نہیں؛ وہ عصبی الجوہر ہے (جو سرد ہوا کرتا ہے) بلکہ اس کا فعل محض بھوک لگانا ہے۔ غذا جب معدے کے قعر اور گہرائی میں اتر کر ٹھہرتی ہے تو غذا اچھی پکا کرتی ہے؛ کیونکہ وہاں گوشت زیادہ ہے، اور جب غذا فم معدے میں تیرتی رہے گی، اور کسی وجہ سے نیچے نہ بیٹھ سکے گی، تو خواہ مخواہ وہ کچی رہے گی، اور بالکل ہضم نہ ہو سکے گی، بلکہ ترش ہو کر معدے میں جلن پیدا کرے گی، اور اکثر قے کے ذریعہ بھی خارج ہوگی + اگر ان امور کے ساتھ غذا کچی اور ثقیل بھی ہو تو نیم پر کریلے کا معاملہ ہو جائیگا {اور گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ فم معدہ میں کوئی خام رطوبت بند ہوتی ہے؛ جب اس میں حرارت ضعیفہ (جو پوری طرح ہضم کرنے پر قادر نہ ہو) عمل کرتی ہے تو ترش ہو جاتی ہے ــــ (۲) گاہے معدے میں سوزش اس وقت ہوتی ہے، جبکہ طحال فم معدہ کی طرف سخت ترش، اور نہایت تیز سودا پھینکتا ہے} +

فرق {پہلی قسم میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ پہلی قسم ثقیل غذاؤں کے کھانے کے بعد ظاہر ہوتی ہے، جبکہ وہ ہضم ہونے لگتی ہے} اور یہ وہی وقت ہے، جبکہ وہ معدے کی حرارت سے متاثر ہو کر ترش ہو جاتی ہے {اور دوسری قسم نہار منہ اور بھوک کے وقت پیدا

ہوتی ہے} کیونکہ سوداء کے گرنے کا وقت یہی ہے، جبکہ معدہ خالی ہوتا ہے{نیز پہلی قسم بھوک کی حالت میں زائل ہو جاتی ہے} کیونکہ بھوک کی حالت میں اُن غذاؤں کی طرف، جو فم معدہ کے پاس ہوتی ہیں، طبیعت متوجہ ہو کر اون کی اصلاح کر دیتی ہے، اور انہیں اچھی طرح پکا کر، اگر غذاء بدن میں صرف ہونے کے لائق ہوتی ہے، تو اس میں صرف کر دیتی ہے، ورنہ معدے سے خارج کر دیتی ہے، اس لئے بھوک کے وقت خواہ مخواہ جلن میں سکون ہو جاتا ہے{اور یہ قسم، جو سوداء کے ٹپکنے سے لاحق ہوتی ہے، غذاء کھانے اور سیر ہونے کے بعد زائل ہو جاتی ہے} کیونکہ ایسی حالت میں غذاء سوداء کے ساتھ مخلوط ہو جاتی ہے، نیز سوداء اور معدے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، جس سے اس کی جلن میں سکون آجاتا ہے۔

علاج {پہلی قسم کا علاج یہ ہے کہ سرے اور مری کلیانی، شہد اور نمک پلا کر قے کرائیں، پھر صرف خشک غذائیں، اور زود ہضم بھنے ہوئے گوشت کھلائیں} مثلاً بھنے ہوئے قلیے، اور تلے ہوئے مصالحہ دار گوشت{اور دوسری قسم کا علاج یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے اُسَیْلِمْ کی فصد کھلوائیں} اُسَیْلِمْ ورید باسلیق الابطی کی ایک شاخ ہے، جو دونوں ہاتھوں میں چھوٹی انگلی اور اس کے بعد کی انگلی کے درمیان نمودار ہوتی ہے؛ اُسَیْلِمْ: لفظ اسلم کی تصغیر ہے، اسلم کے معنے صحیح و سالم اور بے خطر کے ہیں۔ اس رگ کو صیغۂ تصغیر کے ساتھ اُسَیْلِمْ اس لئے کہتے ہیں کہ باسلیق الابطی کا دوسرا نام اسلم ہے؛ کیونکہ یہ بمقابلہ دوسری باسلیق کے بے خطر ہے، دوسری باسلیق کے نیچے ایک شریان ہے، اور باسلیق الابطی کے نیچے کوئی شریان نہیں ہے، جس کے کٹنے کا فصد میں ڈر ہو، اس لئے باسلیق الابطی کا نام اسلم رکھا گیا، اور اس کی اس شاخ کا نام بصیغۂ تصغیر اُسَیْلِمْ (چھوٹی اسلم) رکھا گیا، جس کی فصد طحال کے امراض میں مفید ہے؛ کیونکہ اسی کی ایک شاخ ہے، جو طحال میں داخل ہو کر طحال کی خدمت کرتی ہے۔ {سکنجبین بزوری پلائیں، ہڑ اور آملے کا مربیٰ کھلائیں} تاکہ معدہ قوی ہو، اور فاسد مواد کا رُخ معدے کی طرف سے پلٹ جائے۔

خارشِ وَدَغدَغۂ معدہ (حکاکُ وَدَغدَغۂ مَعدہ)

سبب {اس مرض کی وجہ کا ہے مادۂ خارش کی طرح تیز اور لگنے والے مواد ہوتے ہیں، جو بعض اعضاء سے معدے پر ٹپکتے ہیں} اور اس میں خارش پیدا کر دیتے ہیں، جیسا کہ نزلے کی صورتوں میں اکثر ہوتا ہے، جو سر سے گرا کرتا ہے{یا خارش کی پھوسیوں کی طرح معدے کی اندرونی سطح میں چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ فرق: پہلی اور دوسری صورت

میں فرق یہ ہے کہ جو تیز مادوں کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، اس میں معدہ غذا پر حاوی ہوکر ہضم کرسکتا ہے؛ اور جو دانوں کی وجہ سے ہوتا ہے، اس میں معدہ تکلیف کی وجہ سے غذا پر حاوی ہوکر ہضم نہیں کرسکتا، بلکہ کبھی غذا کو دفع کردیتا ہے} علاج {پہلی قسم کا علاج یہ ہے کہ ان مواد کو خارج کرکے معدہ میں تقویت بخشیں، اور دوسری قسم کا علاج دستوں کے مرض میں آتا ہے} ۔

معدے کا ڈھیلا ہوجانا (اِستِرخاءِ معدہ)

اور اس کی ساخت کا کمزور ہوجانا (تَھَلْھُلِ نَسجِ المَعِدَۃ)

سبب استرخاء معدہ {معدے کے ڈھیلے ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ رطوبتوں سے تر ہوجاتا ہے} جس سے قوتِ ماسکہ کمزور ہوجاتی ہے، غذا پر معدہ بالکل حاوی نہیں ہوتا، یا اچھی طرح حاوی نہیں ہوتا ہے {ان طوبات سے گاہے بذاتِ خاص معدہ ڈھیلا ہوجاتا ہے} اور وہ ریشے سُست ہوجاتے ہیں، جو معدے کی ساخت میں داخل ہیں {اور گاہے معدے کے رباطات ڈھیلے پڑجاتے ہیں، جو اس کو دوسرے اعضاء کے ساتھ باندھتے ہیں} جس سے معدے کے اجزاء ایک دوسرے پر پڑجاتے ہیں ۔

فرق {ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ جب معدے کے رباطات ڈھیلے ہوجاتے ہیں تو مریض خمیدہ ہوجاتا ہے، یا کسی ایک طرف یعنی دائیں یا بائیں طرف جھک جاتا ہے} بہرحال جس طرف استرخاء ہوتا ہے، اسی کے مطابق مریض جھکتا ہے، چنانچہ اگر استرخاء اُن رباطات میں ہو، جو معدے کو ریڑھ اور ہنسلیوں[1] کے ساتھ باندھتے ہیں، تو اس وقت معدہ اپنے بوجھ سے نیچے جھک جائیگا، اور اس کے ساتھ اوپر کے اعضاء، جو اس سے اتصال رکھتے ہیں کھنچ جائینگے، اور مریض سامنے کو جھک جائیگا، اور اگر اُن رباطات میں ہو، جو ریڑھ کے دائیں طرف واقع ہیں تو معدہ بائیں طرف جھک جائیگا، اور دائیں طرف کے اعضاء اس طرف کھنچ آئیں گے، اور اگر بائیں طرف کے رباطات میں ہوگا، تو معاملہ اس کے برعکس ہوگا {اور جب استرخاء معدہ کے ریشوں میں ہوتا ہے، تو سینہ ابھر آتا ہے، اور پیٹ اندر گھس جاتی ہے} کیونکہ معدے کے اجزاء جب ڈھیلے پڑکر ایک دوسرے پر پڑجاتے ہیں، تو مریض کی طبیعت سینہ کو ابھارنے کی طرف مائل ہوتی ہے، تاکہ شکم کی جلد تن جائے، اور سینہ بلند ہوجائے۔ اس سے معدے کے لئے وسعت پیدا ہوجاتی ہے، اور اجزاء کے ڈھیلے

[1] معدہ کے رباطات کا ہنسلیوں (ترقوہ) سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے ۔

ہو جانے سے اور ایک دوسرے پر پڑ جانے سے معدے میں جو تنگی پیدا ہو جاتی ہے، وہ اس سے زائل ہو جاتی ہے، اور اصلی شکل پر معدہ لوٹ آتا ہے {ہضم بُرا ہو جاتا ہے} کیونکہ اس حالت میں معدہ غذا کو اچھی طرح گھیر نہیں سکتا ہے، اور اس لئے کہ ان رطوبتوں کے اکٹھے ہونے سے معدے کی حرارت ضعیف ہو جاتی ہے +

علاج {فالج و استرخا کا علاج کریں، جس کا ذکر گذر چکا ہے} یہاں کی دوائیں خوشبودار اور قابض ہوں، اور غذائیں زود ہضم اور کسی قدر خشک اور قابض ہوں +

سبب تھلّل معدہ {معدے کی ساخت کے کمزور اور ڈھیلے ہو جانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مریض عرصہ تک کسی مرض، یا کسی درد میں مبتلا رہتا ہے، اور علاج معالجہ اور غذا میں بے عنوانیاں ہوتی ہیں، یا قی اور اسہال کی کثرت سے معدہ تھک جاتا ہے} قی کی حالت میں معدہ شدت سے اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے، اور غیر طبعی اور شدید حرکتیں ہوتی ہیں، اور اسہال کی حالت میں معدہ مسہل دواؤں کی اذیت سے، جن میں کسی قدر سمیت ضرور ہوتی ہے، تکلیف پاتا ہے، یا یہ کہ معدے پر فاسد مواد بکثرت گذرتے ہیں، اور اس لئے کہ ان اسباب سے تمام بدن کی رطوبتیں تحلیل زیادہ ہوتی ہیں، ان کا عوض کم پہونچتا ہے، اس لئے سارا بدن لاغر ہو جاتا ہے، اور اس کی ساخت ڈھیلی اور کمزور ہو جاتی ہے، اور اس حرکت کے وقت اس کی وضع متغیر ہو جاتی ہے {جس سے معدے کی ساخت ڈھیلی اور کمزور، اور اس کے ریشے لاغر ہو جاتے ہیں، اور انجام کار یہ ہوتا ہے کہ اس کے سارے افعال، غذا کا طلب کرنا، اس کا کھینا ہضم کرنا، اور فضلات کا دفع کرنا، کمزور ہو جاتے ہیں} کیونکہ سارے افعال طبعیہ ریشوں ہی سے پورے ہوتے ہیں، جو کہ سیدھے، آڑے، اور ترچھے طور پر خاص ترتیب و وضع سے واقع ہوئے ہیں (چنانچہ جذب غذا کے لئے لمبے ریشے کام کرتے ہیں، اور غذا کے روکنے اور سنبھالنے کے لئے آڑے اور ترچھے کام کرتے ہیں + علیٰ ہذا) ہضم اور دفع بھی اُسی وقت اچھا ہو سکتا ہے، جبکہ قوت ماسکہ اچھی طرح غذا کو سنبھالے رہے + پس جب کوئی عضو ڈھیلا ہو جاتا ہے، اور اس کے ریشوں کی ساخت بگڑ جاتی ہے، تو مذکورہ بالا قوتوں کے لئے یہ ریشے کام نہیں آتے ہیں، جس سے اس عضو کے سارے افعال کمزور ہو جاتے ہیں +

علامات {اس کی علامت یہ ہے کہ غذا ہضم ہوئے بغیر خارج ہوتی ہے} کیونکہ معدے کی ساخت کے ڈھیلے ہونے کے وقت معدے کی حرارت منتشر ہو کر فنا ہو جاتی ہے، جس سے غذا کچی رہ جاتی ہے، نیز ہضم تو اسی وقت ہو سکتا ہے، جبکہ وہ قوت ماسکہ کے ذریعہ اچھی طرح رکی رہے (اور یہاں ریشوں کے ضعف کی وجہ سے قوت ماسکہ نہایت کمزور ہو جاتی ہے) {اور شکل سے خارج ہوتی ہے} کیونکہ اس کی خارج کرنے والی قوت امداد وہ ریشے

کمزور ہو جاتے ہیں، جن کے متعلق نچوڑنے کا اور اخراج کا کام وابستہ ہے { حتیٰ کہ بعض اوقات دستوں کی دوا، یا عمل حقنہ کے بغیر خارج ہی نہیں ہوتی ہے } اس کے ساتھ بدن بھی نہایت ضعیف، پیٹ نہایت لاغر، اور بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے { یہ حالت لا علاج ہے } کیونکہ اس کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی شئے پرانی ہو کر بوسیدہ ہو گئی ہو، اور اس کی ساخت بگڑ گئی ہو ایسی حالت میں ان چیزوں کی اصلاح ناممکن ہو جاتی ہے۔ بعض حالتیں، جو اصلاح پذیر بھی ہوتی ہیں، اُن میں اسقدر تکلیف ومشقت کی ضرورت ہے کہ انسانی طاقت سے اُن کا پورا ہونا ناممکن ہے۔

معدے کا سکڑ جانا (تشنجِ معدہ)

{ گاہے دوسرے اعضاء کی طرح معدے کے اعصابی ریشوں میں بھی تشنج خشک، یا تشنج تر عارض ہو جاتا ہے } اس لئے معدہ غذا کو طبعی طور پر گھیر نہیں سکتا { اور گاہے معدے کے رباطات میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے[1] } کیونکہ اس کے رباطات حقیقی رباطات نہیں ہیں، بلکہ وہ عصبی ہیں، اور اعصاب کے اندر تشنج کے پیدا ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے { چنانچہ جب تشنج اُن رباطات میں ہوتا ہے، جو معدے کو ریڑھ کے مہروں سے باندھتے ہیں تو اس کی علامت یہ ہے کہ غذا معدے میں ٹھہرنے نہیں پاتی ہے } کیونکہ بعض کا قول ہے کہ پہلی یعنی اثنا عشری آنت اور معدے کا اتصال سامنے کی طرف شکم کی جلد کے قریب ہے، اس لئے جب معدے اور ریڑھ کے درمیان کا رباط تشنج سے سکڑے گا، تو معدے کا یہ سرا پیچھے کو کھنچ آئے گا، اور معدے اور آنت کا اتصالی مقام جسکا نام بواب ہے، سامنے سے نیچے کو آئیگا، اس لئے غذا اس مقام سے جلد نکل جائیگی۔ علاوہ ازیں جب معدے کا یہ سرا مہروں کی طرف کھنچ آئیگا تو بواب کا مقام کھلا رہے گا، اور امتلاء معدہ کے وقت وہ بند نہ ہو سکے گا، اس لئے بلا ہضم ہوئے معدے سے غذا بعجلت خارج ہو جائے گی { اور مریض دائیں، یا بائیں، یا سامنے کو جھک جاتا ہے۔ چنانچہ تشنج اگر اُس رباط میں ہوتا ہے } جو ریڑھ کے دائیں جانب متصل ہوتا ہے تو مریض دائیں طرف جھک جاتا ہے، اور اگر اس رباط میں ہوتا ہے جو ریڑھ کے بائیں جانب متصل ہے، تو مریض بائیں طرف جھک جاتا ہے، اور اگر اس رباط میں ہوتا ہے { جو دونوں طرف سے متصل ہے تو مریض آگے کو جھک جاتا ہے، اور مریض اپنی پشت قطعاً اٹھا نہیں سکتا ہے }

علاج: تشنج کا علاج کریں } خواہ تر ہو، یا خشک { جسکا ذکر دماغی امراض میں گذر چکا ہے }۔

---

[1] یہ قابل غور ہے، کیونکہ رباطاتِ معدہ عظم ترقوہ سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے۔

معدے کا سخت ہو جانا (جُسَاۃِ مِعدَہ)

{ گاہے فم معدہ، یا جوہر معدہ، سوداوی اور غلیظ مادے سے سخت ہو جاتا ہے *
یہ مادہ معدے کی وریدوں میں آکر اور اپنی غلظت، کثافت، اور سردی سے معدے میں اکٹھا ہو کر تناؤ پیدا کرتا، اور معدے کی ساخت کو سخت بنا دیتا ہے، اور معدے کی ساخت میں داخل تو ہو جاتا ہے، مگر ورم نہیں پیدا کرتا } اگرچہ بظاہر ورم ہی معلوم ہوتا ہے *

علامات { آنکھوں کے گوشوں (کریوں) میں بھر بھراہٹ معلوم ہوتی ہے } کیونکہ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے، اور غلیظ بخارات آنکھوں کی طرف چڑھتے ہیں، اور اس کی ساخت چونکہ نہایت نرم و نازک ہے، اس لئے اس میں اکٹھے ہو جاتے ہیں { تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے } کیونکہ رطوبت معدے میں بکثرت پیدا ہوتی ہے { گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ معدے کے مقام پر چھونے سے سختی نمودار ہوتی ہے } (بشرطیکہ سختی معدے کے اگلے حصے میں ہو) { مریض اوندھا نہیں ہو سکتا } کیونکہ اوندھے ہونے میں معدہ اندر کی طرف دبتا ہے، اور وہ سختی اور تناؤ کی وجہ سے دب نہیں سکتا ہے { سجدے کے وقت، اور لقمہ نگلتے وقت، خصوصاً جبکہ لقمہ بڑا اور سخت ہو، معدے میں تکلیف ہوتی ہے } کیونکہ معدہ سختی کی وجہ سے زیادہ پھیل نہیں سکتا ہے کہ لقمہ بآسانی اس میں داخل ہو جائے *

علاج { اگر مزاج گرم اور قارورہ سرخ سیاہی مائل ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں، غذا میں گوشت چھوڑا دیں؛ ورم کی نرم اور تحلیل کرنے والی دواؤں کے ساتھ سرد دوائیں لیپ کے طور پر لگائیں } مثلاً مکو، بابونہ، بنفشہ، جو کا آٹا، خطمی، ناخونہ، بیخ سوسن ہمراہ موم، روغن گل، روغن بنفشہ { اور قارورہ سفید اور مزاج سرد ہو تو ایسے حقنے کرائیں، جو غلیظ مواد کے تحلیل کرنے والے ہوں } مثلاً جوشاندہ افتیمون، بسفائج، اصل السوس (ملٹھی)، بیخ خطمی، عصارہ قرطم (کڑ کی پتیوں کا عرق) ہمراہ المتاس، آب شہد، روغن کنجد (تل کا تیل) { ورم کے نرم اور تحلیل کرنے والے ضماد لگائیں } مثلاً بنفشہ، بابونہ، سنبل، اذخر، میتھی کا آٹا، تخم بکائن، سنبل، دگر گل)، بادام تلخ، ہمراہ لعاب السی، روغن بکائن، موم، مرغی کی چربی { گاہے طحال کی سختی اور اس کی سردی سے سختی معدے کے اس سرے میں ہو جاتی ہے، جو طحال کے پاس ہے } کیونکہ اس سردی کے اثر سے معدے کا وہ سرا بھی سخت اور غلیظ ہو جاتا ہے، جو طحال سے متصل ہے * **علاج** { پہلے طحال کا علاج کریں } *

(۵۴) شکم کا اندرونی ترچھا عضلہ (بایاں)
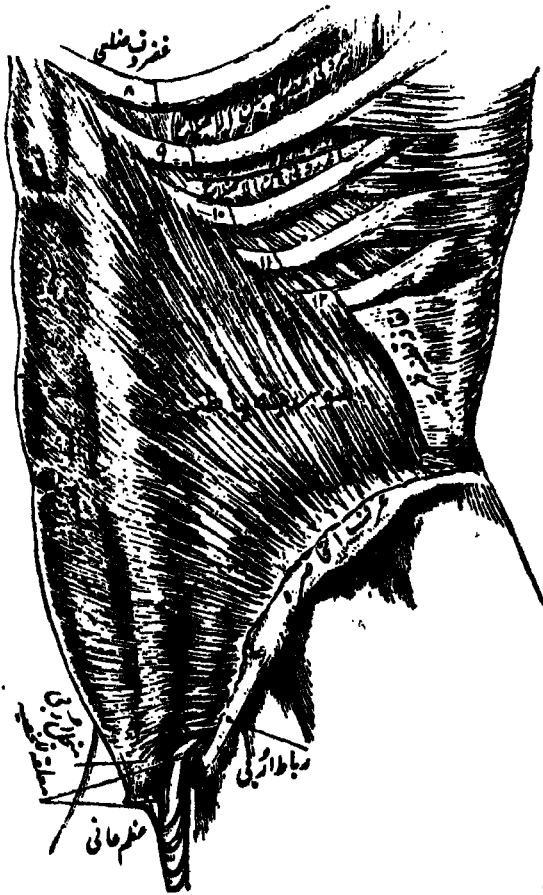
(۵۵) شکم کا بایاں آڑا عضلہ (مستعرضہ) اور دایاں سیدھا عضلہ (مستقیمہ)
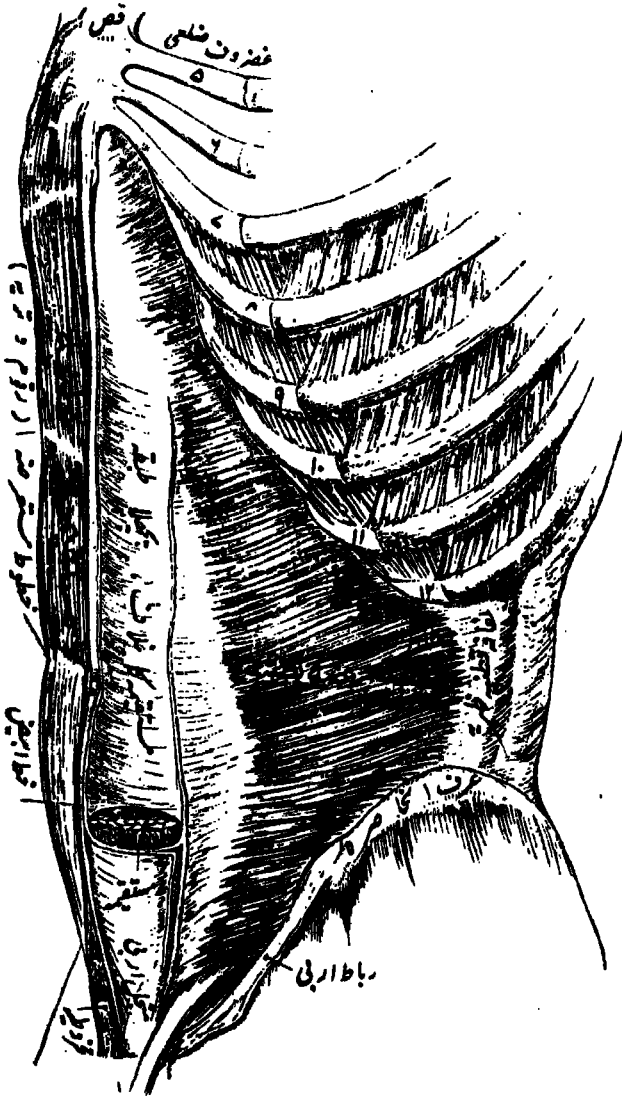
معدے کے عضلات کی سختی (ورم عضلات معدہ)

(معدے کے عضلات سے شکم کے وہ عضلات مراد ہیں، جو معدے کے اوپر واقع ہیں)
{ان عضلات کی سختی بھی غلیظ مواد سے پیدا ہوتی ہے} جو ان میں سرایت کر جاتا ہے، مگر ورم کی صورت نمودار نہیں ہونے پاتی + فرق {معدے کی سختی، اور ان عضلات کی سختی میں فرق شکل، مقام، اور معدے کے افعال کی باقاعدگی، یا بے قاعدگی کے لحاظ سے ہے} چنانچہ شکل کے لحاظ سے معدے کی سختی گول اور چوڑی سی ہوتی ہے، اور اس کے حدود بآسانی محسوس ہوتے ہیں، اور عضلات کی سختی لمبوتری سی، چوہے کی دم کی طرح، ایک طرف سے موٹی اور دوسری طرف سے پتلی ہوتی ہے، اور اس کے حدود (کہ ورم کہاں پر ختم ہوگیا) معلوم نہیں ہوتے ہیں ؛ اور مقام کے لحاظ سے یہ فرق ہے کہ معدے کا مقام غضروف خنجری (کوڑی) سے لیکر ناف تک ہے، اور عضلات شکم کے چار جوڑے اس طور پر ہیں کہ ایک جوڑا آڑے پن میں، ایک جوڑا لمبائی میں، اور دو جوڑے ترچھے طور پر ہیں۔ افعال کے لحاظ سے فرق یہ ہے کہ ورم جب خاص معدے میں ہوتا ہے تو معدے کے افعال بیقاعدہ، اور جب عضلات میں ہوتا ہے تو اس کے افعال باقاعدہ ہوتے ہیں +

علاج {مزاج کو دیکھیں کہ آیا وہ سرد ہے، یا گرم ؛ پھر مزاج کے موافق تنقیہ اور ضماد وغیرہ از قسم روغن، نطولات، اور دیگر تدابیر استعمال کرائیں} مثلاً اگر مزاج گرم ہو تو شاہترہ، الی المتاس اور ترنجبین کا مسہل دیں، ورنہ افتیمون اور غاریقون کا جوشاندہ، اور دوسری چیزیں دیں، جو غلیظ مواد کو خارج کرنے والی ہوں + علی ہذا اگر مزاج گرم ہو تو بنفشہ، گل سرخ، بابونہ، ناخونہ، بیخ خطمی، موم، اور روغن گل کا ضماد لگائیں ؛ ورنہ اشق، گوگل، کرم کلے کی جڑ کی راکھ، جند بیدستر، زعفران، لعاب میتھی، روغن زیتون، اور بطانی چربی کا ضماد لگائیں +

دست و اسہال (ذَرَب و خِلفہ)

مسلسل پیٹ چلنے کو ذرب کہتے ہیں، اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ذرب اس حالت کا نام ہے جس میں معدہ اور آنتوں کے اندر غذا ہضم نہ ہو، اور سارے بدن کی پرورش موقوف ہو جائے، اور نیچے سے پائخانہ کی راہ غذا مسلسل خارج ہو جایا کرے، اور دست بالکل پتلے پتلے آتے ہوں + ایسی حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے، جبکہ قوت ماسکہ ضعیف ہو جاتی ہے، اور اس سے زیادہ عرصہ تک غذا کے روکنے پر قادر نہیں رہتی۔ اس کو ذرب اس لئے

کہتے ہیں کہ ذرَب کے معنے فساد معدہ کے ہیں، چنانچہ جب معدہ کسی کا خراب ہو جاتا ہے تو عرب کہا کرتے ہیں: ذَرَبَتْ مِعْدَتُہٗ (اوس کا معدہ خراب ہو گیا ہے)، یا اس لئے کہ ذرَب کے معنے تیزی کے ہیں؛ چنانچہ عرب کہا کرتے ہیں: لِسَانٌ ذَرِبٌ (تیز زبان) — سَیْفٌ ذَرِبٌ (تیز تلوار)؛ چونکہ اس مرض میں پائخانہ تیز ہوتا ہے، اور تیزی سے خارج ہوتا ہے، اس لئے اس مرض کا نام ذرَب رکھا گیا؛ یا اس لئے کہ ذرب کے معنے ناقابل علاج ہونے کے ہیں؛ چنانچہ زخم جب اچھے نہیں ہوتے ہیں، تو کہا کرتے ہیں: ذَرِبَ الْجُرْحُ (زخم ناقابل علاج ہے)۔ چونکہ یہ مرض بھی سخت اور خطرناک ہے، اس لئے اسے ذرَب (ناقابل علاج) کہا گیا۔ **فرق**: اس میں اور ہیضہ میں فرق یہ ہے کہ ہیضہ کے ساتھ تے ہوتی ہے؛ کیونکہ ہیضہ محض فساد ہضم کی وجہ سے عارض ہوتا ہے، اور جب غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی ہے تو اس کے کچھ اجزاء اوپر کی طرف چڑھ جاتے ہیں، جو تے کی صورت میں خارج ہوتے ہیں، اور کچھ اجزاء نیچے اوتر کر دستوں کے ذریعہ خارج ہوتے ہیں۔ نیز ہیضہ ایک تیز اور جلد ختم ہو جانے والا مرض ہے، اور ذرب یعنی دستوں کا مرض ایک مزمن، دیرپا، اور لمبا مرض ہے۔

خِلْفَہ وہ مرض ہے، جس میں غذا پیٹ میں اوتنی دیر نہیں رہتی، جتنی اوسے عادت کے طور پر رہنی چاہئے، اس لئے وہ کبھی جلدی اور کبھی دیر سے خارج ہوتی ہے، کبھی چند دفعوں میں خارج ہوتی ہے۔ پھر اس میں بھی فرق ہے، کبھی بار بار پائخانہ جانا پڑتا ہے، اور کبھی دو تین ہی بار میں خارج ہو جاتی ہے؛ نیز کبھی غذا ہضم ہونے کے بعد اور کبھی فاسد ہو کر خارج ہوتی ہے، مگر مصنف نے ذرَب اور خِلفہ میں کوئی تفریق نہیں کی ہے، اور ان دونوں کے اقسام کو مخلوط طور پر بیان کیا ہے۔

سبب (۱) { گاہے ذرَب و اختلاف (اختلاف۔ خِلفہ، دست) کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدہ سوء مزاج سرد تر سادہ کی وجہ سے ڈھیلا، اور رطوبات سے تر ہو جاتا ہے }۔ لفظ خلفہ کی بجائے اختلاف کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں الفاظ مترادف اور ہم معنی ہیں؛ مگر بعض لوگوں نے ان دونوں میں تفریق بھی کی ہے: اختلاف دَوروں کے دستوں کو کہتے ہیں، اور خِلفہ اون دستوں کو کہتے ہیں، جو مختلف رنگتوں کے ہوں۔

علامات { پیاس کم لگتی ہے، معدہ کے اندر غذا میں کچھ زیادہ تغیر نہیں ہونے پاتا } بلکہ ہاضمہ کی کمی اور قوت ماسکہ کی کمزوری کے باعث غذا کھانے کے بعد فوراً ہی خارج ہو جاتی ہے { جلن کم ہوتی ہے، کھٹی دکاریں آتی ہیں، مگر اس قسم میں نہ بلغم کی قے ہوتی ہے، اور نہ بلغم کے دست آتے ہیں } کیونکہ یہ قسم بلغمی مادے سے پیدا ہی نہیں ہوتی ہے۔

علاج {جوارش کمونی، جوارش فلافلی، اور جوارش عود وغیرہ سے معدہ میں گرمی اور خشکی پہونچائیں}۔

سبب (۲) {گاہے دستوں کی وجہ معدہ میں بلغم کی کثرت ہوتی ہے۔ **علامات** لعاب بہ کثرت خارج ہوتا ہے، اور چونکہ معدہ بلغم کے ثقل سے تکلیف پاتا ہے، اس لئے متلی آتی ہے، اور قے میں بلغم نکلتا ہے، نیز بلغم غذاء کے ساتھ ملکر پاخانہ کی راہ خارج ہوتا ہے، ہاضمہ کی کمزوری کے باعث غذاء میں بہت کم تغیر ہوتا ہے} اور ہاضمہ کی کمزوری کی وجہ اول تو سردی ہے، دوم یہ کہ بلغم غذاء اور جوہر معدہ کے درمیان حائل ہوجاتا ہے۔

علاج {بلغم سے معدے کو پاک کرنے کے لئے قے کرائیں، پھر غذاء کی ہضم کرنے والی جوارشیں کھلائیں، جن میں کچھ قابض اور تیز دوائیں بھی ہوں} قابض دواؤں کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دست بند ہوتے ہیں، اور معدے کا ڈھیلا پن زائل ہوتا ہے، اور تیز دوائیں بلغم کو چھانٹتی ہیں، اور معدے میں گرمی پیدا کرتی ہے۔

سبب (۳) {گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کی سطح لیسدار رطوبتوں سے چکنی اور اس میں پھسلن پیدا ہوجاتی ہے} یہ رطوبتیں گاہے ضعف معدہ سے پیدا ہوتی ہیں، جبکہ وہ غذاء کو اچھی طرح ہضم کرنے سے عاجز ہوجاتا ہے، نیز ان رطوبتوں سے چونکہ معدے کے ریشے ڈھیلے اور سست ہوجاتے ہیں [اس لئے معدے کی قوت ماسکہ کمزور ہوجاتی ہے} یہ رطوبتیں معدے کی سطح پر چپٹ جاتی ہیں، جس سے غذاء ہضم ہونے سے پہلے پھسل کر خارج ہوجاتی ہے، اور اُس میں ٹھہرنے نہیں پاتی، اور گاہے یہ رطوبتیں معدہ پر دماغ سے گرتی ہیں۔

علامات:۔{غذاء جس طرح کھائی جاتی ہے، بلا تغیر و تبدل بہت جلد معدے سے خارج ہوجاتی ہے} کیونکہ وہ معدے میں اس قدر ٹھہرتی ہی نہیں ہے کہ قوت ہاضمہ کا عمل اُس میں ہو۔ علاوہ ازیں قوت ہاضمہ بھی کمزور ہوتی ہے {علی الخصوص اگر مریض حرکت کرے تو اور بھی جلد خارج ہوتی ہے} کیونکہ حرکت غذاء کو جلد اُتار دیتی ہے{ غذاء کا ثقل محسوس ہوتا ہے، اور گرتے ہوئے پتھر کی طرح وہ جھٹ سے گر پڑتی ہے} کیونکہ غذاء اپنے بوجھ سے نیچے جاتی ہے، اور اس وقت کوئی روکنے والا نہیں ہوتا ہے، جو اسے روکے رہے۔

علاج {جوارش خرنوب اور جوارش کندر کھلائیں} **نسخہ جوارش خرنوب** خرنوب نبطی گٹھلیوں سے صاف کیا ہوا (خرنوب نبطی: سیب کے مانند ایک پھل ہے، جو ہندوستان میں نہیں ہوتا ہے) زیرہ کرمانی (زیرہ سیاہ) جو شراب کے سرکہ میں مدبر

کر کے بھون لیا گیا ہو، سماق، حب الآس، بیر کا آٹا، بلوط، دھنیا بھنا ہوا، مصطگی، ہر ایک دوا ہموزن۔ سب کو یکجا کوٹیں، اور زیادہ باریک نہ چھانیں، اور صاف شدہ شہد میں ملا کر معجون بنالیں ۔ جوارش کند (کندر) گلنار ہر ایک دس درہم (ایک درہم ۳ ماشہ) سیاہ مرچ، اجوائن دیسی، سنبل، کاشم، انیسون، شونیز، ہر ایک دو درہم یعنی سات ماشے، صاف کئے ہوئے شہد میں حسب دستور معجون بنائیں {گرم پانی سے پرہیز کرائیں} کیونکہ گرم پانی معدے کو ڈھیلا اور زیادہ چکنا کر کے پھسلن بڑھا دیتا ہے {اچھی طرح بھنے ہوئے ستو کھلائیں} مثلاً بیر کا ستو، چاولوں کا ستو، زعرور کا ستو (زعرور ایک قسم کا میوہ ہے، جو ہندوستان کی پیداوار نہیں ہے)۔

سبب (۴) {گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ صفراء معدے پر گرتا ہے، اور ایسا اس وقت ہوتا ہے، جبکہ بدن میں اس کی کثرت ہوتی ہے، اور سارے اعضاء کثرت کی وجہ سے اسے معدے اور آنتوں کی طرف دفع کرتے ہیں} کیونکہ ان کے ذریعہ مواد ہمیشہ خارج ہوا کرتے ہیں، پھر چونکہ صفراء تیزی اور سوزش کی وجہ سے تکلیف پہونچاتا ہے، اس لئے اس سے نفرت کر کے معدے اور آنتیں کیلوس اور دیگر فضلات کے ساتھ اسے خارج کر دیتے ہیں ۔ علاوہ ازیں صفراوی مواد میں خراش پیدا کرنے اور چھیلنے کی طاقت بھی ہوتی ہے، جو دستوں پر امداد کر دیتی ہے ۔

علامات {اس قسم کے دست، صفراوی محرقہ بخاروں اور تیسرے دن کے باری کے بخاروں کے بعد نمایاں ہوتے ہیں، یا گرم غذاؤں، گرم دواؤں، یا خالص شراب کے استعمال کے بعد نمایاں ہوتے ہیں} کیونکہ صفراوی مادہ اسی قسم کی گرم چیزوں سے بنتا ہے {صفراء پاخانہ کے ساتھ ملا ہوا نکلتا ہے} بشرطیکہ معدہ اور آنتوں میں کچھ غذا بھی رہی ہو، ورنہ پاخانہ کس طرح خارج ہو سکتا ہے {اور گاہے خالص صفراء نکلتا ہے} بشرطیکہ معدہ اور آنتیں غذاء سے بالکل خالی ہوں {سوزش اور پیاس کی شدت ہوتی ہے، اور گاہے بخار بھی ہوتا ہے} ۔

علاج {اگر صفراء پاخانہ کے ساتھ تھوڑا تھوڑا نکل رہا ہو تو اس کے اخراج کی امداد کریں} کیونکہ ایسے فاسد مواد کا خارج کرنا ضروری ہے {اور اس غرض کے لئے دونوں قسم کے اناردانہ کا پانی شکر کے ساتھ، یا شربت ورد گڑ کے ساتھ، یا ہلیلہ زرد شکر کے ساتھ استعمال کرائیں} یہ چیزیں باوجود مسہل صفراء ہونے کے معدہ اور آنتوں کو قوت بخشتی ہیں، اور ان میں قبض پیدا کرتی ہیں، اور چونکہ ان میں نچوڑنے اور سکیڑنے کی قوت ہے، اس لئے یہ معدے سے ڈھیلے پن اور چکنے پن کو زائل کر دیتی ہیں ۔

تنبیہ: اس قسم کے دستوں کا بند کرنا مناسب نہیں ہے، کیونکہ ایسے دستوں کا جاری

رہنا ہی بہتر ہے، اور دستوں کے بند کرنیکا ذریعہ بھی ہے کہ یہ دست جاری رہیں، ہاں اگر دستوں کی زیادتی ہو جائے، اور صفراء کے ساتھ دوسرے صالح مواد خارج ہونے لگیں، اور اس سے ضعف و ناتوانی اور غشی تک نوبت پہونچنے لگے تو بند کرنے کی کوشش کریں {پھر قرص حماض اور قرص طباشیر استعمال کرائیں} بشرطیکہ صفراء کے خارج کرنے کے بعد دست جاری ہوں (ان دونوں قرصوں کا نسخہ گذر چکا ہے) ۔

سبب (۵) {گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سوداء فم معدہ پر کثرت سے گرتا ہے} جو جلن اور سوزش اس قدر پیدا کرتا ہے کہ طبیعت اس کے دفع کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے، چنانچہ معدے اور آنتوں کے اندر جو کچھ بھی غذا رہتی ہے، وہ سوداء کے ساتھ خارج ہو جاتی ہے ۔ علاوہ ازیں سوداء خود بھی ترشی کی وجہ سے آنتوں میں خراش وغیرہ پیدا کر دیتا ہے، اس وجہ سے بھی پائخانہ کی حاجت ہوتی ہے ۔

علامات {اس قسم میں بھوک بھی زور کی لگتی ہے} سوداء کی ترشی اور تیزی کی وجہ سے {فم معدے میں جلن معلوم ہوتی ہے، منہ میں ترشی ہوتی ہے، جو کھانا کھانے سے زائل ہو جاتی ہے} کیونکہ غذاء جب سوداء سے مل جاتی ہے، تو اس کی تیزی ٹوٹ جاتی ہے ؛ نیز سوداء اور جوہر معدہ کے درمیان غذاء حائل بھی ہو جاتی ہے (جس سے سوداء کا اثر منہ تک پہونچنے نہیں پاتا ہے) {نیز کسی قدر روغن کے کھا لینے سے بھی ترشی جاتی رہتی ہے} کیونکہ روغن قبض (تشنج) کو زائل کر دیتا ہے، اور سوداء کی تیزی وغیرہ کو توڑ دیتا ہے ۔

علاج {باسلیق کی فصد کھولیں، افتیمون کے جوشاندے کا مسہل دیں، طحال پر گرم اور قابض دواؤں کا تکمید کریں، تولیوں، اور کھردرے رومالوں سے طحال کو رگڑیں} تاکہ حرارت سے سوداء کے جذب کرنے کی قوت زیادہ ہو جائے، اور موجودہ سوداء کو معدے کی طرف بخل اور کمی کے ساتھ بھیجے {اور نہار منہ معدے پر سوداء کے گرنے سے پہلے کسی چکنے اور روغن دار حریرے سے ناشتہ کرائیں} تاکہ سوداء کی تیزی ٹوٹ جائے، جو خراش پیدا کرتی اور دست لاتی ہے، مثلاً شکر اور روغن بادام کا، یا شکر اور روغن کنجد کا، یا شکر اور بکری کے گردونکی چربی کا حریرہ پلائیں ۔

سبب (۶) {گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کے اندرونی طبقہ میں دانے یا زخم نکل آتے ہیں، چنانچہ غذاء جب یہاں پہونچتی، اور ان میں لذع پیدا کرتی ہے، تو ان میں سوزش اور اذیت پیدا ہوتی ہے} علی الخصوص اگر غذاء میں ترشی اور نمکینیت جیسی کوئی تیز کیفیت ہو تو اور بھی زیادہ تکلیف پہونچتی ہے {اس لئے قوت دافعہ غذاء کو فوراً خارج کر دیتی ہے} اور قطعاً رکنے نہیں دیتی ہے ۔ اس قسم کے دستوں کو ماد ۃ البطن کہتے ہیں، اور یہ مہلک ہوتی ہے ۔ **علامات**: چونکہ منہ کی سطح معدے کی سطح سے متصل ہے، اس لئے

{منہ میں بھی دانے نکل آتے ہیں، اس میں گرمی و خشکی پائی جاتی ہے، نکہت یعنی بوی دہن میں تغیر آجاتا ہے} کیونکہ زخم کے باعث گندے بخارات معدے اور منہ سے اٹھتے ہیں {کھانا کھانے کے بعد معدے کے جس مقام میں ثقل محسوس ہوتا ہے، وہیں درد اور جلن بھی زیادہ ہوتی ہے، پھر غذار کے ساتھ درد بھی نیچے اُتر جاتا ہے، یہانتک کہ غذار معدے سے بالکل باہر نکل جاتی ہے} اور زخم کے مقام سے غذار کی تکلیف ہٹ جاتی ہے {دستوں میں صدید یا زرداب یعنی زخم کا پتلا پانی خارج ہوتا ہے} یہ مادہ رقیق اس لئے ہوتا ہے کہ یہ زیادہ گہرے زخموں سے نہیں خارج ہوتا ہے {نیز دستوں میں غذار بجنسہٖ نکل پڑتی ہے، جس میں کچھ بھی تغیر نہیں ہوتا ہے یا تھوڑا ہوتا ہے} اس کی بیشی کا دار و مدار دانوں کی قلت و کثرت پر ہے + غذا تغیر سے خالی اس لئے ہوتی ہے کہ غذار پر حاوی ہونے سے معدہ کو تکلیف پہونچتی ہے +

علاج {زعفران کے بغیر قرص طباشیر کھلائیں} **نسخۂ قرص طباشیر:** گل سرخ، تخم حماض (چوکا)، ہر ایک ساڑھے تین ماشہ، گوند ببول، نشاستہ، بنسلوچن، کتیرہ، ہر ایک سات ماشہ؛ دواؤں کو کوٹ چھان کر اور اسپغول کے لعاب میں گوندھ کر قرص (ٹکیے) بنائیں {سفوف دانۂ انار اور سفوف زلق الامعار بثوری کھلائیں} +

نسخۂ سفوف زلق الامعاء بثوری[1]: اسپغول، تخم ریحان، تخم کنوچہ، تخم بارتنگ، ہر ایک دوار وزن میں برابر لیکر بقدر ضرورت بھون لیں، اور پھر ان پر گرم پانی ڈال کر ہلائیں، یہانتک کہ ساری ملکر جم جائیں، پھر اُن پر روغن گل ڈال کر استعمال کرائیں؛ {سرد اور قابض غذائیں کھلائیں، مثلاً سماق، یا ریباس کی غذائیں} یا وہ غذائیں، جو چاول، اور جو سے تیار کی گئی ہوں، یا چھلی مسور کی دال پلائیں، جسکا پہلا پانی روغن کے ساتھ پھینک دیا گیا ہو، مگر بہتر یہ ہے کہ ان مریضوں کی غذاؤں میں ترشی نہ ہو کیونکہ ترشی زخموں میں لگتی، اور درد بڑھا دیتی ہے +

سبب دے ہا {گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سر سے معدہ پر نزلہ گر کر غذار کو فاسد کر کے نیچے لیجاتا، اور خود بھی نیچے چلا جاتا ہے} کیونکہ اول تو خود یہ پھسلتا ہے، دوم چونکہ یہ فاسد ہوتا ہے، اس لئے طبیعت بھی اسے دفع کرنے کی غرض سے نیچے کی طرف ڈھکیلتی ہے؛ اور نزلہ کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گرمی، یا سردی کی وجہ سے دماغ کا مزاج خراب ہو جاتا ہو، جس سے اس میں مواد بکثرت اکٹھے ہو جاتے ہیں، چنانچہ کچھ مواد تو زکام کی شکل میں ناک کی طرف بہ جاتے ہیں، اور کچھ مواد تالو کے ذریعہ معدے میں چلے جاتے ہیں} اور چونکہ یہ

[1] زلق الامعاء بثوری ایک مرض ہے، جس میں آنتوں کے اندر دانے نکل آتے ہیں اور اس سے غذا دستوں کی راہ خارج ہو جاتی ہے (مترجم) +

غلیظ ہوتے ہیں، اس لئے پھیپھڑوں کی طرف کچھ بھی نہیں گرتے ہیں (ورنہ اگر پھیپھڑوں پر گریں تو کھانسی بھی نمودار ہو) {جب یہ حالت کچھ عرصہ تک قایم رہتی ہے، تو انجام کار معدے کا مزاج بھی خراب ہوجاتا ہے} جس سے ہاضمہ میں فتور آجاتا ہے، قوتیں ناتوانی سے بدل جاتی ہیں، بدن گھلنے لگتا ہے، اور بالآخر موت دامنگیر ہوتی ہے + دستوں کی اس قسم کو عام اطبار شکل سے پہچان سکتے ہیں +

علامات {لمبی نیند کے بعد مریض کو کئی دست آجاتے ہیں} کیونکہ نیند کی حالت میں نزلہ معدہ پر گرتا ہے، مگر نیند میں مریض کو اس کا احساس بالکل نہیں ہوتا ہے، برخلاف اس کے بیداری میں مریض کو اس کا احساس ہوجاتا ہے، اور وہ اس کو معدے کی طرف جانے نہیں دیتا ہے، بلکہ تھوک کر خارج کر دیتا ہے {پھر جب سر سے اترا ہوا مادہ خارج ہوجاتا ہے تو دست خود بخود بند ہوجاتے ہیں} اور یہی صورت اسی ترتیب پر مسلسل قایم رہتی ہے !
برخلاف ازیں جو دست خاص معدے کی وجہ سے جاری ہوتے ہیں، ان میں کوئی باقاعدہ ترتیب اور معین دورے نہیں ہوتے ہیں، بلکہ مختلف غذاؤں میں اس کی حالتیں مختلف ہوا کرتی ہیں {اس کے ساتھ نزلے کی دوسری علامتیں بھی ہوتی ہیں} مثلاً تالو، حلق، مری، اور فم معدہ میں نزلہ کی ریزش کا محسوس ہونا، پھر اگر نزلہ صفراوی ہے تو منہ کڑوا ہوتا ہے، سوزش اور پیاس ہوتی ہے؛ اور اگر بلغمی ہے تو منہ میں بساندہ ہوتی ہے، اور بری قسم کی مٹھاس معلوم ہوتی ہے، تھوک گاڑھا اور چپا ہوا ہوتا ہے؛ اور اگر سوداوی ہے تو منہ میں ترشی ہوتی ہے، اور زخم کے پانی کی سی بو آتی ہے؛ اور اگر دموی یعنی خونی ہوتا ہے تو منہ میں مٹھاس معلوم ہوتی ہے، جو قدرے نمکینیت سے ملی ہوتی ہے، اور نزلہ کی رطوبت میں کیچڑ کا سا مزا ہوتا ہے {نیز دماغ کے مزاج کی خرابی کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں، جن کا ذکر کئی بار ہوچکا ہے} +

علاج {تنقیہ دماغ کے لئے فصد کھلوائیں، سنگیاں لگائیں، حالت کے موافق ایلوا، ہلیلہ زرد، اور گل سرخ کا، یا ایارج فیقرا کا، یا حب قوقایا کا مسہل دیں، دماغ کے مزاج کو درست کریں} مناسب خوشبوئیں لگائیں، چھینک کی دوائیں، ضمادات، نطولات (ترپڑے) استعمال کرائیں، جن کا ذکر دماغ کے امراض میں ہوچکا ہے {مادہ کے رخ کو بدلنے اور دوسری طرف پھیرنے کی کوشش کریں} سر منڈوانے کے بعد کھردرے کپڑوں سے رگڑیں، رائی اور مشک کا ضماد لگائیں، پاؤں اور پنڈلیوں کو روغن، اور نمک سے ملیں، اور پانی میں بابونہ اور ناخونہ جوش دیکر اس پانی سے پاؤں کو دھوئیں {نزلہ روکنے کی سعی کریں} گلنار، کتیرا، گوندببول، عصارۂ لحیۃ التیس، اور زعفران کے ساتھ {شربت خشخاش پلائیں} پھٹکری، مازو، گلنار، عصارۂ لحیۃ التیس، سماق، اقاقیا وغیرہ سے لعوق تیار کرکے چٹائیں؛ گل سرخ، گوندببول،

خشخاش، رب السوس، نشاستہ، کتیرا، زعفران، اور تخم کاہو سے قرص بنا کر کھلائیں [پشت اور اونچے تکیوں پر سونے سے روکیں] نزلے کے مریضوں کے لئے چہرے کے بل اوندھا سونا، اور حتی الامکان سر کا بدن سے نیچے رکھنا نہایت مناسب ہے، کیونکہ ایسی صورت میں نزلے کی رطوبتیں سر کے اگلے حصے کی طرف چلی جاتی ہیں، اور ناک کی راہ بہ کر خارج ہوجاتی ہیں۔ نیز نزلہ کے دستوں کو روکنا نہ چاہئے، جیساکہ بقراط نے کہا ہے، بلکہ دماغی رطوبتوں کو خشک، اور دماغ کو ان سے پاک کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اور نزلہ کو گرنے نہ دینا چاہئے، تاکہ سر سے کچھ بھی نہ گر سکے، یا اگر گرے تو تھوڑا گرے۔

حکایت: رازی نے حکایت کے طور پر ذکر کیا ہے کہ میرے ایک ذی علم دوست تھے، جنہیں کچھ علم طب سے بھی درک تھا، انھوں نے دستوں کی شکایت کی کہ مجھے یہ ہمیشہ ستاتے ہیں، چنانچہ میں نے علاج کے طور پر چند چیزیں بتائیں، کہنے لگے کہ آپ کے بتانے سے پہلے یہ چیزیں میں استعمال میں لاچکا ہوں، جو بالکل بے سود ثابت ہوئیں۔ جب ایک عرصہ تک ہمارا معالجہ بے سود رہا تو انھوں نے ہمارا پیچھا چھوڑ دیا، اور پھر آپس میں ہم ہمیشہ ملتے، اور اس مرض کے متعلق باہم بحث و گفتگو کرتے، اور عرصے تک اُن کے پاس بیٹھے رہتے، ایک روز کیا دیکھتا ہوں کہ وہ نیند سے بیدار ہوتے اور قضاء حاجت کے لئے وہ پے در پے چند بار بیت الخلاء آئے گئے، اور پھر دیر تک انہیں حاجت نہیں ہوئی۔ میں نے پوچھا کہ کیا دست ہمیشہ نیند کے بعد آیا کرتے ہیں؟ جواب میں اُنھوں نے ہاں کہا، میں سمجھ گیا کہ تیز مواد نزلے کے طور پر سر سے معدے پر گرا کرتے ہیں، جو معدے کی غذاؤں کے خارج کرنے پر مجبور کرکے دست لاتے ہیں اس کی تائید اس سے ہوئی کہ وہ بیداری میں کثرت سے تھوکا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اُن سے کہا کہ آپ سر منڈوائیں، اور رائی اور فرفیون جیسی گرم دوائیں سر پر ملیں، جس سے اُنھیں شفا ہوگئی۔

سبب (۸) [گاہے دستوں کی وجہ غذاؤں کی بیقاعدگی ہوتی ہے، مثلاً یہ کہ غذاء مقدار میں زیادہ کھائی جاتی ہے] جس کے ہضم کرنے کی معدے میں قوت نہیں ہوتی ہے، اس لئے وہ غذاء فاسد ہوکر قابل اخراج فضلہ بنجاتی ہے [یا بُری قسم کی غذاء استعمال کی جاتی ہے] مثلاً ایسی لطیف غذاء کھائی جاتی ہے، جو معدے میں معمولی اسباب سے بگڑ جاتی ہے، جیسے دودھ اور مچھلیاں، اس لئے طبیعت اس کو دستوں کے ذریعہ خارج کردیتی ہے، یا لیسدار اور چکنی غذاء کھائی جاتی ہے، جو ہضم ہونے سے پہلے پھسل کر آنتوں میں چلی جاتی ہے، مثلاً آلو بخارا، یا بدمزہ اور تیز غذاء کھائی جاتی ہے، جس کو طبیعت تنفر کے باعث ہضم سے پہلے خارج کردیتی ہے، یا ایسی غذاء کھائی جاتی ہے، جو ہاد انگیز اور ریاح پیدا

کرنے والی ہوتی ہے، اس سے چونکہ ریاح پیدا ہوتے ہیں، اور وہ معدے اور غذا کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں، اس لئے معدہ غذا کو اچھی طرح گھیر نہیں سکتا ہے، جس سے غذا فاسد ہو کر دستوں کی صورت میں خارج ہو جاتی ہے۔ یہ تمام امور گذشتہ اسباب سے معلوم ہو سکتے ہیں [یا غذا بے ترتیبی سے کھائی جاتی ہے، مثلاً پہلے نرم، ہلکی، اور چکنی غذا، اس کے بعد قابض اور کسیلی غذا کھائی جائے] اس سے خرابی یہ ہوتی ہے کہ پہلی چکنی غذا جب آنتوں میں جانے لگتی ہے، تو اس کے ساتھ پچھلی قابض غذا بھی ہضم ہونے سے پہلے ہی پھسل کر خارج ہو جاتی ہے [یا پہلے ثقیل غذا، اور اس کے بعد زود ہضم غذا کھائی جائے] مثلاً غذا حصرمیہ (کچے انگور کی غذا) کھانے کے بعد اسفیدباج (سادہ شوربہ) استعمال کیا جائے، چنانچہ زود ہضم غذا، جلد ہضم ہو کر معدے میں اس وقت تک پڑی رہتی ہے، جب تک کہ ثقیل غذا ہضم ہو، اور آنتوں میں جانے کا راستہ نہیں پاتی ہے؛ کیونکہ ثقیل غذا راستے ہی میں رکی پڑی رہتی ہے۔ [اس لئے زود ہضم غذا خود بھی فاسد ہو جاتی ہے، اور اس کے نیچے، جو دوسری ثقیل غذا ہوتی ہے، اس کے ساتھ مخلوط ہو کر اسے بھی فاسد کر دیتی ہے، اور چونکہ اس فاسد غذا سے بدن میں ضرر پہونچتا ہے؛ نیز یہ اس قابل تو رہتی نہیں ہے کہ اس سے بدن کی پرورش ہو سکے، اس لئے طبیعت اپنی عادت کے موافق اسے دفع کرنا چاہتی ہے] بعض لوگوں کے نزدیک غذا کی بے ترتیبی کا مطلب یہ ہے کہ ہلکی اور لطیف غذا پہلے، اور ثقیل غذا اس کے اوپر کھائی جائے۔ اس صورت میں ثقیل غذا سے پہلے ہلکی غذا، ہضم ہو جائے گی؛ کیونکہ اول تو وہ ہلکی ہے؛ دوسرے چونکہ وہ پہلے کھائی گئی ہے، اس لئے وہ معدے کی گہرائی میں رہے گی، جہاں ہضم کی قوت زیادہ ہے۔ جب یہ ہضم ہو جائے گی، تو اسے آنتوں کی طرف دفع کرنے کے لئے بواب[1] ضرور کھل جائیگا اور اس کے ساتھ وہ ثقیل غذا بھی ہضم ہونے سے پہلے چلی جائے گی، جس سے جگر، عروق ماساریقیہ، اور آنتوں میں سدہ پیدا ہو جائے گا۔ برعکس اس کے اگر ہلکی غذا سے پہلے ثقیل غذا کھائی جائے تو ثقیل غذا، قعر معدہ میں رہے گی، اور پچھلی ہلکی غذا معدے کے بالائی حصے میں قیام پائے گی، اور یہ مسلم امر ہے کہ قوت ہاضمہ قعر معدہ میں زیادہ ہے، اور بالائی حصے میں کمزور، اس لئے جتنی دیر میں ہلکی غذا معدے کے بالائی حصے میں کمزور قوت ہاضمہ سے ہضم ہوگی، اتنی ہی دیر میں ثقیل غذا قعر معدہ میں زبردست قوت ہاضمہ سے ہضم ہو گی، اور بغیر کسی مضرت کے دونوں کا ہضم برابر اور ایک وقت میں ہو جائیگا؛ لیکن سچی بات یہ ہے کہ معدے کے قعر کی قوت ہاضمہ اور معدے کے بالائی حصے کی قوت ہاضمہ میں جتنا فرق ہے، اگر اسی قدر فرق ہلکی اور ثقیل غذا کے ہضم ہونے میں ہو تو ثقیل غذا کے پہلے کھانے میں

[1] معدے اور اثنا عشری کا اتصالی مقام۔

کوئی ضرر نہ پیدا ہوگا۔ علیٰ ہذا اگر ہلکی اور ثقیل غذاء کے ہضم ہونے میں اس سے زیادہ فرق ہو، لیکن ان دونوں کے درمیان اتنا وقفہ کردیا جائے کہ باہمی اختلاف کا تدارک پورے طور پر ہوجائے، تو ثقیل غذاء کے پہلے کھانے میں بھی کوئی ضرر نہیں پیدا ہوگا، ہاں ہلکی اور بھاری غذاؤں کے ہضم ہونے میں اگر اس سے زیادہ فرق ہو، اور دونوں غذاؤں کے درمیان کا وقفہ باہمی اختلاف انہضام کا تدارک نہ کرسکے، تو ثقیل غذاء کے پہلے کھانے میں خواہ مخواہ ضرر لاحق ہوگا{یا گاہے ایسے امور لاحق ہوجاتے ہیں، جنسے ہضم خراب ہوجاتا ہے، مثلاً کھانا کھانے کے بعد کوئی سخت ریاضت کرلی جاتی ہے} جس سے غذاء میں غیر معمولی ہچکولے لگتے ہیں، اور وہ آرام وسکون سے رہنے نہیں پاتی، جس کی ضرورت ہضم ہونے کے وقت ہے، یا یہ کہ ریاضت کی وجہ سے غذاء آنتوں کی طرف ہضم ہونے سے قبل روانہ ہوجاتی ہے {یا کھانا کھانے کے بعد پانی کثرت سے پی لیا جاتا ہے} جو غذاء اور سطح معدے کے درمیان حائل ہوکر غذاء کو ہضم ہونے نہیں دیتا ہے، کیونکہ ہضم تو اسی وقت ہوسکتا ہے، جبکہ معدہ غذاء کو ہر طرف سے گھیرے، اور غذاء معدے کی سطح سے ملاقی ہو، جس میں ہضم کی قوت ہے، نیز پانی کی کثرت سے غذاء اور پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس لئے قوت ہضم کرنے سے عاجز ہوجاتی ہے{ان اسباب سے غذاء اسقدر فاسد ہوجاتی ہے کہ معدہ دستوں کی راہ خارج کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے} اس غذاء کے ساتھ بدن کے دوسرے مواد باہمی تعلق و اتصال کی وجہ سے کھنچے چلے آتے ہیں، اور ساتھ ساتھ خارج ہوجاتے ہیں۔

علاج {معدہ جس قدر ہضم کرسکے، اوس کے لحاظ سے غذاء کی مقدار معین کرلیں، اور جس قسم کی غذاء مزاج کے موافق پڑے، اوسے اختیار کریں، اور اگر غذاء میں بے ترتیبی ہورہی ہو تو ترتیب کو بدل دیں} مثلاً قابض اور زود ہضم غذاؤں کو پیچھے کھانے کی بجائے پہلے کھالیا کریں، اور معدے میں جو تکلیف لاحق ہوئی ہے، اور اس سے جو ضعف عارض ہوا ہے، اسکا تدارک کریں۔

سبب (۹) {گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بدن سے رطوبتیں کم تحلیل ہوتی ہیں اور سارے اعضاء، اور تمام رگیں خون وغیرہ سے پُر ہوتی ہیں، چنانچہ جب معدے اور چھوٹی آنتوں میں غذاء ہضم ہوچکتی ہے، تو وہ جگر اور دیگر اعضاء کی طرف جانے نہیں پاتی ہے، کیونکہ اول تو سارے اعضاء بھرے ہوئے ہوتے ہیں، دوم یہ کہ وہ راستے بند ہوتے ہیں، جن کی راہ غذاء اعضاء کی طرف جاسکتی ہے، اس لئے وہ دستوں کے ذریعہ خارج ہوتی ہے} جس میں رطوبت کثرت سے ہوتی ہے۔

علامات {ایسے مریضوں کے بدن کا گوشت بھرا ہوا ہوتا ہے، بھوک کم لگتی ہے} کیونکہ کثرت کی وجہ سے بدن غذاء سے بے پرواہ ہوتا ہے، اور رگوں کا تقاضا معدے سے

بند ہو جاتا ہے {مریض عرصے سے بیکار، اور حرکت و ریاضت چھوڑے ہوئے ہوگا، دستوں میں جو غذا خارج ہوگی، وہ ہضم شدہ ہوگی} کیونکہ معدے کے افعال درست ہوتے ہیں۔

علاج {فصد کھلوائیں، بدنی ریاضت اور بدنی مالش کرائیں، حمام میں پسینہ لائیں} اور باربار ایسا ہی کریں، تاکہ بدن اور بدن کی رگیں خالی ہوں اور ان میں غذا، نفوذ کر سکے۔

سبب (۱۰) {گاہے دست اس وجہ سے آتے ہیں کہ جگر اور عروق کی قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے} جس سے خلاصہ کیلوس جگر وغیرہ کی طرف معدہ اور آنتوں سے کھنچ کر نہیں آتا، اس لئے وہ پاخانہ کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

علامات {سفید یا سبز دست آتے ہیں} دست سفید اُسوقت آتے ہیں، جبکہ کیلوس عروق ماساریقیہ میں بالکل نفوذ نہیں کرتا، اور نہ اُن میں ٹھہرتا ہے، بلکہ سارے کا سارا آنتوں میں چلا آتا ہے، اور چونکہ یہ آشِ جو کے مانند سفید ہوتا ہے، اِس لئے دست سفید ہو جاتے ہیں {اور سبز اُس وقت ہوتے ہیں، جبکہ کیلوس عروق ماساریقیہ میں نفوذ کر جاتا ہے، اور چونکہ وہ جگر کی طرف نہیں جاسکتا، اس لئے یہ عروق ماساریقیہ میں ایک عرصہ تک ٹھہر کر عارضی حرارت سے، جو وہاں پیدا ہو جاتی ہے، سبز ہو جاتا ہے} اس دلیل کی تائید میں بیرونی فضلات کا حال پیش کیا جاسکتا ہے، جو اکٹھے اور مجتمع ہونے کی حالت میں، اور جبکہ عارضی حرارت ان میں عمل کرتی ہے، تو سبز ہو جاتے ہیں {بدن نہایت نڈھال ہو جاتا ہے} کیونکہ اس کو بدل ما یتحلل یعنی غذا نہیں ملتی ہے {رگوں میں خون کم ہو جاتا ہے، رنگت زرد پڑ جاتی ہے} کیونکہ مرض سے شفا پائے ہوئے ناتوانوں کی طرح خون کی کمی ہوتی ہے، یا یہ کہ زرد خلط یعنی صفراء کی پیدایش زیادہ ہو جاتی ہے، بشرطیکہ بدن میں کسی قدر ازدیاد حرارت ہو {یا یہ کہ بدن کی رنگت سفید ہو جاتی ہے} کیونکہ خون کی کمی کے باعث جلد کی اصلی سفید رنگت غالب ہو جاتی ہے، یا اس لئے کہ رطوبتیں اور بلغم زیادہ ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ بدن میں برودت کا غلبہ ہو۔

علاج {غذا کے نفوذ کرا دینے والی جوارشیں کھلائیں} مثلاً جوارش فنداد یقون اور جوارش مصطگی، اور جگر کی تقویت کے لئے وہ چیزیں استعمال کریں، جن کا ذکر جگر کے امراض میں کیا جائے گا، جو ضمادات، مکاوات (مذکور)، اور اغذیہ وغیرہ کے اقسام سے ہونگی۔

سبب (۱۱) {دستوں کی ایک خاص قسم ہے، جس کو دَوْرُ البطن اور **اسہال دوری** یعنی باری کے دست کہتے ہیں، جس میں دست معین دوروں سے آتے ہیں} بشرطیکہ غذا کی مقدار اور اس کے اوقات میں کوئی اختلاف نہ آن پڑے۔ ایسی صورت میں مواد ایک معین مدت میں جمع ہوتے، اور خارج ہوتے رہتے ہیں، لیکن جب غذا میں کوئی

اختلاف واقع ہو جاتا ہے، تو دوروں کے درمیان کا زمانہ کم وبیش ہو جاتا ہے [ایسے دستوں کا سبب یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ مواد کسی ایک عضو، یا چند اعضاء میں اکٹھے ہوتے رہتے ہیں؛ پھر جب یہ بھر جاتے ہیں، تو آنتوں میں جا کر دستوں کی راہ خارج ہو جاتے ہیں] چنانچہ باری کے بخاروں میں اسی طرح مواد بآہستگی کسی ایک عضو، یا چند اعضاء میں جمع ہوتا ہے (اور بخار کی باری کے موافق دوسرے، یا تیسرے، یا چوتھے روز اُن کا زور ہو جاتا ہے؛ کسی ایک عضو میں جمع ہونے سے مراد یہ ہے کہ مواد اعور نامی آنت میں، یا دماغ کے بطون، یا قعر معدہ، یا طحال، یا جگر میں جمع ہوں، اور چند اعضاء میں جمع ہونے سے مراد یہ ہے کہ بہت سی باریک رگوں میں اکٹھا ہو جائے [جس عضو میں مواد اکٹھے ہوتے ہیں، اس کے دریافت کرنے کی صورت یہ ہے کہ دستوں سے پہلے اس عضو میں مواد کی کثرت کے باعث کھچاوٹ اور تناؤ کے باعث درد معلوم ہوتا ہے، پھر دست جاری ہو جاتے ہیں] نیز اس میں سوئی کی سی چبھن، اور قدرے کھجلی کے ساتھ درد معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ جب اس کا احساس ہوتا ہے، تو قضاء حاجت کے لئے انسان کھڑا ہو جاتا ہے [اور جب یہ مواد خارج ہو جاتے ہیں، تو مریض کو خفت و راحت حاصل ہوتی ہے] گاہے اسی قسم کے دست باری کے بخاروں میں اُس وقت جاری ہو جاتے ہیں، جبکہ طبیعت مادۂ مرض کو باری کے دن دفع کر دیتی ہے [مواد کی نوعیت کہ آیا وہ صفراوی ہے، یا سوداوی ہے، یا کیا ہے؛ دستوں کی رنگت اور دستوں کی باری سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر تیسرے دن کی باری ہو تو صفراوی ہے، اگر چوتھے دن کی ہو تو سوداوی ہے، اور اگر روزمرہ کی باری ہو تو بلغمی ہے۔ اگر دورے معین اوقات پر نہ آئیں، بلکہ درد ہمیشہ رہتا ہو، اور بعض اوقات یعنی دستوں کے بند ہونے کی صورت میں درد شدید ہو جاتا ہو تو سمجھنا چاہئے کہ فاسد مواد خون میں جمع ہیں] تمام اخلاط کے لئے مخصوص دورے اور معین باریاں کیوں ہیں؟ اس کی وجہ انشاء اللہ تعالیٰ بخاروں میں آئے گی۔

علاج [خلط غالب سے بدن کو پاک کریں] فصد کھلوائیں، نیز حقنوں اور قوی الاثر گولیوں سے دست لائیں، اور مریض کی لاغری و کمزوری سے خوف و دہشت میں نہ پڑیں، کیونکہ شفایاب ہونے پر وہ بہت جلد توانا اور فربہ ہو جائے گا [جس عضو میں مواد جمع ہوتے ہیں، اُسے قوت بخشیں] تاکہ وہ مواد کو اپنے سے دور کر دے، اور پھر اس میں مواد اکٹھے نہ ہونے پائیں۔ جب اس قسم کے دست قابض چیزوں کے ذریعہ بند کئے جاتے ہیں، تو انجام کار دبیلہ، بُرے قسم کے مہلک اورام، یا دیرپا امراض وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں، کیونکہ یہ مواد وہ ہیں، جو فاسد ہو کر بگڑ گئے ہیں، اور جن کی اصلی کیفیتیں بدل کر خراب

ہوگئی ہیں +

سبب (۱۲) (گاہے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جداول نامی رگوں میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں (جداول ماساریقا باب الکبد کی شاخیں ہیں، جو جگر کے اندر پھیلی ہیں (جس سے خلاصۂ غذا جگر کی طرف اچھی طرح نہیں جا سکتا ہے، بلکہ اوسکا صرف رقیق حصّہ نفوذ کرتا ہے، اور غلیظ اجزاء آنتوں کی طرف اُتر جاتے ہیں) رقیق اجزاء جگر کی طرف اُس وقت نفوذ کر سکتے ہیں، جبکہ سدہ پُورے طور پر اور کامل نہیں ہوتا ہے (جیسا کہ اُس استسقا میں دست آتے ہیں، جو سدّوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے + اس قسم میں بدن خشک اور لاغر ہو جاتا ہے) مگر معدے کی حالت درست اور دستوں میں ہضم کی علامتیں پائی جاتی ہیں (کیونکہ خلاصۂ غذاء کافی مقدار میں اعضاء تک نہیں پہونچتا ہے) اور جب سدہ کامل اور پورے طور پر ہوتا ہے، تو مریض جس مقدار کی غذاء کھاتا ہے، اوسی مقدار کا پائخانہ آتا ہے، اور بدن نہایت جلد نڈھال ہو جاتا ہے۔ (سدّوں کی وجہ سے جو دست آتے ہیں، وہ گاہے باری باری سے آتے ہیں) خصوصاً اس حالت میں جبکہ سدہ جگر کے محدب حصے میں ہو (کیونکہ جگر کی وہ رگیں، جو سدوں سے بند ہوتی ہیں، وہ ایک معین مدت میں بقدر گنجایش کیلوس سے پُر ہو جاتی ہیں، پھر وہ لوٹ کر آنتوں کی راہ دستوں کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے) پھر اس وقت تک دست بند ہوتے ہیں، جب تک کہ وہ رگیں پھر از سر نو پُر ہوں (اور اس اثناء میں صحت کی سی حالت ہوتی ہے) ان دستوں کو قیام رشحی کہتے ہیں، (قیام: دست + رشح: رسنا، یا مترشح ہونا) مگر جب سدے جگر کے مُقعّر حصے میں باب الکبد کے پاس ہوتے ہیں، تو کیلوس جگر کی طرف قطعاً نفوذ نہیں کر سکتا ہے، بلکہ پائخانہ کے ساتھ روزمرہ خارج ہوتا رہتا ہے، اور جگر میں اکٹھا ہونے نہیں پاتا کہ اس سے دست باری کے ساتھ آئیں +

علامات (جگر کے محدب حصے کے سُدّوں کی علامت یہ ہے کہ دائیں پسلی کے نیچے بوجھ سا معلوم ہوتا ہے، کیونکہ جو نالی یعنی جو رگ بند ہے، اور جو بند ہونے کی وجہ سے ہر ایک شئے کو نفوذ کرنے سے روکتی ہے، اس نالی میں جو کیلوس داخل ہوگا، اُس سے جگر بھر جائیگا + نیز بدن لاغر اور ضعیف ہو جاتا ہے، اس کی رنگت بگڑ جاتی ہے، کیونکہ بدن کو اوس کی غذاء کا حصہ کم ملتا ہے + **علاج**: اُن تدابیر سے سُدے کھولیں، جنکا ذکر جگر کے سدّوں میں آئے گا +

سبب (۱۳) (گاہے دست اس وجہ سے آتے ہیں کہ معدے کی چنٹیں اور اس کے شکن زائل ہو جاتے ہیں) جس سے معدہ غذا کے روکنے اور سنبھالے رکھنے پر قادر نہیں رہتا ہے، بلکہ ہضم ہونے سے پہلے وہ پھسل کر خارج ہو جاتی ہے + اسکا انجام یہ ہوتا ہے

کہ بدن لاغر اور قوتیں نڈھال ہو جاتی ہیں{ اور یہ چنٹیں اور شکن گاہے اس وجہ سے زائل ہو جاتے ہیں کہ کوئی تیز مادہ بڑے قسم کے دستوں میں معدے پر گرتا ہے} جو معدے کی سطح کو چھیل چھال کر برابر کر دیتا ہے، اور اس کے شکن نابود ہو جاتے ہیں{ یا کوئی گرم ورم از قسم فلغمونی/ یا از قسم حمرہ پیدا ہو جاتا ہے} فلغمونی خونی ورم اور حمرہ صفراوی ورم کو کہتے ہیں +
مصنف کے اس قول میں کہ گرم ورم سے معدے کی چنٹیں زائل ہو جاتی ہیں، قدرے تامل ہے، کیونکہ گرم ورم سے معدے کی چنٹیں ہرگز زائل نہیں ہو سکتی ہیں، ہاں اس سے فقط مرض زلق المعدہ پیدا ہو سکتا ہے، جس میں غذا معدے سے پھسلکر خارج ہو جاتی ہے، کیونکہ اس حالت میں معدہ درد کی شدت اور سخت تناؤ کے باعث غذا کے گھیرنے پر قادر نہیں رہتا ہے، اور نہ ہضم کر سکتا ہے، اس لئے اسے طبیعت بحالہ اور بلا تغیر و تبدل خارج کر دیتی ہے، ورنہ اور بھی درد اور تناؤ بڑھ جائے +
کتاب غنیٰ منیٰ میں مذکور ہے کہ "گرم ورم سے دستوں کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ گرم ورم جو ہر معدہ کو جلا دیتا ہے، جس سے معدے میں دانے نکل آتے ہیں + ان دانوں پر جب غذا گزرتی ہے تو چونکہ ان میں سوزش پیدا ہوتی ہے، اس لئے یہ غذا کو ہضم ہونے سے پہلے خارج کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں + معدے کی اس حالت کا نام زلق المعدہ (معدے کی پھسلن) ہے + اگر یہی حالت آنتوں میں ہو تو اسے زلق الامعاء (آنتوں کی پھسلن) کہتے ہیں" اور سچی بات تو یہ ہے کہ آخری دونوں قسمیں بھی (جو تیز مادے کے گرنے اور زہروں کے کھانے سے عارض ہوتی ہیں) بعینہ اسی سبب سے زلق المعدہ ہی پیدا کرتی ہیں، مگر ہمنے محض اس وجہ سے چشم پوشی کی کہ حتی الامکان مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے قدم بقدم چلنا چاہئے
زلق المعدہ اطباء کے نزدیک وہ مرض ہے، جس میں ہضم بالکل باطل ہو جاتا ہے، یا ہضم میں نمایاں طور پر کمی آ جاتی ہے، جس کے باعث غذا پھسل کر خارج ہو جاتی ہے، اسلئے زلق المعدہ یعنی معدے کے پھسلنے سے مراد غذا کا معدے سے پھسلنا ہے، (کیونکہ اس مرض میں غذا ہی پھسلتی ہے، نہ یہ کہ معدہ پھسلتا ہے) اسی امر کو فیلسوف نے مفتاح میں ظاہر کر دیا ہے +
ان تاویلات کی وجہ سے بعض اہل تحقیق لفظ زلق المعدہ کو چھوڑ کر ازلاق المعدہ (معدے کا غذا کو پھسلا دینا) یا دوسرے ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں، جو اس مفہوم کے قریب قریب ہوتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ بقراط نے بھی کسی موقعہ پر ذکر کرتے ہوئے یوں کہا ہے کہ "جب کھٹی ڈکاریں اس مرض میں آئیں، جسکو زلق الامعاء کہا جاتا ہے، تو مثلاً اس امر کی دلیل ہے" بقراط نے اس عبارت میں یہ نہیں کہا کہ جب زلق الامعاء میں ڈکاریں آئیں تو اس امر کی دلیل ہے، کیونکہ اسوقت بقراط کے قول میں لفظ زلق الامعاء سے مراد نقصان ہضم،

یا بطلان ہضم ہے (زلق الامعاء کے اصلی معنے یعنی غذا کا امعاء میں نہ ٹھہرنا مراد نہیں ہے، اگر بُقراط اس طرح کہتا تو یہی معنے سمجھے جاتے، حالانکہ وہ اوس کی غرض نہیں ہے۔ اوس کی غرض تو یہ بتانا ہے کہ بدہضمی کی صورت میں اگر ڈکاریں آئیں تو اچھی علامت ہے)۔

{یا گاہے معدے کی جھلیاں گرم زہروں کے استعمال سے زائل ہو جاتی ہیں} مثلاً فربیون، شبرم[1] کا دودھ، اور دفلی[2] یہ زہریلی دوائیں اپنی تیزی سے معدے کو چھیل چھال کر اس کی جھلیوں کو کاٹ دیتی ہیں۔

علامات {جو چیز کھائی جاتی ہے، وہ ہضم ہوئے بغیر خارج ہو جاتی ہے؛ نیز معدے میں درد، سوزش، اور مروڑ وغیرہ بالکل نہیں ہوتا ہے} اس میں تامل ہے، کیونکہ جو تیز مادہ اسقدر سخت ہے کہ وہ اپنی تیزی سے معدے پر گر کر معدے کی جھلیوں کو چھیل کاٹ کر برابر کر دیتا ہے، تو وہ سوزش اور درد کس طرح نہ پیدا کر سکے گا، اور یہی حال گرم زہروں کا بھی ہے۔ پھر گرم اورام، یہ تو شدتِ درد سے بہر صورت خالی نہیں ہو سکتے {پاخانہ میں زرد آب یعنی زخم کا پانی بالکل نہیں ہوتا ہے} اس میں بھی تامل ہے، کیونکہ تیز اور گرم مواد، علی ہذا گرم زہروں سے علی العموم معدے میں دانے اور زخم نکل آتے ہیں، جس سے پانی نکلتا ہے {پاخانہ کی رطوبتوں سے بساندہ وغیرہ کی سی بدبو نہیں آتی ہے} کیونکہ اس قسم کی بدبو اس وقت پیدا ہوتی ہے، جبکہ اعضاء اصلیہ گھل کر خارج ہوتے ہیں، یا جب معدے اور امعاء میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور مصنف کے خیال کے مطابق یہ دونوں باتیں یہاں مفقود ہیں (حالانکہ یہاں زخم ہوتے ہیں، اور رطوبتوں سے بھی بساندہ آتی ہے) اور بات حقیقت میں یہ ہے کہ یہ علامتیں، جنکو مصنف نے بیان کیا ہے، اُس زلق المعدہ میں پائی جاتی ہیں، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ معدے کی اندرونی سطح رطوبتوں سے لتھڑ جاتی ہیں، اور اس لئے اُن سے پھسل کر غذا، خارج ہو جاتی ہے۔

علاج {معدے پر قابض، مقوی اور سرد دواؤں کا ضماد لگائیں} مثلاً سماق، گل سرخ، طباشیر، فوفل (چھالیا)، صندل، پوست انار، حضض (رسوت)، عصارہ لحیۃ التیس، یہ ساری دوائیں کوٹ کر برگ مورد کے پانی میں، یا انگور کے پتوں کے پانی، یا بہی کے پانی میں ملا کر لیپ کریں، مگر ورم کی صورت میں ورم کا علاج کریں {اور ستو پلائیں} مثلاً روغن بادام شیریں کے ساتھ جو کا ستو، سیب کا ستو، یا بہی کا ستو پلائیں {بشرطیکہ حرارت ہو} اس شرط کی ضرورت کیا ہے، حرارت تو بہر حال ہوگی؛ کیونکہ جو اسباب بتائے گئے ہیں، وہ سب کے سب حار ہیں۔

{بعض لوگوں کا قول ہے کہ دودا اور میدے کا حریرہ معدے کی جھلیوں کو باقاعدہ پیدا کر دیتا ہے} یہ خیال اُن لوگوں کا ہو سکتا ہے، جن کی رائے یہ ہے کہ معدے کی جھلیاں نطفے سے نہیں پیدا ہوتی ہیں، بلکہ بالوں اور ناخونوں کی طرح فضلات سے پیدا ہوتی ہیں، اس لئے ان کا

[1] شبرم زہریلی بوٹیوں میں سے فیر لنگ کی بوٹی ہے۔ [2] زہریلی نبات ہے، جس کو کنیر بھی کہتے ہیں۔

دوبارہ ہونا غیر ممکن نہیں ہے، لیکن جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ یہ نطفہ سے پیدا ہوتی ہیں، اُنکے نزدیک انکا دوبارہ پیدا ہونا محال ہے، اور مذکورہ بالا دوا سے جو دوبارہ پیدا ہوجاتی ہیں، وہ حقیقت میں معدے کی چنٹیں نہیں ہوتی ہیں، بلکہ اُن کے مشابہ کوئی دوسری شئے ہوتی ہے، جس طرح ٹوٹی ہڈی پر جو دشبذ یعنی گرہ سی بنجاتی ہے۔ وہ حقیقت میں ہڈی نہیں ہوتی، بلکہ ہڈی کے مانند ایک خاص جسم ہوتا ہے +

ماہیت: جب چھوٹی آنتوں کے فعل یا ساخت میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہوجانے سے باربار بلاتشنج کے دست آئیں تو ان کو **اسہال** کہتے ہیں۔ دستوں کی تعداد اور مقدار امعاً کی حرکت دودیہ اور شدت ترشح پر منحصر ہے۔ چنانچہ جب حرکت دودیہ میں زیادتی ہوتی ہے تو دستوں کی تعداد میں زیادتی ہوجاتی ہے، اور جب ترشح میں زیادتی ہوتی ہے تو خارج ہونے والے پائخانہ کی مقدار میں زیادتی ہوجاتی ہے۔ اور اگر یہ دونوں فعل زیادہ ہوجائیں تو تعداد اور مقدار دونوں میں اضافہ ہوجاتا ہے +

اسباب: عموماً اس کے اسباب مندرجہ ذیل ہوتے ہیں، امعاء کی غشاء مخاطی میں لذع وخراش کا ہونا، خراب غیر منہضم، سٹری تبی، باسی، اور ثقیل غذا کا استعمال کرنا، خراب پانی کا پینا، کچے پھلوں کا بکثرت استعمال کرنا، دوا مسہل کا کھانا، بعض زہروں کا استعمال، صفرا کا آنتوں پر زیادہ منصب ہونا، انصباب نزلہ، رطوبت بلغمیہ کی کثرت، گرم امعاء، ہیضہ، پیچش، نقرس، بواسیر، حمی معویہ (موتی جھرہ)، حمی اجابیہ (ٹنپ موسمی)، امعاء کی ساخت کی کوئی خرابی، زخم امعاء، ضعف معدہ، پیٹ میں سردی کا لگنا، سل رئوی، سل بطنی، بحران، رنج وغم، بچوں میں دانتوں کا نکلنا، امراض جگر، امراض طحال، دل پر صدمات کا پہنچنا، تبدیلی موسم، ایام حمل، وغیرہ بھی اس کے اسباب میں شامل ہیں +

علامات: نفخ، قراقر، مروڑ، درد ہوتا ہے، زبان میلی ہوتی ہے، متلی اور ترش ڈکاریں آتی ہیں، دست کبھی پتلے، کبھی جھاگ دار، کبھی مٹیالے، کبھی زردی مائل آتے ہیں، اگر نزلہ کی وجہ سے مرض ہو تو نزلہ موجود ہوگا، اور دست سوکر اُٹھنے کے بعد آئیں گے، جو جھاگ دار ہونگے +

اگر ضعف معدہ کی وجہ سے دست آرہے ہیں تو غذا کے بعد دست آئیں گے، جنکی تعداد دن میں زیادہ ہوگی، اگر امراض جگر مرض کا سبب ہیں تو اُنکی مخصوص علامات پائی جائیں گی۔ اگر بواسیر کی وجہ سے مرض ہے تو بواسیر کی موجودگی ثابت ہوگی۔ اگر کرم امعاً سے مرض لاحق ہوا ہو تو دستوں میں کیڑے نکلیں گے۔ اگر ہیضہ، پیچش، حمی معویہ، سل، امراض طحال کے دست ہیں تو انکی مخصوص علامات موجود ہونگی، جو اپنے اپنے موقع پر مذکور ہیں +

اسی طرح ایام حمل کی وجہ سے ہوگا تو حمل پایا جائے گا +

معمولات مطب: سب سے پہلے سبب مرض کو معلوم کریں، جب اصل سبب معلوم ہو جائے، تو اسکو رفع کریں۔ چنانچہ اگر فساد غذا کی وجہ سے دست آرہے ہوں تو اسکو روکنا نہیں چاہیئے، بلکہ اس کی اعانت کر کے معدہ کو صاف کردیں، چنانچہ روغن بادام یا روغن بید انجیر گرم دودھ میں ملاکر دیں، جب امعا صاف ہو جائیں، تو جوارش مصطگی ۱ تولہ اول کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان ۱ تولہ، شیرہ حب الآس ۳ ماشہ، شیرہ دانہ الائچی خرد ۳ ماشہ پانی میں پیسکر نبات سفید ۲ تولہ ملاکر دیں،

اگر نزلہ کی وجہ سے ہو تو ذیل کا نسخہ دیں:

نسخہ: کشتہ خبث الحدید، کشتہ مرجان، جوارش مصطگی میں ملاکر پہلے کھلائیں اوپر سے بہدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ پانی میں جوش دے کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر تخم بارتنگ ۷ ماشہ چھڑک کردیں +

اگر پیچش کی وجہ سے ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ پلائیں:

نسخہ: سفوف مرہ آب کاسنی سبز مروق، آب مکوہ سبز مروق، شربت حب الآس ۲ تولہ ملاکر دیں، ایک ہفتہ کے بعد جب دستوں میں کمی ہو جائے تو ذیل کا نسخہ دیں:

نسخہ: مالتی بسنت ۲ رتی، توتیائے کبیر ۱ رتی، معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ میں دونوں وقت دیں +

اور اگر امراض جگر کی وجہ سے مرض ہو تو اسکا علاج امراض جگر میں بیان کیا جائے گا۔

اگر بواسیر کی وجہ سے شکایت ہو تو ذیل کا نسخہ پلانا چاہیئے:

نسخہ: مالتی بسنت معجون مقل میں ملاکر صبح کے وقت دیں، اور نمک مرگانگ ۲ رتی، جوارش شاہی میں ملاکر شام کے وقت دیں، اور حب رسوت رات کے وقت دیں، ۲ عدد اور مرہم سائیدہ چوب نیم مسوں پر لگائیں +

اگر بچوں میں دانت نکلنے کی وجہ سے ہو تو یہ نسخہ دیں:

جوارش مصطگی پہلے کھلائیں، اوپر سے شیرہ بادیان، شیرہ دانہ ہیل خرد شیرہ تخم خرفہ سیاہ پانی میں پیسکر نبات سفید ملاکر تھوڑا تھوڑا دن میں چند بار دیں (یہ وزن چھ سات ماہ سے ڈیڑھ دو سال تک کے بچہ کے لئے کافی ہے)، اور اسکے مسوڑھوں پر شہد ملیں +

اگر صفرا کا انصباب مرض کا باعث ہو تو ذیل کا نسخہ دیں:

نسخہ: زہر مہرہ، ملبا شیر باریک پیسکر جوارش انارین میں ملاکر اول کھلائیں، اوپر سے شیرۂ بادیان، شیرۂ زرشک، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ، عرق گاؤزبان میں نکالکر شربت غورہ ۲ تولہ یا شربت انار ۲ تولہ ملاکر پلائیں +

اضافات: بعض لوگ جوارش انارین کی بجائے جوارش آملہ دیتے ہیں، معدہ کی مزید تقویت کے لئے پوست بیرون پستہ، زہر مہرہ کے ساتھ دیتے ہیں، اور اگر تپ کا خوف ہو تو لعاب ریشہ خطمی، لعاب بہدانہ، اور اگر زیادہ قبض منظور ہو تو شیرہ بیلگری اضافہ کرتے ہیں۔

اگر سل وغیرہ کی وجہ سے دست آرہے ہوں تو ذیل کا نسخہ استعمال کرسکتے ہیں:
کہربائے شمعی، طباشیر، دانہ ہیل خرد، ست گلو، باریک سفوف بناکر خمیرہ مروارید میں ملاکر اول کھلائیں۔ اس کے بعد شیرہ تخم انجبار، شیرہ حب الآس شیرہ تخم خرفہ سیاہ، عرق گاؤزبان میں نکال کر شربت خشخاش حل کرکے اور تخم بارتنگ چھڑک کر پلائیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اسباب کے لحاظ سے اسہال کا علاج کیا جاتا ہے۔

واضح ہے کہ اگر بحران کی وجہ سے دست آرہے ہوں تو اسوقت تک انکو روکنا نہیں چاہئے جب تک مریض بہت زیادہ نڈھال نہ ہو جائے۔ بحرانی اسہال علی العموم خود بخود بند ہو جایا کرتے ہیں۔

غذا: غذا کے بارہ میں اسباب کا لحاظ رکھیں۔ عام حالات میں فاقہ اور تلطیف غذا اصول ہے۔ اگر بدہضمی سبب ہو تو ابتداء مرض سے ۲۴ گھنٹے کے بعد کوئی سیال زود ہضم غذا دیں، مثلاً آب انار، آب انگور، آب سیب، آش جو بریاں، شوربا، یخنی، دال مونگ دھی، خشکہ، دھان کی کھیلیں، ساگودانہ، مونگ کی پتلی کھچڑی وغیرہ۔ دال اور کھچڑی وغیرہ میں مرچیں گرم مصالح وغیرہ نہ ڈالے جائیں۔

غذا کی مقدار اور نوعیت کے متعین کرنے میں طبیب کو بڑی دانائی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

ہدایات: اسہال کو بے دھڑک بند نہیں کرنا چاہئے، ایسا کرنے سے بعض وقت نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے، معدہ اور آنتوں کے اندر اس حالت میں اکثر غیر منہضم اور فاسد غذائیں موجود ہوتی ہیں، ان کو سب سے پہلے خارج کیا جائے، یا خارج ہونے دیا جائے۔ اسکے بعد بتدریج اسکو بند کریں۔ اس مرض میں آرام و آسایش سے بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت کریں، اور جس وقت دست شروع ہوں، اسوقت سے ۲۴ گھنٹے تک غذا بالکل نہ دیں، پیاس کے وقت صرف ٹھنڈا پانی یا آب مقطر یا کوئی مناسب عرق مثلاً آب انار، عرق گاؤزبان، وغیرہ پلائیں۔ دہی کا مٹھار (چھاچھ) بھی اسہال میں دواء اور غذا، کا کام کرتا ہے اور پیاس کے لئے خوب مسکن ہے۔

فہرست ہجائی

شرح اسباب جلد اول و دوم

رسالہ سنکھیا — سنکھیا کے مفصل افعال و خواص مع مجرب مرکبات۔ قیمت ۸/

علم التشخیص

کتاب التشخیص — علم التشخیص کی جامع اور معتبر کتاب ہے۔ قیمت ۳/

رسالہ قارورہ (جدید) — اس میں طب جدید کے مطابق قارورہ کے دلچسپ بیانات اور اس کے کیمیائی امتحانات کے طریقے درج ہیں قیمت ۸/

رسالہ قارورہ (قدیم) — اس میں قارورہ کا بیان طب قدیم کی کتابوں سے اخذ کر کے لکھا گیا ہے۔ ۸/

رسالہ مقیاس الحرارت — اس میں مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر) کا طریقہ استعمال وغیرہ درج ہے۔ ۴/

رسالہ مسماع الصدر — اس میں مسماع الصدر (اسٹیتھس کوپ) کا طریقہ استعمال وغیرہ درج ہے۔ ۶/

رسالہ النبض — نبض کا مفصل بیان مع ارشادات مسیح الملک مرحوم۔ قیمت ۱۰/

علم العلاج

شرح اسباب اردو (داخل نصاب) معالجات طب کی معتبر درسی کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول و دوم چھ روپے اور حصہ سوم و چہارم چار روپے (چاروں حصوں کے یکجا خریدار کے لئے لعہ/)

قانونچہ اردو مع رسالہ قبریہ (تصویریا) — قدیم عربی کتاب قانونچہ کا ترجمہ جس کے ایک کالم میں عربی اور مقابل میں اس کا ترجمہ ہے۔ قیمت ۱۲/

مخازن اعظم اردو — یہ حضرت مسیح الملک مرحوم کے جد امجد کی فارسی تالیف کا ترجمہ ہے۔ اس میں معالجات کے علاوہ کلیات کا بھی مختصر بیان ہے قیمت ۳/

میزان الطب اردو — مبتدیوں کے لئے معالجات میں مختصر اور مشہور و معروف کتاب ہے قیمت ۱۲/

حمیات قانون (اردو) — (داخل نصاب) شیخ بوعلی سینا کی مشہور کتاب "القانون" کے سب سے زیادہ ضروری اور اہم حصے (حمیات) کا ترجمہ قیمت لله

رسالہ سوزاک — اس میں سوزاک کی ماہیت، عوارض، علامات، اور علاج دونوں طبوں (یونانی و ڈاکٹری) کی رو سے لکھے گئے ہیں۔ ۸/

رسالہ آتشک — اس میں رسالہ سوزاک کی طرح مرض آتشک کا بیان ہے ۸/

رسالہ سل و دق " " " مرض سل و دق " ۶/

رسالہ ذیابیطس " " " ذیابیطس " ۶/

رسالہ بواسیر " " " بواسیر " ۶/

رسالہ جدری " " " جدری (چیچک) " ۶/

رسالہ طاعون " " " طاعون " ۶/

رسالہ دیدان " " " دیدان " ۴/

حمیات اجامیہ (ملیریا) " " ملیریا " ۲/

رسالہ ہیضہ " " ہیضہ " ۲/

رسالہ بخاروں کا اصول علاج — از حکیم محمد کبیرالدین صاحب ۱۲/

امراض مخصوصہ مردان

قانون نسل — (مجموعہ [illegible] تجربات باہ کا آخری خزانہ) نسخہ جات باہیہ کا زبردست ذخیرہ (طبع دوم) ۱۲/

ہدیہ نکوح مع چیدہ مرکبات — (مولفہ جناب حکیم محمد یوسف صاحب نیر) اس کتاب میں مردوں کے امراض مخصوصہ کا علاج اور ان کے حفظ ما تقدم کی تدابیر بطرز مکالمہ لکھی گئی ہیں عدہ/

امراض مخصوصہ زنان

القابلہ — (مولفہ علامہ حکیم محمد یوسف صاحب نیر) اس میں عورتوں کے حفظ صحت وغیرہ کے متعلق بہترین تدابیر بطرز مکالمہ لکھی گئی ہیں عورتوں کے لئے بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت ۱۲/